ہیری پوٹر اور
شعلوں کا پیالہ
مصنفہ: جے کے رولنگ
ترجمہ: معظم جاوید بخاری

شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنامے (چوتھی کتاب کا ترجمہ)

"ہیری پوٹر اینڈ دی گوبلٹ آف فائر"

ہیری پوٹر

اور

شعلوں کا پیالہ

......مصنفہ......

جے کے رولنگ

......مترجم......

معظم جاوید بخاری

............انٹرنیٹ ایڈیشن............

فہرست ابواب

پہلا باب

رِڈل ہاؤس

لٹل ہینگ لٹن گاؤں کے لوگ اب بھی اس مکان کو'رڈل ہاؤس' ہی کہتے تھے۔ حالانکہ اس میں برسوں سے رڈل خاندان کا کوئی فرد بھی نہیں رہتا تھا۔ پہاڑی پر تعمیر شدہ یہ مکان، گاؤں سے صاف دکھائی دیتا تھا۔ اس کی کچھ کھڑکیوں پر لکڑی کے تختے لگے ہوئے تھے۔ چھت کی ٹائلیں اکھڑ چکی تھیں اور اکثر جگہوں پر اینٹیں تک غائب تھیں۔ سامنے والے حصے پر عشق پیچاں کی بیل بلا روک ٹوک پھیل چکی تھی۔ کبھی یہ ایک خوبصورت حویلی ہوا کرتی تھی اور میلوں تک اس سے اونچی اور وسیع وعریض عمارت کوئی نہیں تھی۔ لیکن اب رڈل ہاؤس محض سیلن زدہ، غیر آباد اور لاوارث مکان تھا۔ اب یہاں کوئی نہیں رہتا تھا۔

لٹل ہینگ لٹن گاؤں کے سبھی لوگوں کی رائے میں اس پرانے کھنڈر مکان کا ماحول ڈراؤنا تھا۔ پچاس سال پہلے وہاں ایک عجیب و غریب اور بھیانک حادثہ رونما ہوا تھا۔ گپ شپ کے موضوع کم پڑنے پر آج بھی گاؤں کے بڑے بوڑھے اس حادثے کے بارے میں باتیں کرنے لگتے تھے۔ کہانی کو اتنی مرتبہ نمک مرچ لگا کر دہرایا جا چکا تھا کہ کوئی یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ سچائی کیا تھی؟ بہرحال، کہانی کا ہر تانا بانا ایک ہی جگہ سے شروع ہوتا تھا۔ پچاس سال قبل جب رڈل ہاؤس اچھا اور شاندار حالت میں تھا تب گرمیوں کی ایک سہانی صبح ایک نوکرانی ڈرائنگ روم داخل ہوئی اور اس نے دیکھا کہ وہاں رڈل خاندان کے تینوں فرد مردہ پڑے تھے۔ نوکرانی پہاڑی سے نیچے بھاگی اور چیختی چلاتی ہوئی گاؤں میں پہنچی۔ اس نے بہت سارے لوگوں کو نیند سے بیدار کیا۔

'وہ وہاں پڑے تھے، ان کی آنکھیں کھلی تھیں، ان کے بدن برف کی طرح ٹھنڈے تھے، انہوں نے رات کو لباس بھی نہیں بدلے تھے۔'

پولیس کو خبر کر دی گئی اور پورا ہینگ لٹن صدمے بھرے تجسس اور بے یقینی جوش وخروش سے سلگتا ہوا دکھائی دیا۔ کسی نے بھی رڈل خاندان کے مرنے والے افراد کے بارے میں رتی بھر افسوس کا اظہار تک نہیں کیا تھا۔ یہ سچ تھا کہ رڈل خاندان کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ بوڑھا مسٹر رڈل اور اس کی بیوی دونوں ہی نہایت گھمنڈی اور بدمزاج تھے اور ان کا لڑکا ٹام تو ان سے بھی چار ہاتھ آگے تھا۔ گاؤں والوں کو ان کی موت پر کوئی دُکھ نہیں تھا، وہ تو بس یہ جاننا چاہتے تھے کہ آخر ان کی موت کی وجہ کیا تھی؟ اگر انہیں ہلاک کیا گیا ہے

تو قتل کس نے کیا؟

تین صحت مند لوگوں کی ایک ہی رات میں ایک ساتھ موت واقع ہو جانا خاصی اچنبھے والی بات تھی۔طبیعی طور پر ایسا ہونا ممکن نہیں دکھائی دیتا تھا۔اُس رات کو گاؤں کے' ہینگ مین بار' میں اس قدر شراب بکی کہ پرانے سب ریکارڈ ٹوٹ گئے۔لوگ جوق در جوق بار میں جمع ہوئے تا کہ وہ ان ناگہانی قتلوں کے بارے میں بات چیت کرسکیں۔اچانک وہاں رڈل گھرانے کی باورچن نمودار ہوئی۔خوش گپیوں اور قہقہوں کی آوازیں تھم گئیں اور ہر ایک کی نظر اس کے چہرے پر آ کر ٹھہر گئی۔باورچن نے ڈرامائی انداز میں خبر دی کہ پولیس نے ابھی ابھی فرینک برائس کر گرفتار کر لیا ہے۔

''فرینک......'' کئی لوگ چیخ پڑے۔''کبھی نہیں......''

فرینک برائس، رڈل ہاؤس میں معمولی مالی کے فرائض انجام دیتا تھا۔وہ رڈل ہاؤس کے میدان میں بنی ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں اکیلا رہتا تھا۔وہ جنگ سے لوٹا ہوا ایک سابق سپاہی تھا۔اس کا ایک پیر خراب تھا اور اکڑا رہتا تھا جس کے باعث وہ لنگڑا کر چلتا تھا۔بھیڑ اور شور شرابے سے اسے بے حد چڑ تھی۔جنگ سے لوٹنے کے بعد ہی سے وہ رڈل ہاؤس میں ملازم ہو گیا تھا۔

پھر کیا تھا......گاؤں والے تفصیلات جاننے کیلئے اتنے بے تاب ہوئے کہ انہوں نے باورچن سے اندر کی بات اگلوانے کی خاطر اسے شراب کے نشے میں دھت کر ڈالا۔

''میں ہمیشہ سوچتی تھی کہ وہ تھوڑا عجیب ہے۔'' باورچن نے چوتھا جام حلق سے اتارتے ہوئے کہا۔''اس کی کسی سے دوستی نہیں تھی۔اسے ایک کپ چائے پلانے کیلئے مجھے اس کی سو بار منتیں کرنی پڑتی تھیں۔وہ کسی سے دوستی ہی نہیں رکھنا چاہتا تھا۔''

''یہ بات تو اپنی جگہ درست ہے۔'' بار میں موجود ایک عورت نے کہا۔''فرینک جنگ میں زخمی ہو گیا تھا اور اسے پرسکون زندگی گزارنا پسند تھا۔صرف اسی بات کے بل بوتے پر اسے ملزم ٹھہرانا درست نہیں......''

''تو پھر یہ بتاؤ کہ پچھلے والے دروازے کی چابی کس کے پاس تھی؟'' باورچن نے تاؤ کھاتے ہوئے پوچھا۔''جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، مالی کی کٹیا میں اُس دروازے کی ایک اور چابی کافی عرصے سے لٹکی رہتی تھی۔اس رات کو کسی نے بھی دروازے سے کوئی گڑبڑ نہیں کی تھی۔ایک بھی کھڑکی کھلی نہیں تھی۔بس اتنا ہی کرنا تھا کہ ہم سب کے سو جانے کے بعد وہ چپ چاپ مکان گھس جائے......''

گاؤں والوں نے ایک دوسرے کی طرف الجھی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

''اس کا چہرہ ہمیشہ خطرناک لگتا تھا۔'' بار میں بیٹھا ہوا ایک شخص بڑبڑایا۔

''اگر تم مجھ سے پوچھو تو جنگ میں حصہ لینے کے باعث اس کا دماغی توازن سرک گیا تھا۔'' بار کے مالک نے گفتگو میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے کہا۔

''ڈاٹ! میں نے تم سے ایک بار کہا تھا نا کہ میں فرینک سے کسی قسم کی دشمنی مول لینا پسند نہیں کروں گی۔'' کونے میں بیٹھی ایک

خاتون پرجوش انداز میں بولی۔

''اس کا غصہ بہت تیز تھا۔'' ڈاٹ نے سرہلاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یاد ہے جب وہ چھوٹا تھا تو......''

اگلی صبح تک پورے لٹل ہینگ ٹن گاؤں کو یہ یقین ہو چکا تھا کہ فرینک برائس نے ہی رڈل خاندان کو ہلاک کرڈالا تھا۔ پڑوسی قصبے گریٹ ہینگ ٹن کے اندھیرے اور چھوٹے پولیس سٹیشن میں فرینک فریاد بھرے لہجے میں بار بار کہہ رہا تھا کہ وہ بالکل بے گناہ ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ رڈل گھرانے کی موت والے دن اسے گھر کے پاس کالے بالوں اور زرد چہرے والا ایک اجنبی نوعمرلڑکا نظرآیا تھا۔ جبکہ اس کے برعکس پورے گاؤں کا بیان تھا کہ انہوں نے فرینک کے بیان کردہ حلئے والا کوئی نوعمرلڑکا گاؤں کے آس پاس تک نہیں دیکھا تھا۔ تفتیش میں پولیس اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ فرینک انہیں من گھڑت کہانی سنا کر گمراہ کرنے کی کوشش کررہا ہے۔

فرینک کے گرد شک کا حلقہ تنگ ہوتا جارہا تھا ہر چیز اس کے خلاف جارہی تھی۔ لگتا تھا کہ فرینک پھانسی کا مجرم قرار پا جائے گا۔ تبھی رڈل مقتولین کی پوسٹ مارٹم رپورٹ پولیس اسٹیشن پہنچی جس نے ساری کہانی کو ہی ڈرمائی انداز میں بدل کر رکھ دیا۔

پولیس آفیسرز نے اتنی عجیب وغریب رپورٹ پہلے کبھی نہیں دیکھی یا سنی تھی۔ مقتولین کے مردہ جسموں کی جانچ پڑتال کے بعد ڈاکٹروں کی ٹیم اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ رڈل گھرانے کسی بھی فرد کو نہ تو زہر دیا گیا تھا اور نہ ہی چاقو سے قتل کیا گیا تھا اور نہ ہی ان کا گلا گھونٹا گیا تھا۔ ان کے جسم پر کسی قسم کا زخم نہیں پایا گیا جس سے یہ اندازہ لگایا جاتا کہ انہیں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہو۔ ڈاکٹروں کے مکمل معائنے کے بعد یہ بات بھی صاف ظاہر کی گئی تھی کہ ان لوگوں کے جسم پر کوئی ایسا نشان بھی نہیں تھا کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ ان پر حملہ کیا گیا ہو اور جسم کو چوٹ پہنچائی گئی ہو۔ نہ ہی ان کی کوئی ہڈی ٹوٹی یا اپنی جگہ سے ہلی تھی۔ ڈاکٹروں نے اپنی قابلیت کے مطابق یہ کہا تھا کہ وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مرنے والے افراد کو کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا گیا ہے۔ رپورٹ عجیب اور حیرتناک تھی جو یہ ظاہر کررہی تھی کہ رڈل گھرانے کے تینوں افراد مکمل طور پر تندرست اور کسی قسم کی بیماری کا شکار نہیں تھے۔ وہ کسی غیرطبعی موت کا شکار نہیں ہوئے تھے۔ معمہ تو یہ تھا کہ وہ تینوں مرچکے تھے۔ ڈاکٹروں نے یہ ذکر بھی کیا تھا کہ صرف ایک بات دیکھنے میں آئی ہے کہ تینوں رڈل افراد میں ایک چیز مشترک پائی گئی ہے کہ موت کے وقت ان کے چہروں پر گہری دہشت چھائی ہوئی تھی۔

پولیس آفیسرز نے اس رپورٹ پر مایوسی کا اظہار کیا اور کہا کہ 'اس بات پر بھلا کون یقین کرے گا کہ تین صحت منداور صحیح الدماغ لوگ محض دہشت سے مرگئے تھے؟'

چونکہ اس بات کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں تھا کہ رڈل گھرانے کی موت، قتل کی وجہ سے ہوئی ہے اس لئے پولیس کو مجبوراً فرینک کو چھوڑنا پڑا۔ مرنے والوں کو لٹل ہینگ ٹن کے چھوٹے سے قبرستان میں دفنا دیا گیا۔ کچھ عرصے تک ان قبریں خوف اور توہمات کا موضوع بنی رہیں۔ جب فرینک برائس پولیس کی حراست سے رہا ہو کر واپس رڈل ہاؤس واپس لوٹا تو وہ اپنی چھوٹی سی کٹیا میں رہنے لگا تو گاؤں والوں کا منہ حیرانگی سے پھٹے کا پھٹا رہ گیا۔ وہ اسے شک بھری نظروں سے گھورتے رہتے تھے۔

''پولیس چاہے جو کہے......مگر میں تو اب بھی یہی دعویٰ کرتا ہوں کہ اسی نے ان لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔'' ڈاٹ نے 'ہینگ مین بار' میں زور دیتے ہوئے کہا۔ ''اگر اس میں ذرا سی شرافت ہوتی تو وہ یہاں سے جا چکا ہوتا۔ آخر وہ جانتا ہے کہ ہم سبھی اسے ہی مجرم سمجھتے ہیں۔''

لیکن فرینک وہاں سے کہیں نہیں گیا۔ وہ رڈل ہاؤس میں رہنے والے اگلے گھرانے کے لئے بھی مالی کے فرائض انجام دیتا رہا۔ اس کے بعد اگلے آنے والے لوگوں کیلئے بھی۔ رڈل ہاؤس کی یہ بدنصیبی تھی کہ وہاں کوئی بھی گھرانہ زیادہ دیر تک قیام نہیں کر پایا۔ ہر نئے مالک کو وہاں عجیب اور ڈراؤنا احساس ہوا۔ شاید کچھ حد تک ایسا فرینک کی وجہ سے ہوتا تھا۔ لوگوں کے رڈل ہاؤس میں نہ ٹکنے کی وجہ سے وہ غیر آباد رہنے لگا۔ اس کی دیکھ بھال نہ ہو سکی اور پھر یہ خستہ حالی کا شکار ہو گیا۔

☆☆☆☆

رڈل ہاؤس کو ایک دولتمند شخص نے اپنی ملکیت میں لے لیا تھا مگر وہ بھی اس میں رہائش پذیر نہیں ہوا۔ وہ اس کا کوئی استعمال نہیں کرتا تھا۔ گاؤں والوں کا خیال تھا کہ اس نے رڈل ہاؤس کو محض ٹیکس بچانے کیلئے رکھا ہوا ہے۔ حالانکہ کسی کو بھی واضح طور پر یہ معلوم نہیں تھا کہ اس سے ٹیکس کیسے بچ سکتا ہے؟ دولتمند مالک نے فرینک کو ملازمت سے برطرف نہیں کیا بلکہ اسے بیرونی باغیچے کی دیکھ بھال کی ذمہ داری سونپ دی تھی۔ وہ اسے باقاعدگی سے تنخواہ دیتا رہا۔

اب فرینک ستتر برس کا ہونے والا تھا۔ وہ بہت اونچا سننے لگا تھا، اس کا اکڑا ہوا پاؤں مزید اکڑ چکا تھا۔ اس کے باوجود وہ اچھے موسم میں پھولوں کی کیاریوں پورے جوش و خروش سے کام کرتے ہوئے گھومتا رہتا تھا حالانکہ اسے کانٹے دار جھاڑیوں سے جم کر نبٹنا پڑتا تھا۔

فرینک کو صرف کانٹے دار جھاڑیوں سے ہی نہیں جھنجھلاہٹ ہوتی تھی بلکہ گاؤں کے شرارتی لڑکوں نے بھی اس کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔ وہ اکثر رڈل ہاؤس کی کھڑکیوں پر سنگ باری کرتے رہتے تھے۔ صرف یہی نہیں، وہ اپنی سائیکلوں پر سوار ہو کر صحن میں گھس آتے اور فرینک کی کیاریوں پر چڑھ جاتے۔ فرینک کو بگڑی ہوئی کیاریوں کو دوبارہ سے درست کرنے میں کافی وقت لگتا تھا۔ ایک دو بار تو لڑکے مکان کی دیوار پر چڑھ کر گھر کے اندر گھس گئے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ بوڑھے فرینک کا مکان اور باغیچے سے گہرا لگاؤ تھا۔ جب وہ اپنی چھڑی ہلاتا ہوا باغیچے میں لنگڑاتا ہوا آتا تھا اور بھرائی آواز ان پر چلاتا تو لڑکوں کو بڑا مزہ آتا تھا۔ فرینک کو پورا یقین تھا کہ لڑکے اسے صرف اسی لئے ستاتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے ماں باپ اور دادا دادی کی طرح اسے قاتل سمجھتے ہیں۔ اگست کی ایک رات کو فرینک کی آنکھ اچانک کھل گئی۔ اس نے بستر پر لیٹے رڈل ہاؤس کی طرف نظر ڈالی تو وہ چونک اُٹھا۔ اسے وہاں ایک عجیب چیز دکھائی دی۔ اس نے سوچا کہ لڑکے اسے ستانے کی کوشش میں ایک قدم اور آگے بڑھ گئے ہیں۔

فرینک کے اکڑے ہوئے پاؤں میں شدید ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔ اسی وجہ سے وہ گہری نیند سے بیدار ہو گیا تھا۔ پہلے کبھی اس پیر

میں اتنا درد نہیں ہوا تھا۔ جتنا کہ اب بڑھاپے میں ہو رہا تھا۔ وہ اپنے بستر سے اُٹھا اور لنگڑاتا ہوا باورچی خانے میں پہنچا۔ وہ گرم پانی کی بوتل بھر کر اپنے گھٹنے کی سینکائی کرنا چاہتا تھا۔ سنک کے پاس کھڑے ہو کر اس نے پانی گرم کرنے کیلئے کیتلی میں بھرا۔ اس کی نگاہیں غیر ارادی طور پر رڈل ہاؤس کی طرف اُٹھ گئیں۔ رڈل ہاؤس کی بالائی منزل کی کھڑکیوں میں روشنی چھن کر آ رہی تھی۔ فرینک فوراً سمجھ گیا کہ وہاں کیا ہو رہا ہوگا؟ یقیناً لڑکے پھر سے مکان میں گھس گئے ہوں گے۔ چونکہ روشنی تھرا رہی تھی، یہ صاف ظاہر تھا کہ انہوں نے آگ بھی جلا رکھی تھی۔

فرینک کے پاس فون کی سہولت نہیں تھی اور ویسے بھی جب سے پولیس نے رڈل ہاؤس کے جاں بحق ہونے والے افراد کے بارے میں اس سے ناشائستہ انداز میں پوچھ گچھ کی تھی، تب سے ہی وہ پولیس پر خاص بھروسہ نہیں کرتا تھا۔ اس نے جلدی سے کیتلی نیچے رکھی اور اپنے گھر کی بالائی منزل پر خواب گاہ میں لنگڑاتا ہوا چلا گیا۔ پاؤں کے درد کے باوجود وہ جتنی تیزی سے ہو سکتا تھا چلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے سرعت رفتاری سے پورے کپڑے پہنے اور پھر پاؤں گھسیٹتا ہوا باورچی خانے میں واپس لوٹ آیا۔ اس نے باورچی خانے کے دروازے کے عقب میں دیوار پر لٹکی ہوئی زنگ آلود پرانی چابی اتاری اور دیوار کے لگی ہوئی اپنی ٹہلنے والی لاٹھی بھی اُٹھا لی۔ اس کے بعد وہ اندھیرے میں باہر نکل آیا۔

رڈل ہاؤس کے سامنے والے دروازے یا کھڑکیوں پر ایسا کوئی نشان دکھائی دے رہا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اندر گھسنے والے لڑکے نے انہیں استعمال کیا ہو۔ فرینک لنگڑاتا ہوا صحن کے عقبی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ پیچھے والے دروازے کی طرف جا رہا تھا جو پوری طرح عشق پیچاں کی بیل پیچھے چھپ چکا تھا۔ اس نے پرانی چابی سے تالا کھولا۔ دروازہ بنا آواز کئے کھلتا چلا گیا۔

وہ غار جیسے باورچی خانے میں داخل ہوا۔ فرینک کئی سالوں سے وہاں نہیں آیا تھا اور وہاں پر گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا لیکن اسے اچھی طرح یاد تھا کہ ہال کی طرف جانے والا دروازہ کدھر ہے؟ وہ اندھیرے میں ٹٹولتا ہوئے اسی طرف بڑھا۔ اس کے نتھنوں میں سیلاب زدہ کائی کی مہک بھرنے لگی۔ اس کے کانوں میں آوازوں کی بھنبھناہٹ پڑ رہی تھی جو بالائی منزل سے آ رہی تھیں۔ اسے چلتے پھرتے قدموں کی آہٹ بھی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ چوکنا انداز میں آگے بڑھا اور ہال میں پہنچ گیا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ دروازے کے دونوں طرف والی کھڑکیوں پر موٹے پردے پڑے تھے۔ اس لئے یہاں بھی اندھیرا تھا۔ وہ احتیاط سے سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ چڑھتے وقت وہ سیڑھیوں پر جمی ہوئی دھول کی موٹی تہہ کو دعائیں دیتا جا رہا تھا کیونکہ اس سے اس کے پیروں کی آہٹ اور لاٹھی ٹیکنے کی آواز بالکل دب سی گئی تھی۔

اوپر پہنچنے کے بعد فرینک جیسے ہی دائیں طرف مڑا، اسے فوراً معلوم ہو گیا کہ شریر لڑکے کہاں موجود ہیں؟ راہداری کے بالکل آخری موڑ پر ایک دروازہ نصف کھلا ہوا تھا۔ اس کی درز میں سے ہلتی ہوئی روشنی دکھائی دے رہی تھی، جس کی سیاہ فرش پر لمبی سی سنہری لکیر پڑ رہی تھی۔ فرینک اور پاس گیا۔ اس نے اپنی لاٹھی پر اپنی گرفت مضبوط کر لی تھی۔ وہ دروازے کے کچھ قدم قریب پہنچ گیا۔ یہاں

سے وہ دروازے کی درز میں سے کمرے کے اندر کی جھلک دیکھ سکتا تھا۔

اس نے دیکھا کہ آتشدان میں آگ جل رہی تھی، اس سے اسے حیرانی ہوئی۔ اس نے اب چلنا بند کر دیا دھیان سے سننے کی کوشش کرنے لگا کیونکہ اندر سے کسی آدمی کی آواز سنائی دے رہی تھی جو سہا ہوا اور خوفزدہ محسوس رہا تھا۔

''آقا...... اگر آپ کو اب بھی بھوک لگ رہی ہو تو بوتل میں تھوڑا دودھ اور بچا ہے۔''

''بعد میں لوں گا......'' دوسری آواز آئی۔ یہ آواز تو تھی ایک آدمی کی ہی...... لیکن یہ بڑی عجیب آواز تھی۔ یہ کافی تیکھی اور برفیلی ہوا کے جھونکے کی طرح یخ بستہ معلوم ہوتی تھی۔ اس آواز میں ایسا کچھ تھا جس سے فرینک کی گردن کے پیچھے کے بچے کھچے بال بھی کھڑے ہو گئے تھے۔

''وارم ٹیل! مجھے آگ کے تھوڑا قریب کھسکاؤ......''

فرینک نے زیادہ اچھی طرح سننے کیلئے اپنا دایاں کان دروازے کی طرف گھمایا۔ اندر سخت فرش پر بوتل رکھنے اور پھر بھاری کرسیوں کے گھسٹنے کی آواز سنائی دیں۔ فرینک کو کرسی دھکیلنے والے پستہ قامت شخص کی ایک جھلک دکھائی دی۔ جس کی پیٹھ دروازے کی طرف تھی۔ وہ ایک لمبا چوغہ پہنے ہوئے تھا۔ اس کے سر کا پچھلا حصہ گنجا تھا۔ پھر وہ دکھائی دینا بند ہو گیا۔

''ناگنی کہاں ہے......؟'' یخ بستہ آواز نے پوچھا۔

''مجھے...... مجھے نہیں معلوم آقا!'' پہلی آواز گھبرا کر بولی۔ ''مجھے لگتا ہے کہ وہ مکان کا جائزہ لینے کیلئے گئی ہوگی۔''

''ہمارے سونے سے پہلے تم اس کیلئے دودھ نکال لینا...... وارم ٹیل!'' دوسری آواز نے تحکمانہ انداز میں کہا۔ ''مجھے رات کو بھوک لگے گی۔ لمبے سفر کے باعث میں بہت تھک چکا ہوں۔''

بانہیں سکوڑ کر فرینک نے اپنے اچھے کان کو دروازے کے مزید قریب کر لیا۔ اب وہ پورے دھیان سے اندر ہونے والی گفتگو کو سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی اور پھر وارم ٹیل نامی شخص دوبارہ بولا۔

''آقا! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ہم لوگ یہاں کتنے عرصے تک قیام کریں گے؟''

''ایک ہفتے تک......'' یخ بستہ آواز نے جواب دیا۔ ''شاید اس سے بھی زیادہ۔ یہ جگہ کافی آرام دہ ہے اور ہم ابھی اپنی منصوبے پر عمل نہیں کر سکتے۔ کیوڈچ ورلڈ کپ ختم ہونے تک کوئی بھی قدم اُٹھانا سراسر حماقت ہوگی۔''

فرینک نے اپنے کان میں گانٹھ دار انگلی ڈال کر گھمائی۔ اسے یقین تھا کہ کان کے میل کی وجہ سے وہ ٹھیک سے نہیں سن پایا تھا کیونکہ اس نے کیوڈچ سنا جو کہ کوئی لفظ ہی نہیں ہوتا ہے۔

''کیوڈچ ورلڈ کپ...... آقا؟'' وارم ٹیل نے پوچھا۔ (فرینک نے اپنے کان میں اور گہرائی تک انگلی گھمائی) ''معاف کیجئے آقا!...... میں سمجھا نہیں...... ہم ورلڈ کپ ختم ہونے تک کچھ کیوں نہیں کر سکتے ہیں؟''

''بے وقوف! اس وقت دنیا بھر کے جادوگر اس ملک میں آ رہے ہیں۔ محکمہ وزارت جادو کا ہر مداخلت کنندہ ایرور ڈیوٹی پر تعینات رہے گا اور وہ ہر معمولی سی معمولی حرکت پر بھی کڑی نظر رکھے گا چھوٹی سی چھوٹی چیز کی بھی محتاط نظروں سے کڑی جانچ کی جائے گی۔ لوگوں کے شناختی کاغذات، اجازت ناموں اور سامان کی بار بار پڑتال ہوگی۔ حفاظت بے حد تنگڑی ہوگی تاکہ ماگلوؤں کو اس بارے میں کچھ بھی نہ پتہ چل پائے۔ اس لئے ہمیں انتظار کرنا ہوگا۔''

فرینک نے اپنے کان صاف کرنے کی کوشش چھوڑ دی۔ اس نے صاف صاف 'محکمہ وزات جادو' ..... 'جادوگر' ..... اور 'ماگلوؤں' کے الفاظ سنے تھے۔ وہ سمجھ گیا چکا تھا کہ ان الفاظ کا کوئی خفیہ مطلب ہوگا۔ فرینک اچھی طرح جانتا تھا کہ صرف دو ہی لوگ خفیہ الفاظ میں بات کرتے ہیں۔ ایک جاسوس اور دوسرے ملزمان۔ فرینک نے ایک بار پھر اپنی لاٹھی کس کر پکڑ لی اور زیادہ دھیان سے سننے لگا۔

''تو آقا نے فیصلہ کرلیا ہے؟ .....'' وارم ٹیل نے دھیرے سے پوچھا۔

''یقینی طور پر میں نے فیصلہ کرلیا ہے وارم ٹیل!'' یخ بستہ آواز میں اب خبردار کرنے کی جھلک عیاں تھی۔

تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی۔ پھر وارم ٹیل کی آواز سنائی دی۔ اس کے منہ سے الفاظ عجلت سے نکلے جیسے وہ اپنی ہمت کے جواب دینے سے پہلے ہی انہیں بول دینا چاہتا ہو۔

''آقا! یہ کام ہیری پوٹر کے بغیر بھی تو کیا جاسکتا ہے۔''

ایک بار پھر خاموشی چھا گئی جو تھوڑی زیادہ لمبی تھی اور پھر.....

''ہیری پوٹر کے بغیر .....؟'' دوسری آواز نے دھیرے سے کہا۔ ''اچھا.....''

''آقا! میں یہ اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ مجھے اس لڑکے کی کوئی پرواہ ہے۔'' وارم ٹیل نے بلند آواز میں کہا۔ ''لڑکے کی قطعی پرواہ نہیں ہے۔ میں تو ایسا اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ اگر ہم کسی اور جادوگرنی یا جادوگر کا ..... کسی بھی جادوگر کا ..... استعمال کریں تو یہ کام بہت جلدی انجام پا جائے گا ..... اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ عرصے کیلئے آپ کو تنہا چھوڑ کر چلا جاؤں؟ ..... آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں بہت اچھی طرح اپنا بھیس بدل سکتا ہوں۔ میں دو ہی دن میں کسی معقول جادوگر کو لے کر یہاں لوٹ آؤں گا.....''

''یہ ٹھیک ہے کہ میں کسی دوسرے جادوگر کا استعمال کرسکتا ہوں .....'' دوسری آواز دھیرے سے بولی۔

''آقا! اسی میں سمجھداری ہوگی۔'' وارم ٹیل اب بہت راحت بھری آواز میں بول رہا تھا۔ ''ہیری پوٹر پر ہاتھ ڈالنا بہت مشکل ہوگا کیونکہ اس کی نگرانی بہت کڑی ہوگی.....''

''اس لئے تم میری رضا کارانہ مدد کرنا چاہتے ہو اور اس کا متبادل ڈھونڈ کر لانا چاہتے ہو؟ ..... مجھے لگتا ہے کہ شاید اب تم میری دیکھ بھال کرتے کرتے اکتا گئے ہو، وارم ٹیل! کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ کچھ عرصے کا بہانہ کر کے تم مجھے ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر جانا چاہتے ہو.....''

''آقا......مم......میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا ہوں بالکل بھی نہیں......''

''مجھ سے جھوٹ مت بولو وارم ٹیل!'' دوسری آواز میں غراہٹ کا عنصر جھلک رہا تھا۔''مجھے ہمیشہ سچائی کا پتہ چل جاتا ہے۔تم اس بات پر پچھتا رہے ہو کہ تم میرے پاس کیوں چلے آئے؟ تم مجھے بڑی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میری طرف دیکھتے وقت تمہاری ناک سکڑ جاتا ہے اور مجھے چھوتے ہوئے تم کانپ جاتے ہو......''

''نہیں......آقا......آپ کیلئے میری عقیدت......''

''عقیدت نہیں بزدلی کہو......اگر تمہارے پاس رہنے کیلئے کوئی اور ٹھکانہ ہوتا تو تم ایک پل بھی یہاں نہ ٹھہرتے۔ مجھے دن میں کئی بار دودھ پینا پڑتا ہے۔ میں تمہارے بغیر زندہ کیسے رہ سکتا ہوں؟ ناگنی کیلئے دودھ کون نکالے گا؟''

''لیکن آقا......اب تو آپ کافی تندرست دکھائی دے رہے ہیں!''

''جھوٹے کہیں کے......'' دوسری آواز میں کرختگی بڑھ گئی۔''میں ذرا بھی تندرست نہیں ہوں۔تمہاری غیر ذمہ دارانہ دیکھ بھال کی بدولت میں نے جو صحت حاصل کی ہے، وہ کچھ ہی دنوں میں جا سکتی ہے......''

پھر خاموشی چھا گئی۔

وارم ٹیل نے بڑبڑانا بند کر دیا اور فوراً ہی چپ ہو گیا۔ کچھ پل تک فرینک کو آگ میں لکڑیوں کے تڑکنے کی آواز کے علاوہ اور کچھ سنائی نہیں دیا۔ پھر دوسری آواز دوبارہ بولی۔اس کے لہجے میں پھنکارنے جیسا دھیما پن جھلک رہا تھا۔

''میرے پاس اس لڑکے کا استعمال کرنے کی کئی وجوہات ہیں جو میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔اس لئے میں کسی دوسرے کا استعمال نہیں کروں گا۔ میں نے تیرہ سال تک انتظار کیا ہے۔ کچھ اور مہینوں کے انتظار سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جہاں تک لڑکے کی حفاظت کا سوال ہے، مجھے یقین ہے کہ میری منصوبہ بندی یقیناً کامیابی سے دوچار ہوگی۔ پس تمہیں تھوڑی ہمت دکھانا پڑے گی، وارم ٹیل!......اور تم ہمت ضرور دکھاؤ گے کیونکہ تم لارڈ والڈی مورٹ کے غصے کا شکار نہیں بننا چاہو گے......''

''آقا میری بات تو سنئے......'' وارم ٹیل کی آواز میں ایک بار پھر دہشت جھلکنے لگی۔''اپنے پورے سفر میں، میں اسی منصوبہ بندی کے بارے میں سوچتا رہا ہوں......آقا! جلد ہی لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ برتھا جورکنس لاپتہ ہے۔اس لئے اگر ہم اپنی منصوبہ بندی پر چلتے ہیں اور اگر ہم قتل......''

''اگر......'' دوسری آواز نے پھنکارتے ہوئے کہا۔''اگر؟......وارم ٹیل! اگر تم منصوبہ بندی پر چلو گے تو وزارت جادو کو یہ معلوم ہی نہیں ہو پائے گا کہ کوئی اور غائب ہوا ہے۔تم یہ کام چپ چاپ اور شور شرابے کے بغیر کرو گے۔ کاش میں یہ کام خود کر پاتا۔لیکن میری حالت اتنی خراب ہے......چلو وارم ٹیل! ہمیں اپنے راستے سے ایک اور رکاوٹ کو ہٹانا ہے پھر ہیری پوٹر تک پہنچنے کا راستہ صاف ہو جائے گا۔ میں تمہیں یہ کام اکیلے کرنے کیلئے نہیں کہہ رہا ہوں۔تب تک میرا وفادار خدمت گزار بھی دوبارہ ہمارے ساتھ ہوگا......''

''میں بھی تو آپ کا وفادار خدمت گزار رہوں آقا!......'' وارم ٹیل نے چڑتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بے زاری کے تاثرات نمایاں ہوگئے۔

''وارم ٹیل! مجھے ایسے خدمت گزار کی ضرورت ہے جس کے پاس دماغ ہو اور جس کی عقیدت کبھی نہ ڈگمگائی ہو۔ وارم ٹیل! بدقسمتی سے تم میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں......''

''آقا...... میں نے آپ کو بہت تلاش کیا تھا۔'' وارم ٹیل نے شکایتی انداز میں کہا۔ ''میں نے ہی تو آپ کو تلاش کیا۔ میں ہی تو برتھا جورکنس کو آپ کے پاس لایا تھا......''

''تمہاری بات صحیح ہے۔'' دوسری آواز نے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔ ''وارم ٹیل! مجھے تم سے اتنے عمدہ کام کی امید نہیں تھی۔ ویسے سچ کہا جائے تو اسے لاتے وقت تمہیں اس بات کا احساس بھی نہیں تھا کہ وہ کتنے کام کی ہوگی؟...... ہے نا!''

''آقا...... میں نے...... میں نے سوچا تھا کہ وہ ہمارے کام آسکتی ہے......''

''بالکل جھوٹ......'' دوسری آواز نے غرا کر کہا۔ اب اس میں غصے کا پہلے سے کہیں زیادہ عنصر واضح جھلک رہا تھا۔ ''بہرحال! میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا کہ اس نے ہمیں جو معلومات فراہم کی ہیں، وہ بہت قیمتی تھیں۔ اس کے بغیر میں اپنی منصوبہ بندی نہیں تیار کرسکتا تھا۔ تمہیں اس کام کا انعام ملے گا وارم ٹیل! میں تمہیں اپنا ایک بہت ہی خاص کام کرنے کا موقعہ دوں گا۔ جسے کرنے کیلئے میرے کئی وفادار معتقد اپنا دایاں ہاتھ کٹوانے کو تیار ہوں گے......''

''سس...... سچ مچ...... آقا؟...... کون سا کام......؟'' وارم ٹیل ایک بار پھر دہشت زدہ دکھائی دینے لگا۔

''آہ وارم ٹیل! اگر وہ راز میں تمہیں ابھی بتادوں گا تو تمہیں اس وقت مسرت کا احساس نہیں ہوگا۔ تمہارا وہ کام سب سے آخر میں آئے گا...... لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں بھی برتھا جورکنس جتنی سرخروئی کا سامان ملے گا......''

''آ...... آ...... پ!'' وارم ٹیل کی آواز اچانک بہت تھرا اُٹھی جیسے اس کا منہ بالکل سوکھ گیا ہو۔ ''آپ...... مجھے بھی...... مار...... ڈالیں گے......''

''وارم ٹیل...... وارم ٹیل!'' یخ بستہ آواز نے چکنے چپڑے انداز میں کہا۔ ''میں تمہیں بھلا کیوں ماروں گا؟ برتھا کو تو مجھے صرف اس لئے مارنا پڑا کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ میرے سوالوں کا جواب دینے کے بعد وہ کسی کام کی نہیں بچی تھی۔ وہ بالکل بے کار اور بے فائدہ ہوچکی تھی۔ ویسے بھی اگر وہ محکمہ وزارت جادو میں لوٹ کر یہ بتا دیتی کہ وہ تعطیلات مناتے ہوئے تم سے ملی تھی تو بہت عجیب سوال کھڑے ہوسکتے تھے۔ دنیا جن جادوگروں کو مرا ہوا تصور کرتی ہے، انہیں کسی سرائے میں محکمے کی جادوگرنیاں نہیں ٹکرانا چاہئے......''

وارم ٹیل اتنی دھیمی آواز میں بڑبڑایا کہ فرینک اس کی بات نہیں سکا۔ لیکن اسے سن کر دوسری آواز کی ہنسی نکل گئی تھی۔ ایک لطف اندوز ہوتی ہوئی ہنسی...... جو اس کی آواز کی طرح بے حد سرد تھی۔

’’ہم اس کی یادداشت مٹا سکتے تھے؟ تمہاری بات تو اپنی جگہ صحیح ہے لیکن طاقتور جادوگر یادداشت مٹانے کے جادوئی کلمات کے تالے کھول لینے کے ماہر ہوتے ہیں۔ جیسا میں نے اس سے سوال پوچھتے وقت ثابت کیا تھا۔ میں نے اس سے جو معلومات اگلوائی ہے اس کا استعمال نہ کرنا اس کی یادداشت کی سراسر توہین ہوگا...... وارم ٹیل!‘‘

باہر راہداری میں فرینک کو اچانک اس بات کا احساس ہوا کہ لاٹھی پر رکھا ہوا اس کا ہاتھ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔ یخ بستہ آواز والا آدمی ایک عورت کو قتل کر چکا تھا۔ وہ کسی پچھتاوے کے بغیر یوں بات کر رہا تھا جیسے اس نے کوئی مزیدار کام سرانجام دیا ہو۔ وہ یقیناً بہت خطرناک تھا...... ہیری پوٹر نام کا لڑکا...... چاہے جو بھی ہو اس وقت شدید خطرے میں تھا۔

فرینک جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے؟ اب پولیس کے پاس جانے کا وقت آ چکا تھا۔ وہ مکان سے چپ چاپ باہر نکلے گا اور سیدھا گاؤں کے ٹیلی فون بوتھ تک جائے گا۔ لیکن یخ بستہ آواز والا شخص دوبارہ بولنے لگا اور فرینک اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے پورے دھیان سے سننے لگا۔

’’ایک اور قتل کرنا ہوگا...... میرا وفادار خدمت گزار ہوگورٹس میں ہوگا...... ہیری پوٹر میرے قبضے میں ہوگا، وارم ٹیل! سب کچھ طے ہو چکا ہے۔ اب آگے بحث مت کرنا۔ لیکن خاموش...... مجھے ناگنی کی آواز سنائی دے رہی ہے......‘‘

اور پھر دوسرے آدمی کی آواز بدل گئی۔ وہ ایسی آوازیں نکالنے لگا جو فرینک نے پہلے کبھی نہیں سنی تھیں۔ وہ خوفناک پھنکارنے جیسی آواز نکال رہا تھا۔ سانس کھینچے بغیر تھوک رہا تھا۔ فرینک کو لگا کہ اسے دورہ پڑ گیا تھا۔

اسی وقت اسے اندھیرے میں اپنے پیچھے آہٹ سنائی دی۔ جب اس نے پلٹ کر دیکھا تو دہشت کے مارے اسے سانس لینا بھی بھول گیا۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے لقوہ مار گیا ہو۔

اندھیری راہداری کے فرش پر کوئی چیز رینگتی ہوئی اس کی طرف آ رہی تھی۔ جب وہ چیز دروازے کی درز سے زمین پر پڑتی ہوئی آگ کی روشنی میں آئی تو اس نے خوفزدہ ہو کر دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑا اژدہا تھا۔ جو کم از کم بارہ فٹ لمبا تھا۔ گم صم فرینک دہشت سے اژدہے کے لہراتے ہوئے بدن کو فرش پر جمی دھول کی موٹی تہہ میں لہراتے ہوئے بلوں کے نشان بناتے ہوئے قریب آتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اژدہا بہت پاس آ چکا تھا۔ اب وہ کیا کرے؟ باورچی خانے کا اکلوتا راستہ اسی کمرے میں سے جاتا تھا جہاں دونوں آدمی قتل کی منصوبہ بندی بنا رہے تھے۔ اگر وہ یہیں کھڑا رہے گا تو اژدہا اسے یقینی طور پر ڈس لے گا۔

لیکن اس سے پہلے وہ کوئی فیصلہ کر پائے۔ اژدہا اس کے بالکل برابر پہنچ گیا اور پھر ناقابل حد تک غیر یقینی اور معجزاتی طور پر اسے کچھ بھی کہے بغیر آگے گزر گیا۔ وہ درز میں ہوتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہ دروازے کے پیچھے سے آ رہی یخ بستہ آواز کی پھنکاروں کی طرف جا رہا تھا اور کچھ ہی سیکنڈ میں اس کی ہیرے کی طرح دکھائی دینے والی دم دروازے کی درز میں سے غائب ہو گئی۔

اب تک فرینک کے ماتھے پر پسینہ آ چکا تھا اور لاٹھی پر رکھا ہوا ہاتھ خوف سے کانپنے لگا تھا۔ کمرے کے اندر سے یخ بستہ آواز لگاتار

پھنکار رہی تھی اور فرینک کے دل میں ایک عجیب سا...... ایک ناقابل یقین سا خیال آیا...... کیا وہ آدمی اژدہے سے بات کر رہا تھا......؟

فرینک کو سمجھ میں آ پا رہا تھا کہ وہاں کیا ہو رہا تھا۔ وہ جلدی سے اپنے پلنگ پر رکھی ہوئی گرم پانی کی بوتل کے پاس پہنچنا چاہتا تھا۔ مصیبت یہ تھی اس کا پاؤں ہلنا نہیں چاہتا تھا جیسے زمین سے چپک گیا ہو۔ جب وہ کانپتا ہوا وہیں کھڑے کھڑے خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا تو یخ بستہ پھنکارنے کے بجائے اب دوبارہ انسانی آواز میں بولنے لگی۔

''وارم ٹیل! ناگنی بڑی ہی دلچسپ خبر لائی ہے۔''

''سچ...... سچ مچ...... آقا......'' وارم ٹیل خوش ہوتے ہوئے بولا۔

''ہاں وارم ٹیل!'' یخ بستہ آواز نے کہا۔ ''ناگنی نے ہمیں بتایا ہے کہ ایک بوڑھا ماگلو اس کمرے کے باہر کھڑا کھڑا ہماری ساری باتیں سن رہا ہے۔''

فرینک کے پاس اب ہٹنے کا کوئی موقعہ نہیں تھا۔ قدموں کی آہٹ قریب آتی سنائی دی اور پھر کمرے کا دروازہ پورا کھل گیا۔ دروازے کی چوکھٹ پر اسے ایک پستہ قد اور گنجا ہوتا ہوا آدمی دکھائی دیا جس کے بال سفید ہو رہے تھے۔ اس کی ناک نوکیلی تھی اور چھوٹی چھوٹی چمکتی ہوئی آنکھیں فرینک پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے پر ڈر اور دہشت کے آثار تھے۔

''وارم ٹیل! اسے اندر بلا لو...... تمہاری تہذیب کہاں چلی گئی؟''

یخ بستہ آواز آگ کے سامنے والی پرانی کرسی سے آ رہی تھی لیکن فرینک کو یخ بستہ آواز والا شخص دکھائی نہیں دے پایا۔ اس کے سامنے انگیٹھی کے پاس کی خستہ حال چوکی پر اژدہا یوں بل کھا کر بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ کوئی خطرناک سانپ نہ ہو بلکہ پالتو کتا ہو۔

وارم ٹیل نے فرینک کو کمرے میں اندر آنے کا اشارہ کیا۔ فرینک اب بھی بری طرح خوفزدہ اور دہلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے لاٹھی کس کر پکڑ لی اور پھر لنگڑاتا ہوا دروازے کے پار چلا آیا۔ کمرے میں صرف جلتی ہوئی آگ کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ دیواروں پر لمبی مکڑی جیسی پرچھائیاں پڑ رہی تھیں۔ فرینک نے کرسی کے پچھلے حصے کو گھور کر دیکھا۔ اس پر بیٹھا ہوا آدمی یقیناً اپنے خدمت گزار سے بھی پستہ قد ہوگا کیونکہ فرینک کو اس کے سر کا پچھلا حصہ نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

''تم نے سب کچھ سن لیا ماگلو؟'' یخ بستہ آواز نے ٹھہرے ہوئے انداز سے پوچھا۔

''تم مجھے کس نام سے پکار رہے ہو؟'' فرینک نے بہادری سے کہا۔ کیونکہ کمرے کے اندر آنے کے بعد اس کا ڈر ختم ہو گیا تھا۔ مقابلہ شروع ہو جانے کے بعد وہ جرأت کے ساتھ حالات کا سامنا کرنے کیلئے ذہنی طور پر تیار ہو چکا تھا۔ میدان جنگ میں بھی ہمیشہ یونہی ہوتا تھا۔

''میں تمہیں ماگلو کہہ رہا ہوں۔'' یخ بستہ آواز نے جواب دیا۔ ''اس کا مطلب یہ ہے کہ تم جادوگر نہیں ہو۔''

''میں نہیں جانتا کہ جادوگر سے تمہارا کیا مطلب ہے؟'' فرینک نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر چھایا ہوا ڈر اب بالکل

مٹ چکا تھا۔ ’’میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ میں نے آج رات جو باتیں سنی ہیں، انہیں اچھی طرح جاننے کیلئے پولیس کو گہری دلچسپی ہو گی۔تم نے قتل کیا ہے اور تم کسی اور کو بھی قتل کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہو۔ میں تمہیں یہ بات بھی بتا دوں۔‘‘ اس نے چالاکی سے جملہ جوڑ دیا۔ ’’میری بیوی جانتی ہے کہ میں یہاں آیا ہوں، اس لئے اگر میں واپس نہ لوٹا......‘‘

’’تمہاری کوئی بیوی نہیں ہے۔‘‘ یخ بستہ آواز نے بہت دھیمے انداز سے کہا۔ ’’کوئی بھی نہیں جانتا کہ تم یہاں آئے ہو۔تم کسی کو بھی بتا کر نہیں آئے کہ تم یہاں آ رہے ہو۔ ماگلو! لارڈ والڈی موورٹ سے جھوٹ مت بولو کیونکہ انہیں سب کچھ پتہ ہوتا ہے......وہ ہمیشہ سے سب کچھ جانتے ہیں......‘‘

’’اچھا......‘‘ فرینک نے روکھے پن سے کہا۔ ’’تم لارڈ ہو کیا؟......دیکھئے لارڈ صاحب! مجھے آپ کی تہذیب کچھ زیادہ پسند نہیں آئی۔ ذرا اپنا چہرہ تو دکھایئے، مرد کی طرح میرے سامنے تو آیئے......‘‘

’’لیکن میں مرد نہیں ہوں ماگلو!‘‘ یخ بستہ آواز نے پُرسکون انداز میں جواب دیا۔ جو لکڑیوں کے تڑکنے کی آوازوں کی وجہ سے اب مشکل سے سنائی دے رہی تھی۔ ’’میں تو مرد سے بہت زیادہ اونچا عظیم ہوں پھر بھی......کیوں نہیں؟ میں تمہیں اپنا چہرہ دکھاتا ہوں۔ وارم ٹیل آ کر میری کرسی تو گھماؤ......‘‘

وارم ٹیل تذبذب میں پڑ کر ریں ریں کرنے لگا۔

’’تم نے سنا نہیں، وارم ٹیل؟‘‘

پستہ قد آدمی اپنا چہرہ اوپر اُٹھا کر دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتے ہوئے آگے بڑھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے آقا اور آتشدان کے پاس پرانی چوکی پر بیٹھے ہوئے اژدہے سمت میں جانا نہیں چاہتا تھا، پھر وہ کرسی کو سرکانے لگا۔ جب کرسی کے پائے اژدہے کی چوکی کی طرف آئے تو وہ اپنا تکونا سر اُٹھا کر دھیرے دھیرے پھنکارنے لگا۔

اور پھر جب کرسی گھومی تو فرینک کو نظر آ گیا کہ اس پر کون بیٹھا تھا؟ اس کی لاٹھی کھٹ کی آواز کے ساتھ فرش پر گرتی چلی گئی۔ اس کا منہ دہشت سے کھل گیا اور وہ حلق پھاڑ کر چیخنے لگا۔ وہ اتنی زور سے چیخ رہا تھا کہ اسے کرسی پر بیٹھے شخص کے الفاظ بھی سنائی نہیں دیئے جو اس نے اپنی چھڑی اُٹھا کر بولے تھے۔ تیز چندھیا دینے والی سبز روشنی چمکی اور فرینک برائس زمین پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ وہ فرش پر گرنے سے پہلے ہی جاں بحق ہو چکا تھا۔ دو سو میل دور ہیری پوٹر نامی لڑکا چونک کر بیدار ہو گیا۔

☆☆☆☆

دوسرا باب

زخم کا نشان

ہیری پوٹر پیٹھ کے بل لیٹ کر تیز تیز سانسیں لے رہا تھا جیسے وہ میلوں کا فاصلہ دوڑ لگا کر وہاں پہنچا ہو۔ ایک بھیانک خواب کے باعث اس کی نیند اچاٹ ہوگئی تھی۔ ہیری کے ہاتھ اس کے ماتھے کو اب بھی کس کر پکڑے ہوئے تھے۔ اس کے ماتھے پر بجلی گرنے جیسا جو پرانا نشان تھا، وہ اب اس کی انگلیوں کے نیچے بری طرح جل رہا تھا جیسے اس پر کسی نے دہکتی ہوئی سلاخ رکھ دی ہو۔

وہ بستر پر اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا ایک ہاتھ زخم والے نشان پر اب بھی جما ہوا تھا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے اپنے بستر کے پاس والی میز سے اپنی عینک ٹٹولی۔ عینک لگانے کے بعد اسے بیڈروم زیادہ اچھی طرح سے دکھائی دینے لگا۔ کھڑکیوں سے باہر سٹریٹ لیمپس کی ہلکی نارنجی روشنی پردوں سے چھن کر اندر آ رہی تھی۔

ہیری نے ایک بار پھر اپنے نشان پر انگلیاں پھیریں۔ نشان میں اب بھی درد ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے بستر کے پاس والا لیمپ جلایا اور پلنگ سے نیچے اتر گیا۔ وہ آہستگی سے چلتا ہوا کمرے کے دوسری طرف موجود الماری تک پہنچا اور اس کے دونوں پٹ کھول دیئے۔ الماری میں لگے ہوئے آئینے میں اس نے اپنے سراپے کو ٹٹولا۔ وہاں اسے چودہ سال کے دبلے پتلے لڑکے کا عکس دکھائی دیا۔ اس کے بکھرے ہوئے سیاہ بالوں کے نیچے اس کی سبز آنکھیں فکرمندی میں ڈوبی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے آئینے میں اپنے ماتھے پر بجلی کی کڑک جیسے نشان کو دھیان سے دیکھا۔ وہ بالکل صاف اور سامنے دکھائی دے رہا تھا مگر اب بھی اس میں درد کی شدید ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔

ہیری نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ جاگنے سے پہلے وہ کون سا خواب دیکھ رہا تھا۔ وہ خواب اسے بے حد سچا محسوس ہو رہا تھا...... خواب میں دکھائی دینے والی وہ دو افراد کو تو اچھی طرح سے جانتا تھا مگر تیسرے شخص کو وہ بالکل نہیں پہچان پایا۔ وہ کون ہوسکتا تھا؟...... اس نے تیوریاں چڑھا کر اپنے دماغ پر کافی زور ڈالا۔ وہ خواب کی جزئیات کو صحیح طرح سے یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اسے ایک اندھیرے کمرے میں دھندلی تصویر یاد آئی۔ آتشدان کے قریبی خستہ حال چوکی پر ایک بڑا اژدہا بیٹھا ہوا تھا...... پستہ قد آدمی پیٹر پٹی گو تھا جس کا دوسرا نام وارم ٹیل بھی تھا...... یخ بستہ اور سرد مہر آواز...... لارڈ والڈی مورٹ کی آواز تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا

کہ جیسے اس خیال کے آتے ہی اس کے پیٹ میں برف کا ایک بڑا ٹکڑا پہنچ گیا ہو......

اس نے اپنی آنکھیں کس کر بند کرلیں اور یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ والڈی مورٹ کیسا دکھائی دے رہا تھا؟ لیکن اسے کچھ یاد نہیں آ پایا...... ہیری تو بس اتنا جانتا تھا کہ جب والڈی مورٹ کی کرسی گھومی تھی اور ہیری نے اس کی طرف دیکھا تھا تو دہشت کی لہر اس دل و دماغ پر اس قدر حاوی ہوگئی کہ وہ ہڑبڑا کر نیند سے اُٹھ بیٹھا تھا۔

وہ بوڑھا شخص کون تھا؟...... وہاں پر غیر معمولی طور پر ایک بوڑھا آدمی موجود تھا۔ ہیری نے اسے فرش پر گرتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ سب کچھ بے حد الجھن بھرا محسوس ہو رہا تھا۔ بیڈ روم کی اشیاء کے باعث اس کا دھیان نہ بھٹکے، اس لئے اب اس نے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ لئے اور بند آنکھوں کے دریچوں سے دوبارہ خواب کے منظر میں کھو گیا۔ وہ اپنی پوری کوشش کر رہا تھا کہ دھندلے کمرے کی تصویر اس کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے پائے مگر یہ کام پانی کو مٹھی میں پکڑے رکھنے جیسا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ جلدی جلدی یادوں کو پکڑے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا جو سرعت کے ساتھ اس کے دماغ سے پھسلتی جا رہی تھیں...... والڈی مورٹ اور وارم ٹیل کسی عورت کے بارے میں بات کر رہے تھے، جسے انہوں نے ہلاک کر ڈالا تھا۔ ہیری کو اس کا نام تک یاد نہیں آ رہا تھا...... وہ اب کسی اور کو بھی مارنے کی منصوبہ بندی تیار کر رہے تھے...... مگر کسے؟...... ہیری پوٹر کو......

ہیری نے خوف سے دونوں ہاتھ چہرے پر سے ہٹا لئے۔ اس نے آنکھیں کھول کر بیڈ روم میں چاروں طرف دیکھا۔ جیسے اسے وہاں کسی غیر متوقع چیز دکھائی دینے کی اُمید ہو۔ یہ الگ بات تھی کہ اس کے کمرے میں کئی غیر معمولی اور عجیب چیزیں موجود تھیں۔ اس کے پلنگ کے سرہانے کے پاس لکڑی کا بڑا صندوق کھلا پڑا تھا۔ جس میں کڑاہی، بہاری ڈنڈا، کالے چوغے اور جادوئی کلمات کی کتاب رکھی ہوئی تھی۔ اس کی میز پر بچی ہوئی جگہ پر چرمئی کاغذ بکھرے ہوئے تھے۔ پلنگ کے پاس فرش پر ایک کتاب کھلی پڑی تھی جسے پڑھتے پڑھتے اسے نیند آ گئی تھی۔ اس کتاب میں چھپی ہوئی تصویریں متحرک انداز میں ہل رہی تھیں۔ تصویروں میں کھلاڑی چمکیلے نارنجی چوغے پہن کر بہاری ڈنڈوں پر اُڑ رہے تھے۔ وہ کبھی دکھائی دیتے تھے تو کبھی نظروں سے اوجھل ہو جاتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کی طرف سرخ قواف (بڑی گیند) پھینک رہے تھے۔

ہیری دھیمے انداز میں چلتا ہوا کتاب کے پاس پہنچا۔ کتاب اُٹھاتے وقت اس نے دیکھا کہ ایک جادوگر کھلاڑی نے پچاس فٹ اونچے قفل میں قواف ڈال کر شاندار سکور کر دیا تھا۔ ہیری نے دونوں ہاتھوں سے کتاب بند کر دی۔ یہاں تک کہ کیوڈچ بھی...... جو ہیری کی نظر میں دنیا کا سب سے عمدہ کھیل تھا۔ اس وقت اس کا دھیان نہیں بھٹکا پایا تھا۔ اس نے 'فلائنگ ود دی کینس' نامی کتاب کو پلنگ کے پاس والی میز پر رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑکی کے پاس گیا اور پردے کھول کر نیچے سڑک کی طرف دیکھنے لگا۔

پرائیویٹ ڈرائیو کی سڑک ٹھیک ویسی ہی دکھائی دے رہی تھی جیسی کسی بڑی شاہراہ کو اتوار کی صبح دکھائی دینا چاہئے۔ ویران اور بالکل خالی۔ تمام گھروں کی بیرونی کھڑکیوں پر بھاری بھاری پردے آویزاں تھے۔ جہاں تک ہیری کی نظر جا سکتی تھی، وہاں تک کوئی

جاندار دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہر کوئی نیند کے مزے لے رہا تھا یہاں تک کہ کوئی جنگلی بلی بھی سڑک پر دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

لیکن پھر بھی...... پھر بھی...... ہیری کے دل و دماغ میں بے چینی کروٹیں لے رہی تھی۔ وہ دھیمے انداز میں چلتا ہوا واپس بستر کی طرف لوٹا اور دھم سے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے ماتھے والے زخم کے نشان پر ایک بار پھر انگلیاں پھیریں۔ اسے درد سے پریشانی نہیں تھی۔ درد اور زخم ہیری کیلئے تعجب کی کوئی بات نہیں تھی۔ ایک بار اس کے دائیں ہاتھ کی ساری ہڈیاں غائب ہوگئی تھیں اور انہیں ایک ہی رات میں دوبارہ اُگانا پڑا تھا۔ جس کے باعث اسے کافی درد جھیلنا پڑا تھا۔ اسی ہاتھ پر ایک بار زہریلے سانپ کا ایک فٹ لمبا دانت بھی گڑ گیا تھا۔ گذشتہ سال ہیری اپنے بہاری ڈنڈے سے پچاس فٹ کی اونچائی سے زمین پر گر چکا تھا۔ اگر آپ ہوگورٹس سکول برائے جادوئی تعلیم اور پراسرار علوم، میں پڑھتے ہیں اور مصیبتیں مول لینے کا شوق بھی ہو تو ان سے بچا نہیں جا سکتا تھا......

نہیں ایسا نہیں تھا...... ہیری تو اس بات سے پریشان تھا کہ گذشتہ مرتبہ اس کے زخم کے نشان میں دکھن اور جلن کا احساس صرف اس لئے ہوا تھا کہ والڈی مورٹ اس کے آس پاس موجود تھا۔ لیکن اس وقت والڈی مورٹ یہاں کیسے ہو سکتا ہے؟...... پرائیویٹ ڈرائیو میں والڈی مورٹ کے آنے کی بات سوچنا ہی بکواس اور ناممکن تھی۔

ہیری نے اپنے آس پاس کی خاموشی میں غور سے سننے کی کوشش کی۔ کیا وہ سیڑھی کی چرچراہٹ اور کسی چوغے کی ہوا میں سرسراہٹ کی آواز سننے کی امید رکھ سکتا تھا؟ تبھی اسے ساتھ والے کمرے سے اپنے خالہ زاد بھائی ڈڈلی کا ایک زوردار خراٹا سنائی دیا جسے سن کر وہ تھوڑا اچھل پڑا تھا۔

ہیری نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ وہ کس قدر حماقتوں کا مظاہرہ کر رہا تھا؟ گھر میں اس کے علاوہ ورنن انکل، پٹونیہ آنٹی اور ڈڈلی ہی تھے اور وہ سبھی چین کی نیند سو رہے تھے۔ ان کے خوابوں میں تکلیف یا درد کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

ہیری کو ڈرسلی گھرانا نیند میں ڈوبا ہوا ہی پسند تھا۔ بیداری کے عالم میں ان سے کسی قسم کی مدد ملنے کی کوئی توقع نہیں تھی۔ یہ اپنی جگہ سچ تھا کہ ورنن انکل، پٹونیہ آنٹی اور ڈڈلی ہی اس پوری دنیا میں اس کے اکلوتے رشتہ دار تھے جو زندہ تھے۔ وہ سبھی ماگلو (جادو نہ جاننے والے لوگ) تھے، وہ کسی قسم کے جادو کو پسند نہیں کرتے تھے بلکہ ان میں جادو کیلئے گہری نفرت اور چڑچڑا پن عود کر آتا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ ہیری کا ان کے گھر میں اتنا ہی استقبال ہوتا تھا جتنا آتشدان کیلئے گیلی لکڑی کا۔ گذشتہ تین سال سے ہیری ہوگورٹس سکول میں پڑھ رہا تھا۔ اس کی طویل غیر حاضری کے بارے میں ڈرسلی گھرانا سب کو یہی بتاتا تھا کہ اسے لاعلاج آوارہ لڑکوں کے دیکھ بھال والے سینٹ بروٹس سکول میں بھیج دیا گیا ہے حالانکہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ نابالغ جادوگر ہونے کی وجہ سے ہیری کو ہوگورٹس سکول سے باہر جادو استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود گھر میں ہونے والے ہر عجیب واقعے کی ذمہ داری وہ ہمیشہ ہیری کے سر پر ہی تھوپ دیتے تھے۔ ہیری ان کی شدید نفرت کی وجہ سے کبھی ان کے قریب نہیں ہو پایا اور نہ ہی وہ ان سے اپنے دل کی کوئی بات کر سکتا تھا۔ وہ جادوئی دنیا کی دلچسپیوں اور ان سے زندگی پر مرتب ہونے والے خوش کن اثرات اور سنگین واقعات

کوان کے ساتھ بانٹ بھی نہیں سکتا تھا۔صبح ڈرسلی گھرانے کے بیدار ہونے کے بعد وہ انہیں اپنے سلگتے ہوئے زخم کے نشان اور والڈی مورٹ کی پریشانی کے بارے میں آگاہ بھی نہیں کرسکتا تھا۔ایسا سوچنا بھی بیکار اور بے فائدہ تھا......

والڈی مورٹ کی وجہ سے ہی ہیری ڈرسلی گھرانے کے ساتھ رہنے پر مجبور تھا۔اگر والڈی مورٹ نہ ہوتا تو اس کے ماتھے پر بجلی کڑ کنے جیسا زخم کا نشان بھی نہ ہوتا۔اگر والڈی مورٹ نہ ہوتا تو ہیری کے ماں باپ آج زندہ ہوتے......

جب ہیری ایک سال کا تھا تو اس صدی کا سب سے طاقتور اور شیطانی جادوگر والڈی مورٹ...... جو گیارہ سال سے لگاتار اپنی شیطانی قوت کو بڑھانے کی جدوجہد کررہا تھا اور ہر طرف خوف وہراس کا موجب بن چکا تھا۔ان کے گھر آیا تھا اور اس نے ہیری کے ماں باپ کو ہلاک کردیا۔اس کے بعد والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی ننھے ہیری کی طرف گھمائی۔اس نے ہیری پر ایسے خطرناک جادوئی کلمے کا وار کیا جس سے وہ بہت سارے قابل جادوگروں اور جادوگرنیوں کو اپنے راستے سے ہٹا چکا تھا۔لیکن حیرت انگیز طور پر وہ وار ناکام ہوگیا۔ایک سال کے چھوٹے سے ہیری کو مارنے کے بجائے وہ جادوئی کلمہ پلٹ گیا اور اس نے والڈی مورٹ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ہیری کا تو کچھ نہیں بگڑا مگر اس کے ماتھے پر صرف بجلی کڑکنے جیسا زخم کا نشان بن گیا جبکہ والڈی مورٹ اپنے ہی وار کا نشانہ بن کر بمشکل زندہ بچ پایا۔اس کی تمام شیطانی طاقتیں معدوم ہوگئیں اور اس کے خوف وہراس کا لگ بھگ خاتمہ ہوگیا۔وہ کسی کمزور کیڑے کی مانند حقیر ہوچکا تھا۔والڈی مورٹ نے بڑی مشکل سے بھاگ کر اپنی جان بچائی اور پھر وہ جادونگری کی پراسرار دنیا میں کہیں ہمیشہ کیلئے روپوش ہوگیا تھا۔جادوگر اور جادوگرنیاں جس دہشت زدہ ماحول میں جی رہے تھے اس کا اب خاتمہ ہوچکا تھا۔والڈی مورٹ کے چیلے میدان چھوڑ کر فرار ہوگئے اور پھر ہیری جادونگری میں مشہور ہوگیا...... 'ہیری پوٹر!......وہ بچہ وہ زندہ بچ گیا!'

اپنی گیارہویں سالگرہ کے موقعہ پر ہیری یہ سن کر بے حد حیران ہوا کہ وہ ایک جادوگر ہے۔اسے یہ جان کر اور بھی زیادہ حیرانگی ہوئی کہ جادوئی دنیا میں سبھی لوگ اس کے نام سے بخوبی واقف ہیں۔اس نے ہوگورٹس سکول میں آکر دیکھا کہ وہ جہاں بھی جاتا تھا، لوگ اپنے سر گھما کر اسے دیکھتے اور پھر سر جوڑ کر چہ میگوئیاں کرتے ہوئے دکھائی دیتے۔لیکن اب اسے ان سب باتوں کی عادت سی ہو چکی تھی۔وہ دوبارہ ہوگورٹس میں کب پہنچے گا؟اس کیلئے وہ دن گن رہا تھا۔

لیکن سکول جانے میں ابھی پندرہ روز باقی تھے۔اس نے ایک بار پھر کمرے میں چاروں طرف دیکھا۔اس کی نگاہ اپنے دوسب سے اچھے دوستوں کے بھیجے ہوئے سالگرہ کے کارڈوں پر پڑی، جو انہوں نے اسے جولائی کے آخر میں بھیجے تھے۔اگر وہ انہیں خط لکھ کر بتائے کہ اس کا نشان شدید درد کررہا ہے تو وہ کیا کہیں گے؟

اچانک ہرمائنی گرینجر کی تیکھی اور دہشت میں ڈوبی ہوئی آواز اس کے دماغ میں گونجنے لگی۔

''تمہارا نشان درد کررہا ہے؟ ہیری! یہ تو سچ مچ پریشانی والی بات ہے...... پروفیسر ڈمبل ڈور کو فوراً خط لکھ کر آگاہ کرو۔میں جا کر 'خطرناک جادوئی بیماریاں اور درد' نامی کتاب میں دیکھتی ہوں......شاید اس میں جادوئی وار کے نشانوں کے بارے میں کوئی معلومات

مل جائے......‘‘

ہاں! ہرمائنی یہی صلاح دیتی۔ ہوگورٹس کے ہیڈ ماسٹر کو فوراً باخبر کرو اور جواب ملنے تک کسی کتاب میں اس بارے میں معلومات تلاش کرو۔ ہیری کھڑکی سے باہر میلے کالے آسمان کو دیکھنے لگا۔ اسے نہیں لگتا تھا کہ اس معاملے میں کوئی کتاب اس کی کوئی مدد کر پائے گی۔ جہاں تک اسے معلوم تھا کہ والڈی مورٹ نے جس طاقتور جادوئی کلمے کا وار اس پر استعمال کیا تھا اس سے صرف وہی ایک ہی زندہ بچ پایا تھا اس لئے خطرناک جادوئی بیماریاں اور دردنامی کتاب میں شیطانی وار کے اس نشان کے بارے میں کسی قسم کی معلومات کا پایا جانا ہی ناممکن تھا۔ جہاں تک ہیڈ ماسٹر کو مطلع کرنے کی بات تھی۔ ہیری کو بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ گرمیوں کی چھٹیاں کس جگہ منا رہے ہوں گے؟ اس نے ایک پل کیلئے یہ تصور کر کے اپنے دل کو بہلانے کی کوشش کی کہ ہیڈ ماسٹر اپنی لمبی سفید ڈاڑھی کے ساتھ جادوگروں والی لمبی چونچ دار ٹوپی سر پر پہنے سمندر کے کسی ساحل پر کھلے آسمان تلے لیٹے ہوں گے اور اپنی خمدار لمبی ناک پر دھوپ سے بچاؤ والا لوشن لگا رہے ہوں گے۔ بہر حال ہیری کو یقین تھا کہ ڈمبل ڈور چاہے جہاں بھی ہوں، ہیڈوگ انہیں ضرور ڈھونڈ نکالے گی۔ ہیری کی مادہ الو، اب تک اس کا کوئی بھی خط پہنچانے میں کبھی ناکام نہیں ہوئی تھی۔ بھلے ہی اس پر پتہ لکھا ہو یا نہ ہو۔ لیکن وہ انہیں کیا بتائے گا؟

’پیارے پروفیسر ڈمبل ڈور! آپ کو پریشان کرنے کیلئے معافی چاہتا ہوں لیکن آج صبح میرا نشان پھر سے درد دینے لگا ہے۔ ہیری پوٹر!‘

یہاں تک کہ اپنے دل میں اسے یہ الفاظ نہایت مضحکہ خیز لگ رہے تھے۔ اس لئے اس نے یہ تصور کرنے کی کوشش کی کہ یہ سن کر اس کے دوسرے سب سے گہرے دوست رون ویزلی کا تاثر کیسا ہوگا؟ رون کا لمبی ناک والا اور چھچھوندر جیسا حیرت میں ڈوبا ہوا چہرہ ہیری کی آنکھوں کے سامنے آ گیا جس پر عجیب جذبات پھیلے ہوئے تھے۔

’تمہارا نشان دُکھ رہا تھا لیکن...... لیکن ’تم جانتے ہو کون؟‘ تو آس پاس نہیں ہو سکتا؟ میرا مطلب ہے کہ...... تمہیں پتہ چل جائے گا ہے نا؟...... وہ اب دوبارہ تمہیں مارنے کے بارے میں سوچ رہا ہوگا ہے نا؟...... کیا پتہ ہیری؟...... لیکن شاید زخم کے نشان ہمیشہ تھوڑے بہت دکھتے ہوں گے...... میں ڈیڈی سے پوچھوں گا......‘

مسٹر آرتھر ویزلی بہت ہی قابل جادوگر تھے اور محکمہ جادوئی وزارت میں ’شعبہ ممنوعہ ماگلو مصنوعات استعمالات‘ میں معمولی عہدے پر کام کرتے تھے۔ لیکن جہاں تک ہیری جانتا تھا، وہ جادوئی واروں سے پڑنے والے زخموں اور نشانوں کے ماہر نہیں تھے۔ چاہے جو بھی ہیری نہیں چاہتا تھا کہ پورے ویزلی گھرانے کو یہ پتہ چل جائے کہ وہ تھوڑے سے درد کی وجہ سے دہشت زدہ ہو کر رہ گیا تھا۔ مسز ویزلی تو ہرمائنی سے بھی زیادہ پریشان ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ رون کے بڑے جڑواں بھائی فریڈ اور جارج، جن کی عمر قریباً سولہ سال تھی، یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ ہیری کی ہمت جواب دے رہی ہے۔ ویزلی گھرانا پوری دنیا میں ہیری کیلئے ایک مثالی اور بہترین گھرانا تھا۔ وہ امید کر رہا تھا کہ وہ اسے کسی بھی وقت اپنے گھر پر رہنے کیلئے دعوت نامہ ارسال کریں گے تاکہ وہ ان کے ہمراہ کیوڈچ

کپ دیکھنے جا سکے۔ (رون نے کیوڈچ ورلڈ کپ کا ذکر کیا تھا) ہیری یہ قطعی نہیں چاہتا تھا کہ ان کے گھر پر رہتے وقت وہ لوگ اس کے نشان کے بارے میں پریشانی بھرے سوالات کی بوچھاڑ کر دیں۔

ہیری نے اپنی انگلیوں کی گانٹھوں سے اپنا ماتھا ٹھونکا۔ دراصل وہ یہ چاہتا تھا (اور یہ سوچ کر اسے شرم آرہی تھی) کہ اسے رہنمائی دینے والا شخص اس کے ماں باپ جیسا شفیق اور سمجھدار جادوگر ہو۔ جسے واقعی اس کی پرواہ ہو اور وہ تاریک جادو کی گتھیوں کو سلجھانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو اور......جس سے رہنمائی طلب کرتے ہوئے اسے کسی قسم کی عار محسوس نہ ہو۔

اور اسی وقت اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا۔ یہ اتنا آسان اور واضح تھا کہ اسے حیرانگی ہونے لگی کہ یہ خیال اس کے دماغ میں پہلے کیوں نہیں آیا......سیریس بلیک!

ہیری اچھل کر پلنگ سے کود گیا۔ وہ تیزی سے جا کر اپنے ڈیسک پر بیٹھا۔ اس نے چرمئی کاغذ کھینچ کر نکالا اور اپنے سامنے رکھا۔ اپنے عقابی پنکھ والے قلم کو سیاہی میں ڈبویا اور پھر لکھنے لگا۔ 'پیارے سیریس!' وہ رُک گیا اور ٹھہر کر سوچنے لگا۔ اپنی پریشانی کا اظہار کرنے کیلئے کون سے الفاظ زیادہ مناسب اور موزوں رہیں گے؟ اسے ابھی تک اس بات پر حیرانگی ہو رہی تھی کہ اس نے سیریس کے بارے میں ایک دم سے کیوں نہیں سوچا تھا؟......آخر! صرف دو ہی مہینے پہلے ہی تو اس پر اس بات کا انکشاف ہوا تھا کہ سیریس اس کا قانونی سرپرست ہے......

اس سے پہلے تو سیریس بلیک کا اس کی زندگی میں نام ونشان تک نہیں تھا اور اس کی وجہ بالکل صاف تھی کہ سیریس جادوگروں کی خطرناک جیل اژقبان میں قید تھا جہاں روح کھچڑ پہرہ دیتے ہیں۔ اندھے نقاب پوش روح کھچڑ......وہ روحوں کو بدن سے چوس کر کھینچ لیتے تھے۔ سیریس خوش قسمتی سے وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا اور پھر اس کی تلاش میں ہوگورٹس چلا آیا تھا۔ بہرحال سیریس بے قصور تھا......جن مقتولین کے قتل کا الزام اس کے سر پر تھا، وہ اس نے کئے تک نہیں تھے اور وہ تیرہ سال تک نہ کئے گئے قصور کی سزا بھگتتا رہا تھا۔ اس بھیانک واقعہ کا اصلی ذمہ دار والڈی مورٹ کا خدمت گزار پیٹر پٹی گو تھا جس کا دوسرا نام وارم ٹیل تھا۔ اسے جادوئی دنیا کے سبھی جادوگر اور جادوگرنیاں مقتول سمجھتے تھے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس تھی۔ گذشتہ سال ہی ہیری، رون اور ہرمائنی نے اسے زندہ سلامت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا۔ ان کی گواہی پر صرف اور صرف پروفیسر ڈمبل ڈور نے ہی یقین کیا تھا......

ایک آدھ گھنٹے تک ہیری یہ سوچنے لگا تھا کہ اب بالآخر ڈرسلی گھرانے سے اس کی ہمیشہ کیلئے خلاصی ہو جائے گی کیونکہ سیریس نے اس سے کہا تھا کہ اس کے نام پر لگا ہوا دھبا دُھلنے کے بعد ہیری اس کے ساتھ رہ سکتا ہے لیکن یہ موقع اس کے ہاتھ سے پھسل گیا تھا۔ وہ لوگ وارم ٹیل کو محکمہ وزارت جادو تک پہنچا پاتے، اس سے پہلے ہی وہ ان کے ہاتھوں سے بچ نکلا تھا۔ سیریس کو بے گناہ ثابت کرنے کا موقع ہی نہ مل پایا اور اسے اپنی جان بچا کر ایک بار پھر فرار ہونا پڑا۔ ہیری نے بک بیک نامی قشنگر کی پیٹھ کر بیٹھ کر سیریس کو بھاگ نکلنے میں اس کی بھرپور مدد کی تھی۔ اسی دن سے سیریس روپوشی کی زندگی گزارنے پر مجبور تھا۔ ہیری تمام گرمیوں کی تعطیلات میں یہی

سوچ سوچ کر مغموم ہوتا رہا کہ اگر وارم ٹیل اس وقت نہ بھاگا ہوتا تو ہیری کو گھر مل سکتا تھا۔ ڈرسلی گھرانے کے پاس لوٹنا اس کیلئے دگنا مشکل ثابت ہوا، جبکہ اسے یہ پتہ چل چکا تھا کہ وہ ان کے چنگل سے ہمیشہ کیلئے آزاد ہو سکتا تھا......

بہر حال بھلے ہی سیریس ہیری کے ساتھ نہ رہ رہا تھا لیکن اس کی بدولت ہیری کو بہت مدد ملی تھی۔ سیریس کے باعث ہی ہیری کے سکول کا تمام سامان اس کے بیڈروم میں رکھا ہوا تھا۔ ڈرسلی گھرانے نے پہلے کبھی اسے اس بات کی اجازت نہیں دی تھی۔ وہ ہیری کو زیادہ سے زیادہ تنگ کر کے خوشی حاصل کرتے تھے۔ وہ اس کی پراسرار جادوئی صلاحیتوں سے بھی خوفزدہ رہتے تھے۔ شاید اسی لئے وہ ہر سال گرمیوں کی تعطیلات میں اس کے سکول کا صندوق سیڑھیوں کے نیچے والے ننھے گودام میں رکھ کر تالے میں بند کر دیا کرتے تھے لیکن جب سے انہیں یہ معلوم ہوا کہ ہیری کا ایک قانونی سرپرست بھی ہے جو ایک خطرناک خونی قاتل ہے، تب سے ان کا رویہ بدل گیا۔ ہیری نے جان بوجھ کر یہ نہیں بتایا تھا کہ سیریس بے قصور ہے۔

پرائیویٹ ڈرائیو میں آنے کے بعد ہیری کو اب تک سیریس کے دو خط مل چکے تھے۔ یہ دونوں خط الّو لے کر نہیں آئے تھے، جیسا کہ جادوگروں میں دستور تھا۔ اس کے بجائے انہیں گرم خطے سے تعلق رکھنے والے بڑے اور رنگ برنگے پرندے لائے تھے۔ ہیڈوگ کو چمکیلے اور مداخلت کار اجنبی پرندے بالکل پسند نہیں آئے تھے۔ وہ ان کے دوبارہ اُڑان بھرنے سے پہلے انہیں اپنی پیالی میں سے پانی کا ایک گھونٹ تک پینے نہیں دینا چاہتی تھی۔ بہر حال ہیری کو یہ پرندے بے حد پسند آئے تھے۔ انہیں دیکھ کر اس کے ذہن میں کھجور کے درختوں اور سفید ریت کے بڑے میدان کی تصویر سی پھیلنے لگی تھی۔ وہ یہ دعا کرنے لگا کہ سیریس جہاں بھی ہو بخیریت رہو۔ (سیریس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ کہاں ہے؟ کیونکہ اسے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں کوئی دوسرا اس کا خط نہ پڑھ لے) ہیری یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ روح کھچڑ گرم میدانی علاقوں میں زیادہ دیر تک زندہ بھی رہ پائیں گے؟ شاید اسی وجہ سے سیریس نے روپوشی کیلئے مشرق بعید کے گرم میدانوں کا رُخ کیا تھا۔ ہیری نے سیریس کے دونوں خطوط اپنے پلنگ کے نیچے اکھڑے ہوئے تختے کے نیچے والے خلا میں چھپا دیئے تھے۔ دونوں خطوط میں کچھ ایسا تاثر موجود تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ سیریس کافی خوش اور مزے میں ہے۔ اس نے یہ بات بھی واضح کر دی تھی کہ ہیری کو جب بھی اس کی مدد کی ضرورت محسوس ہو تو وہ بلا جھجک مدد مانگ لے اور اس وقت ہیری کو مدد کی شدید ضرورت تھی......

ہیری کو لیمپ کی روشنی اچانک دھیمی دھیمی سی محسوس ہونے لگی کیونکہ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کی لطیف اور مسحور کن روشنی دھیرے دھیرے کمرے میں بڑھتی جا رہی تھی۔ آخر کار جب سورج جب آسمان پر چڑھنے لگا اور اس کے بیڈروم کی دیواریں کھلی کھلی دھوپ سے نہا گئیں، اسی وقت ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی کے کمروں سے آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ہیری نے اپنے ڈیسک سے چرمئی کاغذ کو ہٹایا اور اپنے خط کو ایک بار پھر سے پڑھا۔

پیارے سیریس!

تمہارے گزشتہ خط کیلئے شکریہ۔ اسے لانے والا پرندہ کافی بڑا تھا۔ اسے میری کھڑکی سے اندر آنے میں کافی مشکل ہوئی تھی۔

یہاں پر سب کچھ ہمیشہ جیسا ہی ہے۔ ڈڈلی کے وزن کم کرنے کی کوششیں کچھ زیادہ سودمند دکھائی نہیں دے رہی ہیں۔ کل وہ کھانے کا سامان چوروں کی طرح اپنے کمرے میں لے جارہا تھا لیکن بدقسمتی سے آنٹی نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ انکل اور آنٹی نے اسے کڑے الفاظ میں خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو اس کا جیب خرچ کم کر دیا جائے گا۔اس دھمکی پر ڈڈلی بھڑک اُٹھا اور اس نے اپنا پلے سٹیشن اُٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔ پلے سٹیشن ایک طرح کا چھوٹا کمپیوٹر ہوتا ہے جس پر گیمز کھیلی جاتی ہیں۔ درحقیقت یہ احمقانہ فعل ہے لیکن اس کے پاس میگا ملٹی لیشن پارٹ تھری بھی نہیں ہے، جس سے وہ اپنا من بہلا سکے۔

تمہاری بدولت میں بالکل ٹھیک ہوں۔ ڈرسلی گھرانے کو اس بات کا ڈر ہے کہ اگر میں تمہیں کہوں گا تو تم اگر انہیں چمگادڑوں میں بدل ڈالو گے۔

بہرحال! آج صبح ایک عجیب واقعہ رونما ہوا۔ میرے ماتھے کا نشان دوبارہ دکھنے لگا۔ پچھلی بار جب ایسا ہوا تھا تو والڈی مورٹ ہوگورٹس میں تھا لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ اس وقت میرے آس پاس ہو سکتا ہے۔

کیا جادوئی واروں کے زخموں کے مندمل ہو جانے کے بعد بھی ان میں ٹیسیں اُٹھتی رہتی ہیں؟

ہیڈوگ کو لگتا ہے کہ میں یہ خط بھیج دوں گا۔ اس وقت وہ شکار کرنے گئی ہوئی ہے۔ میری طرف سے بک بیک کو ہیلو کہنا۔

ہیری

ہیری نے لمحہ بھر میں سوچا کہ یہ خط بالکل ٹھیک دکھائی دے رہا ہے۔خواب کے بارے میں لکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔وہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ وہ بہت فکرمند ہے۔اس نے چرمئی کاغذ کو موڑ کر اپنے ڈیسک پر ایک طرف رکھ دیا تا کہ ہیڈوگ کے لوٹنے پر اسے بھیج سکے۔پھر وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور بھرپور انداز میں انگڑائی لیتے ہوئے الماری کی طرف بڑھا۔اس نے الماری کھولی۔اس بار اس نے اپنے ماتھے کی نشان یا اپنے عکس کو دیکھنے کے بجائے وہ کپڑے نکال لئے ،جنہیں پہن کر وہ نیچے جانے والا تھا۔

☆☆☆☆

تیسرا باب

دعوت نامہ

ہیری نے باورچی خانے میں پہنچ کر دیکھا کہ ڈرسلی گھرانے کے تینوں افراد میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بھی ان کے پاس بیٹھ گیا لیکن ان میں سے کسی نے بھی اس توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ورنن انکل کا بڑا سرخ چہرہ صبح کے ڈیلی میل نامی اخبار کے پیچھے چھپا ہوا تھا اور پٹونیہ آنٹی چکوترے کے ٹکڑے کرنے میں مگن تھیں۔ پٹونیہ آنٹی کے پتلے ہونٹ ان کے گھوڑے جیسے دانتوں پر بھنچے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

ڈڈلی بہت غصے میں لگ رہا تھا۔ ایسا محسوس ہوا کہ وہ ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرے ہوئے تھا۔ یہ بڑی عجیب بات تھی کیونکہ وہ ہمیشہ چوکور میز کا ایک پورا حصہ گھیر لیتا تھا۔ پٹونیہ آنٹی نے چکوترے کا ایک چوتھائی حصہ پلیٹ میں ڈال کر ڈڈلی کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''لو......ڈڈلی بیٹا!''

یہ سن کر ڈڈلی نے ان کی طرف غصے سے گھور کر دیکھا۔ جب سے وہ گرمیوں کی تعطیلات کیلئے اپنی سالانہ رپورٹ کا کارڈ لے کر گھر لوٹا تھا، اسی وقت سے اس کی زندگی نہایت دشوار اور تکلیف دہ بن گئی تھی۔

ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی نے ڈڈلی کے خراب نتیجے کیلئے ہمیشہ کی طرح طرح طرح کے بہانے گھڑ لئے تھے۔ پٹونیہ آنٹی ہمیشہ زور دے کر کہتی تھیں کہ 'ڈڈلی بہت ہی ذہین، لائق اور ہونہار بچہ ہے لیکن اس کی اساتذہ اس کی خوبیوں کو پہچان نہیں پائیں ہیں۔' جبکہ ورنن انکل یہ کہتے تھے کہ 'وہ اپنے بیٹے کو گائے جیسا کم عقل اور سیدھا سادہ نہیں بنانا چاہتے۔' رپورٹ میں یہ بھی لکھا تھا کہ ڈڈلی دوسرے لڑکوں کو بہت پریشان کرتا اور ستاتا رہتا ہے۔ لیکن اس کے ممی ڈیڈی نے اس بات پر بھی دھیان نہیں دیا۔ پٹونیہ آنٹی نے آنکھوں میں آنسو بھرتے ہوئے کہا۔ 'وہ تھوڑا شرارتی تو ہے لیکن مکھی تک کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔'

بہرحال رپورٹ کے آخر میں سکول کی نرس نے نپے تلے الفاظ میں ایک تبصرہ لکھا تھا۔ اس کے بارے میں ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی بھی بہانے نہیں بنا سکتے تھے۔ چاہے پٹونیہ آنٹی کتنا ہی کہیں کہ ڈڈلی کی ہڈیاں بڑی تھیں اور اس کا موٹاپا دراصل عمدہ صحت کی نشانی ہے۔ اسی لئے نشوونما پانے والے بچے کو ڈھیر سارے کھانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن سچائی یہی تھی کہ سکول میں اب اس کی جسامت

کا یونیفارم نہیں تھا۔سکول کی قابل نرس نے وہ دیکھ لیا تھا جسے پٹونیہ آنٹی کی نظریں دیکھتے ہوئے بھی دیکھنے سے انکار کر رہی تھیں۔ حالانکہ ان کی آنکھیں اس قدر تیز تھیں کہ وہ اپنی چمکتی دمکتی دیواروں پر انگلیوں کے نشان فوراً دیکھ لیتی تھیں اور اپنے اردگرد کے پڑوسی گھروں میں آنے جانے والوں پر پوری نظر رکھتی تھیں۔سکول نرس نے دوٹوک الفاظ میں لکھا تھا کہ ڈڈلی کو اب مقوی اور مرغن غذاؤں کی قطعی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کا ڈیل ڈول اور وزن تو اب کسی چھوٹی وہیل مچھلی کے برابر ہو چکا ہے۔

اس بات پر کافی کہرام مچا اور زوردار بحث بھی ہوئی، جس سے ہیری کے بیڈروم کا فرش تک ہلنے لگا تھا۔پٹونیہ آنٹی کے کافی آنسو بہنے کے بعد بالآخر ڈڈلی کے وزن کم کرنے کا پلان وجود میں آ ہی گیا۔سملٹنگ سکول کی نرس نے ڈڈلی کیلئے جو ڈائٹنگ پروگرام تشکیل دیا تھا، اس چارٹ کو باورچی خانے کی فریج پر ٹیپ سے چپکا دیا گیا تھا۔صرف یہی نہیں......فریج میں موجود ڈڈلی کی تمام پسندیدہ اشیاء کو بھی ہٹا دیا گیا تھا۔جن میں سافٹ ڈرنکس، کوک مشروبات، کیک، چاکلیٹ اور برگرز وغیرہ شامل تھے۔ان کی جگہ پر ترش پھل، کچی سبزیاں اور ایسی ہی چیزیں بھر دی گئی تھیں جنہیں ورنن انکل 'خرگوش کی غذا' کہتے تھے۔ڈڈلی کو خوش کرنے کیلئے پٹونیہ آنٹی نے اعلان کیا تھا کہ اب پورے گھر کو اسی ڈائٹنگ چارٹ کے مطابق ہی کھانا ملے گا۔انہوں نے ہیری کی طرف کٹے ہوئے چکوترے کا ایک چوتھائی حصہ بڑھا دیا۔ہیری نے دیکھا کہ اس کا ٹکڑا، ڈڈلی کے ٹکڑے سے کافی چھوٹا تھا۔پٹونیہ آنٹی کی رائے میں ڈڈلی کا حوصلہ بڑھانے کیلئے یہ سب سے اچھا طریقہ تھا کہ اسے ہیری کے مقابلے میں زیادہ کھانے کو ملے۔

لیکن پٹونیہ آنٹی یہ نہیں جانتی تھیں کہ ہیری کے پلنگ کے نیچے اکھڑے ہوئے تختے کے نیچے کیا کچھ چھپا ہوا تھا؟ انہیں رتی بھر خبر نہیں تھی کہ ہیری ان کے ڈائٹنگ چارٹ پر بالکل عمل درآمد نہیں کر رہا تھا۔جس وقت ہیری کو یہ معلوم ہوا کہ اسے اس بار گرمیوں کی تعطیلات میں گاجر مولی کھا کر زندہ رہنا پڑے گا اس نے فوراً ہیڈوگ کو اپنے دوستوں کے پاس بھیج کر مدد طلب کی اور پھر انہوں نے اس کا بھرپور ساتھ دیا۔ ہرمائنی کے گھر سے ہیڈوگ ایک بڑا صندوقچہ لے کر آئی جس میں بغیر چینی کی ڈبل روٹی کے ڈھیر سارے سنیکس تھے (ہرمائنی کے ماں باپ دانتوں کے ڈاکٹر تھے) ہوگورٹس کی چابیوں کے چوکیدار ہیگرڈ نے گھر پر بنائے پتھریلے کیک کا پورا تھیلا بھیجا تھا۔(لیکن ہیری نے انہیں چھوا تک نہیں تھا کیونکہ ہیگرڈ کی پکوائی کی مہارت کے بارے میں اس کی زیادہ اچھی رائے نہیں تھی) مسز ویزلی نے اپنے خاندانی الّو ایرل کے ساتھ ایک بڑا فروٹ کیک اور پیٹس بھیجے تھے۔ بڑے اور کمزور طبع کے ایرل کو اس سفر کی تھکاوٹ اتارنے میں پورے پانچ دن لگے تھے۔ ہیری کی سالگرہ کے موقع پر (جسے ڈرسلی گھرانا پوری طرح بھلا چکا تھا) چار بہترین سالگرہ کیک ملے تھے جو رون، ہرمائنی، ہیگرڈ اور سیریس نے بھیجے تھے۔ ہیری کے پاس اب بھی ان میں سے دو کیک بچے تھے، اس لئے وہ شکایت کئے بنا خاموشی سے چکوترے کے ٹکڑے کھاتا رہا۔وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اپنے کمرے میں جانے کے بعد وہ ڈٹ کر ناشتہ کر سکتا ہے۔

ورنن انکل نے اخبار ایک طرف رکھا اور اپنے چکوترے کے چوتھائی حصے کو بڑے تعجب سے دیکھا۔انہوں نے شکایتی انداز میں

پٹونیہ آنٹی سے پوچھا۔ ''بس اتنا ہی......؟''

پٹونیہ آنٹی نے انہیں گھور کر دیکھا اور پھر ڈڈلی کی طرف اشارہ کیا جو اپنے چکوترے کا ٹکڑا ختم کر چکا تھا اور اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے ہیری کے ٹکڑے کو حسرت بھری نظروں سے ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہا تھا۔ ورنن انکل نے زوردار آہ بھری جس سے ان کی بڑی اور گھنی مونچھ ہل کر رہ گئی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا چمچہ اُٹھایا۔

اسی وقت بیرونی دروازے کی گھنٹی جھنجھنا اُٹھی۔ ورنن انکل کرسی سے اُٹھ کر ہال کی طرف چل دیئے۔ پٹونیہ آنٹی کی توجہ کیتلی کی طرف مبذول ہوئی تو موقعہ کا فائدہ اُٹھا کر ڈڈلی نے ایک ہی جھٹکے میں ورنن انکل کا بچا ہوا چکوترا اُڑا لیا۔

ہیری نے سنا کہ کوئی دروازے پر ہنس رہا تھا اور ورنن انکل روکھے پن سے اس کی بات کا جواب دے رہے تھے۔ پھر بیرونی دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔ کچھ ہی پل بعد ہال کمرے میں کاغذ پھٹنے کی آواز سنائی دی۔ پٹونیہ آنٹی نے کیتلی میز پر رکھ دی اور تجسس سے انتظار کرنے لگیں کہ ورنن انکل کیا لے کر آ رہے ہیں؟ انہیں زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ ایک منٹ بعد ہی ورنن انکل لوٹ آئے۔ وہ بہت آگ بگولا دکھائی دے رہے تھے۔

''تم ڈرائنگ روم میں آؤ...... ابھی!'' انہوں نے ہیری کو گھورتے ہوئے کہا۔

ہیری اس بات پر حیران تھا کہ اس بار اس سے کون سی غلطی ہوگئی؟ بہرحال وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور ورنن انکل کے پیچھے پیچھے باورچی خانے سے نکل کر ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا۔ ورنن انکل نے دروازے کو تیزی سے بند کر دیا۔

''تو......'' انہوں نے تیزی سے آتشدان کی طرف جاتے ہوئے ہیری سے کہا، جیسے وہ اسے گرفتار کرنے کا حکم سنانے والے ہوں۔

ہیری کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کھل کر ان سے پوچھے کہ 'تو کیا......؟' لیکن اسے ورنن انکل کے غصے کو صبح ہی صبح بیدار کرنا مناسب نہیں لگا۔ خاص طور پر اس وقت جب وہ کم کھانا ملنے کے باعث پہلے ہی شدید تناؤ کا شکار تھا۔ اس لئے وہ اپنے چہرے پر کچھ نہ جاننے والی حیرانگی طاری کر کے محض انہیں دیکھتا رہا۔

''یہ ابھی ابھی آیا ہے......'' ورنن انکل نے ہیری کی طرف ایک ارغوانی کاغذ لہراتے ہوئے کہا۔ ''خط ہے...... تمہارے بارے میں......''

ہیری کی الجھن بڑھ گئی۔ ورنن انکل کو اس کے بارے میں کون خط لکھ سکتا تھا؟ اس کا ایسا کون سا جاننے والا تھا جو ڈاکیے کے ذریعے اسے خط بھیجے گا؟

ورنن انکل نے ہیری کو غصے سے گھورا اور پھر زور زور سے خط پڑھنے لگے۔

مسٹر اینڈ مسز ڈرسلی!

ہمارا کبھی براہ راست تعارف نہیں ہوا ہے، لیکن مجھے یقین ہے کہ ہیری نے آپ کو میرے بیٹے رون کے بارے میں کافی کچھ بتایا ہوگا۔

جیسا کہ ہیری نے آپ کو بتایا ہوگا کہ اگلے پیر کی شب کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل ہونے والا ہے۔ میرے شوہر آرتھر ویزلی، جادوئی کھیل اور تفریح کے محکمے کے ملازمین سے تعلقات کی بدولت فائنل کے ٹکٹ لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ ہیری کو ہمارے ساتھ میچ دیکھنے کیلئے جانے کی اجازت دے دیں گے کیونکہ ایسا موقع زندگی میں کبھی کبھار ہی ملتا ہے۔ برطانیہ میں تیس سال بعد ورلڈ کپ ہو رہا ہے اور ٹکٹ بڑی مشکل سے ملے ہیں۔ اگر ہیری گرمیوں کی بچی ہوئی چھٹیاں ہمارے گھر میں گزارے گا تو ہمیں بڑی خوشی ہوگی۔ ہم اسے سکول جانے والی ریل گاڑی میں بحفاظت بٹھا دیں گے۔

یہ سب سے اچھا رہے گا کہ آپ اپنا جواب ہیری کو بتا دیں تاکہ وہ مروّجہ طریقے سے ہمیں خبر کر سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماگلو ڈاکیا ہمارے گھر پر آج تک ایسا ایک بھی خط نہیں لایا ہے اور مجھے لگتا ہے اسے یہ پتہ ہی نہیں ہوگا کہ ہمارا گھر کہاں ہے؟

ہیری کو جلدی دیکھنے کی امید ہے۔

آپ کی ماؤلی ویزلی

نوٹ: مجھے امید ہے کہ ہم نے لفافے پر مناسب ٹکٹ لگا دئیے ہوں گے۔

ورنن انکل نے خط پڑھنا بند کر کے اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا اور اس میں سے ایک چیز باہر نکالی۔

''اسے دیکھو......'' وہ گھور کر غراتے ہوئے بولے۔

ان کے ہاتھ میں وہ لفافہ تھا جس میں مسز ویزلی کا خط آیا تھا۔ ہیری زور سے ہنسنے والا تھا لیکن اس نے خود پر بمشکل قابو پایا۔ پورے لفافے پر ڈاک کے ٹکٹ ہی ٹکٹ چسپاں تھے۔ صرف سامنے کی طرف ایک انچ کی جگہ خالی تھی جس میں مسز ویزلی نے چھوٹے چھوٹے الفاظ میں ڈرسلی گھرانے کا پتہ پتہ لکھا ہوا تھا۔

''انہوں نے حسب ضرورت کافی ٹکٹ لگائے تو ہیں۔'' ہیری نے اس طرح کہا جیسے مسز ویزلی جیسی غلطی کوئی بھی کر سکتا تھا۔ ورنن انکل کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔

''ڈاکیا بہت حیران تھا۔'' انہوں نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔ ''وہ یہ جاننے کیلئے بے تاب تھا کہ یہ خط کہاں سے آیا ہے، اسی لئے اس نے گھنٹی بجائی تھی۔ اسے یہ بات بڑی عجیب لگ رہی تھی۔''

ھیری کچھ نہیں بولا۔ کسی اور کو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ورنن انکل زیادہ ٹکٹوں کے بارے میں اتنے پریشان کیوں تھے؟ لیکن ھیری ڈرسلی گھرانے کے ساتھ بہت لمبے عرصے سے رہ رہا تھا اور وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ یہ لوگ ہر غیر معمولی بات کے بارے میں بہت حساس واقع ہوئے ہیں۔ ڈرسلی گھرانے کا سب سے بڑا ڈر یہ تھا کہ کہیں کسی کو یہ پتہ نہ چل جائے ان کا مسز ویزلی جیسے لوگوں کے ساتھ کسی طرح کا تعلق ہے (چاہے وہ تعلق کتنا ہی دور کا کیوں نہ ہو)۔

ورنن انکل اب بھی ھیری کو غصے سے گھور رہے تھے۔ ادھر ھیری مطمئن دکھائی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ اگر اس نے کوئی احمقانہ بات یا کام نہ کیا تو اسے زندگی کی سب سے مزیدار چیز مل سکتی ہے۔ اس نے ورنن انکل کے کچھ کہنے کا انتظار کیا لیکن وہ اسے لگاتار گھورتے ہی رہے۔ ھیری نے خود ہی خاموشی توڑنے کا فیصلہ کیا۔

''تو...... میں ان کے گھر رہنے کیلئے جا سکتا ہوں؟'' اس نے پوچھا۔

ورنن انکل کے بڑے بینگنی چہرے پر ایک ہلکی سی تھرتھراہٹ نمودار ہوئی۔ ان کی بڑی مونچھیں ہلیں۔ ھیری کو معلوم تھا کہ ان کے دماغ میں اس وقت کیا چل رہا ہوگا؟ وہ جانتا تھا کہ ورنن انکل کی دو سب سے اہم خواہشوں میں کھل کر جنگ ہو رہی ہوگی۔ ھیری کو جانے کی اجازت دینے کا مطلب تھا کہ ھیری کی خواہش کو پورا کر دیا جائے تاکہ اسے خوشی حاصل ہو، اور انکل ورنن گذشتہ تیرہ برس سے اس کی مخالفت میں کاربند رہے تھے۔ دوسری طرف ھیری کو گرمیوں کی باقی چھٹیوں میں ویزلی گھرانے میں بھیجنے کا مطلب یہ تھا کہ انہیں امید سے دو ہفتے قبل ہی اس سے چھٹکارا مل جائے گا۔ ورنن انکل ھیری کو اپنے گھر میں رکھنا قطعی طور پر پسند نہیں کرتے تھے۔ سوچنے کا دورانیہ طویل ہونے لگا۔ انہوں نے فیصلہ کرنے کیلئے مسز ویزلی کے خط کی طرف دوبارہ توجہ مرتکز کر لی۔

انہوں نے دستخط کو حقارت سے گھورتے ہوئے پوچھا۔ ''یہ عورت کون ہے؟''

''آپ انہیں دیکھ چکے ہیں۔'' ھیری نے جواب دیا۔ ''وہ میرے دوست رون کی ممی ہیں۔ پچھلے سال کی پڑھائی کے اختتام پر وہ اسے لینے کیلئے ہوگ...... سکول کی ٹرین پر آئی تھیں۔''

اس کے منہ سے ہوگورٹس ایکسپریس نکلنے ہی والا تھا۔ بہرحال اس نے خود کو صحیح وقت پر روک لیا تھا کیونکہ اس سے ورنن انکل کا غصہ غیر معمولی طور پر بھڑک جاتا۔ ڈرسلی گھرانے میں کوئی بھی ھیری کے سکول کا نام زور سے نہیں لیتا تھا۔

وررن انکل نے اپنے بڑے چہرے کو سکوڑ لیا۔ جیسے وہ کوئی بہت اہم بات یاد کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''وہ گول مٹول سی عورت......؟'' انہوں نے آخرکار کہا۔ ''جس کے سرخ بالوں والے ڈھیر سارے بچے تھے؟''

ھیری کی تیوریاں چڑھ گئیں۔ اس نے سوچا کہ ورنن انکل کسی کو گول مٹول کیسے کہہ سکتے ہیں جبکہ ان کا اپنا بیٹا ڈڈلی آخر اس مقام پر پہنچ چکا تھا جس سمت میں وہ تین سال کی عمر سے چل رہا تھا، اب اس کی چوڑائی اس کی لمبائی سے زیادہ ہو چکی تھی۔ ورنن انکل دوبارہ خط کی تحریر کو پڑھنے لگے۔

''کیوڈچ!'' انہوں نے دھیرے سے کہا۔ ''کیوڈچ...... یہ کیا بلا ہے؟''

ہیری کو دوسری بار اکتاہٹ محسوس ہوئی۔

''ایک کھیل ہے۔'' اس نے روکھے پن سے کہا۔ ''جو بہاری ڈنڈوں پر کھیلا جاتا ہے۔''

''ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے!'' ورنن انکل نے زور سے کہا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر سکون ملا کہ اس کے انکل اب کسی قدر دہشت زدہ دکھائی دے رہے تھے۔ یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ اپنے ڈرائنگ روم میں 'بہاری ڈنڈے' جیسے لفظ کو برداشت نہیں کر پا رہے تھے۔ انہوں نے اپنی دہشت کو چھپانے کیلئے ایک بار پھر خط کو پڑھا۔ ہیری نے ان کے ہونٹوں کی بڑبڑاہٹ سنی جن سے یہ الفاظ نکل رہے تھے کہ آپ اپنا جواب ہیری کو بتا دیں تاکہ وہ مروّجہ طریقے سے ہمیں خبر کر سکے۔'

''مروّجہ طریقے سے ان کا کیا مطلب ہے؟'' انہوں نے پوچھا۔

''جو ہم لوگوں کیلئے رائج کیا گیا ہے۔'' ہیری نے کہا اور اس سے پہلے کہ اس کے انکل اسے روک پاتے اس نے فوراً کہہ ڈالا۔ ''الّوؤں کے ذریعے خطوط بھیجنا۔ یہی جادوگروں کا رائج طریقہ ہے۔''

ورنن انکل اتنے غصے میں آ گئے جیسے ہیری نے کوئی بہت ہی گندی بات کہہ دی ہو۔ غصے سے کانپتے ہوئے انہوں نے ڈر کر کھڑکی کی طرف دیکھا جیسے انہیں یہ امید ہو کہ ان کے پڑوسی کانچ پر کان لگا کر ان کی باتیں سن رہے ہوں گے۔

''تمہیں یہ کتنی بار سمجھانا پڑے گا کہ میرے گھر میں کسی طرح کی عجیب بات کا ذکر نہیں ہونا چاہئے؟'' انہوں نے پھڑ پھڑاتے ہوئے ہونٹوں سے کہا۔ ان کے چہرے کا رنگ اب گہرا جامنی ہو گیا تھا۔ ''یہ مت بھولو کہ تم یہاں پر جن کپڑوں میں کھڑے ہو وہ پٹونیہ اور میں نے تمہیں دیئے ہیں۔''

''یہ تو ڈڈلی کی اترن ہیں......'' ہیری نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ یہ سچ بھی تھا۔ اس وقت وہ جو شرٹ پہنے ہوئے تھا، وہ بہت بڑی تھی، اسے اس کی آستین پانچ بار موڑنا پڑتی تھی تب کہیں جا کر اسے اپنے ہاتھ دکھائی دیتے تھے اور وہ ان کا استعمال کر پاتا تھا۔ اس کی شرٹ اتنی لمبی تھی کہ اس کی بہت بہت چوڑی جینز کے گھٹنوں سے بھی نیچے تک لٹک رہی تھی۔

''میں اس طرح کی بات برداشت نہیں کروں گا لڑکے!'' ورنن انکل نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

لیکن ہیری اب ان کے تیور جھیلنے کیلئے تیار نہیں تھا۔ اب وہ دن گزر چکے تھے جب اسے مجبوراً ڈرسلی گھرانے کے ہر احمقانہ حکم کو ماننا پڑتا تھا۔ وہ ڈڈلی کے ڈائٹنگ چارٹ کی پابندی بھی نہیں کر رہا تھا۔ اس نے یہ ٹھان لی تھی کہ ورنن انکل چاہے جو بھی فیصلہ کر لیں، وہ کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے ضرور جائے گا۔

''ٹھیک ہے...... تو آپ مجھے ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ کیا میں اب اپنے کمرے میں جا سکتا ہوں، میں اپنے قانونی سرپرست سیریس کو خط لکھنا چاہوں گا۔'' ایک گہری سانس کھینچ کر ہیری بولا۔

اس نے آخر اپنا ترپ کا پتہ چلا دیا تھا۔اس نے جادوئی الفاظ کہہ دیئے تھے،اس نے دیکھا کہ ورنن انکل کے چہرے سے بینگنی رنگ یکدم اُڑ گیا تھا اور وہ بری طرح سے پھینٹے ہوئے کھوئے کی آئس کریم کے رنگ میں بدلنے لگا تھا۔

''تم ......تم انہیں خط لکھنا چاہتے ہو؟'' ورنن انکل نے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا۔حالانکہ وہ اپنی آواز کو پرسکون رکھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں کی پتلیاں اچانک ڈر کے مارے پھڑ کنے لگی تھیں۔

''جی ہاں!'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔''میں انہیں کافی عرصے سے خط نہیں لکھ پایا ہوں،آپ جانتے ہیں کہ اگر انہیں میرا خط نہیں ملا تو وہ سوچیں گے کہ مجھے کچھ ہو گیا ہے......''

ہیری ان الفاظ سے برپا ہونے والی کیفیت کا مزہ لینے کیلئے رُک گیا تھا۔اسے معلوم تھا کہ ورنن انکل کے موٹے، کالے اور مانگ نکلے بالوں کے نیچے موجود دماغ، اس وقت کیا سوچ رہا ہوگا۔اگر انہوں نے ہیری کو خط لکھنے نہ دیا تو سیریس یہ سوچے گا کہ ہیری کے ساتھ برا برتاؤ کیا جا رہا ہوگا۔دوسری طرف اگر انہوں نے خط بھیجنے کی اجازت دے دی تو ہیری یقیناً اسے آگاہ کر دے گا کہ وہ لوگ اسے کیوڈچ کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے جانے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔اس طرح سیریس کو پتہ چل جائے گا کہ ہیری کے ساتھ واقعی برا سلوک کیا جا رہا ہے۔ورنن انکل اب ایک کام کر سکتے تھے۔ہیری کو ان کے چہرے پر ان کا فیصلہ اتنا واضح دکھائی دیا جیسے ان کی گھنی مونچھوں والا چہرہ کوئی آئینہ ہو۔ہیری نے اپنی مسکراہٹ روکنے اور اپنے چہرے کو سپاٹ رکھنے کی بھرپور کوشش کی اور پھر......

''اچھا! تو ٹھیک ہے ......تم اس گھٹیا......اس بے ہودہ......اس ورلڈ کپ والی چیز میں جا سکتے ہو۔تم ان......ان ویزلی لوگوں سے کہہ دینا کہ وہ تمہیں یہاں سے لے جائیں۔میرے پاس اتنی فرصت نہیں ہے کہ میں تمہیں ملک بھر میں گھما کر وہاں چھوڑنے جا سکوں۔اور تم باقی کی چھٹیاں بھی وہیں گزار سکتے ہو......اور تم اپنے ......اپنے قانونی سرپرست کو بھی یہ بات بتا دینا......انہیں بتا دینا......انہیں بتا دینا کہ ہم نے تمہیں جانے کی اجازت دے دی ہے۔''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا۔

وہ مڑا اور ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف چل دیا۔اس کے دل میں یہ خواہش کروٹیں لے رہی تھی کہ وہ ہوا میں اچھل کر ناچنے لگے۔وہ جا رہا ہے......وہ ویزلی گھرانے کے یہاں رہنے کیلئے جا رہا ہے۔وہ کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے جا رہا ہے......

ہال سے باہر نکلتے وقت وہ ڈڈلی سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا جو دروازے کی اوٹ میں چھپا ہوا ان کی باتیں سننے کی کوشش کر رہا تھا۔اسے امید تھی کہ ہیری کو جم کر ڈانٹ پڑے گی جسے سن اسے بہت مزہ آئے گا۔بہرحال ہیری کے مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر وہ سٹپٹا سا گیا تھا۔

''کتنا لاجواب ناشتہ ہے نا......؟'' ہیری نے ہنس کر کہا۔''میرا تو پیٹ بھر گیا اور تمہارا؟''

ڈڈلی کے چہرے پر پھیلی ہوئی حیرت دیکھ کر ہیری کو بڑی تسکین ملی اور وہ ہنستے ہوئے ایک ہی بار میں تین تین سیڑھیاں پھلانگتا

ہوا اپنے بیڈروم کی طرف لپکا۔ بیڈروم میں پہنچتے ہی اسے ہیڈوگ دکھائی دی جو واپس لوٹ آئی تھی۔ وہ اپنے پنجرے میں بیٹھ کر اپنی بڑی بڑی سرخ آنکھوں سے ہیری کو گھور رہی تھی۔ وہ اپنی چونچ کو اس طرح کٹکٹا رہی تھی جیسے وہ کسی چیز سے چڑ رہی ہو۔ جلدی ہی ہیری کو پتہ چل گیا کہ وہ کس بات سے چڑ رہی تھی۔

''اووَچ......'' ہیری کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

ایک چھوٹی، بھوری اور ٹینس بال جتنی چیز ہیری کے سر ٹکرائی۔ ہیری اپنے سر کو بری طرح مسلنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ ٹکرانے والی چیز کچھ اور نہیں ایک ننھا سا الّو تھا۔ وہ عجیب نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ اتنا چھوٹا تھا کہ اس کی مٹھی میں سما سکتا تھا۔ وہ کسی پٹاخے کی طرح مست ہو کر پورے کمرے کے چکر کاٹنے میں مشغول تھا۔ اسی لمحے ہیری کو احساس ہوا کہ اس الّو نے اس کے پاؤں کی طرف کوئی چیز پھینکی تھی جو اس کے پاؤں پر اب بھی پڑی ہوئی تھی۔ ہیری نے نیچے دیکھا تو ایک لفافہ دکھائی دیا۔ وہ نیچے جھکا اور اس نے لفافہ اُٹھا لیا۔ وہ لکھائی کی بناوٹ سے فوراً پہچان گیا کہ وہ خط رون کی طرف سے تھا۔ ہیری نے لفافہ چاک کیا اور چرمئی کاغذ باہر کھینچ کر اسے پڑھنے لگا۔

ہیری! ڈیڈی کو ٹکٹ مل گئے ہیں۔ آئرلینڈ اور بلغاریہ کا میچ، پیر کی رات کو ہے، ممی ماگلوؤں کو خط لکھ رہی ہیں تاکہ تمہیں ہمارے یہاں رہنے کے لئے بلا سکیں۔ انہیں شاید ممی کا خط مل چکا ہو گا۔ لیکن مجھے نہیں معلوم کہ ماگلوؤں کی ڈاک کتنی دیر میں پہنچتی ہے۔ اس لئے میں سوچا کہ میں پگ کے ہاتھ خبر بھیج دوں۔

ہیری نے رُک کر 'پگ' کے لفظ کو گھور کر دیکھا اور پھر سر اُٹھا کر اس ننھے سے الّو پر نظر ڈالی جو چھت پر لگے لیمپ بورڈ کے چاروں طرف گھوم رہا تھا۔ وہ کہیں سے بھی پگ جیسا نہیں لگ رہا تھا۔ شاید اسے رون کی لکھائی ٹھیک سے سمجھ نہیں آئی ہو گی۔ خط میں آگے تحریر تھا۔

ماگلوؤں کو اچھا لگے یا نہ لگے، ہم تمہیں لینے آ رہے ہیں۔ تم ورلڈ کپ کے فائنل کا موقع کیسے چھوڑ سکتے ہو؟ ممی ڈیڈی کا کہنا ہے کہ پہلے اجازت طلب کرنے کی اداکاری کرنا اچھا رہے گا۔ اگر وہ ہاں کہہ دیں تو پگ کو جواب دے کر فوراً بھیج دینا۔ ہم تمہیں اتوار کو پانچ بجے لینے آ جائیں گے۔ اگر وہ انکار کریں تو بھی تم پگ کے ذریعے جواب فوراً ارسال کر دینا۔ ہم تمہیں لینے کیلئے اتوار کو پانچ بجے آجائیں گے۔

ہرمائنی آج دوپہر کو آ رہی ہے۔ پرسی کو محکمہ وزارت جادو میں بین الاقوامی جادوئی تعلقات عامہ کے شعبے میں ملازمت مل گئی ہے۔ یہاں پہنچنے کے بعد اس کے سامنے غیرملکی جادوئی تعلقات عامہ کے بارے میں کوئی بات مت چھیڑنا۔ ورنہ وہ تمہارا دماغ چاٹ کر بے زار کر دے گا۔

جلدی ملاقات ہو گی۔ رون

''پرسکون ہو جاؤ......'' ہیری نے کہا جب ننھا الّو اس کے سر پر منڈلانے لگا۔ وہ چیخ چیخ کر چیں چیں کر رہا تھا۔ ہیری کو لگا کہ شاید وہ اس بات پر فخر کر رہا تھا کہ اس نے صحیح شخص تک خط پہنچا دیا تھا۔ ''یہاں آؤ......اور میرا جواب لے جاؤ۔''

الّو اتر کر ہیڈوگ کے پنجرے کے اوپر بیٹھ گیا۔ ہیڈوگ نے اسے غصے سے یوں دیکھا جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ ذرا اور پاس آنے کی ہمت تو دکھاؤ۔ ہیری نے عقابی پنکھ والا قلم اُٹھایا اور نئے چرمئی کاغذ پر خط لکھنے لگا۔

رون! سب کچھ ٹھیک ہے۔ ماگلوؤں نے جانے کی اجازت دے دی ہے۔ کل پانچ بجے ملاقات ہو گی۔ مجھ سے مزید صبر نہیں ہو رہا ہے۔ ہیری

اس نے خط کو موڑ کر بہت چھوٹا کر دیا اور ننھے الّو کے پیر سے باندھنے لگا۔ اسے اس کام میں بڑی دقت پیش آ رہی تھی کیونکہ ننھا الّو غیر معمولی طور پر ادھر ادھر پھدک رہا تھا۔ جس پل خط بندھ گیا، الّو اُڑ کر کھڑکی سے باہر نکلا اور پل بھر میں نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

ہیری ہیڈوگ کی طرف مڑا۔

''لمبے سفر پر جانے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

ہیڈوگ نے باوقار انداز میں آواز بلند کی۔

''تم یہ خط سیریس تک لے جاؤ گی؟'' اس نے اپنا خط اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ذرا ٹھہرو...... مجھے اس میں کچھ اور لکھنا ہے۔''

اس نے دوبارہ چرمئی کاغذ کھولا اور جلدی سے کچھ نئی سطریں اس میں اضافہ کیں۔

اگر تم مجھے خط لکھو تو میرے دوست رون کے گھر پر بھیجنا۔ گرمیوں کی بقیہ چھٹیاں میں وہیں پر گزاروں گا۔ اس کے ڈیڈی کیوڈچ ورلڈ کپ کے ٹکٹ لے آئے ہیں۔

پھر ہیری نے ہیڈوگ کے پیر میں خط باندھا۔ وہ بالکل سیدھی اور خاموش کھڑی رہی جیسے یہ بتانا چاہ رہی ہو کہ خط پہنچانے والے الّو کو کس طرح کے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے؟

''اب تم واپس لوٹو گی تو میں رون کے گھر میں ملوں گا......ٹھیک ہے!'' ہیری نے بتایا۔

ہیڈوگ نے پیار سے اس کی انگلی پر چونچ ماری۔ اس کے بعد وہ اپنے بڑے پنکھ پھیلا کر کھلی کھڑکی سے باہر اُڑ گئی۔

ہیری نے اسے اوجھل ہوتے دیکھا اور پھر رینگ کر اپنے پلنگ کے نیچے گھس گیا۔ اس نے فرش کے اکھڑے ہوئے تختے کو ہٹایا اور اس کے نیچے والے خلا میں سے سالگرہ کیک کا ایک بڑا ٹکڑا باہر نکالا۔ وہ فرش پر بیٹھ کر اسے کھانے لگا اور لذت بھرے ذائقے کا لطف اُٹھانے لگا۔ کھانے کا مزہ اب تو اور بھی دوبالا ہو گیا تھا۔ کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل......رون کے یہاں بقیہ چھٹیاں......شرارتیں، دوستوں کے سنگ......اس کے انگ انگ سے مستی پھوٹ رہی تھی۔ اس کے پاس کیک تھا جبکہ ڈڈلی کے پاس چکوترے کے ترش

ٹکڑے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ گرمیوں کا سہانا دن تھا، وہ کل پرائیویٹ ڈرائیو کو خیر باد کہنے والا تھا۔ اس کے زخم کا نشان ایک بار پھر معمول کے مطابق ہو چکا تھا۔ کسی درد یا تکلیف کا احساس نہیں تھا۔ من میں سرشاری چھائی ہوئی تھی کہ وہ کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے جا رہا تھا۔ اس وقت اس کی حالت ایسی تھی کہ کوئی بھی الجھن اسے پریشان نہیں کر سکتی تھی...... چاہے وہ لارڈ والڈی مورٹ کی ہی کیوں نہ ہو!

☆☆☆☆

چوتھا باب

بھٹ میں واپسی

اگلے دن دوپہر بارہ بجے تک ہیری نے سکول کا اپنا سارا چھٹیوں کا کام مکمل کر لیا اور پھر وہ اپنے سکول کے سامان کو سمیٹنے لگا۔ اس کا صندوق بھر گیا تھا۔ اس کی سب سے قیمتی چیزیں بھی صندوق میں پہنچ گئی تھیں۔ ان میں غیبی چوغہ، جو اسے اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملا تھا۔ بہاری ڈنڈا فائر بولٹ، جو اسے سیریس نے بھیجا تھا۔ ہوگورٹس کا خفیہ جادوئی نقشہ، جو اسے گذشتہ سال فریڈ اور جارج ویزلی نے دیا تھا، اور دوسری چیزیں شامل تھیں۔ اس نے اپنے پلنگ کے نیچے والے فرش کے اکھڑے ہوئے تختے کے تلے خفیہ خانے میں چھپایا گیا سارا سامان نکال لیا تھا۔ جس میں کھانے کی اشیاء اور سالگرہ کیک شامل تھے۔ اس نے بیڈروم کے ہر کونے میں جھانک کر جائزہ لیا تھا کہ کہیں کوئی چیز رہ نہ گئی ہو۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جادوئی کلمات کی کوئی کتاب یا پنکھ والا قلم وہاں رہ جائے۔ اس نے دیوار پر لٹکا ہوا کیلنڈر بھی اتار کر صندوق میں رکھ لیا تھا جس پر پندرہ اگست تک کی تاریخیں کٹی ہوئی تھی۔ یہ کیلنڈر اسے ہوگورٹس لوٹنے کے بقیہ دنوں سے آگاہ رکھتا تھا۔ جب اسے پورا اطمینان ہو گیا کہ کچھ باقی نہیں رہ گیا تو وہ بستر پر دھم سے بیٹھ گیا۔

پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان نمبر چار کا ماحول خاصا تناؤ بھرا تھا۔ ڈرسلی گھرانے کے افراد اس وجہ سے شدید دباؤ کے شکار اور چڑ چڑے دکھائی دے رہے تھے کہ آج ان کے گھر میں جادوگر آنے والے تھے۔ جب ہیری نے ورنن انکل کو بتایا کہ ویزلی گھرانے کے لوگ پانچ بجے آئیں گے تو وہ کافی دہشت زدہ دکھائی دینے لگے تھے۔

''امید ہے کہ تم نے انہیں درست کپڑے پہننے کیلئے کہہ دیا ہوگا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ تمہاری طرح کے لوگ کیسے کپڑے پہنتے ہیں؟ میں تو بس اتنا کہنا چاہتا ہوں ہوں کہ ان میں معمول کے مطابق کپڑے پہننے کی تمیز ہونا چاہئے......'' ورنن انکل غراتے ہوئے بولے۔

ہیری کو بھی ہلکا سا خوف محسوس ہونے لگا۔ اس نے مسٹر اور مسز ویزلی کو شاید ہی کبھی ایسے کپڑے پہنے دیکھا تھا جنہیں ڈرسلی گھرانا 'مہذب' کہہ سکے۔ ان کے بچے چھٹیوں میں ماگلوؤں والے کپڑے پہنتے تھے لیکن مسٹر اور مسز ویزلی عام طور پر بھی لمبے چوغے میں ہی ملبوس دکھائی دیتے تھے۔ جو تھوڑے پرانے اور گھسے پٹے ہوتے تھے۔ ہیری کو اس بات کی پریشانی نہیں تھی کہ پڑوسی کیا کہیں گے؟

لیکن اسے اس بات کی فکر ضرور تھی کہ اگر ویزلی افراد ڈھنگ کے کپڑوں میں نہ آئے تو ڈرسلی گھرانا ان کے ساتھ کتنی بدتمیزی کے ساتھ پیش آئے گا؟

ورنن انکل نے اس موقعہ کیلئے اپنا سب سے عمدہ اور قیمتی سوٹ زیب تن کر رکھا تھا۔ کچھ لوگوں کو شاید یہ استقبال کی علامت محسوس ہوتا مگر ہیری بخوبی جانتا تھا کہ ورنن انکل نے ایسا صرف اس لئے کیا تھا تاکہ وہ نفیس، دولتمند اور رعب دار شخصیت کی عکاسی کر سکیں۔ دوسری طرف ڈڈلی کسی قدر سہما اور سمٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی وجہ وزن کم کرنے کا پروگرام نہیں تھا بلکہ ڈر تھا...... جب پچھلی مرتبہ ڈڈلی کا ایک بھاری بھرکم دیوہیکل جادوگر سے پالا پڑا تھا تو اس کی پیٹھ کے نیچے ایک ننھی منی دُم نکل آئی تھی۔ جسے ختم کرنے کیلئے ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی کو لندن کے ایک نجی ہسپتال میں جانا پڑا اور ان کے کافی پیسے اس آپریشن میں خرچ ہو گئے تھے۔ اس لئے اس وقت تعجب کی کوئی بات نہیں تھی کہ ڈڈلی بار بار گھبراہٹ میں اپنے ہاتھ اپنے کولھوں پر رکھ رہا تھا۔ وہ پریشانی کے عالم میں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جاتے ہوئے سیدھا چلنے کے بجائے ترچھا ہو کر چل رہا تھا تاکہ دشمن اس کی پیٹھ پر دوبارہ وار نہ کر سکے۔

دوپہر کے کھانے کے دوران قریباً خاموشی چھائی رہی۔ ڈڈلی نے کھانے کے وقت بھی کوئی ہلا گلا نہیں مچایا حالانکہ کھانے میں صرف پنیر کے کترن اور سلاد کے پتے ہی تھے۔ پٹونیہ آنٹی کی تو بھوک ہی اُڑ گئی تھی، انہوں نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔ ان کے ہاتھ بندھے ہوئے اور ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور وہ اپنی زبان چوس رہی تھیں۔ یقین کرو کہ غصے کی اس لہر کو روکنے کی کوشش کر رہی تھیں جسے وہ کسی بھی پل ہیری کی طرف موڑنا چاہتی تھیں۔

''وہ لوگ کار سے آئیں گے...... ہے نا؟'' ورنن انکل نے میز کی دوسری طرف سے گرجتے ہوئے پوچھا۔

''ار......'' ہیری گڑبڑا سا گیا۔

اس نے اس بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا۔ ویزلی گھرانے کے افراد اسے لینے کیسے آئیں گے؟ ان کے پاس اب کار نہیں تھی۔ پہلے ان کے پاس ایک پرانی فورڈ انگلیا کار تھی لیکن اس وقت تو وہ کار ہوگورٹس کے تاریک جنگل میں کہیں بھٹک رہی تھی۔ ویسے گذشتہ سال انہیں سٹیشن چھوڑنے کیلئے مسٹر ویزلی نے محکمہ وزارت جادو کی کاریں ادھار لے لی تھیں۔ شاید آج بھی وہ ایسا ہی کریں گے؟

''ایسا ہی لگتا ہے......'' ہیری نے جواب دیا۔

ورنن انکل اپنی مونچھ ہلاتے ہوئے مسکرائے۔ عام طور پر وہ یقیناً یہی سوال کرتے کہ مسٹر ویزلی کے پاس کون سی کار ہے؟ وہ لوگوں کی حیثیت کا تعین اس بات سے کرتے تھے کہ ان کی کاریں کتنی بڑی اور قیمتی ہیں۔ لیکن ہیری کو یقین تھا کہ مسٹر ویزلی کے پاس اگر فراری کار بھی ہوتی تب بھی ورنن انکل انہیں پسند نہیں کرتے۔

ہیری نے دوپہر کا زیادہ وقت اپنے بیڈروم میں ہی گزارا۔ اس سے یہ برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ پٹونیہ آنٹی ہر کچھ سیکنڈ بعد جالی دار پردوں کے بیچ میں سے جھانکیں جیسے انہوں نے کسی مفرور جنگلی گینڈے کے بارے میں خبردار رہنے کی خبر سن رکھی ہو۔ آخرکار پونے

پانچ بجے ہیری سیڑھیاں اتر کر نیچے ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا۔

پٹونیہ آنٹی صوفے کے کشن درست کر رہی تھیں۔ ورنن انکل اخبار پڑھنے کا ڈھونگ رچا رہے تھے لیکن ان کی چھوٹی آنکھوں کی پتلیاں ہل نہیں رہی تھیں۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ دراصل کان لگا کر کار کے انجن کی آواز کا انتظار کر رہے تھے۔ ڈڈلی کرسی میں دھنسا ہوا تھا۔ اس کے موٹے ہاتھ اب بھی کولہوں کے نیچے دبے ہوئے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنے کولہوؤں کو کس کر پکڑے ہوئے تھا۔ ہیری کے ضبط کا دامن چھوٹ رہا تھا۔ ڈرائنگ روم کا ماحول بے حد اضطرابی تھا۔ وہ وہاں سے نکل کر ہال کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ اس کی آنکھیں گھڑی پر ٹکی ہوئی تھیں۔ اس کے من میں عجیب سا جوش اور گھبراہٹ کی آمیزش رچی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسے دل کی بے ترتیب دھڑکنیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔

لیکن پانچ بجے کا وقت آیا اور گزر گیا۔ ورنن انکل کو بھاری بھر کم سوٹ میں تھوڑا پسینہ آنے لگا۔ انہوں نے اُٹھ کر کمرے کا بیرونی دروازہ کھولا اور خالی سڑک پر دور تک جھانکا۔ پھر اپنا سر تیزی سے اندر کر لیا۔

''انہیں دیر ہوگئی ہے......!'' انہوں نے ہیری کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

''میں جانتا ہوں۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ''شاید ٹریفک میں پھنس گئے ہوں گے یا ایسی ہی کوئی اور بات ہوئی ہوگی......''

پانچ بج کر دس منٹ......پھر پانچ بج کر پندرہ منٹ......اب ہیری کو بھی پریشانی ہونے لگی تھی۔ سیڑھیوں پر بیٹھنا اب محال ہوتا جا رہا تھا۔ ساڑھے پانچ بجے اسے ڈرائنگ روم میں ورنن انکل اور پٹونیہ آنٹی کی تناؤ بھری آوازیں سنائی دیں۔

''ذرا بھی پرواہ نہیں ہے......''

''اگر ہمیں کوئی اور کام ہوتا تو......''

''شاید وہ سوچ رہے ہوں گے کہ اگر وہ دیر سے جائیں گے تو ہم انہیں ڈنر کیلئے روک لیں گے......'' پٹونیہ آنٹی نے قیاس آرائی کی۔

''ہم انہیں ہرگز نہیں روکیں گے۔'' ورنن انکل نے فیصلہ کن لہجے میں گرج کر کہا۔ ان کی آواز سن کر ہیری کو لگا کہ وہ ڈرائنگ روم میں بے چینی سے ٹہلنا شروع ہو گئے تھے۔ ''وہ لڑکے کو لے کر فوراً یہاں سے دفع ہو جائیں، بشرطیکہ وہ آ رہے ہوں۔ شاید انہیں دن سمجھنے میں غلطی ہوگئی ہو۔ مجھے لگتا ہے کہ ان جیسے لوگوں کو وقت کی پابندی کرنے اور وقت پر کام کرنے کی عادت ہی نہیں ہوتی ہوگی یا پھر ان کی کھٹارا کار راستے میں جواب دے گئی ہوگی......اووووووہ ہہ ہہ!''

ہیری یکدم اچھل پڑا۔ ڈرائنگ روم کے دروازے کی دوسری طرف سے ڈرسلی افراد کے دہشت سے دوڑنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اگلے ہی لمحے ڈڈلی ہانپتا ہوا ہال میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔ ''آخر معاملہ کیا ہے......؟''

لیکن ڈڈلی کے منہ سے الفاظ ہی نہیں نکل رہے تھے۔اس کے ہاتھ اب بھی اپنے کولہوں پر جمے ہوئے تھے۔وہ تیزی سے بھاگتا ہوا باورچی خانے کی طرف چلا گیا۔ہیری جلدی سے ڈرائنگ روم میں پہنچا۔

ڈرائنگ روم کی ایک دیوار کے پیچھے سے زوردار دھماکے اور کھروچنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔اس دیوار کے نچلے حصے میں بجلی کا بڑا ہیٹر نصب تھا۔ڈرائنگ روم میں موجود سب لوگ عجیب نظروں سے الیکٹرک ہیٹر کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''یہ کیا ہورہا ہے؟'' پٹونیہ آنٹی نے کانپتے ہوئے پوچھا۔وہ دیوار سے چپک کر الیکٹرک ہیٹر کو گھور رہی تھیں۔''کیا ہورہا ہے ......ورنن؟''

لیکن یہ سلسلہ زیادہ دیر تک نہ چل پایا۔بجلی کے ہیٹر کے عقب سے چند آواز سنائی دے رہی تھیں۔ہیری نے آواز پہچان لی تھی۔

''اووچ...... نہیں فریڈ...... واپس لوٹ جاؤ۔کوئی غلطی ہوگئی ہے۔جارج کو منع کر دو کہ وہ یہاں نہ آئے......اووچ! جارج نہیں...... یہاں جگہ نہیں ہے۔جلدی سے لوٹ جاؤ اور رون کو بتا دو۔''

''شاید ہیری کو ہماری آوازیں سنائی دے جائیں...... ڈیڈی......شاید وہ ہمیں باہر نکال سکتا ہو'' اسی لمحے الیکٹرک ہیٹر کے عقب میں زوردار گھونسے برسنے جیسی آواز سنائی دیں۔

''ہیری!......ہیری......کیا تم ہماری آواز سنائی دے رہی ہے؟''

انکل ورنن غصیلے بھیڑیئے کی مانند ہیری کی طرف گھوم گئے۔

''یہ کیا ہے......؟'' وہ گرجے۔''یہ سب کیا ہورہا ہے......؟''

''وو......وہ......سفوفِ انتقال کے ذریعے آئے ہیں۔'' ہیری جلدی سے بولا۔وہ اپنی ہنسی کو قابو میں رکھنے کی بھرپور کوشش کررہا تھا۔''وہ آگ کے ذریعے سفر کر کے آئے ہیں...... دِقت صرف اتنی ہے کہ آپ نے یہاں موجود آتشدان بند کروا ڈالا ہے اس کے آگے الیکٹرک ہیٹر نصب کروا دیا ہے......ذرا ٹھہریئے......''

وہ بجلی کے ہیٹر کے پاس گیا اور بیٹھ کر اس کی پٹیوں کے قریب منہ لے جا کر زور سے بولا۔

''مسٹر ویزلی!......کیا آپ میری آواز سن سکتے ہیں؟''

مکوں کی آواز بند ہوگئی۔اندر سے کوئی بولا''ششش...... چپ رہو۔''

''مسٹر ویزلی! میں ہیری ہوں...... یہ آتشدان بند کر دیا گیا ہے۔آپ یہاں سے باہر نہیں آپائیں گے۔'' ہیری جلدی سے بولا۔

''اوہ!'' مسٹر ویزلی کی آواز سنائی دی۔''آخر کوئی اپنا آتشدان کیوں بند کروائے گا؟''

''ان کے پاس بجلی سے چلنے والا آتشدان ہے......'' ہیری نے سمجھانے کی کوشش کی۔

''واقعی......'' مسٹر ویزلی کی جوش بھری آواز آئی۔''تم نے کیا کہا؟......بجلی......یعنی پلگ والا آتشدان...... مجھے وہ آتشدان

دیکھنا ہوگا.....ٹھیک ہے کچھ سوچتے ہیں.....اووچ.....رون!''

اب باقی سب کے ساتھ رون کی آواز بھی آنے لگی۔

''ہم یہاں بند کیوں ہیں؟.....کیا کوئی گڑبڑ ہوگئی ہے؟.....''

''ارے نہیں رون!'' فریڈ کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''ہم یہیں تو پہنچنا چاہتے تھے۔''

''بالکل! یہاں بہت مزہ آرہا ہے.....'' جارج نے ہنس کر کہا۔ اس کی آواز تھوڑی دبی ہوئی محسوس ہورہی تھی جیسے وہ دیوار کے ساتھ پھنس کر کھڑا ہوا ہو۔

''لڑکو.....لڑکو! میں سوچنے کی کوشش کررہا ہوں کہ اب کیا کرنا چاہئے؟ ہاں.....ایک ہی طریقہ ہے..... ہیری! تم پیچھے ہٹ جاؤ.....''

ہیری اچھل کر صوفے کے قریب پہنچ گیا۔ ٹھیک اسی وقت ورنن انکل آگے بڑھ گئے۔

''ایک منٹ ٹھہرو.....'' وہ الیکٹرک ہیٹر کی طرف گرج کر بولے۔ ''آپ کیا کرنا چاہتے ہو؟''

دھڑاک.....

بند آتشدان میں ایک زوردار دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔ دھماکے کے باعث الیکٹرک ہیٹر اُڑتا ہوا کمرے کے دوسرے کونے میں پہنچ گیا تھا۔ ملبے کے غبار کے بیچ میں مسٹر ویزلی نمودار ہوئے۔ پھر فریڈ اور جارج اور آخر میں رون کا چہرہ باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ پٹونیہ آنٹی کانپتی ہوئی کافی کی میز سے لڑکھڑا کر گرتی چلی گئیں۔ ورنن انکل نے انہیں فرش پر گرنے سے پہلے ہی تھام لیا تھا اور وہ گم صم انداز میں کھڑے سرخ بالوں والے مسٹر ویزلی کو گھور کر دیکھتے رہ گئے۔ جڑواں بھائی ہونے کی وجہ سے فریڈ اور جارج کے بال ہی نہیں، چہرے بھی ایک جیسے تھے۔

''اب ٹھیک ہے۔'' مسٹر ویزلی اپنے لمبے سبز چوغے سے دھول جھاڑتے ہوئے بولے۔ انہوں نے دھول سے اَٹی عینک کو صاف کرکے آنکھوں پر لگالیا تھا۔

''اوہ.....آپ یقیناً ہیری کے انکل آنٹی ہیں.....مل کر خوشی ہوئی۔''

لمبے، دبلے اور گنجے ہوتے ہوئے مسٹر ویزلی نے اپنا ہاتھ پھیلا کر مصافحے کیلئے ورنن انکل کی طرف بڑھے لیکن ورنن انکل کئی قدم پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھ پٹونیہ آنٹی کو بھی کھینچ لے گئے۔ انہیں اتنا ہوش نہیں تھا کہ ان کے منہ سے الفاظ نہیں نکل پارہے تھے۔ سفید دھول نے ان کے سب سے قیمتی سوٹ کا ستیاناس کرڈالا تھا۔ ان کے بال اور مونچھیں بھی دھول کی وجہ سے سفید دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ اپنی عمر سے تیس سال بڑے دکھائی دیئے۔

''اوہ..... ہاں!.....اس کے بارے میں معاف کیجئے گا۔'' مسٹر ویزلی نے اپنا ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا۔ ان کی نظریں ٹوٹی

ہوئی دیوار پر جا ٹھہریں جہاں اب ایک بڑا شگاف دکھائی دے رہا تھا۔ ''مجھے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا...... یہ سب میری غلطی ہے۔ مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ دوسرے سرے سے باہر نہیں نکل پائیں گے۔ ھیری کو لے جانے کے بعد میں آپ کے آتشدان کو فلونیٹ ورک سے جڑوا دوں گا......صرف دو پہر تک کی بات ہے!...... ویسے ماگلوؤں کے آتشدان کو فلونیٹ ورک سے جڑوانا غیر قانونی عمل ہے۔ لیکن محکمہ فلو انضباط میں میری پہچان کا ایک جادوگر ہے جو میرے اس کام کی انجام دہی پر کسی قسم کا کوئی ایکشن نہیں لے گا۔ میں اسے لمحہ بھر میں بالکل پہلے جیسا بنا دوں گا...... اس لئے آپ پریشان نہ ہوں۔ فی الوقت میں اس میں آگ جلا لوں تاکہ لڑکے واپس جا سکیں......اس کے بعد میں آپ کا آتش دان ٹھیک کر دوں گا۔''

ھیری شرط لگانے کیلئے تیار تھا کہ ڈرسلی گھرانے کو مسٹر ویزلی کی کوئی بھی بات پلے نہیں پڑی ہوگی۔ وہ ابھی تک مسٹر ویزلی کو گھور کر دیکھ رہے تھے۔ پٹونیہ آنٹی دوبارہ سیدھی کھڑی ہوئی اور ورنن انکل کے پیچھے چھپ گئیں۔

''ہیلو ھیری!'' مسٹر ویزلی فرحت آمیز لہجے میں بولے۔ ''کیا تمہارا صندوق تیار ہے؟''

''ہاں! اوپر رکھا ہوا ہے۔'' ھیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''صندوق ہم لے آتے ہیں۔'' فریڈ نے فوراً کہا۔ فریڈ اور جارج ھیری کو آنکھ مارتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ ھیری کا بیڈ روم کہاں ہے؟ کیونکہ انہوں نے ایک بار اسے آدھی رات کو وہاں سے نکالا تھا۔ ھیری کو لگا کہ فریڈ اور جارج، ڈڈلی کو دیکھنا چاہتے ہوں گے۔ انہوں نے ھیری سے اس کے بارے میں کافی کچھ سن رکھا تھا۔

''اچھا......'' مسٹر ویزلی نے ہاتھوں کو تھوڑا لہراتے ہوئے کہا اور بہت بری طرح چھائی ہوئی گہری خاموشی کو توڑنے کی کوشش کی۔ ''شاندار......واہ......کافی اچھی جگہ ہے......''

عام طور پر بے داغ اور نفیس دکھائی دینے والا ڈرائنگ روم اس وقت دھول اور اینٹوں کے ملبے سے ڈھکا ہوا تھا اس لئے ڈرسلی افراد کو یہ تعریفی کلمات سن کر رتی بھر خوشی نہیں ہوئی تھی۔ ورنن انکل کا چہرہ ایک بار پھر بینگنی ہو گیا اور پٹونیہ آنٹی دوبارہ اپنی زبان چوسنے لگی تھیں۔ بہرحال وہ لوگ اتنے زیادہ خوفزدہ تھے کہ ان کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل پا رہی تھی......

مسٹر ویزلی چاروں طرف نظریں دوڑا رہے تھے۔ انہیں ماگلوؤں کی چیزوں سے خاص دلچسپی تھی۔ ھیری کو لگ رہا تھا کہ ٹیلی ویژن اور ویڈیو ریکارڈر کو چلا کر دیکھنے کیلئے وہ کافی بے تاب ہو رہے ہوں گے۔

''یہ چیزیں بجلی سے چلتی ہیں...... ہے نا!'' انہوں نے اپنا علم بگھارنے کی کوشش کی۔ ''آہا مجھے ان کے پلگ دکھائی دے رہے ہیں۔ میں پلگ اکٹھے کرتا ہوں۔'' انہوں نے ورنن انکل سے کہا۔ ''اور بیٹریاں......! میرے پاس بیٹریوں کا کافی بڑا ذخیرہ ہے۔ میرے اس شوق کی وجہ سے میری بیوی مجھے پاگل سمجھتی ہے لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا......''

ورنن انکل بھی مسٹر ویزلی کو پاگل ہی سمجھ رہے تھے۔ وہ پٹونیہ آنٹی کو چھپانے کیلئے کسی قدر دائیں طرف کھسک گئے۔ شاید انہیں یہ

لگ رہا ہو کہ مسٹر ویزلی اچانک ان کی طرف دوڑ کر حملہ کر دیں گے۔

اسی وقت ڈڈلی کمرے میں داخل ہوا۔ سیڑھیوں پر ہیری کے صندوق کے گھسٹنے کی آوازیں سن کر وہ ڈر گیا اور باورچی خانے سے بھاگ کر ڈرائنگ روم میں آ گیا تھا۔ وہ پھٹی پھٹی نظروں سے ٹوٹی ہوئی دیوار اور کمرے میں ملبے کا ڈھیر دیکھنے لگا۔ وہ دیوار کے کنارے کنارے چلتا ہوا اپنے ماں باپ کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ وہ مسٹر ویزلی کو مشکوک نظروں سے ٹٹول رہا تھا۔ اس نے اپنے ممی پاپا کے پیچھے چھپنے کی کوشش کی۔ بد قسمتی سے ورنن انکل کا بدن اتنا بڑا نہیں تھا کہ وہ ڈڈلی کو چھپا پائے۔ حالانکہ یہ دبلی پتلی پٹونیہ آنٹی کو چھپانے کیلئے موزوں تھا۔

''اوہ ہیری! یہ تمہارا خالہ زاد بھائی ہے...... ہے نا؟'' مسٹر ویزلی نے کمرے کی گھٹی فضا کو بہتر بنانے کیلئے بات چیت کرنے کیلئے مزید پیش قدمی اختیار کی۔

''جی ہاں! یہ ڈڈلی ہے......'' ہیری نے مسکرا کر بتایا۔

اس کی اور رون کی نظریں آپس میں ملیں پھر وہ دونوں فوراً دوسری طرف دیکھنے لگے۔ دونوں کو اپنی ہنسی چھپانے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی۔ ان کا دل کر رہا تھا کہ وہ لوٹیاں لگا لگا کر قہقہے لگائیں۔ ڈڈلی ابھی تک دونوں ہاتھوں سے کولہوں کو پکڑے ہوئے تھا، جیسے اسے ان کے فرش پر گر جانے کا خوف لاحق ہو۔ بہر حال! مسٹر ویزلی ڈڈلی کے عجیب رویئے کو دیکھ کر بہت فکر مند ہو گئے۔ جب وہ دوبارہ بولے تو ہیری کو ان کی آواز سے لگا کہ وہ ڈڈلی کو بھی اتنا ہی پاگل سمجھ رہے تھے جتنا کہ ڈرسلی گھرانا انہیں پاگل سمجھ رہا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ مسٹر ویزلی کے من میں ڈر نہیں بلکہ ہمدردی کے جذبات تھے۔

''چھٹیاں اچھی بیت رہی ہیں ڈڈلی؟......'' انہوں نے مشفقانہ لہجے میں پوچھا۔

ڈڈلی نے ہلکی سی آواز نکالتے ہوئے اپنے موٹے کولہوں کو ایک بار پھر ہاتھوں کی گرفت میں جکڑ لیا۔ فریڈ اور جارج ہیری کا صندوق کمرے میں لے آئے تھے۔ انہوں نے اندر آتے وقت چاروں طرف دیکھا۔ اور پھر انہیں ڈڈلی دکھائی دے گیا، انہوں نے اسے پہلی نظر میں پہچان لیا تھا۔ ان کے چہروں پر ایک شرارت بھری مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

''ٹھیک ہے۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''تو پھر آگ جلا لیتے ہیں......''

انہوں نے اپنے چوغے کی آستینیں اوپر چڑھائیں اور اپنی چھڑی نکالی۔ ہیری نے دیکھا کہ پورا ڈرسلی گھرانا ایک ساتھ ہی پیچھے ہٹ کر دیوار سے چپک گیا تھا۔

''آتشتم......'' مسٹر ویزلی نے اپنی چھڑی دیوار کے شگاف کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

پرانے آتشدان میں فوراً آگ کے شعلے بھڑک اُٹھے۔ وہ اتنے اونچے اُٹھ رہے تھے کہ جیسے کئی گھنٹوں سے جل رہے ہوں۔ مسٹر ویزلی نے اپنی جیب میں سے ایک چھوٹی سی تھیلی نکالی اور اس کے اندر سے چٹکی بھر سفوف نکال کر اسے بھڑکتے شعلوں میں پھینک دیا

جو پہلے سے زیادہ اونچے اور سبز رنگ میں بدل گئے تھے۔

''فریڈ پہلے تم جاؤ......'' مسٹر ویزلی نے ہدایت کی۔

''جا رہا ہوں۔'' فریڈ نے کہا۔'' ارے نہیں......ذرا ٹھہریئے......''

فریڈ کی جیب میں سے ٹافیوں کی تھیلی نکل کر باہر گر گئی تھی۔ اور رنگ برنگی ٹافیاں ہر سمت میں دور دور تک بکھر گئیں۔ موٹی موٹی ٹافیاں جو بہت چمکدار کاغذوں میں لپٹی ہوئی تھیں۔ فریڈ نے جھک کر چاروں طرف گھوم کر اپنی ٹافیاں اکٹھی کیں۔ وہ انہیں واپس اپنی تھیلی میں ٹھونسنے لگا۔ اسی وقت اس نے سر اُٹھا کر ڈرسلی گھرانے کے سہمے ہوئے افراد کی طرف دیکھا اور خوشی سے ہاتھ ہلایا۔ اس کے بعد وہ سیدھا شعلوں میں گھس گیا اور بلند آواز میں بولا۔'' گھر کی طرف......''

اسی لمحے پتونیہ آنٹی کے منہ سے کانپتی ہوئی آہ نکلی۔ سانپ جیسی پھنکار کی آواز کے ساتھ فریڈ غائب ہو گیا تھا۔

''جارج......اب تم جاؤ'' مسٹر ویزلی نے کہا۔'' اور ہیری کا صندوق لے جاؤ۔''

ہیری نے صندوق کو آتشدان تک پہنچانے میں جارج کی مدد کی۔ شگاف کے منہ پر صندوق رکھ کر ہیری پیچھے ہٹ گیا تاکہ جارج اسے آسانی سے پکڑ سکے۔ پھر جارج زور سے چلایا۔'' گھر کی طرف......'' اور وہ بھی غائب ہو گیا۔

''رون اب تم......'' مسٹر ویزلی نے مڑ کر کہا۔

''تھوڑی دیر بعد ملاقات ہو گی۔'' رون نے سہمے ہوئے ڈرسلی گھرانے کو دیکھ کر ہیری سے کہا۔ وہ دھیمے انداز میں مسکرایا اور آگ میں کھڑے ہو کر چلایا۔'' گھر کی طرف......''

اب صرف ہیری اور مسٹر ویزلی ہی رہ گئے تھے۔

''اچھا......گڈ لک!'' ہیری نے ڈرسلی گھرانے کو کہا اور آگ کی طرف بڑھ گیا۔

ہیری جانتا تھا کہ ورنن انکل اور آنٹی پتونیہ یا ڈڈلی جواب میں گڈ لک کبھی نہیں کہے گا۔ اور وہی ہوا انہوں نے جواب نہیں دیا۔ جیسے ہی وہ آتشدان کے قریب پہنچا تو مسٹر ویزلی نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اسے روک لیا۔ وہ ورنن انکل کی طرف مڑ کر حیرانگی سے دیکھنے لگے۔

''ہیری نے آپ لوگوں سے گڈ لک کہا ہے۔'' انہوں نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔'' کیا آپ لوگوں کو اس کی بات سنائی نہیں دی؟''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا مسٹر ویزلی!'' ہیری نے منہ بسور کر جواب دیا۔'' اور حقیقت ہے کہ مجھے بھی اس کی رتی بھر پرواہ نہیں ہے۔''

مسٹر ویزلی نے اپنا ہاتھ اس کے کندھے سے بالکل نہیں ہٹایا۔

''آپ لوگ اپنے بھانجے سے اب اگلی گرمیوں تک نہیں مل پائیں گے۔'' انہوں نے ورنن انکل سے کسی قدر چڑ کر کہا۔

''غیر معمولی طور پر آپ کا فرض بنتا ہے کہ اسے لازماً گڈ لک تو کہیں۔''

ورنن انکل کا دماغ سٹپٹا رہا تھا انہیں اس بات سے بڑی تکلیف ہو رہی تھی کہ وہ آدمی انہیں تہذیب سکھا رہا تھا جس نے ابھی ابھی ان کے ڈرائنگ روم کی قریباً آدھی دیوار توڑ ڈالی تھی۔ انہوں نے بڑی بے زاری سے کہا۔ ’’ٹھیک ہے الوداع!‘‘

’’پھر ملیں گے......‘‘ ہیری نے اپنا ایک پیر آگ کے شعلوں میں ڈالا جو گرم سانس کی طرح محسوس ہو رہے تھے۔ اسی پل اسے اپنے عقب سے پٹونیہ آنٹی کی چیخ سنائی دی۔ ہیری نادانستہ طور پلٹ گیا۔ ڈڈلی اب اپنے ممی پاپا کے پیچھے نہیں چھپا ہوا تھا۔ وہ کافی کی میز کے قریب فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا اور اس کے منہ سے ایک فٹ لمبی عجیب سی بینگنی رنگ کی چپچپائی سی چیز لٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ایک پل کی حیرانگی کے بعد ہیری کو یہ احساس ہوا کہ وہ ایک فٹ لمبی چیز کچھ اور نہیں، دراصل ڈڈلی کی زبان تھی۔

پٹونیہ آنٹی چیختی ہوئی فرش پر ڈڈلی کے پاس بیٹھ گئیں اور اس کی لٹکتی ہوئی زبان کو منہ سے باہر کھینچنے کی کوشش کرنے لگیں۔ اس میں کوئی حیرانگی والی نہیں تھی کہ ان کی اس کوشش کے بعد ڈڈلی چیخنے لگا۔ اس کے منہ سے سبکیاں اور سسکیاں نکل رہی تھیں۔ وہ انہیں خود سے دور ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔ انکل ورنن اس ناگہانی آفت پر گرجنے لگے اور چاروں طرف ہاتھ ہلا کر انہیں برا بھلا کہنے لگے۔ مسٹر ویزلی کو اپنی بات کرنے کیلئے پوری قوت سے چیخنا پڑا۔

’’پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔‘‘ انہوں نے چلا کر کہا۔ ’’میں اسے ابھی ٹھیک کر سکتا ہوں۔‘‘ انہوں نے اپنی چھڑی کا رُخ جونہی ڈڈلی کی طرف گھمایا تو آنٹی پٹونیہ پہلے سے بھی زیادہ زور سے چیخیں اور ڈڈلی کے اوپر لیٹ گئیں تاکہ اسے مسٹر ویزلی سے بچا سکیں۔

’’براہ کرم...... ایسا مت کریں، پیچھے ہٹ جائیں!‘‘ مسٹر ویزلی نے نرمی سے کہا۔ ’’اسے ٹھیک کرنا بے حد آسان ہے...... یہ یقیناً ٹافی کھانے کی وجہ سے ہوا ہے...... میرا بیٹا فریڈ...... بڑا ہی شرارتی ہے...... لیکن یہ صرف پھیلا دینے والا جادو ہے...... کم از کم مجھے تو یہی لگتا ہے...... ذرا ٹھہریئے!...... میں اسے ٹھیک کر سکتا ہوں......‘‘

لیکن اس سے تسلی پانے کے بجائے ڈرسلی گھرانا اور بھی دہشت زدہ ہو گیا تھا۔ پٹونیہ آنٹی زور زور سے سبکیاں بھرنے لگیں اور ڈڈلی کی زبان کو زور سے باہر کھینچنے لگیں جیسے وہ اسے توڑنے کا ارادہ کئے ہوئے تھیں۔ اپنی ماں کی کھینچا تانی اور زبان کے وزن کے باعث ڈڈلی کا دم گھٹنے لگا۔ ورنن انکل اب اپنی برداشت کھو بیٹھے تھے۔ انہوں نے پاس رکھا ہوا چینی مٹی کا ایک شوپیش اُٹھایا اور اسے مسٹر ویزلی کی طرف کھینچ کر دے مارا۔ مسٹر ویزلی فوراً جھک گئے جس کے باعث شوپیس اُڑتا ہوا ٹوٹی ہوئی دیوار کے شگاف میں جا گرا اور ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا۔

’’ارے سنیئے تو سہی......‘‘ مسٹر ویزلی نے غصے میں اپنی چھڑی لہراتے ہوئے کہا۔ ’’میں آپ کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔‘‘ زخمی بپھرے ہوئے گھوڑے کی مانند چنگھاڑتے ہوئے ورنن انکل نے دوسرا شوپیس اُٹھا لیا تھا۔

’’ہیری جاؤ...... جلدی جاؤ!‘‘ مسٹر ویزلی نے اپنی چھڑی ورنن انکل کی طرف گھماتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ’’میں اسے سلجھا لوں گا......‘‘

ہیری اس مزیدار منظر کو مزید دیکھنا چاہتا تھا لیکن ورنن انکل کا پھینکا ہوا دوسرا شو پیس اس کے بائیں کان کے پاس سے گزرا تھا اسی لئے اس نے سوچا کہ بہتر یہی ہوگا کہ وہ معاملے کو مسٹر ویزلی کے سپرد کر دے جو اسے کسی نہ کسی سلجھا ہی لیں گے۔ وہ آگ کے شعلوں میں گھس گیا اور مڑ کر پیچھے دیکھتے ہوئے بولا۔ ''رون کے گھر کی طرف......'' اس نے ڈرائنگ روم کا جو آخری منظر دیکھا تھا۔ وہ یہ تھا کہ مسٹر ویزلی نے ورنن انکل کے ہاتھ سے تیسرا شو پیس کو اپنی چھڑی سے اُڑا ڈالا تھا۔ پٹونیہ آنٹی بدستور چیخ رہی تھیں اور ڈڈلی پر لیٹی ہوئی تھیں۔ جس کی چپچپائی زبان کسی بڑے اژدہے کی مانند فرش پر پھیلی ہوئی پھڑک رہی تھی۔ لیکن اگلے ہی لمحے ہیری بہت تیزی سے گھومنے لگا اور ڈرسلی گھرانے کا ڈرائنگ روم کہیں پیچھے شعلوں میں گم ہو گیا تھا۔

پانچواں باب

ویزلی بھائیوں کا جادوئی دھندا

ہیری تیزی سے دائروی انداز میں گھومتا رہا۔ اس نے اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے چپکا رکھی تھیں۔ اس کے نزدیک سے دھندلے آتشدانوں کی چمنیاں گزرتی ہوئی جارہی تھیں۔ پھر اسے چکر آنے لگے اور اس نے اپنی آنکھیں کس کر بند کرلیں۔ پھر جب آخر کار اسے لگا کہ اس کی رفتار دھیمی ہونے لگی ہے تو اس نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ یہ اچھا ہوا...... ورنہ وہ ویزلی گھر کے آتشدان سے نکل کر منہ کے بل جا گرجاتا۔ وقت پر ہی اس نے اپنے ہاتھ پھیلا لئے تھے جس کی وجہ سے وہ چوٹ لگنے سے محفوظ رہا۔ وہ آتشدان کی سطح پر ہاتھوں کے بل گرا۔

فریڈ نے ہیری کو اُٹھانے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ساتھ ہی تجسس بھرے انداز سے پوچھا۔

''اس نے چاکلیٹ کھالی؟''

''ہاں!'' ہیری نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا۔ ''وہ کیا چیز تھی؟''

''لوزہ ٹافی......'' فریڈ نے مزہ لیتے ہوئے کہا۔ ''جارج اور میں نے مل کر اس کا فارمولا تیار کیا ہے۔ یہ گلے کے غدود کو متحرک کر دیتی ہے۔ ہم پوری گرمیوں میں کسی ایسے شکار کے تلاش میں تھے جس پر اس کی آزمائش کی جاسکے......''

چھوٹا سا باورچی خانہ قہقہوں سے گونج اُٹھا۔ ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ رون اور جارج لکڑی کی ایک دُھلی ہوئی میز کے گرد بیٹھے تھے۔ ان کے پاس سرخ بالوں والے دو اور لوگ بھی بیٹھے تھے۔ ہیری نے انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ لیکن وہ فوراً سمجھ گیا کہ وہ کون ہوسکتے ہیں؟ وہ دونوں رون کے سب سے بڑے بھائی بل ویزلی اور چارلی ویزلی ہی ہوسکتے تھے۔

''کیسے ہو ہیری......؟'' ان دونوں میں سے قریب والے مسکرا کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس سے ہاتھ ملاتے وقت ہیری کو اپنی انگلیوں کے نیچے پھوڑوں اور گانٹھوں کا احساس ہوا۔ یہ چارلی ہوگا جو رومانیہ میں ڈریگن سنبھالنے کا کام کرتا تھا۔ چارلی کا ڈیل ڈول جڑواں بھائیوں کی طرح تھا۔ وہ پرسی اور رون کی طرح لمبا اور چھریرا نہیں تھا۔ وہ متوسط قامت نوجوان تھا۔ اس کا چہرہ چوڑا اور ہنس مکھ دکھائی دیتا تھا جس پر موسم کے تھپیڑوں کے نشان تھے۔ اس کا چہرہ مہاسوں سے اتنا بھرا ہوا تھا کہ وہ بھورا دکھائی دے رہا تھا۔

اس کی بانہوں کی رگیں پھولی اور عضلات کٹاؤ دار تھے۔ایک بازو پر جلنے کا بڑا چمکدار نشان بھی دکھائی دے رہا تھا۔

بل بھی مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا اور اس نے بھی ہیری کے ساتھ ہاتھ ملایا۔ ہیری بل کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ جادوگروں کے بینک گرنگوٹس میں کام کرتا ہے اور ہوگورٹس کا ہیڈ بوائے رہ چکا ہے۔ ہیری رون کے منہ سے اس کا ذکر سن کر اس کی شخصیت کے بارے میں جو اندازہ لگائے ہوئے تھا کہ وہ پرسی کی مانند ہوگا، جو قوانین توڑنے کے بارے میں سخت نتائج کی دھمکی دیتا رہتا تھا اور اپنے آس پاس کے تمام لوگوں پر رعب جھاڑتا رہتا تھا۔ بہرحال بل شاندار شخصیت کا مالک تھا۔اس کے لئے اس سے زیادہ موزوں الفاظ ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ وہ دراز قد تھا اور اس کے بال بھی لمبے تھے۔جنہیں اس نے کھینچ کر پیچھے کی طرف پونی میں باندھ رکھا تھا۔ وہ کان میں ایک بالی پہنے ہوئے تھا جس میں ایک زہریلا دانت لٹک رہا تھا۔اس کے کپڑے کسی ڈسکو کلب میں بالکل بھی عجیب نہیں لگتے۔فرق صرف اتنا تھا کہ اس کے جوتے چمڑے کے نہیں بلکہ ڈریگن کی کھال سے بنے ہوئے تھے۔

اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی کچھ اور کہہ پاتا، ایک ہلکی سی آواز سنائی دی اور مسٹر ویزلی جارج کے کندھے پر نمودار ہو گئے۔ ہیری نے انہیں پہلے کبھی اتنا غصے میں نہیں دیکھا تھا۔

''فریڈ تم نے جو کیا، وہ بالکل دلچسپ نہیں تھا۔'' وہ چلا کر بولے۔''آخر تم نے اس ماگلو بچے کو کیا دیا تھا؟''

''میں نے تو اسے کچھ بھی نہیں دیا تھا۔'' فریڈ چالاکی سے مسکراتے ہوئے بولا۔''میں نے تو بس ٹافی گرائی تھی...... یہ اسی کی غلطی تھی کہ اس نے ٹافی اُٹھا کر کھالی۔ میں نے تو اسے ایسا کرنے کو نہیں کہا تھا......''

''تم نے وہ ٹافی جان بوجھ کر گرائی تھی۔'' مسٹر ویزلی گرج کر بولے۔''تم جانتے تھے کہ وہ ڈائٹنگ پر ہے۔تم جانتے تھے کہ وہ اسے اُٹھا کر ضرور کھائے گا۔''

''اس کی زبان کتنی بڑی ہو گئی تھی......؟'' جارج نے نہایت اشتیاق سے پوچھا۔

''جب تک اس کے ممی پاپا اسے ٹھیک کرنے دیتے تب تک چار فٹ لمبی ہو چکی تھی۔''

ہیری اور ویزلی جڑواں بھائی زور سے ہنسنے لگے۔

''یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے۔'' مسٹر ویزلی چلائے۔''اس طرح کی حرکتوں سے جادوگروں اور ماگلوؤں کے باہمی تعلقات پر برا اثر پڑتا ہے۔میں نے اپنی آدھی زندگی ماگلوؤں سے ناروا سلوک کی مخالفت کرنے میں گزار دی ہے اور میرے ہی بیٹے......''

''ہم نے اسے ماگلو سمجھ کر تو ایسا نہیں کیا تھا......'' فریڈ نے غصے سے کہا۔

''نہیں...... ہم نے ایسا صرف اسی لئے کیا تھا کہ اسے سبق مل سکے کیونکہ وہ دوسروں کو بہت ستاتا رہتا تھا...... ہے نا ہیری!'' جارج نے جلدی سے کہا۔

''ہاں! یہ سچ ہے مسٹر ویزلی!'' ہیری نے اس کی طرفداری کرتے ہوئے کہا۔

''بات یہ نہیں ہے......'' مسٹر ویزلی نے غصے سے کہا۔ ''ذرا ٹھہرو...... میں تمہاری ماں کو بتاتا ہوں۔''

''مجھے کیا بتانے والے ہو؟'' ان کے پیچھے سے ایک آواز سنائی دی۔ مسز ویزلی ابھی ابھی باورچی خانے میں داخل ہوئی تھیں۔ وہ پستہ قد اور فربہ خاتون تھیں۔ ان کا چہرہ بہت شفیق تھا لیکن اس وقت ان کی آنکھیں شک کی وجہ سے سکڑی ہوئی تھیں۔

''اوہ...... ہیلو ہیری بیٹا!'' انہوں نے ہیری کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا پھر ان کی آنکھیں اپنے شوہر کی طرف لوٹ گئیں۔ ''تم مجھے کیا بتانے والے تھے آرتھر؟''

مسٹر ویزلی جھجکے۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ فریڈ اور جارج سے کتنا ہی غصہ کیوں نہ دکھائیں، لیکن وہ مسز ویزلی کو کچھ نہیں بتانا چاہیں گے۔ خاموشی چھائی رہی اور مسٹر ویزلی گھبراہٹ سے بغلیں جھانکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان کی نظریں اپنی بیوی کا سامنا نہیں کر پا رہی تھیں۔ اسی لمحے باورچی خانے کے دروازے پر مسز ویزلی کے عین پیچھے دو لڑکیوں کے چہرے نمودار ہوئے۔ ایک کے گچھے دار بھورے بال تھے اور سامنے والے دانت تھوڑے بڑے تھے۔ وہ ہیری اور رون کی دوست ہرمائنی گرینجر تھی۔ چھوٹی اور سرخ بالوں والی دوسری لڑکی رون کی چھوٹی بہن جینی تھی۔ جینی ہی ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور ہیری بھی جواب میں مسکرایا۔ اس سے جینی کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا۔ جب ہیری پہلی بار ان کے گھر آیا تھا تبھی سے وہ ہیری کی دیوانی تھی۔

''مجھے کیا بتانے والے تھے آرتھر......'' مسز ویزلی نے خطرناک انداز میں غرا کر پوچھا۔

''اوہ ماؤلی! ...... کچھ نہیں!'' مسٹر ویزلی دھیمے انداز میں بڑبڑائے۔ ''فریڈ اور جارج نے...... خیر کوئی بات نہیں میں نے سب کچھ سلجھا دیا ہے۔''

''انہوں نے اس بار کیا کیا ہے؟'' مسز ویزلی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''اگر اس کا تعلق ان دونوں کے خبیث جادوئی دھندے سے ہے......''

''رون! تم ہیری کو یہ کیوں بتاتے کہ وہ کہاں سوئے گا؟'' ہرمائنی نے دروازے پر کھڑے کھڑے کہا۔ وہ شاید موقعہ کی نزاکت کو سمجھ گئی تھی۔

''وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کہاں سوئے گا؟'' رون نے تنگ کر کہا۔ ''ظاہر ہے کہ میرے کمرے میں جہاں وہ پچھلی مرتبہ سویا تھا......''

''چلو ہم سب وہیں چلتے ہیں!'' ہرمائنی نے زور دے کر کہا۔

''اوہ! ...... ہاں ٹھیک ہے...... چلو!'' رون اس کا اشارہ سمجھ گیا تھا۔

''ہاں ہم بھی چلتے ہیں۔'' جارج نے جلدی سے کہا۔

''تم جہاں ہو وہیں کھڑے رہو......'' مسز ویزلی نے غراتے ہوئے کہا۔

ھیری اور رون باورچی خانے سے باہر نکلے۔ وہ ہرمائنی اور جینی کے ساتھ ہال میں سے ہوتے ہوئے بے ڈول سیڑھیوں پر پہنچے۔ جو ٹیڑھی میڑھی ہو کر بالائی منزل پر جا رہی تھیں۔

''جارج اور فریڈ کے جادوئی دھندے سے کیا مراد ہے؟'' ھیری نے اوپر چڑھتے ہوئے پوچھا۔ رون اور جین دونوں ہی ہنس پڑے۔ لیکن ہرمائنی پر سنجیدگی طاری رہی۔

''ممی جب جارج اور فریڈ کے کمرے کی صفائی کر رہی تھیں تو انہیں وہاں سے بڑی تعداد میں آرڈر فارم ملے۔'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ان میں عجیب وغریب شرارتی چیزوں کی لمبی فہرست تھی جن کے آگے ان کی قیمتیں درج تھیں۔ یہ سارا سامان انہوں نے خود ایجاد کیا تھا۔ بے حد مزاحیہ سامان، نقلی جادوئی چھڑیاں، چالبازی بھری مٹھائیاں اور اسی طرح کی کافی ساری چیزیں۔ ویسے تمام چیزیں کمال کی تھیں۔ مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ انہوں نے یہ سب کچھ کب اور کیسے کر لیا تھا؟''

''ہمیں کئی سالوں سے ان کے کمرے میں سے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں لیکن ہم نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ وہ کوئی چیز ایجاد کر رہے ہوں گے۔ ہمیں تو لگ رہا تھا کہ انہیں دھماکوں کی آوازیں ہی پسند ہیں۔'' جینی نے جوشیلی آواز میں بتایا۔

''مسئلہ صرف اتنا ہے کہ زیادہ تر سامان...... دراصل پورے کا پورا سامان، تھوڑا خطرناک ہے۔'' رون نے کہا۔ ''اور جانتے ہو کہ وہ لوگ اس سامان کو ہوگورٹس میں بیچ کر پیسے کمانے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ یہ راز منکشف ہوتے ہی ممی ان پر غصے سے برس پڑیں۔ ممی نے انہیں بتا دیا کہ انہیں مستقبل میں ایسا کوئی بھی سامان بنانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ ممی نے ان کے سارے آرڈر فارم جلا دیئے ہیں...... وہ تو ان پر پہلے سے ہی غصہ تھیں کہ انہیں اوڈبلیوایل (OWLs) میں اتنے نمبر نہیں ملے تھے جتنی ممی کو توقع تھی۔''

اوڈبلیوایل عمومی درجے کا جادوگری گریڈ تھا جس میں ہوگورٹس کے طلباء پندرہ کی عمر میں اپنی جادوئی صلاحیت کا امتحان دیتے تھے۔

''اور مسئلہ یہ بھی تو ہے۔'' جینی بولی۔ ''ممی چاہتی ہیں کہ وہ ڈیڈی کی طرح محکمہ جادوئی وزارت میں ملازمت کریں لیکن انہوں نے ممی کو صاف الفاظ میں بتا دیا کہ وہ جادوئی جوک شاپ یعنی جادوگری کی حیران کن اور شرارتی چیزوں کی دوکان کھولنا چاہتے ہیں۔''

اسی وقت دوسری منزل پر ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور سینگ کے فریم والا چشمہ پہنے ہوئے ایک چڑچڑا چہرہ دکھائی دیا۔

''کیسے ہو پرسی؟'' ھیری نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''اوہ! ہیلو ھیری!'' پرسی چونک کر بولا۔ ''میں سوچ رہا تھا کہ اتنا شور کون مچا رہا ہے؟ میں یہاں پر بڑا ہی ضروری کام کر رہا ہوں۔ مجھے دفتر کی ایک رپورٹ تیار کرنا ہے...... اور جب لوگ سیڑھیوں پر دھم دھم کرتے ہوئے چڑھتے ہیں تو ڈھنگ سے سوچنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔''

''ہم دھم دھم نہیں کر رہے تھے پرسی!'' رون احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ ''ہم تو آرام سے چل رہے تھے۔ اگر ہم نے محکمہ جادوئی

وزارت کے امور میں دخل اندازی کی ہے تو اس کیلئے ہمیں معاف کرو۔''

''تم کیا کر رہے ہو؟'' ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

''بین الاقوامی جادوئی تعلقات عامہ کی تعاون وامداد باہمی کے لئے ایک رپورٹ تیار کر رہا ہوں۔'' پرسی نے فخر سے کہا۔ ''ہم جادوئی کڑاہیوں کی اوسطاً موٹائی طے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیرون ممالک سے درآمد کی جانے والی کڑاہیاں کچھ زیادہ ہی پتلی ہیں۔ کڑاہیوں سے سیال رسنے کے واقعات رونما ہو رہے ہیں یہ تین فیصد کے لحاظ سے بڑھتے جا رہے ہیں۔''

''تمہاری رپورٹ سے دُنیا بدل جائے گی؟'' رون نے تنک کر کہا۔ ''مجھے امید ہے کہ کڑاہیوں کے رسنے کی رفتار کی خبر روزنامہ جادوگر کے پہلے صفحے پر شہ سرخی کی طرح چھپے گی۔''

پرسی کا چہرہ گلابی ہو گیا تھا۔

''تم چاہو جتنی بھی ہنسی اُڑا لو رون!'' اس نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''جب تک تم کسی طرح کا مؤثر قانون نہیں بناؤ گے، تب تک بازار میں ایسی ہی گھٹیا اور ناقص کڑاہیوں کی کھیپ آتی رہے گی۔''

''ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے......'' رون بولا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ پرسی نے اپنے بیڈروم کا دروازہ دھماکے سے بند کر لیا۔ ہیری، ہرمائنی اور جینی بھی رون کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ اسی وقت نیچے سے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ مسٹر ویزلی نے اپنی بیوی کو ٹافیوں کے بارے میں سچائی بتا دی تھی۔

رون گھر کے سب سے اوپر والے حصے میں رہتا تھا۔ یہاں پر کافی کچھ ویسی ہی حالت میں تھا جیسا ہیری کے گذشتہ قیام کے دوران دکھائی دیا تھا۔ رون کی پسندیدہ کیوڈچ ٹیم 'چڈلے کینونز' کے مشہور کھلاڑیوں کے وہی پوسٹر دیوار پر لگے ہوئے تھے۔ کھڑکی کی چوکھٹ پر مچھلیوں کا بڑا مرتبان رکھا ہوا تھا جس میں پچھلی مرتبہ مینڈک کے انڈے تھے لیکن اب وہاں ایک بہت بڑا مینڈک دکھائی دے رہا تھا۔ رون کا بوڑھا چوہا 'سکے برز' اب وہاں نہیں تھا۔ لیکن اس کی جگہ چھوٹا بھوا الّو آ گیا تھا۔ جس نے رون کا خط پرائیویٹ ڈرائیو میں ہیری تک پہنچایا تھا۔ وہ ایک چھوٹے پنجرے میں اوپر نیچے پھدک رہا تھا اور لگاتار چیخ رہا تھا۔

''چپ رہو پگ!'' رون نے غرا کر اسے کہا۔ کمرے میں چار بستر ساتھ ساتھ لگے ہوئے تھے۔ جن کے بیچ میں گزرتے ہوئے رون نے ہیری سے کہا۔ ''فریڈ اور جارج بھی ہمارے ساتھ یہیں سوئیں گے کیونکہ بل اور چارلی ان کے کمرے میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ویسے بھی پرسی اپنے کمرے میں کسی کو گھسنے نہیں دے گا۔ کیونکہ اسے بہت کام کرنا ہوتا ہے......!''

''رون! تم نے اس الّو کا نام پگ کیوں رکھا ہے؟'' ہیری نے اچانک سوال کیا۔

''کیونکہ یہ نہایت احمق ہے۔'' جینی نے ہنس کر کہا۔ ''ویسے اس کا صحیح نام تو 'پگ وجیون' ہے۔''

''ہاں! اور پگ وجیون کوئی احمقانہ نام نہیں ہے۔'' رون نے سینہ پھیلا کر کہا۔ اس نے ہیری کو بتایا۔ ''جینی نے ہی اس کا نام پگ

رکھا تھا۔ بعد میں میں نے اسے بدلنے کی کوشش بھی کی لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ کسی دوسرے نام پر جواب ہی نہیں دیتا تھا۔ اس لئے اب اس کا نام پگ پڑ چکا ہے۔ مجھے اسے یہاں اوپر رکھنا پڑتا ہے کیونکہ اس کی حرکتوں کی وجہ سے ایرل اور ہرمس بہت چڑھتے ہیں۔ سچ کہوں تو میں بھی اس سے بہت چڑتا ہوں ......''

پگ وجیون ......خوشی سے اپنے پنجرے میں چاروں طرف اڑتا رہا اور تیکھی آواز میں سیٹیاں بجاتا رہا۔ ہیری، رون کو بہت اچھی طرح سے جانتا تھا اس لئے اس نے اس کی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ رون اپنے بوڑھے چوہے سکے برز کے بارے میں بھی لگاتار یہی سب کہتا رہتا تھا۔ لیکن جب اسے لگا کہ ہرمائنی کی بلی کروک شانکس نے اسے کھا لیا ہے تو وہ ہتھے سے اکھڑا ہوا دکھائی دینے لگا۔

''کروک شانکس کہاں ہے؟'' ہیری نے ہرمائنی سے پوچھا۔

''وہ باہر باغیچے میں ہوگی۔'' ہرمائنی نے جواب دیا۔ ''اسے بالشتیوں کا تعاقب کرنے میں مزہ آتا ہے۔ اس سے پہلے کبھی اس نے بالشتیے نہیں دیکھے تھے۔''

''پرسی اپنی ملازمت سے خوب لطف اندوز ہو رہا ہوگا ہے نا!'' ہیری نے ایک بستر پر بیٹھتے ہوئے کہا اور دیوار پر لگے پوسٹر میں چڈلے کیونز کے کھلاڑیوں کو اندر باہر آتے جاتے ہوئے دیکھا۔

''لطف اندوز ہو رہا ہے؟'' رون نے بڑے رازدارنہ انداز میں کہا۔ ''مجھے تو لگتا ہے کہ اگر ڈیڈی اسے کان سے پکڑ کر گھر نہ لائیں تو وہ تو گھر بھی نہیں آئے گا۔ وہ ملازمت پا کر پورا پاگل ہو گیا ہے۔ اس کے باس کے بارے میں کوئی بھی بات مت چھیڑنا...... مسٹر کراؤچ کے مطابق...... جیسا میں نے مسٹر کراؤچ سے کہا...... مسٹر کراؤچ کی یہ رائے ہے کہ...... مسٹر کراؤچ مجھے بتا رہے تھے...... ایسا لگتا ہے کہ پرسی تو مسٹر کراؤچ کا دیوانہ ہو گیا ہے اور ان کے ساتھ کسی دن شادی بھی رچا لے گا۔''

''تمہاری گرمیوں کی تعطیلات کیسے گزریں ہیری؟'' ہرمائنی نے اچانک پوچھا۔ ''کیا تمہیں ہمارا بھیجا ہوا کھانے پینے کا سامان مل گیا تھا؟''

''ہاں! تمہارا بہت بہت شکریہ!'' ہیری نے مسکرا کر کہا۔ ''ان کیکوں کی بدولت ہی تو میں زندہ بچ پایا ہوں۔''

''تمہیں اس کی کوئی خبر ملی؟'' رون نے ہیری سے پوچھا۔ لیکن اسی وقت ہرمائنی نے آنکھ جھپک کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ ہیری جانتا تھا کہ رون سیریس بلیک کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا۔ سیریس کو جادوئی محکمے سے بچانے میں رون اور ہرمائنی نے ہیری کی مدد کی تھی اور وہ ہیری کے قانونی سرپرست کے بارے میں اتنے ہی فکر مند تھے۔ بہرحال جینی کے سامنے اس کے بارے میں گفتگو کرنا ٹھیک نہیں تھا۔ صرف وہ تینوں اور ڈمبل ڈور ہی جانتے تھے کہ سیریس کیسے فرار ہوا تھا؟ صرف انہیں ہی اس کی بے گناہی کا یقین تھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ ان لوگوں کی بحث اب ختم ہو گئی ہوگی۔'' ہرمائنی نے کمرے میں چھائے ہوئے عجیب سکوت کو توڑتے ہوئے

کہا۔ کیونکہ جینی انتہائی تجسس سے رون کو اور کبھی ہیری کے چہروں کو ٹٹول رہی تھی۔ ''ہم نیچے جا کر ڈنر کیلئے تمہاری ممی کی مدد کریں؟''

''ہاں! ٹھیک ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ وہ چاروں کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ مسز ویزلی باورچی خانے میں تنہا تھیں۔ وہ بہت غصے میں دکھائی دے رہی تھیں۔

جب وہ لوگ اندر پہنچے تو مسز ویزلی نے انہیں گھور کر دیکھا۔

''ہم باہر باغیچے میں بیٹھ کر کھانا کھائیں گے۔ اندر گیارہ لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔ لڑکیو! تم پلیٹیں باہر لے جاؤ۔ بل اور چارلی میزیں لگا رہے ہیں۔'' مسز ویزلی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ پھر وہ رون اور ہیری کو دیکھ کر بولیں۔ ''اور تم دونوں چھری کانٹے لے جاؤ'' اس کے بعد انہوں نے سنک میں رکھے آلوؤں کی طرف اپنی چھڑی لہرائی۔ غصے کی وجہ سے انہوں نے اپنی چھڑی کچھ زیادہ ہی تیز گھما دی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آلو اتنی تیزی سے اچھلے کہ دیواروں اور چھت سے جا ٹکرائے۔

''اوہ! خدا کیلئے......'' مسز ویزلی نے اب اپنی چھڑی ایک طشتری کی سمت میں لہرائی جو فرش پر پھسلتی ہوئی آلوؤں کو سمیٹنے لگی۔ انہوں نے الماری سے برتن نکالے اور غصے سے بولیں۔

''وہ دونوں......'' ہیری سمجھ گیا کہ وہ فریڈ اور جارج کے بارے میں بول رہی تھیں۔ ''کیا پتہ ان کا کیا ہوگا؟...... زندگی میں کچھ بننا ہی نہیں چاہتے ہیں۔ بس زیادہ سے زیادہ ہر وقت مصیبت ہی کھڑی کرنے پر تلے رہتے ہیں......''

انہوں نے تانبے کے ایک بڑے فرائی پین کو باورچی خانے کی میز پر پٹخا اور اس میں چھڑی لہرانے لگیں۔ چھڑی کی نوک سے کریمی چٹنی باہر نکلنے لگی۔

''ایسا نہیں ہے کہ ان کے پاس عقل نہیں ہے۔'' انہوں نے چیختے ہوئے کہا اور فرائی پین کو چولہے پر رکھ دیا۔ پھر چھڑی کو جھٹک کر چولہے میں آگ روشن کر دی۔ ''لیکن وہ دونوں اپنی عقل کو کسی صحیح سمت میں استعمال کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے ہیں۔ اگر وہ جلد ہی صحیح راستے پر نہیں آئے تو کسی مشکل میں پھنس جائیں گے، جس میں سے باقی بہن بھائی بھی انہیں نکال نہیں پائیں گے۔ اگر وہ اپنے اسی طرز عمل پر قائم رہے تو کسی دن 'جادو کے ناجائز استعمال' کا دفتر ان پر مقدمہ دائر کر کے انہیں کڑی سزا دینے سے گریز نہیں کرے گا۔''

مسز ویزلی نے اپنی چھڑی چھری کانٹوں کے شلف کی طرف لہرائی۔ شلف کے دروازے کھل گئے اور ان میں کئی چھریاں ہوا میں اڑتی ہوئی باہر نکلیں۔ رون اور ہیری دونوں جلدی سے ان کے راستے سے ہٹ گئے۔ چھریاں اڑتی ہوئی طشتری پر آئیں اور اس میں رکھے ہوئے آلوؤں کو کاٹنے لگیں۔

''میں نہیں جانتی کہ ہم سے ان کی پرورش میں کہیں غلطی ہوئی ہوگی۔'' وہ بڑبڑاتی ہوئی بولیں۔ انہوں نے اپنی چھڑی ایک طرف رکھی اور مزید فرائی پین نکالنے لگیں۔ ''سالوں سے یہی ہو رہا ہے۔ ایک کے ایک غلط کام کرتے جا رہے ہیں۔ ہماری بات تو سنتے

ہیں......اوہ دوبارہ ہوگیا!'' انہوں نے اسی دوران میز سے اپنی چھڑی اُٹھالی تھی لیکن اسے اُٹھاتے ہی اس میں ایک دھماکہ ہوا اور وہ ربڑ کے ایک چوہے میں بدل گئی۔

''پھر سے ان کی نقلی چھڑی......'' وہ چلا اُٹھیں۔ ''میں ان دونوں سے کتنی بار کہہ چکی ہوں کہ اپنی نقلی چھڑیوں کو ادھر ادھر مت پھینکا کریں۔''

انہوں نے اپنی اصلی چھڑی اُٹھائی۔ انہوں نے مڑ کر دیکھا کہ چولہے پر رکھے ہوئے فرائی پین میں سے تیزی سے دھواں اُٹھ رہا تھا۔ رون نے کھلے ہوئے شلف میں سے چھری کانٹے اکٹھے کئے اور جلدی سے انہیں ہیری کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولا۔

''چلو! ہم چل کر بل اور چارلی کی مدد کریں۔''

وہ مسز ویزلی کے قریب سے گزر کر پیچھے والے دروازے سے نکلے اور احاطے کی طرف چل دیئے۔ وہ ابھی کچھ قدم ہی چلے تھے تبھی ہرمائنی کی نارنجی بھورے بالوں والی بلی کروک شانکس باغیچے سے بھاگتی ہوئی آئی۔ بوتل صاف کرنے والے برش کی مانند اس کی دم ہوا میں تنی ہوئی تھی اور وہ اس چیز کے پیچھے بھاگ رہی تھی جو مٹی میں آلودہ آلو جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے آلو کو پیر لگ گئے ہوں۔ ہیری نے فوراً پہچان لیا کہ وہ ایک بالشتیہ تھا۔ وہ مشکل سے دس انچ لمبا ہوا، اس کے سینگ دار چھوٹے پاؤں نہایت رفتار سے دوڑ رہے تھے اور وہ احاطے سے باہر کی طرف جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ آخر وہ دوڑتا ہوا دروازے کے پاس رکھے ہوئے ولنگٹن کے بوٹ میں سر کے بل کود گیا۔ جب کروک شانکس نے اپنا پنجہ بوٹ میں ڈال کر اسے پکڑنے کی کوشش کی تو وہ بالشتیہ پاگلوں کی طرح قہقہے لگانے لگا۔ اسی پل ہیری اور رون کو احاطے کے دوسری طرف کسی چیز کے ٹکرانے کی بڑی تیز آواز سنائی دی۔ جیسے ہی وہ باغیچے میں داخل ہوئے تو انہیں پتہ چل گیا کہ وہ آواز کہاں سے آئی تھی؟ انہوں نے دیکھا کہ بل اور چارلی نے اپنی اپنی چھڑیاں نکال رکھی تھیں اور وہ دو ٹوٹی ہوئی لکڑی کی پرانی میزوں کو ہوا میں اُڑا رہے تھے۔ دونوں میں گھمسان کا مقابلہ چل رہا تھا۔ وہ ایک دوسرے کی میز کو زمین میں گرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ فریڈ اور جارج تالیاں بجا کر خوشی کا اظہار کر رہے تھے، جینی قہقہے لگا رہی تھی اور اس کی بغل میں کھڑی ہرمائنی اس گومگوئی کا شکار تھی کہ اس موقع پر اسے خوش ہونا چاہئے اور پھر فکرمند......

اسی وقت بل کی میز نے ہوا میں بل کھا کر چارلی کی میز کا ایک پایہ دھماکے کی آواز کے ساتھ توڑ ڈالا۔ دھماکے کی زوردار آواز کے ساتھ ہی ایک تیکھی سی آواز گونجی۔ سب کی گردنیں اوپر اُٹھ گئیں۔ دوسری منزل کی کھڑکی میں سے پرسی کا آدھا دھڑ باہر نکلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے دہک رہا تھا۔

''تم لوگ فوراً انہیں نیچے اتارو......'' وہ چیخ کر بولا۔

''اوہ معاف کرنا!'' بل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تمہاری کڑاہیاں کیسی ہیں؟''

''بہت بری!'' پرسی چیخ کر کہا اور کھڑکی دھڑام سے بند کرلی۔ بل اور چارلی نے ہنستے ہوئے میزوں کو گھاس پر بحفاظت اتار

دیا۔اس کے بعد بل نے چھڑی لہرائی اور میز کے ٹوٹے ہوئے پایوں کو دوبارہ جوڑ کر ٹھیک کر دیا۔اگلے ہی لمحے ہوا میں میز پوش نمودار ہوئے اور وہ خود بخود لہراتے ہوئے میزوں پر بچھ گئے۔

سات بجے تک دونوں میزوں پر مسز ویزلی کا بنایا ہوا لذیذ کھانا سج چکا تھا۔جب ویزلی گھرانے کے نو افراد، ہیری اور ہرمائنی کے ہمراہ گہرے نیلے آسمان کے تلے کھانے کیلئے ان میزوں کے گرد بیٹھے تو میزیں برتنوں کے بوجھ سے بری طرح کراہنے لگیں۔جس لڑکے نے تمام گرمیوں میں باسی کیک سے ہی اپنا پیٹ بھرا ہو،اس کیلئے یہ سب کچھ جنت کی نعمتوں سے کم نہیں تھا۔پہلے تو ہیری بات کرنے کی بجائے دوسروں کی سنتا رہا اور اپنی تمام توجہ کھانے پر مبذول رکھی۔وہ مرغی اور ران کا سالن، اُبلے ہوئے آلو اور سلاد کھانے میں جت ہوا دکھائی دیا۔

میز کے بالکل دوسری طرف پرسی اپنے ڈیڈی کو کڑاہیوں کی موٹائی اور پتلے پن پر بنائی ہوئی اپنی رپورٹ کی کارگزاری سنانے میں مصروف تھا۔

''میں نے مسٹر کراؤچ سے کہا تھا کہ میں اسے منگل تک تیار کرلوں گا،'' پرسی فخر سے کہہ رہا تھا۔''انہیں یہ کام اتنی جلدی ہونے کی امید نہیں تھی۔لیکن میں فٹافٹ کام ختم کرنے پر یقین رکھتا ہوں۔مجھے لگتا ہے کہ اگر میں اسے وقت پر کر دوں گا تو انہیں یقیناً اچھا لگے گا۔میرا مطلب ہے کہ اس وقت ہمارے شعبے میں کافی کھینچا تانی چل رہی ہے سبھی لوگ کیوڈچ ورلڈ کپ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ہمیں جادوئی کھیل کے دفتر سے زیادہ مدد ملنے کی توقع نہیں ہے۔لیوڈو بیگ مین......''

''مجھے تو لیوڈو نہایت پسند ہے۔'' مسٹر ویزلی نے اس کی بات قطع کرتے ہوئے کہا۔''اسی نے تو ہمیں کیوڈچ ورلڈ کپ کے فائنل کے اتنی اچھی ٹکٹیں دلوائی ہیں۔میں نے ایک بار اس کی مدد کی تھی،اس کے بدلے میں اس نے ہمارا یہ کام کر دیا ہے۔ایک بار اس کا بھائی 'اوٹو' تھوڑا مشکل میں پھنس گیا تھا۔اس کے صحن کی گھاس تراشنے والی مشین میں کئی جادوئی خرابیاں تھیں...... میں نے سارے معاملے کو سلجھا کر رفع دفع کر دیا تھا......''

''اوہ بیگ مین کو پسند کیا جا سکتا ہے۔'' پرسی نے ان کی بات نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔''لیکن میں یہ نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ انہیں اتنے اہم شعبے کا سربراہ کیسے بنا دیا گیا ہے؟...... جب میں ان کا موازنہ مسٹر کراؤچ سے کرتا ہوں اگر ہمارے شعبے کا کوئی فرد لاپتہ ہو جائے تو مسٹر کراؤچ اسے ڈھونڈنے کیلئے زمین آسمان ایک کر دیں گے۔آپ جانتے ہی ہیں کہ برتھا جورکنس ایک مہینے سے لاپتہ ہے۔وہ تعطیلات گزارنے کیلئے البانیہ گئی تھی اور اب تک واپس نہیں لوٹی ہے۔''

''ہاں! کئی لوگوں سے میری اس بارے میں بات چیت ہوئی تھی۔'' مسٹر ویزلی تیوریاں چڑھا کر کہا۔''لیوڈو کا کہنا ہے کہ برتھا کافی لاپرواہ ہے،وہ پہلے بھی کئی بار اس طرح لاپتہ ہو چکی ہے۔ویسے اگر میرے شعبے کے کسی فرد کے ساتھ ایسا ہوا ہوتا تو میں ضرور پریشان ہوتا......''

''یہ سب جانتے ہیں کہ برتھا کبھی نہیں سدھر سکتی۔'' پرسی نے بات بڑھائی۔ ''میں نے سنا ہے کہ وہ سالوں سے ایک شعبے سے دوسرے شعبے میں دھکے کھا رہی ہے۔ وہ اتنا کام نہیں کرتی ہے، جتنی کہ اس سے زیادہ مصیبتیں کھڑی کر دیتی ہے...... لیکن پھر بھی بیگ مین کو اس کی تلاش کی کوشش تو کرنا ہی چاہئے تھی۔ وہ ہمارے شعبے میں بھی پہلے کام کر چکی ہے اور مجھے لگتا ہے کہ مسٹر کراؤچ اسے کافی پسند کرتے تھے لیکن بیگ مین ان کی بات کو ہنسی میں اُڑا کر کہتے ہیں کہ شاید اس نے نقشے کو غلط پڑھ لیا ہوگا اور البانیہ کے بجائے آسٹریلیا پہنچ گئی ہوگی۔ بہرحال......'' پرسی نے ایک زوردار آہ بھری اور گل بزرگ کے شربت کا ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارا۔ ''محکمہ جادو کے شعبے تعلقات عامہ برائے تعاون و باہمی امداد میں ہمارے پاس بہت زیادہ کام ہے۔ ہمارے پاس اتنی فرصت نہیں ہے کہ دوسرے شعبوں کے لوگوں کی تلاش کرتے پھریں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمیں ورلڈ کپ فائنل کے بعد ایک اور بڑی تقریب کی اجراُ بھی کرنا ہے۔''

اس نے مخصوص انداز میں اپنا گلا صاف کیا میز کے دوسرے سرے کی طرف دیکھا جہاں ہیری، ہرمائنی اور رون بیٹھے ہوئے تھے۔ ''آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں ڈیڈی؟ اس تقریب کو ترتیب دینے کے سبھی امور نہایت خفیہ رکھے گئے ہیں۔'' پرسی نے اب اپنی آواز بہت زیادہ دھیمی کر لی تھی۔

''جب سے اس نے ملازمت شروع کی ہے......'' رون نے اپنی آنکھیں دائروی انداز سے گھماتے ہوئے ہیری اور ہرمائنی کو سرگوشی نما لہجے میں بتایا۔ ''تب سے وہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے پوچھیں کہ کون سی تقریب ترتیب دی جانے والی ہے؟ شاید موٹے تلے والی کڑاہیوں کی نمائش کا انعقاد ہونے والا ہوگا......''

میز کے وسطی حصے پر موجود مسز ویزلی، بل کے کان کی بالی کے بارے میں بحث کر رہی تھیں جو اس نے حال ہی میں پہنی تھی۔ ''......بل! اس پر جو زہریلا دانت لٹک رہا ہے، اس کے بارے میں بینک کے لوگ کیا کہتے ہیں؟''

''ممی!'' بل نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔ ''جب تک میں بینک کے لئے کمائی کرتا رہوں تب تک کسی کو بھی میرے حلئے کی پرواہ نہیں ہوگی۔''

''اور تمہارے بال بھی بہت بڑھ چکے ہیں۔'' مسز ویزلی نے تنک کر کہا۔ وہ اپنی چھڑی کو پیار سے سہلا رہی تھیں۔ ''اگر تم کہو تو میں انہیں چھوٹا کر دیتی ہوں......''

''مجھے تو ایسے ہی بال پسند ہیں۔'' جینی بولی جو بل کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ ''ممی! آپ کتنے پرانے زمانے کی ہو؟ ویسے بھی بل کے بال ڈمبل ڈور جتنے لمبے تو نہیں ہیں......''

مسز ویزلی کے پاس بیٹھے ہوئے فریڈ اور جارج اپنے بڑے بھائی چارلی سے ورلڈ کپ کے بارے میں گفتگو میں ایسے مگن تھے کہ انہیں گرد و پیش کی خبر تک نہیں تھی۔

''آئرلینڈ ہی ورلڈ کپ جیتے گا۔'' چارلی بھاری آواز میں کہہ رہا تھا کیونکہ اس نے اپنے منہ میں آلو ٹھونسا ہوا تھا۔ ''سیمی فائنل میں آئرلینڈ نے پیرو کی ٹیم کو مچھر کی طرح روندھ ڈالا تھا۔''

''ویسے بلغاریہ کی ٹیم میں 'وکٹر کیرم' ہے۔'' فریڈ نے ہنس کر کہا۔

''بلغاریہ کے پاس کیرم ہی ایک اچھا کھلاڑی ہے جبکہ آئرلینڈ کے ساتوں کے ساتوں کھلاڑی بہترین ہیں۔ کاش برطانیہ فائنل میں پہنچ پاتا۔ برطانیہ کی شکست بہت ہی شرمناک تھی، ہے نا؟'' چارلی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ وہ پچھتا رہا تھا کہ پرائیویٹ ڈرائیو میں پھنس کر رہنے کی وجہ سے اس کا جادوئی دنیا سے ناطہ ٹوٹ چکا تھا۔ اتنا پچھتاوا اسے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ ہیری کیوڈچ کا دیوانہ تھا۔ ہوگورٹس میں اپنے پہلے سال میں ہی وہ گری فنڈر فریق کی ٹیم کا متلاشی بن گیا تھا۔ اس کے پاس فائر بولٹ تھا جو دنیا کا سب سے تیز رفتار اُڑنے والا بہاری ڈنڈا تھا۔

''برطانیہ اپنے حریف ٹرانسلوانیہ سے 390 اور 10 پوائنٹس کے مقابلے سے ہار گیا تھا۔'' چارلی نے اُداسی بھرے لہجے میں کہا۔ ''نہایت خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ ویلز کی ٹیم یوگنڈا سے ہار گئی اور سکاٹ لینڈ کی ٹیم کو لکسمبرگ نے پچھاڑ ڈالا۔''

پڈنگ (گھر پر بنی ہوئی سٹرابری آئس کریم) کھانے سے پہلے مسز ویزلی نے موم بتیاں جلا دی تھیں تاکہ باغیچے میں اندھیرا نہ رہے۔ جب انہوں نے کھانا ختم کیا تو پتنگے میز پر کافی نیچے منڈلانے لگے اور گرم ہوا میں گھاس اور پھولوں کی مہک شامل ہو گئی تھی۔ ہیری کا پیٹ اچھی طرح سے بھر چکا تھا۔ اس نے خوب ڈٹ کر کھایا تھا۔ اسے نہایت فرحت اور خوشگواری کا احساس ہو رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اب اسے دُنیا سے کوئی شکایت باقی نہیں رہی تھی۔ اسے ہنسی آ گئی جب اس نے کروک شانکس سے خوفزدہ ہو کر بھاگتے ہوئے بالشتیوں کو گلاب کی جھاڑیوں کے بیچ چھلانگیں لگاتے ہوئے دیکھا۔

رون نے چاروں طرف کا محتاط جائزہ لے کر جب پوری طرح تسلی کر لی کہ گھرانے کے سبھی لوگ اپنی اپنی باتوں میں مشغول ہیں تو اس نے ہیری سے بہت ہی دھیمی آواز میں پوچھا۔

''سیریس کی کوئی خبر ہے؟''

ہرمائنی نے بھی چاروں طرف دیکھا اور غور سے سننے لگی۔

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''دو خط آئے ہیں۔ وہ ٹھیک ٹھاک لگ رہا ہے۔ میں نے اسے آنے سے پہلے ہی خط لکھا ہے۔ اس کا جواب یہاں کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔''

اسے اچانک یاد آیا کہ اس نے سیریس کو خط کیوں لکھا تھا؟ اور ایک پل کے لئے تو وہ رون اور ہرمائنی کو یہ بتانے کا ارادہ کر رہا تھا کہ اس کے ماتھے کا نشان پھر سے دُکھنے لگا تھا۔ وہ انہیں اپنے اس خواب کے بارے میں بھی بتانا چاہتا تھا جس نے اس کی نیند غارت کر دی تھی۔ لیکن وہ دراصل اس وقت اتنی خوشی اور طمانیت محسوس کر رہا تھا کہ کسی اور کو بھی پریشانی میں ملوث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

’’ذرا وقت تو دیکھو!‘‘ مسز ویزلی نے اچانک اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ’’تم سب کو اپنے اپنے بستروں میں ہونا چاہئے۔ تمہیں کل ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے جانا ہے۔ اس کیلئے تمہیں کل منہ اندھیرے اُٹھنا پڑے گا۔ ہیری! تم اپنے سکول کی لسٹ چھوڑ جانا۔ میں کل جادوئی بازار سے تمہارا سارا سامان لے آؤں گی۔ میں کل باقی سب لوگوں کا سامان لینے کیلئے وہاں جا رہی ہوں۔ ممکن ہے کہ ورلڈ کپ کے بعد اس کام کیلئے وقت نہ مل پائے۔ گذشتہ مرتبہ تو میچ پانچ دن تک چلا تھا......‘‘

’’واہ!...... کاش اس بار بھی ایسا ہی ہو۔‘‘ ہیری نے جوشیلے انداز میں کہا۔

’’ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے!‘‘ پرسی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ’’میں تو یہ سوچ کر ہی دہل جاتا ہوں کہ اگر پانچ دن تک دفتر نہ گیا تو میری میز پر کتنی ساری فائلوں کا ڈھیر اکٹھا ہو جائے گا۔‘‘

’’ہاں! ہوسکتا ہے کہ کوئی ایک بار پھر ڈریگن کا گوبر بھیج دے۔ ہے نا پرسی!‘‘ فریڈ نے کہا۔

’’وہ ڈریگن کا گوبر نہیں تھا بلکہ ناروے سے آیا ہوا کھاد کا ایک نمونہ تھا۔‘‘ پرسی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ’’اس سے میرا کچھ ذاتی تعلق نہیں تھا۔‘‘

’’اس سے ذاتی تعلق ہی تھا۔‘‘ فریڈ نے میز سے اُٹھتے ہوئے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔ ’’کیونکہ وہ ہم نے ہی تو بھیجا تھا......‘‘

چھٹا باب

گھر یری کنجی

ھیری کو ایسا لگا جیسے وہ رون کے کمرے میں ابھی بستر پر لیٹا ہی تھا کہ مسز ویزلی نے جھنجوڑ کر جگا دیا۔

''جانے کا وقت ہو گیا ہے ھیری بیٹا!'' انہوں نے نرم لہجے میں اسے کہا اور پھر وہ رون کے بستر کی طرف بڑھ گئیں۔

ھیری نے اپنی عینک کو ٹٹول کر پہنا اور اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ باہر ابھی تک گہرا اندھیرا تھا۔ ممی کے جگانے پر رون نے نیند کی حالت کچھ بڑبڑایا۔ ھیری نے دیکھا کہ اس کے پاس والے پلنگوں سے بکھرے بالوں والے دو چہرے اپنے کمبلوں سے باہر نکلے۔

''کیا جانے کا وقت ہو گیا ہے؟'' فریڈ نے نہایت بے تابی سے پوچھا۔

انہوں نے خاموشی سے اپنے کپڑے پہنے، نیند کی وجہ سے کسی کا بات کرنے کو جی نہیں چاہ رہا تھا۔ پھر وہ چاروں خوابیدہ کیفیت میں جمائیاں اور انگڑائیاں لیتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھے۔ وہ کچھ دیر بعد باورچی خانے میں داخل ہوئے۔

مسز ویزلی چولہے پر رکھے ہوئے ایک بڑے برتن میں کچھ پکا رہی تھیں۔ وہ اپنی چھڑی سے اس میں موجود چیز کو اتھل پتھل کر رہی تھیں۔ دوسری طرف مسٹر ویزلی میز کے پاس بیٹھ کر چرمئی کاغذوں کے بڑے ٹکٹوں کی جانچ پڑتال کر رہے تھے۔ جب لڑکے اندر داخل ہوئے تو انہوں نے سر اُٹھا کر دیکھا اور اپنی بانہیں پھیلا لیں تاکہ لڑکے ان کے کپڑوں کو اچھی طرح دیکھ سکیں۔ مسٹر ویزلی نے گالف والا جمپر اور بہت پرانی جینز کی پتلون پہن رکھی تھی جو ان کے لحاظ سے تھوڑی زیادہ بڑی تھی لیکن چمڑے کی موٹی بیلٹ سے کس کر بندھی ہوئی تھی۔

''تمہیں کیا لگتا ہے؟'' انہوں نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔ ''ہمیں عام لوگوں کی طرح دکھائی دینا چاہئے۔ کیا میں ماگلوؤں جیسا دکھائی دے رہا ہوں۔''

''بالکل...... بہت عمدہ!'' ھیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بل، چارلی اور پرسی...... پرسی کہاں ہیں؟'' جارج نے کہا جو آخر میں جمائی کو روک نہیں پایا تھا۔

''وہ لوگ نقاب اُڑان سے وہاں پہنچیں گے۔'' مسز ویزلی نے بتایا۔ وہ اب بڑے برتن کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے میز کی طرف لا

رہی تھیں۔اور پھر وہ کٹوریوں میں دلیے جیسا کھانا ڈالنے لگیں۔''اس لئے وہ تھوڑی دیر تک اور سو سکتے ہیں۔''

ہیری جانتا تھا کہ ثقاب اُڑان مشکل کام تھا۔اس کا مطلب تھا کہ ایک جگہ سے غائب ہو کر دوسری جگہ پر ٹھیک اسی وقت پر ہی ظاہر ہو جانا۔یعنی پلک جھپکتے ہی ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچ جانا ہی ثقاب اُڑان کہلاتا تھا۔

''تو وہ اب تک سو رہے ہیں؟'' فریڈ نے شکایتی انداز میں کہا اور دلیے کی کٹوری اپنی طرف کھینچ لی۔''ہم بھی ثقاب اُڑان کیوں نہیں بھر سکتے؟''

''کیونکہ ابھی تمہاری عمر نہیں ہوئی ہے۔اور تم نے اس کی تربیت حاصل نہیں کی اور نہ ہی امتحان پاس کیا ہے۔'' مسز ویزلی نے جھڑکتے ہوئے کہا۔''اوہ! یہ دونوں لڑکیاں کہاں رہ گئیں؟''

وہ تیزی سے باورچی خانے سے باہر نکلیں۔سیڑھیاں چڑھنے کی آواز سنائی دی۔

''ثقاب اُڑان کیلئے امتحان بھی پاس کرنا پڑتا ہے؟'' ہیری نے حیران ہو کر پوچھا۔

''اوہ ہاں!'' مسٹر ویزلی نے ٹکٹیں پرانی جینز کے پچھلی جیب میں سنبھال کر رکھتے ہوئے کہا۔''محکمہ جادوئی ذرائع آمدورفت نے تھوڑا عرصہ پہلے ہی دو لوگوں پر لائسنس کی عدم موجودگی میں ثقاب اُڑان بھرنے پر بھاری جرمانہ عائد کیا ہے۔ثقاب اُڑان بھرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔اگر صحیح طریقے کا استعمال نہ کیا جائے تو اس سے بہت ساری مشکلیں پیدا ہو سکتی ہیں۔جن دو لوگوں کے بارے میں میں بات کر رہا تھا، وہ ثقاب اُڑان بھرنے کی کوشش میں منقسم ہو گئے تھے۔''

ہیری کے علاوہ میز پر موجود سب لوگوں کے منہ سے آہ نکل گئی تھی۔

''منقسم ہو گئے تھے!......اس کا کیا مطلب ہوا؟'' ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔

''ان کا نصف دھڑ پیچھے چھوٹ گیا تھا۔'' مسٹر ویزلی نے اپنے دلیے میں چٹنی کے کئی چمچ ڈالتے ہوئے کہا۔''ظاہر ہے......وہ پھنس کر رہ گئے تھے۔وہ اِدھر بھی نہیں ہل سکتے تھے اور اُدھر بھی نہیں۔مصیبت سے باہر نکلنے کیلئے انہیں جادوئی ایمرجنسی سکواڈ کا انتظار کرنا پڑا۔اس میں بہت سی کاغذی کارروائی کرنا پڑی۔جن ماگلوؤں نے ان کے نصف دھڑ کو سڑک پر پڑے دیکھا تھا، ان کی سب کی یادداشت مٹانا پڑی......''

ہیری کے ذہن میں اچانک یہ تصور ابھر آیا کہ پرائیویٹ ڈرائیو کے فٹ پاتھ پر کسی کے صرف دو پیر اور ایک آنکھ پڑی ہو جو ادھر ادھر دیکھنے کیلئے پتلی گھما رہی ہو۔

''وہ ٹھیک تو ہو گئے تھے......؟'' ہیری نے حیران ہو کر پوچھا۔

''اوہ ہاں!'' مسٹر ویزلی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔''لیکن ان پر بھاری جرمانہ عائد کیا گیا۔اسے اتارنے میں کافی لمبا وقت لگ جائے گا۔ویسے مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ اس کام کو جلدی ہی دوبارہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ثقاب اُڑان بھرنے میں کئی جھنجٹ ہوتے

ہیں۔ بہت سارے قابل جادوگر بھی اس جھنجھٹ میں نہیں پڑتے۔ وہ ثقاب اُڑان کے بجائے اپنے بھاری ڈنڈوں کا سفر زیادہ پسند کرتے ہیں......سست رفتار مگر محفوظ ترین......''

''لیکن بل، چارلی ار پرسی تو یہ کام کر سکتے ہیں؟''

''چارلی کو دوبار امتحان دینا پڑا تھا۔'' فریڈ نے مسکرا کر چہکتے ہوئے بتایا۔ ''وہ پہلی بار میں فیل ہو گیا تھا کیونکہ وہ جہاں جانا چاہتا تھا۔ وہاں سے پچاس میل دور ایک شاپنگ مال میں پہنچ گیا تھا۔ مزے کی بات ہے کہ وہ شاپنگ مال میں خریداری کرنے والی ایک بوڑھی عورت کے سر پر جا اترا تھا جو خوف سے ہی بے ہوش ہو گئی تھی......''

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے۔ وہ دوسری بار میں تو پاس ہو گیا تھا۔'' مسز ویزلی نے جلدی دے کہا۔ وہ اب دوبارہ باورچی خانے میں داخل ہو چکی تھیں۔ تمام لوگ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''پرسی ابھی دو ہفتے پہلے ہی پاس ہوا ہے۔'' جارج نے کہا۔ ''تب سے وہ ہر صبح ثقاب اُڑان کے ذریعے ہی باورچی خانے میں آتا ہے، کہیں سیڑھیاں اترنے کی زحمت نہ اُٹھانا پڑے۔ دراصل وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ وہ ہر کام کو بخوبی سرانجام دے سکتا ہے۔''

راہداری میں قدموں کی چاپ سنائی دی اور پھر ہر مائنی اور جینی کے چہرے دکھائی دیئے جو سوجے ہوئے اور نیند کے خمار میں ڈوبے ہوئے تھے۔

''ہمیں اتنی جلدی کیوں اُٹھنا پڑا؟'' جینی نے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے میز پر پہنچ کر پوچھا۔ وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

''دراصل ہمیں تھوڑا پیدل چلنا پڑے گا۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔

''کیا؟'' ہیری چونک کر بولا۔ ''کیا ہم پیدل چل کر وہاں جائیں گے جہاں ورلڈ کپ ہونے والا ہے؟''

''نہیں......نہیں! وہ جگہ تو میلوں دور ہے۔'' مسٹر ویزلی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ''ہمیں تو صرف تھوڑی دور تک ہی پیدل جانا ہوگا۔ مسئلہ یہ ہے کہ اتنے سارے جادوگروں کا ساتھ مل کر پیدل چلنا ماگلوؤں کی توجہ اپنی طرف مبذول کر سکتا ہے۔ وہ پیدل چلنے والے گروہ کو شک کی نگاہوں سے دیکھیں گے۔ ہمیں اپنے اچھے وقتوں میں بھی سفر کرتے وقت انتہائی محتاط انداز اپنانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیوڈچ ورلڈ کپ جیسی بڑی تقریب کے موقع پر تو......''

''جارج!'' مسز ویزلی اچانک زور سے چیخیں جس کی وجہ سے بات ادھوری رہ گئی اور سب لوگ چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔

''کیا ہوا؟'' جارج نے نہایت معصومیت سے پوچھا۔ لیکن کسی کو بھی اس کے چہرے پر چھائی ہوئے معصومیت پر بھروسہ نہیں ہوا۔

''تمہاری جیب میں کیا ہے؟''

''کچھ بھی نہیں......''

’’مجھ سے جھوٹ مت بولو......‘‘

اسی لمحے مسز ویزلی نے اپنی چھڑی اُٹھا کر جارج کی جیب کی طرف گھمائی۔’’باہر نکلو......‘‘

جارج کی جیب سے کئی کئی چھوٹی چمکیلی اور رنگ برنگی چیزیں باہر نکل پڑیں۔اس نے انہیں لپک کر پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا۔وہ تمام چیزیں ہوا میں اڑتی ہوئیں مسز ویزلی کے ہاتھ میں جا پہنچیں۔

’’ہم نے تمہیں کہا تھا نا...... کہ ان سب چیزوں کو تلف کر دو۔‘‘مسز ویزلی کا چہرہ غصے سے لال بھبھوکا ہو گیا۔ان کے ہاتھ میں لوزہ ٹافیوں کے کئی پیکٹ تھے۔’’ہم نے تمہیں کہا تھا کہ یہ چیزیں ہمیں دوبارہ نظر نہیں آنا چاہئے۔چلو!تم دونوں اُٹھ کر اپنی جیبیں خالی کرو۔‘‘

یہ منظر بڑا حیران کن اور ناخوشگوار تھا۔یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ جڑواں بھائی بڑی بھاری مقدار میں لوزہ ٹافیاں گھر سے باہر لے جانے کی منصوبہ بندی بنائے ہوئے تھے۔مسز ویزلی نے ایک معمولی جادوئی کلمے سے ان کی سازش کو ناکام بنا دیا تھا اور ان کے کپڑوں میں سے تمام غیر قانونی ٹافیاں برآمد کر لیں۔

’’باہر نکلو...... باہر نکلو...... ہر جگہ سے باہر نکلو......‘‘ وہ غصے سے چلا کر چھڑی گھماتے ہوئے غرائیں اور پھر ٹافیوں کے کئی پیکٹ ان کے کپڑوں کی ان گنت جگہوں سے باہر نکلنا شروع ہو گئے، جارج کی جیکٹ کا استر پھٹ گیا اور وہاں چھپی ہوئی ٹافیاں نکل کر زمین پر گر گئیں۔فریڈ کی جینز کی پتلون کے چوڑے پائنچے ادھڑ گئے اور وہاں سے بھی ٹافیاں نکلیں۔یہ کہا جائے کہ ان دونوں کے جسم پر موجود کپڑے بری طرح سے ادھڑ گئے تھے تو غلط نہیں ہو گا۔فرش پر لوزہ ٹافیوں کا ڈھیر پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

مسز ویزلی نے اپنی چھڑی کو اشارہ کیا تو ٹافیوں ڈھیر ہوا میں پرواز کرتا ہوا گھر سے باہر نکل گیا اگلے ہی لمحے اس میں آگ بھڑک اُٹھی اور وہ سب جل کر بھسم ہو گیا۔وہ دونوں ملتجیانہ نظروں سے دیکھتے رہ گئے۔

’’انہیں بنانے میں ہم نے پورے چھ مہینے کڑی محنت کی تھی!‘‘فریڈ چیختا ہوا بولا۔

’’اوہ!چھ مہینے کا وقت خرچ کرنے کیلئے اچھا مشغلہ ڈھونڈا تم لوگوں نے......‘‘مسز ویزلی غصے سے دھاڑتی ہوئی بولیں۔’’نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اوڈبلیوایل (OWLs) میں معمولی نمبر......اس میں واقعی حیرانگی والی کوئی بات نہیں ہے۔‘‘

جب وہ چلنے کیلئے اُٹھے تو گھر کا ماحول بالکل سازگار نہیں تھا۔غصے اور ناراضگی کی گھٹن پھیلی ہوئی تھی۔مسٹر ویزلی نے جب مسز ویزلی کو الوداع کہا تو ان کے چہرے کر غصے کے تاثرات جھلک رہے تھے،وہ ان دونوں کو شعلہ بار نظروں سے گھور رہے تھے۔لیکن ان سے زیادہ غصہ تو جڑواں بھائیوں کے چہرے پر چھایا ہوا تھا،وہ ٹافیاں چھن جانے پر بے حد ناراض دکھائی دے رہے تھے۔انہوں نے اپنے بستے اپنی کمر پر لادے اور پیر پٹختے ہوئے باورچی خانے سے باہر نکل گئے۔انہوں نے اپنی ممی کو سلام کرنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔

’’سفر خیریت سے پورا ہو۔‘‘مسز ویزلی نے دھیمے لہجے میں کہا۔پھر انہوں نے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر دور جاتے ہوئے جڑواں بھائیوں کی طرف کہا بلند آواز میں کہا۔’’اور تم دونوں کان کھول کر سن لو۔واپسی پر مجھے کوئی شکایت نہیں ملنا چاہئے۔‘‘ان

دونوں جڑواں بھائیوں نے نہ تو پلٹ کر دیکھا اور نہ ہی کوئی جواب دینا پسند کیا۔

''میں بل، چارلی اور پرسی کو دن چڑھتے ہی بھیج دوں گی۔'' مسز ویزلی نے مسٹر ویزلی کو کہا جب وہ ہیری، رون، ہرمائنی اور جینی کو ساتھ فریڈ اور جارج کے تعاقب میں جا رہے تھے۔ جلد ہی وہ سب اندھیرے میں کہیں گم ہو گئے۔ مسز ویزلی نے دروازہ بند کر لیا۔

باہر کافی خنکی چھائی ہوئی تھی اور چاند کھلے آسمان میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ آسمان میں دائیں طرف کے بڑے حصے پر پھیلی ہوئی سبز روشنی اس امر کا اشارہ دے رہی تھی کہ صبح ہونے ہی والی ہے۔ ہیری پیدل چلتے ہوئے ان خیالوں میں گم تھا کہ کیوڈچ ورلڈ کپ کا فائنل دیکھنے کیلئے اس وقت ہزاروں کی تعداد میں جادوگر اپنے اپنے گھروں سے نکل کر تیزی سے سٹیڈیم کی طرف جا رہے ہوں گے۔ اس نے اپنے قدموں کی رفتار تیز کر لی تھی اور مسٹر ویزلی کے پہلو میں ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرنے لگا۔

''مسٹر ویزلی! ماگلوؤں کو دکھائی دیئے بغیر سب لوگ وہاں کیسے پہنچیں گے؟'' اس نے حیرت سے پوچھا۔

''یہ ایک وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا بڑا پیچیدہ انتظامی مسئلہ ہے۔'' مسٹر ویزلی گہری سانس لیتے ہوئے بولے۔ ''مصیبت یہ ہے کہ کم از کم ایک لاکھ سے زائد جادوگر ورلڈ کپ کا میچ دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس اتنی بڑی جگہ نہیں ہے جہاں اتنے سارے جادوگروں کو ایک ساتھ بٹھانے کا اہتمام کیا جا سکے اور عارضی رہائش گاہیں بھی مہیا کی جائیں۔ ہمارے پاس ایسی دو جگہیں تو ہیں جہاں ماگلو بالکل نہیں گھوم سکتے۔ لیکن جادوئی بازار یا پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر ایک لاکھ جادوگروں کو اکٹھا کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ہمیں ماگلوؤں کی پہنچ سے دور ایک بڑا ویران جنگل تلاش کرنا پڑا۔ اور پھر متعدد احتیاطی تدابیر کا فوری بندوبست کرنا پڑا جن سے ماگلوؤں کو وہاں کا پتہ نہ چل پائے۔ جنگل کو ماگلوؤں کی نظروں سے ڈھانپنا پڑا۔ اس کام کیلئے محکمہ جادوئی وزارت پچھلے کئی مہینوں سے انتھک محنت کر رہا ہے۔ ظاہر ہے سب سے پہلے تو ہمیں میچ دیکھنے والوں کی آمد کے طریقوں کا انتظام کرنا تھا۔ اس لئے یہ طے کیا گیا کہ سستے ٹکٹ خریدنے والوں کو دو ہفتے پہلے ہی آنا پڑے گا۔ سب کو اس بات سے خبردار کر دیا گیا تھا کہ ماگلوؤں کی گاڑیوں کا استعمال کم سے کم جادوگر کریں۔ ورنہ ان کی بسوں اور ٹرینوں میں بھیڑ مچ جائے گی جو انہیں ہماری طرف متوجہ کر سکتی ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ دُنیا بھر سے جادوگر یہاں آ رہے ہیں۔ یہ واضح ہے کہ بہت سارے جادوگر ثقاب اڑان بھر سکتے ہیں لیکن ان کے نمودار ہونے کیلئے ہمیں ایسی جگہوں کا بندوبست کرنا پڑا جو ماگلوؤں کی گزرگاہوں سے کافی دور تھیں۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ ان کے نمودار ہونے کے مقام یقیناً جنگل کے اندر ہی کہیں بنائے گئے ہوں گے۔ جو لوگ ثقاب اڑان کو استعمال نہیں کرنا چاہتے یا نہیں کر سکتے ہیں ان کیلئے ہم نے گھریری کنجیوں کا بندوبست کیا ہے۔ یہ گھریری کنجیاں جادوگروں کو پہلے سے طے کئے گئے وقت پر ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچا دیتی ہیں۔ یہ ثقاب اڑان جیسا ہی انتظام ہے مگر اس میں ذاتی کوشش کا عمل دخل نہیں ہوتا۔ ضرورت پڑنے پر ایک ہی وقت میں بہت سارے لوگ ایک ساتھ سفر کر سکتے ہیں۔ دو سو کے قریب گھریری کنجیاں محتاط حکمت عملی سے پورے برطانیہ میں الگ الگ جگہوں پر رکھی گئی ہیں۔ ہمارے گھر کے سب سے پاس والی گریری کنجی 'سٹوٹش ہیڈ' پہاڑی کی چوٹی پر رکھی گئی ہے، اس لئے

ہم وہیں جارہے ہیں......''

مسٹر ویزلی نے آگے کی طرف اشارہ کیا جہاں آوٹری سینٹ کیچ پول نامی گاؤں سے دور ایک بڑی پہاڑی دکھائی دے رہی تھی۔

''گھریری کنجیاں کس طرح کی چیزیں ہوسکتی ہیں؟'' ہیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

''یہ کوئی بھی چیز ہوسکتی ہے۔'' مسٹر ویزلی نے دھیمے لہجے میں بتایا۔''ظاہر ہے کہ ہم بے کار دکھائی دینے والی چیزوں کو ہی گھریری کنجیاں بناتے ہیں تاکہ ماگلو انہیں دیکھ کر ان پر توجہ نہ دیں اور نہ ہی ان کے ساتھ کسی قسم کا کھلواڑ کرنے کی کوشش کریں۔ ایسا سامان جسے وہ کچرا سمجھتے ہیں......''

وہ اندھیرے میں گاؤں کی سڑک پر چلتے رہے۔ گھمبیر سناٹے میں ان کے قدموں کی آہٹ گونج رہی تھی۔ جب وہ گاؤں کے قریب سے ہوتے ہوئے گزرے تو آسمان میں ہلکی ہلکی روشنی پھوٹنے لگی تھی۔ اس کا رنگ سیاہی سے بدل کر گہری نیلاہٹ میں بدل رہا تھا۔ ہیری کو اپنے ہاتھ پیر سردی سے سن ہوتے محسوس ہونے لگے۔ مسٹر ویزلی بار بار اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھ رہے تھے۔

سٹولٹس ہیڈ پہاڑی پر چڑھائی کو طے کرتے ہوئے ان کی سانسیں پھولنے لگیں۔ اب ان میں مزید گفتگو کرنے کی ہمت باقی نہ رہی تھی۔ خرگوشوں کے چھپے ہوئے بلوں میں کبھی کبھار پاؤں پھنسنے سے وہ لڑکھڑا جاتے تھے۔ کئی بار وہ گھاس کے گھنے اور چکنے گچھوں پر پھسلتے پھسلتے بچے۔ ہیری کی ہر سانس اس کے سینے میں چبھ رہی تھی اور اسے اپنے پیر اکڑتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ جب آخر کار اس کے پاؤں ہموار سطح پر آگئے تو اسے بڑی طمانیت محسوس ہوئی۔

''اوہ!'' مسٹر ویزلی ہانپتے ہوئے بولے۔ انہوں نے اپنی عینک اتار کر سوئیٹر سے رگڑ کر صاف کی اور دوبارہ پہنتے ہوئے کہا۔ ''ہم وقت پر پہنچنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ ہمارے پاس ابھی بھی دس منٹ کا وقت باقی بچا ہے......''

ہرمائنی بھی آخر پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گئی۔ اس نے اپنا سینہ پکڑ رکھا تھا۔

''اب ہمیں گھریری کنجی کو تلاش کرنا ہے۔'' مسٹر ویزلی زمین پر ادھر ادھر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔''کوئی بڑی چیز نہیں ہوگی...... چلو سب مل کر تلاش کرو......''

وہ لوگ الگ الگ سمتوں میں گھریری کنجی کو تلاش کرنے لگے۔ بہرحال ابھی انہیں دو ہی منٹ ہوئے تھے کہ اسی وقت پرسکون ہوا میں ایک سرسراتی ہوئی آواز گونجی۔

''یہاں آجاؤ آرتھر......سیڈرک! تم بھی آجاؤ...... مجھے گھریری کنجی مل گئی ہے۔''

تاروں سے بھرے آسمان میں پہاڑی کے دوسرے کنارے پر دو لمبے عکس دکھائی دے رہے تھے۔

''آموس!'' مسٹر ویزلی مسکرا کر چلانے والے آدمی کی طرف بڑھے۔ باقی سب لوگ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ مسٹر ویزلی نے ایک سرخ چہرے والے جادوگر سے ہاتھ ملایا جس کی ڈاڑھی چھوٹی اور بھوری تھی اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک گندا

اور پرانا بدبودار جوتا پکڑا ہوا تھا۔

''یہ آموس ڈیگوری ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے سب سے ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ ''یہ محکمہ قاعدہ جات اور جادوئی جانداروں کے نظم وضبط کے شعبے میں کام کرتے ہیں۔ تم لوگ ان کے بیٹے سیڈرک کو تو جانتے ہی ہو گے......''

سیڈرک ڈیگوری، سترہ سال کا پرکشش جوان لڑکا تھا جس کا کسرتی جسم دیکھ کر کوئی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ وہ ہوگورٹس سکول میں ہفلل پف فریق میں پڑھتا تھا اور ان کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان اور متلاشی بھی تھا۔

''کیسے ہو؟'' سیڈرک نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''بالکل ٹھیک!'' سب نے اس کی غیر متوقع موجودگی پر عجیب سے انداز میں کہا۔ البتہ جارج اور فریڈ نے محض سر ہلا کر اشارہ کیا تھا۔ سیڈرک نے گذشتہ برس کے کیوڈچ مقابلوں میں گری فنڈر کی ٹیم کو ہرا دیا تھا۔ شاید اس بات کیلئے انہوں نے اسے ابھی تک معاف نہیں کیا تھا۔

''آپ کو کافی مسافت پیدل طے کرنا پڑی ہوگی؟'' سیڈرک نے مسٹر ویزلی کی طرف سر گھما کر پوچھا۔

''کچھ زیادہ دور نہیں!'' مسٹر ویزلی نے ہنس کر کہا۔ ''ہم گاؤں کے دوسرے سرے پر ہی تو رہتے ہیں......اور تم؟''

''ہمیں تو رات دو بجے اُٹھنا پڑا...... ہے نا سیڈرک؟ جب سیڈرک ثقاب اُڑان کے امتحان میں پاس ہو جائے گا تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔ پھر بھی...... مجھے کوئی شکایت نہیں ہے......ایک بورہ گیلن بھی ملیں تب بھی میں کیوڈچ ورلڈ کپ دیکھنے کا موقعہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا......اور ٹکٹ بھی لگ بھگ اتنے ہی گیلن میں ملتے ہیں...... ویسے ایسا لگتا ہے کہ یہ سودا کچھ مہنگا نہیں رہا......'' آموس ڈیگوری نے تینوں ویزلی لڑکوں، ھیری، ہرمائنی اور جینی کو مسکرا کر دیکھا۔ ''آرتھر! یہ سب بچے تمہارے ہی ہیں......؟''

''اوہ نہیں! صرف سرخ بالوں والے بچے ہی میرے ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے اپنے بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ ہرمائنی ہے، رون کی دوست اور یہ ھیری ہے رون کا دوست۔''

''اوہ میرے خدا!'' آموس ڈیگوری کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ ''ھیری...... ھیری پوٹر؟''

''ہاں!'' ھیری نے کہا۔

ھیری اس بات کا عادی ہو گیا تھا کہ اس سے ملتے وقت لوگ اس کی طرف بڑے اشتیاق اور حیرت بھری نظروں سے دیکھتے تھے اور ان کی پہلی نظر فوراً اس کے ماتھے کے زخم والے نشان پر جا ٹھہرتی تھی۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ اس بات پر ہمیشہ ہی پریشان ہو جاتا تھا۔

''سیڈرک نے تمہارے بارے میں بتایا تھا۔'' آموس ڈیگوری نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''اس نے گذشتہ سال تمہارے خلاف کھیلے گئے کیوڈچ میچ کے بارے میں مجھے بتایا تھا...... میں اس سے کہا تھا کہ سیڈرک یہ تمہارے ماں باپ کیلئے کتنا عجیب اور خوشگوار احساس رہے گا کہ تم نے...... تم نے 'ھیری پوٹر' کو ہرا دیا۔''

ہیری کو اس بات کا کوئی جواب سجھائی نہیں دیا۔ اس لئے وہ چپ چاپ کھڑا رہا۔ فریڈ اور جارج کی تیوریاں ایک بار پھر چڑھ گئیں۔ سیڈرک تھوڑا شرمندہ دکھائی دے رہا تھا۔

''ڈیڈی! ہیری اپنے بھاری ڈنڈے سے گر گیا تھا۔'' اس نے بڑبڑا کر کہا۔ ''میں نے آپ کو بتایا تو تھا...... اس کے ساتھ حادثہ پیش آ گیا تھا......''

''ہاں! لیکن تم تو نہیں گرے تھے...... ہے نا!'' آموس ڈیگوری نے خوشی سے اپنے بیٹے کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''میرا سیڈرک بہت ہی سیدھا سادا اور شریف لڑکا ہے۔ لیکن سب سے عمدہ کھلاڑی ہی جیتتا ہے...... مجھے یقین ہے کہ ہیری بھی یہی کہے گا ہے نا؟ ایک کھلاڑی اپنے بھاری ڈنڈے سے گر جاتا ہے، دوسرا اپنے بھاری ڈنڈے پر جما رہتا ہے اور نہیں گرتا...... اب یہ بتانے کیلئے کسی خاص عقل کی ضرورت نہیں ہے کہ کون سا کھلاڑی زیادہ اچھا ہے......''

''اب تو روانہ ہونے کا وقت ہو گیا ہے آموس!'' مسٹر ویزلی نے بیچ میں پڑتے ہوئے کہا۔ انہوں نے دوبارہ گھڑی پر نظر ڈالی۔ ''کیا کوئی اور بھی آنے والا ہے؟''

''نہیں! لگ بھگ گھر کے سبھی لوگ ایک ہفتہ پہلے ہی وہاں پہنچ گئے ہیں اور فاؤسٹس گھرانے کو ٹکٹ ہی نہیں مل پائے ہیں۔'' مسٹر ڈیگوری نے کہا۔ ''اس علاقے میں اور کوئی تو ہے نہیں...... ہے نا؟''

''ہاں یہ بات تو ہے!'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''اوہ! اب بس ایک ہی منٹ باقی بچا ہے...... اچھا رہے گا کہ ہم تیاری کر لیں......'' انہوں نے ہیری اور ہرمائنی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں گھر یری کنجی کو چھونا ہے۔ بس اتنا ہی کافی ہوگا۔ ایک انگلی سے بھی کام چل جائے گا۔''

چونکہ ان لوگوں کی کمر پر بھاری سامان لدا ہوا تھا اس لئے تھوڑی مشکل سے نو لوگ اس پرانے گندے جوتے کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ جسے آموس ڈیگوری نے پکڑ رکھا تھا۔ پہاڑی پر ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور وہ سبھی ایک دائروی انداز میں ساتھ ساتھ کھڑے تھے۔ سبھی خاموشی سے انتظار کر رہے تھے۔ اچانک ہیری کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اگر اس وقت یہاں کوئی ماگلو آ جائے تو اسے یہ منظر کتنا عجیب دکھائی دے گا...... ہلکے اندھیرے میں نو لوگ پر اسرار انداز میں دائرہ بنا کر کھڑے تھے جن میں بچے بھی شامل تھے۔ ایک گندے اور پرانے جوتے کو ہاتھ میں پکڑے انتظار کر رہے تھے......

''تین......'' مسٹر ویزلی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑائے۔ ''دو...... ایک......''

یہ فوراً ہی ہو گیا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے اس کی ناف کے پیچھے لگا ہوا آنکڑہ اچانک ناقابل مزاحمت کے ساتھ آگے کی طرف اُڑنے لگا۔ اس کے پاؤں زمین سے اوپر اُٹھ گئے۔ اسے رون اور ہرمائنی اپنے دونوں پہلوؤں میں اڑتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے کیونکہ ان کے کندھے اس کے کندھوں سے بار بار ٹکرا رہے تھے۔ وہ تیزی سے گرجتی ہوئی ہوا اور گڈمڈ ہوتے ہوئے رنگوں کے بیچ میں

اُڑ رہے تھے۔اس کی چھنگلیا انگلی جوتے کے ساتھ اس طرح چپکی ہوئی تھی جیسے وہ مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچ رہی ہو اور پھر......
اس کے پیر زمین سے ٹکرائے۔ رون کے ٹکرانے سے ہیری زمین گر گیا۔ گھریری کنجی اس کے سر کے پاس دھم سے زمین پر جا گری۔ ہیری نے اوپر دیکھا۔ مسٹر ویزلی، مسٹر ڈیگوری اور سیڈرک اب بھی ہوا کھڑے تھے حالانکہ ان کے بال بکھر چکے تھے۔ باقی سبھی لوگ زمین پر گرے ہوئے دکھائی دیئے۔ ایک آواز آئی۔

''سٹوٹش ہیڈ پہاڑی سے پانچ بج کر سات منٹ والی گھریری کنجی پہنچ چکی ہے......''

☆☆☆☆

ساتواں باب

بیگ مین اور کراؤچ

ہیری، رون کو پرے ہٹا کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ وہ دھند بھرے ویرانے میں پہنچ گئے تھے۔ اب کے سامنے دو تھکے اور چڑچڑے دکھائی دینے والے جادوگر کھڑے تھے۔ جن میں سے ایک کے ہاتھ میں بڑی سی سنہری گھڑی تھی جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں چرمئی کاغذوں کا پلندہ اور قلم تھا۔ دونوں نے ہی ماگلوؤں کے کپڑے پہن رکھے تھے لیکن وہ یہ کپڑے نہایت بچگانہ انداز میں پہنے ہوئے تھے۔ گھڑی والے آدمی نے اونی پینٹ کوٹ کے ساتھ ران تک اونچے جوتے پہن رکھے تھے جو جوتوں کے غلاف سمیت تھے۔ جبکہ اس کا ساتھی چنٹوں والا لہنگا اور کمبل جیسا چوغہ پہنے ہوئے تھا جس میں سر ڈالنے کیلئے ایک بڑا سوراخ تھا۔

''صبح بخیر...... مسٹر باسل!'' مسٹر ویزلی نے لہنگے والے جادوگر کو جوتے والی گھریری کنجی تھماتے ہوئے کہا۔ اس جادوگر نے جوتا لے کر پاس رکھے ہوئے ایک بڑے کھلے صندوق میں پھینک دیا۔ جس میں استعمال شدہ گھریری کنجیاں پڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری کو اس صندوق میں ایک پرانا اخبار، مشروبات کے خالی ڈبے، بوتلیں اور چرمرے فٹ بال دکھائی دیئے۔

''ہیلو آرتھر!'' باسل نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ''ڈیوٹی پر تو نہیں ہو...... ہے نا؟ کچھ لوگوں کا نصیب بڑا اچھا ہوتا ہے...... ہم یہاں رات بھر سے کام کر رہے ہیں...... اچھا یہی رہے گا کہ تم جلدی ہی چلے جاؤ۔ سوا پانچ بجے کالے جنگل سے جادوگروں کا ایک بڑا جم گھٹا یہاں آنے والا ہے...... ذرا ٹھہرو!...... میں تمہارے خیمے کی جگہ بتا تا ہوں...... ویزلی کہاں ہے؟...... ویزلی......؟'' اس نے اپنے چرمئی کاغذوں کے پلندے کو الٹ پلٹ کرنا شروع کر دیا۔ ''اوہ یہ رہا!...... اس طرف چوتھائی میل پیدل چلنا ہوگا۔ پہلا ہی میدان ہے۔ تمہارے علاقے کے منتظم کا نام ہے مسٹر رابرٹس!...... ڈیگوری! تمہارے خیمہ وہاں دوسرے میدان میں ہے۔ وہاں تم مسٹر پینس سے مل لینا......''

''شکریہ باسل!'' مسٹر ویزلی نے کہا اور باقی سب کو اپنے عقب میں آنے کا اشارہ کیا۔ وہ بنجر ویرانے میں چل دیئے۔ حالانکہ دھند میں انہیں زیادہ کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ تقریباً بیس منٹ بعد ایک دروازے کے پاس پتھر سے بنا چھوٹا جھونپڑا دکھائی دیا۔ اس کے دوسری طرف دور تک ہیری کو خیموں کے لمبی لمبی قطاریں دکھائی دیں۔ خیمے جنگل کے ایک کنارے پر وسیع و عریض میدان میں

نصب کئے گئے تھے۔انہوں نے ڈیگوری اور سیڈرک کو الوداع کہا اور جھونپڑے کے دروازے کی طرف چل دیئے۔

ایک آدمی دروازے پر کھڑا خیموں کا جائزہ لینے میں مصروف دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری ایک نظر میں ہی سمجھ گیا کہ کئی ایکڑوں تک یہاں صرف یہی حقیقی ماگلو تھا۔ جب اس آدمی نے قدموں کی چاپ سنی تو اس نے اپنا سر گھما کر ان کی طرف دیکھا۔

''صبح بخیر!'' مسٹر ویزلی نے چہکتے ہوئے بولے۔

''صبح بخیر......'' ماگلو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

''کیا آپ ہی مسٹر رابرٹس ہیں؟''

''ہاں میں ہی ہوں۔'' اس نے کہا۔ ''اور آپ کون ہیں؟''

''ویزلی......دو خیمے ہیں......دو دن پہلے ہی بک کرائے تھے۔''

''ٹھیک ہے۔'' مسٹر رابرٹس نے پر ٹنگی ہوئی فہرست کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''آپ کو وہاں جنگل میں جگہ ملی ہے، صرف ایک رات ہی رُکیں گے؟''

''ہاں!'' مسٹر ویزلی نے جواب دیا۔

''آپ ابھی ادائیگی کریں گے؟'' مسٹر رابرٹس نے سوال کیا۔

''ہاں!......ٹھیک ہے......بالکل......'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ وہ جھونپڑے سے کچھ دور ہٹ گئے اور اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے ہیری کو اپنے پاس بلایا۔ ''میری مدد کرو ہیری!'' انہوں نے اپنی جیب سے ماگلوؤں کے نوٹوں کی گڈی نکالی اور اس میں سے نوٹ نکالنے لگے۔ ''یہ دس کا نوٹ ہے؟ آہا......مجھے اس پر لگے ہندسے دکھائی دے رہے ہیں......اور یہ یقیناً پانچ کا ہوگا؟''

''یہ بیس کا ہے......'' ہیری نے دھیمی آواز میں سرگوشی کی۔ انہیں اس بات سے پریشانی ہو رہی تھی کہ مسٹر رابرٹس ان کی باتیں سننے کی کوشش کر رہے تھے۔

''اوہو......یہ بیس کا ہے......مجھے ماگلوؤں کے نوٹ سمجھ میں نہیں آتے ہیں......''

جب مسٹر ویزلی صحیح نوٹ لے کر واپس پلٹے تو مسٹر رابرٹس نے اچانک پوچھا۔

''کیا آپ غیر ملکی ہیں......؟''

''غیر ملکی؟'' مسٹر ویزلی کے چہرے پر حیرت پھیل گئی۔

''آپ پہلے فرد نہیں ہیں جنہیں نوٹوں کے ساتھ دقت پیش آئی ہو۔'' مسٹر رابرٹس نے ان کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''دس منٹ پہلے دو لوگوں نے مجھے سونے کے بڑے سکے دینے کی کوشش کی تھی۔''

''کیا واقعی......؟'' مسٹر ویزلی نے بوکھلا کر کہا۔

مسٹر رابرٹس نے بقیہ دینے کیلئے اپنے غلّے میں ہاتھ ڈالا۔

’’یہاں پہلے کبھی اتنا ہجوم نہیں ہوا۔‘‘ اس نے دھند بھرے میدان کی طرف دیکھتے ہوئے اچانک کہا۔ ’’سینکڑوں لوگوں نے پہلے سے جگہ بک کرائی ہے۔ عام طور پر لوگ اچانک ہی نجانے کہاں سے نمودار ہو جاتے ہیں......‘‘

’’اوہ حیرت انگیز......!‘‘ مسٹر ویزلی نے بقیہ لینے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا لیکن اس نے بقیہ پیسے نہیں لوٹائے۔

’’یہاں ہر جگہ کے لوگ ہیں بہت سارے تو غیر ملکی ہیں، یہ صرف غیر ملکی ہی نہیں...... بڑی عجیب طرح کے لوگ ہیں۔ ایک آدمی تو لہنگا اور چوغہ پہن کر گھوم رہا تھا......‘‘

’’کیا اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا؟‘‘ مسٹر ویزلی نے فکر مندی سے پوچھا۔

’’ایسا لگتا ہے کہ......ایسا لگتا ہے کہ...... جیسے یہ کسی طرح کی تقریب ہو۔‘‘ مسٹر رابرٹس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ’’سبھی لوگ ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ لگتا ہے کہ یہاں کوئی بڑی...... عجیب طرح کی تقریب چل رہی ہے......‘‘

اسی لمحے بیگی جیسی پینٹ پہنے ہوئے ایک جادوگر جھونپڑے کے دروازے کے قریب نمودار ہوا۔ اس نے اپنی چھڑی مسٹر رابرٹس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ’’مٹم گٹھم......‘‘

مسٹر رابرٹس کی آنکھیں یکا یک گھوم کر پلٹ گئیں اور بانہیں ہوا میں پھیل کر واپس پہلو میں آ لگیں۔ اگلے ہی لمحے ان کے چہرے پر ہونقوں جیسے تاثرات دکھائی دیئے۔ ہیری سمجھ گیا کہ ان کی یادداشت کو مٹا دیا گیا تھا۔

’’آپ کی مدد کیلئے یہ نقشہ......‘‘ مسٹر رابرٹس نے مسکراتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ ’’اور یہ رہے آپ کے بقیہ پیسے......‘‘

’’بہت بہت شکریہ!‘‘ مسٹر ویزلی نے جواب دیا۔

بیگی جیسی پینٹ والا جادوگر ان کے ساتھ دروازے تک گیا۔ وہ تھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی ٹھوڑی نیلی تھی اور اس کی آنکھوں کے نیچے بینگنی رنگ کے حلقے پڑے ہوئے تھے۔ مسٹر رابرٹس سے دور پہنچنے کے بعد اس جادوگر نے مسٹر ویزلی سے بڑبڑا کر کہا۔ ’’اس کی وجہ سے ہمیں بے حد پریشانی اُٹھانا پڑ رہی ہے۔ دن میں دس بار تو اس پر یادداشت بھلانے والے جادوئی کلمے کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ تب جا کر وہ خوش رہتا ہے۔ اور 'لیوڈو بیگ مین' تو ذرا بھی مدد نہیں کر رہا ہے۔ وہ تو محض قواف اور بالجروں کے بارے میں زور زور سے باتیں کرتا ہوا گھوم پھر رہا ہے۔ اسے ماگلو مخالف تحفظ کی پالیسی کا کچھ احساس نہیں ہے۔ جب ورلڈ کپ ختم ہو جائے گا تب جا کر مجھے چین ملے گا...... بعد میں ملاقات ہوگی آرتھر!‘‘

وہ یکدم نظروں سے غائب ہو گیا۔ وہ ثقاب اڑان کے ذریعے کہیں اور پہنچ گیا تھا۔

’’لیکن مسٹر بیگ میں تو جادوئی کھیلوں کے شعبے کے سربراہ ہیں؟‘‘ جینی نے حیرت سے پوچھا۔ ’’انہیں تو ماگلوؤں کے آس پاس قواف اور بالجروں کے بارے میں اس طرح کی باتیں نہیں کرنا چاہئے...... ہے نا؟‘‘

''بالکل بھی نہیں کرنا چاہئے!'' مسٹر ویزلی نے مسکراتے ہوئے کہا اور انہیں لے کر خیموں کی بستی کے دروازے کی طرف چل دیئے۔ ''لیکن لیوڈو ہمیشہ سے تحفظ کے بارے میں تھوڑا...... تھوڑا لاپرواہ ہے۔ ویسے کھیل کے شعبے میں اس سے زیادہ کوئی دوسرا پرجوش سربراہ ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ لیوڈو پہلے برطانوی کیوڈچ ٹیم میں تھا اور وہ 'ویمبورنس وپس' کا اب تک کا سب سے اچھا پٹاؤ ہے۔''

وہ دھند بھرے میدان میں خیموں کی لمبی قطاروں کے بیچ چلتے رہے۔ زیادہ تر خیمے لگ بھگ عمومی دکھائی دے رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کے مالکوں نے ماگلوؤں کی طرح خیمے لگانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ان سے غلطی یہ ہوگئی تھی کہ انہوں نے اپنے خیموں میں چمنی، کھینچنے والی گھنٹی یا موسم کا حال بتانے والے باد پیما لگا دیئے تھے۔ بہر حال کہیں کہیں پر اکا دُکا خیمے تو اس قدر جادوئی دکھائی دے رہے تھے کہ ہیری کو مسٹر رابرٹس کے چوکنا ہونے اور غور کرنے پر کوئی حیرانی نہیں ہوئی۔ میدان میں نصف فاصلے کی دوری پر ایک خیمہ بغیر کسی سہارے کے ایک بڑے محل جیسا دکھائی سے رہا تھا۔ یہ دھاری دار ریشمی کپڑے کے مجسمے جیسا بے تکا دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ کسی نے اپنی مصنوعی نمود ونمائش کیلئے بے حد اسراف سے کام لیا تھا۔ اس کے بیرونی دروازے پر عجیب قسم کے مور بندھے ہوئے تھے۔ تھوڑا آگے چل کر وہ ایک ایسے خیمے کے قریب سے گزرے جو تین منزلہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس میں کئی کمروں کی کھڑکیاں کھلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس سے تھوڑا آگے ایک ایسا خیمہ تھا جس کے سامنے بڑے باغیچے بنے ہوئے تھے جس میں پرندہ نہان، دھوپ گھڑی اور فوارے لگے ہوئے تھے۔

''ہمیشہ یہی ہوتا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''جب ہم جادوگر کہیں اکٹھے ہوتے ہیں تو اپنی نمود ونمائش کے اظہار سے باز نہیں آتے ہیں۔ اوہ یہ لو...... دیکھو!...... ہمارا خیمہ آ ہی گیا۔''

وہ میدان کے اوپر جنگل کے بالکل کنارے پر پہنچ گئے تھے۔ وہاں ایک خالی جگہ پر زمین میں ایک چھوٹا سائن بورڈ نصب تھا۔ جس پر بڑے حروف میں لکھا تھا...... ''ویزلی!''

''اس سے عمدہ جگہ اور کہاں ہوگی؟'' مسٹر ویزلی نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔ ''سٹیڈیم جنگل کے بالکل دوسری طرف موجود ہے۔ ہم اس کے بہت پاس ہیں۔'' انہوں نے اپنے کندھوں سے بستے اتارے اور پرجوش انداز میں کہا۔ ''ٹھیک ہے...... یاد رہے کہ یہاں کسی بھی طرح کا جادو استعمال کرنا منع ہے۔ خاص طور پر جب ہم اتنی بڑی تعداد میں ماگلوؤں کی زمین پر موجود ہیں۔ ہم تمام کام اپنے ہاتھوں سے انجام دیں گے، خیمے بھی ہاتھوں سے لگائے جائیں گے۔ اس میں زیادہ مشکل نہیں ہونا چاہئے...... ماگلو بھی تو ہاتھوں سے ہی خیمے نصب کرتے ہیں...... ہیری! تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہمیں کہاں سے شروع کرنا چاہئے؟''

ہیری نے زندگی میں کبھی کیمپنگ نہیں کی تھی اور خیمے نہیں لگائے تھے۔ ڈرسلی گھرانے کے افراد اسے کبھی اپنے ساتھ پکنک پر نہیں لے گئے تھے۔ وہ اسے ہمیشہ بوڑھی پڑوسن مسز فگ کے یہاں چھوڑ جایا کرتے تھے۔ بہر حال اس نے اور ہرمائنی نے اندازہ لگا لیا کہ

زیادہ تر کھمبے اور کھونٹیاں کہاں پر لگنا چاہئے؟ مسٹر ویزلی مدد کم کر رہے تھے اور مشکلیں زیادہ پیدا کر رہے تھے کیونکہ جب ہتھوڑا اچلانے کا وقت آیا تو وہ بہت زیادہ جذباتی ہو گئے تھے۔ بہر حال انہوں نے آخر کار دو بھدے خیمے کھڑے کرنے میں کامیابی حاصل کر ہی لی تھی۔

وہ سب کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ سے نصب کئے گئے خیموں کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتے رہے۔ ہیری نے سوچا کہ ان خیموں کو دیکھ کر کوئی بھی یہ نہیں سوچ سکتا کہ یہ جادوگروں کے ہوں گے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ بل، چارلی اور پرسی کے آنے کے بعد وہ لوگ کل ملا کر دس ہو جائیں گے۔ لگتا تھا کہ ہرمائنی بھی اسی پریشانی میں ڈوبی ہوئی خیمے کو گھور رہی تھی۔ اسی لئے جب مسٹر ویزلی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر سب سے پہلے خیمے کے اندر داخل ہوئے تو ہرمائنی نے ہیری کو عجیب نگاہوں سے دیکھا۔

''جگہ تھوڑی کم ہے.....'' انہوں نے اندر سے کہا۔ ''لیکن مجھے لگتا ہے کہ ہم سب اس میں جیسے تیسے گزارا کر ہی لیں گے۔ چلو سب اندر آ جاؤ.....''

ہیری نیچے جھکا، خیمے کے اندر نظر ڈالی تو اس کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اندر پرانے زمانے کا تین کمروں والا فلیٹ دکھائی دے رہا تھا، جس میں باتھ روم اور باورچی خانہ بھی تھا۔ عجیب بات یہ تھی کہ اس کی سجاوٹ ٹھیک ویسی ہی تھی جیسی مسز فگ کے گھر کی تھی۔ وہاں الگ الگ شکلوں کی کرسیاں پر رنگ برنگے کور چڑھے ہوئے تھے اور بلیوں کی بدبو بھری ہوئی تھی۔

''یہاں زیادہ وقت تو رہنا نہیں ہے۔'' مسٹر ویزلی نے اپنے سر کے گنجے حصے کو رومال سے پونچھ ڈالا اور بیڈ روم میں لگے چار منزلہ بستر کا جائزہ لیا۔ ''میں نے دفتر میں ساتھ کام کرنے والے دوست پارکنس سے یہ سب ادھار مانگ لیا تھا۔ کمر درد کی وجہ سے وہ اب کیمپنگ نہیں کرتے ہیں۔''

انہوں نے دھول بھری کیتلی اُٹھا کر اس کے اندر جھانکا۔ ''ہمیں اب پانی لانے کی ضرورت پڑے گی۔''

''ماگلو نے ہمیں جو رہنمائی کا نقشہ دیا ہے۔ اس میں پانی کا نلکا دکھائی دے رہا ہے۔'' رون نے بتایا جو ہیری کے پیچھے خیمے میں چلا آیا تھا اور اتنے بڑے کمرے کو دیکھ کر ذرا بھی حیران نہیں ہوا تھا۔ ''نلکا جنگل کے دوسرے کنارے پر موجود ہے۔''

''ٹھیک ہے تم، ہیری اور ہرمائنی جا کر پانی لے آؤ۔'' مسٹر ویزلی نے کیتلی اور پرانا جگ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''ہم باقی لوگ آگ جلانے کیلئے لکڑیاں اکٹھی کرتے ہیں۔''

''لیکن ہمارے پاس چولہا ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''ہم اسی پر کھانا کیوں نہیں بنا لیتے؟''

''رون! ماگلو مخالفت کا تحفظ.....'' مسٹر ویزلی کا چہرہ امید سے دمک اُٹھا۔ ''جب ماگلو کیمپنگ کرتے ہیں تو وہ باہر آگ جلا کر کھانا بناتے ہیں۔ میں نے انہیں ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔''

لڑکیوں کا خیمہ لڑکوں کے خیمے تھوڑا چھوٹا تھا لیکن اس میں بلیوں کی بدبو نہیں تھی۔ اسے دیکھنے کے بعد ہیری، رون اور ہرمائنی

کیتلی اور جگ لے کر نلکے کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ سورج کے نکلنے اور دھند کے چھٹ جانے کی وجہ سے انہیں اب ہر سمت میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ جہاں تک نظر جاسکتی تھی وہاں تک خیموں کا وسیع شہر پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ خیموں کی قطاروں کے درمیان میں دھیرے دھیرے چلتے رہے۔ وہ تجسس اور اشتیاق بھری نگاہوں سے اپنے چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ ہیری کو تو ابھی ابھی سمجھ میں آیا تھا کہ دنیا میں کتنے جادوگر اور جادوگرنیاں ہوں گی؟ دراصل اس نے پہلے کبھی سوچا نہیں تھا کہ دوسرے ممالک میں بھی جادوگر ہوتے ہوں گے۔

اب باقی جادوگر بھی بیدار ہونے لگے تھے۔ سب سے پہلے تو چھوٹے بچوں والے گھرانے نیند سے جاگے تھے۔ ہیری نے پہلے کبھی اتنے ننھے جادوگروں اور جادوگرنیوں کو نہیں دیکھا تھا۔ بڑے اہرام کی شکل والے خیمے کے باہر دو سال کا ایک بچہ لیٹا ہوا تھا اس نے ایک چھڑی پکڑ رکھی تھی اور وہ اس سے گھاس پر رینگنے والے گھونگھے کو کرید رہا تھا جو دھیرے دھیرے پھول کر موٹے کیچوے جتنا بڑا ہو جاتا تھا۔ جب وہ اس بچے کے پاس پہنچے تو اس کی ماں تیزی سے خیمے سے نکلی اور پیار سے ڈانٹتے ہوئے بولی۔

''کوون! تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے؟ ڈیڈی کی چھڑی مت چھونا......اووچ!''

اس نے پھولے ہوئے گھونگھے پر پاؤں رکھ دیا تھا جس سے اس کا پھولا ہوا پیٹ پھٹ گیا تھا۔ ان لوگوں کو پیچھے سے آوازیں سنائی دیتی رہیں کہ وہ عورت بچے کو ڈانٹ رہی تھی ساتھ ہی انہیں اس چھوٹے بچے کی ضد بھری کلکاریاں بھی سنائی دیں جو کہہ رہا تھا۔

''آپ نے گھونگھے پر پیر رکھ دیا......آپ نے گھونگھے پر پیر رکھ دیا......''

کچھ دور آگے جانے پر انہیں دو چھوٹی جادوگرنیاں دکھائی دیں جو کوون سے تھوڑی ہی بڑی ہوں گی۔ وہ کھلونا بہاری ڈنڈوں پر سواری کر رہی تھیں جو صرف اتنی اونچے اُڑ رہے تھے کہ لڑکیوں کے پاؤں کے انگوٹھے نم آلود گھاس کو چھو رہے تھے۔ محکمہ وزارت جادو کے ایک جادوگر نے ان ننھی جادوگرنیوں کو یوں اُڑتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ لپک کر رون، ہرمائنی اور ہیری کے پاس سے نکلتا ہوا بڑبڑایا۔ ''دن کے اُجالے میں، مجھے لگتا ہے کہ ممی ڈیڈی چین کی نیند سو رہے ہوں گے۔''

یہاں وہاں ہر جگہ مختلف جادوگر اور جادوگرنیاں اپنے اپنے خیموں سے باہر نکل رہی تھیں۔ کئی جادوگر ناشتہ بنانے میں مصروف تھے۔ کچھ جادوگروں نے چوری چھپے چاروں طرف کا جائزہ لے کر اپنی چھڑی سے آگ جلا لی تھی۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جن کے چہروں پر شک کی شکنیں پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور ان کے ہاتھوں میں ماچس کی تیلیاں تھیں۔ جیسے انہیں ان پر یقین ہی نہ ہو کہ وہ آگ بھی جلا سکتی ہیں۔ تین افریقی جادوگر بیٹھے ہوئے کسی سنجیدہ معاملے پر گفتگو کر رہے تھے۔ ان تینوں نے لمبے سفید چوغے پہن رکھے تھے اور دہکتی ہوئی بینگنی رنگ کی آگ کے شعلوں میں خرگوش جیسی کوئی چیز بھوننے میں مصروف تھے۔ جبکہ کچھ ادھیڑ عمر امریکی جادوگرنیاں خوشی سے گپ شپ لگانے میں مصروف تھیں۔ ان کے خیموں کے بیچ میں ستاروں سے بھرا ہوا ایک بڑا بینر لگا ہوا تھا، جس پر لکھا ہوا تھا۔ 'جادوگرنیوں کے دبلے پن کا تربیتی ادارہ'

خیموں کے قریب سے گزرتے ہوئے ہیری کو ان کے اندر سے کئی عجیب زبانوں کی گفتگو سنائی دی حالانکہ اسے ایک بھی لفظ کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا لیکن ہر آواز میں جوش اور خوشی کے ملے جلے جذبات جھلک رہے تھے۔

''ار...... میری آنکھوں کو کچھ ہو گیا ہے یا سب کچھ واقعی سبز ہے؟'' اچانک رون بولا۔

رون کی آنکھوں کو کچھ نہیں ہوا تھا۔ وہ خیموں کے ایک ایسے حصے کے بیچ میں پہنچ گئے تھے جو سبز تنے اور پتیوں والی شاخوں والے خندقوق سے ڈھکے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے عجیب شکل کی چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں زمین پر اُگ آئی ہوں۔ ان کھلے ہوئے خیموں کے نیچے مسکراتے ہوئے چہرے دکھائی دے رہے تھے۔ پھر انہیں پیچھے سے اپنے نام سنائی دیئے۔

''ہیری...... رون...... ہرمائنی!''

یہ آواز سمیس فنی گن کی تھی جو ان کے ساتھ گری فنڈر میں چوتھے سال میں پڑھتا تھا۔ وہ خندقوق کے پودے سے ڈھکے خیمے کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس ہی سرمئی رنگ کے بالوں والی ایک عورت بھی بیٹھی تھی۔ جو اس کی ماں ہی لگتی تھی۔ اور قریب ہی اس کا سب سے اچھا دوست ڈین تھامس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بھی گری فنڈر رفریق کا طالب علم تھا۔

جب ہیری، رون اور ہرمائنی سلام کرنے کیلئے ان کے پاس پہنچے تو عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''ہماری سجاوٹ پسند آئی؟ محکمہ کے لوگ کچھ خاص خوش نہیں ہیں......''

''اوہ ہم اپنے رنگ کیوں نہ دکھائیں؟'' مسز فنی گن نے اتراتے ہوئے کہا۔ ''جا کر دیکھو بلغاریہ والوں نے اپنے خیموں کے اوپر کیا لگا رکھا ہے؟ تم لوگ بھی تو آئر لینڈ کی ہی حمایت کر رہے ہو گے...... ہے نا؟'' انہوں نے ہیری، رون اور ہرمائنی کو شک بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔

انہیں یہ اس بات کی یقین دہانی کرانے کے بعد کہ وہ واقعی آئر لینڈ کی ہی حمایت کر رہے ہیں، وہ دوبارہ چل دیئے۔ کچھ دور آ کر رون بڑبڑایا۔

''اس طرح کے ماحول میں ہم کچھ اور کہہ بھی نہیں سکتے تھے۔''

''کیا پتہ بلغاریہ والوں نے اپنے خیموں کے اوپر کیا لگا رکھا ہے؟'' ہرمائنی نے کہا۔

''چلو چل کر دیکھ لیتے ہیں۔'' ہیری نے میدان کے اوپر کی طرف لگے خیموں کے ایک بڑے سمندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جہاں سرخ، سبز اور سفید رنگوں والا بلغاریہ کا جھنڈا لہراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

یہاں پر خیموں پر پودوں جیسی سجاوٹ نہیں تھی۔ اس کے بجائے ہر خیمے پر ایک ہی طرح کا بڑا پوسٹر لگا ہوا تھا جس میں ایک بہت چڑچڑا چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی سیاہ بھنوئیں بہت گھنی تھی۔ ظاہر ہے تصویر متحرک تھی لیکن اس میں دکھائی دینے والا چہرہ بس پلکیں جھپکا رہا تھا اور تیوریاں چڑھائے ہوئے تھا۔

''کیرم......'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔

''کیا؟'' ہرمائنی نے چونک کر پوچھا۔

''کیرم......'' رون نے بتایا۔ ''وکٹر کیرم...... بلغاریہ کا متلاشی......''

''وہ تو بڑا چڑ چڑا دکھائی دیتا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا جب اس نے اتنے سارے پوسٹرز میں کیرم کو پلکیں جھپکاتے ہوئے اور تیوریاں چڑھاتے ہوئے دیکھا۔

''چڑ چڑا......؟'' رون نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''کسے پرواہ ہے کہ وہ کیسا دکھائی دیتا ہے؟ وہ غضب کا کھلاڑی ہے اور اس کی عمر بھی بہت کم ہے۔ یہی کوئی اٹھارہ سال ہوگی۔ وہ کمال کی اُڑان بھرتا ہے۔ آج رات تک رُکو، تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔''

میدان کے کنارے پر لگے نلکے کے سامنے ایک چھوٹی سی قطار موجود تھی ہیری، رون اور ہرمائنی بھی اس قطار میں جا کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے آگے دو لوگ کھڑے تھے۔ جن میں گرما گرم بحث چل رہی تھی۔ ان میں سے ایک بہت بوڑھا جادوگر تھا جو پھولوں والا لمبا نائٹ گاؤن پہنے ہوئے تھا۔ دوسرا محکمے کا جادوگر لگتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں دھاری والی پینٹ اور کوٹ تھا۔ وہ بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا اور چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔

''آرچی! اسے پہن لو۔ تم نائٹ گاؤن میں یہاں نہیں گھوم سکتے۔ دروازے پر کھڑا ماگلو پہلے سے ہی شک بھری نظروں سے ہمیں تاڑ رہا ہے۔''

''میں یہ نائٹ گاؤن ماگلو کی ہی دکان سے خریدا تھا۔'' بوڑھے جادوگر نے کڑک آواز میں کہا۔ ''ماگلو اسے پہنتے ہیں۔''

''آرچی! اسے ماگلو عورتیں پہنتی ہیں...... آدمی نہیں پہنتے۔ آدمی دوسرے والا پہنتے ہیں۔ یہ کپڑے لو اور انہیں پہن لو کیونکہ آدمیوں والا لباس ہے۔'' محکمے کا جادوگر نے غصے سے دھاری دار پینٹ اور کوٹ اس کی طرف لہراتے ہوئے کہا۔

''میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔'' بوڑھے آرچی نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔ ''بالکل بھی نہیں...... شکریہ! مجھے اپنے اندرونی حصوں پر کھلی ہوا اچھی لگتی ہے۔'' یہ سن کر ہرمائنی کو اتنی ہنسی آئی کہ اسے سر جھکا کر قطار سے باہر نکلنا پڑا۔ وہ تب واپس لوٹی جب وہ بوڑھا جادوگر پانی بھر کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

لوٹتے وقت وہ بہت آہستہ آہستہ چل رہے کیونکہ ان کے ہاتھوں میں پانی بھرے برتنوں کا بوجھ تھا۔ وہ اپنے خیمے کی طرف جانے لگے۔ اردگرد انہیں کئی شناسا چہرے دکھائی دیئے۔ ہوگورٹس کے دوسرے طلباء اور اُن کے گھرانے کے لوگ۔ وہاں انہیں اولیوروُڈ بھی دکھائی دیا جو ہیری کے فریق کی کیوڈچ ٹیم کا پرانا کپتان تھا اور گذشتہ سال ہی اپنی تعلیم مکمل کر کے ہوگورٹس سے فارغ ہوا تھا۔ وہ ہیری کو کھینچ کر اپنے خیمے میں لے گیا جہاں اس نے اپنی ماں باپ سے اس کا تعارف کرایا۔ اس نے ہیری کو پرجوش انداز میں بتایا کہ حال

ہی میں 'پڈلمرین یونائیٹڈ ریزرو' ٹیم کے ساتھ اس کا معاہدہ ہو گیا ہے۔اس کے بعد انہیں ریون کلا چوتھے سال کے طالبعلم ارنئی میکملن نے آواز دے کر پکارا۔تھوڑا آگے چلنے پر انہیں چو چینگ دکھائی دی جو بہت خوبصورت تھی اور ریون کلا کی ٹیم کی متلاشی تھی۔اس نے ہیری کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور مسکرائی۔ جواب میں ہاتھ ہلاتے وقت ہیری کے جگ کا پانی چھلک گیا اور اس کے کپڑے بھیگ گئے۔رون کی استہزائیہ ہنسی کو روکنے کیلئے ہیری نے جلدی سے نوعمر لڑکوں کے ایک بڑے جھنڈ کی طرف اشارہ کیا۔

''تمہارے حساب سے یہ لوگ کہاں کے ہوں گے؟ وہ تو ہوگورٹس کے نہیں لگتے ہے نا!''

''لگتا ہے کہ کسی غیر ملکی سکول کے ہوں گے!'' رون انہیں دیکھ کر بولا۔''حالانکہ میں کسی غیر ملکی سکول میں پڑھنے والے جادوگر سے نہیں ملا ہوں لیکن میں جانتا ہوں کہ غیر ملکوں میں بھی جادوگروں کے سکول ہوتے ہیں۔ برازیل کے ایک جادوگری سکول میں پڑھنے والا لڑکا بل کا قلمی دوست تھا...... یہ کئی سال پہلے کی بات ہے......بل اس سے ملنے کیلئے جانا چاہتا تھا لیکن ممی ڈیڈی کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے۔ جب بل نے اسے بتایا کہ وہ نہیں آپائے گا تو اس کے قلمی دوست نے ناراض ہو کر اسے ایک شیطانی ٹوپی بھیجی جس پہن کر بل کے کان سکڑ گئے تھے۔''

ہیری اس کی بات سن کر ہنس پڑا۔وہ حیرانگی میں مبتلا تھا کہ دُنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جادو کی پڑھائی ہوتی ہوگی۔ بہر حال اس نے اپنی حیرانگی کو اجاگر نہیں ہونے دیا تھا۔ یہاں پر اتنے سارے ممالک کے جادوگروں کو دیکھنے کے بعد اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ بھی کتنا احمق ہے،اسے یہ پتہ ہونا چاہئے تھا کہ ہوگورٹس جادوگری کا اکلوتا سکول نہیں ہوسکتا۔اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا جو اس معلومات سے ذرا بھی حیران نہیں دکھائی دیتی تھی۔ غیر معمولی طور پر اس نے کسی نہ کسی کتاب میں دوسرے سکولوں کے بارے میں پڑھ رکھا ہوگا......

جب وہ لوگ آخر کار ویزلی خیمے میں واپس پہنچے تو جارج نے پوچھا۔

''تم لوگوں نے بڑی دیر لگا دی؟''

''ہاں راستے میں کچھ جان پہچان والے لوگ مل گئے تھے۔'' رون نے پانی کا برتن زمین پر رکھتے ہوئے کہا۔''تم سے ابھی تک آگ نہیں جلی؟''

''آگ نے کیا خاک جلنا ہے......ڈیڈی ماچس کی تیلیوں سے کھیلنے میں مصروف ہیں۔''

مسٹر ویزلی کو آگ جلانے میں ذرا بھی کامیابی نہیں ہو پا رہی تھی لیکن ان کی کوششوں میں کوئی کمی نہیں تھی۔ٹوٹی ہوئی تیلیاں زمین پر چاروں طرف بکھری پڑی تھیں۔ مسٹر ویزلی کو دیکھ کر ایسا لگا کہ وہ اپنی زندگی کا بھرپور مزہ اُٹھا رہے تھے۔

''اووچ......'' وہ اچانک جوشیلے انداز میں چیخے جب ایک تیلی جلی۔ وہ مصالحے سے بھڑکنے والی آگ کو دیکھ اس قدر دنگ رہ گئے کہ تیلی ان کے ہاتھ سے نکل کر زمین پر جا گری اور بجھ گئی۔ ہرمائنی نے ان کے ہاتھ سے ماچس پکڑ لی اور کہا۔''دیکھئے! اس طرح

مسٹر ویزلی!'' پھر وہ انہیں ماچس جلانے کا صحیح طریقہ سکھانے لگی۔

آخر کار انہوں نے آگ جلا ہی لی تھی لیکن اسے اچھی طرح بھڑکنے میں کم از کم ایک گھنٹہ لگنے کی امید تھی۔ اس سے پہلے وہ اس پر کچھ نہیں پکا سکتے تھے۔ وقت گزارنے کیلئے ان کے پاس گردوپیش میں دیکھنے کیلئے بے شمار دلچسپیاں موجود تھیں۔ ان کا خیمہ سٹیڈیم جانے والے راستے کے بالکل قریب تھا۔ جادوئی محکموں کے سرکاری جادوگر اس راستے پر تیزی سے آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ گزرتے وقت مسٹر ویزلی کو دیکھ کر رُکتے اور سلام دعا کے ساتھ اپنی پریشانیوں کا رونا روتے ہوئے آتے جاتے رہے۔ مسٹر ویزلی ہر آنے جانے والے کے بارے میں بتانا فرض سمجھتے تھے، اس لئے وہ اس کا نام اور دیگر مشغلوں کی تفصیل چھیڑ دیتے تھے جب کوئی دوسرا انہیں دکھائی دیتا تھا۔ وہ خاص طور پر ہیری اور ہرمائنی کی طرف دیکھ کر اپنی معلومات بانٹتے رہے۔ ان کے بچے، محکموں کے بارے میں اور وہاں کام کرنے والے لوگوں کے بارے میں پہلے سے ہی جانتے تھے اس لئے انہیں اپنے ڈیڈی کی باتوں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔

''وہ کاتھ برٹ موکریج ہے، غوبلن کے جادوگروں سے روابط کے شعبے کا سربراہ...... یہ جو آرہے ہیں گلبرٹ ویمپل ہیں، جو جادوئی کلمات کے مشاہداتی کمیٹی میں ہیں، ان کے سینگ ان کے بدن پر کافی عرصے سے موجود ہیں...... ہیلوارنئی!...... آرنلڈ پیز گڈ، وہ مٹا دینے کا جادو جانتے ہیں...... جادوئی حادثات کی روک تھام کے شعبے کے رکن ہیں...... وہ بوڈ اور کروکر ہیں...... وہ مخامش ہیں۔''

''اس سے سے کیا مراد ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''انتہائی خفیہ رکھنے والے جو شعبہ پراسرار سراغرسانی میں کام کرتے ہیں۔ ان کے چہروں اور حرکات وسکنات سے کبھی یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے ہیں؟''

آخر کار آگ اچھی طرح سے بھڑک اُٹھی۔ ابھی انہوں نے انڈے اور قیمے کا سالن پکانا ہی شروع کیا تھا کہ بل، چارلی اور پرسی جنگل میں ٹہلتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

''ابھی ابھی ثقاب اڑان بھرتے ہوئے پہنچے ہیں ڈیڈی!'' پرسی نے زور سے کہا۔ ''ارے واہ! دوپہر کا کھانا تیار ہو رہا ہے......''

وہ لوگ ابھی قیمہ انڈوں کے سالن کی آدھی پلیٹ ہی ختم کر پائے تھے کہ تبھی مسٹر ویزلی اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ وہ مسکراتے ہوئے ایک آدمی کی طرف ہاتھ ہلا رہے تھے جو انہی کی طرف چلا آرہا تھا۔ انہوں نے کہا۔ ''آہا...... آج کا سب سے اہم اور جاذب نظر شخص، لیوڈو......!''

ہیری نے اب تک جتنے بھی جادوگر دیکھے تھے، غیر معمولی طور پر ان میں لیوڈو بیگ مین سب سے زیادہ نمایاں شخصیت کے حامل دکھائی دیئے۔ وہ پھولوں والے نائٹ گاؤن پہننے والے بوڑھے آرچی سے زیادہ شوخ اور چنچل لگ رہے تھے۔ انہوں نے کیوڈچ والا لمبا چوغہ پہن رکھا تھا جس پر چمکیلی سیاہ اور زرد دھاریاں تھیں۔ ان کے سینے پر کاٹنے والی دھاری دار بھڑ کی ایک بڑی تصویر بنی ہوئی

تھی۔ان کا بدن گٹھیلا تھا، جواب تھوڑا بے ہنگمی کا شکار ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ چوغے میں سے ان کی موٹی توند بھی ابھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو یقینی طور پر ان دنوں میں نہیں ہوگی جب وہ برطانیہ کی ٹیم میں کھیلتے تھے۔ان کی ناک تھوڑی مڑی ہوئی تھی (ہیری نے سوچا کہ شاید کسی بالجر کی زبردست ٹکر کے نتیجے میں ٹوٹ گئی ہوگی) ان کی گول نیلی آنکھیں، چھوٹے سنہری بال اور گلابی رنگت کے باعث وہ کسی سکول کے بڑے طالبعلم کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔

''اوہو......آرتھر!'' بیگ مین نے خوش ہو کر کلکاری بھری۔ وہ اس طرح چل رہے تھے جیسے ان کے پیروں میں سپرنگ لگے ہوں۔وہ بہت جوشیلے دکھائی دے رہے تھے۔

''آرتھر......'' انہوں نے آگ کے پاس پہنچ کر کہا۔''واہ! کتنا بہترین دن ہے؟...... کتنا بہترین دن ہے!......اس سے عمدہ موسم کا تو کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا۔رات کو ایک بھی بادل نہیں ہوگا......اور انتظام میں بھی کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہے......میرے کرنے کیلئے تو کچھ زیادہ ہے ہی نہیں......''

ان کے پیچھے پیچھے محکمے کے کچھ تھکاوٹ سے چور جادوگر تیزی سے چلے آئے۔ وہ دور جلنے والی ایک جادوئی آگ کی طرف اشارہ کررہے تھے جس کے بینگنی شعلے بیس فٹ تک اونچے اُٹھ گئے تھے۔

پرسی اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے جلدی ان کی طرف لپکا۔حالانکہ پرسی کی رائے میں لیوڈو بیگ مین اپنے شعبے کو ناقص طریقے سے چلا رہے تھے لیکن اس کے باوجود پرسی ان سے جان پہچان بڑھانے کیلئے بے تاب دکھائی دیتا تھا۔

''اوہ......ہاں!'' مسٹر ویزلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔''یہ میرا بیٹا پرسی ہے،ابھی ابھی محکمے میں ملازمت پر کھڑا ہوا ہے......اور یہ فریڈ ہے......نہیں یہ تو جارج ہے۔فریڈ تو وہ ہے۔بل، چارلی، رون اور یہ میری بیٹی جینی......اور رون کے دوست، ہرمائنی اور ہیری پوٹر......''

جب بیگ مین نے ہیری کا نام سنا تو انہوں نے حیرانگی سے سانس کھینچتے ہوئے اپنی نگاہ ہیری کی طرف مبذول کی۔اس کی نظریں چہرے کو ٹٹولتی ہوئیں اس کے ماتھے کے نشان پر آ کر ٹھہر گئی تھیں۔

''اور بچو! یہ مسٹر لیوڈو بیگ مین ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔''تم جانتے ہی ہو گے کہ یہ کون ہیں؟ انہی کی بدولت ہم اتنے اچھے ٹکٹ حاصل کر پائے ہیں۔'' بیگ مین نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ ہلایا۔جیسے وہ کہہ رہے ہوں کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

''میچ پر شرط لگاؤ گے آرتھر......؟'' انہوں نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔اور اپنے سیاہ زرد چوغے کی جیب کو تھپتھپایا۔ کھنکھناہٹ کی آواز سے ایسا لگا کہ اس میں سونے کے ڈھیر سارے سکے بھرے پڑے تھے۔''روڈی پون ٹنر نے شرط لگائی ہے کہ بلغاریہ میچ میں پہلا اسکور کرے گا!...... میں نے اسے عمدہ پیشکش کی ہے کیونکہ آئرلینڈ کے تینوں نقاش جتنے تیز ہیں، ان سے سرعت رفتار نقاش میں نے اپنی زندگی میں آج تک نہیں دیکھے ہیں۔اگتھا ٹیمز نے اپنے فارم ہاؤس کا نصف حصہ اس بات پر لگا دیا ہے کہ یہ میچ

ایک ہفتے سے پہلے ختم نہیں ہوگا......''

''اوہو......تو پھر ٹھیک ہے۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔''اچھ......اچھا! آئرلینڈ جیت جائے گا، اس بات پر ایک گیلن کی شرط میری پکی ہوئی......''

''بس ایک گیلن......؟'' لیوڈو بیگ مین تھوڑا امایوس دکھائی دیئے لیکن پھر انہوں نے خود کو سنبھال لیا۔''بہت عمدہ!...... بہت عمدہ!......کوئی اور شرط لگانا چاہے گا؟''

''یہ لوگ شرط لگانے کے معاملے بے حد چھوٹے ہیں لیوڈو!'' مسٹر ویزلی نے جلدی سے کہا۔''ماؤلی بھی اس بات کو بالکل پسند نہیں کرے گی......''

تب تک فریڈ اور جارج اپنے پیسے اکٹھے کر کے گن چکے تھے۔فریڈ جلدی سے بولا۔

''ہم سینتیس گیلن، پندرہ سکل اور تین نٹ کی شرط لگاتے ہیں کہ آئرلینڈ جیت جائے گا لیکن سنہری گیند بلغاریہ کا وکٹر کیرم ہی پکڑے گا......اور ہم اس نقلی چھڑی کو بھی داؤ پر لگاتے ہیں۔''

''تمہیں مسٹر بیگ مین کو اس طرح کی گھٹیا چیزیں دکھانے کی ضرورت نہیں ہے......'' پرسی نے حقارت سے کہا۔لیکن بیگ مین کو یہ نقلی چھڑی گھٹیا نہیں لگی تھی۔اس کے بجائے ان کے بچوں جیسے چہرے پر گہری دلچسپی کی چمک جھلکنے لگی۔جب انہوں نے فریڈ کے ہاتھ سے چھڑی لی اور اسے جھٹکا تو وہ زور کی آواز کرتے ہوئے ربڑ کے مرغے میں بدل گئی۔بیگ مین نے کھل کر قہقہہ لگایا۔

''بہت اعلیٰ! میں نے بہت سالوں سے اتنی زبردست چھڑی نہیں دیکھی ہے۔میں اس کے بدلے میں پانچ گیلن کی قیمت ادا کروں گا۔''

پرسی حیرت اور ناپسندیدگی سے یہ سب دیکھتا رہا۔

''لڑکو!'' مسٹر ویزلی نے دھیمی آواز میں بولے۔''میں نہیں چاہتا تھا کہ تم لوگ شرط لگاؤ۔یہ تمہاری اب تک کی ساری بچت ہے......تمہاری ممی......''

''مزہ مت خراب کرو......آرتھر!'' لیوڈو بیگ مین نے اپنی جیبوں کو لطف سے کھنکھناتے ہوئے کہا۔''یہ اتنے بڑے ہو گئے ہیں کہ سوچ سمجھ کر کام کر سکتے ہیں۔تو تم شرط لگاتے ہو کہ آئرلینڈ جیت جائے گا، لیکن سنہری گیند کیرم پکڑے گا؟ لڑکو اس بات کی کوئی امید نہیں ہے، ذرا سی بھی امید نہیں ہے......اس بات پر میں تمہیں بہت عمدہ بدل دوں گا۔ہم اس مزیدار چھڑی کے پانچ گیلن بھی جوڑ دیتے ہیں......ٹھیک ہے نا!''

جب لیوڈو بیگ مین نے اپنی جیب سے نوٹ بک اور قلم نکال کر اس میں ویزلی بھائیوں کے نام وغیرہ لکھ رہے تھے تو مسٹر ویزلی ان کی طرف محض بے بسی سے دیکھتے رہ گئے۔

''بہت شاندار......'' جارج نے بیگ مین کے دیئے ہوئے چرمئی کاغذ کے ٹکڑے کو اپنے چوغے کی سامنے والی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ پھر بیگ مین مڑے اور مسٹر ویزلی کا چہرہ دیکھا۔

''کچھ پلاؤ گے بھی یا نہیں......؟ میں بارٹی کراؤچ کو ڈھونڈ رہا ہوں۔ بلغاریہ کا کھیلوں کا سربراہ مشکلیں کھڑی کر رہا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مجھے اس کا بولا ہوا ایک لفظ بھی سمجھ میں نہیں آپایا ہے۔ بارٹی سب کچھ ٹھیک کر سکتا ہے کیونکہ وہ ایک سو ستاون زبانیں جانتا ہے۔''

''مسٹر کراؤچ!'' پرسی بولا۔ اب اس کے چہرے پر ناپسندیدگی کے جذبات اچانک غائب ہو چکے تھے اور اس کی جگہ جوش و خروش پھیل چکا تھا۔ ''وہ دو سو سے زیادہ زبانیں بول اور سمجھ سکتے ہیں۔ جن میں جل پریوں کی، قنطورس کی، عفریتوں کی......''

''عفریتوں کی زبان تو کوئی بھی بول سکتا ہے۔'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔ ''اس کیلئے بس اشارہ کرنا اور غراہٹ آنا چاہئے......''

پرسی نے فریڈ کو نہایت غصیلی نظروں سے گھورا اور کیتلی میں اُبال لانے کیلئے آگ کو تیز کرنے کیلئے لکڑیاں اس میں جھونکنے لگا۔

''لیوڈو! برتھا جورکنس کی کوئی خبر ملی؟'' مسٹر ویزلی نے پوچھا جب بیگ مین زمین پر گھاس پر ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

''رتی بھر بھی نہیں......'' بیگ مین نے سکون کے ساتھ کہا۔ ''لیکن وہ لوٹ آئی گی۔ بے چاری برتھا......اس کی یادداشت کسی رستی کڑاہی جیسی ہے۔ اس کے حواس بھی باختہ رہتے ہیں۔ تم یہ بات لکھ لو کہ وہ کہیں بھٹک رہی ہوگی۔ وہ بھٹکتی ہوئی اکتوبر میں کسی دن دفتر میں آئے گی اور یہ سوچے گی کہ ابھی تو جولائی ہی چل رہا ہے......''

جب پرسی نے چائے کا کپ مسٹر بیگ مین کی طرف بڑھایا۔ تو اسی وقت مسٹر ویزلی نے اسے تجویز دیتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں نہیں لگتا ہے کہ اس کی تلاش میں کسی کو پیچھے روانہ کیا جائے؟''

''بارٹی کراؤچ بھی ہر وقت یہی کچھ کہتا رہتا ہے۔'' بیگ مین نے چڑتے ہوئے کہا اور پھر ان کی آنکھیں معصومیت سے چوڑی ہو گئیں۔ ''لیکن اس وقت ہم اس کام پر کسی کو بھی نہیں لگا سکتے......اوہ! شیطان کا نام لو اور شیطان حاضر......کیسے ہو بارٹی؟''

ایک جادوگر ابھی ابھی ان کی آگ کے پاس ہوا میں سے نمودار ہوا تھا۔ بارٹی کراؤچ، مسٹر بیگ مین سے بالکل مختلف دکھائی دے رہے تھے جو اس وقت اپنا دھاری دار بھِڑ کے نشان والا پرانا چاغہ پہنے ہوئے گھاس پر ٹانگیں پسارے بیٹھے تھے۔ دو لوگوں میں اس سے زیادہ تضاد نہیں ہو سکتا تھا۔ بارٹی کراؤچ مہذب، خاموش طبع، بردبار اور بوڑھے تھے۔ انہوں شاندار کوٹ پتلون پہن رکھا تھا جس میں قرینے سے ٹائی لگی ہوئی تھی۔ ان کے چھوٹے سنورے ہوئے بالوں کے بیچ میں سیدھی مانگ نکلی ہوئی تھی۔ ان کے ناک کے نیچے چھوٹی ٹوتھ برش جیسی مونچھیں تھیں جنہیں دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ ان کے بالوں پر پیمانہ رکھ کر پورے ناپ تول کے ساتھ تراشا گیا ہو۔ ان کے جوتے بے حد چمچما رہے تھے۔ ہیری انہیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ پرسی انہیں اپنا تصوراتی ہیرو کیوں مانتا ہے؟ پرسی قوانین کے نفاذ کیلئے سخت گیر رویئے کا اظہار کیونکر کرتا تھا؟ مسٹر کراؤچ نے ماگلوؤں جیسے کپڑے پہننے کے قانون کا اتنا عمدہ اظہار کیا تھا کہ کوئی بھی یہ آسانی سے کہہ سکتا تھا کہ وہ یقیناً کسی بینک میں بطور مینیجر کام کرتے ہوں گے۔ ہیری کو لگا کہ ورنن انکل بھی ان کی حقیقت کبھی بھی نہیں

جان پائیں گے۔

’’گھاس پر بیٹھنے کا مزہ لو بارٹی!‘‘ لیوڈو نے اپنے پاس کی زمین کو تھپتھپاتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا۔

’’نہیں!......شکریہ لیوڈو!‘‘ کراؤچ نے کہا اور ان کی آواز میں تھوڑی کپکپی جھلک رہی تھی جو بڑھاپے کی وجہ سے تھی۔ ’’میں ہر جگہ تمہیں تلاش کر رہا تھا۔ بلغاریہ والے اس بات کی ضد کر رہے ہیں کہ ان کیلئے مہمانوں والے خاص کیبن میں بارہ نشستیں مزید لگائی جائیں۔‘‘

’’اوہ اچھا!......تو وہ یہ کہہ رہے تھے؟‘‘ بیگ مین نے حیرانگی سے کہا۔ ’’مجھے تو لگا کہ وہ بالوں کو نوچنے والی چمٹیوں کے جوڑے مانگ رہے ہیں، ان کی زبان بھی بڑی عجیب ہے۔‘‘

’’مسٹر کراؤچ!‘‘ پرسی نے ہانپتے ہوئے تعظیم میں اتنا نیچے جھک گیا تھا کہ وہ کسی کبڑے جادوگر جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ ’’آپ چائے لیں گے......؟‘‘

’’اوہ!‘‘ مسٹر کراؤچ نے پرسی کو تھوڑا حیرانی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ’’ہاں! شکریہ ہونہار!‘‘

فریڈ اور جارج سر جھکا کر ہنسنے لگے۔ پرسی کے کان بہت زیادہ گلابی ہو گئے تھے۔ وہ پیچھے ہٹ کر کیتلی کو سنبھالنے میں مشغول ہو گیا۔

’’اور میں تم سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں آرتھر!‘‘ مسٹر کراؤچ نے اپنا سر گھما کر مسٹر ویزلی کی طرف باریک بین نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ’’علی بشیر پوری طرح بغاوت پر اتر آیا ہے، وہ اُڑن قالینوں پر لگی ہوئی پابندی کے خاتمے کیلئے تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔‘‘

’’میں نے اس ضمن میں ابھی پچھلے ہفتے ہی اسے ایک خط الّو ڈاک کے ذریعے بھیجا تھا۔‘‘ مسٹر ویزلی نے گہری آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ’’میں نے ایک بار جو بات کہہ دی ہے، وہ اٹل رہے گی۔ پھر بار بار یہ سارا معاملہ دہرانے کی بھلا کیا تک ہے؟ جب میں نے اس صاف طور پر واضح کر دیا ہے کہ اُڑن قالینوں کا استعمال اب بالکل بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ماگلوؤں کے فضائی سفر کی وجہ سے ان کا ائیر کرافٹ پینل پر دیکھ لیا جانا ممکن ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ قالین اب بڑی تعداد میں عام ماگلوؤں کے گھروں میں استعمال ہونے لگے ہیں۔ اس لئے قالینوں پر پابندی کا ہٹایا جانا جادوئی دُنیا کیلئے بے حد مشکلات کھڑی کر دے گا لیکن وہ یہ سب ماننے کیلئے قطعاً تیار نہیں ہے۔‘‘

’’میرا خیال ہے کہ وہ کبھی اس بات کو تسلیم نہیں کرے گا......‘‘ مسٹر کراؤچ نے دھیمی آواز میں کہا۔ اسی لمحے پرسی نے چائے کا کپ ان کی طرف بڑھایا تھا جسے انہوں نے شکریے کے ساتھ لے لیا۔ ’’وہ یہاں پر قالینوں کی تجارت کیلئے بے قرار ہوا جا رہا ہے......‘‘

’’بارٹی! برطانیہ میں یہ اُڑن قالین، بہاری ڈنڈوں کی جگہ تو نہیں لے لیں گے؟...... ہے نا!‘‘ مسٹر بیگ مین نے فکرمندی سے پوچھا۔

’’علی بشیر کا خیال ہے کہ قالینوں پر قانونی پابندی ہٹنے کے بعد غیر معمولی طور پر جادوئی بازار میں ان کی مانگ میں اضافہ ہو جائے

گا اور جادوگر اِن پر پرواز کرنا زیادہ پسند کریں گے۔'' مسٹر کراؤچ نے کہا۔'' مجھے یاد ہے کہ میرے دادا جی کے پاس بھی ایک قالین تھا جس پر بارہ لوگ ایک ساتھ بیٹھ کر سفر کر سکتے تھے...... لیکن یہ تب کی بات ہے جب اُڑن قالینوں پر پابندی نہیں لگائی گئی تھی۔''

انہوں نے یہ بات اس لئے کہی تھی تا کہ کسی کو بھی اس بارے میں غلط فہمی نہ رہے کہ ان کے اجداد قوانین پر سختی سے عمل پیرا نہیں ہوتے تھے۔

''تم کافی مصروف دکھائی دے رہے ہو، بارٹی!'' بیگ مین نے ٹھنڈی آہ بھر کہا۔

''کیوں نہیں!'' مسٹر کراؤچ نے روکھے پن سے کہا۔'' پانچ بڑے خطوں میں گھریری کنجیوں کی تنصیب کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا، لیوڈو......''

''مجھے لگتا ہے کہ جب ورلڈ کپ ختم ہو جائے گا تو آپ دونوں کو بہت فرحت ملے گی۔'' مسٹر ویزلی نے مسکرا کر کہا۔

''فرحت......'' لیوڈو بیگ مین صدمے کی سی کیفیت میں مبتلا دکھائی دیئے۔'' اتنا زیادہ مزہ زندگی میں پہلے کبھی نہیں آیا...... ویسے ایسا نہیں ہے کہ اس کے بعد ہمارے پاس کوئی اور دلچسپی بھرا کام نہیں ہوگا۔ ہے نا بارٹی؟ اگلا بھڑکیلا اور جوشیلا پروگرام بھی تیار کھڑا ہے...... ہے نا!''

مسٹر کراؤچ نے ان کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا اور بولے۔'' ہم نے طے کیا تھا کہ جب تک تمام امور اور مشاورت یقینی نہ ہو جائیں تب تک ہم اس کے بارے میں کسی قسم کا اعلان نہیں کریں گے۔''

''یقینی نہ ہو جائیں؟'' بیگ مین نے ان لفظوں کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے کہا۔'' انہوں نے دستخط تک تو کر دیئے ہیں۔ وہ بالکل تیار ہیں، ہے نا! میں تم سے شرط لگاتا ہوں کہ ان بچوں کو جلد ہی سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ میرا مطلب ہے کہ یہ سب ہوگورٹس میں ہی تو پڑھتے ہیں......''

''لیوڈو...... ہمیں بلغاریہ والوں سے فوراً ملاقات کرنا ہے!'' مسٹر کراؤچ نے بیگ مین کی بات تیزی سے کاٹتے ہوئے کہا۔ ''چائے کیلئے شکریہ...... ہونہار!''

انہوں نے چائے کا کپ پیئے بغیر ہی پرسی کو لوٹا دیا تھا۔ وہ اب لیوڈو کے اُٹھنے کا انتظار کر رہے تھے۔ بیگ مین مشکل سے اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی چائے کا آخری گھونٹ جلدی سے حلق میں اتارا۔ انہوں نے ایک بار پھر اپنی جیب میں سے سونے سکوں کو کھنکھنایا۔

''تم سب لوگوں سے بعد میں ملاقات ہوگی۔'' انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔'' میں بھی تم لوگوں کے ساتھ بالائی نشستوں پر موجود رہوں گا...... میں اس میچ کی کمنٹری کر رہا ہوں۔'' انہوں نے ہاتھ ہلایا۔ بارٹی کراؤچ نے تھوڑا سا جھک کر ثقاب اُڑان بھری اور پھر وہ دونوں نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تھے۔

''ہوگورٹس میں کیا ہونے والا ہے ڈیڈی؟'' فریڈ نے فوراً سوال کیا۔ ''وہ لوگ کس بارے میں باتیں کر رہے تھے؟''

''فکر نہ کرو۔ تمہیں جلدی ہی پتہ لگ جائے گا۔'' مسٹر ویزلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ان معلومات کو تب تک خفیہ ہی رکھنا ہوگا جب تک کہ جادوئی محکمہ انہیں خود جاری کرنے کا فیصلہ نہ کر لے، یہی قانون ہے۔'' پرسی نے کڑک آواز میں کہا۔ ''مسٹر کراؤچ نے ٹھیک کیا جو اس خفیہ معاملے کو یہاں منکشف نہیں ہونے دیا۔''

''اوہ چپ رہو...... ہونہار!'' فریڈ نے بلند آواز میں کہا۔

دوپہر ڈھلنے کے ساتھ جوش و خروش کے جذبات پوری خیمہ بستی پر گھنے بادلوں کی طرح منڈلانے لگے۔ گرمیوں کی پرسکون ہوا شام تک امید پر تھرکنے لگی اور جب ہزاروں منتظر جادوگروں پر اندھیرا، سیاہ پردوں کی طرح پھیلنے لگا تو ماگلو بننے کی اداکاری دم توڑ گئی۔ جادوئی محکمے کی سب کوششیں اور انتظامات رائیگاں ثابت ہوگئے۔ ہزاروں جادوگر کھلے عام جادو کا استعمال کرنے لگے تو محکمے کے سرکاری کارندوں نے خاموشی سے اپنے سر جھکا لئے۔ اتنے بڑے ہجوم کو قابو کرنا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ اب وہ کوئی روک ٹوک نہیں کر رہے تھے، کیونکہ ہر طرف جادوئی منظر عام دیکھنے کو مل رہے تھے۔ ملکی اور غیر ملکی جادوگر اپنے کپڑوں سے باہر ہوگئے تھے۔

ہر کچھ فٹ کے فاصلے پر جادوئی دکانیں سج گئی تھیں۔ بیوپاری، آوازیں لگا کر سامان فروخت کرنے والے ہاکر اپنے بڑے تھالوں اور ٹھیلوں کے ساتھ نجانے کہاں سے نمودار ہوگئے تھے؟ خیموں کے بیچ میں ایک بڑا بازار لگ چکا تھا جو جادوئی چندھیا دینے والی روشنیوں میں چمک دمک رہا تھا۔ ہوا میں لہراتی ہوئی الماریوں میں عجیب و غریب اور بیش قیمتی جادوئی سامان سجا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ تھالوں میں ڈھیر سارے چمکدار گلاب تھے، آئرلینڈ کے سبز اور بلغاریہ کے سرخ۔ پھیری والے چلا چلا کر کھلاڑیوں کے نام پکار رہے تھے، بھڑوں سے سجی ہوئی سبز نوکیلی ٹوپیاں ناچ رہی تھیں۔ بلغاریہ کے گلے میں لٹکانے والے رومال تھے، جن پر بنے ہوئے شیر سچ مچ دھاڑ رہے تھے۔ ان کے علاوہ دونوں ملکوں کے جھنڈوں کی بڑی مقدار تھی، جن کو لہرانے پر ان کا قومی ترانہ خود بخود سنائی دینے لگتا تھا۔ فائر بولٹ کے ننھے ننھے کھلونے بھی تھے جو سچ مچ اُڑتے تھے۔ اس کے علاوہ کھلاڑیوں کے ننھے منے مجسمے بھی تھے جو ہتھیلی پر رکھتے ہی اٹھلا اٹھلا کر چلنے لگتے تھے۔

''ساری گرمیوں میں اپنا جیب خرچ اسی لئے بچایا تھا۔'' رون نے ہیری سے کہا۔ جب اس نے اور ہرمائنی نے پھیری والے سے سامان خریدا۔ رون نے اپنے لئے بھڑوں کی ایک ناچنے والی ٹوپی اور ایک بڑا سبز گلاب خریدا تھا۔ ساتھ ہی اس نے بلغاریہ کے متلاشی وکٹر کیرم کا ایک چھوٹا مجسمہ بھی خرید لیا تھا۔ ننھا سا کیرم کا مجسمہ رون کی ہتھیلی پر آگے پیچھے چلنے لگا اور اپنی ٹوپی کے اوپر لگے سبز گلاب کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھتا رہا۔

''انہیں تو دیکھو!'' ہیری جلدی سے ایک ٹھیلے والے کی طرف بڑھا۔ جس پر پیتل کی بنی ہوئی دوربینوں کا ڈھیر کافی اونچا دکھائی دے رہا تھا۔ ان دوربینوں پر بڑے ہی عجیب بٹن اور ڈائل لگے ہوئے تھے۔

''مناظر پکڑنے والی دوربینیں!'' ہاکر جادوگر نے ان کی طرف دیکھ کر آواز لگائی۔''اس میں آپ کسی بھی منظر کو دوبارہ پیچھے کر کے دیکھ سکتے ہیں...... ہر منظر کو سست کر کے اس کی باریکیوں تک کو دیکھ سکتے ہیں......اور اگر آپ چاہیں تو ایک ایک حرکت کو الگ الگ بھی دیکھ سکتے ہیں۔ بہت سستے داموں......صرف دس گیلن میں ایک......''

''کاش میں نے یہ سب سامان نہ خریدا ہوتا۔'' رون نے اپنی ناچتی ٹوپی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور مناظر پکڑنے والی دوربینوں کو حسرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''تین دے دو......'' ہیری نے بے قراری سے ہاکر جادوگر سے کہا۔

''نہیں......میرے لئے مت لو!'' رون کا چہرہ ندامت سے سرخ ہو گیا تھا۔ وہ ہمیشہ سے اس بارے میں بہت کڑھتا رہتا تھا کہ ہیری کو اس کے ماں باپ کی دولت وراثت میں ملی تھی اور اس کے پاس رون کی نسبت زیادہ پیسے رہتے تھے۔

''تمہیں کرسمس کا تحفہ نہیں دوں گا......'' ہیری نے رون اور ہرمائنی کے ہاتھ میں پیتل کی دوربین پکڑاتے ہوئے کہا۔''کم از کم دس سال تک......''

''تب تو ٹھیک ہے......!'' رون نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہیری!......بہت بہت شکریہ!'' ہرمائنی بولی۔''اور میں یہ مناظر پکڑنے والی دوربین لے لیتی ہوں......ٹھیک ہے......''

جب وہ اپنے خیمے میں واپس لوٹ کر آئے تو ان کے بٹوے کافی ہلکے ہو چکے تھے۔ بل، چارلی اور جینی نے بھی سبز گلاب خرید لئے تھے اور مسٹر ویزلی آئرلینڈ کا جھنڈا لے کر چل رہے تھے۔ فریڈ اور جارج نے کچھ نہیں خریدا تھا کیونکہ وہ تو اپنے سارے پیسے مسٹر بیگ مین کو دے چکے تھے۔

اور پھر...... بڑی گھنٹی کی تیز آواز خیموں کے اس جنگل میں بری طرح گونجنے لگی، اور پھر یکلخت درختوں کے جھرمٹوں میں تیز سبز اور سرخ روشنیاں جگمگا اُٹھیں۔ اسٹیڈیم کی طرف جانے والا راستہ یوں روشن ہو گیا جیسے وہاں دن کا اجالا ہو گیا ہو۔

''چلنے کا وقت ہو گیا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے کہا، جو باقی سب جادوگروں کی طرح جوش وخروش کے جذبے سے لبریز دکھائی دے رہے تھے۔''چلو! اب چلتے ہیں......''

☆☆☆☆

آٹھواں باب

کیوڈچ ورلڈ کپ

اپنے خریدے ہوئے سامان کے ساتھ وہ سب مسٹر ویزلی کے پیچھے پیچھے لالٹینوں کی روشنی میں جگمگاتے جنگل کی پگڈنڈی پر تیزی سے چلنے لگے۔انہیں چاروں طرف ہزاروں لوگوں کے چیخنے چلانے، ہنسنے اور رونے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ماحول اتنا جوشیلا اور بھرا ہوا تھا کہ وہ سب بھی جذباتیت کا شکار ہونے بغیر نہ رہ پائے۔ ہیری خود کو مسکرانے سے روک نہیں پایا۔ وہ باتیں کرتے ہوئے اور زور زور سے ہنسی مذاق کرتے ہوئے لگ بھگ بیس منٹ تک پگڈنڈی پر ہی چلتے رہے۔ آخرکار جب وہ جنگل کے دوسرے کنارے پر پہنچے تو اپنے سامنے ایک بہت بڑا اسٹیڈیم دکھائی دیا۔ حالانکہ ہیری کو چاروں طرف پھیلے ہوئے بلند و بالا اسٹیڈیم کی آسمان تک اونچی دیواروں کا ایک چھوٹا سا حصہ دکھائی دیا تھا۔لیکن اسی سے ہیری کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ سٹیڈیم اتنا بڑا تھا کہ اس میں آسانی سے دس شاہی محل بن سکتے تھے۔

ہیری کے چہرے پر حیرانی کے تاثرات دیکھ کر مسٹر ویزلی نے کہا۔’’اس سٹیڈیم میں ایک لاکھ شائقین بیٹھ سکتے ہیں۔ جادوئی محکمہ کے پانچ سو عہدے داروں نے اسے بنانے کیلئے سال بھر دن رات کڑی محنت کی ہے۔اس کے چپے چپے پر ماگلوؤں سے محفوظ رہنے والی جادوئی خوشبو کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس پورے سال میں ماگلوؤں جب بھی اس طرف آئے تو انہیں فوراً جادوئی خوشبو نے احساس دلایا گیا کہ انہیں کچھ ضروری کام تھا جس کو نمٹانا زیادہ ضروری تھا اور پھر وہ یہاں سے واپس لوٹ کر واپس چلے گئے۔‘‘
مسٹر ویزلی اب سب سے قریب والے دیوہیکل دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے جہاں جادوگروں اور جادوگرنیوں کا بڑا ہجوم پہلے سے بڑے حصے کو گھیرے کھڑا تھا اور وہاں پر اس قدر شور تھا کہ کانوں کو کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔
موڑ پر ایک جادوگرنی آنے والے شائقین کی ٹکٹوں کی جانچ کرتی ہوئی دکھائی دی۔ ان کے ٹکٹ دیکھتے ہی وہ بولی۔’’آپ کو تو سب سے عمدہ نشستیں ملی ہیں آرتھر! سب سے اوپر والی قطار میں......سب سے اوپر پہنچ جانا......‘‘
سٹیڈیم کی سیڑھیوں پر گہرے ارغوانی رنگ کے غالیچے بچھے ہوئے تھے۔ وہ لوگ باقی شائقین کے ساتھ اوپر چڑھنے لگے۔ زیادہ تر شائقین اپنی منزل کی نشستوں میں جانے کیلئے دائیں یا بائیں دروازوں کی طرف مڑ رہے تھے۔ جس کی وجہ سے اوپر چڑھنے میں ہجوم

میں کافی کمی ہوتی جارہی تھی۔مسٹر ویزلی اوران کے ہمراہ تمام لوگ اوپر چڑھتے ہی چلے گئے۔ بالآخر وہ سیڑھیوں کے اختتام پر جا پہنچے۔ وہاں سے مڑ کر وہ ایک چھوٹے سے کیبن میں آ گئے جو سنہری قفلوں کے بالکل درمیان میں موجود تھا۔ وہاں پر بیس بینگنی رنگ کی کرسیاں دو قطاروں میں لگی ہوئی تھی۔ ہیری ویزلی گھرانے کے افراد کے ساتھ سب سے آگے والی نشستوں پر بیٹھ گیا۔ وہاں سے اسے جو نظارہ دکھائی دیا اس کے بارے میں اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

ایک لاکھ جادوگروں اور جادوگرنیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا سٹیڈیم بڑا پر جوش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ سب اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ سیڑھی دار قطاریں کیوڈچ کے لمبے میدان کے چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ ہر چیز تیز سنہری روشنی میں لپٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جو سٹیڈیم کے میدان میں سے نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اتنی اونچائی سے میدان بالکل مخملی کپڑے جیسا ملائم اور چکنا دکھائی دے رہا تھا۔ میدان کے دونوں طرف سکور کیلئے سنہری گول چھلے پچاس فٹ اونچے کھمبوں پر نصب تھے۔ ہیری کی آنکھوں کے ٹھیک سامنے ایک بڑا سیاہ تختہ تھا جس پر سنہری الفاظ میں لکھائی ابھر رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی غیبی ہاتھ اس پر کچھ لکھ رہا تھا اور پھر اسے دوبارہ مٹا رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا۔ اس سیاہ تختے پر کچھ جملے چمک رہے تھے۔

’بلیو بوٹل! پورے گھرانے کا بھاری ڈنڈا...... محفوظ ترین، قابل اعتماد اور چوروں سے محفوظ رکھنے والے ہنگامی الارم کے ساتھ...... مسز اسکوور کا جادوئی داغ مٹانے والا ریموور...... نہ کوئی محنت اور نہ کوئی داغ...... گلیڈریگز جادوئی وئز...... لندن، پیرس، ہاگس میڈ......‘

ہیری سیاہ تختے سے نظریں ہٹا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ وہ اپنے کیبن کا جائزہ لے رہا تھا کہ وہاں اور کون کون بیٹھا ہوا تھا؟ کیبن ابھی کافی خالی دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں صرف ایک پستہ قامت بونا بیٹھا ہوا تھا جو ہیری کے پیچھے والی قطار کے بالکل آخر میں ایک نشست چھوڑ کر دوسری پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پیر اتنے چھوٹے تھے کہ وہ ہوا میں لٹک رہے تھے۔ وہ عجیب سا لباس پہنے ہوئے تھا جو چائے کے برتنوں والا تولیہ لگ رہا تھا۔ اس نے اپنا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیچھے چھپا رکھا تھا۔ لیکن ہیری اس کے چمگادڑ جیسے لمبے کانوں کو دیکھتے ہی فوراً پہچان گیا تھا......

”ڈوبی......؟“ ہیری نے حیران ہو کر کہا۔

جب اس نے اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اوپر دیکھا تو ہیری کو بڑی بڑی بھوری آنکھیں اور ایک ناک دکھائی دی جو بڑے ٹماٹر جیسی تھی۔ یہ ڈوبی نہیں بلکہ ڈوبی جیسا کوئی دوسرا گھریلو خرس تھا۔ ہیری نے ڈوبی نام کے ایک گھریلو خرس کو دو سال پہلے اس کے پرانے مالک یعنی مسٹر لوسیس ملفوائے کے گھرانے سے آزاد کرایا تھا۔

اس گھریلو خرس نے انگلیوں کے بیچ میں سے جھانکتے ہوئے تھرتھراتی ہوئی آواز میں کہا۔ ”سر! کیا آپ نے مجھے ڈوبی سمجھ لیا تھا؟“ یہ آواز بھی ڈوبی جیسی نہیں تھی بلکہ تھوڑی پتلی اور سریلی محسوس ہوتی تھی۔ گھریلو خرس کے بارے میں ہیری کو کچھ زیادہ معلومات

نہیں تھیں۔ لیکن اسے یہی محسوس ہوا کہ ہو یا نہ ہو...... یہ بھی گھریلوخرس ہی ہوگا۔ رون اور ہرمائنی بھی پیچھے مڑ کر اسے دیکھنے لگے۔ انہوں نے ہیری سے ڈوبی کے بارے میں کافی کچھ سن رکھا تھا لیکن وہ اس سے کبھی نہیں ملے تھے۔ یہاں تک کہ مسٹر ویزلی بھی خاصی دلچسپی کے ساتھ گھریلوخرس کی طرف دیکھنے لگے۔

''معاف کرنا!'' ہیری نے گھریلوخرس سے کہا۔ ''مجھے لگا تھا کہ آپ ڈوبی ہیں، جسے میں جانتا ہوں......''

''میں بھی ڈوبی کو جانتی ہوں سر!'' گھریلوخرس نے جلدی سے کہا۔ حالانکہ اس اونچے کیبن کچھ زیادہ روشنی نہیں ہو رہی تھی۔ پھر بھی وہ اپنے چہرے کو ایسے چھپائے ہوئے بیٹھی تھی جیسے روشنی کی وجہ سے اس کی آنکھیں چندھیا گئی ہوں۔ ''میرا نام 'ونکی' ہے سر......اور آپ سر؟'' تبھی اس کی بھوری آنکھیں ہیری کے چہرے کو ٹٹولتی ہوئی اس کے ماتھے کے نشان پر آ کر ٹھہر گئیں۔ وہ ایک دم کھانے کی پلیٹ جتنی چوڑی ہوگئی تھیں۔ ''آپ یقیناً ہیری پوٹر ہوں گے۔''

''ہاں!'' ہیری پوٹر نے کہا۔

''ڈوبی آپ کے بارے میں بہت باتیں کرتا ہے سر!'' ونکی نے کہا۔ اس نے اپنے ہاتھ تھوڑے نیچے کر لئے تھے وہ بہت پریشان لگ رہی تھی۔

''وہ کیسا ہے؟'' ہیری نے دلچسپی سے پوچھا۔ ''آزادی پا کر اسے کیسا لگ رہا ہے؟''

''اوہ سر!'' ونکی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''آہ......سر...... برا مت منائیے گا سر! لیکن مجھے لگتا ہے کہ ڈوبی کو آزاد کروا کر آپ نے اس کا بھلا نہیں کیا ہے......''

''کیوں؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔ ''اسے آزاد کروا کر میں نے کیا غلط کیا ہے؟''

''آزادی ڈوبی کے سر چڑھ گئی ہے۔'' ونکی دکھ بھری آواز میں بولی۔ ''وہ اپنی اوقات بھول گیا ہے سر! اسے کوئی ملازمت نہیں مل رہی ہے سر......''

''کیوں نہیں مل رہی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

ونکی نے اپنی آواز اتنی دھیمی کر لی کہ وہ سرگوشی جیسے لہجے میں بول رہی تھی۔

''وہ کام کے بدلے میں تنخواہ چاہتا ہے......سر!''

''تنخواہ!'' ہیری نے حیرت سے کہا۔ ''تو اس میں غلط کیا بات ہے؟ اسے تنخواہ کیوں نہیں ملنی چاہئے؟''

یہ سن کر ونکی کافی خوفزدہ دکھائی دینے لگی۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے چمگادڑ جیسے کانوں کو ڈھک لیا تھا۔ جس سے اس کا چہرہ ایک بار پھر آدھا چھپ گیا تھا۔

''گھریلوخرس کو تنخواہ نہیں ملتی ہے سر!'' اس نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ ''نہیں نہیں نہیں...... میں ڈوبی سے بار بار کہتی ہوں،

ڈوبی! کوئی اچھا سا گھرانہ دیکھ لو اور اسی کی خدمت کرو۔ لیکن وہ بہت ہوا میں اُڑ رہا ہے سر! جو ایک گھریلو خرس کو بالکل زیب نہیں دیتا۔ میں کہتی ہوں ڈوبی! اگر تم اسی طرح کی حرکتیں کرتے رہے تو کسی دن کسی باغی غوبلن کی طرح محکمہ انضباطی وقابو جادوئی حیوانات کے شعبے کی عدالت کے کٹہرے میں پہنچ جاؤ گے۔''

''اگر وہ پرلطف زندگی گزار رہا ہے تو اس میں کسی کو دِقت کیا ہے؟'' ہیری نے کہا۔

''گھریلو خرس کو لطف اُٹھانا نہیں چاہئے ہیری پوٹر!'' ونکی نے اپنے ہاتھوں کے پیچھے سے تلخی سے کہا۔ ''گھریلو خرس کو تو اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کرنا چاہئے۔ دیکھئے سر! مجھے اونچائی سے ڈر لگتا ہے......'' اس نے سٹیڈیم میں نیچے کی طرف دیکھتے ہوئے تھوک نگلا۔ ''لیکن میرے مالک نے مجھے اتنے اونچے آسمان پر بنے اس کیبن میں بیٹھنے کا حکم دیا اور میں نے بلاتردد اُن کے حکم کو بجالانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔''

''اگر وہ یہ جانتے ہیں کہ تمہیں اونچائی سے بے حد ڈر لگتا ہے تو انہوں نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا؟'' ہیری نے چڑ کر اسے کہا۔

''مالک...... مالک بہت مصروف ہیں ہیری پوٹر! اسی لئے انہوں نے مجھے اپنی نشستیں روکنے کیلئے بھیجا ہے۔'' ونکی نے اپنا سر پاس والی خالی نشست کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ ''ہیری پوٹر! ونکی کی بہت خواہش تھی کہ وہ اپنے مالک کے خیمے میں ہی رہتی لیکن ونکی اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ کیونکہ ونکی ایک اچھی گھریلو خرس ہے......''

ونکی نے ایک بار پھر ڈر کر سٹیڈیم کے نیچے کی طرف دیکھا اور دوبارہ اپنی آنکھیں پوری طرح بند کر لیں۔ ہیری اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

''تو گھریلو خرس ایسے ہوتے ہیں؟ بڑے عجیب ہوتے ہیں، ہے نا!'' رون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''ڈوبی اس سے زیادہ عجیب گھریلو خرس ہے۔'' ہیری نے جوشیلی آواز میں کہا۔ رون نے اپنی پیتل کی دوربین باہر نکالی اور اس سے سٹیڈیم کی دوسری طرف بیٹھی بھیڑ کو دیکھنے لگا۔

''بہت عجیب ہے۔'' اس نے دہرانے والے بٹن کو دباتے ہوئے کہا۔ ''میں اس بوڑھے کو ناک میں انگلی ڈالتے ہوئے بار بار دیکھ سکتا ہوں...... ایک بار پھر اس نے انگلی ڈالی...... ایک بار پھر......''

اس دوران ہرمائنی پھندنے سے بندھے مخملی غلاف والے پروگرام والے کتابچے کو بڑی دلچسپی سے پڑھ رہی تھی۔ اس نے زور سے پڑھا۔

''میچ سے پہلے دونوں ٹیمیں اپنے اپنے استقبالیہ کی شاندار کارکردگی پیش کریں گی۔''

''اوہ...... واہ! ابتدائی استقبالیہ پروگرام کے نظارے دیکھنے میں ہمیشہ بڑا مزہ آتا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے جوشیلے پن سے کہا۔ ''معلوم ہے، ہر ٹیم اپنے اپنے ملک کے مخصوص نشان یا علامت کو لا کر اور ان میں سے عجیب وغریب تفریح کا سامان برآمد کر کے

شائقین کے دلوں کو موہ لیتی ہے۔''

اگلے نصف گھنٹے تک ان کے کیبن میں کئی شائقین داخل ہوتے رہے۔ان میں کئی جادوگر نہایت غیر معمولی دکھائی دے رہے تھے۔اور مسٹر ویزلی اُٹھ اُٹھ کر ان لوگوں سے ہاتھ ملاتے رہے۔ پرسی تو اتنی مرتبہ اُٹھ کر کھڑا ہوا کہ ایسا لگا جیسے وہ کسی بس کا کنڈکٹر ہو اور ہر آنے والے کو ٹکٹ کاٹ کر دے رہا ہو۔ جب جادوئی وزیراعظم کارنیلوس فج وہاں داخل ہوئے تو پرسی نے اتنا نیچے جھک کر ان کا استقبال کیا کہ اس کا سینگ دار چشمہ زمین پر گر کر ٹوٹ گیا۔ یہ دیکھ کر پرسی ندامت سے پانی پانی ہو گیا۔اس نے جیسے تیسے جادوئی کلمہ پڑھ کر اپنی چھڑی کی مدد سے چشمے کو واپس جوڑا اور لپک کر اپنی نشست پر جا بیٹھا اور پھر دوبارہ بالکل نہیں اُٹھا۔ وہ تعجب بھری نظروں سے ہیری کی طرف دیکھ رہا کیونکہ کارنیلوس فج ہیری کے ساتھ کسی پرانے دوست کی مانند مل رہے تھے۔ وہ ہیری کو پہلے سے ہی جانتے تھے۔فج نے ہیری کا تعارف اپنے پہلوؤں میں موجود جادوگروں سے بھی کرایا۔

''یہ ہے ہیری پوٹر!'' انہوں نے بلغاریہ کے وزیراعظم کو زور سے بتایا۔جنہوں نے کالے رنگ کا شاندار مخملیں چوغہ پہن رکھا تھا۔ اس میں سنہری دھاریاں تھیں۔ایسا لگ رہا تھا کہ انہیں انگریزی کا ایک بھی لفظ بھی پلے نہیں پڑ رہا تھا۔''ہیری پوٹر! آپ نے اس کا نام تو سنا ہی ہوگا......وہ لڑکا جو 'تم جانتے ہو کون؟' کے ہاتھوں سے بچ گیا تھا......آپ یقیناً اس کے نام سے تو ضرور واقف ہوں گے۔''

بلغارین وزیراعظم کی نظر اچانک ہیری پوٹر کے ماتھے کے نشان پر پڑی تو اس کے چہرے پر تغیر رونما ہوا۔نشان دیکھتے ہی وہ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جوشیلے انداز زور زور سے کچھ بولنے لگا جس کی سمجھ کسی کو بھی نہیں آ پائی تھی۔

''میں جانتا تھا کہ نشان سے ہی اسے میری بات سمجھ آئے گی۔'' فج نے ہیری سے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔''لیکن میں کیا کروں؟ انہیں میری زبان سمجھ میں نہیں آتی ہے اور نہ ہی میں اس کی زبان بول سکتا ہوں۔ اس طرح کے کام کے لئے مجھے بارٹی کراؤچ کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ اس کی گھریلو خرس اس کی نشستیں سنبھالے ہوئے ہے......اس نے یہ اچھا کام کیا ہے کیونکہ بلغاریہ والے تو ہر اچھی نشست کو ہتھیانے کے چکر میں ہیں......اور یہ رہا لوسیس......''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے تیزی سے مڑ کر دیکھا۔ مسٹر ویزلی کے ٹھیک پیچھے والی قطار میں تین نشستیں اب بھی خالی تھیں۔ان کی طرف کوئی اور نہیں بلکہ گھریلو خرس ڈوبی کا پرانا مالک مسٹر لوسیس ملفوائے، اس کا بیٹا ڈریکو ملفوائے اور ایک عورت بڑھ رہی تھیں جو واضح طور پر ڈریکو کی ماں کی ہی لگتی تھی۔

ہیری اور ڈریکو ملفوائے جب پہلی بار ہوگورٹس میں جا رہے تھے اسی وقت سے ان دونوں کے درمیان نفرت کی فضا پیدا ہو گئی تھی جو اب آہستہ آہستہ دشمنی میں بدلتی جا رہی تھی۔ زرد نوکیلے چہرے اور سنہری سفید بالوں والا ڈریکو کافی حد تک اپنے باپ سے مشابہ تھا۔ اس کی ماں کے بال بھی سنہرے تھے وہ لمبی اور دبلی خاتون تھیں۔ وہ شاید زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی اگر انہوں نے ناک یوں چڑھا نہ رکھی ہوتی جیسے اس کے نیچے کوئی بدبودار چیز رکھی ہوئی ہو۔

''آہا فج......'' مسٹر ملفوائے نے جادوئی وزیراعظم کے پاس پہنچ کر اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''آپ کیسے ہیں؟......شاید آپ میری بیوی نارسیسہ سے ابھی تک نہیں ملے ہوں گے؟ اور یہ میرا بیٹا ڈریکو......!''

''آپ کیسی ہیں؟'' فج نے مسکرا کر مسز ملفوائے کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔ ''آیئے! میں آپ کا تعارف مسٹر اوبلانسک سے کرواتا ہوں...... یہ ہیں مسٹر اوبلانسک! بلغاریہ کے جادوئی وزیراعظم! ویسے انہیں میری بات ذرا بھی سمجھ نہیں آتی ہے اس لئے تعارف کروانے کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔ اور مجھے لگتا ہے کہ تم آرتھر ویزلی کو تو جانتے ہی ہو گے؟''

یہ ایک ہیجان انگیز پل تھا۔ مسٹر ویزلی اور مسٹر ملفوائے نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ھیری کو ان کی پچھلی ملاقات یاد آ گئی تھی۔ یہ اچانک ملاقات جادوئی بازار میں موجود فلوریش اینڈ بلوٹس نامی کتابوں کی دکان میں ناگوار حالات میں ہوئی تھی۔ جہاں دونوں میں ہاتھا پائی ہو گئی تھی۔ مسٹر ملفوائے نے اپنی بھنویں کھینچ کر بھوری آنکھوں سے پہلے تو مسٹر ویزلی کو دیکھا اور پھر کیبن میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔

''اوہ! آرتھر......'' انہوں نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''تمہیں اس مہنگے کیبن میں نشستوں کی ٹکٹیں خریدنے کیلئے اپنی کس چیز کو بیچنے کی قربانی دینا پڑی؟ غیر معمولی طور پر تمہارے گھر کو فروخت کرنے سے اتنے پیسے تو ملے ہی نہیں ہوں گے؟''

فج نے ملفوائے کی بات نہیں سنی تھی۔ وہ بولے۔ ''آرتھر......لوسیس نے حال ہی میں جادوئی سینٹ مونگوز ہسپتال برائے طبی حادثات و معالجاتِ جادوئی عوارض کو ٹھیک ٹھاک بھاری چندہ دیا ہے۔ یہ یہاں میرے خاص مہمان ہیں......''

''یہ تو...... یہ تو بڑی اچھی بات ہے!'' مسٹر ویزلی نے کافی کوشش کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

مسٹر ملفوائے کی نگاہ جب ہرمائنی پر پڑی تو وہ اسے گھورنے لگے۔ ہرمائنی کا چہرہ گلابی ہو گیا لیکن وہ بھی پلٹ کر انہیں گھورنے لگی۔ ھیری اچھی طرح جانتا تھا کہ مسٹر ملفوائے کے ہونٹ کیوں سکڑ گئے تھے۔ مسٹر ملفوائے کو خاندان کے خالص جادوئی خون پر بڑا ناز تھا۔ دوسرے الفاظ میں وہ ہرمائنی جیسے ماگلو خاندان کے لوگوں کو نہ صرف دوسرے اور تیسرے درجے کے افراد سمجھتے تھے بلکہ وہ ان کیلئے نہایت ناپسندیدہ بھی تھے۔ بہرحال جادوئی وزیراعظم کے سامنے مسٹر ملفوائے ایسی کوئی اوچھی حرکت نہیں کر سکتے تھے جس سے ان کی عزت پر حرف آتا۔ مسٹر ملفوائے نے تکبر سے اپنا سر ہلا کر مسٹر ویزلی کی بات کا جواب دیا اور پھر تیزی سے اپنی نشست کی طرف بڑھ گئے۔ ڈریکو نے گزرتے وقت ھیری، رون اور ہرمائنی کو حقارت بھری نظروں سے دیکھا اور پھر اپنی ماں کے ساتھ اوپر والی قطار میں چڑھتا چلا گیا جہاں گھریلو خرس ونکی اپنے مالک کی راہ دیکھ رہی تھی۔

''گھمنڈی کہیں کے......'' رون نے بڑبڑا کر کہا۔ پھر وہ ھیری اور ہرمائنی کے ساتھ مل کر میدان کی طرف دیکھنے لگے جہاں شور و ہنگامہ زوروں پر تھا۔ اگلے ہی پل مسٹر بیگ مین ہوا میں سے وہاں نمودار ہوئے۔ وہ دھڑ دھڑاتے ہوئے فج کے پاس پہنچے۔

''سبھی لوگ تیار ہیں؟'' انہوں نے کہا۔ ان کا چہرہ جوش سے سرخ ہو رہا تھا اور آنکھوں میں بے تحاشا چمک پھیلی ہوئی تھی۔

''وزیراعظم فج! آپ تیار ہیں......؟''

''لیوڈو! اگر آپ تیار ہیں تو ہم بھی تیار ہی ہیں......'' فج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیوڈو نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور اسے اپنے گلے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''فلسم والسم!''

اس جادوئی کلمے سے ان کی آواز کئی سو گنا بلند ہوگئی تھی۔ اب ان کی آواز کھچا کھچ بھرے سٹیڈیم کے شور میں بھی بالکل صاف سنائی دے رہی تھی اور سٹیڈیم کے ہر کونے میں گونج رہی تھی۔

''معزز ناظرین وشائقین!...... چار سو بائیسویں کیوڈچ ورلڈ کپ کے فائنل میں، میں آپ سب کو تہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں۔''

شائقین خوشی سے چیختے چلاتے ہوئے زور زور سے تالیاں بجانے لگے۔ ان کے ہاتھوں میں موجود ہزاروں جھنڈے لہرانے لگے۔ قومی ترانوں اور جوشیلے نغموں کی گونج، اور تالیوں اور چیخوں کا شور عجیب بے ہنگم سا نظارہ پیش کررہا تھا۔ ان کے سامنے موجود سیاہ تختے پر آخری الفاظ اب مٹ رہے تھے (بارٹی باٹ کی مزیدار خوش ذائقہ ٹافیاں...... ہر ٹافی میں ایک الگ دلچسپ خطرہ) اب وہاں پر چھائی ہوئی سیاہی میں نئے سنہری لفظ ابھر گئے تھے۔

بلغاریہ۔ صفر...... آئرلینڈ۔ صفر

''اور اب میں بغیر کسی توقف کے آپ کا تعارف بلغاریہ کی ٹیم کے استقبالیہ پروگرام سے کرواتا ہوں۔''

دائیں طرف کی نشستوں میں جم کر شور ہونے لگا۔ وہاں بلغاریہ کے شائقین سرخ چوغوں میں ملبوس بیٹھے تھے۔ جس کی وجہ سے تمام نشستیں کسی بڑی سرخ دیوار کی طرح دکھائی دے رہی تھیں۔

''کیا پتہ!...... آج وہ لوگ ہمارے لئے کیا لائے ہیں؟'' مسٹر ویزلی نے اپنی نشست سے کچھ آگے جھکتے ہوئے کہا۔ ''اوہو!'' انہوں نے اچانک اپنی آنکھوں سے عینک اتاری اور اسے جلدی جلدی چوغے سے رگڑا اور دوبارہ پہن کر میدان کی طرف دیکھا۔

''واہ!...... موہنیاں!''

''موہنیاں کیا ہوتی ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

سو موہنیاں میدان کے درمیان میں آتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر ہیری کو اپنا جواب مل گیا تھا۔ موہنیاں بہت خوبصورت عورتیں تھیں...... ہیری نے آج تک اتنی خوبصورت عورتیں نہیں دیکھی تھیں۔ یہ بات اور تھی کہ وہ انسان نہیں تھیں اور ہو بھی نہیں سکتی تھیں۔ ان کو دیکھ کر ہیری ایک پل کیلئے چکرا سا گیا۔ اس نے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ وہ ایسا کیا کھاتی ہیں؟ ان کے بدن کی جلد چاندنی جیسی سفید اور اجلی کیسے ہے؟ ان کے کھلے سنہری بال بغیر ہوا کے کیسے لہرا رہے ہیں؟......لیکن اسی وقت موسیقی کی

دھنیں چھڑ گئیں اور موہنیاں دھن پر تھرکنے لگیں۔ان کے رقص میں ایک عجیب سی مستی تھی۔ ہیری کی سب مشکلیں اور مسئلے گم ہوتے چلے گئے۔اس نے یہ سوچنا بھی چھوڑ دیا تھا کہ موہنیاں انسان ہیں یا پھر...... حقیقت یہ تھی کہ اس نے سب کچھ ہی سوچنا چھوڑ دیا تھا۔

موہنیاں ناچنے لگیں اور ہیری کا دماغ پوری طرح خالی اور غافل ہوتا چلا گیا۔اسے اب دنیا میں صرف یہی بات اچھی لگ رہی تھی کہ موہنیاں ناچتی رہیں...... بس ناچتی رہیں...... اور وہ انہیں دیکھتا رہے۔ کیونکہ اگر انہوں نے ناچنا چھوڑ دیا تو بڑا غضب ہو جائے گا...... سب موہنیاں اب تیز تیز رقص کرنے لگی تھیں۔ اسی ہیری کے دل میں عجیب عجیب خیال پیدا ہونے لگے۔ وہ انہیں اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا۔ان کی توجہ پانے کیلئے وہ اس وقت کوئی بھی بڑا کام کرنا چاہتا تھا۔اس نے سوچا اگر وہ سٹیڈیم کی سب سے اونچی منزل سے نیچے میدان میں کود جائے تو کیا موہنیاں اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گی...... لیکن کیا یہ کام سچ مچ اتنا بڑا تھا؟

''ہیری! یہ تم کیا کر رہے ہو؟'' اسے ہرمائنی کی تیکھی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اسی لمحے موسیقی رُک گئی۔ ہیری نے پلکیں جھپکائیں۔اس نے دیکھا کہ وہ کھڑا ہو چکا تھا اور اس کا ایک پیر کیبن کی دیوار پر لٹک رہا تھا۔اس کے پیچھے رون گم صم برف کی طرح منجمد تھا۔وہ اس طرح کھڑا تھا جیسے وہ کسی سپرنگ بورڈ سے غوطہ لگانے کیلئے تیار ہو۔

سٹیڈیم میں غصے بھری چیخیں سنائی دینے لگیں شائقین موہنیوں کو جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ ہیری کے جذبات بھی شائقین کے جیسے ہی تھے۔اس کے دل میں خیال بھی آیا کہ اسے تو بلغاریہ کی ٹیم کا حمایتی ہونا چاہئے تھا۔ دراصل موہنیوں کو دیکھنے کے بعد ہیری اس بات پر حیران ہونے لگا کہ وہ آئرلینڈ کے حق میں کیوں تھا؟ اس نے اپنے سینے پر خندقوق کا بڑا سبز بلا کیوں لگا رکھا تھا؟ اسی لمحے رون کو جانے کیا سوجھی کہ اس نے اپنی ٹوپی پر لگے ہوئے خندقوق کے سبز پھول کو نوچ کر پرزہ پرزہ کرنے کی کوشش کی۔ مسٹر ویزلی مسکراتے ہوئے رون کی طرف جھکے اور اس کے ہاتھ سے ٹوپی چھین کر دور ہٹا دی۔

''جب آئرلینڈ والے اپنا استقبالیہ پروگرام دکھائیں گے تو تب تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی۔'' وہ دھیمی آواز میں بولے۔

''اوہ؟'' رون اب بھی موہنیوں کی طرف منہ پھاڑے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہا تھا جو اب میدان کے ایک کنارے کی طرف ایک قطار میں کھڑی ہو گئی تھیں۔

''چچ چچ چچ...... قسم سے تم بھی......'' ہرمائنی نے ہنستے ہوئے ہیری کو واپس اس کی نشست کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔'' اس فسوں گری کا شکار ہو گئے ہو......''

''اور اب!'' لیوڈو بیگ مین کی آواز گونجی۔ ''مہربانی کر کے اپنی اپنی چھڑیاں ہوا میں اُٹھا لیں...... آئرلینڈ کی ٹیم اپنا استقبالیہ پروگرام پیش کرنے جا رہی ہے۔''

اگلے ہی پل سٹیڈیم میں سبز اور سنہرے رنگ کی دیو ہیکل دم دار گولے جیسی چیز نمودار ہوئی اور ہوا میں تیرنے لگی۔اس نے سٹیڈیم کا ایک چکر کاٹا اور پھر وہ دو دم دار گولوں میں بٹ گئی۔ وہ دونوں ہی تیرتے ہوئے الگ الگ طرف کی قفلوں کے پاس پہنچے اور اچانک

ان دونوں کے درمیان قوس وقزح کی رنگین پٹی بن گئی جو ایک گولے سے دوسرے گولے تک پیوستہ تھی۔شائقین اس طرح اووں اور آہ کررہے تھے جیسے آتش بازی دیکھ رہے تھے۔ پھر قوس قزح کی رنگین لہر ہوا میں معدوم ہوگئی اور دونوں دم دار گولے قریب آ کر مل گئے اور یکجا ہوگئے۔ اگلے ہی لمحے اس میں سے ایک چمکیلا اور بڑا خندقوق کا سبز پودا اُگتا ہوا دکھائی دیا جس پر ایک بڑے گلاب لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اب شائقین کے سروں پر آسمان میں اُڑ رہا تھا۔اچانک اس میں سے سونے کے سکوں کی بارش شروع ہوگئی۔

''واہ بہت اعلیٰ!'' رون چیخ کر بولا۔ جب اُڑتے ہوئے گلاب نے ان کے سروں اور نشستوں پر سونے کے ڈھیر سارے سکے برسائے جو کھنکھناتی ہوئی آواز میں نشستوں اور فرش سے ٹکرا رہے تھے۔ ہیری نے گلاب کے پھول کو غور سے دیکھا۔ دراصل اس میں ہزاروں ننھے منے لمبی ڈاڑھیوں والے آدمی بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے سرخ رنگ کی واسکٹ پہنچ رکھی تھیں اور ان کے ننھے ننھے ہاتھوں میں سنہرے اور سبز رنگ کی لالٹینیں پکڑی ہوئی تھیں۔

''آئرشی بونے......'' مسٹر ویزلی شائقین کی زوردار تالیوں کے بیچ میں بولے۔ بہت سارے شائقین سونے کے سکے اُٹھانے کیلئے اپنی نشستوں کے آس پاس جھکے ہوئے دکھائی دیئے، وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

''یہ لو......'' رون نے خوشی خوشی ہیری کے ہاتھ میں مٹھی بھر سونے کے سکے تھماتے ہوئے کہا۔ ''مناظر پکڑنے والی دوربین کیلئے......اب حساب برابر ہوگیا ہے۔اب تمہیں مجھے کرسمس کا تحفہ ضرور دینا پڑے گا......''

گلاب کا بڑا پھول سمٹنے لگا اور اس میں موجود آئرشی بونے زمین پر جا اترے۔ وہ پھدکتے ہوئے موہنیوں کے بالکل مدمقابل سمت میں جا کر ایک لمبی قطار میں ٹانگیں پھیلا کر بیٹھتے چلے گئے۔

''حاضرین وناظرین! اب براہ کرم بلغاریہ کی قومی کیوڈچ ٹیم کا پرتپاک استقبال کیجئے۔ یہ رہے......دیمی تروف!''

سرخ چوغے میں ملبوس ایک نوجوان بہاری ڈنڈے پر اتنی تیزی سے اڑتا ہوا آیا کہ اس کی بس ایک جھلک ہی دکھائی دے پائی۔ میدان پر اُڑ کر آتے ہوئے اس نوجان کو دیکھ کر بلغاریہ کے شائقین نے خوب جم کر تالیاں بجائیں۔

''آئیوانوف!''

سرخ چوغے میں دوسری کھلاڑی اُڑتی ہوئی آئی۔

''ژوگراف، لیونسکی، وولچونوف، ولکوف اورررررر......وکٹر کیرم!''

''کیرم وہ رہا...... کیرم وہ رہا......'' رون چیخ کر بولا اور اپنی پیتل کی دوربین کو آنکھوں سے لگا کر کیرم کو یکا یک دیکھنے لگا۔ ہیری نے جلدی سے اپنی دوربین پر آنکھیں جمالیں۔

وکٹر کیرم دبلا تھا اور اس کا رنگ سانولا تھا۔ اس کی بڑی ناک تھوڑی چپٹی اور اس کی بھنویں کالی اور گھنی تھیں۔ وہ کسی بڑے پرندے جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ اندازہ کرنا مشکل تھا کہ وہ صرف اٹھارہ برس کا ہے۔

''اور اب براہ کرم آئرلینڈ کی قومی کیوڈچ ٹیم کا استقبال کیجئے۔'' بیگ مین نے چلا کر کہا۔''یہ رہے کینولی، ریان، ٹروئے، میولٹ، موران، قیوگلے اور ررر...... لانچ!''

سات سبز جھونکے میدان کی طرف لپکتے ہوئے آئے۔ ہیری نے اپنی پیتل کی دوربین پر لگے ایک چھوٹی سی ناب کو گھمایا۔ جس سے فوراً کھلاڑیوں کی رفتار دھیمی ہوگئی۔ اس نے دیکھا کہ کھلاڑیوں کے بہاری ڈنڈوں پر 'فائربولٹ' کے الفاظ نمایاں چمک رہے تھے۔ کھلاڑیوں کی کمر پر سنہری حروف میں ان کے نام لکھے ہوئے تھے۔

''اور یہ رہے...... ہمارے آج کے میچ کے ریفری...... حسن مصطفیٰ! جو خاص طور پر مصر سے آئے ہیں اور بین الاقوامی کیوڈچ سوسائٹی کارپوریشن کے چیئر ویزرڈ بھی ہیں۔''

ایک چھوٹا اور دبلا آدمی کیوڈچ کے میدان میں آیا۔ وہ بالکل گنجا تھا لیکن اس کی مونچھیں انکل ورنن جتنی ہی گھنی تھیں۔ اس نے خالص سونے کا چوغہ پہن رکھا تھا۔ اس کی مونچھوں کے نیچے چاندی کی ایک سیٹی لٹک رہی تھی۔ اس کی دائیں بغل میں لکڑی کا ایک صندوق دبا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں بہاری ڈنڈا تھاما ہوا تھا۔ ہیری نے دوبارہ ناب گھما کر اپنی پیتل کی دوربین کی رفتار کو صحیح کیا۔ اس نے غور سے دیکھا کہ ریفری اپنے بہاری ڈنڈے پر سوار ہوا اور اس نے ٹھوکر مار کر صندوق کھول دیا۔ اس میں سے چار گیندیں اُڑ کر آسمان کی طرف جانے لگیں۔۔ ایک سرخ قواف، دو سیاہ شریر بالجر اور ایک ننھی سی سنہری گیند (ہیری اسے صرف ایک ہی پل کیلئے دیکھ پایا تھا کیونکہ یہ فوراً ہی اُڑتی ہوئی جھماکے کے ساتھ نظروں سے اوجھل ہوگئی تھی) سیٹی کی تیز آواز کے ساتھ مصطفیٰ بھی گیندوں کے پیچھے پیچھے ہوا میں اُڑتا چلا گیا۔

''لیجئے ناظرین! کھیل شروع ہو چکا ہے......'' مسٹر بیگ مین کی آواز سٹیڈیم میں گونجی۔''قواف میولٹ کے پاس ہے، ٹروئے، موران، ڈیمی روف پھر سے میولٹ، ٹروئے، لیونسکی، موران......''

ہیری نے کیوڈچ کا ایسا کھیل آج تک نہیں دیکھا تھا۔ اس نے اپنی پیتل کی دوربین آنکھوں سے اتنی نزدیک کر رکھی تھی کہ اس کے عدسے کا فریم مسلسل اس کی ناک میں چبھ رہا تھا۔ کھلاڑیوں کی رفتار بے حد خطرناک حد تک تیز تھی۔ دونوں ٹیمیں کے پٹاؤ بالجروں کو ایک دوسرے کی طرف اتنی تیزی کے ساتھ پھینک رہے تھے کہ مسٹر بیگ مین کمنٹری کرنے کے بجائے صرف ان کے نام ہی بول پا رہے تھے۔ ہیری نے ایک بار پھر اپنی دوربین پر لگا ہوا دھیمی رفتار والا بٹن دبایا۔ فوراً کھیل کی رفتار میں کمی واقع ہوگئی۔ عدسے پر بینگنی رنگ کے لفظ 'دھیما نظارہ' نمودار ہوئے اور اسے شائقین کا کان پھاڑ شور سنائی دینے لگا۔

اس نے دیکھا کہ آئرلینڈ کے تین نقاش پاس پاس اُڑ رہے تھے۔ ٹروئے، میولٹ اور موران سے تھوڑا آگے تھا۔ وہ بلغاریہ کے قفل کی طرف جا رہے تھے۔ دوربین پر 'عقابی چھپر داؤ' کے لفظ نمایاں ہوئے۔ اس کے بعد وہاں پر 'چھلاوہ سرعت داؤ' کے الفاظ نمودار ہوئے۔ جب ٹروئے نے اداکاری کیا کہ وہ قواف کے ساتھ اوپر کی طرف جانے والی ہے تو یہ دیکھ کر بلغاریہ کی نقاش آئیوانوف،

ٹروئے کی طرف تیزی سے بڑھی۔ لیکن ٹروئے نے پھرتی سے قواف موران کی طرف اچھال دیا۔ بلغاریہ کے پٹاؤ والکوف نے ایک بالجر کو اپنے ڈنڈے کی زوردار ضرب لگائی اور اسے موران کی طرف بھیج دیا۔ موران جب بالجر سے بچنے کیلئے اپنے بھاری ڈنڈے پر جھکا تو قواف اس کے ہاتھوں سے پھسل کر نکل گیا۔

''اور ٹروئے نے قواف قفل کے پار کر دیا......'' مسٹر بیگ مین کی آواز گونجی۔ پورا سٹیڈیم تالیوں اور خوشی کے بھونچال سے کانپ کر رہ گیا۔ ''آئرلینڈ دس صفر کے برتری کے ساتھ......''

''کیا؟'' ہیری اپنی دوربین میں دیکھتے ہوئے چلایا۔ ''ابھی سکور کیسے ہو سکتا ہے؟ ابھی تو قواف لیونسکی کے پاس ہے......؟''

''ہیری! اگر اپنی دوربین کو دھیما کر کے سست رفتاری سے کھیل دیکھو گے تو ایسا ہی ہوگا۔'' ہرمائنی نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ کود رہی تھی اور ہوا میں اپنے ہاتھ جھلا رہی تھی۔ ادھر ٹروئے میدان کا چکر لگا خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ ہیری نے جلدی سے اپنی دوربین ہٹا کر اس کے اوپر سے دیکھا کیوڈچ میدان کی سرحدی لکیر کے پار بیٹھ کر کھیل دیکھنے والے آئرشی بونے ایک بار پھر ہوا میں اُڑنے لگے تھے اور انہوں نے بڑا چمک دار نشان بنا لیا تھا۔ میدان کی دوسری سرحد پر بیٹھی ہوئی موہنیاں چڑی چڑی سی دکھائی دے رہی تھیں۔

جب کھیل دوبارہ شروع ہوا تو خود سے ناراض ہیری نے دوربین کا نارمل رفتار والا بٹن دبایا۔ ہیری خود کیوڈچ کا کھلاڑی تھا اس لئے اتنی دیر میں وہ یہ بات سمجھ گیا تھا کہ آئرلینڈ کے نقاش بہترین مہارت کے حامل ہیں۔ وہ الگ الگ کھلاڑی کے روپ میں نہیں بلکہ ایک لاجواب ٹیم کے روپ میں کھیل رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ ایک دوسرے کے دل کی بات بھانپ کر صحیح جگہ پر پہنچ جاتے تھے۔ ہیری کی ٹوپی پر لگا ہوا گلاب کا پھول نام بتا رہا تھا۔ 'ٹروئے، میولٹ، موران!' دس منٹ کے اندر ہی آئرلینڈ نے دو مزید سکور بھی حاصل کر لئے تھے۔ اب وہ تیس صفر کے مقابلے میں کھیل رہے تھے۔ اس پر سبز چوغے پہنے شائقین نے زوردار انداز میں انہیں سراہا اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے تالیاں بجائیں۔

کھیل کی رفتار اب اور بھی تیز ہو گئی تھی۔ اب کھیل میں مار دھاڑ بھی شروع ہو گئی تھی۔ بلغاریہ کے پٹاؤ والکوف اور وولچونوف نہایت تندخوئی کے ساتھ ضربیں لگا کر آئرلینڈ کے نقاشوں کی طرف بالجروں کے حملے کر رہے تھے۔ اس وجہ سے آئرلینڈ کی ٹیم اپنے عمدہ داؤ پیچوں کا پورا پورا استعمال نہیں کر پا رہی تھی۔ پٹاؤوں کے حملوں کے باعث دوبار انہیں بری طرح سے تتر بتر ہونا پڑا تھا۔ پھر آخر کار آئیوانوف آئرلینڈ کے کھلاڑیوں کو چکمہ دیتے ہوئے نکلی اور اس نے قفل کے راکھے ریان کو جھانسہ دے کر قواف کو قفل کے پار کر دیا۔ بلغاریہ کی طرف سے پہلا سکور ہو گیا تھا۔

''اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لو۔'' مسٹر ویزلی نے چیخ کر کہا۔ جب موہنیاں اپنے سکور کا جشن مناتے ہوئے ایک بار پھر ناچنے لگی تھیں۔ ہیری نے تو اپنے کانوں کے ساتھ ساتھ اپنی آنکھوں کو بھی زور سے بند کر لیا تھا کیونکہ وہ اپنا پورا دھیان کھیل پر ہی مرتکز رکھنا چاہتا تھا۔ اس نے کچھ پلوں کے بعد اپنی آنکھوں کو کھولنے کا خطرہ مول لیا۔ اب موہنیوں نے رقص بند کر دیا تھا اور قواف ایک بار

پھر بلغاریہ کی ٹیم کے پاس تھا۔

''ڈیمی تروف، لیونسکی، ڈیمی تروف، آئیوانوف اوہ اوہ......'' مسٹر بیگ میں چلارہے تھے۔

ایک لاکھ جادوگروں اور جادوگرنیوں کی آہ نکل گئی جب انہوں نے دیکھا کہ دونوں ٹیموں کے متلاشی تیز رفتاری سے زمین کی طرف بڑھے۔ کیرم اور لائنچ نقاشوں کے درمیان میں سے ہوتے ہوئے اتنے تیزی سے نیچے آرہے تھے جیسے وہ بغیر پیراشوٹ کے کسی ہوائی جہاز سے کود گئے ہوں، ہیری نے اپنی دوربین سے انہیں نیچے آتے ہوئے دیکھا۔ وہ سنہری گیند کو دیکھنے کی کوشش کررہا تھا۔

ہیری کے پاس بیٹھی ہرمائنی چیخی۔ ''وہ دونوں زمین سے ٹکرانے والے ہیں۔''

اس کی بات نصف سچ نکلی۔ ایک دم آخری لمحے میں وکٹر کیرم ایک جھٹکے سے غوطہ کھا کر باہر نکلا اور دوبارہ اوپر اُڑنے لگا۔ بہر حال لائنچ دھم سے زمین سے ٹکرا گیا تھا جس کی آواز پورے سٹیڈیم میں گونج گئی۔ آئر لینڈ کے شائقین کی نشستوں والے حصے کی طرف زوردار آہیں سنائی دی۔

''احمق......گدھا......'' مسٹر ویزلی نے غصے سے کہا۔ ''کیرم اسے دھوکا دے رہا تھا۔''

''ٹائم آؤٹ......'' مسٹر بیگ مین کی آواز گونجی۔ ''اب قابل جادوگر ڈاکٹر میدان میں ایڈن لائنچ کی جانچ کرنے کیلئے جارہے ہیں......''

''وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اسے صرف زور کا جھٹکا لگا ہے۔'' چارلی نے جینی کو بتایا جو کیبن کی دیوار پر پہنچ کر دہشت بھری نظروں سے میدان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ''ظاہر ہے کیرم یہی تو چاہتا تھا۔''

ہیری نے جلدی سے اپنی دوربین پر نشر مکرر اور دھیمے نظارے کے بٹن دبائے اور دوربین اپنی آنکھوں سے لگالی۔

اس نے کیرم اور لائنچ کو دھیمی رفتار میں غوطہ لگاتے ہوئے دیکھا۔ اسے دوربین کے عدسے کے کنارے پر چھوٹا سا لفظ لکھا ہوا دکھائی دیا۔ 'چھلاوہ اچھال......خطرناک متلاشی داؤ!' اس نے دیکھا کہ کیرم کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا اور وہ ٹھیک وقت پر غوطہ کھا کر باہر نکل گیا۔ جبکہ لائنچ جوش میں اس کا تعاقب کرتے ہوئے زمین سے ٹکرا گیا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ کیرم نے سنہری گیند کو پکڑنے کیلئے غوطہ نہیں لگا رہا تھا۔ وہ تو صرف لائنچ سے اپنا پیچھا کروانے کی کوشش کررہا تھا۔ ہیری نے کبھی کسی کو اس طرح اُڑتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ کیرم بہاری ڈنڈے سوار تھا، وہ تو کسی تیز رفتار پرندے کی مانند اُڑ رہا تھا۔ ہیری نے اپنی دوربین کی رفتار ایک بار پھر نارمل کر دی اور کیرم کو دیکھنے لگا۔ کیرم، لائنچ کے بالکل اوپر منڈلا رہا تھا۔ نیچے لائنچ کا معائنہ کرنے والے مہارت یافتہ جادوگر ڈاکٹر اسے کئی قسم کے مرکبات پلا رہے تھے۔ ہیری نے اب کیرم کو مزید دھیان سے دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ کیرم کی نگاہیں سوفٹ نیچے چاروں طرف غور سے دیکھ رہی تھیں۔ لائنچ کے طبی معائنے میں جو وقت لگ رہا تھا اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہ لائنچ کے خوف کے بغیر ہی سنہری گیند کو ڈھونڈ رہا تھا۔

آخر کار لانچ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور سبز چوغوں والے شائقین زور زور سے تالیاں بجا کر اس کی حوصلہ افزائی کرنے لگے۔ لانچ اپنے فائر بولٹ پر سوار ہوا اور فضا میں اُڑنے لگا۔ اس کے ٹھیک ہونے سے آئرلینڈ کے کھلاڑیوں میں نئی جان آ گئی تھی۔ مصطفٰے نے اپنی سیٹی دوبارہ بجا کر کھیل کو شروع کروایا۔ آئرلینڈ کے نقاش اتنی عمدگی کے ساتھ کھیلے کہ ہیری نے آج تک ایسا کھیل نہیں دیکھا تھا۔ پندرہ منٹ کے تیز کھیل کے بعد آئرلینڈ کی ٹیم نے دس اور سکور حاصل کر لئے تھے۔

'آئرلینڈ 130...... بلغاریہ 10'

اب کھیل میں مار دھاڑ کا سلسلہ اور بڑھ گیا تھا۔ جب میولٹ ایک بار پھر قواف لے کر قفل کی طرف بڑھا تو بلغاریہ کا راکھا 'ژوگراف' اسے روکنے کیلئے آگے آ گیا۔ اس کے بعد جو ہوا، وہ اتنی سرعت میں ہوا کہ ہیری کو کچھ دکھائی نہیں دیا۔ لیکن آئرلینڈ کے حمایتی شائقین کی غصے بھری آوازیں اور مصطفٰے کی لمبی سیٹی سے وہ سمجھ گیا کہ بلغاریہ نے فاؤل کر دیا ہے۔

''مصطفٰے اب بلغاریہ کے راکھے کو خبردار کر رہا ہے...... اس نے اپنی کہنی کو ضرورت سے زیادہ استعمال کر دیا تھا۔'' مسٹر بیگ مین نے شور مچاتے ہوئے شائقین کو معاملے بتاتے ہوئے کہا۔ ''اور آئرلینڈ کو جرمانے کی باری مل گئی ہے۔''

میولٹ کے ساتھ ہوئے برے سلوک کے بعد آئرشی بونے غصے میں آ گئے تھے اور وہ چمکتی ہوئی شہد کی مکھیوں کی طرح اڑ رہے تھے لیکن جرمانے کی باری ملنے کی خبر سن کر وہ خوشی سے باؤلے ہو گئے اور انہوں نے میدان کی مخملی گھاس پر ہاہاہا کے لفظ کی علامت بنائی۔ یہ دیکھ کر دوسری طرف بیٹھی ہوئیں موہنیاں طیش میں پاگل ہو گئیں اور اچھل کر کھڑی ہو گئیں۔ انہوں نے اپنے بالوں کو لہراتے ہوئے ناچنا شروع کر دیا تھا۔

ویزلی لڑکوں اور ہیری نے اپنے کانوں میں فوراً انگلیاں ٹھونس لیں۔ لیکن ہرمائنی نے ایسا نہیں کیا تھا۔ کچھ پلوں بعد وہ ہیری کا ہاتھ کھینچنے لگی۔ ہیری نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا۔ ہرمائنی نے بے چین ہو کر ہیری کی انگلیوں کو اس کے کانوں سے دور ہٹایا۔

''ذرا ریفری کی طرف تو دیکھو......'' وہ ہنستی ہوئی بولی۔

ہیری نے نیچے کی طرف دیکھا۔ حسن مصطفٰے زمین پر اتر ناچتی ہوئی موہنیوں کے سامنے کھڑا تھا اور عجیب حرکتیں کر رہا تھا۔ وہ انہیں اپنے بازوؤں کی مچھلیاں پھڑکا پھڑکا کر دکھا رہا تھا اور ان کے حسن میں ڈوبا ہوا اپنی مونچھوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

''یہ تو غضب ہو گیا...... کتنی شرمناک بات ہے۔'' لیوڈو بیگ مین نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ حالانکہ اس کا چہرہ کافی خوش دکھائی دے رہا تھا۔ ''کوئی تو جا کر ریفری کو تھپڑ مارے۔''

اسی وقت ڈاکٹر جادوگروں میں سے ایک اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال کر دوڑتا ہوا کیوڈچ میدان میں داخل ہوا اور مصطفٰے کے قریب پہنچ کر اس نے اس کی پنڈلی پر کس کر لات ماری۔ مصطفٰے فوراً ہوش میں آ گیا۔ ہیری نے ایک بار پھر دوربین میں منظر کو قریب سے دیکھا۔ مصطفٰے بہت شرمندہ دکھائی دے رہا تھا اور وہ اب موہنیوں پر بری طرح برس رہا تھا جنہوں نے اپنا رقص ختم کر دیا

تھا لیکن وہ اب بھی بغاوت پر اتری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

بیگ مین کی آواز آئی۔ ''اور اگر مجھ سے سمجھنے میں غلطی نہیں ہو رہی ہے تو مصطفیٰ دراصل بلغاریہ کے استقبالئے کے اس گروہ کو باہر بھیجنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایسا آج تک نہیں ہوا ہے...... اوہ معاملہ بہت گھمبیر ہوتا جا رہا ہے......''

اور پھر معاملہ واقعی سنجیدہ ہو گیا تھا۔ بلغاریہ کے پٹاؤ والکوف اور وولچونوف، مصطفیٰ کے دونوں طرف اتر آئے۔ وہ بہت غصے سے بحث کر رہے تھے۔ انہوں نے آئرشی بونوں کی طرف اشارہ کیا جنہوں نے ابھی تک میدان کے بیچوں بیچ ہاہاہا کا لفظ بنایا ہوا تھا۔ بہر حال مصطفیٰ بلغاریہ کے پٹاؤوں کی دلیلوں سے قطعی متاثر نہیں ہوئے انہوں نے اپنی انگلی اوپر اُٹھا کر انہیں دوبارہ ہوا میں اُڑنے کا اشارہ کیا۔ جب بلغاریہ کے پٹاؤوں نے ان کی بات نہیں مانی تو مصطفیٰ نے دو بار سیٹی بجائی۔

''آئرلینڈ کی ٹیم کو دو جرمانے کی باریاں دے دی گئی ہیں......'' مسٹر بیگ مین نے چلا کر کہا اور بلغاریہ کے شائقین غصے سے چلانے لگے۔ ''اچھا یہی رہے گا کہ اب والکوف اور وولچونوف آسمان میں اُڑنے لگیں...... ہاں...... وہ اُڑ رہے ہیں...... اور ٹروئے نے قواف کو پکڑ لیا ہے۔''

کھیل اب بہت زیادہ خونخوار ہو چکا تھا۔ ہیری نے کیوڈچ میں اتنی مار دھاڑ پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ دونوں ہی ٹیموں کے پٹاؤ بڑی بے رحمی سے ایک دوسرے پر حملے کر رہے تھے۔ خاص طور پر والکوف اور وولچونوف کو تو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ ان کے ڈنڈے بالجر پر پڑتے ہیں یا مخالف ٹیم کھلاڑیوں کے جسم پر۔ وہ تو بس صرف وحشیانہ طریقے اندھا دھند اپنے ڈنڈوں کو گھمانے میں مصروف تھے۔ ڈیمی تروف سیدھا موران کی طرف لپکا جس کے پاس قواف تھا دونوں میں اتنی زوردار ٹکر ہوئی کہ موران اپنے بہاری ڈنڈے پر سے گرتے گرتے بمشکل بچا۔

''فاؤل......'' لیوڈو بیگ مین کی آواز گونجی۔ جو جادو سے تیز ہو گئی تھی۔ ''ڈیمی تروف نے موران کو ٹکر ماردی ہے...... وہ جان بوجھ کر اس سے ٹکرایا ہے...... اور اس پر ایک جرمانے کی باری ملنا چاہیئے...... ہاں! یہ سیٹی بج ہی گئی......''

آئرشی بونے ایک بار پھر ہوا میں اوپر اُٹھے اور اس بار انہوں نے ایک بڑے ہاتھ کا نشان (دُر فٹے منہ) بنایا۔ یہ ہاتھ میدان کے دوسری طرف بیٹھی موہنیوں کی طرف ایک بہت ہی برا چڑانے والا اشارہ تھا۔ اس پر تو موہنیاں اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھیں، وہ میدان میں داخل ہو گئی اور آئرشی بونوں پر بھڑکتے ہوئے انگارے پھینکنے لگیں۔ ہیری نے اپنی دوربین میں دیکھا کہ اب موہنیاں ذرا بھی خوبصورت نہیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے برعکس ان کے چہرے اب بے رحم چونچ والے پرندوں جیسے ہو گئے تھے اور وہ ڈائنیں لگ رہی تھیں۔ ان کے لمبے، پپڑی دار پنکھ ان کے کندھوں سے نکلے پڑے تھے......

شائقین کے شور کے بیچ میں مسٹر ویزلی اونچی آواز میں بولے۔ ''لڑکو! اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ کبھی بھی ظاہری خوبصورتی کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہیئے، جو دھوکا بھی ہو سکتا ہے۔''

محکمے کے بہت سارے جادوگر کیوڈچ کے میدان میں اتر گئے تھے اور وہ بھرپور انداز میں موہنیوں اور آئرشی بونوں کو الگ الگ کرنے کی کوشش کررہے تھے لیکن انہیں کوئی خاص کامیابی نہیں مل پائی۔ اسی دوران میدان کے اوپر تو اس سے بھی زیادہ گھمسان کا رن تھا۔ ہیری نے اپنی دوربین سے ادھر ادھر دیکھتا رہا کیونکہ قواف تیز رفتاری سے اس ہاتھ سے اس ہاتھ میں جارہا تھا۔

''لیونسکی ......ڈیمی تروف......موران......ٹروئے......آئیوانوف......ایک بار پھر موران......اور موران نے قفل پار کردیا......''

لیکن آئرلینڈ کے شائقین کے جوشیلے نعروں کی آوازیں، موہنیوں کی آہ وبکار چیخوں، محکمے کے کارندوں کی چھڑیوں سے نکلنے والے دھماکوں اور بلغاریہ کے شائقین کے غصے بھری نعرہ بازی کے بیچ میں دب کر رہ گئیں۔ کھیل فوراً دوبارہ شروع ہوگیا۔ اب لیونسکی کے ہاتھ میں قواف تھا۔ اب ڈیمی تروف......

آئرلینڈ کے پٹاؤ قیو گلے نے بالجروں کو پوری قوت سے کیرم کی طرف مارا جو صحیح وقت پر جھک نہیں پایا۔ بالجر تیزی سے گھومتا ہوا آیا اور اس کے چہرے پر زوردار دھماکے سے لگا۔ شائقین کے منہ سے گہری آہ نکل گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کیرم کی ناک ٹوٹ گئی ہو۔ ہوا میں چاروں طرف خون کے چھینٹے اُڑنے لگے لیکن حسن مصطفٰے نے سیٹی نہیں بجائی۔ ان کا دھیان بھٹک گیا تھا اور ہیری نے انہیں الزام نہیں دے سکتا تھا کیونکہ ایک موہنی نے حسن مصطفٰے کی طرف انگارہ پھینک کر ان کے بھاری ڈنڈے کی دُم پر آگ لگادی تھی۔

ہیری چاہتا تھا کہ کسی کو تو کیرم کے زخمی ہونے کا احساس ہوجائے حالانکہ وہ آئرلینڈ کی مخالفت میں کھیل رہا تھا لیکن کیرم یقیناً کیوڈچ میں کھیلنے والا سب سے اچھا کھلاڑی تھا۔ حیرت انگیز طور پر رون بھی یہی سوچ رہا تھا۔

''ٹائم آؤٹ لو......آہ! وہ اس طرح نہیں کھیل سکتا۔ ذرا اس کی حالت تو دیکھو......''

''لانچ کی طرف دیکھو......'' ہیری اپنی نشست سے اُٹھ کر چلایا۔

آئرلینڈ کا متلاشی لانچ اچانک غوطہ لگا رہا تھا اور ہیری کو پورا یقین تھا کہ یہ جھانسا نہیں ہوسکتا ہے، اس بار اس نے سچ مچ سنہری گیند دیکھ لی تھی......

''اس نے سنہری گیند دیکھ لی ہے، اس نے گیند دیکھ لی ہے، دیکھو تو وہ کتنی تیزی سے نیچے جارہا ہے۔'' ہیری نے جوشیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ نصف شائقین کو سمجھ میں آگیا تھا کہ کیا ہورہا تھا؟ آئرلینڈ کے شائقین سبز رومال ہلا ہلا کر اپنے متلاشی کی حوصلہ افزائی کررہے تھے۔ لیکن کیرم بھی ٹھیک اس کے پیچھے آچکا تھا۔ ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیرم کو دکھائی کیسے دے رہا ہوگا؟ کیونکہ اب بھی اس کی ناک سے خون کی پھوار پھوٹ رہی تھی۔ کیرم اب لانچ کے برابر آگیا تھا۔ وہ دونوں ایک بار پھر دھڑ دھڑاتے ہوئے زمین کی طرف آرہے تھے......

''وہ ٹکرانے والے ہیں......'' ہرمائنی نے منہ کھول کر کہا۔

''وہ نہیں ٹکرائے گا......'' رون گرج کر بولا۔

''لائینچ ٹکرانے والا ہے......'' ھیری چیخا۔

اس کا اندازہ صحیح تھا۔ لائینچ دوسری بار زمین سے ٹکرایا۔ اس بار وہ بہت تیز رفتاری سے ٹکرایا تھا۔ وہ اچھل کر بہاری ڈنڈے سے دور جا گرا۔ غصیلی موہنیوں کی بھیڑ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ......فوراً اسے اپنے پیروں تلے کچل ڈالا۔

''سنہری گیند......سنہری گیند کہاں ہے؟'' چارلی نے چیخ کر پوچھا۔

''کیرم نے اسے پکڑ لیا ہے......کیرم نے اسے پکڑ لیا ہے......'' ھیری نے چلا کر بولا۔

کیرم کا سرخ چوغہ اس کی ناک سے بہتے خون میں لت پت ہو چکا تھا۔ اب وہ آسمان میں دھیرے دھیرے اوپر اُڑ رہا تھا اور اس کی مٹھی میں سنہری گیند اپنے پنکھ پھڑ پھڑا رہی تھی۔

سیاہ تختے نئے الفاظ ابھر آئے تھے۔

'بلغاریہ۔160......آئرلینڈ۔170'

شائقین کو پہلے تو یہ سمجھ میں ہی نہیں آیا تھا کہ کیا ہوا تھا؟ جیسے کوئی بڑا جمبو جیٹ جہاز اپنی آواز کا آغاز کرتا ہے بالکل ویسے ہی آئرلینڈ کے شائقین کی خوشی کی آواز تیز ہوتی چلی گئی پھر وہ کہرام مچانے میں بدل گئی۔

''آئرلینڈ کی ٹیم جیت گئی......'' مسٹر بیگ مین کی پرجوش آواز سٹیڈیم میں سنائی دی۔ کھیل کے یوں اچانک ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ آئرلینڈ کے نقاشوں کی طرح حیران دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بول رہے تھے۔ ''کیرم نے سنہری گیند پکڑ لی......لیکن آئرلینڈ کی ٹیم جیت گئی......اف میرے خدا!......مجھے نہیں لگتا کہ ہم میں سے کسی کو بھی ایسا ہونے کی توقع ہو سکتی تھی......''

''اس نے سنہری گیند کیوں پکڑی؟'' رون غصے سے گرجا حالانکہ وہ خوشی میں اچھل رہا تھا اور اپنے سر کے اوپر ہاتھ اُٹھا کر تالیاں بجا رہا تھا۔ ''اس نے سنہری گیند تب پکڑی جب آئرلینڈ کی ٹیم ایک سو ساٹھ پوائنٹس کی برتری پر تھی......احمق کہیں کا!''

''وہ یہ بات جان چکا تھا کہ بلغاریہ کی ٹیم کبھی برابری نہیں کر پائے گی۔'' ھیری نے تالیاں بجاتے ہوئے اور شور شرابے کے بیچ میں چلاتے ہوئے کہا۔ ''آئرلینڈ کے نقاش بہت بہترین مہارت کا مظاہرہ کر رہے تھے......کیرم شکست کھاتے ہوئے کھیل کو اپنی شرطوں پر ختم کرنا چاہتا تھا۔ بس اتنی سی بات تھی......''

''وہ بہت بہادر ہے......ہے نا!'' ہرمائنی نے آگے جھک کر دیکھا کہ کیرم اب زمین پر اتر رہا تھا اور بہت سے ڈاکٹر جادوگر، لڑائی میں مصروف آئرشی بونوں اور بلغارین موہنیوں کے بیچ میں سے بچتے بچاتے ہوئے اس کے پاس پہنچنے کیلئے راستہ بنا رہے تھے۔

''ہمیں راستہ دو......اس کی حالت بے حد خراب ہے، پیچھے ہٹو......''

ھیری نے ایک بار پھر دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ نیچے کیا ہو رہا تھا؟ یہ دیکھنا نہایت ہی مشکل تھا کیونکہ اب آئرشی بونے اپنی خوشی

کا اظہار کرتے ہوئے پورے کیوڈچ میدان کے اوپر اُڑ رہے تھے۔ بہرحال اسے کسی طرح کیرم دکھائی دے ہی گیا جو ڈاکٹر جادوگروں سے گھرا ہوا تھا۔ وہ پہلے سے زیادہ چڑچڑا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے انہیں اپنا طبی معائنہ بالکل نہیں کرنے دیا۔ اس کی ٹیم کے ساتھی کھلاڑی بھی اس کے چاروں طرف تھے جو اپنے سر ہلا رہے تھے اور کافی ناراض دکھائی دے رہے تھے، کچھ ہی فاصلے پر آئرلینڈ کے کھلاڑی اپنے استقبالیے کے آئرشی بونوں کی سونے کی سکوں کی ہونے والی بارش میں خوشی سے ناچ رہے تھے۔ موہنیاں اب اپنے دلکش حسن میں واپس لوٹ آئی تھیں حالانکہ ان کے چہرے ابھی تک غصے اور مایوسی میں ڈوبے ہوئے تھے۔

''لیکن ہم نے بہادری سے مقابلہ کیا......'' ہیری کو اپنے پیچھے سے ایک اُداسی بھری آواز سنائی دی۔ ہیری نے مڑ کر چاروں طرف دیکھا۔ یہ بات بلغاریہ کے جادوئی وزیر اعظم نے کہی تھی۔

''تو آپ انگریزی بول سکتے ہیں......'' فج نے بہت غصے سے کہا۔ ''پھر آپ نے مجھے پورا دن ہاتھ گھما گھما کر اشاروں سے اپنی بات سمجھانے کیلئے کیوں مجبور کئے رکھا؟''

''آپ کے اشاروں کا استعمال دیکھ کر مجھے بڑا مزہ آ رہا تھا'' بلغارین وزیر اعظم نے مسکرا کر جواب دیا۔

''آئرلینڈ کی ٹیم اپنے استقبالئے کے ساتھ سٹیڈیم کا چکر کاٹ رہی ہے اور کیوڈچ ورلڈ کپ معزز مہمانوں کے کیبن میں آ رہا ہے......'' مسٹر بیگ مین نے کمنٹری کی۔

اچانک تیز سفید روشنی ہوئی اور ہیری کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ مہمان کیبن جادوئی روشنی سے جگمگا اُٹھا تاکہ سٹیڈیم میں موجود تمام شائقین و ناظرین یہ دیکھ سکے کہ مہمان کیبن میں کیا ہو رہا تھا؟ ہیری نے دیکھا کہ دو ہانپتے ہوئے جادوگر سونے کا چمکتا ہوا بڑا کپ اُٹھائے کیبن میں داخل ہوئے اور انہوں نے وہ کپ کارنیلوس فج کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ جو ابھی تک اس بات پر جھنجھلائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے کہ انہوں نے دن بھر اشاروں کی زبان کا خواہ مخواہ استعمال کیا تھا۔

مسٹر بیگ مین نے شائقین سے بلند آواز میں کہا۔ ''جرأت اور بہادری سے مقابلہ کرنے والی بلغارین ٹیم کا بھرپور تالیوں میں استقبال کیجئے۔''

بلغاریہ کے ٹیم کے ہارے ہوئے ساتوں کھلاڑی سیڑھیاں چڑھ کر کیبن میں آنے لگے۔ نیچے شائقین کا ہجوم زور زور سے تالیاں بجا رہا تھا۔ ہزاروں شائقین اپنی دوربینوں سے اس منظر کا نظارہ کر رہے تھے۔

بلغاریہ کے کھلاڑی ایک ایک کر کے کیبن کی قطاروں کے بیچ میں سے ہوتے ہوئے اوپر آئے۔ جب انہوں نے اپنے وزیر اعظم اور کارنیلوس فج سے ہاتھ ملائے تو بیگ مین نے ان سب کے نام پکارے۔ کیرم سب سے آخر میں آیا۔ اس کی حالت بہت خراب دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے خون میں بھیگے ہوئے چہرے دو کالی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ سنہری گیند اب بھی اس کے ہاتھ میں تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ آسمان میں اُڑتے وقت شاندار دکھائی دیتا تھا، زمین پر چلتے ہوئے اتنا اچھا نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ وہ

اپنے پیر کے پنجے اُٹھا کر چلتا تھا اور اس کے کندھے جھکے ہوئے تھے لیکن جب کیرم کا نام پکارا گیا تو پورے سٹیڈیم میں کان پھاڑ شور برپا ہو گیا۔

اور پھر آئرلینڈ کی ٹیم کے کھلاڑی کیبن میں آئے۔ موران اور کینولی، ایڈن لانچ کو سہارا دے رہے تھے۔ زمین پر دوسری مرتبہ گرنے سے اس کی سر چکرا گیا تھا اور اس کی آنکھیں عجیب طریقے سے گول گول گھوم رہی تھیں۔ لیکن وہ خوشی سے مسکرایا جب ٹروئے اور قیو گلے نے ورلڈ کپ کو ہوا میں اُٹھا کر لہرایا اور شائقین نے زبردست تالیاں بجائیں۔ ہیری کے اپنے ہاتھ تالیاں بجا بجا کر سن پڑ گئے تھے۔

پھر آئرلینڈ کی ٹیم کیبن سے نکل کر اپنے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہو کر سٹیڈیم کا آخری چکر لگانے گئی۔ ایڈن لانچ کینولی کے بہاری ڈنڈے پر پیچھے سوار تھا۔ اس نے کینولی کی کمر کس کر پکڑ رکھی تھی اور تھوڑا عجیب ڈھنگ سے مسکرا رہا تھا۔ مسٹر بیگ مین اپنی چھڑی اپنے گلے کی طرف کرتے ہوئے بڑبڑائے ...... ''کم سرگم!''

پھر انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''لوگ اس میچ کے بارے میں برسوں تک گفتگو کرتے رہیں گے، کتنا غیر متوقع موڑ آیا...... کتنے افسوس کی بات ہے کہ میچ اتنی جلدی ختم ہو گیا...... ہاں...... مجھے تم لوگوں کو کتنے پیسے دینے ہیں؟''

فریڈ اور جارج اپنی نشست سے اُٹھ کر لیوڈو بیگ مین کے سامنے پہنچے اور انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ ان کے سامنے پھیلا دیئے۔

نواں باب

تاریکی کا نشان

بینگنی قالین والی سیڑھیوں سے دھیرے دھیرے نیچے اترتے ہوئے مسٹر ویزلی نے فریڈ اور جارج کی طرف سر گھما کر کہا۔ ''اپنی ممی کو یہ مت بتانا تم نے شرط میں پیسے جیتے ہیں۔''

''آپ بالکل فکر مت کریں ڈیڈی!'' فریڈ نے خوشی سے کہا۔ ''ہم نے ان پیسوں کے استعمال کیلئے بڑی لمبی چوڑی منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ انہیں معلوم ہو کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ فوراً انہیں ضبط کر لیں گی۔''

ایک پل کیلئے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے مسٹر ویزلی یہ پوچھنے ہی والے ہوں کہ ان کی بڑی لمبی چوڑی منصوبہ بندی کیا تھی لیکن کچھ سوچنے کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس بارے میں نہ ہی جاننا زیادہ اچھا رہے گا۔

جلد ہی وہ شائقین کے ہجوم میں پہنچ گئے جو سٹیڈیم سے باہر نکل کر اپنے اپنے خیموں کی طرف جا رہا تھا۔ جب وہ لالٹینوں کے جگمگاتے ہوئے راستے پر لوٹ رہے تھے تو انہیں رات کی ہوا میں زور زور سے گانے آوازیں سنائی دیں۔ اوپر آسمان میں آئرشی بونے خوشی سے چلاتے ہوئے اُڑ رہے تھے اور اپنی لالٹینیں لہرا رہے تھے۔ جب آخر کار وہ اپنے خیمے میں پہنچ گئے تو مسٹر ویزلی نے سونے سے پہلے ایک ایک کپ ناریل کا گرم میٹھا قہوہ پینے کی بچوں کی فرمائش مان لی۔ مسٹر ویزلی میچ میں ہونے والی مار دھاڑ کے بارے میں چارلی سے بحث کرنے لگے۔ باتوں کا سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا۔ جب جینی کا سر چھوٹی سی میز پر ڈھلک گیا اور اس وجہ سے فرش پر گرم چاکلیٹ پھیل گئی تب جا کر مسٹر ویزلی نے سب کو چپ کرایا اور سونے کیلئے بستروں میں جانے کا حکم سنایا۔ ہرمائنی اور جینی پاس والے خیمے میں چلی گئی۔ ہیری اور ویزلی گھرانے کے باقی افراد پاجامے پہن کر ریل گاڑی کے سلیپر کی طرح ایک کے اوپر ایک لگے پلنگوں پر چڑھ گئے۔ خیمے کے دوسری جانب انہیں اب بھی گانے بجانے، شور شرابے کی آوازیں اور بیچ بیچ میں کہیں دور پٹاخوں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

''اوہ مجھے بے حد خوشی ہے کہ میں آج ڈیوٹی پر نہیں ہوں۔'' مسٹر ویزلی خوشگوار لہجے میں بولے۔ ''مجھے آئرلینڈ والوں سے کہنا اچھا نہیں لگتا کہ انہیں جشن منانا بند کر دینا چاہئے۔''

ہیری اور رون اوپر والے پلنگ پر لیٹے تھے۔ وہ لیٹے لیٹے خیمے کی چھت کو گھور کر دیکھتے رہے۔ بیچ بیچ میں انہیں اُوپر اُڑنے والے کسی آئرشی بونے کی چمک بھی دکھائی دے جاتی تھی۔ ہیری کیرم کے شاندار داؤ پیچوں کو یاد کرتا رہا۔ وہ اس کیلئے بہت بے قرار دکھائی دے رہا تھا کہ اپنے فائر بولٹ پر چڑھ کر 'چھلاوہ اچھال' کو آزما کر دیکھے۔ اولیور وُڈ متحرک کیوڈچ ماڈلز دکھا کر ہیری کو کبھی یہ نہیں سمجھا پایا تھا کہ بہاری ڈنڈے پر چھلاوے کا جھانسہ کیسے دیا جاتا ہے؟...... ہیری نے تخیل کے دوڑے گھوڑے دوڑائے کہ اس کے چوغے کی پشت پر اس کا نام لکھا تھا۔ ایک لاکھ لوگوں کی پرہجوم بھیڑ کی موجودگی میں تالیوں کے بھرپور شور میں وہ اپنے فائر بولٹ پر غوطہ کھا رہا ہے اور عقب میں سے مسٹر لیوڈو بیگ مین کی بلند آواز پورے سٹیڈیم میں گونج رہی ہو کہ 'یہ رہے...... ہیری پوٹر......'

ہیری کو پتہ نہیں تھا کہ اسے نیند آئی گی یا نہیں۔ ہوسکتا تھا کہ کیرم کی طرح بہاری ڈنڈے پر اُڑنے کی اس کی خواہش خوابوں میں بھی چلی گئی ہو۔ وہ تو بس اتنا جانتا تھا کہ اچانک مسٹر ویزلی اس کے پاس آ کر چلانے لگے تھے۔

''جلدی اُٹھو رون...... ہیری...... جلدی کرو...... اُٹھو! کوئی بھیانک حادثہ ہو گیا ہے۔''

ہیری جھٹکے سے اُٹھ بیٹھا جس کی وجہ سے اس کا سر خیمے کی چھت سے جاٹکرایا تھا۔

''کیا ہوا......؟'' اس نے پوچھا۔ اسے ہلکا سا احساس ہو گیا تھا کہ کہیں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ خیموں کی بستی کی آوازیں اب بدل گئی تھیں۔ اب گانوں کے بجائے لوگوں کے چیخنے اور چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

وہ پلنگ سے نیچے اتر کر اپنے کپڑوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگا۔ لیکن مسٹر ویزلی نے اسے پاجامے کے اوپر ہی جلدی سے پہننے کی ہدایت کی۔ ''کپڑے پہننے کا بالکل وقت نہیں ہے ہیری! بس اپنی جیکٹ اُٹھا کر باہر چلو۔ جلدی......''

ہیری ان کے کہنے کے مطابق خیمے سے باہر نکل آیا۔ رون اس کے ٹھیک پیچھے تھا۔ کچھ جگہوں پر آگ جل رہی تھی۔ اس آگ کی روشنی میں ہیری نے لوگوں کو جنگل کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔ وہ لوگ اس چیز سے دور بھاگ رہے تھے جو میدان کو پار کرتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔ اس چیز سے عجیب سی روشنی نکل رہی تھی۔ گولیاں چلنے جیسے دھماکے بھی سنائی دے رہے تھے۔ تیز قہقہوں اور مستی میں جھومتی ہوئی چیخنے چلانے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ پھر تیز سبز روشنی کا زوردار دھماکہ ہوا۔ جس سے تمام منظر صاف دکھائی دینے لگا۔

جادوگروں کا ایک گروہ اپنی چھڑیاں اوپر اُٹھائے میدان میں دھیرے دھیرے چل رہا تھا۔ ہیری نے انہیں گھور کر دیکھا...... ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان کے چہروں پر منہ، ناک اور آنکھیں بالکل نہیں تھیں۔ پھر اسے احساس ہوا کہ ان کے چہرے پر سپاٹ نقاب تھے۔ نقاب پوش جادوگروں کے اوپر آسمان کے وسط میں چار بے ڈھنگے ہیولے دکھائی دے رہے تھے جو جادوگروں کی چھڑیوں کے اشارے پر اوپر نیچے لہرا رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے نقاب پوش جادوگر کسی غیبی دھاگے سے انہیں کٹھ پتلیوں کی طرح نچا رہے ہوں۔ آسمان میں اچھلتے ہوئے دو ہیولوں کی جسامت بہت چھوٹی تھی۔

عجیب بات تھی کہ اُس چھوٹے سے گروہ میں ہڑ بڑائے ہجوم میں سے مزید جادوگر نکل کر آہستہ آہستہ شامل ہوتے جا رہے تھے۔ وہ بھی ہوا میں اُڑتے ہوئے ان لوگوں کی طرف دیکھ کر ہنسنے اور اشارہ کرنے لگے۔ جب اس گروہ کی تعداد بڑھ گئی تو وہ خیموں کو بری طرح اکھاڑنے لگے۔ ہیری نے دیکھا کہ ایک دو بار گروہ کے کسی جادوگر نے جادوئی کلمہ پڑھ کر اپنی چھڑی سے کئی خیموں کو آناً فاناً تہس نہس کر ڈالا تھا۔ اب خیموں کی بستی میں دھڑا دھڑ آگ پھیلنے لگی تھی۔ لوگوں کی چیخ و پکار اور بھی تیز ہونے لگی۔ سہمے اور خوفزدہ بچوں کی سبکیاں اور سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔

جب آسمان پر اُڑنے والے ہیولے ایک جلتے ہوئے خیمے کے اوپر سے گزرے تو ہیری کو دکھائی دیا کہ وہ ہیولے انسانوں کی صورت میں ڈھل گئے تھے۔ ان میں سے ایک خیمہ بستی کے مینیجر مسٹر رابرٹس تھے۔ باقی تینوں میں ایک ان کی بیوی اور دو بچے لگ رہے تھے۔ ایک جادوگر نے اپنی چھڑی سے مسز رابرٹس کو ہوا میں الٹا لٹکایا ہوا تھا۔ اب ان کے پاؤں آسمان کی طرف اور سر زمین کی طرف تھا۔ اس حالت میں ان کا نائٹ گاؤن پھسل کر نیچے لہرانے لگا اور ان کے اندرونی کپڑے صاف دکھائی دینے لگے۔ مسز رابرٹس خوف اور شرم سے اپنے پاؤں کو ڈھکنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ نیچے کھڑی نقاب پوشوں کی بھیڑ ان کی حالت دیکھ کر قہقہے لگا رہی تھی۔ رون نے دیکھا کہ سب سے چھوٹا مگلو بچہ زمین سے سات فٹ اوپر کسی لٹو کی مانند ہوا میں تیزی سے گھوم رہا تھا۔ اس کا سر بری طرح ہچکولے کھا رہا تھا۔ رون بولا۔

''بہت گھٹیا حرکت ہے...... سچ مچ بہت گھٹیا......''

ہرمائنی اور جینی جلدی سے ان کے پاس آ گئیں۔ وہ اپنے نائٹ ڈریس پر کوٹ پہن رہی تھیں۔ مسٹر ویزلی ان کے ٹھیک پیچھے تھے۔ اسی وقت بل، چارلی اور پرسی لڑکوں کے خیمے میں سے باہر نکلے۔ وہ پورے کپڑے پہن کر آئے تھے۔ انہوں نے اپنی اپنی آستینیں چڑھا رکھی تھیں اور ہاتھوں میں چھڑیاں کس کر پکڑی ہوئی تھیں۔ مسٹر ویزلی نے بھی اپنی آستینیں چڑھا لیں۔ وہ چیخ کر بولے۔ ''ہمیں محکمے کے لوگوں کی مدد کرنا ہوگی، ہم چاروں اس طرف جا رہے ہیں اور تم بچوں جلدی سے جنگل میں بھاگ جاؤ اور کہیں صحیح جگہ پر چھپ جانا اور یاد رکھنا کہ ایک ساتھ رہنا...... معاملے کو سلجھا لینے بعد میں خود ہی تمہیں تلاش کر لوں گا......''

بل، چارلی اور پرسی ہڑ بونگ مچانے والے جادوگروں کی طرف پہلے ہی جا چکے تھے۔ مسٹر ویزلی بھی ان کے تعاقب میں بھاگتے چلے گئے۔ محکمے کے جادوگر ہر طرف سے اسی سمت میں لپکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ رابرٹس اور ان کے بچوں کو ہوا میں لڑھکاتے ہوئی بھیڑ تیزی سے ان کے قریب آ رہی تھی۔

''چلو...... جلدی کرو!'' فریڈ جینی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنگل کی طرف کھینچ کر لے جانے لگا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اس کے پیچھے پیچھے لپکے۔ جارج ان سب کے پیچھے تھا۔ درختوں کے پاس پہنچ کر انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ رابرٹس گھرانے کے نیچے والی بھیڑ اب اور نزدیک پہنچ چکی تھی۔ محکمے کے جادوگر بھیڑ کے درمیان میں کھڑے نقاب پوش جادوگروں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن وہ

اس جدوجہد میں بری طرح ناکام دکھائی دے رہے تھے اور انہیں ایسا کرنے میں بہت مشکل پیش آ رہی تھی۔شاید وہ جادوئی حملوں کرنے سے اس لئے گھبرا رہے تھے کہ کہیں مسٹر رابرٹس اور اس کے بیوی بچے گر کر ہلاک نہ ہو جائیں۔

سٹیڈیم تک جانے والے راستے کو روشن کرنے والی لالٹینیں بجھ چکی تھیں۔ وہ لڑکھڑاتے اور ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے سیاہ ہیولوں کی مانند دکھائی دینے والے درختوں کے بیچ سے بھاگ رہے تھے۔ بچے رو رہے تھے، لوگ ناگہانی مصیبت کے باعث شدید تناؤ کا شکار تھے اور بری طرح چیخ و پکار مچا رہے تھے۔ دہشت بھری آوازوں کی گونج رات کی ٹھنڈی نرم ہوا کے ساتھ چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ انجان لوگ اسے ادھر ادھر دھکیلتے ہوئے گزر رہے تھے۔ وہ ان کے چہرے بالکل بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا۔ پھر اسے رون کی درد بھری چیخ سنائی دی۔

''کیا ہوا؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔ اچانک رُک جانے کی وجہ سے ہیری اس سے ٹکرا گیا تھا۔

''رون تم کہاں ہو؟ اوہ...... یہ تو بڑا مشکل ہے...... اجالا ہو!'' وہ اپنی چھڑی کی روشنی میں ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ رون زمین پر منہ کے بل گرا ہوا دکھائی دیا۔

''کچھ نہیں!...... کسی نکلی ہوئی جڑ سے الجھ کر گر گیا تھا۔'' رون نے غصے سے کہا اور اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اتنے بڑے بڑے پیر ہوں گے تو پھر اور کیا ہوگا؟'' پیچھے سے ایک سرد آواز سنائی دی۔

ہیری، رون اور ہرمائنی تیزی سے اس سمت میں گھوم گئے۔ ڈریکو ملفوائے ان کے پاس اکیلا ہی کھڑا تھا۔ وہ ایک درخت سے ٹیک لگائے ہوئے تھا اور بڑے پرسکون انداز میں ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ وہ درختوں کے درمیانی جھریوں سے خیمہ بستی میں ہونے والے ہنگاموں کو دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا تھا۔

رون نے چھوٹتے ہی اسے گندی گالی نکال دی۔ ہیری جانتا تھا کہ رون مسز ویزلی کے سامنے کبھی بھی ملفوائے کو ایسی گالی نکالنے کی ہمت تک نہیں کر سکتا تھا۔

''اپنی زبان کو لگام دو، ویزلی!'' ملفوائے نے غرا کر کہا اور اس کی زرد آنکھیں چمکنے لگیں۔ ''دیکھو! بہتر یہی ہوگا کہ تم لوگ یہاں سے فوراً دفع ہو جاؤ۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ تم یہ تو نہیں چاہو گے کہ وہ لوگ اس ماگلو کو دیکھ لیں......'' اس نے ہرمائنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اسی وقت خیمہ بستی کی طرف سے بم پھٹنے کی آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئیں اور پھر تیز سبز روشن کی لہر پھیلتی ہوئی چاروں طرف جنگل کے درختوں کو روشن کرنے لگی۔

''تمہاری بات کا کیا مطلب ہے؟'' ہرمائنی نے لفظ چباتے ہوئے پوچھا۔

''گرینجر! وہ ماگلوؤں کے پیچھے پڑے ہیں۔'' ملفوائے نے دانت نکال کر کہا۔ ''کیا تم بھی ہوا میں لٹک کر اپنی نیکر دکھانا چاہتی ہو...... تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کسی بھی بدذات کو نہیں پہچان نہیں پائیں گے...... ایسا ہے تو یہیں رُکی رہو۔''

''اپنا گندا منہ بند رکھو، ملفوائے!'' رون ہتھے سے اکھڑتا ہوا چیخا۔ سب لوگ جانتے تھے کہ جادوئی دنیا میں 'بدذات' لفظ نہایت ہی شرمناک گالی تھا۔ اس کا استعمال صرف ایسے جادوگروں اور جادوگرنیوں پر کیا جاتا تھا جو کسی ماگلو گھرانے میں پیدا ہوتے تھے۔ یہ ماگلوؤں سے گہری نفرت کا اظہار بھی تھا۔

''اس کی باتوں پر دھیان مت دو، رون!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا جب رون نے ملفوائے کو سبق سکھانے کیلئے اس کی طرف قدم بڑھایا تھا تو ہرمائنی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا۔ عین اسی وقت درختوں کے دوسری ایک زوردار دھماکہ ہوا جس کی آواز پہلے سے بھی کہیں زیادہ تیز تھی۔ درختوں کی آڑ میں چھپے ہوئے کئی لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ ملفوائے زور سے ہنسنے لگا۔

''سب لوگ کتنا جلدی ڈر گئے...... ہے نا! میرا خیال ہے کہ تمہارے ڈیڈی نے تمہیں چھپنے کیلئے کہا ہوگا؟ ویسے وہ وہاں کرنے کیا گئے ہیں؟...... ماگلوؤں کو بچانے کیلئے...... ہے نا؟''

ہیری کے دل و دماغ پر ہتھوڑے برس رہے تھے وہ غصے سے سیخ پا ہو گیا تھا۔

''تمہارے ماں باپ وہاں ہیں؟ وہاں پر نقاب پہن کر کھڑے ہیں...... ہے نا؟''

ملفوائے نے مسکراتے ہوئے ہیری کی طرف چہرہ گھمایا۔

''دیکھو پوٹر!...... اگر وہ ایسا کر رہے ہیں تو میں بھلا تمہیں کیوں بتاؤں گا؟''

''اوہ چلو بھی......'' ہرمائنی نے ملفوائے کو حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''چل کر باقی لوگوں کو تلاش کرتے ہیں۔''

''گرینجر! اپنے گھونسلے جیسے بالوں والے سر کو نیچے ہی رکھنا۔'' ملفوائے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ تمہارے ماں باپ یقیناً ان مجرم نقاب پوش جادوگروں کے بیچ میں ہی ہوں گے......'' رون نے غصے سے کہا۔

''اگر قسمت اچھی رہی تو محکمے کے محافظ انہیں جلد ہی گرفتار کر لیں گے۔'' ہرمائنی امید بھرے لہجے میں بولی۔ ''پتہ نہیں باقی لوگ کہاں چلے گئے؟''

فریڈ، جارج اور جینی کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ حالانکہ انہیں بے شمار اور لوگ بھاگتے اور چھپتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہر کوئی پیچھے پیچھے مڑ مڑ کر خیمہ بستی میں ہونے والے دھماکوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پاجامے پہنے کئی لڑکیاں تیزی سے بحث کرتے ہوئے آگے جا رہی تھیں۔ جب انہوں نے ہیری، رون اور ہرمائنی کو دیکھا تو گھنگھریالے بالوں والی ایک لڑکی نے ان سے پوچھا۔ ''اوہ ایسٹ میڈم میکلمین؟ ناؤم لکس پر ڈوئے......''

''کیا کہا......؟'' رون نے عجیب انداز میں کہا۔

''اوہ......'' جب لڑکی نے ان کی طرف پیٹھ گھمائی اور تیزی سے ان سے دور ہونے لگی۔ اسی وقت ان میں سے کسی آواز سنائی

دی۔ ’’اوگورٹس......‘‘

’’بیاوکس بیٹن......‘‘ ہرمائنی بڑبڑائی۔

’’کیا؟......‘‘ ہیری جلدی سے بولا۔

’’وہ بیاوکس بیٹن میں پڑھتی ہوں گی؟‘‘ ہرمائنی نے کہا۔ ’’تم جانتے ہو کہ وہ بیاوکس بیٹن اکیڈمی برائے جادوئی علوم...... میں نے اس کے بارے میں یورپ میں سنا تھا اور پھر اس کا ذکر ’جادوئی تعلیم یورپ میں۔ ایک جائزہ‘ نامی کتاب میں بھی پڑھا ہے۔‘‘

’’اوہ ہاں......ٹھیک ہے۔‘‘ ہیری بڑبڑایا جیسے اس کے پلے کچھ بھی نہ پڑا ہو۔

’’فریڈ، جارج اور جینی زیادہ دور نہیں جا سکتے۔‘‘ رون نے ہرمائنی کی طرح اپنی چھڑی باہر نکال کر جلا لی تھی۔ وہ اب آگے جانے والے راستے کو دھیان سے دیکھ رہا تھا۔ ہیری بھی اپنی چھڑی نکالنے کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس نے اپنی جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالا مگر چھڑی وہاں نہیں تھی۔ وہاں اسے صرف اپنی پیتل کی دوربین ہی مل پائی تھی۔

’’اوہ نہیں......مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے......میری چھڑی کھو گئی ہے۔‘‘

’’تم مذاق کر رہے ہو......‘‘

رون اور ہرمائنی نے اپنی چھڑیاں ہوا میں اونچی کر لیں تاکہ روشنی اچھی طرح پھیل جائے۔ ہیری نے جلدی جلدی اس روشنی میں چاروں طرف دیکھا لیکن اسے اپنی چھڑی کہیں بھی دکھائی نہیں دی۔

’’ہوسکتا ہے کہ تمہاری چھڑی وہیں خیمے میں ہی رہ گئی ہو۔‘‘ رون نے کہا۔

’’ممکن ہے کہ بھاگتے وقت تمہارے جیب سے نکل کر کہیں پیچھے گر گئی ہو۔‘‘ ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

’’ہاں!......یہ ہوسکتا ہے......‘‘ ہیری گم صم لہجے میں بولا۔

ہیری عام طور پر جادوئی دنیا میں اپنی چھڑی ہمیشہ اپنے پاس ہی رکھتا تھا۔ اس طرح کے ہنگامے میں وہ چھڑی کے بغیر خود کو غیر محفوظ تصور کرنے لگا۔ اسی وقت سرسراہٹ کی تیز آواز سن کر وہ سب اپنی جگہ پر اچھل پڑے۔ انہوں نے گردنیں گھما کر دیکھا۔ گھریلو خرس ونکی نزدیک والی جھاڑیوں میں الجھی ہوئی تھی اور باہر نکلنے کیلئے بری طرح زور آزمائی کر رہی تھی۔ وہ جھاڑیوں میں نکلی اور عجیب سی چال میں چلنے لگی۔ اس کے چہرے پر تفکرات کی گہری پرچھائیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی پراسرار طاقت اسے پیچھے کی طرف واپس کھینچ رہی ہو۔

’’نہیں نہیں......وہاں پر برے جادوگر ہیں......‘‘ وہ جھنجھلاتی ہوئی بڑبڑائی پھر آگے کی طرف جھکی اور دوڑنے کی کوشش کرنے لگی۔ ’’لوگ آسمانوں میں......ہوا میں ہیں، ونکی ان سے دور جا رہی ہے......‘‘ وہ دوڑتی ہوا راستے کے دوسری طرف کے درختوں میں کہیں غائب ہو گئی تھی۔ وہ بری طرح سے ہانپتی ہوئی گئی تھی۔ وہ خود کو روکنے والی پراسرار طاقت سے پوری قوت سے نبرد آزما تھی۔

''اسے کیا ہو گیا ہے؟'' رون نے ونکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کا منہ پھٹا پڑا تھا۔ ''وہ ٹھیک طرح سے کیوں نہیں بھاگ پا رہی ہے؟''

''میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ اس نے اپنے مالک سے چھپنے کی اجازت نہیں لی ہو گی۔ اسی لئے وہ خود سے لڑ رہی ہے۔'' ہیری نے کہا۔ وہ ڈوبی کے بارے میں سوچ رہا تھا جب بھی وہ ڈوبی ایسا کوئی کام کرتا تھا جو اس کے لحاظ سے مالک گھرانے کو پسند نہیں ہوتا تھا تو وہ ہر بار اسی طرح اپنا سر پٹخنے لگتا تھا۔

''تم جانتے ہو، گھریلو خرس کے ساتھ بہت ہی برا سلوک کیا جاتا ہے۔'' ہرمائنی نے غصے سے کہا۔ ''یہ تو سراسر غلامی ہے۔ مسٹر کراؤچ نے اسے سٹیڈیم میں اتنی اوپر بھیج دیا حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اونچی جگہ پر جانے سے وہ ڈرتی ہے۔ انہوں نے اس پر جادو کر دیا ہو گا جس سے وہ تب بھی بھاگ نہیں پائی۔ جب برے جادوگر خیموں کو نیست و نابود کر رہے تھے۔ کوئی اس بارے میں کچھ کرتا کیوں نہیں ہے؟''

''دیکھو! گھریلو خرس اپنے حال میں ہی خوش رہتے ہیں۔'' رون نے کہا۔ ''تم نے سنا نہیں تھا کہ ونکی نے کھیل میں کیا کہا تھا؟...... 'گھریلو خرس کو لطف اندوز نہیں ہونا چاہئے۔' ونکی کو تو یہی پسند ہے کہ اس کا مالک اس پر حکم چلائے......''

''یہ سب تم جیسے لوگوں کی وجہ سے ہے، رون!'' ہرمائنی غصے میں غرا کر بولی۔ ''تم جیسے لوگ ہی برے اور بے رحم رواجوں کو رواج دیتے ہیں صرف اس لئے کہ گھریلو خرس بے بس و مجبور ہوتے ہیں اور تم جیسے لوگ سست اور کاہل الوجود......''

ٹھیک اسی وقت ایک اور دھماکہ ہوا جس کی آواز جنگل کے کونے کونے میں گونجی۔

''چلو...... جلدی سے کہیں اور...... آگے چلتے ہیں۔'' رون بے چینی سے بولا۔ وہ پریشان ہو کر ہرمائنی کی طرف دیکھ رہا تھا، شاید ملفوائے کی بات میں کہیں سچائی چھپی ہوئی تھی۔ شاید ہرمائنی ان سے زیادہ خطرے میں تھی۔ وہ دوبارہ چلنے لگے۔ ہیری اب بھی اپنی جیبوں کو ٹٹول رہا تھا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی چھڑی وہاں نہیں تھی......

وہ اندھیرے راستے پر چلتے چلتے جنگل کی گہرائی میں پہنچ گئے تھے۔ وہ اب بھی فریڈ، جارج اور جینی کو ڈھونڈ رہے تھے۔ راستے میں انہیں غوبلن کا ایک جھنڈ دکھائی دیا جو سونے کے سکوں کے متعدد تھیلوں کے پاس کھڑے ہنسی مذاق میں مصروف تھے۔ یقینی طور پر انہوں نے یہ تمام سونے کے سکوں کے تھیلے کھیل میں شرطیں لگا کر ہی جیتے ہوں گے۔ غوبلن خیمہ بستی میں مچے ہوئے سنگین ہنگاموں سے ذرا بھی پریشان نہیں دکھائی دے رہے تھے۔ وہ تینوں ان سے دور ہٹ کر آگے کی طرف بڑھنے لگے۔ کچھ ہی فاصلے پر انہوں نے دور درختوں کے بیچ میں ایک جگہ پر ہلکی دودھیا روشنی دکھائی دی۔ درختوں کے بیچ میں سے دیکھنے پر انہیں وہاں تین لمبی اور خوبصورت موہنیاں دکھائی دیں۔ وہ کھلی جگہ پر کھڑی تھیں۔ آس پاس کے کچھ جادوگر انہیں عجیب نظروں سے گھور رہے تھے اور زور زور سے باتیں کر رہے تھے۔

ان میں ایک جوشیلے انداز میں بتا رہا تھا۔ ''میں ہر سال سونے کے سکوں کے سو بورے کماتا ہوں۔ میں خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کا رکن ہوں اور میں ڈریگن ہلاک کرتا ہوں۔''

''جانے دو......'' اس کے قریب بیٹھا ہوا اس کا دوست ہنستا ہوا بولا۔ ''میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ چند سکوں پر تم خطرناک درندہ اتلاف کمیٹی کے شعبے میں برتن دھونے کا کام کرتے ہو......لیکن میں انسانی خون پینے والی دیوہیکل چمگادڑوں کو ہلاک کرتا ہوں۔ میں اب تک نوے ایسی چمگادڑوں کو مار چکا ہوں۔''

وہاں پر ایک تیسرا جنگجو جادوگر بھی کھڑا تھا۔ وہ بھلا پیچھے کیسے رہ سکتا تھا؟ اس کا مہاسوں سے بھرا ہوا چہرہ دودھیا روشنی میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ تیزی سے بولا۔ ''میں اس ملک کا سب سے زیادہ لائق اور قابل وزیر بننے والا ہوں۔''

یہ سن کر ہیری کو ہنسی آ گئی۔ وہ اس مہاسوں والے جادوگر کو اچھی طرح پہچان چکا تھا جس کا نام سٹین شن پائیک تھا اور وہ درحقیقت تین منزلہ نائٹ بس میں کنڈکٹر تھا۔ وہ یہ بات بتانے کیلئے رون کی طرف مڑا لیکن رون کا چہرہ بہت عجیب سا دکھائی دے رہا تھا۔ اگلے ہی پل رون چلانے لگا۔ ''میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں نے ایک ایسا جادوئی بہاری ڈنڈے بنایا ہے جو تھوڑی سی مدت میں مجھے مشتری تک پہنچائے گا۔''

''سچ مچ!'' ہرمائنی نے کہا۔ پھر ہرمائنی اور ہیری نے رون کا ایک ایک ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچا اور وہاں سے دور لے جانے لگے۔ جب موہنیاں اور ان کے پرستاروں کی آوازیں سنائی دینا بند ہو گئی تھیں۔ اب وہ جنگل کے بیچوں بیچ پہنچ چکے تھے۔ یہاں کافی سناٹا اور سکون چھایا ہوا تھا۔

''ہمیں یہاں انتظار کرنا چاہئے۔'' ہیری نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہاں ہمیں ایک میل دور سے بھی کسی کے آنے کی آواز سنائی دے جائے گی۔''

ابھی الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کہ اسی وقت مسٹر بیگ مین ان کے سامنے والے درخت کے پیچھے سے نمودار ہوئے۔ دو چھڑیوں کی ہلکی روشنی میں ہیری کو دکھائی دے گیا کہ بیگ مین کا حلیہ کافی بدل چکا تھا۔ اب ان کے چہرے پر شادابی اور گلابی پن نہیں موجود تھا۔ ان کے قدموں کی لچک بھی جا چکی تھی۔ ان کا چہرہ بہت سفید اور مضطرب دکھائی دے رہا تھا۔

''کون ہے؟'' مسٹر بیگ مین نے جلدی جلدی آنکھیں جھپکا کر ان کے چہرے دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔ ''تم لوگ یہاں پر تن تنہا کیا کر رہے ہو؟''

ان تینوں نے حیرانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''دیکھئے! وہاں پر ہنگامے ہو رہے ہیں......'' رون نے بتانا چاہا۔

''کیا مطلب؟'' مسٹر بیگ مین نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''خیمہ بستی میں...... کچھ نقاب پوش جادوگر ماگلوؤں کو ہوا میں اُڑا رہے ہیں......''

''ان کا بیڑہ غرق ہو......'' مسٹر بیگ مین غصے سے بولے۔ وہ کافی فکر مند دکھائی دیئے اور مزید کوئی بات کئے بغیر ہی وہ کھٹ کی آواز کے ساتھ نقاب اُڑان بھر چکے تھے۔

''مسٹر بیگ مین وہاں ہونے والے خوفناک ہنگاموں پر قابو نہیں پا سکیں گے۔'' ہرمائنی تیوریاں چڑھا کر بولی۔

''ویسے وہ کیوڈچ میں بہت عمدہ پٹاؤ رہے ہیں۔'' رون نے کہا جو راستے سے ہٹ کر ایک درخت کے نیچے سوکھی گھاس پر بیٹھ چکا تھا۔ ''جب وہ ویمبیرن ویپس کی ٹیم میں تھے۔ ان کی ٹیم نے لگا تار تین مرتبہ لیگ کپ جیتا تھا......''

اس نے اپنی جیب سے کیرم کا چھوٹا مجسمہ باہر نکالا اور اسے زمین پر رکھ دیا۔ وہ کچھ دیر تک اسے چاروں طرف چلتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اصلی کیرم کی طرح وہ ننھے مجسمے کے بھی پنجے اُٹھے ہوئے تھے اور کندھے جھکے ہوئے تھے۔ وہ بھی اپنے بھاری ڈنڈے کے بجائے زمین پر چلتے ہوئے کم ٹانگیں گھسیٹتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے خیمہ بستی کی طرف سے آنے والے شور پر کان لگائے۔ حالات اب کچھ سنبھلے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ شاید وہاں ہونے والے ہنگاموں پر قابو پا لیا گیا تھا۔

''مجھے امید ہے کہ باقی لوگ صحیح سلامت ہوں گے۔'' ہرمائنی نے کچھ دیر کی خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں! وہ لوگ بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں گے!'' رون نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''رون! ذرا سوچو تو سہی، اگر تمہارے ڈیڈی لوسیس ملفوائے کو پکڑ لیں تو کتنا مزہ آئے گا؟'' ہیری نے رون کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ وہ اب کیرم کے چھوٹے مجسمے کو گھور رہا تھا جو سوکھے پتوں پر ٹیڑھا میڑھا چل رہا تھا۔ ''وہ ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ لوسیس ملفوائے کو رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتا ہوں۔''

''اس کے بعد تو ڈریکو کا چہرے پر چھائی رہنے والی طنزیہ مسکان ہمیشہ کیلئے دم توڑ دے گی۔'' رون لطف اندوز ہوتے ہوئے بولا۔

''بے چارے ماگلو!'' ہرمائنی نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔ ''اگر محکمے کے جادوگر انہیں نیچے اتار نہ پائے تو پھر کیا ہوگا......؟''

''وہ ضرور اتار لیں گے۔'' رون نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔ ''تم دیکھ لینا، وہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال ہی لیں گے۔''

''نقاب پوش جادوگر پاگل ہو گئے ہیں کیا؟'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔ ''وہ آج رات ایسی حرکت کر رہے ہیں جب پورا جادوئی محکمہ یہاں پر موجود ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ یہ کیسے سوچ سکتے ہیں کہ ان کے ناپاک ارادے پورے ہو جائیں گے؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ کسی قسم کے نشے میں دھت ہو سکتے ہیں؟''

لیکن اچانک اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی اور مڑ کر پیچھے دیکھنے لگی۔ ہیری اور رون نے بھی فوراً اپنی گردنیں گھما دیں اور اردگرد دیکھنے لگے۔ سنائی دینے والی آوازوں سے ایسا لگتا تھا جیسے کوئی لڑکھڑاتا ہوا ان کی طرف آ رہا ہے۔ وہ تیزی سے اندھیرے میں

ڈوبے ہوئے درختوں کے پیچھے جاچھپے اور دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ آنے والے کے قدموں کی چاپ سنتے رہے۔ اور پھر قدموں کی آواز اچانک رُک گئی۔

''کون ہے؟'' ہیری نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

گہری خاموشی چھا گئی۔ ہیری کھڑا ہوا اور آنکھیں پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اندھیرا اتنا گہرا تھا کہ وہ زیادہ دور تک نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن اسے اس بات کا احساس ہو گیا کہ کوئی اس کی نظر کی پہنچ سے بس کچھ ہی قدموں کے فاصلے پر کھڑا تھا۔

''وہاں کون ہے؟'' اس نے پوچھا۔

اور پھر اچانک ہی دل دہلا دینے والا دھماکہ ہوا اور سنسناتی ہوئی تیز آواز ان کی سماعت کو کئی لمحوں تک ماؤف کر گئی۔ ایسی آواز انہوں نے پہلے نہیں سنی تھی۔ یہ آواز دہشت میں بھری آواز میں چیخ رہی تھی۔ ہیری کو ایسا لگا کہ جیسے وہ کوئی جادوئی کلمہ پڑھ رہا ہو......

''موسموڈرم......''

پھر اچانک بڑی تیزی سے ایک بڑی اور چمکیلی چیز ہوا میں اوپر اُڑنے لگی۔ ہیری نے اسے ٹھیک سے دیکھنے کی کوشش کی۔ وہ چیز درختوں کی اونچائی سے بھی اوپر آسمان میں پہنچ چکی تھی۔

''وہ کیا ہے؟'' رون نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔ وہ فوراً اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور اس نمودار ہونے والی چیز کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔

پل بھر کیلئے ہیری کے ذہن میں ابھرا کہ یہ آئرشی بونوں نے کوئی نیا کرتب دکھایا ہوگا۔ لیکن اسے فوراً ہی یہ احساس ہونے لگا کہ یہ تو ایک دیوہیکل کھوپڑی تھی۔ جو زمرد کے چمکتے ہوئے سبز ٹکڑوں پر مشتمل تھی جو آسمان میں ستاروں کے جھرمٹ جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ ساکن نہیں تھی بلکہ متحرک تھی۔ اس کے منہ سے زبان کی جگہ ایک بڑا لمبا سانپ نکل کر ادھر ادھر لہرا رہا تھا۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے یہ کھوپڑی اُڑ کر اور اونچی ہوتی چلی گئی۔ وہ اپنے گرد پھیلی ہوئی سبز دھند میں لپٹی ہوئی تھی اور آسمان میں ستاروں کے خوفناک جھرمٹ کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔

اچانک جنگل میں چاروں طرف چیخیں سنائی دینے لگیں۔ ہیری اس کی وجہ نہیں سمجھ پایا تھا۔ حالانہ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ شاید کھوپڑی کو دیکھ کر ہی لوگ چیخنے چلانے لگے تھے۔ کھوپڑی آسمان میں اتنی اوپر پہنچ گئی تھی کہ یہ کسی بڑی گیند جیسی دکھائی دے رہی تھی اور کسی نیون سائن کی طرح چمک کر پورے جنگل میں سبز روشنی پھیلا رہی تھی۔ ہیری نے جلدی سے جنگل میں اس شخص کو تلاش کرنے کی کوشش کی جس نے جادوئی کلمہ پڑھ کر اس کھوپڑی کو نمودار کیا تھا لیکن اسے کوئی بھی نظر نہیں آیا۔

''وہاں کون ہے؟'' اس نے دوبارہ پوچھا۔

''ہیری جلدی کرو۔ یہاں سے نکل چلو!'' ہرمائنی اس کی جیکٹ کا پچھلا حصہ کھینچتے ہوئے پیچھے کی طرف ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔

’’کیوں کیا ہوا؟‘‘ ہیری نے حیرت سے کہا۔ وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا تھا کہ ہرمائنی کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا اور وہ بے حد دہشت زدہ دکھائی دے رہی تھی۔

’’یہ تاریکی کا نشان ہے...... ہیری!‘‘ ہرمائنی دُکھ بھری آواز میں بولی اور اپنی پوری طاقت سے اسے پیچھے کھینچنے کی کوشش کرنے لگی۔ ’’وہ تم جانتے ہو کون؟ کا نشان ہے......‘‘

’’والڈی مورٹ کا......؟‘‘

’’ہیری چلو بھی......‘‘

ہیری پلٹا۔ رون نے بھی جلدی سے کیرم کا ننھا مجسمہ اُٹھا لیا پھر وہ تیزی سے خالی جگہ کے پار چلنے لگے لیکن وہ ابھی کچھ ہی قدم ہی چلے تھے کہ اسی وقت وہاں پر ہوا میں سے بہت سارے جادوگر نمودار ہو گئے اور انہوں نے ان تینوں کو گھیرے میں لے لیا۔

ہیری پلٹ کر گھوما اور پل بھر میں ہی اس نے ایک بات تاڑ لی۔ سبھی جادوگروں نے اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکال کر ان پر تان رکھی تھیں۔ وہ تینوں چھڑیوں کی زد میں تھے۔ بغیر کچھ سوچے سمجھے وہ چلایا۔ ’’نیچے جھک جاؤ......‘‘ اس نے باقی دونوں کو پکڑا اور انہیں زمین پر گرا دیا۔

’’ستم سٹم ......‘‘ بیس آوازیں ایک ساتھ گرجیں۔ چندھیا دینے والا شعلہ نکلا اور ہیری کے سر کے بال اس طرح اُڑنے لگے جیسے تیز آندھی چل رہی ہو۔ اپنے سر کو نصف انچ اُٹھا کر اس نے دیکھا کہ جادوگروں کی چھڑیوں سے نکلتے ہوئے سرخ شعلے ان کے اوپر سے اُڑ کر درختوں سے جا ٹکرائیں اور اندھیرے میں اچھل کر ادھر ادھر چلی گئیں۔

’’ٹھہرو......‘‘ کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی جو ان تینوں کو پہچان گیا تھا۔ ’’ٹھہرو۔ وہ تو میرا بیٹا ہے......‘‘ ہیری کے بال اُڑنا بند ہو گئے تھے۔ اس نے اپنے سر کو تھوڑا اور اوپر اُٹھا کر دیکھا۔ اس کے سامنے والے جادوگر نے اپنی چھڑی جھکا لی تھی۔ ہیری نے پلٹ کر دیکھا کہ مسٹر ویزلی دہشت بھرے چہرے کے ساتھ ان کی طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔

’’رون...... ہیری...... ہرمائنی......تم سب ٹھیک تو ہو؟‘‘ ان کی آواز کانپ رہی تھی۔

’’راستے سے ہٹو آرتھر!‘‘ ایک ٹھنڈی اور روکھی آواز چیخی۔

یہ آواز مسٹر کراؤچ کی تھی۔ وہ اور محکمے کے کافی جادوگر ان کے قریب آ گئے تھے۔ ہیری ان کا سامنا کرنے کیلئے اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ مسٹر کراؤچ کا چہرہ غصے سے تنا ہوا تھا۔

’’تم میں سے کس نے یہ کام کیا ہے؟‘‘ انہوں نے غصیلی آواز میں گرجتے ہوئے کہا اور ان کی باریک بین آنکھیں انہیں ٹٹولنے لگیں۔ ’’تم میں سے کس نے تاریکی کا نشان تشکیل دیا ہے؟‘‘

’’ہم نے اسے تشکیل نہیں دیا ہے۔‘‘ ہیری نے کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہم نے کچھ نہیں کیا......'' رون نے اپنی کہنی مسلتے ہوئے غصے سے اپنے ڈیڈی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''آپ لوگوں نے ہم پر حملہ کیوں کیا......؟''

''جھوٹ مت بولو......'' مسٹر کراؤچ کی آواز میں تلخی بڑھ گئی۔ اب کی چھڑی اب بھی رون کی طرف تنی ہوئی تھی اور ان کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ وہ تھوڑے پاگل دکھائی دے رہے تھے۔ ''تم لوگ ٹھیک اسی جگہ پر ملے ہو جہاں سے یہ جرم سرزد ہوا ہے۔''

''بارٹی!'' اونی ڈریسنگ گاؤن پہنے ہوئے ایک جادوگرنی نے دھیرے سے کہا۔ ''بارٹی! یہ تو بچے ہیں۔ یہ اتنا بڑا کام نہیں کر سکتے......''

''تم تینوں بتاؤ...... یہ نشان کہاں سے نکلا تھا۔'' مسٹر ویزلی نے جلدی سے پوچھا۔

''وہاں سے......'' ہرمائنی نے کانپتے ہوئے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا، جہاں سے انہیں آواز سنائی دی تھی۔ ''درختوں کے پیچھے کوئی کھڑا تھا......اس نے چلا کر کوئی جادوئی کلمہ بولا تھا......''

''اچھا وہاں کوئی کھڑا تھا؟'' مسٹر کراؤچ نے اب اپنی باہر نکلی ہوئی آنکھیں ہرمائنی پر جما دی تھیں۔ وہ اسے بے یقینی کے عالم میں مشکوک نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ ''اس نے جادوئی کلمہ بولا تھا...... ہے نا؟ لڑکی تمہیں بہت اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ نشان کیسے تشکیل دیا جاتا ہے......''

مسٹر کراؤچ کے علاوہ وہاں کھڑے کسی بھی جادوگر کو یہ یقین نہیں تھا کہ اس کھوپڑی کی علامت کو رون، ہیری یا ہرمائنی میں سے کسی نے تشکیل دیا ہوگا۔ لیکن ہرمائنی کی بات سننے کے بعد ان کا یقین ڈگمگا گیا تھا اور انہوں نے تیزی سے اپنی چھڑیاں دوبارہ اُٹھا لیں اور ہرمائنی کی بتائی ہوئی جگہ کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ اندھیرے میں ڈوبے ہوئے درختوں کے بیچ میں دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''ہمیں بہت دیر ہو چکی ہے۔'' اونی ڈریسنگ گاؤن والی جادوگرنی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''اب تک وہ نقاب اُڑان سے نجانے کہاں پہنچ چکا ہوگا......؟''

''مجھے ایسا نہیں لگتا......'' بھوری ڈاڑھی والا ایک جادوگر بولا۔ وہ آموس ڈیگوری یعنی سیڈرک ڈیگوری کا باپ تھا۔ ''ہمارے حملے کے وار ان درختوں کے بیچ میں بھی گئے تھے......اس بات کا کافی امکان ہے کہ ہمارے واروں کے نتیجے میں وہ یقیناً بے ہوش ہو گیا ہوگا......''

''آموس! ذرا سنبھل کر جانا......'' کچھ جادوگروں نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔ جب مسٹر ڈیگوری اپنی چھڑی اُٹھا کر اندھیرے میں درختوں کی طرف بڑھنے لگے۔ ہرمائنی منہ پر ہاتھ رکھ کر انہیں اندھیرے میں جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

کچھ سیکنڈ بعد انہیں مسٹر ڈیگوری کے چلانے کی آواز سنائی دی۔

’’ہاں ہمیں مجرم مل گیا ہے...... یہاں کوئی ہے...... بے ہوش ہے...... یہ تو......لیکن......اوہ......‘‘

’’تمہیں کوئی مل گیا؟‘‘ مسٹر کراؤچ نے بہت بے قراری سے پوچھا۔ان کے چہرے پر زلزلے جیسے آثار تھے۔’’کون ہے وہ؟......کون ہے وہ؟‘‘

انہیں شاخیں ٹوٹنے اور پتے کچلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر قدموں کی آہٹ آئی اور مسٹر ڈیگوری درختوں کے پیچھے سے باہر نکلے۔ان کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا جسم تھا۔ ہیری نے تولئے جیسی پوشاک پہنے اس جسم کو فوراً پہچان لیا کہ ونکی تھی۔

جب مسٹر ڈیگوری نے ایک گھریلو خرس کو مسٹر کراؤچ کے قدموں میں ڈال دیا تو وہ نہ تو ہلے اور نہ ہی کچھ بولے۔ محکمے کے باقی جادوگر مسٹر کراؤچ کو گھور کر دیکھنے لگے۔ کچھ پل تک تو مسٹر کراؤچ گم صم کھڑے رہ گئے۔ان کے چہرہ سفید پڑ گیا اور آنکھیں سرخ ہو گئیں۔وہ ونکی کو لگا تار گھورے جا رہے تھے پھر ایسا لگا کہ وہ دوبارہ ہوش میں آ گئے......

’’یہ نہیں......نہیں ہوسکتا......بالکل نہیں......‘‘ وہ اٹکتے ہوئے ہکلائے۔

مسٹر ڈیگوری کے پاس سے ہوتے ہوئے اس طرف چل دیئے جہاں ونکی ملی تھی۔

’’کوئی فائدہ نہیں مسٹر کراؤچ!‘‘ مسٹر ڈیگوری نے ان کے عقب میں آواز لگائی۔’’وہاں اور کوئی نہیں ہے......‘‘

لیکن مسٹر کراؤچ ان کی بات ماننے کیلئے بالکل تیار نہیں تھے۔سبھی کو مسٹر کراؤچ کی چاروں طرف گھوم کر دیکھنے کی آوازیں سنائی دیں۔تلاشی لیتے وقت جب انہوں نے جھاڑیوں کو ہٹایا تو سبھی کو پتوں کی سرسراہٹ صاف سنائی دی۔

’’انہیں تھوڑی شرم محسوس ہو رہی ہوگی۔‘‘ مسٹر ڈیگوری نے سنجیدگی سے ونکی کے بے ہوش جسم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔’’بارٹی کراؤچ کی گھریلو خرس......میری رائے میں تو......‘‘

’’چھوڑو بھی آموس......‘‘ مسٹر ویزلی نے دھیمی آواز میں کہا۔’’تم کہیں یہ تو نہیں سوچ رہے ہو کہ یہ کام اس گھریلو خرس نے کیا ہے؟ تاریکی کا نشان ایک جادوگر کا نشان ہے،اسے تشکیل دینے کیلئے چھڑی کی ضرورت ہوتی ہے۔‘‘

’’تم ٹھیک کہہ رہے ہو......!‘‘ مسٹر ڈیگوری نے کہا۔’’لیکن اس گھریلو خرس کے پاس چھڑی تھی۔‘‘

’’کیا......؟‘‘ مسٹر ویزلی اچھل پڑے۔

’’یہ رہی......دیکھو!‘‘ مسٹر ڈیگوری نے ایک چھڑی اُٹھا کر مسٹر ویزلی کو دکھائی۔’’یہ اس کے ہاتھ میں تھی۔اس لئے اس کا پہلا جرم تو یہی ہے کہ اس نے جادوئی چھڑی کے استعمال کے قانون والی شق کی دفعہ تین کو توڑا،جس کے مطابق کوئی غیر انسانی جاندار جادوئی چھڑی کو نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی اسے جادوئی چھڑی استعمال کرنے کی اجازت ہے۔‘‘

اسی وقت دھم کی آواز کے ساتھ مسٹر لیوڈو بیگ مین ٹھیک مسٹر ویزلی کے پاس ہوا میں سے نمودار ہوئے۔وہ تھوڑے ہانپ رہے

تھے اور کسی قدر متجسس دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اپنا سر اُٹھا کر سبز دھند میں لپٹی ہوئی چمکتی کھوپڑی کو دیکھنے لگے۔

''تاریکی کا نشان......'' وہ ہانپتے ہوئے بولے اور اپنے ماتحتوں لیس پوچھنے کیلئے مڑتے وقت وہ ونکی کے بے ہوش جسم پر چڑھتے چڑھتے بچے۔ ''یہ کس نے بنایا ہے؟ کیا تم لوگوں نے اسے پکڑ لیا؟ بارٹی...... یہاں کیا ہو رہا ہے؟''

مسٹر کراؤچ خالی ہاتھ لوٹ آئے تھے۔ ان کا چہرہ اب بھی کسی بھوت کی مانند سفید تھا۔ ان کے ہاتھ اور ان کی ٹوتھ برش جیسی مونچھیں دونوں ہی کانپ رہے تھے۔

''تم کہاں تھے بارٹی؟......'' بیگ مین نے شکایتی انداز میں پوچھا۔ ''تم میچ میں بھی دکھائی نہیں دیئے؟......تمہاری گھریلو خرس نے تمہاری نشست روکے رکھی تھی؟...... خدا خیر کرے......'' بیگ مین نے اسی وقت ونکی کو اپنے پیروں کے پاس زمین پر پڑے دیکھا۔ ''اسے کیا ہوا؟''

''میں مصروف تھا، لیوڈو!'' مسٹر کراؤچ نے کہا جواب بھی اٹک اٹک کر بول رہے تھے اور ان کے ہونٹ مشکل سے ہل رہے تھے۔ ''اور میری گھریلو خرس کو بے ہوش کر دیا گیا ہے۔''

''بے ہوش......؟ تمہارا مطلب ہے کہ تم لوگوں نے اسے مل کر بے ہوش کر دیا لیکن کیوں؟'' مسٹر بیگ مین الجھی ہوئی آواز میں بولے۔

اچانک بیگ مین کے دمکتے ہوئے گول چہرے پر ایسا تاثر پھیل گیا جیسے وہ سب کچھ سمجھ گئے ہوں۔ انہوں نے پہلے اوپر کھوپڑی کی طرف دیکھا اور پھر بے ہوش پڑی ونکی کو گھورا اور پھر اس کی نظریں گھوم کر مسٹر کراؤچ کے چہرے پر آ کر ٹھہر گئیں۔

''نہیں......'' وہ حیرانگی سے بڑبڑائے۔ ''ونکی تاریکی کا نشان تشکیل نہیں دے سکتی؟ اسے اس کا طریقہ ہی معلوم نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلے تو اسے جادوئی چھڑی کی ضرورت پڑے گی۔''

''لیکن اس کے پاس جادوئی چھڑی تھی۔'' مسٹر ڈیگوری نے تنک کر کہا۔ ''لیوڈو! مجھے اس کے ہاتھ میں جادوئی چھڑی ملی تھی۔ مسٹر کراؤچ! اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہمیں یہ معلوم کر لینا چاہئے کہ آپ کی گھریلو خرس اپنی صفائی میں کیا کہتی ہے......؟''

مسٹر کراؤچ کوئی فیصلہ نہیں کر پائے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے انہوں نے مسٹر ڈیگوری کی بات سرے سے سنی ہی نہیں تھی۔ بہر حال مسٹر ڈیگوری نے ان کی خاموشی کو اجازت مان لیا۔ انہوں نے اپنی چھڑی اُٹھا کر ونکی کی طرف موڑی اور بولے۔ ''ختم سٹم......''

ونکی دھیرے سے ہلی۔ اس کی بڑی بڑی بھوری آنکھیں کھلیں اور اس نے کئی بار سٹپٹائے ہوئے انداز میں جھپکائیں۔ خاموش جادوگروں کی نظروں کے سامنے وہ جھجکتے ہوئے دھیرے دھیرے اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے مسٹر ڈیگوری کے پیروں کی جھلک دیکھی اور اس نے کانپتے ہوئے آہستگی سے آنکھیں اُٹھا کر ان کا چہرہ دیکھا۔ پھر اس نے اپنی نظروں کو آسمان کی طرف اُٹھا کر دیکھا۔ ہیری کو ونکی کی شیشے جیسی بڑی آنکھوں میں آسمان میں تیرتی ہوئی کھوپڑی کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ ونکی نے ایک آہ بھری۔ چاروں طرف گھبرا کر

دیکھا اور پھر دہشت میں سسکیاں بھرنے لگی۔

''گھریلو خرس!'' مسٹر ڈیگوری نے سخت لہجے میں پوچھا۔ ''کیا تم جانتی ہو کہ میں کون ہوں؟...... میں محکمہ انضباطی وقابو جادوئی جاندار کا رکن ہوں۔''

ونکی زمین پر آگے پیچھے ہلنے لگی۔ اس کی سانسیں تیز ہوگئیں۔ اس کی حرکتوں سے ہیری کو ڈوبی یاد آ گیا۔ ڈوبی بھی مالک کے حکم کی تعمیل کرتے ایسی ہی حرکتیں کرتا تھا۔

''گھریلو خرس! جیسا تم دیکھ سکتی ہو۔ یہاں کچھ دیر پہلے تاریکی کا نشان تشکیل دیا گیا ہے۔'' مسٹر ڈیگوری نے کڑک آواز میں کہا۔ ''اور اس کے کچھ پل بعد ہی تم اس کے ٹھیک نیچے ملی۔ اس بارے میں تمہارا کیا کہنا ہے......؟''

''میں...... میں...... میں نے یہ نہیں کیا سر!'' ونکی ہانپتی ہوئے بولی۔ ''میں نہیں جانتی ہوں کہ یہ نشان کیسے بنایا جاتا ہے سر؟''

''تمہارے ہاتھ چھڑی بھی ملی ہے۔'' مسٹر ڈیگوری نے اس کے سامنے چھڑی لہراتے ہوئے غرا کر کہا۔ جیسے ہی چھڑی پر آسمان میں تیرتی ہوئی کھوپڑی کی روشنی پڑی، اسی وقت ہیری چھڑی کو دیکھ کر پہچان گیا۔

''ار...... یہ تو میری چھڑی ہے......'' وہ چونک کر جلدی سے بولا۔

سبھی جادوگر گھور کر اسے دیکھنے لگے۔

''تم نے کیا کہا......؟'' مسٹر ڈیگوری نے اس پر ترچھی نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔

''یہ تو میری چھڑی ہے۔'' ہیری نے دوبارہ کہا۔ ''یہ مجھ سے کہیں گر گئی تھی......''

''تم سے گر گئی تھی؟'' مسٹر ڈیگوری نے بے یقینی میں دہرایا۔ ''کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ جرم تم نے ہی کیا ہو؟ شاید تم نے ہی تاریکی کا نشان تشکیل دینے کے بعد اس چھڑی کو پھینک دیا ہوگا......؟''

''آموس!...... ذرا سوچو تو سہی! تم کس پر الزام لگا رہے ہو؟'' مسٹر ویزلی نے بہت غصے سے کہا۔ ''کیا ہیری پوٹر...... تاریکی کا نشان تشکیل دے گا......؟''

''اوہ...... واقعی ایسا نہیں ہوسکتا......'' مسٹر ڈیگوری نے جلدی سے کہا۔ ''معاف کرنا...... میں ذرا جوش میں آ گیا تھا......''

''ویسے یہ چھڑی مجھ سے وہاں نہیں گری تھی......'' ہیری نے اپنی انگوٹھا کھوپڑی کے نیچے کے درختوں کی طرف ہلایا۔ ''جنگل میں آتے ہی مجھے اس کے کھو جانے کا پتہ چل گیا تھا۔''

مسٹر ڈیگوری نے دوبارہ ونکی کی طرف سختی سے دیکھا جو ان کے پیروں کے پاس جھکی ہوئی تھی پھر وہ غرا کر بولے۔ ''گھریلو خرس! تو تمہیں یہ چھڑی مل گئی؟ اور تم نے اسے اُٹھا کر ایک دلچسپ کام کرنے کا فیصلہ کیا...... ہے نا؟''

''میں نے اس سے جادو نہیں کر رہی تھی سر!'' ونکی چیختی ہوا بولی۔ اس کی چپٹی اور پھولی ناک کے دونوں طرف آنسو بہہ رہے

تھے۔''میں نے...... میں نے......تو بس اسے اُٹھالیا تھا سر...... میں نے تاریکی کا نشان نہیں تشکیل دیا ہے سر...... میں نہیں جانتی کہ اسے کیسے بنایا جاتا ہے؟''

''اس کی آواز ونکی جیسی نہیں تھی۔'' اچانک ہرمائنی بولی۔ وہ محکمے کے اتنے سارے جادوگروں کے سامنے بولنے سے گھبرا رہی تھی لیکن اس کے چہرے پر فکرمندی کی جھلک تھی۔''ونکی کی آواز پتلی اور لرزتی ہوئی ہے جبکہ جادوئی کلمہ بولنے والے کی آواز بھاری اور موٹی تھی۔'' اس نے مدد کیلئے رون اور ہیری کی طرف دیکھا۔''وہ ونکی جیسی آواز نہیں تھی...... ہے نا!''

''نہیں!'' ہیری نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔''وہ یقینی طور پر گھریلوخرس جیسی آواز نہیں لگ رہی تھی......''

''ہاں! وہ تو کسی جادوگر جیسی مضبوط اور کڑک دار آواز تھی۔'' رون نے کہا۔

''ہم جلدی ہی اس کا پتہ لگالیں گے۔'' مسٹر ڈیگوری اس بات سے متفق ہوئے بغیر بولے۔''چھڑی کے آخری جادوئی کلمے کو جاننے کا بہت ہی آسان طریقہ ہے کہ گھریلوخرس! کیا تم یہ بات جانتی ہو؟''

ونکی کانپ گئی اور اس نے انکار میں اپنا سر اتنی تیزی سے ہلایا کہ اس کے کان زور زور سے ہلنے لگے۔ مسٹر ڈیگوری نے اپنی چھڑی نکال کر اس کی نوک ہیری کی چھڑی کی طرف کر دی۔

''کھلم سمسم ......'' مسٹر ڈیگوری نے غراتے ہوئے کہا۔

ہیری کو ہرمائنی کی دہشت بھری چیخ سنائی دی جب سانپ کی زبان والی ایک دیوہیکل کھوپڑی دونوں چھڑیوں کے ملنے کی جگہ سے نکلی۔ یہ آسمان میں تیرتی ہوئی دیوہیکل کھوپڑی کی شبیہ تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ دھند بھرے دھوئیں سے بنی ہوئی تھی اور جادوئی کلمے کی شبیہ تھی۔

''غائب!'' مسٹر ڈیگوری نے چلا کر کہا اور دھوئیں والی کھوپڑی غائب ہوگئی۔

''تو......؟'' مسٹر ڈیگوری فاتحانہ انداز میں ونکی کی طرف دیکھنے لگے جواب بری طرح کانپ رہی تھی۔

''میں نے یہ نہیں کیا......'' وہ چیخی اور اس کی آنکھیں دہشت میں گول گول گھومنے لگیں۔''میں نے یہ نہیں کیا...... مجھے یہ کرنا آتا ہی نہیں...... میں ایک اچھی گھریلوخرس ہوں۔ میں چھڑی کا استعمال نہیں کرتی...... مجھے یہ کرنا آتا ہی نہیں ہے......''

''گھریلوخرس! تم رنگے ہاتھوں پکڑی گئی ہو۔'' مسٹر ڈیگوری غرائے۔''جس چھڑی سے یہ جادوئی کلمہ پڑھا گیا ہے وہ ہمیں تمہاری ہاتھوں میں پکڑی ہوئی ملی ہے۔''

''آموس!'' مسٹر ویزلی نے غور سے کہا۔''ذرا سوچو!...... بہت کم جادوگروں کو یہ جادوئی کلمہ معلوم ہے...... دیکھو! ایک گھریلوخرس اسے کیسے سیکھ سکتی ہے؟''

''شاید آموس یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔'' مسٹر کراؤچ خشک لہجے میں بولے۔ ان کے ہر لفظ میں عجیب سی تلخی جھلک رہی تھی۔'' کہ

میں نے اپنے ملازموں کو تاریکی کے نشان تشکیل دینے کے جادوئی کلمے سکھاتا ہوں......''

ایک دم گہری خاموشی چھا گئی۔

''مسٹر کراؤچ!'' آموس ڈیگوری دہشت زدہ ہو کر گھگیایا۔''نہیں...... بالکل نہیں!''

''آپ نے یہاں موجود دو ایسے لوگوں پر الزام لگایا ہے جن کا اس نشان کو بنانے کا سب سے کم امکانات ہو سکتے ہیں......'' مسٹر کراؤچ تیز لہجے میں بولے۔''ہیری پوٹر اور مجھ پر...... میرا مطلب ہے کہ آپ اس لڑکے کی کہانی کو تو اچھی طرح جانتے ہی ہوں گے......آموس؟''

''ہاں...... ہاں...... کیوں نہیں؟......سبھی لوگ جانتے ہیں......'' مسٹر ڈیگوری بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولے۔

''اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو وہ بہت سے ثبوت بھی یاد ہی ہوں گے جو میں نے اپنی زندگی بھر کی ملازمت میں دیئے ہیں۔ میں شیطانی قوتوں اور ان کے استعمال کنندگان سے کتنی نفرت کرتا ہوں؟'' مسٹر کراؤچ نے کڑوے لہجے میں کہا۔اب ایک بار پھر ان کی آنکھیں باہر نکل پڑی تھیں۔

''مسٹر کراؤچ! میرے کہنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ اس کا آپ سے کوئی تعلق ہے۔'' آموس ڈیگوری نے جھینپتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اب ان کی بھوری ڈاڑھی کے نیچے سرخ ہو گیا تھا۔

''ڈیگوری! اگر آپ میری گھریلو خرس پر الزام لگاتے ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ مجھ پر براہ راست الزام لگا رہے ہیں۔'' مسٹر کراؤچ نے سخت لہجے میں کہا۔''وہ تاریکی کے نشان کو تشکیل دینے کا ہنر اور کہاں سے سیکھے گی؟''

''کہیں سے بھی......''

''بالکل صحیح کہا آموس!'' مسٹر ویزلی بولے۔''وہ یہ چھڑی کہیں سے بھی اُٹھا سکتی تھی...... ونکی؟'' انہوں نے مشفقانہ انداز میں گھریلو خرس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔مگر وہ اس طرح کانپ رہی تھی جیسے وہ بھی اس پر غصہ کر رہے ہوں۔''تم نے ہیری کی چھڑی کہاں سے اُٹھائی تھی؟''

ونکی اپنے تولئے کے کونے کو اتنی بری طرح سے مروڑ رہی تھی کہ وہ پھٹ گیا۔

''مجھے یہ چھڑی...... یہ چھڑی وہاں ملی تھی سر......'' اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔''وہاں!...... درختوں کے بیچ میں......''

''دیکھو آموس......!'' مسٹر ویزلی نے پرسکون انداز میں کہا۔''جس نے بھی یہ نشان تشکیل دیا ہے، وہ اس کام کے ہونے کے ٹھیک بعد وہاں نقاب اُڑان بھر گیا ہو گا اور ہیری کی چھڑی جان بوجھ کر وہیں چھوڑ گیا ہو گا......اس نے بڑی ہوشیاری دکھاتے ہوئے اپنی چھڑی کا استعمال بالکل نہیں کیا۔ ہنگامے کی بھگدڑ میں ہیری کی گری ہوئی چھڑی اسے مل گئی اور اس نے اسے تاریکی کے نشان کیلئے بھرپور استعمال کیا۔ اگر وہ یہ کام اپنی چھڑی سے کرتا تو یقیناً محکمہ اپنے جادوئی تفتیش کے ساتھ اس تک پہنچ جاتا۔ یہ ونکی کی بدقسمتی تھی کہ وہ

کچھ ہی پل بعد وہاں پہنچ گئی اور چھڑی ہاتھ میں پکڑ لی۔ اس طرح وہ مشکوک بن کر ہمارے سامنے آ گئی۔''

''لیکن...... تب تو وہ اصلی مجرم سے کچھ ہی قدم کے فاصلے پر موجود ہوگا۔'' مسٹر ڈیگوری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''گھریلو خرس! کیا تم نے کسی کو وہاں دیکھا تھا......؟''

ونکی پہلے سے بھی زیادہ بری طرح سے کانپنے لگا اس کی بڑی بڑی آنکھیں مسٹر ڈیگوری سے ہوتی ہوئی لیوڈو بیگ مین اور پھر مسٹر کراؤچ کے چہرے کی طرف آ کر ٹھہر گئیں۔

''میں نے کسی کو نہیں دیکھا سر...... میں نے کسی کو نہیں دیکھا سر......'' وہ تھوک نگلتے ہوئے بولی۔

''آموس!'' مسٹر کراؤچ نے روکھے پن سے کہا۔ ''میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ عمومی حالات میں تم پوچھ گچھ کیلئے ونکی کو اپنے شعبے میں لے جاتے۔ بہر حال میں تم سے یہ چاہتا ہوں کہ تم یہ کام مجھے کرنے دو کیونکہ میں اس تقریب کا سربراہ اور منتظم ہوں۔''

مسٹر ڈیگوری کے چہرے کے جذبات دیکھ کر ایسا لگا کہ وہ اس فیصلے سے خاص خوش نہیں تھے لیکن مسٹر کراؤچ جیسی محکمے کے بھاری بھرکم شخصیت کے سامنے وہ پر بھی نہیں مار سکتے تھے لہٰذا انہوں نے خاموشی میں ہی عافیت سمجھی۔ مسٹر کراؤچ آخر محکمے کے اہم شعبے کے سربراہ اور جادوئی دنیا کے اہم فرد تھے۔

''یقین رکھیئے، اسے سزا ضرور ملے گی۔'' مسٹر کراؤچ نے نہایت سرد لہجے میں کہا۔

''مم مم ماما...... مالک......'' ونکی اٹکتی ہوئی گھگیائی۔ اپنے آنسو بھری آنکھوں سے مسٹر کراؤچ کی طرف دیکھ کر رحم کی بھیک مانگتی ہوئی نظر آئی۔ ''مہر مہر مہر بابابانی کر کے......''

مسٹر کراؤچ نے اسے گھور کر دیکھا۔ ان کے چہرے کی شکنیں اب زیادہ گہری دکھائی دینے لگیں۔ ان کی غصیلی آنکھوں میں رحم و مہربانی کا دور دور تک نام ونشان نہیں تھا۔

''ونکی نے آج رات ایسی حرکت کی ہے جس کے بارے میں میں سوچ بھی نہیں سکتا۔'' انہوں نے دھیرے سے کہا۔ ''میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ خیمے میں ہی رہے۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ جب تک میں اس مسئلے سے نبٹ کر واپس نہ لوٹوں، تب تک وہ وہیں رہے گی لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ اس نے میرے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے اس کو کپڑے دینے ہوں گے۔''

''نہیں مالک......'' ونکی زور سے چیخی اور مسٹر کراؤچ کے قدموں پر لوٹنے لگی۔ ''نہیں مالک!...... کپڑے نہیں۔ نہیں......''

ھیری جانتا تھا کہ گھریلو خرس کو آزاد کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا اور وہ یہ تھا کہ اس کا مالک اسے کپڑے دے دے۔ یہ دیکھنا بہت بڑا افسوس ناک تھا کہ ونکی مسٹر کراؤچ کے پیروں میں پڑی سبک رہی تھی اور اپنے تولیئے کو کس کر پکڑے ہوئے تھی۔

''وہ ہنگاموں سے بری طرح خوفزدہ تھی......'' ہرمائنی نے غصے سے مسٹر کراؤچ کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''آپ کی گھریلو خرس کو اونچائی پر ڈر لگتا ہے اور نقاب پوش جادوگر معصوم لوگوں کو ہوا میں اچھال رہے تھے۔ آپ اس بات کیلئے ونکی کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔

کہ وہ وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی......''

مسٹر کراؤچ ایک قدم پیچھے ہٹے اور گھریلو خرس کی پہنچ سے خود کو دور کرلیا۔ وہ اسے اس طرح سے گھور رہے تھے جیسے یہ کوئی گندی اور میلی چیز ہو جس کے چھونے سے ان کے چمکتے دمکتے جوتے گندے ہو جائیں گے۔

''اپنے مالک کے حکم کی تعمیل نہ کرنے والی گھریلو خرس کیلئے میرے گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے۔'' انہوں نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے بے حد روکھے پن سے کہا۔ ''ایسی گھریلو خرس کے لئے میرے گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے جو یہ بھول جائے کہ اس کے مالک کی خدمت کرنا اس کا فرض ہے، اور جسے یہ بھی یاد نہ رہے کہ اسے ایسا کوئی کام نہیں کرنا جس سے اس کے مالک کے ناموس پر آنچ آئے۔''

ونکی اب اتنی زور زور سے رونے لگی تھی کہ اس کی سسکیاں سبھی لوگوں کو سنائی دے رہی تھیں۔

بہت دردناک خاموشی چھا گئی تھی۔

''اچھا اگر کسی کو زحمت نہ ہو تو کیا میں اب اپنے بچوں کو اپنے ساتھ خیمے میں لے جاؤں۔'' مسٹر ویزلی نے خاموشی توڑتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ''آموس! یہ چھڑی جتنا کچھ بتا سکتی تھی اتنا اس نے بتا دیا ہے، اب کیا ہیری کو......اس کی چھڑی واپس مل سکتی ہے؟''

مسٹر ڈیگوری نے ہیری کو اس کی چھڑی لوٹا دی، جسے پاتے ہی ہیری نے فوراً اپنی جیب میں رکھ لیا تھا۔

''چلو......'' مسٹر ویزلی نے دھیمی آواز میں کہا۔ مگر ایسا لگا کہ ہرمائنی وہاں سے بالکل بھی نہیں ہلنا چاہتی تھی۔ اس کی نظریں سسکیاں بھرتی ہوئی گھریلو خرس ونکی پر جمی ہوئی تھیں۔ مسٹر ویزلی حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے دوبارہ بلند آواز میں بولے۔ ''ہرمائنی......''

ہرمائنی مڑی اور ہیری اور رون کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ جب وہ لوگ اس جگہ سے کچھ دور نکل آئے تو ہرمائنی نے مسٹر ویزلی سے پوچھا۔ ''ونکی کا کیا ہوگا......؟''

''کچھ کہہ نہیں سکتا......'' مسٹر ویزلی نے نرمی سے کہا۔

''وہ لوگ اس کے ساتھ کتنا برا سلوک کر رہے تھے۔'' ہرمائنی غصے سے غراتی ہوئی بولی۔ ''مسٹر ڈیگوری ہر بار اسے گھریلو خرس کہہ کر اس کی تذلیل کر رہے تھے......اور مسٹر کراؤچ! وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ کام اس نے نہیں کیا تھا پھر بھی انہوں نے اسے اپنے گھر سے نکال دیا۔ انہیں اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں تھی کہ وہ کتنی بری طرح سے ڈری اور گھبرائی ہوئی تھی......وہ تو اس کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کر رہے تھے جیسے وہ انسان ہی نہ ہو......''

''وہ انسان ہے بھی نہیں......'' رون نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

ہرمائنی طیش میں آ کر رون کی طرف مڑی۔

''اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے دل میں جذبات نہیں ہیں رون! یہ تو بہت ہی برا سلوک ہوا......''

''ہرمائنی! میں تمہاری باتوں سے متفق ہوں۔'' مسٹر ویزلی نے اس آگے کی طرف چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ''لیکن یہ وقت کسی بھی گھریلو خرس کے حقوق کے بارے میں بحث کرنے کا بالکل نہیں۔ میں جلدی سے جلدی تم لوگوں کو لے کر اپنے خیموں میں پہنچنے کیلئے فکرمند ہوں۔ باقی لوگ کہاں گئے......؟''

''وہ اندھیرے میں ہم سے بچھڑ گئے تھے......'' رون نے کہا۔ ''ڈیڈی! سب لوگ اس کھوپڑی کے نشان کی وجہ سے پریشان کیوں ہو گئے ہیں؟''

''میں تمہارے ہر سوال کا جواب خیمے میں پہنچنے کے بعد ہی دوں گا۔'' مسٹر ویزلی نے تناؤ بھرے لہجے میں کہا۔

لیکن جنگل کے کنارے پہنچ کر انہیں رُکنا پڑا۔

وہاں ڈری اور سہمی ہوئی خلقت کی بہت بڑی بھیڑ موجود تھی۔ جادوگر اور جادوگرنیاں خوفزدہ نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ جب انہوں نے مسٹر ویزلی کو جنگل میں سے نکل کر اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو ان میں کئی آگے بڑھ کر طرح طرح کے سوال پوچھنے لگے۔

''وہاں کیا ہو رہا ہے؟......تاریکی کا نشان کس نے بنایا ہے؟......آرتھر کیا وہ پکڑا گیا؟......کہیں یہ کام 'تم جانتے ہو کون؟' نے تو نہیں کیا......''

''ظاہر ہے کہ یہ اس کا کام نہیں تھا......'' مسٹر ویزلی نے بلند آواز میں آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ہم نہیں جانتے ہیں کہ یہ نشان کس نے تشکیل دیا ہے؟ ایسا لگتا ہے کہ وہ اس کام کے کرتے ہی نقاب اُڑان بھرنے میں کامیاب ہو گئے......معاف کیجئے...... مجھے اپنے خیمے میں جانا ہے۔''

وہ ہیری، رون اور ہرمائنی کو لے کر ہجوم کے بیچ میں سے بمشکل راستہ بناتے ہوئے خیمہ بستی تک آنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ وہاں پر گہرا سکون چھایا ہوا تھا۔ نقاب پوش جادوگروں کا دور دور تک نام ونشان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ حالانکہ کئی جلے ہوئے خیموں میں سے اب بھی دھواں اُٹھ رہا تھا۔ جب وہ اپنے خیمے کے قریب پہنچے تو لڑکوں والے خیمے میں سے چارلی نے سر باہر کر دیکھا۔ شاید اس نے ان کے آنے کی آہٹیں سن لی تھیں۔

''ڈیڈی! کیا ہو رہا ہے؟ فریڈ، جارج اور جینی تو صحیح سلامت لوٹ آئے ہیں لیکن باقی لوگ......''

''باقی میرے ساتھ ہیں۔'' مسٹر ویزلی نے جھک کر خیمے کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی بھی ان کے پیچھے پیچھے اندر چلے آئے۔

بل باورچی خانے کی میز کے پاس بیٹھا تھا، اس کے ہاتھ سے کافی خون بہہ رہا تھا اور اس نے اس پر ایک چادر لپیٹ رکھی تھی۔ چارلی کی قمیض بری طرح پھٹی ہوئی تھی اور پرسی کی ناک لہولہان تھی۔ فریڈ، جارج اور جینی زخمی تو نہیں تھے لیکن دہشت کے صدمے میں

ضرور تھے۔

''آپ نے اسے پکڑ لیا ڈیڈی؟'' بل نے بے تابی سے پوچھا۔ ''اس آدمی کو جس نے تاریکی کا نشان بنایا تھا؟''

''نہیں!'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''ہمیں وہاں پر بارٹی کراؤچ کی گھریلو خرس ونکی ملی، جس کے ہاتھ میں ہیری کی چھڑی تھی، لیکن ہمیں یہ پتہ نہیں چل پایا کہ نشان کس نے تشکیل دیا تھا؟''

''کیا؟'' بل حیرت سے چیخا۔ پرسی بھی یہ سن کر سناٹے میں آ گیا تھا۔

''ہیری کی چھڑی......؟'' فریڈ نے عجیب الجھے میں پوچھا۔

''مسٹر کراؤچ کی گھریلو خرس......؟'' پرسی نے دہشت بھری نظروں سے کہا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی کی مدد سے مسٹر ویزلی نے سب کو بتایا کہ جنگل میں کیا ہوا تھا؟ پورا واقعہ سن کر پرسی طیش میں آ گیا۔

''مسٹر کراؤچ نے ایسی گھریلو خرس کو گھر سے نکال کر بالکل صحیح فیصلہ کیا ہے۔'' وہ بولا۔ ''انہوں نے اسے صاف بتا دیا تھا کہ وہ خیمے میں ہی رہے، اس کے باوجود وہ وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی...... پورے محکمے کے سامنے انہیں شرمندہ کر کے رکھ دیا۔ اگر محکمہ انضباطی وقابو جادوئی جاندار ونکی کو پوچھ گچھ کیلئے ساتھ لے جاتا تو مسٹر کراؤچ کی تو ناک ہی کٹ جاتی......''

''ونکی نے کچھ نہیں کیا...... وہ تو صرف غلط وقت پر غلط جگہ پر پہنچ گئی تھی۔'' ہرمائنی نے پرسی کو غصے سے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ ہرمائنی کا غصہ دیکھ کر پرسی بھونچکا رہ گیا۔ ہرمائنی سے اس کی خوب چھنتی تھی۔ کم از کم باقی سب لوگوں کی بہ نسبت ان دونوں میں کافی مفاہمت تھی۔

''ہرمائنی!'' پرسی نے خود کو سنبھالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''مسٹر کراؤچ جیسے اونچے عہدیدار جو کہ محکمے کی معزز نشست سنبھالے ہوئے ہیں، ایسی گھریلو خرس کو برداشت نہیں کر سکتے جو پاگلوں کی طرح چھڑی اُٹھا کر ڈولتی پھرے......''

''وہ پاگلوں کی طرح ڈول نہیں رہی تھی۔'' ہرمائنی نے بے قابو ہوتے ہوئے کہا۔ ''اس نے بس چھڑی کو زمین سے اُٹھا لیا تھا۔''

''دیکھو! کیا کوئی یہ بتا سکتا ہے کہ وہ کھوپڑی جیسی چیز آخر تھی کیا؟'' رون نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ ''وہ کسی کا کوئی نقصان تو نہیں کر رہی تھی...... آخر اس میں اتنی خاص کیا بات ہے؟''

''رون! میں نے تمہیں بتایا تھا نا...... وہ کھوپڑی 'تم جانتے ہو کون؟' کی علامت ہے۔'' ہرمائنی نے اس کی طرف سر گھما کر کسی اور کے بولنے سے پہلے کہا۔ ''میں نے 'تاریک جادو عروج وزوال کی تاریخ' نامی کتاب میں اس کے بارے میں پڑھا ہے۔''

''اور یہ پچھلے تیرہ سال میں پہلے کبھی نہیں دکھائی دیا تھا۔'' مسٹر ویزلی نے دھیرے سے کہا۔ ''ظاہر ہے کہ اسے دیکھ کر لوگ بری طرح خوفزدہ ہو گئے...... انہیں ایسا لگا ہوا کہ جیسے 'تم جانتے ہو کون؟' دوبارہ لوٹ آیا ہے۔''

''میں سمجھ نہیں پایا ہوں۔'' رون نے بھنویں چڑھاتے ہوئے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ...... وہ آسمان میں صرف ایک علامت ہی

تو ہے......''

''رون'تم جانتے ہو کون؟'اور اس کے وفادار چیلے بھی جب کسی کو مارتے تھے تو آسمان میں تاریکی کا نشان چھوڑ جاتے تھے۔'' مسٹر ویزلی نے بتایا۔''اس سے کتنی دہشت پھیلتی......اس کا تمہیں ذرا اندازہ نہیں ہو سکتا۔تم ابھی بہت چھوٹے ہو۔ذرا تصور کرو کہ گھر لوٹنے پر تمہیں اپنے گھر کے عین اوپر تاریکی کا نشان دکھائی دے اور تم یہ سمجھ جاؤ کہ تمہیں اندر کیا دکھائی دینے والا ہے......''مسٹر ویزلی کی آواز کانپ گئی۔''سب جادوگروں کا سب سے بدترین ڈر......سب سے برا ڈر......''

ایک پل کیلئے گہری خاموشی چھا گئی۔

پھر بل نے اپنے ہاتھ سے چادر ہٹا کر اپنا زخم دیکھا اور بولا۔''وہ نشان چاہے جس نے بھی بنایا ہو، آج رات کو تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔مرگ خوروں نے جیسے ہی اسے دیکھا وہ گھبرا کر فوراً بھاگ نکلے۔ہم ان میں سے کسی کا بھی نقاب ہٹا کر اس کا چہرہ نہیں دیکھ پائے۔اس سے پہلے ہی وہ سب نقاب اُڑان بھر چکے تھے۔ہم نے رابرٹس اور اس کے بیوی بچوں کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی سنبھال لیا تھا۔اب ان کی یادداشت کا مکمل جائزہ لیا جا رہا ہے اور اس میں سے وہ سب کچھ مٹا دیا جائے گا جو انہیں یاد نہیں رہنا چاہئے۔''

''مرگ خور......؟''ہیری نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔''یہ مرگ خور کیا ہوتے ہیں؟''

''تم جانتے ہو کون؟ کے وفادار اور پکے چیلے خود کو اسی علامتی نام سے پکارتے ہیں۔''بل نے کہا۔''مجھے لگتا ہے کہ آج رات ہم نے اس کے بچے کھچے چیلوں کو دیکھا تھا جو اژقبان جانے سے بچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔''

''ہم یہ ثابت نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ واقعی مرگ خور تھے بل۔''مسٹر ویزلی نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔''حالانکہ وہ شاید وہی ہوں گے......''

''ہاں مجھے یقین ہے کہ وہ نقاب پوش یقیناً مرگ خور ہی تھے۔''رون نے اچانک کہا۔''ڈیڈی!ہمیں جنگل میں ڈریکو ملفوائے ملا تھا اور اس نے ہمیں ایک طرح سے یہ اشارہ دیا تھا کہ اس کے ڈیڈی بھی انہی نقاب پوشوں میں سے ایک ہیں اور ہم سبھی جانتے ہیں کہ ملفوائے'تم جانتے ہو کون؟' کا پکا چمچہ تھا۔''

''لیکن والڈی مورٹ کے چیلے یہاں کرنا کیا چاہتے تھے؟''ہیری نے اپنی الجھن کو سلجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔لیکن اسی وقت سب کے منہ سے آہ نکل گئی۔جادوئی دنیا کے زیادہ تر جادوگر لوگوں کی طرح ویزلی گھرانا بھی والڈی مورٹ کا نام لینے سے گریز کرتا تھا۔ہیری نے جلدی سے'معاف کیجئے!' کہہ کر اپنا سوال دہرایا۔''تم جانتے ہو کون؟ کے وفادار چیلے آخر کیا ثابت کرنا چاہتے تھے جو وہ ماگلوؤں کو اس طرح ہوا میں اچھال کر تماشہ برپا کئے ہوئے تھے۔میرا مطلب ہے کہ اس سے انہیں کیا فائدہ ہوا؟''

''فائدہ؟''مسٹر ویزلی نے کھوکھلی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔''ہیری!اس میں انہیں مزہ آ رہا تھا۔جب'تم جانتے ہو کون؟' بے حد طاقتور تھا تو ماگلوؤں کی آدھی سے زیادہ ہلاکتیں تو محض دل بہلانے کیلئے ہی کی جاتی تھیں۔مجھے لگتا ہے کہ آج رات انہوں نے زیادہ

نشہ آور مشروب پی لئیے ہوں گے اور وہ ہم لوگوں کو یہ یاد دلانے کی کوشش کر رہے ہوں گے کہ ان میں سے کتنے لوگ اب بھی آزاد گھوم پھر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بار پھر اپنا چھوٹا سا نمونہ پیش کیا ہے کہ وہ کبھی بھی از سر نو یکجا ہو سکتے ہیں۔''

''اگر وہ مرگ خور ہی تھے تو وہ تاریکی کے نشان کو دیکھتے ہی کیوں بھاگ نکلے؟ انہیں اسے دیکھ کر خوش ہونا چاہئے تھا۔'' رون نے پوچھا۔

''اپنے دماغ کا استعمال کرنا سیکھو رون!'' بل جھنجلا کر بولا۔ ''اگر وہ واقعی ہی مرگ خور تھے تو 'تم جانتے ہو کون؟' کے زوال کے بعد انہوں نے اژقبان سے باہر رہنے کیلئے بہت کوشش کی ہوگی۔ انہوں نے اس ضمن میں طرح طرح کے جھوٹ بولے ہوں گے کہ تاریکی کے شہنشاہ نے انہیں لوگوں کو مارنے اور ستانے کیلئے مجبور کر ڈالا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انہیں اس کی واپسی کے بارے میں جان کر باقی جادوگروں سے زیادہ دھڑکا لگا ہوگا۔ جب 'تم جانتے ہو کون؟' کی شیطانی قوتیں بھسم ہوگئی تھیں تو انہیں اپنا پلو چھڑاتے ہوئے صاف کہہ دیا تھا کہ ان کا اس کے ساتھ کسی قسم کا واسطہ نہیں ہے اور پھر وہ اپنی من چاہی زندگی کے مزے لوٹنے لگے...... مجھے نہیں لگتا کہ 'تم جانتے کون؟' ان کے رویئے کو کبھی معاف کر پائے گا۔''

''تو...... جس نے بھی وہ شیطانی علامت بنائی تھی...... وہ مرگ خوروں کے حوصلوں کو بڑھانا چاہتا تھا یا پھر...... انہیں ڈرا کر بھگانا چاہتا تھا......'' ہرمائنی نے کہا۔

''ہرمائنی! اس بات کا تو صرف اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''لیکن میں تمہیں یہ بتا دوں...... صرف مرگ خوروں کو ہی تاریکی کا نشان تشکیل دینے کا ہنر آتا ہے...... جس نے بھی اسے آسمان پر چڑھایا ہوگا...... وہ یقیناً پہلے مرگ خور رہا ہوگا۔ بھلے ہی اب وہ مرگ خور نہ ہو...... سنو اب کافی رات ہو چکی ہے۔ اگر تمہاری ممی کو ان حادثات کی خبر ہوگئی ہوئی تو وہ بے حد پریشان ہو جائیں گی۔ ہم کچھ گھنٹے سو لیتے ہیں پھر ہم یہاں سے باہر نکلنے کیلئے صبح جلدی ہی گھریری کنجی پکڑ لیں گے۔''

ہیری دوبارہ اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ اس کا سر چکرا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے تھکن سے چور ہونا چاہئے تھا۔ رات کے تین بج رہے تھے لیکن وہ پوری طرح جاگا اور الجھا ہوا تھا۔ تین دن پہلے...... حالانکہ اب یہ بات بہت پرانی لگ رہی تھی۔ وہ اپنے ماتھے کے نشان میں ہونے والے درد کی وجہ سے جاگ گیا تھا اور آج رات کو تیرہ سالوں میں پہلی بار لارڈ والڈی مورٹ کا خاص نشان آسمان پر دکھائی دیا تھا۔ اس سب باتوں کا کیا آخر کیا مطلب تھا؟

اس نے اپنے اس خط کے بارے میں سوچا جو اس نے پرائیویٹ ڈرائیو سے آنے سے قبل سیریس بلیک کو لکھا تھا۔ کیا وہ سیریس بلیک کو مل چکا ہوگا؟ وہ جواب کب دے گا؟ ہیری نے لیٹ کر چھت کی طرف دیکھا لیکن اب جادوئی بہاری ڈنڈے پر اُڑان کا کوئی تخیل اسے سلانے کیلئے موجود نہیں تھا۔ خیمے میں چارلی کے خراٹوں کا شور کافی دور تک گونجتا رہا۔ اس کے بعد ہیری کی آنکھ لگ گئی......

☆☆☆☆

دسواں باب

جادوئی محکمے میں ہنگامہ خیزی

وہ صرف کچھ ہی گھنٹے سو پائے تھے کہ مسٹر ویزلی نے انہیں دوبارہ جگا دیا۔ جب وہ سب کپڑے پہن کر باہر نکلے تو مسٹر ویزلی نے چھڑی سے خیموں کو سمیٹ کر اپنے بستے میں ڈال لیا۔ وہ فٹافٹ خیمہ بستی سے نکل کر پتھریلے دروازے کی طرف روانہ ہوگئے۔ راستے میں انہوں نے مسٹر رابرٹس کو ان کی جھونپڑی کے پاس کھڑے دیکھا۔ ان کے چہرے پر عجیب، گم صم اور ہونقوں والے جذبات کی جھلک نمایاں تھی۔ انہوں نے مسٹر ویزلی کو 'کرسمس کی خوشیاں مبارک ہو' کہہ کر ہاتھ ہلایا حالانکہ کرسمس تو ابھی بہت دور تھی۔

''وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔'' مسٹر ویزلی نے سنسان ویرانے میں چڑھائی چڑھتے ہوئے کہا۔ ''جب کسی کی یادداشت مٹائی جاتی ہے تو کبھی کبھار اس کا ذہنی توازن کچھ عرصے کیلئے بگڑ جاتا ہے...... اور مسٹر رابرٹس کے دماغ سے بڑا بھیانک اور سنگین حادثہ مٹایا گیا ہے......''

جب وہ اس جگہ کے پاس پہنچے جہاں گھریری کنجیاں رکھی تھیں تو انہیں بے ہنگم شور سنائی دیا۔ انہوں نے دیکھا کہ بڑی تعداد میں جادوگر اور جادوگرنیاں گھریری کنجیوں کے چوکیدار باسل کو گھیرے کھڑی تھیں۔ سب لوگ جلدی سے جلدی منحوس خیمہ بستی سے دور جانا چاہتے تھے۔ مسٹر ویزلی نے عجلت میں باسل سے بات کی اور پھر وہ قطار میں کھڑے ہوگئے۔ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے ہی انہیں سٹوٹش ہیڈ پہاڑی تک جانے کیلئے ربڑ کا ایک پرانا ٹائر مل گیا۔ صبح کے لطیف اجالے میں وہ 'اوٹری سینٹ کیچ پال چرچ' سے ہوتے ہوئے گھر کی طرف چلنے لگے۔ ان کے درمیان زیادہ گفتگو نہیں ہوئی کیونکہ وہ بہت تھکے ہوئے تھے اور اس وقت انہیں بات چیت سے زیادہ صبح کے ناشتے کی فکر لاحق تھی۔ جب وہ اس گلی کے موڑ پر مڑے اور 'ویزلی بھٹ' آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگا تو گلی میں کسی کے چلا کر بولنے کی آواز سنائی دی۔

''اوہ شکر ہے...... خدایا شکر ہے......''

مسز ویزلی جو اپنے باغیچے میں کھڑیں ان کے انتظار میں ہلکان ہوئے جا رہی تھیں۔ بھاگتی ہوئی ان کے پاس پہنچیں اور انہوں نے ابھی تک بیڈروم والی چپلیں پہنی ہوئی تھیں۔ ان کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور وہ سخت کرب میں مبتلا دکھائی دے رہی تھیں۔ ان کے

ہاتھوں میں روزنامہ 'جادوگر' کا تازہ اخبار دبا ہوا تھا۔

''اوہ آرتھر...... مجھے بہت...... بہت پریشانی ہو رہی تھی......''

وہ مسٹر ویزلی کے بازوؤں میں جھول گئیں۔ روزنامہ جادوگران کے ہاتھوں سے نکل کر زمین پر جا گرا۔ مسٹر ویزلی نے انہیں سنبھالا اور تسلی دینے کی کوشش کی۔ ہیری کی نظریں گھومتی ہوئی اخبار کی شہ سرخی پر جا پہنچیں۔ 'کیوڈچ ورلڈکپ میں دہشت کا راج!' نیچے ایک بڑی درختوں کے اوپر منڈلاتے ہوئے تاریکی کے نشان کی بلیک اینڈ وائٹ تصویر تھی۔

''تم سب خیریت سے ہو۔'' مسز ویزلی نے خود کو سنبھالتے ہوئے مسٹر ویزلی سے ہٹ گئیں اور پھر دوسروں کی طرف اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھا۔ ''تم سب زندہ ہو...... اوہ میرے بچو!......'' سب کو یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ انہوں نے فریڈ اور جارج کو پکڑ کر اتنے زور سے گلے لگایا کہ ان کے سر آپس میں ٹکرانے لگے۔

''اوہ ممی!...... آپ تو ہمارا گلا ہی دبا رہی ہیں۔''

''جب تم لوگ گئے تھے تو میں تم پر چیخی چلائی تھی۔'' مسز ویزلی نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔ ''میں اسی بارے میں سوچ رہی تھی، اگر 'تم جانتے ہو کون؟' تمہاری جان لے لیتا اور میں نے تم سے آخری بات یہی کہی ہوتی تمہیں او ڈبلیو ایل میں اچھے نمبر نہیں ملے ہیں؟...... اوہ فریڈ...... جارج......!''

''خود کو سنبھالو ماؤلی...... ہم سب بالکل خیریت سے ہیں!'' مسٹر ویزلی نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔ انہوں نے جڑواں بھائیوں کو ان کی بانہوں کے حصار سے الگ کیا اور اپنی بیوی کو سہارا دیتے ہوئے گھر کی طرف بڑھے۔ انہوں نے گردن گھما کر دھیمی آواز میں کہا۔ ''بل! اخبار اُٹھا لو، میں اس میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کیا لکھا گیا ہے؟''

جب وہ سب چھوٹے سے باورچی خانے میں بیٹھ گئے اور ہرمائنی نے مسز ویزلی کیلئے گرم گرم چائے بنانے لگی تو مسٹر ویزلی نے زور دے کر کہا کہ چائے میں تھوڑی سی پرانی شکر اور کڑوی ادرک کا ٹکڑا ضرور ملا لینا۔ بل نے اپنے ڈیڈی کی طرف اخبار بڑھایا۔ مسٹر ویزلی اپنی عینک درست کرتے ہوئے اخبار کی شہ سرخی کے نیچے والی خبر پڑھنے لگے۔ پرسی بھی ان کے عقب میں کھڑا پورے دھیان سے اخبار پڑھ رہا تھا۔

''میں جانتا تھا......'' مسٹر ویزلی نے بھاری آواز میں کہا۔ ''محکمے کی مجرمانہ غفلت...... اصل مجرم فرار ہے...... حفاظت کا ناقص انتظام...... شیطانی جادوگروں کا حملہ...... ملک بھر کیلئے شرمناک حادثہ...... اسے کس نے لکھا ہے؟...... اوہ...... ظاہر ہے...... 'ریٹا سٹیکر' ...... اس سے ایسی ہی توقع ہی رکھنا چاہئے۔''

''یہ عورت تو محکمہ جادو کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی ہے۔'' پرسی نے غصے سے کہا۔ ''پچھلے ہفتے ہی وہ کہہ رہی تھی کہ ہم کڑاہیوں کے تلوں کی موٹائی کے بارے میں بحث کر کے محض اپنا وقت برباد کر رہے ہیں، جبکہ ہمیں انسانی خون پینے والی چمگادڑوں کے صفایا سے

متعلق منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ حالانکہ خاص طور غیر جادوگر بہ حصّہ انسان کے تجزیاتی رہنمائی رویوں نامی قانون کی کتاب کے بارہویں پیرہ گراف میں بالکل واضح لکھا ہوا ہے کہ......''

''پرسی! ہم پر ترس کھاؤ......'' بل نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔ ''براہ کرم اپنا منہ بند رکھو۔''

''اس میں تو میرا بھی ذکر ہے۔'' مسٹر ویزلی نے چونکتے ہوئے کہا۔ عینک کے عدسوں کے پیچھے ان کی آنکھیں اور بھی بڑی ہو گئیں۔ وہ روزنامہ 'جادوگر' کے نچلے حصے میں موجود ایک خبر کو پڑھ رہے تھے۔

''کہاں؟'' مسز ویزلی کڑوی ادرک ملی چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے بولیں۔ ''اگر میں نے تمہارا نام دیکھا ہوتا تو میں یہ جان چکی ہوتی کہ تم زندہ ہو......''

''میرا نام تو نہیں دیا ہے۔'' مسٹر ویزلی نے کہا۔ ''سنو!''

دہشت میں کانپتے ہوئے جادوگر اور جادوگرنیاں جنگل کے کنارے پر سانسیں روک کر کھڑے تھے اور محکمے کے کسی ذمہ دارانہ اعلان کے بے چینی سے منتظر تھے تو انہیں مایوسی کے سوا کچھ نہ سننے کو ملا۔ محکمے کا ایک ملازم جادوگر، تاریکی کے نشان کے نمودار ہونے کے ٹھیک پندرہ منٹ بعد جنگل سے باہر آیا اور اس نے یہ دکھاوا کیا کہ اس حادثے میں نہ تو کوئی زخمی ہوا اور نہ ہی پکڑا گیا۔ اس نے اس کے علاوہ اور کسی طرح کی معلومات فراہم کرنے سے یکسر انکار کیا۔ اس طرح کی افواہیں اب زوروں پر ہیں کہ ایک گھنٹے کے اندر اندر جنگل میں سے کئی لاشیں پراسرار طریقے سے ہٹائی گئی ہیں۔ ہمیں اب یہ دیکھنا ہے کہ اس سرکاری ملازم کا دعویٰ ان افواہوں کے خاتمے میں کتنا کامیاب ٹھہرے گا......

''اوہ!'' مسٹر ویزلی کے منہ سے اچانک نکلا۔ انہوں نے اخبار پرسی کو تھما دی اور جلدی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ''جب کوئی زخمی نہیں ہوا تھا تو میں اور کیا کہتا۔ اس طرح کی افواہیں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں کہ ایک گھنٹے بعد جنگل میں سے کئی لاشیں ہٹائی گئیں......اخبار میں یہ سب کچھ چھپنے کے بعد تو یقینی طور پر لوگ انہیں سچ ہی سمجھنے لگیں گے اور......'' انہوں نے ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر تناؤ کی شکنیں مزید گہری ہو گئی تھیں۔ ''ماؤلی! مجھے دفتر جانا ہوگا......ہمیں اس معاملے کو سنبھالنا ہی پڑے گا۔''

''میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں ڈیڈی!'' پرسی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مسٹر کراؤچ کو مدد کی ضرورت ہوگی اور میں کڑاہیوں کے متعلق تیار کی گئی اپنی رپورٹ انہیں خود دینا چاہتا ہوں۔''

اگلے ہی لمحے پرسی تیز تیز قدم اُٹھاتا ہوا باورچی خانے سے باہر نکل گیا۔ مسٹر ویزلی پریشانی کے عالم میں پرسی کا چہرہ دیکھتے ہی رہ گئے تھے۔

''آرتھر!......'' مسز ویزلی نے بے چینی سے کہا۔''آرتھر! تم رخصت پر ہو۔اس حادثے کا تمہارے شعبے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔یقینی طور پر وہ لوگ تمہاری مدد کے بغیر ہی اس سارے معاملے کو سنبھال سکتے ہیں۔''

''مجھے جانا ہی پڑے گا ماؤلی!'' مسٹر ویزلی نے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔''میری وجہ سے مسئلہ اور بگڑ گیا ہے۔ میں کپڑے بدل کر دفتر جانے کی تیاری کرتا ہوں۔''

''مسز ویزلی!'' ہیری اچانک خود کو سوال پوچھنے سے نہیں روک پایا۔''کیا ہیڈوگ میرے لئے کوئی خط لائی تھی......؟''

''ہیڈوگ؟'' مسز ویزلی نے بے دھیانی سے کہا۔''نہیں......نہیں! وہ کوئی خط نہیں لائی۔''

رون اور ہرمائنی نے ہیری کو تعجب سے دیکھا۔ان دونوں کی سوالیہ نظروں کو دیکھتے ہوئے ہیری نے جلدی سے کہا۔''رون! اگر میں اپنا سامان تمہارے کمرے میں رکھ دوں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا؟''

''نہیں! مجھے بھی تو اپنا سامان رکھنا ہے۔'' رون نے فوراً کہا۔''اور ہرمائنی تم نے......؟''

''ہاں!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا اور وہ تینوں باورچی خانے سے نکل کر سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ جیسے ہی وہ رون کے کمرے میں پہنچے تو رون نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔

''ہیری! کیا بات ہے؟......خیریت تو ہے......'' رون نے پریشان ہو کر پوچھا۔

''میں نے تم لوگوں کو ایک بات نہیں بتائی تھی......'' ہیری نے رازدارانہ انداز میں کہا۔''پچھلے پیر والے دن کی صبح میرے ماتھے کے نشان میں اتنی زیادہ درد ہوئی تھی کہ میں گہری نیند سے جاگ گیا تھا......''

ہیری اور ہرمائنی کے چہروں پر پھیلنے والے جذبات کی کیفیت بالکل ویسی ہی تھی جیسی ہیری نے اس رات پرائیویٹ ڈرائیو کے بیڈروم میں تصور کی آنکھ سے سوچی تھی۔ ہرمائنی فوراً اسے مختلف تجویزیں دینے لگی۔اس نے کئی پڑھی ہوئی کتابوں کے حوالوں کا ذکر کیا اور ڈمبل ڈور سے لے کر ہوگورٹس کی نرس میڈم پامفری تک کئی لوگوں سے مشورہ لینے کی بات کہہ ڈالی۔

''لیکن......وہ وہاں نہیں تھا......ہے نا؟'' رون نے خوف وحیرت کے ملے جلے جذبات میں کہا۔''تم جانتے ہو کون؟''......میرا مطلب ہے کہ......پچھلی مرتبہ جب تمہارے نشان میں درد ہوا تھا تو وہ ہوگورٹس میں ہی تھا......ہے نا؟''

''مجھے یقین ہے کہ وہ پرائیویٹ ڈرائیو میں نہیں تھا!'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔''لیکن میں اس کے بارے میں ایک خواب دیکھ رہا تھا......اس کے اور پیٹر یعنی وارم ٹیل کے بارے میں......مجھے اب پورا خواب تو یاد نہیں ہے لیکن وہ کسی کو ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے؟''

ایک پل کیلئے تو وہ یہ کہنے ہی والا تھا کہ 'مجھے' مارنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے مگر اس نے خود کو روک لیا۔ ہرمائنی پہلی ہی اتنی خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی کہ وہ اسے زیادہ دہشت زدہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

''یہ صرف خواب تو ہی تھا۔'' رون نے حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''صرف ایک برا خواب۔''

''ہاں!...... کیا سچ مچ وہ صرف برا خواب ہی تھا؟'' ہیری یہ کہتے ہوئے کھڑکی کے باہر چمکتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھنے کیلئے مڑ گیا۔ ''یہ عجیب بات ہے...... ہے نا...... میرے نشان میں درد اُٹھتا ہے اور اس کے صرف تین دن بعد ہی مرگ خور...... ورلڈ کپ کے بعد ہنگامہ کھڑا کر دیتے ہیں...... اور پھر والڈی مورٹ کی خاص علامت آسمان میں دکھائی دیتی ہے......''

''اُس کا نا...... نام مت لو ہیری!'' رون اپنے دانت کٹکٹاتا ہوا بولا۔

''اور یاد ہے کہ پروفیسر ٹراؤلینی نے کیا کہا تھا؟'' ہیری نے رون کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ ''گذشتہ سال کے آخر میں......؟''

ہر مائنی کا سارا خوف اچانک مٹ گیا اور وہ ہنسنے لگی۔

''اوہ ہیری! وہ بڑی دھوکے باز عورت ہے۔ تم اس کی کہی کسی بات پر توجہ مت دینا۔''

''تم وہاں نہیں تھی ہر مائنی!'' ہیری نے کہا۔ ''تم نے ان کی آواز نہیں سنی تھی، وہ سچی والی پیشین گوئی تھی...... میں تمہیں بتا دوں، وہ گہری نیند میں چلی گئی تھیں...... اصلی نیند میں...... اور انہوں نے کہا تھا کہ...... عظیم شیطان جادوگر کا دوبارہ ظہور ہوگا...... وہ پہلے سے زیادہ مضبوط اور طاقتور بن جائے گا...... اور ایسا اس لئے ہوگا کیونکہ اس کا خدمت گزار اس کے پاس لوٹ کر جائے گا...... اور اسی رات وارم ٹیل بچ کر بھاگ نکلا تھا......''

کچھ لمحوں تک گہری خاموشی چھائی رہی۔ رون لاشعوری طور پر بستر کی میلی موٹی چادر کے کونے میں پھٹے ہوئے چھید میں انگلی ڈال کر اسے گھماتا رہا۔

''ہیری! تم یہ کیوں پوچھ رہے تھے کہ ہیڈ وگ آئی ہے یا نہیں؟'' ہر مائنی نے پوچھا۔ ''کیا تمہیں کسی کے خط کا انتظار ہے؟''

''میں نے اپنے ماتھے کے نشان کی دُکھن کے بارے میں سیریس کو بتایا تھا۔'' ہیری نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''میں اسی کے جواب کا انتظار کر رہا ہوں......''

''یہ تم نے بہت اچھا کیا۔'' رون نے کہا اور اس کا چہرہ کھل اُٹھا۔ ''سیریس کو یقیناً پتہ ہوگا کہ تمہیں کیا کرنا چاہئے؟''

''مجھے امید تھی کہ اس کا جواب جلد ہی مل جائے گا۔'' ہیری نے پریشانی سے کہا۔

''لیکن ہم یہ تو نہیں جانتے ہیں کہ سیریس اس وقت کہاں ہے؟ ...... ہوسکتا ہے کہ وہ افریقہ میں ہو یا اس سے بھی زیادہ کہیں دور......؟'' ہر مائنی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''ہیڈ وگ اتنا طویل سفر کچھ دنوں میں کیسے طے کر سکتی ہے؟''

''ہاں! میں یہ جانتا ہوں۔'' ہیری نے کہا لیکن اس کا دل ڈوبا جا رہا تھا جب اس نے کھڑکی سے آسمان کی طرف دیکھا جہاں ہیڈ وگ کا دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں تھا۔

''ہیری...... چلو چل کر باغیچے میں کیوڈچ کھیلتے ہیں۔'' رون نے اچانک نئی بات کہہ دی۔ ''چلو...... تین تین کی جوڑیاں بنا لیتے ہیں، بیل چارلی اور فریڈ...... اور میں، تم اور جینی...... وہ یقیناً کھیلنا پسند کرے گی۔ تم چھلاوے کے جھانسے کی مشق کر سکتے ہو۔''

''رون!'' ہرمائنی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ جیسے اس کی تجویز قابل عمل نہیں تھی۔ ''ہیری ابھی کیوڈچ نہیں کھیلنا چاہتا ہوگا...... وہ پریشان اور تھکا ہوا ہے...... ہم سب کو تو چل کر اپنے اپنے بستر پر آرام کرنے کی ضرورت ہے۔''

''ہاں میں کیوڈچ کھیلنا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے اچانک جوشیلے انداز میں کہا۔ ''ذرا ٹھہرو! میں اپنا فائربولٹ لے کر آتا ہوں۔''

ہرمائنی کچھ بڑبڑاتے ہوئے باہر نکل گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کہہ رہی ہو 'لڑکے کبھی نہیں سدھر سکتے۔'

☆☆☆☆

اگلے ہفتے تک مسٹر ویزلی اور پرسی گھر میں زیادہ نہیں دکھائی دیئے۔ وہ دونوں ہر صبح گھرانے کے دوسرے افراد سے جلدی بیدار ہوتے اور بغیر ناشتہ کئے ہی دفتر چلے جاتے۔ رات کو عموماً ان کی واپسی ڈنر کے کئی گھنٹوں بعد ہی ہوتی تھی۔

''محکمے میں بڑی افراتفری مچی ہوئی ہے۔'' پرسی نے انہیں بتایا۔ یہ اتوار کی شام کی بات تھی، اگلے ہی دن پیر کو انہیں پڑھائی کیلئے ہوگورٹس سکول جانا تھا۔ چھٹیاں ختم ہو چکی تھیں۔ پرسی نے کہا۔ ''پورا ہفتہ مجھے آگ بجھانا پڑی۔ لوگ لگاتار غل غپاڑے بھیج رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ اگر غل غپاڑے کو فوراً نہ کھولا جائے تو وہ دھماکے کے ساتھ پھٹ جاتا ہے، میرے پورے ڈیسک پر جلنے کے نشان پڑ چکے ہیں اور میرا سب سے عمدہ قلم بھی جل کر راکھ بن گیا ہے۔''

''لوگ غل غپاڑے کیوں بھیج رہے ہیں؟'' جینی نے معصومیت سے پوچھا۔ جو لیونگ روم کے آتشدان کے سامنے بچھی دری پر بیٹھ کر ایک ہزار جادوئی جڑی بوٹیاں اور کھمبی نامی کتاب کے پھٹے ہوئے ورقوں پر 'سپلوٹیپ' چپکا رہی تھی۔

''لوگ ورلڈکپ کے حفاظتی انتظامات پر تنقید کر رہے ہیں اور شکایتی خطوط غل غپاڑے کی شکل میں محکمے کو بھیج رہے ہیں۔'' پرسی نے بتایا۔ ''وہ خیمہ بستی میں ہونے والے نقصان کا معاوضہ طلب کر رہے ہیں۔ 'مینڈنگزفلی چڑ' نے بارہ بیڈروم والے خیمے اور قیمتی باتھ ٹب کا دعویٰ کیا ہے لیکن میں اس کی حقیقت جانتا ہوں۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ بانسوں پر پرانے چوغے لٹکا کر ان کے نیچے سوتا تھا۔''

مسز ویزلی نے کونے میں لگی دیوار والی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ہیری کو یہ گھڑی بہت پسند تھی۔ وقت جاننے کیلئے تو یہ مکمل طور پر بیکار تھی۔ لیکن یہ باقی معلومات بہت عمدہ انداز میں دیتی تھی۔ اس میں نو سنہری کانٹے لگے تھے اور ہر کانٹے پر ویزلی گھرانے کے افراد کے نام درج تھے۔ اس گھڑی میں کسی قسم کا کوئی ہندسہ موجود نہیں تھا۔ ان کے بجائے وہاں پر یہ الفاظ درج تھے کہ ویزلی گھرانے کا کونسا فرد کہاں ہو سکتا ہے۔ گھر، سکول، دفتر کے علاوہ وہاں پر لاپتہ، ہسپتال، جیل بھی لکھے ہوئے تھے۔ اس دلچسپ گھڑی میں جہاں بارہ بجے کی سوئی ہوتی ہے۔ وہاں پر ایک کانٹا دکھائی دے رہا تھا اور اس کی نوک کے سامنے 'خطرہ' کا لفظ چمک رہا تھا۔

آٹھ کانٹے گھر والے لفظ کے سامنے موجود تھے، جبکہ مسٹر ویزلی کے نام والا کانٹا جو کہ دوسرے کانٹوں سے زیادہ لمبا تھا۔اس وقت دفتر کے لفظ پر دکھائی دے رہا تھا۔مسز ویزلی نے گھڑی کو دیکھ کر آہ بھری۔

''تم جانتے ہو کون؟' کی شیطانی قوتیں جانے کے بعد پہلی بار تمہارے ڈیڈی کو چھٹیوں میں بھی دفتر جانا پڑ رہا ہے۔ وہ بہت کام کر رہے ہیں۔اگر وہ جلدی ہی گھر نہیں لوٹے تو ان کا کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا۔''

''ڈیڈی خود سے ہونے والی غلطی کا ازالہ کر رہے ہیں۔'' پرسی نے کہا۔''سچ کہوں تو انہوں نے متنازعہ بیان دے کر بڑی ناسمجھی کا کام کیا تھا۔انہیں پہلے اپنے شعبے کے سربراہ سے اس کیلئے خصوصی اجازت لینا چاہئے تھی......''

''اس گھٹیا عورت سٹیکر کی من گھڑت خبروں کیلئے اپنے ڈیڈی کو موردالزام مت ٹھہراؤ...... سمجھے!'' مسز ویزلی بھڑکتے ہوئے غرائیں۔

''اگر ڈیڈی کچھ نہیں کہتے تو سٹیکر یہ لکھ دیتی کہ محکمے کے ملازمین نے جائے حادثہ پر کوئی معقول اور موزوں کارروائی نہیں کی تو یہ اور بھی زیادہ شرمناک بات ہوتی۔'' بل نے کہا جو رون کے ساتھ شطرنج کھیل رہا تھا۔''ریٹا سٹیکر کبھی کسی کی تعریف نہیں کرتی ہے۔اس نے ایک بار گرنگوٹس کی تجوری توڑنے والوں کی گرفتاری پر ہمارے بینک کے ملازمین کا انٹرویو لیا اور میرے بارے میں 'لمبے بالوں والا وحشی' لکھا تھا۔''

''دیکھو بیٹے! تمہارے بال تھوڑے زیادہ لمبے تو ہیں۔'' مسز ویزلی نے دھیمی آواز میں کہا۔''اگر تم کہو تو میں انہیں تراش کر چھوٹا کر دیتی ہوں......''

''نہیں ممی!......''

بارش شروع ہو گئی تھی اور اس کی سنسناتی ہوئی بوچھاڑ کھڑکی سے ٹکرا کر لیونگ روم کے اندر آنے لگی۔ ہرمائنی جادوئی کلمات کی کتاب کے چوتھے باب میں ڈوبی ہوئی تھی جو مسز ویزلی اس کے، ہیری اور رون کیلئے جادوئی بازار سے خرید کر لائی تھیں۔ چارلی اپنی فائر پروف ٹوپی کی مرمت کرنے میں مصروف تھا اور ہیری اپنے فائر بولٹ کے دستے پر پالش کر رہا تھا۔ ہرمائنی نے اس کی تیرہویں سالگرہ پر اسے جو بہاری ڈنڈے کی حفاظتی صندوقچہ دیا تھا۔ وہ اس کے پیروں کے پاس کھلا پڑا تھا۔فریڈ اور جارج دور ایک کونے میں بیٹھ کر خاص بات چیت کر رہے تھے۔ان کے پنکھ والے قلم ان کے ہاتھوں میں دبے ہوئے تھے اور وہ ایک چرمئی کاغذ پر سر جوڑے جھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ سرگوشیوں میں کچھ کہہ رہے تھے۔

''تم دونوں وہاں کیا کر رہے ہو؟'' مسز ویزلی نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے تیکھی آواز میں پوچھا۔

''سکول کا کام......ممی!'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔

''بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔تمہاری چھٹیاں ابھی ختم نہیں ہوئی ہیں۔'' مسز ویزلی بولیں۔

''ہاں! ہم نے اسے کافی دیر تک چھوڑ دیا تھا۔'' جارج نے کہا۔

''کہیں تم لوگ نیا آرڈر فارم تیار تو نہیں کر رہے؟'' مسز ویزلی نے اپنی تیوریاں چڑھاتے ہوئے پوچھا۔ ''کہیں پھر سے خطرناک شرارتی مصنوعات کا دھندا شروع کرنے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہے ہو؟''

فریڈ نے اپنے چہرے پر درد بھرے جذبات لاتے ہوئے مسز ویزلی کی طرف دیکھا۔

''ممی! اگر کل ہوگورٹس ایکسپریس میں کوئی خطرناک حادثہ ہو جائے، میں اور جارج اس میں مارے جائیں......تو آپ کو یہ سوچ کر کیسا لگے گا کہ آپ نے جانے سے پہلے ہم پر کتنا بڑا الزام لگایا تھا؟''

یہ سن کر سب لوگ ہنس پڑے اور مسز ویزلی بھی......

''لو تمہارے ڈیڈی آ گئے ہیں۔'' انہوں نے اچانک گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

مسٹر ویزلی والا کانٹا اب دفتر سے گھوم کر سفر والے لفظ پر پہنچ گیا تھا۔ ایک لمحے کے بعد ہی وہ باقی سب کانٹوں کے ساتھ گھر والے لفظ پر آ کر رُک گیا۔ باورچی خانے میں مسٹر ویزلی کی آواز سنائی دی۔

''آ رہی ہوں آرتھر......'' مسز ویزلی نے جلدی سے کمرے کے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد مسٹر ویزلی گرم لیونگ روم میں داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں کھانے کی طشتری پکڑی ہوئی تھی اور ان کا چہرہ بے حد ستا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ بارش میں ان کے بال بھیگ گئے تھے۔

''حالات ہاتھوں سے نکلتے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں۔'' انہوں نے مسز ویزلی کو بتایا۔ وہ آتشدان کے قریب والی کرسی پر بیٹھ چکے تھے اور اپنی طشتری میں پڑے بند گوبھی کے ٹکڑوں کو اُٹھا کر انگلیوں میں گھما گھما کر واپس پلیٹ میں پھینک رہے تھے۔ ''ریٹا سٹیکر نے پورا ہفتہ محکمے کے اندرونی شعبوں کا بغور جائزہ لیتے ہوئے چھان بین کی ہے اور محکمے میں ہونے والی گڑبڑ پر کڑی نظر رکھی ہے۔ اسے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ 'برتھا جورکنس' لاپتہ ہے۔ اس لئے یہ خبر کل کے اخبار روزنامہ 'جادوگر' میں شہ سرخی کے طور پر چھپ جائے گی۔ میں نے بیگ مین سے بہتیرا کہا تھا کہ وہ کسی کو اس کی تلاش میں روانہ کر دے......''

''مسٹر کراؤچ تو یہ بات پچھلے کئی ہفتوں سے کہہ رہے ہیں۔'' پرسی نے جلدی سے کہا۔

''کراؤچ بہت خوش نصیب ہے۔'' مسٹر ویزلی نے چڑتے ہوئے کہا۔ ''ریٹا کو ابھی تک ونکی کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا۔ یہ ہفتے بھر کی سب سے دھماکے دار خبر ہوگی۔ جب ریٹا سٹیکر، کراؤچ کی گھریلو خرس ونکی کو وہ چھڑی پکڑے ہوئے دکھائے گی جس سے تاریکی کا نشان نمودار کیا گیا تھا......''

''لیکن ہم سب اسی نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وہ گھریلو خرس حالانکہ غیر ذمے دار تھی لیکن اس نے وہ شیطانی علامت نہیں بنائی تھی......'' پرسی نے ہیجان انگیز لہجے میں کہا۔

''میرے خیال میں تو مسٹر کراؤچ کی قسمت بہت اچھی تھی۔'' ہرمائنی نے غصے سے بیچ میں کودتے ہوئے کہا۔ ''روزنامہ جادوگر میں کسی کو بھی یہ پتہ نہیں چلا کہ وہ اپنی گھریلو خرس سے کتنا گھٹیا سلوک کرتے ہیں۔''

''دیکھو ہرمائنی!'' پرسی نے تیزی سے کہا۔ ''مسٹر کراؤچ جیسے اونچے عہدیدار اپنے ملازمین سے ہر حکم ماننے کی توقع رکھتے ہیں نا کہ حکم عدولی کی......''

''ملازم نہیں......غلام کہو پرسی!'' ہرمائنی نے اونچی آواز میں کہا۔ ''کیونکہ وہ ونکی کو تنخواہ تک تو دیتے نہیں تھے۔''

''میرا خیال ہے کہ تم لوگ اب جاؤ۔'' مسز ویزلی نے اس فضول بحث کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ ''اپنے اپنے کمروں میں جا کر اپنا سامان دیکھو اور اسے ٹھیک طرح سے سمیٹ کر صندوق میں رکھو۔ کوئی چیز باہر نہیں رہنا چاہئے۔ یہاں کوئی نہ رُکے......سب لوگ اوپر جاؤ......جلدی!''

ہیری نے جلدی جلدی اپنا بھاری ڈنڈے والا صندوقچے کا سامان سمیٹا اور فائر بولٹ اپنے کندھے پر رکھ کر رون کے ساتھ بالائی منزل کی طرف بڑھ گیا۔ گھر کے بالائی حصے پر بارش کی شدت کا احساس کچھ زیادہ ہی ہو رہا تھا۔ بارش کی سنسناتی ہوئی بوچھاڑ کی آواز زیادہ تیز تھی اور زناٹے دار ہوا کی سیٹیاں زور زور سے گونج رہی تھیں۔ ان کے علاوہ کبھی کبھار نیچے باغیچے میں سے بھی بالشتیوں کی درد بھری چیخیں بھی اس شور میں سنائی دیتی تھیں۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوئے تو رون کا چھوٹا الو انہیں دیکھ کر پھڑ پھڑانے لگا اور تیز آواز میں چیخنے لگا۔ وہ اپنے پنجرے میں چکر کاٹتا ہوا دکھائی دیا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کھلے ہوئے صندوقوں کی طرف دیکھ کر ان کی نامکمل تیاری پر چڑ رہا ہو۔

''اس کے منہ میں جلدی سے یہ مٹھائی ٹھونسو۔'' رون نے ایک طرف پڑے ایک چھوٹے سے پیکٹ کو اُٹھا کر ہیری کی طرف اچھال دیا۔ ''اس سے وہ چپ ہو جائے گا۔''

ہیری نے پگ وجیون نے پنجرہ کھول کر اس کی پیالی میں مٹھائی کے چند ٹکڑے ڈال دیئے۔ الو خاموش ہو کر ان پر جھپٹا۔ جب ہیری مڑا تو اس کی نگاہ صندوق کے قریب پڑے ہوئے ہیڈوگ کے خالی پنجرے پر پڑی۔ اس کا دل مسوس کر رہ گیا۔

''رون! ایک ہفتے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے......تمہیں نہیں لگتا کہ سیریس پکڑا گیا ہو۔''

''نہیں!'' رون نے گردن گھما کر کہا۔ ''اگر وہ گرفتار ہو جاتا تو یہ خبر روزنامہ جادوگر پر شہ سرخی بن جاتی۔ محکمہ سب کو یہ دکھانے کیلئے کہ بڑا بے تاب ہوتا کہ آخر انہوں نے کسی تو کو پکڑ ہی لیا ہے......ہے نا!''

''ہاں!......یہ بات تو ہے......''

''دیکھو ممی تمہارے لئے جادوئی بازار سے یہ سامان لائی ہیں۔ انہوں نے تمہاری تجوری سے سونے کے کچھ سکے نکال لئے تھے......اور انہوں نے تمہارے تمام موزے بھی دھو دیئے ہیں۔'' رون نے ہیری کو بتایا۔

اس نے پلنگ پر کئی پیکٹ رکھ دیئے اور اس کے پہلو میں سکوں کی تھیلی اور موزوں کا ڈھیر پٹخ دیا۔ ہیری نے سارا سامان کھولنا شروع کر دیا۔ میرنڈا گوشاک کی نصابی جادوئی کلمات والی کتاب حصہ چہارم، کے علاوہ اسے کچھ نئی قلمیں، چرمئی کاغذوں کے درجن بھر رولز اور جادوئی مرکبات بنانے کی کئی چیزیں دکھائی دیں۔ اس کی شیر مچھلی کی ریڑھ کی ہڈی اور عین الثعلب کا جوہر ختم ہو گیا تھا۔ جب وہ کڑاہی میں اپنے انڈر وئیر لپیٹ کر رکھ رہا تھا تو اسی وقت اسے اپنے پیچھے سے رون کی درد بھری آواز سنائی دی۔

''یہ کیا ہے؟''

اس کے ہاتھ میں ایک لمبا سا کلیجی رنگ کا چوغہ تھما ہوا تھا۔ اس کے کالر اور کفوں کی جگہ پر گھسی پٹی ڈوریوں کی جھالر لگی ہوئی تھی۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی اور مسز ویزلی ہوگورٹس کی استری کی ہوئی یونیفارم لے کر اندر آئیں۔

''یہ لو......'' انہوں نے دونوں کے کپڑے الگ الگ کرتے ہوئے کہا۔ ''دھیان رہے کہ تم ان کپڑوں کو اچھی طرح سے رکھنا تاکہ ان پر سلوٹیں نہ پڑ جائیں۔''

''ممی! شاید آپ نے مجھے جینی کے کپڑے دے دیئے ہیں۔'' رون نے ڈوریوں والا چوغہ انہیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''نہیں! ایسا نہیں ہے۔'' مسز ویزلی نے پرسکون لہجے میں کہا۔ ''یہ تمہارے لئے ہی ہے۔ اس سال ایک خاص تقریب میں تمہیں اسے پہننا ہوگا۔''

''کیا...... کک...... کیا مطلب؟'' رون کا چہرہ خوف سے فق پڑ گیا تھا۔

''خاص تقریبات کی خصوصی پوشاک!'' مسز ویزلی نے دہرایا۔ ''تمہارے سکول کی فہرست کے ساتھ خصوصی نوٹ لگا ہوا تھا کہ اس سال سکول میں خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا ہے لہٰذا سبھی بچے اپنے خاص تقریباتی پوشاک ضرور ساتھ لائیں۔''

''آپ مذاق کر رہی ہیں...... ہے نا!'' رون نے بے یقینی کی کیفیت میں کہا۔ ''میں اسے کسی بھی حالت میں نہیں پہن سکتا......''

''رون ان پوشاکوں کو سب لوگ پہنتے ہیں۔'' مسز ویزلی نے چڑ کر کہا۔ ''تقریباتی پوشاکیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ تمہارے ڈیڈی بھی محکمے کی اہم تقریبات اور خوشی کی محفلوں میں اسی طرح کی پوشاک پہن کر جاتے ہیں۔''

''اسے پہننے کے بجائے میں تو میں بغیر کپڑوں کے رہنا پسند کروں گا۔'' رون نے ضد کرتے ہوئے کہا۔ وہ بار بار کنکھیوں سے اسے تاڑ رہا تھا۔

''بیوقوفی کی باتیں مت کرو، رون!'' مسز ویزلی نے سخت لہجے میں کہا۔ ''تمہارے سکول کی ہدایت ہے کہ تمہیں خصوصی پوشاک دے کر سکول بھیجا جائے۔ میں نے ہیری کیلئے بھی ایک پوشاک لائی ہوں...... دکھاؤ تو سہی ہیری!''

دل ہی دل میں تھوڑا گھبراتے ہوئے ہیری نے اپنے پلنگ پر پڑے آخری پیکٹ کو کھولا۔ بہر حال وہ پوشاک اتنی بری نہیں تھی جتنی کہ اسے امید تھی۔ اس کی پوشاک میں کہیں بھی ڈوریاں اور جھالریں نہیں لگی ہوئی تھیں۔ دراصل یہ پوشاک اس کے سکول

یونیفارم کے چوغے جیسی ہی دکھائی دے رہی تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس کا رنگ سیاہ نہیں بلکہ سبز تھا۔

''میں نے سوچا کہ اس سے تمہاری آنکھوں کا رنگ ابھر کر دکھائی دے گا۔'' مسز ویزلی نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

''ہیری کی پوشاک تو ٹھیک ہے۔'' رون نے غصے سے ہیری کے سبز چوغے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''آپ میرے لئے بھی ایسی ہی پوشاک کیوں نہیں لائیں؟''

''دیکھو! میں نے تمہاری پوشاک پرانے کپڑوں میں سے خریدی ہے اور وہاں مال کی قلت کی وجہ سے انتخاب کیلئے زیادہ گنجائش نہیں تھی۔'' یہ کہتے ہوئے مسز ویزلی کا چہرہ کسی قدر سرخ ہو گیا تھا۔ ہیری جھٹ سے دوسری طرف دیکھنے لگا۔ وہ تو گرنگوٹس بینک میں رکھا ہوا سارا ذاتی پیسہ ویزلی گھرانے کے ساتھ بانٹنے کیلئے تیار تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ مسز ویزلی اس کے پیسے کو چھوئیں گی بھی نہیں......

''یہ بات طے ہے کہ میں اسے کبھی بھی نہیں پہنوں گا۔'' رون نے اَڑتے ہوئے کہا۔ ''کبھی بھی نہیں......''

''ٹھیک ہے۔'' مسز ویزلی نے کہا۔ ''تو پھر ننگے ہی گھومنا۔ ہیری! تم اس حالت میں رون کی ایک تصویر ضرور لے لینا۔ میں اسے دیکھ کر خوب ہنسوں گی......''

وہ باہر جاتے ہوئے دروازے کو دھڑام سے بند کر گئی تھیں۔ اسی وقت ہیری اور رون کو اپنے عقب میں ایک عجیب سی آواز سنائی دی۔ پگ وجیون نے اپنے منہ میں مٹھائی کا ایک بڑا ٹکڑا بھر لیا تھا جو اب اس کے گلے میں اٹک گیا تھا۔

پگ وجیون کے گلے سے مٹھائی نکالنے کیلئے آگے بڑھتے ہوئے رون نے غصیلی آواز میں کہا۔ ''مجھے ملنے والی ہر چیز گھٹیا ہی کیوں ہوتی ہے؟''

گیارہواں باب

ہوگورٹس ایکسپریس کا سفر

ہیری جب اگلی صبح بیدار ہوا تو گھر کے ماحول میں کافی اُداسی پھیلی ہوئی تھی کیونکہ تعطیلات ختم ہوگئی تھیں۔ جینس اور جیکٹ پہنتے وقت اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا تو معلوم ہوا کہ باہر موسلا دار بارش ہو رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ وہ ریل گاڑی میں ہی کپڑے بدل کر سکول کی یونیفارم پہن لے گا۔ ہیری، رون، فریڈ اور جارج ناشتے کیلئے ابھی پہلی ہی منزل تک ہی پہنچے تھے کہ انہوں نے مسز ویزلی کو سیڑھیوں کے آغاز میں پریشان کھڑے دیکھا۔

''آرتھر!'' انہوں نے دوسری سیڑھی پر قدم جما کر بلند آواز میں کہا۔ ''آرتھر! محکمے سے کوئی اہم پیغام آیا ہے...... جلدی نیچے آؤ......''

ہیری اس وقت دیوار کے ساتھ چپک گیا جب مسٹر ویزلی الٹا چوغہ پہن کر دھڑ دھڑاتے ہوئے اس کے قریب سے نیچے اترے اور تیز قدموں سے چلتے ہوئے اس کی نظروں کے سامنے سے اوجھل ہوگئے۔ وہ اطمینان سے سیڑھیاں نیچے اترے اور باورچی خانے میں داخل ہوگئے۔ انہوں نے دیکھا کہ مسز ویزلی دروازے میں کچھ بھیج رہی تھیں۔ ''قلم یہیں کہیں تو رکھی تھی۔'' مسٹر ویزلی آتشدان کے شعلوں میں جھکے ہوئے کسی سے باتیں کر رہے تھے۔

ہیری نے اپنی آنکھیں کس کر بند کیں اور پھر کچھ پلوں بعد دوبارہ کھول کر دیکھا کہ وہ صحیح طریقے سے کام کر رہی تھیں یا نہیں۔

آموس ڈیگوری کا سر کسی بڑے ڈاڑھی والے اونٹ کی طرح شعلوں کے درمیان میں بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ چہرہ ہل جل کر بہت تیزی سے بات چیت کر رہا تھا۔ وہ اپنے گرد اُٹھنے والی چنگاریوں اور اُڑنے والی راکھ سے قطعاً متاثر دکھائی نہیں دیتا تھا۔

''...... ماگلو پڑوسیوں نے دھماکے اور چیخوں کی آوازیں سنی ہیں۔ اس لئے انہوں نے فون کر کے ...... کیا کہتے ہیں؟...... پالشیوں (پولیس) کو بلا لیا...... آرتھر تمہیں وہاں جانا پڑے گا......''

''یہ لو......'' مسز ویزلی نے ہانپتے ہوئے کہا اور انہوں نے مسٹر ویزلی کے ہاتھ میں چرمئی کاغذ، سیاہی کی دوات اور ایک گھسی پٹی قلم تھما دی۔

''قسمت اچھی رہی، مجھے اس بارے میں فوراً پتہ چل گیا'' مسٹر ڈیگوری کے چہرے نے کہا۔''میں آج دفتر جلدی آ گیا تھا کیونکہ مجھے ایک دو ضروری الّو بھیجنا تھے۔ آتے ہی مجھے پتہ چل گیا کہ غیر قانونی استعمالات جادو کے شعبے کے لوگ سکتے میں آ گئے ہیں......آرتھر! اگر ریٹا سٹیکر کو اس معاملے کی ذرا بھی بھنک پڑ گئی تو ہنگامہ ہو جائے گا......''

''میڈ آئی کا کیا کہنا ہے؟'' مسٹر ویزلی نے پوچھا۔ وہ سیاہی کی دوات کا ڈھکن کھول کر اپنی قلم میں سیاہی بھرنے لگے۔ وہ لکھنے کیلئے تیاری کر رہے تھے۔

''وہ کہتا ہے کہ اس نے اپنے احاطے میں کسی اجنبی کی آوازیں سنی تھیں۔ وہ کہتا ہے کہ اجنبی اس کے مکان کے چاروں طرف سے رینگ کر اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کوڑے دان سے ٹکرا جانے کی وجہ سے وہ اندر داخل نہیں ہو پایا۔'' مسٹر ڈیگوری کے چہرے کی آنکھیں اب اوپر چڑھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''کوڑے دان نے کیا کیا؟'' مسٹر ویزلی نے تیزی سے لکھتے ہوئے پوچھا۔

''اس نے بہت زیادہ شور مچایا اور ہر طرف کوڑا ہی کوڑا پھیلا دیا۔ مجھے تو بس اتنا ہی معلوم ہے۔'' مسٹر ڈیگوری نے کہا۔''ان کوڑے دانوں میں سے ایک تو تب بھی اچھل اچھل کر شور مچا رہا تھا جب پالشیوں کی گاڑی وہاں پر پہنچی......''

''اور اس اجنبی کا کیا ہوا؟'' مسٹر ویزلی نے دُکھ بھری آہ نکالتے ہوئے پوچھا۔

''آرتھر! تم تو میڈ آئی کو اچھی طرح جانتے ہی ہو۔'' مسٹر ڈیگوری کے سر نے اپنی آنکھیں دوبارہ چڑھاتے ہوئے کہا۔''رات کو اس کے احاطے میں چوری سے بھلا کوئی کیوں گھسے گا؟ اس بات کا امکان زیادہ ہے کہ وہ کوئی جنگلی بلی ہی ہوگی جو یقیناً زخمی حالت میں وہاں گھوم رہی ہوگی۔ لیکن اگر جادو کے غیر قانونی استعمالات کے شعبے کے لوگوں نے اسے گرفتار کر لیا تو بہت برا ہوگا۔ ذرا اس کے سابقہ کارناموں کے بارے میں تو سوچو......ہم اس پر تمہارے شعبے سے متعلق کوئی سا بھی الزام لگا کر پکڑ لیتے ہیں، اور پھر معمولی سی کارروائی کر کے اسے بچا لیں گے۔ دھماکے کرنے والے کوڑے دانوں کی سزا کیا ہے؟''

''شاید صرف خبردار کرنا......'' مسٹر ویزلی نے کہا جواب بھی بہت تیزی سے لکھنے میں مصروف دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے بازو تنے ہوئے تھے۔''میڈ آئی نے اپنی چھڑی کا استعمال تو نہیں کیا؟......اس نے کسی پر حملہ تو نہیں کیا؟''

''میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ وہ اپنے بستر سے کودا ہوگا اور کھڑکی سے باہر دکھائی دینے والی چیز کو دیکھتے ہی جادوئی کلمہ پڑھنے لگا ہوگا'' مسٹر ڈیگوری کے چہرے نے ہلتے ہوئے کہا۔''لیکن اسے ثابت کرنا آسان نہیں ہوگا کیونکہ کسی کو کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔''

''تو پھر ٹھیک ہے، میں وہاں جا کر حالات کا جائزہ لیتا ہوں۔'' مسٹر ویزلی نے کہا اور پھر انہوں نے چرمئی کاغذ کو لپیٹ کر اپنی جیب میں رکھ لیا۔ جس پر کچھ ہی دیر پہلے انہوں نے ضروری باتیں لکھی تھیں۔ اگلے ہی لمحے وہ باورچی خانے سے باہر دوڑتے ہوئے نکل گئے۔

مسٹر ڈیگوری کے سر نے چاروں طرف نظر دوڑائی اور اس کی آنکھیں مسز ویزلی پر جا کر جم گئیں۔

''معاف کرنا مالی......'' چہرے نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''تمہیں اتنی صبح صبح پریشان کیا۔ لیکن صرف آرتھر ہی میڈ آئی کو بچا سکتا ہے اور میڈ آئی آج سے نئی ملازمت شروع کرنے والا تھا۔ اس نے اس بکھیڑے کے لئے آج کی رات کو ہی کیوں منتخب کیا؟......''

''کوئی بات نہیں آموس!'' مسز ویزلی نے نرم لہجے میں کہا۔ ''جانے سے پہلے ٹوسٹ تو کھاتے جاؤ۔

''ٹھیک ہے......'' مسٹر ڈیگوری کے چہرے نے مسکرا کر کہا۔

مسز ویزلی نے باورچی خانے کی میز سے مکھن لگا ہوا ٹوسٹ اُٹھایا اور اسے چمٹے سے پکڑ کر مسٹر ڈیگوری کے منہ میں ڈال دیا۔

''شکریہ!'' مسٹر ڈیگوری نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور پھر ان کا چہرہ ہلکی سی کھٹ کی آواز کے ساتھ شعلوں کی تہہ میں گھس کر غائب ہو گیا۔ ہیری نے مسٹر ویزلی کو بالائی منزل پر بل، چارلی، پرسی اور لڑکیوں سے الوداع کہتے سنا۔ پانچ منٹ کے اندر ہی وہ دوبارہ باورچی خانے میں آ گئے۔ انہوں نے اب اپنے چوغے کو سیدھا پہن رکھا تھا اور وہ پریشانی کے عالم میں اپنے بالوں کو سنوارنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''جلدی جانا پڑے گا......سکول میں دل لگا کر پڑھنا لڑکو!'' مسٹر ویزلی نے ہیری، رون اور جڑواں بھائیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنے کندھوں پر ایک جبہ ڈال لیا اور ثقاب اُڑان بھرنے کی تیاری کرنے لگے۔ ''مالی! تمہیں بچوں کو کنگ کراس سٹیشن تک پہنچانے میں کوئی دقت تو نہیں ہوگی؟''

''بالکل نہیں!'' مسز ویزلی نے کہا۔ ''تم میڈ آئی کو سنبھالنا......میں بچوں کو سنبھال لوں گی۔''

مسٹر ویزلی کے ثقاب اُڑان بھرتے ہی بل اور چارلی باورچی خانے میں آ گئے۔

''کسی نے یہاں میڈ آئی کا نام لیا ہے؟'' بل نے پوچھا۔ ''اب انہوں نے کیا کر دیا؟''

''معلوم ہوا ہے کہ کل رات کسی نے زبردستی ان کے مکان میں گھسنے کی کوشش کی تھی۔'' مسز ویزلی نے بتایا۔

''میڈ آئی موڈی؟'' اپنے ٹوسٹ پر مربہ لگاتے ہوئے جارج نے کہا۔ ''کہیں وہی تو نہیں جو تھوڑا سر پھرا......''

''جارج!......تمہارے ڈیڈی میڈ آئی موڈی کے بارے میں بہترین اور عمدہ خیالات رکھتے ہیں۔'' مسز ویزلی نے کڑک دار آواز میں اُسے کہا۔

جب مسز ویزلی کمرے سے باہر چلی گئیں تو فریڈ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ہاں کیوں نہیں ہوں گے؟ ڈیڈی بھی تو پلگ اکٹھے کرتے رہتے ہیں۔ وہ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔''

''اپنی جوانی میں موڈی بہت بڑا جادوگر تھا۔'' بل نے کہا۔

''وہ ڈمبل ڈور کا بہت پرانا دوست بھی تو ہے۔'' چارلی نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

''ڈمبل ڈور کو بھی تو ذہنی طور پر بالکل تندرست نہیں کہا جا سکتا ہے نا؟'' فریڈ نے دھیمے سے کہا۔''میرا مطلب ہے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ بڑے قابل جادوگر ہیں پھر بھی......''

''یہ میڈ آئی ہے کون؟'' ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

''وہ پہلے محکمے میں کام کرتے تھے۔'' چارلی نے بتایا۔''لیکن اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔ میں ان سے ایک بار ملا ہوں جب ڈیڈی مجھے دفتر میں کسی کام کیلئے لے گئے تھے۔ انہوں نے مجھے ان سے ملوایا تھا۔ وہ ایرور (جادوئی پولیس کے رُکن) تھے۔ وہ محکمے کے سب سے قابل اور عمدہ ایرورز میں سے ایک تھے۔ وہ شیطانی جادوگروں کو گرفتار کرتے تھے۔'' اس نے آگے بتایا جب اس نے ہیری کے چہرے کو دیکھ کر یہ بھانپ لیا تھا کہ وہ ایرور کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے۔''اژقبان زندان خانے کی تاریک ویران کوٹھڑیاں کو تو انہوں نے ہی مجرموں سے بھرا تھا۔ حالانکہ اس وجہ سے ان کے ڈھیر سارے دشمن بن گئے ہیں...... خاص طور پر وہ لوگ جن کے عزیز و اقارب کو انہوں نے شیطانی امور میں ملوث ہونے پر گرفتار کیا تھا...... اور میں نے سنا ہے کہ بڑھاپے میں وہ سچ مچ سٹھیا گئے ہیں۔ وہ اب کسی پر رتی بھر بھروسہ نہیں کرتے ہیں۔ انہیں ہر جگہ شیطانی جادوگر ہی دکھائی دیتے ہیں......''

بل اور چارلی نے یہ طے کیا کہ وہ ان سب کو لے کر کنگ کراس سٹیشن جائیں گے لیکن پرسی نے بہت بے چارگی سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ اُسے دفتر کیلئے دیر ہو رہی ہے، وہ ساتھ نہیں جا سکے گا۔ ویسے بھی اس کا دفتر جانا بہت ضروری ہے۔'

پرسی نے ان سے یہ بھی کہا۔''میں اس وقت ایک بھی پل دفتر سے دور رہنا گوارہ نہیں کر سکتا۔ مسٹر کراؤچ اب مجھ پر خاصے مہربان ہو چکے ہیں اور ان کا مجھ پر اعتماد بڑھ چکا ہے۔''

''یہ سب تو ٹھیک ہے پرسی!'' جارج نے نے سنجیدگی سے کہا۔''لیکن مجھے لگتا ہے کہ مسٹر کراؤچ جلد ہی تمہارا صحیح نام معلوم ہو جائے گا......''

مسز ویزلی ہمت کر کے گاؤں کے پوسٹ آفس تک گئیں اور انہوں نے وہاں سے فون پر تین سستی ماگلو ٹیکسی کاریں بک کروائیں جو انہیں لندن کے کنگ کراس اسٹیشن تک پہنچا سکیں۔

''آرتھر نے جادوئی محکمے کی کاریں لانے کی کوشش کی تھی۔'' مسز ویزلی نے ہیری کو دھیمی آواز میں بتایا جب وہ بارش سے دُھلے ہوئے صحن میں کھڑی تھیں اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو ہوگورٹس کے چھ بھاری صندوق اُٹھا کر کاروں میں رکھتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ ''لیکن کوئی کار فارغ نہیں تھی...... اوہ! یہ ٹیکسی ڈرائیور خوش دکھائی نہیں دے رہے ہیں، ہے نا؟''

ہیری مسز ویزلی کو یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ ماگلو ٹیکسی ڈرائیور جنگلی الوؤں کو اپنی گاڑی میں کبھی بھی نہیں بٹھاتے تھے اور پگ وجیون تو اس وقت کان پھاڑ شور مچا رہا تھا۔ اس کے علاوہ بدقسمتی سے فریڈ کا صندوق کھل گیا تھا اور اس میں سے شاندار ُگرمی نہیں کریں گے اور گیلے ہو کر بھی چلیں گے' نامی پٹاخے باہر نکل کر اچانک چلنے لگے تھے۔ اس صندوق کو اُٹھانے والا ڈرائیور اچانک ڈر گیا اور پھر درد کی

شدت سے چیخنے لگا کیونکہ کروک شانکس خوفزدہ ہوکر اس کے پیروں پر اپنے نوکیلے پنجے مارنے لگی تھی۔

یہ سفر کافی پریشان کن ثابت ہوا۔ اپنے اپنے صندوقوں کے ساتھ انہیں ٹیکسی کے پچھلی نشست پر بہت ٹھس کر بیٹھنا پڑا تھا۔ کروک شانکس کو پٹاخوں کے خوف سے باہر نکلنے میں کچھ وقت لگا تھا۔ لندن پہنچنے تک ہیری، رون اور ہرمائنی کے بدن پر کھروچوں کے ان گنت نشان پڑ چکے تھے۔ کنگ کراس سٹیشن پر اترتے ہی ان سب کو راحت کی سانس نصیب ہوئی۔ حالانکہ اب بارش پہلے سے زیادہ تیز ہوگئی تھی۔ اپنے صندوقوں کو اُٹھا کر انہوں نے بمشکل سڑک پار کی اور پھر انہیں لے کر سٹیشن میں داخل ہوگئے۔ اس دوران وہ بری طرح بھیگ گئے تھے۔

ہیری کو اب پلیٹ فارم نمبر پونے دس تک پہنچنے کی عادت پڑ چکی تھی۔ اس کے لئے آپ کو نو اور دس نمبر کے پلیٹ فارموں کے بیچ میں بنے ایک ٹھوس دکھائی دینے والے ستون میں گھسنا پڑتا تھا۔ اس کام میں صرف اتنی احتیاط کرنا پڑتی تھی کہ اسے چپکے سے کیا جائے تاکہ کسی ماگلو کو پتہ نہ چل سکے۔ آج یہ کام انہوں نے آسانی سے کیا تھا۔ سب سے پہلے ہیری، رون اور ہرمائنی گئے۔ وہ بہت عجیب دکھائی دے رہے تھے کیونکہ ان کے ساتھ شور مچاتا پگ وجیون اور کروک شانکس بھی تھے۔ ان تینوں نے لاپرواہی سے باتیں کرتے ہوئے ستون سے ٹیک لگائی اور پھر اگلے ہی لمحے اندر چلے گئے۔ اور پلیٹ فارم نمبر پونے دس ان کے سامنے ظاہر ہوگیا۔

ہوگورٹس ایکسپریس کا بھاپ نکالتا ہوا سرخ انجن پہلے سے وہاں کھڑا تھا۔ اس میں سے بھاپ کے بادل اُٹھ رہے تھے۔ جن کے بیچ میں ہوگورٹس کے طلباء اور ان کے والدین کالے بھوتوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔ پگ وجیون نے دوسرے الوؤں کا شور سن لیا جس سے وہ اور زیادہ شور مچانے لگا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی بیٹھنے کیلئے نشستیں تلاش کرنے میں مصروف تھے۔ جلد ہی ریل گاڑی کے وسطی حصے کے ایک کمپارٹمنٹ میں مطلوبہ جگہ مل گئی اور وہ اپنے صندوق اس میں رکھنے لگے۔ اس کے بعد وہ بل، چارلی اور مسز ویزلی کو الوداع کہنے کیلئے پلیٹ فارم پر اتر آئے۔

''میں تم لوگوں سے جلدی ہی ملوں گا...... تمہاری توقع سے کہیں جلدی؟'' چارلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جب اس نے جینی کو گلے لگا کو رخصت کیا۔

''کیوں؟'' فریڈ نے اشتیاق سے پوچھا۔

''تمہیں جلدی ہی پتہ چل جائے گا۔'' چارلی نے کہا۔ ''بس پرسی کو مت بتانا کہ میں نے اس کا ذکر کیا تھا...... یہ 'خفیہ معلومات' ہیں، جب تک کہ محکمہ خود اعلان کرنے کا فیصلہ نہ لے لے۔''

چارلی نے پرسی کی نقل اتارتے ہوئے کہا تو سب ہی ہنس پڑے۔

''کاش اس سال میں بھی ہوگورٹس میں پڑھ رہا ہوتا۔'' بل نے اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر نظریں چرا کر ریل گاڑی کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیوں؟'' جارج نے شک بھری نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا۔

''تم لوگوں کا یہ سال نہایت ہی دلچسپ اور یادگار رہے گا۔'' بل کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ''ہوسکتا ہے کہ میں بھی وقت نکال کر اسے دیکھنے کیلئے آؤں......''

''کیا دیکھنے آؤں......؟'' رون نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔

اسی لمحے ریل گاڑی نے بگل بجایا اور سرخ انجن گہرے بادل جیسا دھواں اُڑانے لگا۔

مسز ویزلی انہیں دھکیلتی ہوئیں ریل گاڑی کے ڈبوں کی طرف لے گئی اور جلدی جلدی ان کی بلائیں لینے لگیں۔ وہ جب اپنے ڈبوں کے دروازوں میں چڑھ گئے اور جلد ہی اپنے اپنے کمپارٹمنٹ میں پہنچ کر دوسرے طلباء کی طرح کھڑکیوں سے باہر جھانکنے لگے جو اپنے اپنے والدین اور عزیز واقارب کو خدا حافظ کہنے کیلئے اپنے اپنے ہاتھ لہرا رہے تھے۔

''مسز ویزلی!'' ہرمائنی نے گردن باہر نکال کر چلا کر کہا۔ ''آپ نے ہمیں اپنے گھر میں ٹھہرایا اور مہمان نوازی کی۔ اس کیلئے بہت بہت شکریہ......!''

''میری طرف سے بھی...... مسز ویزلی آپ کی ہر چیز کیلئے بہت شکریہ!'' ہیری چیخا۔

''اوہ میرے بچو! اس میں مجھے بہت خوشی ملی۔'' مسز ویزلی نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں تو کرسمس پر بھی تمہیں اپنے گھر بلانے کی دعوت دینا چاہتی تھی مگر...... مجھے لگتا ہے کہ تم سب لوگ یقیناً یہ کرسمس ہوگورٹس میں گزارنا پسند کرو گے۔ وہاں اتنا پرتکلف جشن جو ہونے والا ہے۔''

''ممی! آپ تینوں ایسا کیا جانتے ہیں جو ہمیں معلوم نہیں ہے؟'' رون چڑ کر بولا۔

''مجھے لگتا ہے کہ تمہیں آج رات تک سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔'' مسز ویزلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اچانک ملنے والی خبر کی خوشی کچھ الگ قسم کی ہوتی ہے۔ کیا تم یہ چاہو گے کہ خوشی کی خبر پا کر تمہارا دل اس سے بھرپور لطف اندوز نہ ہونے پائے...... ویسے میں بھی خوش ہوں کہ انہوں نے قوانین میں کچھ ترامیم کر دی ہیں۔''

''کیسے قوانین ممی......؟'' ہیری، رون، فریڈ اور جارج نے ایک ساتھ پوچھا۔

''مجھے یقین ہے کہ پروفیسر ڈمبل ڈور تمہیں اس بارے میں سب کچھ مجھ سے بہتر بتا سکیں گے...... اچھا تم لوگ ڈھنگ سے پڑھائی کرنا اور خوب دل لگا کر...... ٹھیک ہے نا...... ٹھیک ہے نا فریڈ؟...... اور تم بھی جارج؟''

ڈبوں کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور پھر ریل گاڑی رینگنے لگی۔ مسز ویزلی تیز قدموں کے ساتھ ڈبے کے ساتھ چل رہی تھیں۔

''ممی! ہمیں صاف صاف بتا بھی دو...... ہوگورٹس میں کیا ہونے والا ہے؟'' فریڈ کھڑکی سے آدھا باہر لٹک کر چیختے ہوئے بولا۔

مسز ویزلی اچانک رُک گئیں۔ وہ تینوں اب تیزی سے پیچھے ہوتے جا رہے تھے۔ بل اور چارلی اپنے ہاتھ ہلا کر انہیں الوداع کہہ رہے

تھے جبکہ مسز ویزلی کا صرف ہاتھ میں ہوا میں منجمد کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔

''کون سے قوانین بدلنے والے ہیں؟'' فریڈ کی آواز دور سے آتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ ریل گاڑی موڑ پر مڑ پاتی اور پلیٹ فارم نمبر پونے دس آنکھوں سے اوجھل ہوتا۔ مسز ویزلی، بل اور چارلی تینوں نقاب اُڑان بھر کر اوجھل ہو گئے تھے۔

ہیری، رون اور ہرمائنی اپنے کمپارٹمنٹ میں آ گئے۔ کھڑکیوں پر اب بارش کی تیز بوچھاڑ پڑنے لگی تھی جس کی وجہ سے باہر کا منظر دیکھنا خاصا مشکل تھا۔ رون نے جھک کر اپنا صندوق کھول کر اس میں سے کلیجی رنگ کا پرانا چوغہ نکالا جو خصوصی تقریب کی روایتی پوشاک تھی اور اپنے پگ وجیون کے پنجرے پر ڈال دیا تا کہ اس کا کان پھاڑ شور کسی حد تک دب جائے۔

''بیگ مین ہمیں بتانا چاہتے تھے کہ ہوگورٹس میں کیا ہونے والا ہے؟'' اس نے چڑتے ہوئے کہا اور ہیری کے پہلو میں بیٹھ گیا۔

''ورلڈ کپ کے دوران ہی وہ ہمیں بتانے والے تھے۔ یاد ہے نا؟ لیکن میری ممی یہ بتانے کو تیار نہیں ہیں۔ کیا پتہ؟ وہاں کیا ہونے والا ہے؟''

''شش......'' ہرمائنی نے اچانک سرگوشی کی اور اس نے اپنے ہونٹوں رپ انگلی رکھ کر آگے والے کمپارٹمنٹ کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری اور رون بھی سننے کی کوشش کرنے لگے۔ انہیں کھلے دروازے سے ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی۔

''......دراصل ڈیڈی کو مجھے ہوگورٹس کے بجائے ڈرم سٹرانگ سکول بھیجنے کے بارے میں سوچ رہے تھے۔ تمہیں پتہ ہے، وہ وہاں کے ہیڈ ماسٹر کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ ڈمبل ڈور کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ ڈمبل ڈور بدذاتوں کو بہت پیار کرتے ہیں۔ ڈرم سٹرانگ سکول میں اس طرح کی بکواس بالکل نہیں ہوتی ہے۔ لیکن ممی کو یہ پسند نہیں آیا تھا کہ مجھے گھر سے اتنی دور والے سکول میں پڑھائی کیلئے بھیجا جائے۔ مگر ڈیڈی کا یہ کہنا ہے کہ تاریک جادو کے فن کے بارے میں ہوگورٹس کے بجائے ڈرم سٹرانگ کا معیار کچھ زیادہ اچھا نہیں۔ ڈرم سٹرانگ کے طلباء ہماری طرح تاریک جادو سے بچاؤ کرنا نہیں سیکھتے ہیں۔ وہ تو صرف شیطانی جادو کرنے کا فن ہی سیکھتے ہیں......''

ہرمائنی اُٹھ کر کھڑی ہوئی اور اس نے دبے پاؤں کمپارٹمنٹ کے دروازے پر جا کر آہستگی سے دروازہ بند کر دیا تا کہ ڈریکو ملفوائے کی آواز اندر سنائی نہ دے۔

''تو اسے لگتا ہے کہ ڈرم سٹرانگ اس کیلئے زیادہ اچھا رہتا...... ہے نا؟'' اس نے غصے سے کہا۔ ''کاش وہ وہیں گیا ہوتا۔ تب کم از کم ہمیں اسے جھیلنا تو نہیں پڑتا۔''

''ڈرم سٹرانگ جادوگروں کا ایک اور سکول ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''ہاں!'' ہرمائنی نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔ ''اور اس کی بہت بدہیئت شہرت ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق یورپ میں جادوئی تعلیم دینے والے سکولوں میں یہ اپنی نوعیت کا واحد سکول ہے جو شیطانی علوم اور تاریک جادو کا فن سکھانے پر زیادہ زور دیتا ہے۔''

''مجھے لگتا ہے کہ میں نے اس کے بارے میں کہیں کچھ سنا ہے!'' رون نے الجھی ہوئی آواز میں دھیمے سے کہا۔ ''لیکن یہ ہے کہاں...... یہ کس ملک میں ہے؟''

''یہ کوئی بھی نہیں جانتا......'' ہرمائنی نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

''ار...... کیوں نہیں جانتا؟'' ہیری نے حیرت سے پوچھا۔

''جادوگری کے تمام سکولوں میں کافی روایتی رقابت پائی جاتی ہے۔'' ہرمائنی نے سپاٹ لہجے میں بتایا۔ ''ڈرم سٹرانگ انسی ٹیوٹ اور بیاوکس بیٹن اکیڈیمی دونوں سکول اپنا پتہ ٹھکانہ چھپا کر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ کوئی ان کے قیمتی اسرار چرا نہ سکے......''

''چھوڑو بھی ہرمائنی!'' رون نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''ڈرم سٹرانگ بھی ہوگورٹس جتنا ہی بڑا ہوگا۔ کوئی اتنی بڑی بلند و بالا عمارت کو کیسے چھپا سکتا ہے؟''

''لیکن ہوگورٹس بھی تو پوشیدہ ہے......'' ہرمائنی حیرت بھری آواز میں کہا۔ ''ہر شخص یہ بات جانتا ہے...... میرا مطلب ہے کہ جس نے بھی 'ہوگورٹس ایک تاریخی مطالعہ' نامی کتاب پڑھی ہے وہ یہ بات جانتا ہے۔''

''اس کا مطلب ہے کہ صرف تم ہی یہ بات جانتی ہو!'' رون نے کہا۔ ''لیکن یہ تو بتاؤ...... ہوگورٹس جتنی بڑی عمارت کو کیسے چھپایا جا سکتا ہے؟''

''اس پر جادو کا نہ دکھائی دینے والا خول چڑھایا گیا ہے۔'' ہرمائنی نے بتایا۔ ''اگر کوئی ماگلو اس کی طرف دیکھتا ہے تو اسے بس ایک پرانا 'ٹوٹا پھوٹا کھنڈر' دکھائی دیتا ہے، جس کے صدر دروازے پر بڑا سائن بورڈ لگا ہوا ہے کہ...... خطرہ! اندر مت جائیے، عمارت خطرناک ہے!''

''تو ہوگورٹس اجنبیوں کو باہر سے ٹوٹا پھوٹا کھنڈر جیسا دکھائی دیتا ہوگا؟''

''شاید!'' ہرمائنی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''یا شاید انہوں نے اسے یہ کیوڈچ ورلڈ کپ کے سٹیڈیم کی طرح 'ماگلو مخالفت جادو' کا جادوئی خول چڑھا دیا ہوگا اور غیر ملکی جادوگر اسے کہیں ڈھونڈ نہ لیں، اس لئے انہوں نے یہ انتظام کر دیا ہوگا کہ اسے نقشے پر اتارا نہ جا سکے۔''

''کیا کہا...... پھر سے بتانا؟''

''کسی بھی عمارت پر اس طرح کا جادوئی خول چڑھایا جا سکتا ہے تاکہ اسے نقشے پر نہ دیکھا جا سکے۔'' ہرمائنی نے وضاحت کی۔

''اگر...... تم یہ سب کہتی ہو تو ہم یہ مان لیتے ہیں۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

''لیکن مجھے لگتا ہے کہ ڈرم سٹرانگ یقیناً شمال کی جانب ہی ہوگا۔'' ہرمائنی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''وہاں بہت سردی پڑتی ہے کیونکہ ان کے یونیفارم موٹی فریعنی اون کے ہوتے ہیں۔''

''اوہ سوچو تو سہی...... کتنی ڈھیر ساری آسانیاں میسر ہو جاتیں ہیں۔'' رون نے پھنکارتے ہوئے غرایا۔ ''ملفوائے کو کسی اونچے گلیشیر سے دھکا دے کر اسے اتفاقی حادثے کا نام دینا کتنا آسان تھا...... کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس کی ممی نے اسے وہاں نہیں جانے دیا......''

جیسے جیسے ریل گاڑی شمال کی سمت میں آگے بڑھی، اس کی رفتار اور بھی تیز ہوتی چلی گئی۔ آسمان بے حد سیاہ دکھائی دے رہا تھا اور کھڑکیوں پر اتنی دھند چھا گئی کہ بھری دوپہر میں ہی کمپارٹمنٹ کی لالٹینیں جلنے لگیں۔ دوپہر کے کھانے کی ٹرالی کھڑ کھڑ کی آواز کرتی ہوئی ڈبے کی راہداری میں آئی۔ ہیری نے لپک کر سب کیلئے ایک بڑا اکڑاہی کیک خرید لیا۔

دوپہر ہو چکی تھی مگر ابھی تک ان کا کوئی ساتھی یا دوست ان سے ملنے کیلئے کمپارٹمنٹ میں نہیں آیا تھا۔ لیکن جونہی انہوں نے اپنا کیک کا پہلا ٹکڑا ختم کیا تو تین لڑکے ان کے کمپارٹمنٹ میں داخل ہوئے۔ ان میں سمیس فنی گن، ڈین تھامس اور نیول لانگ باٹم شامل تھے۔ نیول گول چہرے والا، بہت ہی بھلکڑ لڑکا تھا، جس کی نگہداشت اور پرورش اس کی بوڑھی دادی نے کی تھی۔ وہ خود ایک انتہائی قابل اور سخت گیر جادوگرنی تھیں۔ سمیس اپنے آئرلینڈ والے گلاب کے ساتھ ہوگورٹس جا رہا تھا جو ابھی تک اس کے پاس محفوظ تھا۔ اس کی جادوئی تازگی اب مدھم پڑنے لگی تھی۔ اس میں سے ابھی تک 'ٹروئے، میولٹ، موران' کے ناموں کے جوشیلے نعروں کی آوازیں سنائی دیتی تھیں جن کا گلا اب رندھا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ آدھے گھنٹے تک ان سب کی گفتگو کا محور کیوڈچ ورلڈ کپ ہی رہا جس سے بالآخر ہرمائنی اکتانے لگی۔ اس نے اپنی نصابی جادوئی کلمات کی کتاب حصہ چہارم پکڑی اور اس کا چوتھا باب کھول کر اسے پڑھنے لگی۔ وہ اس میں سے جادوئی طلبی کا کلمہ سیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ورلڈ کپ کے بارے میں دوسروں کی دلچسپ اور جوش بھری گفتگو سن کر نیول کو تھوڑا افسوس ہونے لگا۔ وہ دکھ بھری آواز میں بولا۔ ''دادی وہاں جانا ہی نہیں چاہتی تھیں، انہوں نے ٹکٹ بھی نہیں خریدے۔ تم لوگوں کو وہاں بہت مزہ آیا ہوگا...... ہے نا؟''

''بہت زیادہ مزہ آیا۔'' رون نے کھلکھلا کر کہا۔ ''اس کی طرف دیکھو، نیول!......''

اس نے اپنے صندوق میں ہاتھ ڈال کر وکٹر کیرم کے چھوٹے مجسمے کو باہر نکال لیا۔

''ارے واہ!'' نیول نے بڑی گرم جوشی سے کہا۔ جب رون نے مجسمے کو اس کی موٹی ہتھیلی پر رکھ دیا۔

''ہم نے تو اسے بالکل قریب سے دیکھا تھا۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''ہم لوگ خاص مہمانوں والے کیبن میں بیٹھے تھے۔''

''ویزلی! ایسا تمہاری زندگی میں پہلی اور آخری بار ہوا تھا۔''

ڈریکو ملفوائے کمپارٹمنٹ کے دروازے پر کھڑا تھا۔ اس کے پیچھے اس کے ہاتھی جیسے دکھائی دینے والے کلاس فیلو کریب اور گوئل کھڑے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ان گرمیوں میں وہ کم از کم ایک فٹ لمبے ہو گئے تھے۔ یہ ظاہر تھا کہ انہوں نے کمپارٹمنٹ کے کھلے دروازے سے ان کی بات چیت سن لی تھی جسے ڈین اور سمیس نے کھلا ہی چھوڑ دیا تھا۔

''ہم تمہیں تو اپنی بات چیت میں شامل ہونے کیلئے بلایا نہیں تھا، ملفوائے!'' ہیری نے سرد لہجے میں کہا۔

''ویزلی! وہ کیا ہے......؟'' ملفوائے نے پگ وجیون کے پنجرے کی طرف اشارہ کیا، جہاں رون کی تقریباتی پوشاک پنجرے کے اوپر لٹک رہی تھی اور ریل گاڑی کے ہچکولوں کے باعث ایک لٹکا ہوا بازو ہوا میں ہلکورے کھا رہا تھا۔ بازو کے نیچے گھسی پٹی ڈوریوں والی جھالر صاف دکھائی دے رہی تھی۔ رون نے اُٹھ کر پوشاک کو چھپانے کی کوشش کی مگر ملفوائے نے کچھ زیادہ ہی پھرتی دکھائی اور لپک کر اس کی آستین پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

''اس کی طرف تو ذرا دیکھو!'' ملفوائے نے چہکتے ہوئے کہا اور رون کی تقریباتی پوشاک کریب اور گوئل کو دکھاتے ہوئے کہا۔ ''ویزلی! تم اسے پہننے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہے ہو...... میرا مطلب ہے کہ...... یہ 1890ء میں......یعنی لگ بھگ ایک صدی پہلے کے فیشن میں ہوا کرتے تھے۔''

رون کا چہرہ بھی اب اس کی پوشاک کی رنگت جیسا گہرا ہو گیا تھا۔ اس نے ملفوائے سے پوشاک چھینتے ہوئے کہا۔ ''گوبر کھاؤ ملفوائے......'' ملفوائے اس کی بے چارگی پر مذاق اُڑانے والی ہنسی ہنسنے لگا۔ کریب اور گوئل بھی احمقوں کی طرح اس کے پیچھے کھی کھی کرنے لگے تھے۔

''تو......اس میں شامل ہو رہے ہو، ویزلی! تم یقیناً خاندان کا کھویا ہوا نام بلند کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہو؟ تمہیں تو پتہ ہی ہوگا، اس میں پیسے بھی ملیں گے......اگر تم جیت گئے تو تم کچھ اچھے ڈھنگ کی پوشاکیں بھی خرید سکتے ہو......''

''تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟'' رون کے غصے کی جگہ حیرت نے لے لی تھی۔

''تو کیا تم اس میں شامل ہو رہے ہو پوٹر؟'' ملفوائے نے ہیری کی طرف گردن گھما کر کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم تو ضرور شامل ہو رہے ہو گے۔ تم کبھی شان جھاڑنے کا کوئی موقعہ نہیں چھوڑتے ہو...... ہے نا؟''

''یہ تو بتاؤ کہ کس بارے میں بات کر رہے ہو؟ ورنہ یہاں سے دفع ہو جاؤ ملفوائے۔'' ہرمائنی نے چڑ کر اپنی جادوئی کلمات والی کتاب کے باب چہارم کے اوپر سے جھانکتے ہوئے کہا۔ ملفوائے کے خوشی بھرے زرد چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''یہ مت کہنا کہ تم کچھ پتہ نہیں ہے، ویزلی!'' اس نے خوش ہو کر کہا۔ ''تمہارے ڈیڈی اور بھائی جادوئی محکمے میں کام کرتے ہیں۔ اس کے باوجود تمہیں کچھ نہیں پتہ؟ ہائے خدایا! میرے ڈیڈی نے تو مجھے اس کے بارے میں بہت پہلے ہی بتا دیا تھا......انہوں نے یہ بات محکمے کے سب سے بڑے عہدیدار یعنی وزیر اعظم کارنیلوس فج نے خود بتائی تھی۔ میرے ڈیڈی ہمیشہ ہی محکمے کے سب سے اونچے لوگوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں۔ بہر حال! ویزلی، چونکہ تمہارے ڈیڈی کسی معمولی عہدے پر کام کرتے ہیں اس لئے انہیں یہ بات معلوم نہیں ہو پائی ہوگی...... ہاں......شاید محکمے کے اعلیٰ عہدیداران کے سامنے اہم معلومات کا تبادلہ نہیں کرتے ہوں گے۔''

ایک بار پھر ہنستے ہوئے ملفوائے نے کریب اور گوئل کی طرف کچھ اشارہ کیا اور پھر وہ تینوں کھلکھلاتے ہوئے وہاں چل دیئے۔

جلتا بھنتا رون اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اس نے آگے بڑھ کر کمپارٹمنٹ کا دروازہ اتنی زور سے بند کیا کہ اس کا شیشہ ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا۔

''رون!'' ہرمائنی نے اسے جھڑکا اور اس نے چھڑی نکال کر کچھ بڑبڑایا۔ کانچ کے ٹکڑے فرش سے اوپر اُٹھے اور تیزی سے آپس میں جڑتے ہوئے واپس دروازے میں جا کر لگ گئے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کبھی ٹوٹے ہی نہ ہوں۔

''وہ ایسے جتا رہا تھا جیسے وہی سب کچھ جانتا ہے اور ہم کچھ نہیں جانتے۔'' رون غراتا ہوا بولا۔ ''ہونہہ...... بڑا آیا ڈیڈی ہمیشہ ہی محکمے کے اونچے لوگوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں...... میرے ڈیڈی کو کبھی بھی ترقی مل سکتی ہے......لیکن وہ جس عہدے پر کام کر رہے ہیں، اسی پر کام کرنا پسند کرتے ہیں......''

''ہاں رون!......ہم یہ بات اچھی طرح سے جانتے ہیں......تم ملفوائے کی بکواس کو اپنے دل پر مت لو۔'' ہرمائنی نے اسے نرم لہجے میں سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اس کی بکواس......اور دل پر لوں گا۔ ہونہہ!'' رون نے بچے ہوئے کڑاہی کیک کے ٹکڑے کو اُٹھا کر اس کا فالودہ بناتے ہوئے کہا۔ رون کا مزاج سفر کے خاتمے تک نہیں سدھر پایا۔ سکول کے یونیفارم پہنتے وقت بھی وہ کچھ زیادہ نہیں بولا۔ جب ہوگورٹس ایکسپریس کی رفتار دھیمی ہوئی اور وہ بالآخر ہوگورٹس سٹیشن پر گھپ اندھیرے میں جا رُکی، تب بھی وہ غصے سے تلملاتا ہوا ہی دکھائی دیا۔

جیسے ہی ریل گاڑی کے دروازے کھلے۔ آسمان پر بادلوں کے گرجنے کی آواز سنائی دی۔ ہرمائنی نے کروک شانکس کو اپنے چوغے کے نیچے ڈھک لیا اور رون نے ریل گاڑی سے اترتے وقت پگ ویگون کے پنجرے پر اپنی تقریباتی پوشاک کو پڑے رہنے دیا۔ وہ موسلا دار برستی ہوئی بارش میں نیچے اترے اور اپنے سروں کو جھکائے اور آنکھوں کو نیم سکوڑے چلنے لگے۔ اب بارش کی شدت میں اتنا اضافہ ہو گیا تھا جیسے کوئی ان کے سروں پر لگاتار برفیلا پانی کی بالٹیاں بھر بھر کر ڈال رہا ہو۔

''ہیلو ہیگرڈ!'' ہیری نے چیخ کر کہا جب اسے پلیٹ فارم کے دوسرے کنارے پر ایک دیوہیکل ہیولہ دکھائی دیا۔

''خوش آمدید......ٹھیک ہو......نا، ہیری!'' ہیگرڈ ہاتھ ہلاتے ہوئے چلایا۔ ''اگر ہم جھیل میں نہ ڈوبے تو تم سے دعوت میں ملیں گے۔'' روایت کے مطابق صرف پہلے سال کے طلباء ہی ہیگرڈ کے ساتھ کشتیوں میں بیٹھ کر جھیل کے راستے سے ہوگورٹس کی عمارت تک جاتے تھے۔

''اوہ!'' ہرمائنی بولی۔ ''میں تو اس موسم میں جھیل کا سفر کسی بھی صورت میں نہیں کر سکتی۔'' ہجوم کے ساتھ اندھیرے پلیٹ فارم پر دھیرے دھیرے چلتے ہوئے وہ لوگ سردی سے کانپ رہے تھے۔ سو بغیر گھوڑوں کی بگھیاں سٹیشن کے باہر کھڑی ان کا انتظار کر رہی تھیں۔ ہیری، رون، ہرمائنی اور نیول ایک بگھی میں گھس گئے۔ دروازہ جھٹکے سے بند ہو گیا اور کچھ پل بعد بگھی کا لمبا قافلہ کیچڑ اُڑاتا ہوئے ہوگورٹس کی بلند و بالا عمارت کی طرف جانے والے پتھریلے اور اونچے نیچے راستے پر دھیمی رفتار میں رواں دواں ہو گیا۔

☆☆☆☆

بارہواں باب

جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ

بیرونی دروازے کے دونوں طرف نصب بارہ دیوہیکل مجسموں کے درمیان سے نکل کر بگھیاں تیزی سے برستی ہوئی بارش میں سکول کے صدر دروازے کی طرف بڑھنے لگیں۔ ہوا کے طوفانی جھکڑوں کی وجہ سے بگھیاں بری طرح لہرا رہی تھیں۔ بارش کی خونخوار بوچھاڑ کے موٹے پردوں کے پیچھے بلند و بالا عمارت کی روشن کھڑکیوں کی چمک دھندلی پڑ رہی تھی۔ جب ان کی بگھی ہوگورٹس کے بلوط کی لکڑی سے بنے ہوئے دیوہیکل دروازے کے سامنے جا کر رُکی تو آسمان میں تیز گڑگڑاہٹ کے ساتھ بجلی چمکنے لگی۔ دروازے تک پہنچنے کیلئے انہیں پتھر کی سیڑھیاں عبور کرنا تھیں۔ اگلی بگھیوں میں بیٹھے لوگ اتر چکے تھے اور سیڑھیوں پر جلدی جلدی چڑھ رہے تھے۔ ہیری، رون، ہرمائنی اور نیول اپنی بگھی سے نیچے کودے اور انہوں نے سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگا دی۔ انہوں نے آنکھیں اُٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا جب وہ بیرونی ہال کے سامنے بحفاظت پہنچ گئے تھے۔ جہاں سنگ مرمر کی سیڑھیاں نظر آ رہی تھیں۔

رون نے اپنا سر جھٹکا جس سے چاروں طرف پانی کی چھینٹے اُڑنے لگے۔ پھر وہ بولا۔ ''اوہ! اگر اسی طرح بارش ہوتی رہی تو جھیل میں سیلاب آ جائے گا۔ میں تو بری طرح سے بھیگ گیا ہوں......اوہ!''

اچانک پانی سے بھرا ایک بڑا سرخ غبارہ چھت سے نیچے آیا اور رون کے سر سے ٹکرا کر پھٹ گیا۔ رون پانی کی بوچھاڑ میں نہا گیا۔ وہ حیرانگی سے اچھل پڑا جس سے وہ پہلو میں چلتے ہوئے ہیری سے ٹکرا گیا۔ اسی لمحے چھت سے ایک اور غبارہ نیچے آیا اور ہرمائنی کو لگتے لگتے بچا۔ وہ غبارہ ہیری کے پیروں کے پاس جا پھٹا۔ جس سے اس کے جوتوں سے اوپر موزوں تک برفیلے پانی کے چھینٹے گھس گئے۔ پانی کی بوچھاڑ ہوتے دیکھ کر بچے خوف سے چیخنے لگے اور اس سے بچنے کی کوشش کرنے لگے، وہ ایک دوسرے کو دھکے دے رہے تھے۔ ہیری نے سر اُٹھا کر دیکھا ان کے بیس فٹ اوپر پیوس نامی بھوت ہوا میں اوپر تیر رہا تھا۔ اس نے گھنٹیوں سے ڈھکا ہوا ہیٹ اور نارنجی رنگ کی بوٹائی پہنچ رکھی تھی۔ اس کے چوڑے چہرے پر شیطانی صاف جھلک رہی تھی۔ وہ اب دوبارہ نشانہ سیدھا کرتا ہوا دکھائی دیا۔

''پیوس......!'' ایک غصے سے بھری ہوئی تیز آواز گونجی۔ ''پیوس فوراً نیچے اترو۔''

یہ آواز پروفیسر میک گوناگل کی تھی جو ہوگورٹس کی ڈپٹی ہیڈ مسٹرس اور گری فنڈر فریق کی منتظم تھیں۔ بچوں کی خوف وڈر سے بھری چیخیں سن کر وہ استقبالیہ ہال سے بھاگتی ہوئی باہر آ گئی تھیں۔ فرش گیلا ہونے کے باعث وہ سنبھل نہ سکیں اور پھسل گئیں۔ گرنے سے بچنے کیلئے انہوں قریب کھڑی ہرمائنی کی گردن پکڑلی۔ ''اوہ......سوری مس گرینجر......''

''کوئی بات نہیں پروفیسر!'' ہرمائنی اپنی گردن سہلاتے ہوئے بولی۔

''پیوس......اتر کر فوراً نیچے آ جاؤ۔'' پروفیسر میک گوناگل چیختے ہوئے بولیں۔ انہوں نے اپنی نوکیلی ٹوپی کو درست کیا اور اپنے چوکور چشمے سے گھور کر اسے دیکھا۔

''میں کچھ بھی تو نہیں کر رہا ہوں پروفیسر!'' پیوس نے کلکاری بھرتے ہوئے پانی کا ایک غبارہ پانچویں سال طالبات کی طرف اچھال دیا۔ جو چیختی ہوئی بڑے ہال میں چلی گئیں۔ ''وہ تو پہلے ہی گیلی ہیں ہے نا۔ بچوں کو تو اس میں مزہ آ رہا ہوگا...... ہاہاہا!'' اتنا کہتے ہی اس نے دوسرے سال کے بچوں پر اپنا نشانہ سیدھا کیا جو ابھی ابھی بارش سے بچتے بچاتے اندر داخل ہوئے تھے۔

''میں ہیڈ ماسٹر کو ابھی بلا کر لاتی ہوں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے چیخ کر کہا۔ ''میں تمہیں خبردار کر رہی ہوں، پیوس!''

پیوس نے اپنی لمبی زبان نکال کر انہیں چڑھانے لگا اور پھر اس نے پکڑے ہوئے تمام غبارے ہوا میں اچھال دیئے اور کھلکھلاتا اور قہقہے لگاتا ہوا اُڑ کر سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھ گیا۔

''چلو چلو آگے چلو!'' پروفیسر میک گوناگل نے پریشان طلباء کی بھیڑ سے کہا۔ ''بڑے ہال میں چلو......جلدی کرو!''

ہیری، رون اور ہرمائنی بیچ بیچ میں چلتے ہوئے استقبالیہ ہال کے دروازے پر پہنچ گئے۔ وہ دائیں طرف سے ہوتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ رون اپنے گیلے بالوں کو اپنے چہرے سے ہٹاتے ہوئے غصے سے بڑبڑا رہا تھا۔

استقبالیہ ہال ہمیشہ کی طرح بے حد شاندار اور خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ اسے نئی پڑھائی کے پہلے نصابی مرحلے کی شروعات سے قبل استقبالی دعوت کیلئے سجایا گیا تھا۔ میزوں کے اوپر سینکڑوں موم بتیاں ہوا میں تیرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں، جن کی روشنی میں سنہری پلیٹیں اور پیالے چمک رہے تھے۔ چاروں فریقوں کی لمبی میزوں پر طلباء لگاتار باتیں کر رہے تھے۔ ہال کے سامنے والے حصے اونچے چبوترے پر اساتذہ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ کر طلباء کو دیکھ رہے تھے۔

ہیری، رون اور ہرمائنی سلے درن، ہفل پف اور ریون کلا فریقوں کے میزوں کے قریب سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے اور ہال کے دوسرے سرے پر موجود گری فنڈر فریق کے میز کے پار پہنچ کر اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ ان کے قریب ہی لگ بھگ سر کٹا بھوت نک بھی بیٹھا ہوا تھا جو گری فنڈر فریق کا بھوت تھا۔ موتی کی طرح سفید اور شفاف دکھائی دینے والے نک آج بھی ہمیشہ کی طرح جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے اپنی گردن پر ایک کافی بڑا گلوبند بھی باندھ رکھا تھا۔ اس گلوبند کو پہننے کے دو مقصد تھے۔ ایک تو یہ جشن میں پہننے کیلئے موزوں تھے اور دوسرا اس کی وجہ سے اس کا سر اس کی کٹی ہوئی گردن پر زیادہ ڈول نہیں رہا تھا۔

''شب بخیر......'' سر کٹے نک ان سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کون کہتا ہے کہ آج کی رات خیریت والی ہے۔'' ہیری نے اپنے جوتے اتار کر ان میں پانی کو باہر نکالتے ہوئے کہا۔ ''امید ہے کہ انتخاب کے دورانیہ جلدی ہی پورا ہو جائے گا۔ میں تو بھوک سے مرنے والا ہوا ہوں۔''

ہوگورٹس میں پڑھنے آنے والے نئے طلباء کو سکول کے چار فریقوں میں منتخب کیا جاتا تھا۔ یہ مرحلہ سکول کے ہر نئے نصابی مرحلے کے آغاز سے قبل پورا ہوتا تھا۔ حیرت انگیز طور پر ہیری اپنے انتخاب کے بعد ایک بار بھی اس مرحلے میں شامل نہیں ہو پایا تھا۔ وہ آج اسے دیکھنے کیلئے بے تاب ہو رہا تھا۔ اسی وقت اسے گری فنڈر کی میز پر ایک بہت اشتیاق بھری اور ہانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''ہیلو ہیری......''

یہ تیسرے سال کا طالبعلم 'کولن کریوی' تھا جو ہیری کو اپنا ہیرو اور تصوراتی دیوتا مانتا تھا۔

''اوہ ہیلو کولن ...... کیسے ہو؟'' ہیری نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

''ہیری! تمہیں پتہ ہے کہ میرا بھائی بھی اس بار پڑھنے کیلئے آیا ہے۔ میرا بھائی ڈینس......''

''ار......اچھا......'' ہیری نے کہا۔

''وہ سچ مچ حیرت زدہ ہے۔'' کولن نے اپنی نشست پر اچھلتے ہوئے کہا۔ ''میں بس یہی دعا کرتا ہوں کہ وہ گری فنڈر میں ہی آ جائے۔ تم بھی اس کیلئے دعا کرو، ہیری!''

''اوہ...... ہاں! ٹھیک ہے......'' ہیری نے کہا پھر وہ ہرمائنی، رون اور لگ بھگ سر کٹے نک کی طرف مڑا اور اس نے کہا۔ ''بہن بھائی عام طور پر ایک ہی فریق میں رہتے ہیں ہے نا؟ وہ ویزلی گھرانے کے بارے میں سوچ رہا تھا جو تمام کے تمام گری فنڈر میں منتخب ہوئے تھے۔''

''اوہ نہیں ......ایسا ضروری تو نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''گری فنڈر کی پاروتی پاٹیل کی ایک جڑواں بہن ریون کلا میں ہے جبکہ دونوں ایک جیسی دکھائی دیتی ہیں۔ تمہارے حساب سے تو انہیں ایک ہی فریق میں ہونا چاہئے تھا...... ہے نا!''

ہیری نے سٹاف کی میز کی طرف دیکھا۔ وہاں پر ہمیشہ کی طرح زیادہ کرسیاں خالی دکھائی دے رہی تھیں۔ ظاہر ہے کہ ہیگرڈ اب بھی فرسٹ ائیر کے طلباء کو جھیل پار کراتے ہوئے لا رہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل پانی سے گیلے فرش کو سکھانے کے کام کی نگرانی کر رہی تھیں۔ لیکن وہاں ایک اور خالی کرسی تھی۔ ہیری صحیح طرح سے سوچ نہیں پا رہا تھا کہ وہاں ان کا کون سا استاد موجود نہیں ہے۔

ہرمائنی بھی اساتذہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ بولی۔ ''تاریک جادو سے حفاظت کی کلاس کے نئے استاد دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔''

اب تک تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس کا کوئی بھی استاد ایک سال سے زیادہ نہیں نکال پایا تھا۔ ان میں ہیری کے سب

سے پسندیدہ استاد پروفیسر ریمس لوپن تھے جنہوں نے گذشتہ سال استعفیٰ دے دیا تھا۔ اس نے سٹاف کی میز کی طرف غور سے دیکھا۔ حیرت انگیز طور پر وہاں ایک بھی نیا چہرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''شاید انہیں کوئی نیا استاد ملا ہی نہیں ہوگا'' ہرمائنی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

ہیری نے پوری توجہ سے ایک بار پھر میز کی طرف دیکھا۔ جادوئی پرواز کے استاد پروفیسر فلٹ وک بہت ساری گدیوں کے اوپر جم کر بیٹھے تھے۔ ان کے پاس ہی جڑی بوٹیوں کی کلاس کی استانی پروفیسر سپراؤٹ بیٹھی ہوئی تھیں، ان کا ہیٹ ان کے اُڑتے ہوئے بھورے بالوں پر ترچھا رکھا ہوا تھا۔ وہ علم فلکیات کی پروفیسر سین سٹرا سے باتیں کر رہی تھیں۔ پروفیسر سین سٹرا کی دوسری طرف زرد چہرے، خمدار ناک چپچپے بالوں والے جادوئی مرکبات کے استاد پروفیسر سنیپ بیٹھے تھے جنہیں ہیری ہوگورٹس میں سب سے زیادہ ناپسند کرتا تھا۔ ہیری پروفیسر سنیپ سے جتنا چڑتا تھا، پروفیسر سنیپ بھی اس سے اتنی ہی زیادہ نفرت کرتے تھے۔ یہ نفرت پچھلے سال اور بھی زیادہ بڑھ گئی تھی جب ہیری نے سنیپ کی بڑی ناک کے نیچے سے بھگانے میں سیریس کی مدد کی تھی۔ سنیپ اور سیریس میں سکول کے زمانے سے دشمنی چلی آ رہی تھی۔

سنیپ کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی خالی تھی۔ ہیری نے سوچا کہ یہ یقیناً پروفیسر میک گوناگل کی ہی ہوگی۔ اس کرسی کے پہلو والی کرسی پر میز کے بالکل وسط میں ہوگورٹس کے ہیڈ ماسٹر پروفیسر ڈمبل ڈور بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی لمبی سفید ڈاڑھی اور بال موم بتیوں کی روشنی میں چمک رہے تھے۔ ان کے گہرے سبز چوغے پر چاند اور ستارے کڑھے ہوئے تھے۔ ڈمبل ڈور کی لمبی، پتلی انگلیاں آپس میں کس کر بندھی ہوئی تھیں اور ان پر انہوں نے اپنی ٹھوڑی ٹکا رکھی تھی۔ وہ اپنے آدھے چاند کے نشان والی عینک کے اوپر سے چھت کو گھور رہے تھے، جیسے وہ گہری سوچ میں گم ہوں۔ ہیری نے بھی چھت کی طرف دیکھا۔ اس پر ایسا جادو کیا گیا تھا کہ وہ باہر کے آسمان کی طرح دکھائی دیتی تھی۔ ہیری نے اس سے پہلے کبھی بھی چھت کو اتنے غور سے نہیں دیکھا تھا۔ وہاں سیاہ اور بینگنی بادل گھوم رہے تھے اور جب باہر بادل گرجنے کی آواز سنائی دیتی تو چھت پر بجلی کڑکنے کی چمک دکھائی دیتی تھی۔

''اوہ جلدی کرو......'' ہیری کے پہلو میں بیٹھا ہوا رون تڑپ کر بولا۔ ''اتنی بھوک لگ رہی ہے کہ اس وقت تو مجھے اگر قشنگر دکھائی دے تو میں اسے بھی کھا جاؤں......''

جیسے ہی اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے، ٹھیک اسی وقت بڑے ہال کا دروازہ کھلا اور ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ پروفیسر میک گوناگل پہلے سال کے نئے بچوں کے ساتھ اندر داخل ہوئیں۔ چھوٹے بچے ایک قطار میں اندر آ رہے تھے۔ اگر ہیری، رون اور ہرمائنی گیلے تھے تو نئے سال کے بچوں کا حال اور بھی برا تھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کشتیوں میں بیٹھ کر نہیں بلکہ جھیل کو تیر کر آئے ہوں۔ جب پہلے سال کے بچے اساتذہ کے میز کے سامنے پہنچ گئے اور ایک سیدھی قطار میں کھڑے ہو گئے تو سبھی سردی اور گھبراہٹ سے کانپتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان میں صرف ایک لڑکا ایسا تھا جو بالکل کانپ نہیں رہا تھا۔ وہ ان میں سب سے چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔ ان کے

بالوں کی رنگت چوہے کے رنگ جیسی تھی۔اس کے نہ کانپنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ ہیگرڈ کے چھچھوندر کی کھال والے اوورکوٹ میں لپٹا ہوا تھا۔ کوٹ اس کے لحاظ سے بہت بڑا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ سیاہ شامیانے میں لپٹا کھڑا ہو۔اس کا چھوٹا سا چہرہ کالر کے جھانکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بڑا پرجوش دکھائی دے رہا تھا جب وہ ساتھ قطار میں کھڑے خوفزدہ ساتھیوں کو دیکھ رہا۔اس نے ہال میں نظر دوڑائی اور اس کی نگاہیں کولن کریوی پر آ کر ٹھہر گئیں۔ ننھے بچے نے اپنا انگوٹھا اوپر اُٹھا کر چیخ کر جوشیلے انداز میں بتایا۔ ''میں جھیل میں گر گیا تھا۔'' یہ بتاتے ہوئے وہ بڑا خوش دکھائی دیا۔

اب پروفیسر میک گوناگل نے پہلے سال کے بچوں کے سامنے تین ٹانگوں والا سٹول رکھ دیا پھر انہوں نے اس سٹول پر ایک بہت ہی پرانی، گندی اور پیوند لگی ٹوپی رکھ دی۔ پہلے سال کے بچوں نے ٹوپی کو گھور کر دیکھا۔ باقی سبھی لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ایک پل کیلئے ہال میں خاموشی چھائی رہی۔ پھر ٹوپی کے جوڑ کا ایک سوراخ کسی منہ کی طرح کھل گیا اور ٹوپی بولنے لگی۔

''یہ ایک ہزار سال پہلے کی بات ہے۔ جب میں نہیں تھی، تب یہاں چار بڑے مشہور جادوگر رہتے تھے جن کے نام آج تک مشہور ہیں۔ دلیر گری فنڈر جو ویران جنگل سے آیا تھا۔ بے عیب ریون کلا پہاڑی دروں سے آئی تھی۔خوش اخلاق ہفل پف بڑی گھاٹیوں سے آئی تھی۔ عیار و طرار سلے درن گہری دلدل سے آیا تھا۔ ان سبھی کی ایک ہی خواہش تھی، ایک ہی خواب تھا۔انہوں نے ایک بے کھٹک منصوبہ بندی کی کہ وہ جادونگری کے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کریں گے۔اس طرح ہوگورٹس سکول شروع ہوا۔ چاروں عظیم جادوگروں نے اس کے بعد اپنے اپنے فریق بنائے کیونکہ وہ سب اپنے اپنے طلباء میں کچھ الگ الگ قسم کی خوبیوں کو پسند کرتے تھے۔ گری فنڈر کا خواب تھا کہ اس کے طلباء سب سے بہادر و شجاع ہوں کیونکہ وہ ہی زندگی میں سب سے اچھے ثابت ہوتے ہیں۔ ریون کلا کے الفاظ میں چالاک اور ذہین طلباء زندگی میں زیادہ محفوظ رہتے ہیں۔ ہفل پف کا خیال تھا کہ سب سے محنتی طلباء ہی پڑھائی کیلئے سب سے زیادہ مستحق ہوتے ہیں اور طاقت کے حریص سلے درن کو سب کچھ پانے کی خواہش رکھنے والے طلبا پسند تھے۔ وہ اپنی زندگی میں اسی معیار کے مطابق جادوگروں کے بچوں میں سے اپنے اپنے فریقوں کیلئے طلباء منتخب کرتے رہے۔ایک دن انہوں نے سوچا کہ ان کے مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ پھر اس کے پسندیدہ معیار کے مطابق کون بچوں کا انتخاب کرے گا؟ اس مسئلے کے حل کیلئے گری فنڈر نے ایک طریقہ سوچا۔انہوں نے اپنے سر پہ سے مجھے اتارا اور پھر چاروں جادوگروں نے مجھ میں اپنا تھوڑا تھوڑا دماغ بھر دیا تا کہ ان کی جگہ میں اس کام کو انجام دیا کروں۔تب سے میں یہی کرتا آ رہا ہوں۔اب تم مجھے اپنے سر پر رکھ لو۔ میرا فیصلہ آج تک غلط ثابت نہیں ہوا ہے۔ میں تمہارے دماغ کے اندر پل بھر میں جھانک لوں گا۔تمہاری صلاحیتوں کو پرکھ لوں گا اور بتا دوں گا کہ تمہیں کس فریق میں ہونا چاہئے؟''

بولتی ٹوپی نے جونہی اپنی تقریر ختم کی تو پورے ہال میں طلباء نے خوب تالیاں بجائیں۔ ہیری نے بھی باقی سب طلباء کے ساتھ تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔ ''جب اس نے ہمیں منتخب کیا تھا تب تو یہ سب نہیں کہا تھا......؟''

''یہ ہر سال نئی نئی تقریریں کرتی ہے۔'' رون نے بتایا۔ ''اس ٹوپی کی زندگی بھی کتنی بے زار ہوگی مجھے تو لگتا ہے کہ یہ پورا سال شلف میں پڑے پڑے اپنی اگلی تقریر کی تیاری کرتی رہتی ہوگی۔''

پروفیسر میک گوناگل نے ایک چرمئی کاغذ کا ایک بڑا رول کھول کر اپنی نظروں کے سامنے کرلیا۔ انہوں نے پہلے سال کے طلباء کی طرف اور بولیں۔ ''میں جس کا نام لوں گی وہ یہاں آجائے گا اور بولتی ٹوپی سر پر رکھ کر اس سٹول پر بیٹھ جائے گا۔ جب ٹوپی بتا دے گی کہ تمہیں کس فریق میں جانا ہے تو تم اسے اتار کر یہیں رکھ دو گے اور بتائے گئے فریق کی میز پر جا بیٹھو گے۔ سمجھ گئے!''

''ایکرلے سٹورٹ!''

ایک لڑکا آگے آیا۔ وہ سر سے پیروں تک کانپ رہا تھا۔ اس نے بولتی ٹوپی اُٹھا کر پہنی اور سٹول پر بیٹھ گیا۔

''ریون کلا......'' بولتی ٹوپی نے دھاڑ کر کہا۔

سٹورٹ ایکرلے نے ٹوپی اتاری اور ریون کلا کی میز کی طرف تیزی سے بڑھ گیا۔ جہاں بیٹھے تمام طلباء نے تالیاں بجا کر اس کا استقبال کیا۔ اسی وقت ہیری کو ریون کلا کی کیوڈچ متلاشی 'چو چینگ' کے چہرے کی جھلک دکھائی دی جو سٹورٹ ایکرلے کیلئے تالیاں بجا رہی تھی۔ جانے کیوں ایک پل کیلئے ہیری کے دل میں یہ خواہش ابھری کہ وہ ریون کلا کی میز پر پہنچ جائے۔

''بیڈڈک مالکوم!''

''سلے درن!''

ہال کی دوسری طرف والی میز پر خوشی بھرا شور ہونے لگا۔ ہیری نے دیکھا کہ سلے درن کی میز پر مالکوم کے بیٹھتے وقت ڈریکو ملفوائے بھی تالیاں بجا رہا تھا۔ ہیری نے دل میں سوچا۔ 'کیا مالوکم بیڈڈک جانتا ہے کہ سلے درن فریق سے جتنے شیطانی جادوگر اور جادوگرنیاں نکلے ہیں اتنے کسی دوسرے فریق سے نہیں نکلے۔' فریڈ اور جارج نے مالکوم بیڈڈک کے بیٹھتے ہوئے لمحوں میں کوئی سرگوشی کی اور اس کا مذاق اُڑایا۔

''برانسٹون ایلی نر!''

''ہفل پف!''

''کاولڈ اوین!''

''ہفل پف!''

''کریوی ڈینس......!''

چھوٹا سا لڑکا ڈینس کریوی آگے بڑھا۔ وہ ہیگرڈ کے چھچھوندر والے اوورکوٹ کی وجہ سے گرتے گرتے بچا۔ اسی وقت ہیگرڈ اساتذہ کی میز کے عقبی دروازے سے ہال میں داخل ہوا تھا۔ ہیگرڈ عام صحتمند انسان سے دوگنا لمبے قد اور تین گنا چوڑی جسامت کا مالک تھا۔ اس کے لمبے کھچڑی والے سیاہ بال اور بے ترتیب ڈاڑھی دیکھ کر دہشت ہونے لگتی تھی۔ لیکن سچ کہا جائے تو اس میں دہشت والی کوئی بات نہیں تھی۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اچھی طرح جانتے تھے کہ ہیگرڈ بے ضرر انسان ہے۔ ہیگرڈ نے اساتذہ کی میز پر ایک کونے والی کرسی اپنے لئے منتخب کی۔ اس نے ان تینوں کی طرف آنکھ دبا کر خوشی کا اظہار کیا۔ وہ اب ڈینس کو بولتی ٹوپی پہنتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

''گری فنڈر......'' بولتی ٹوپی نے چلا کر کہا۔

گری فنڈر کے طلباء کے ساتھ ہیگرڈ بھی تالیاں بجانے لگا۔ ڈینس کریوی نے اپنی بتیسی دکھاتے ہوئے ٹوپی اتاری، سٹول سے اترا اور ٹوپی واپس رکھی۔ وہ بھاگتا ہوا گری فنڈر کی میز کی طرف آیا۔

''کولن! میں جھیل میں گر گیا تھا۔'' اس نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے تیکھی آواز میں کہا۔ ''بڑا مزہ آیا تھا۔ پانی میں سے کسی بڑے جانور نے مجھے پکڑا اور واپس کشتی میں اچھال دیا۔''

''بہت خوب!'' کولن نے بھی پرجوش لہجے میں کہا۔ ''شاید وہ دیوہیکل اخبوط ہوگا۔''

''واہ!'' ڈینس یوں بولا جیسے اس سے اچھی کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی کہ کوئی طوفانی موسم میں گہری جھیل میں گر جائے اور اسے ایک بڑا اخبوط دبوچ لے اور پھر اوپر کی طرف اچھال دے۔

''ڈینس......ڈینس! وہاں بیٹھے لڑکے کو دیکھو؟ جس کے بال کالے ہیں اور جو عینک پہنے ہوئے ہے؟......دیکھا؟......ڈینس! جانتے ہو وہ کون ہے؟''

ہیری دوسری طرف دیکھنے لگا۔ وہ عجیب سی نظروں سے بولتی ٹوپی کو گھورنے لگا۔ جیسے شکایت کر رہا ہو کہ پہلے کیا ایک کم تھا کہ ایک اور بھیج دیا؟ بولتی ٹوپی اس وقت ایماڈوبس کا فیصلہ کر رہی تھی۔ طلباء کی چھانٹی کا عمل چلتا رہا۔ ڈرے ہوئے بچے ایک ایک کر کے تین ٹانگوں والے سٹول پر بیٹھتے رہے۔ ان کی قطار دھیرے دھیرے سکڑ کر چھوٹی ہوتی چلی گئی۔ اب پروفیسر میک گوناگل لام کے حرف تک پہنچ گئی تھیں۔

''اوہ جلدی کرو!'' رون نے اپنا پیٹ مسلتے ہوئے تکلیف دہ لہجے میں کہا۔

''رون! انتخاب کا مرحلہ پیٹ پوجا کرنے سے کہیں زیادہ دلچسپ ہوتا ہے۔'' لگ بھگ سر کٹے نک نے کہا۔ جب میڈلے لورا پفل پف کیلئے منتخب ہوئی تھی۔

''مرے ہوئے آدمی کو تو ایسا ہی لگتا ہے۔'' رون نے تڑک کر جواب دیا۔

''کاش گری فنڈر کے نئے طلباء قابل اوراعلیٰ معیار کے ثابت ہوں!'' سر کٹے نک نے میکڈونالڈنٹیلی کو گری فنڈر کی میز کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ''ہماری جیت کا سلسلہ نہیں ٹوٹنا چاہئے۔'' گری فنڈر گذشتہ تین سال سے لگاتار ہاؤس چمپئن شپ جیت رہا تھا۔

''پرچرڈ گراہم!''

''سلے درن!''

''قیورک اُرلا!''

''ریون کلا!''

اور پھر آخر میں وٹبی کو وِن (ہفل پف) کے ساتھ ہی چھانٹی کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ پروفیسر میک گوناگل بولتی ٹوپی اور سٹول اُٹھا کر باہر لے گئیں۔

''اوہ! وقت ہو گیا'' رون نے جلدی سے چھری کانٹے اُٹھاتے ہوئے سنہری پلیٹ کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھا۔

پروفیسر ڈمبل ڈور اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ طلباء کو دیکھ کر دھیما سا مسکرائے اور انہوں نے اپنے دونوں بازو پھیلا کر ان کا استقبال کرتے ہوئے بھاری آواز میں کہا۔ ''میں اس موقع پر صرف تین الفاظ کہنا چاہوں گا......شروع ہو جاؤ!''

''واہ واہ......'' ہیری اور رون ایک ساتھ خوش ہوتے ہوئے زور سے بولے۔ پھر اگلے ہی پل ان کے سامنے خالی ڈونگوں میں رنگا رنگ پکوان نمودار ہو گئے جن سے گرم گرم بھاپ اُٹھ رہی تھی اور ان کی تیز خوشبو سے پورا ہال مہکنے لگا۔ جب ہیری، رون اور ہرمائنی نے اپنی اپنی پلیٹوں میں کھانے کی چیزیں بھریں تو لگ بھگ سر کٹا بھوت نک ان کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''واہ! یہ بڑا مزیدار ہے......'' رون اپنے کھلے ہوئے منہ میں مصالحے دار اُبلا ہوا آلو ٹھونستے ہوئے کہا۔ یہ الگ بات تھی کہ منہ میں گنجائش سے زیادہ بھرنے سے اس کی آنکھیں باہر نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''تم لوگ بڑے خوش قسمت ہو۔'' سر کٹے نک نے کہا۔ ''تمہیں آج جشن کی دعوت میں کھانا مل گیا، ورنہ آج باورچی خانے میں کافی ہنگامہ مچا تھا......''

''کیوں......کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے ڈرم سٹک کا بڑا ٹکڑا کھاتے ہوئے پوچھا۔

''پیوس کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے؟'' سر کٹے نک نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کا سر خطرناک طریقے سے لٹکنے لگا۔ سر کٹے نک نے اسے سنبھالنے کیلئے اپنے گلوبند کو کھینچ کر تھوڑا اوپر سرکا دیا تھا۔ پھر وہ بولا۔ ''وہی پرانی بحث!......وہ جشن کی دعوت میں شامل ہونا چاہتا تھا لیکن اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم تو جانتے ہی ہو، وہ بالکل جنگلی اور بدتہذیب ہے۔ وہ ہر میز پر پڑی ہر چیز اُٹھا کر پٹخنا چاہتا ہے۔ اگر اسے جشن کی دعوت میں آنے دیا جاتا تو وہ کھانے کی پلیٹیں اُٹھا کر پٹخنے لگتا۔ ہم بھوتوں نے اس معاملے کو سلجھانے

کیلئے ایک اجلاس طلب کیا تھا...... میں موٹے، شیخی باز اور شریر پیوس کو موقع دینا چاہتا تھا۔ لیکن میرے لحاظ سے خونی نواب نے سختی دکھائی اور سمجھداری سے کام لیا۔''

خونی نواب سلے درن فریق کا بھوت تھا۔ وہ دبلا پتلا اور خاموش طبع بھوت تھا۔ اس کے کپڑوں پر چاندی جیسے سفید خون کے دھبے پڑے ہوئے تھے۔ پورے ہوگورٹس میں صرف وہی تھا جو شرارتی پیوس کو قابو میں رکھ سکتا تھا۔

''ہاں ہمیں لگتا تو تھا کہ پیوس کسی بات پر چڑھا ہوا تھا۔'' رون نے کہا۔ ''ویسے اس نے باورچی خانے میں کیا کیا تھا......؟''

''وہی ہمیشہ کی مکاری......'' سر کٹے نک نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''وہ ہنگامہ کرنے اور ہڑ بڑی مچانے لگا۔ برتن اُٹھا کر چاروں طرف پھینکنے لگا۔ جس سے باورچی خانے میں یخنی کی ندی بہنے لگی۔ اس کی حرکتوں کو دیکھ کر گھریلو خرس بری طرح دہشت زدہ ہو گئے تھے......''

'دھم......' ہرمائنی کے ہاتھوں سے اس کا سنہری پیالہ چھوٹ کر میز پر گر گیا۔ کدو کا رس سفید میز پوش پر پھیل گیا۔ جس کی وجہ سے وہ کئی فٹ دور تک سفید کے بجائے نارنجی دکھائی دینے لگا۔ بہر حال، ہرمائنی نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔

''کک...... کیا یہاں پر بھی گھریلو خرس ہوتے ہیں...... ہوگورٹس میں؟'' اس نے خوفزدہ لہجے میں سر کٹے نک سے پوچھا۔

''بالکل...... ہوتے ہیں۔'' لگ بھگ سر کٹے نک نے اس کے خوف پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ یہاں پر جتنے گھریلو خرس ہیں اتنے تو برطانیہ کی کسی بھی بڑی عمارت میں نہیں ہوں گے۔ یہاں سو سے بھی زیادہ گھریلو خرس رہتے ہیں۔''

''لیکن مجھے تو آج تک ایک بھی دکھائی نہیں دیا؟'' ہرمائنی نے حیرت سے کہا۔

''وہ رات کی تاریکی میں راہداریوں کی صفائی کرنے آتے ہیں۔'' سر کٹے نک نے بتایا۔ ''وہ رات بھر جلنے والے آتشدانوں کا خیال رکھتے ہیں...... اور اگر وہ تمہیں آج تک نہیں دکھائی نہیں دیئے تو اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ ایک اچھے گھریلو خرس کی نشانی ہے کہ تمہیں اس کے ہونے کا احساس تک نہ ہو پائے......''

ہرمائنی اسے گھور کر دیکھتی رہ گئی۔

''انہیں تنخواہ تو ملتی ہوگی؟'' اس نے کہا۔ ''انہیں چھٹیاں بھی ملتی ہوں گی۔ بیماری کی رخصت، پنشن اور دیگر سہولیات......؟''

لگ بھگ سر کٹا بھوت نک اتنی زور سے کھلکھلا کر ہنسا کہ اس کا گلوبند گردن سے نیچے سرک گیا۔ اگلے ہی لمحے اس کا سر بے قابو ہو کر ایک انچ کھال کے ساتھ نیچے کی طرف لٹک گیا اور جھولنے لگا۔ جو اس کے سر کو گردن کے ساتھ جوڑے ہوئے تھا۔

''بیماری کی رخصت اور پنشن......؟'' اس نے دوبارہ کندھے سے اپنے سر کو اوپر اُٹھا کر گردن پر رکھا اور نیچے سرکتے ہوئے گلوبند کو صحیح کرتے ہوئے کہا۔ ''گھریلو خرس بیماری کیلئے چھٹیاں اور پنشن نہیں مانگتے ہیں۔''

ہرمائنی اپنی بھری ہوئی پلیٹ کی طرف غصے سے دیکھنے لگی۔ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے چھری کانٹے کو نیچے رکھا اور پلیٹ کو

پیچھے سرکا دیا۔

''کیا کر رہی ہو ہرمائنی؟'' رون نے بھرے ہوئے منہ سے کہا۔ کھاتے ہوئے بولنے کی وجہ سے اس کے منہ سے زرد گھاس کی پڈنگ کے کچھ ٹکڑے نکل کر ہیری کے کپڑوں پر جا گرے۔ ''اوہ معاف کرنا ہیری!'' اس نے اپنا نوالہ نگلتے ہوئے کہا۔ ''ہرمائنی! تمہارے بھوکے رہنے سے تو انہیں بیماری کی چھٹیاں نہیں مل جائیں گی۔''

''غلاموں کا بیگار......'' ہرمائنی نے تیزی سے سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''یہ کھانا غلاموں کی بیگاری سے بنا ہوا ہے......''

اس کے بعد اس نے ایک بھی نوالہ کھانے سے انکار کر دیا۔

بارش کی بوچھاڑیں اب بھی اونچی اندھیری کھڑکیوں سے زور زور سے ٹکرا رہی تھیں۔ اسی وقت بادل ایک بار پھر زور سے گرجے، جس سے کھڑکیاں لرز اُٹھیں۔ پھر اندر طوفانی موسم والی چھت پر بجلی کڑکی۔ جس کی روشنی میں سنہری پلیٹیں چمکنے لگیں۔ اس کے ساتھ ہی کھانے کا پہلا دور ختم ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے میز پر خوشبودار میٹھے پکوان نمودار ہو گئے۔

''دیکھو ہرمائنی......گڑ کے شیرے والا لونگ چڑا (میٹھا پکوڑا)۔'' رون نے اس کی طرف جان بوجھ کر ڈونگا بڑھاتے ہوئے کہا، جس میں سے گرم گرم بھاپ اُٹھ رہی تھی۔ ''دیکھو تو سہی، کتنا لذیذ کھانے ہیں......چاکلیٹ کیک بھی ہے......''

ہرمائنی اسے پروفیسر میک گوناگل کے انداز میں گھورنے لگی۔ اس پر رون نے کوشش چھوڑ دی۔ جب میٹھے پکوان کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا تو پلیٹوں میں بچا کھچا کھانا بھی غائب ہو گیا۔ اب برتن بالکل کورے دکھائی دینے لگے۔ پلیٹیں چمک رہی تھیں اور ڈونگے ایسے دکھائی دے رہے تھے جیسے بالکل نئے لا کر رکھے گئے ہوں۔ جب ایلبس ڈمبل ڈور دوبارہ کھڑے ہوئے تو ہال میں خاموشی چھا گئی۔ ہر کوئی سر اُٹھا کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ اب ہال میں صرف ہوا کی سائیں سائیں اور بارش کی بوچھاڑوں کے ٹکرانے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''تو......'' ڈمبل ڈور نے سب کی طرف مسکرا کر دیکھا اور پھر بولے۔ ''اب ہم سبھی اچھی طرح سے کھا پی کر فارغ ہو چکے ہیں۔ (ہونہہ! ہرمائنی غرائی) تو میں آپ کو کچھ اہم باتیں بتانا چاہتا ہوں۔ ہمارے چوکیدار مسٹر فلیچ نے مجھے آپ سب کو یہ بتانے کیلئے کہا ہے کہ سکول کے اندر ممنوعہ چیزوں کی فہرست اس سال کچھ زیادہ طویل ہو گئی ہے۔ اب اس میں چیخنے والے یو یو، پھٹنے والی دانت پلاسٹک تھیلیاں، حملہ کرنے والی الٹی کیل پلیٹ بھی شامل ہو چکی ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ پوری فہرست میں چار سو سینتیس قسم کی خطرناک چیزیں ہیں اور اگر کسی کی خواہش ہو تو وہ مسٹر فلیچ کے دفتر میں جا کر اس پوری فہرست کو ملاحظہ کر سکتا ہے۔''

ڈمبل ڈور کے چہرے پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ اور گہری دکھائی دینے لگی۔

''ہمیشہ کی طرح میں اس بار بھی آپ کو یاددہانی کرانا چاہتا ہوں کہ تاریک جنگل میں کسی بھی طالبعلم کو جانے کی بالکل اجازت نہیں ہے اور تیسرے سال سے نچلی کلاسوں کے بچوں کو مخصوص دنوں میں تفریح کیلئے ہاگس میڈ قصبے میں گھومنے جانا منع ہے۔ اس کے علاوہ

مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ اس سال فریقوں کے مابین کیوڈچ کپ کے میچ نہیں کھیلے جائیں گے۔''

''کیا......؟'' ہیری نے چونک کر کہا۔ اس نے فریڈ اور جارج کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جو اسی کی کیوڈچ ٹیم کا حصہ تھے۔ وہ اتنے سیخ پا تھے کہ ڈمبل ڈور کی طرف احتجاجی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''یہ فیصلہ ایک خاص وجہ سے کرنا پڑا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے آگے کہا۔ ''اکتوبر میں آپ کی پڑھائی کے ساتھ ساتھ ایک خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا ہے جو آپ کی تمام نصابی سہ ماہیوں میں جاری رہے گی اور امتحانات کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔ چونکہ اس میں اساتذہ کا کافی وقت اور توجہ صرف ہوگی ...... لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ تمام لوگ اپنی پڑھائی کے ساتھ اس تقریب کے مراحل سے بے حد مزہ اُٹھائیں گے۔ مجھے یہ اعلان کرنے میں بڑی خوشی ہوگی کہ اس سال ہوگورٹس میں......''

ٹھیک اسی لمحے بادلوں کی تیز گرج سنائی دی جس کی وجہ سے وہ بولتے بولتے رُک گئے۔ استقبالیہ ہال کا دروازہ دھاڑتی ہوئی آواز کے ساتھ کھل گیا۔ وہاں ایک آدمی کھڑا ہوا دکھائی دیا۔ جو اپنی لمبی لاٹھی کے سہارے کھڑا ہوا تھا اور سیاہ سفری چوغے میں ملبوس تھا۔ بڑے ہال میں موجود ہر ایک کی آنکھیں اس پر جم کر رہ گئی تھیں۔ وہ چھت پر کڑکتی ہوئی بجلیوں کی روشنی میں بالکل واضح دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنی برساتی ٹوپی نیچے کھسکائی اور اپنے کھچڑی بھورے بالوں کو زور سے ہلا کر پانی کے چھینٹے اُڑائے۔ وہ لاٹھی کے سہارے سے چلتا ہوا اساتذہ کی میز کی طرف بڑھنے لگا۔

اس کے ہر دوسرے قدم اُٹھانے پر ٹھک ٹھک کی آواز سنائی دیتی تھی۔ وہ میز کے قریب پہنچ کر دائیں طرف مڑا اور لنگڑاتے ہوئے ڈمبل ڈور کی جانب بڑھا۔ چھت پر بجلی ایک بار پھر چمکی اور ہر مائنی کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکل گئی۔

بجلی کی روشنی میں اس نووارد کا چہرہ پوری طرح سے صاف دکھائی دے گیا تھا۔ ہیری نے آج تک ایسا چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس چہرے کو پرانی لکڑی سے تراشا گیا ہو اور اسے جس کسی نے بھی بنایا ہوگا اسے ٹھیک سے معلوم نہیں ہوگا کہ انسانوں کے چہرے کیسے دکھائی دیتے ہیں؟ اس کے علاوہ اس کے خدوخال بھی اتنے بھدے تھے کہ لگتا تھا کہ جیسے بنانے والا ٹھیک سے چھینی چلانا ہی نہ جانتا ہو۔ پورے چہرے پر جگہ بہ جگہ جلنے اور زخموں کے پرانے نشان پھیلے ہوئے تھے۔ منہ اپنی جگہ سے ہٹا ہوا ٹیڑھے دہانے جیسا تھا۔ ناک کا ایک بڑا حصہ غائب تھا۔ یہی نہیں بلکہ اس آدمی کی ایک آنکھ تو بہت ہی ڈراونی تھی۔

ان میں سے ایک آنکھ چھوٹی، کالی اور منکے جیسی تھی۔ دوسری آنکھ سکے کی مانند گول اور بڑی تھی۔ اس کی رنگت نیلی تھی۔ نیلی آنکھ بغیر جھپکتے ہوئے لگاتار اوپر نیچے اور دائیں بائیں گھوم رہی تھی۔ نیلی آنکھ کا اس کی صحیح کالی آنکھ سے کوئی تعلق نہیں دکھائی دیتا تھا۔ وہ کبھی کبھار اس آدمی کے سر کے پچھلے حصے کی طرف بھی چلی جاتی تھی، جس کی وجہ سے لوگوں کو صرف اس کی آنکھ کی سفیدی ہی نظر آتی تھی۔

اجنبی ڈمبل ڈور کے پاس پہنچا اور اس نے اپنا ایک ہاتھ آگے بڑھایا۔ چہرے کی طرح اس کے ہاتھ پر بھی جلنے اور زخموں کے نشان دکھائی دیئے۔ ڈمبل ڈور نے اس اجنبی سے ہاتھ ملایا اور دھیرے سے کچھ کہا۔ جسے ہیری نہیں سن پایا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ

اجنبی سے کچھ پوچھ رہے تھے۔اجنبی نے بنا مسکرائے اپنا سر ہلایا اور دھیمی آواز میں ان کے سوال کا جواب دینے لگا۔ڈمبل ڈور نے سر ہلا کر اجنبی کو اپنی دائیں طرف کی خالی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

اجنبی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔اس نے اپنے چہرے پر لٹکتے کالے بھورے بالوں کی لٹ ہلائی اور پھر اس نے کباب کی ایک پلیٹ کو اپنی طرف کھینچا اور اسے اپنی ناک کے پاس لگا کر سونگھنے لگا۔اس کے بعد اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا چاقو نکالا اور اس سے کباب کاٹ کر کھانے لگا۔اس کی صحیح آنکھ کباب پر ٹکی ہوئی تھی جبکہ نیلی آنکھ ادھر ادھر گھوم رہی تھی اور لگاتار ہال میں بیٹھے ہوئے بچوں کے چہروں کا جائزہ لے رہی تھی۔

''اور اب!'' ڈمبل ڈور طلباء کی طرف دوبارہ متوجہ ہوئے۔''میں آپ کا تعارف تاریک جادو سے تحفظ کے نئے استاد سے کروانا چاہتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔''پروفیسر موڈی!''

عام طور پر نئے استاد کی آمد پر اس کا استقبال بھرپور تالیوں میں کیا جاتا ہے مگر اس بار ڈمبل ڈور اور ہیگرڈ کے علاوہ کسی استاد یا طالبعلم نے تالی نہیں بجائی۔ان دونوں کی تالیوں کی آواز استقبالیہ ہال میں بہت ہی کمزور اور عجیب طرح سے گونجتی ہوئی سنائی دے رہی تھی،اس لئے ان دونوں نے بھی اپنے ہاتھ روک لئے۔باقی تمام لوگ موڈی کے عجیب اور بوسیدہ حلیے کو دیکھ کر اتنے دم بخود بیٹھے تھے کہ وہ انہیں گھورنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

''موڈی؟'' ہیری نے رون کی طرف چہرہ گھما کر سرگوشی کی۔''میڈ آئی موڈی......؟ وہی نا جس کی مدد کرنے کیلئے تمہارے ڈیڈی آج صبح گئے تھے......؟''

''شاید......وہی ہوں گے!'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔

''انہیں کیا ہوا؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔''ان کے چہرے کو کیا ہوا ہے؟''

''معلوم نہیں!'' رون نے جواب دیا اور موڈی کو عجیب سی نظروں سے گھورنے لگا۔

موڈی نے اپنے پھیکے استقبال پر ذرا بھی دھیان نہیں دیا۔اور نہ ہی انہوں نے اپنے سامنے رکھے ہوئے کدو کے رس کے جگ کی طرف بھی دیکھنے کا تکلف کیا۔انہوں نے اپنے سفری چوغے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس میں سے ایک پتلی سی چھاگل نکالی۔اور پھر اسے منہ سے لگا کر ایک لمبا سا گھونٹ حلق سے نیچے اتارا۔جب انہوں نے پینے کیلئے اپنا ہاتھ اُٹھایا تھا تو ان کا چوغہ زمین سے کچھ انچ اوپر اُٹھ گیا تھا۔ہیری نے میز کے نیچے دیکھا کہ ان کا ایک پیر لکڑی کا تھا۔

ڈمبل ڈور نے دوبارہ کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔

''جیسا کہ میں کہہ رہا تھا۔'' انہوں نے اپنے سامنے بیٹھے طلباء کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔جو سبھی میڈ آئی موڈی کو حیرت اور خوف بھری نظروں سے گھور رہے تھے۔''ہمیں اس نصابی سال میں ایک بہت ہی دلچسپ سلسلے کی میزبانی کا اعزاز مل رہا ہے۔ایک

ایسا دلچسپ سلسلہ...... جو گذشتہ ایک صدی سے زیادہ عرصے تک نہیں حاصل ہو پایا ہے۔ مجھے آپ لوگوں کو یہ بتاتے ہوئے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ اس سال ہوگورٹس میں جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔''

''آپ مذاق کر رہے ہیں......'' فریڈ ویزلی نے بلند آواز میں کہا۔

موڈی کی پراسرار آمد کے بعد ہال میں جو تناؤ پیدا ہو گیا تھا، وہ اچانک ختم ہو گیا تھا۔

''میں کوئی مذاق نہیں کر رہا ہوں مسٹر ویزلی! حالانکہ تمہاری بات سے مجھے ایک بہت چٹکلا یاد آ گیا ہے۔ ایک بار ایک عفریت، ایک ڈائن اور ایک آئرشی بونا ایک بار میں گئے......''

اسی لمحے پروفیسر میک گوناگل نے زور سے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔

''اوہ...... شاید یہ چٹکلے سنانے کا وقت نہیں ہے...... بالکل نہیں......'' پروفیسر ڈمبل ڈور مسکرا کر بولے۔ ''میں کہاں تھا؟...... اوہ ہاں...... سہ فریقی ٹورنامنٹ پر...... آپ میں سے کچھ لوگ اس ٹورنامنٹ کے بارے میں نہیں جانتے ہوں گے۔ اس لئے اس کے بارے میں جاننے والے لوگ مجھے معاف کریں کیونکہ میں اس کے بارے میں موٹی موٹی باتیں بتانا چاہتا ہوں۔ اس دوران جاننے والے لوگوں کو اپنا دھیان ادھر ادھر بھٹکانے کی پوری چھوٹ ہو گی۔''

''جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ سات سو سال پہلے شروع ہوا تھا۔ یورپ کے تین سب سے بڑے سکولوں یعنی ہوگورٹس، بیاوکس بیٹن اور ڈرم سٹرانگ...... کے درمیان۔ یہ سلسلہ دوستانہ اور قابلیت و مہارت کی بنیاد پر شروع ہوا تھا۔ اس ٹورنامنٹ میں ہر سکول کا ایک فرد حصہ لے سکتا تھا جو مختلف جادوئی سرگرمیوں میں چمپئن کا اعزاز حاصل کرتا تھا۔ تینوں سکولوں کے منتخب چمپئن افراد کو تین مختلف جادوئی اہداف کو طے کرنا پڑتا تھا۔ تینوں سکول باری باری ہر پانچ سال بعد اس سہ فریقی مقابلے کا اہتمام کرتے تھے۔ الگ الگ ملکوں کے بہادر اور شجاع جادوگروں اور جادوگرنیوں کے مابین باہمی خوشگوار تعلقات بڑھانے کا یہ بہت عمدہ طریقہ تھا۔ لیکن پھر جیت کی ضد اور قوانین کی خلاف ورزی نے اس قدر دخل اندازی کرنا شروع کر دی۔ تینوں امیدوار ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ تشدد اور مار پیٹ بڑھ جانے کے باعث ان ٹورنامنٹ کی سیریز کو بند کرنا پڑا۔''

''یہ مقابلے نہیں تھے بلکہ موت کے ہتھیار تھے!'' ہرمائنی نے دہشت بھری آواز میں کہا۔ لیکن ہال میں بیٹھے ہوئے دوسرے طلباء کے چہروں پر کوئی ایسا تاثر نہیں موجود تھا کہ وہ یہ سب سن کر خوفزدہ ہوں۔ وہ تو جوشیلے انداز میں ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مگن تھے جن کے چہروں گہری دلچسپی چھائی ہوئی تھی۔ ہیری بھی سینکڑوں سال پہلے مرنے والوں امیدواروں میں دلچسپی لینے کے بجائے نئی نئی معلومات سننے میں زیادہ کھویا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اس سہ فریقی ٹورنامنٹ کو از سرنو شروع کرنے کیلئے کافی کوششیں کی گئیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''لیکن یہ تمام کوششیں ناکام رہیں۔ بہرحال، ہمارے ملک کے دو شعبوں، شعبہ بین الاقوامی تعلقات عامہ اور شعبہ جادوئی کھیل اور فنون لطیفہ نے ایک بار پھر مل کر

اس سلسلے کیلئے اپنی کوشش کی۔ ہم نے پچھلی گرمیوں میں اس بارے میں بھرپور محنت کی تاکہ یہ سہ فریقی ٹورنامنٹ پھر سے منعقد ہو سکے۔ اوراس میں ایسے جادوئی مراحل کومنتخب کیا گیا جس سے کسی بھی امیدوار کی جان جانے کا خطرہ باقی نہ رہے۔''

''بیاوکس بیٹن اورڈرم سٹرانگ کے منتظمین اپنے مخصوص منتخب طلباء کے ساتھ اکتوبر میں یہاں آئیں گے۔ تینوں سکولوں کے امیدواروں کا ہیلووئین کے دن انتخاب کیا جائے گا۔ ایک غیر جانبدارانہ جج یہ فیصلہ کرے گا کہ کون سے طلباء بطور امیدوار مقابلوں میں حصہ لینے اوراپنے سکول کا نام روشن کرنے اور ایک ہزار گیلن (سونے کے سکے) کا انعام پانے کیلئے سب سے زیادہ موزوں ہیں۔''

''میں تو ضرور حصہ لوں گا۔'' فریڈ ویزلی نے چہک کر کہا۔ اس کا چہرہ جوش وخروش سے شہرت اور دولت کے امکان پر سرخ ہوکر دمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ وہاں پر موجود اکلوتا طالبعلم نہیں تھا، جو ہوگورٹس کا چمپئن بننے کا خواب دیکھ رہا تھا۔ ہیری کو دکھائی دے رہا تھا کہ ہر فریق کی میز پر بہت سے طلباء ڈمبل ڈور کو منہ پھاڑے ہوئے دیکھ رہے تھے یا اپنے گرد بیٹھے دوسرے ساتھیوں سے سرگوشیوں میں باتیں کررہے تھے۔ اسی وقت ڈمبل ڈور دوبارہ بولنے لگے اور پورے ہال میں ایک بار پھر گہری خاموشی چھا گئی۔

''میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اس سہ فریقی ٹورنامنٹ کا کپ آپ سب ہوگورٹس میں لانے کیلئے بہت بے تاب ہوں گے۔'' انہوں نے کہا۔ ''لیکن تینوں سکولوں کے منتظمین اور جادوئی محکمے نے مل کر فیصلہ کیا ہے کہ اس سال امیدواروں کے لئے عمر کی حد مقرر کی جانا ضروری ہے۔ صرف سترہ سال یا اس سے زیادہ عمر کے طلباء ہی اس مقابلے میں حصہ لینے کے اہل ہوں گے۔ یہ......'' ڈمبل ڈور کو اپنی آواز کچھ بلند کرنا پڑی کیونکہ ان کے اس جملے نے بہت سارے طلباء میں غصے کی لہر دوڑا دی تھی اور وہ احتجاج میں شور مچانے لگے تھے۔ ویزلی جڑواں بھائی تو اس فیصلے پر کافی برہم ہورہے تھے۔ ''یہ ایک ایسا قدم ہے جو ہمارے حساب سے بے حد ضروری تھا کیونکہ ہم چاہے کتنی بھی احتیاط برتتے، مقابلے کے مراحل انتہائی خطرناک اور مشکل تھے۔ چھٹے اور ساتویں سال کے طلباء سے نچلی کلاسوں کے طلباء کسی بھی صورت میں ان مراحل کو آسانی سے پار نہیں کر پائیں گے۔ میں خود اس بات کو یقینی بنانا چاہوں گا کہ سترہ سال سے کم عمر کا کوئی بھی طالب علم جادوگری کے اس سہ فریقی ٹورنامنٹ کے قوانین کو دھوکہ دے کر ہوگورٹس کا چمپئن نہ بن سکے۔'' فریڈ اور جارج کے غصے بھرے چہروں کو دیکھ کر ان کی نیلی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی۔ انہوں نے مزید کہا۔ ''اس لئے میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ کی عمر سترہ سال سے کم ہو تو آپ اپنا نام دینے کی کوشش میں وقت اور توانائی برباد نہ کریں۔''

''بیاوکس بیٹن اور ڈرم سٹرانگ کے وفود اکتوبر میں آئیں گے اور نصابی پڑھائی ختم ہونے تک ہمارے ساتھ ہی رہیں گے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ ہمارے غیر ملکی مہمانوں کا شاندار استقبال کریں گے اور جو بھی امیدوار ہوگورٹس کا چمپئن منتخب ہوگا، اس کی بھرپور حمایت اور حوصلہ افزائی کریں گے۔ اب کافی دیر ہوچکی ہے، میں جانتا ہوں کہ کل صبح سے آپ کی نئی پڑھائی شروع ہونے جارہی ہے، اس کیلئے آپ پوری طرح چاق وچوبند اور تروتازہ ہوکر تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں گے۔ اس لئے اب آپ آرام کریں۔ سونے کا وقت ہوچکا ہے......شب بخیر!''

ڈمبل ڈور اپنی کرسی پر بیٹھ کر میڈ آئی موڈی کے ساتھ باتیں کرنے لگے۔اب طلباء اُٹھ کر کھڑے ہوئے تو کرسیوں اور میزوں کے ٹکرانے، سرکنے اور چرچرانے کی آوازیں سنائی دیں۔طلباء گروہوں کی شکل میں قطار بنا کر استقبالیہ ہال سے باہر جانے لگے۔

''وہ ایسا نہیں کر سکتے......'' جارج ویزلی نے کہا جو دروازے کی طرف جانے والی قطار میں شامل نہیں ہوا تھا بلکہ وہاں کھڑے کھڑے غصے سے ڈمبل ڈور کو گھورے جا رہا تھا۔''ہم اپریل میں سترہ برس کے ہو جائیں گے۔ہمیں یہ موقعہ کیوں نہیں دیا جا سکتا......؟''

''وہ مجھے شامل ہونے سے نہیں روک سکتے۔'' فریڈ نے اڑیل انداز میں کہا۔وہ بھی غصے سے اساتذہ کی میز کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ''چمپئن کو ایسی بہت سی سہولتیں ملے گی جو دوسرے طلباء کو عام طور پر میسر نہیں ہوتیں۔اس کے علاوہ انعام میں ایک ہزار گیلن بھی تو ملیں گے......''

''ہاں!'' رون کے چہرے پر بھی زہریلی تلخی جھلک رہی تھی۔''ایک ہزار گیلن......''

''چلو......'' ہرمائنی بولی۔''اگر ہم نہیں چلے تو یہاں صرف ہم لوگ ہی بچیں گے۔''

ھیری، رون، ہرمائنی، فریڈ اور جارج بالآخر ہال کے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔فریڈ اور جارج دونوں اس بارے میں ہوا میں گھوڑے دوڑا رہے تھے کہ ڈمبل ڈور سترہ سال سے کم عمر طلباء کو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں شامل ہونے سے کیسے روک پائیں گے؟

''یہ غیر جانبدارانہ جج کون ہوں گے جو مقابلے کیلئے امیدواروں کا انتخاب کریں گے؟'' ھیری نے پوچھا۔

''کیا پتہ؟'' فریڈ نے کہا۔''لیکن یہ بات طے ہے کہ وہ جو کوئی بھی ہوں گے ہم انہیں آسانی سے دھوکا دے دیں گے۔جارج مجھے لگتا ہے کہ عمر بڑھانے والے جادوئی مرکب کی دو بوندیں اس کام کیلئے کافی ثابت ہوں گی......''

''لیکن ڈمبل ڈور کو تو معلوم ہے کہ تمہاری عمر کم ہے۔'' رون نے بیچ میں کہا۔

''یہ بات تو صحیح ہے، مگر چمپئن کون ہوگا، اس بات کا فیصلہ ڈمبل ڈور نہیں کریں گے۔'' فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔''مجھے لگتا ہے کہ جب غیر جانبدارانہ جج کو امیدواروں کے نام معلوم ہو جائیں گے تو عمر کی پرواہ کئے بغیر ہر سکول کے سب سے اچھے کھلاڑی کو منتخب کر لے گا۔ڈمبل ڈور تو صرف ہمیں اپنے نام دینے کی چالاکی سے روکنے کی کوشش کریں گے۔''

''لیکن کئی امیدواران مقابلوں میں مارے جا چکے ہیں۔'' ہرمائنی نے پریشانی بھرے لہجے میں کہا۔جب وہ دیوار پر لٹکتے پردوں کے پیچھے چھپے دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے اور سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔

''ہاں!'' فریڈ نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔''لیکن یہ تو برسوں پرانی بات ہے۔ویسے بھی، زندگی میں مشکلات کا مقابلہ کئے بغیر جینے کا کوئی خاص مزہ نہیں ہے۔اگر ہمیں ڈمبل ڈور کو چکمہ دینے طریقہ مل گیا تو کتنا زبردست رہے گا۔کیا تم شامل ہونے کے بارے میں سوچ رہے ہو؟''

''تمہیں کیا لگتا ہے؟'' رون نے ہیری سے پوچھا۔ ''اس میں شامل ہو جائیں؟ لیکن مجھے لگتا ہے کہ زیادہ عمر والے طلباء ہی اس میں کامیاب ہو سکتے ہیں...... ہمیں ابھی زیادہ جادو بھی تو نہیں آتا ہے۔''

''مجھے تو تم سے کم جادو آتا ہے۔'' فریڈ اور جارج کے پیچھے نیول کی مایوسی بھری آواز سنائی دی۔ ''میری دادی تو یہی چاہیں گی کہ میں اس میں شامل ہونے کی پوری کوشش کروں۔ مجھے تو بس...... اُف......''

نیول اپنی بات پوری نہیں کر پایا کیونکہ اسی وقت اس کا پیر سیڑھی میں دھنس گیا۔ ہوگورٹس میں ایسی کئی چالاک سیڑھیاں تھیں۔ زیادہ تر پرانے طلباء عادتاً ان خاص پائیدان کو چھلانگ کر پار کرتے تھے مگر نیول کی یادداشت بہت ہی کمزور تھی۔ ہیری اور رون نے اسے پکڑ کر باہر نکالا۔ سیڑھی کے پائیدان کا بالائی حصہ ان کے پریشان چہرے دیکھ کر کھلکھلا کر ہنسنے لگا۔

''اپنا منہ بند رکھو......'' رون نے غرا کر کہا اور اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی ٹوپی کے اگلے حصے کو نیچے کر دیا۔

وہ گری فنڈر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھے۔ یہ دروازہ ایک فربہ عورت کی بڑی تصویر کے پیچھے پوشیدہ تھا۔ فربہ عورت نے گلابی رنگ کا ریشمی لباس پہن رکھا تھا۔

''شناخت......'' اس نے ان کے قریب آنے پر پوچھا۔

''بکواس......''

''شناخت بکواس ہے، نیچے بیٹھے ایک مانیٹر نے مجھے یہ بتایا تھا۔'' جارج نے انہیں بتایا۔

تصویر سامنے سے ہٹ گئی اور دیوار میں ایک راستہ دکھائی دینے لگا جس میں سے گزر کر وہ سب اندر پہنچ گئے۔ گولائی کی شکل والے ہال کو گرم رکھنے کیلئے وہاں آگ کا آتشدان جل رہا تھا۔ وہاں بہت سی میزیں اور کرسیاں پڑی تھیں۔ ہرمائنی نے جلتی ہوئی آگ کی طرف گھور کر دیکھا اور ہیری نے اسے بڑبڑاتے ہوئے سنا۔ ''غلاموں کی بیگار......'' پھر ہرمائنی نے ان سے شب بخیر کہہ کر رخصت لی اور لڑکیوں کے کمرے کی طرف جانے والے دروازے پر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

ہیری، رون اور نیول گھماؤ دار سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں پہنچ گئے۔ جو گری فنڈر مینار کے بالائی حصے میں واقع تھا۔ وہاں پانچ مسہری دار پلنگ لگے ہوئے تھے۔ ان پر گہرے سرخ رنگ پردے لٹک رہے تھے۔ ہر پلنگ کے پاس اس کے مالک کا صندوق رکھا ہوا تھا۔ ڈین اور سمیس اپنے پلنگوں پر لیٹ چکے تھے۔ سمیس نے اپنے آئرلینڈ کے گلاب کو پاس والے بورڈ پر پن سے لگا دیا اور ڈین نے وکٹر کیرم کے پوسٹر کو اپنے پلنگ کی میز پر رکھ دیا۔ اس کے پاس ہی ویسٹ ہام فٹ بال ٹیم کا پرانا پوسٹر بورڈ پر پنوں سے لگا ہوا تھا۔

رون نے غیر متحرک فٹ بال کھلاڑیوں کو دیکھ کر اپنا سر ہلایا اور آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''یہ کتنے عجیب ہیں......؟''

ہیری، رون اور نیول نے اپنے اپنے کپڑے تبدیل کئے اور پاجامے پہنے اور پلنگ پر چڑھ گئے۔ حیرت انگیز طور پر کسی گھریلو

خرس...... نے ان کی چادروں کو اس طرح سے رکھا تھا کہ وہ گرم رہیں۔ پلنگ پر لیٹ کر باہر گرجتے ہوئے طوفان کی آوازیں سننا بہت آرام دہ تھا۔

''میں اس میں حصہ لے سکتا ہوں......'' رون نے خوابیدہ آواز میں کہا۔ ''اگر فریڈ اور جارج کوئی راستہ نکال لیتے ہیں...... مقابلے میں......کون جانتا ہے کہ وہ ایسا کر بھی لیں؟ کیا تم اس میں حصہ لوگے؟''

''نہیں......'' ہیری نے بستر پر کروٹ لیتے ہوئے کہا۔ اس کے من میں بہت سی نئی رنگین تصویریں ابھر آئیں...... اس نے غیر جانبدار جج کو چکمہ دے کر یہ یقین دلا دیا تھا کہ وہ سترہ سال کا ہی ہے...... وہ ہوگورٹس کا چیمپئن بن گیا تھا...... وہ میدان میں پورے سکول کے سامنے ہاتھ اُٹھا کر کھڑا تھا اور سبھی طلباء تالیاں بجا رہے تھے اور چیخ رہے تھے...... اس نے ابھی ابھی سہ فریقی ٹورنامنٹ جیت لیا تھا...... دھندلی بھیڑ کے درمیان چو چینگ کا چہرہ بہت صاف دکھائی دے رہا تھا اور اس کے چہرے پر تعریفی جذبات جھلک رہے تھے۔

ہیری دھیرے سے مسکرایا۔ اسے اس بات کی بہت خوشی تھی کہ وہ جو تصور کر رہا تھا۔ رون کو اس کا ذرا بھی اندازہ نہیں تھا۔

☆☆☆☆

تیرھواں باب

میڈ آئی موڈی

طوفان اگلی صبح تک تھم گیا تھا حالانکہ بڑے ہال کی چھت ابھی تک بادلوں کی سیاہی سے ڈھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جب ہرمائنی، رون اور ہیری نے ناشتے کے وقت اپنے نئے میز پوش پر نظر ڈالی تب بھی چھت پر بادل منڈلاتے رہے۔ فریڈ، جارج اور لی جارڈن کچھ نشستیں دور بیٹھ کر اپنی عمر بڑھانے کے جادوئی طریقوں کے بارے یں گفتگو کر رہے تھے تاکہ وہ دھوکہ دے کر سہ فریقی ٹورنامنٹ میں شامل ہوسکیں۔

''آج کی کلاسیں اتنی بری نہیں ہیں ...... تمام باہر ہی ہوں گی۔'' رون نے اپنے ٹائم ٹیبل کو دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ پیر والے دن کی کلاسوں کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ ''ہفل پف کے طلباء کے ساتھ جادوئی جڑی بوٹیوں کی کلاس، پھر جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال...... لعنت ہے ہمیں اس سال بھی سلے درن کے طلباء ساتھ پڑھائی کرنا ہوگی......''

''دوپہر میں علم جوتش و نجوم کی دو کلاسیں ہیں۔'' ہیری نے ٹائم ٹیبل کو دیکھتے ہوئے گہری آہ بھری۔ جادوئی مرکبات کو چھوڑ دیا جائے تو علم جوتش اس کا سب سے کم پسندیدہ مضمون تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی ہمیشہ ہیری کی موت کی پیش گوئیاں کرتی رہتی تھی، جن سے وہ بہت بری طرح چڑ گیا تھا۔

''تمہیں بھی میری طرح علم جوتش کا مضمون چھوڑ دینا چاہئے تھا۔ تب تم جادوئی علم الاعداد جیسا عمدہ مضمون اپنے لئے منتخب کر سکتے تھے۔'' ہرمائنی نے اپنے ٹوسٹ پر مکھن لگاتے ہوئے کہا۔

''میں دیکھ رہا ہوں کہ تم دوبارہ سے کھانے لگی ہو؟'' رون نے ہرمائنی کو مکھن لگے ٹوسٹ پر ڈھیر سارا مربہ لگاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

''میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ گھریلو خرس کے معاملے پر کڑھنے کے بجائے یہ زیادہ اچھا طریقہ ہے۔'' ہرمائنی نے ناک چڑھا کر کہا۔

''ہاں...... تمہیں سخت بھوک بھی لگ رہی ہوگی...... ہے نا!'' رون دھیمی مسکراہٹ سے بولا۔

اسی وقت اوپر سے پروں کے پھڑ پھڑانے کی آواز سنائی دی۔ کھلی کھڑکیوں سے الّو اُڑتے ہوئے اندر آئے۔ وہ صبح کی ڈاک لے کر آئے تھے۔ ہیری نے بھی سر اُٹھا کر اوپر دیکھا۔ لیکن بھورے اور مٹیالے رنگ کے الّوؤں میں اسے سفید ہیڈوگ کی کوئی جھلک دکھائی نہیں دی۔ الّو میزوں کے اوپر چکر کاٹ رہے تھے اور اپنے مطلوبہ افراد کی تلاش کرنے لگے۔ وہ ان کیلئے خط اور پارسل لے کر آئے تھے۔ ایک بڑا الّو اُڑ کر نیول لانگ باٹم کے پاس آیا اور اس نے اس کی گود میں ایک پارسل پھینک دیا۔ نیول ہمیشہ کوئی نہ کوئی چیز گھر پر بھول آتا تھا۔ ہال کی دوسری جانب ڈریکو ملفوائے کا ایگل الّو اس کے کندھے پر بیٹھ گیا۔ وہ ہمیشہ کی طرح اس کے گھر سے چاکلیٹ اور کیک لے کر آیا تھا۔ اپنی مایوسی کے احساس کو زائل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ہیری اپنے دلیے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہیڈوگ کے ساتھ کوئی حادثہ رونما ہو گیا ہو اور سیریس تک اس کا خط پہنچا ہی نہ ہو۔

وہ اس وقت انہی سوچوں میں گم تھا جب وہ کیچڑ زدہ راستے پر چلتا ہوا باغیچے کی طرف جا رہا تھا۔ وہ بوجھل انداز میں گرین ہاؤس کے تین نمبر والے باغیچے میں پہنچا۔ وہاں پر اس کی توجہ پروفیسر سپراؤٹ کے دکھائے گئے پودوں میں بٹ گئی۔ ہیری نے آج تک ایسے بدصورت پودے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ وہ پودے کم اور گلگلے گھونگے زیادہ لگتے تھے۔ وہ موٹے، کالے اور بڑے گھونگوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے جو مٹی میں سے سیدھے اوپر آسمان کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ وہ اپنی جگہ پر تھوڑے کسمسا بھی رہے تھے۔ اور ان سب میں جگہ جگہ موٹی، پھولی ہوئی اور بڑی گانٹھیں تھیں۔

''املبوند......'' پروفیسر سپراؤٹ نے انہیں بتایا۔ ''انہیں دبا کر پھوڑنا پڑتا ہے۔ تمہیں ان کا عرق جمع کرنا ہوگا۔''

''کیا......؟'' سمیس فنی گن نے چلا کر کہا۔ اس کی آواز میں خوف اور حیرت کی جھلک تھی۔

''عرق......فنی گن!'' پروفیسر سپراؤٹ نے سختی سے کہا۔ ''اور یہ عرق بہت قیمتی ہوتا ہے اس لئے اسے برباد مت کرنا۔ تم اس عرق کو ان بوتلوں میں جمع کرو گے۔ ڈریگن کے چمڑے والے اپنے دستانے پہن لو۔ املبوند کے خالص عرق سے تمہارے ہاتھ جل سکتے ہیں۔''

املبوند کو ہاتھ لگانا اور پھر اسے دبانا بہت گھناؤنا اور غلیظ کام لگتا تھا لیکن اس کے گلگلے پن کی وجہ سے اس میں مزہ آنے لگا۔ ہر گانٹھ کے پھوٹنے پر کافی سارا زرد اور گاڑھا عرق باہر نکلتا تھا جس میں پٹرول جیسی بدبو آ رہی تھی۔ انہوں نے پروفیسر سپراؤٹ کی ہدایات کے مطابق عرق کو بوتلوں میں بھر لیا۔ کلاس کا وقت ختم ہونے تک انہوں نے ڈھیر ساری بوتلیں بھر لی تھیں۔

''انہیں دیکھ کر میڈم پامفری بہت خوش ہو جائیں گی۔'' پروفیسر سپراؤٹ نے کہا جب وہ آخری بوتل کے منہ پر لکڑی کا موٹا کارک لگا رہی تھیں۔ ''املبوند کا یہ عرق جسے 'املبورس' کہا جاتا ہے، چہرے کے مہاسوں کے علاج کیلئے ایک مؤثر دوا ہے۔ اس سے نوجوان افراد کو اپنے مہاسوں سے نجات پانے کیلئے کوئی خطرناک کام نہیں کرنا پڑے گا۔''

''جیسا بے چاری ایلوئیس مڈگن نے کیا تھا!'' ہفل پف فریق کی ہائنا ایبٹ دھیرے سے بولی۔ ''اس نے مہاسوں کو جادوئی

کلمے سے مٹانے کی کوشش کی تھی۔''

''بیوقوف لڑکی!'' پروفیسر سپراؤٹ نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔''اس کوشش میں اس نے اپنی ناک کا ستیاناس کر لیا تھا۔ وہ ایک طرف مڑ کر کافی بھدی ہو گئی تھی۔ میڈم پامفری کو اسے درست کرنے میں کافی محنت کرنا پڑی تھی۔''

اسی وقت کیچڑ زدہ میدان کے پار سکول میں گھنٹی بجی، جو اس بات کی علامت تھی کہ ان کا یہ پیریڈ ختم ہو چکا ہے۔ گرین ہاؤس سے باہر نکلتے ہوئے کلاس کے طلباء دو حصوں میں بٹ گئے۔ ہفل پف کے طلباء پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر اپنی اگلی کلاس 'جادوئی تبدیلی ہیئت' کیلئے جانے لگے اور گری فنڈر کے طلباء مخالف سمت میں جنگل کی طرف بڑھ گئے۔ ان کی یہ کلاس تاریک جنگل کے کنارے پر ہونا تھی۔

ہیگرڈ اپنی جھونپڑی کے باہر کھڑا انہی کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ اس کے دیو ہیکل کالے کتے فنگ کے پٹے پر گرفت جمائے ہوئے تھا۔ اس کے پیروں کے پاس زمین پر لکڑی کے کئی صندوق رکھے ہوئے تھے۔ فنگ کیاؤں کیاؤں کر رہا تھا اور ہیگرڈ کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ واضح تھا کہ وہ صندوقوں کے اندر رکھی چیزوں کو زیادہ قریب سے دیکھنا چاہتا تھا۔ جیسے ہی بچے پاس پہنچے تو انہیں عجیب سی کھڑ کھڑانے والی آوازیں سنائی دیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے چھوٹے موٹے دھماکے ہو رہے ہوں۔

''صبح بخیر!'' ہیگرڈ نے ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔''ہمیں سلے درن کے طلباء کا انتظار کرنا ہوگا۔ وہ آج کی پڑھائی کو چھوڑنا نہیں چاہیں گے...... دھماکے دار سقرط......''

''کیا کہا......؟'' رون حیرت سے منہ پھاڑ کر بولا۔

ہیگرڈ نے صندوقوں کی طرف اشارہ کیا۔

''اوہ......'' لیونڈر براؤن پیچھے کی طرف اچھلتی ہوئی چیخی۔

ہیری کے خیال میں 'اوہ' ہی دھماکے دار سقرط کا اچھا تعارف تھا۔ وہ بھدے اور بے ڈول دکھائی دیتے تھے۔ بغیر سر کے وہ کسی سمندری جھینگے کی طرح لگ رہے تھے۔ وہ میلے زرد اور گندے تھے۔ ان کے پیر بہت عجیب تھے۔ ہر صندوق میں سو دھماکے دار سقرط پڑے تھے جو لگ بھگ چھ انچ لمبے تھے۔ یہ عجیب سے کیچوے رینگ رینگ کر ایک دوسرے پر چڑھ رہے تھے۔ وہ صندوقوں کے کناروں پر پہنچ کر اس سے ٹکراتے۔ ان سے سڑی ہوئی مچھلی جیسی ناگوار بدبو پھوٹ رہی تھی۔ کبھی کبھار کسی دھماکے دار سقرط کے سر سے چنگاریاں نکلنے لگتی تھی اور وہ دھیمے دھماکے کے ساتھ اپنی جگہ سے کچھ انچ آگے اچھل جاتا تھا۔

''یہ ننھے منے ابھی ابھی پیدا ہوئے ہیں'' ہیگرڈ نے ان کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''اس لئے تم لوگ اسے آسانی سے پال سکتے ہو۔ ہم نے سوچا کہ ہم اس کا پروجیکٹ رکھ دیتے ہیں۔''

''ہم انہیں پالنا ہی کیوں چاہیں گے؟'' ایک ٹھنڈی آواز ان کے عقب میں سنائی دی۔ سلے درن کے طلباء وہاں پہنچ چکے تھے اور

یہ بات ڈریکوملفوائے نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے پوچھی تھی۔اس کے پیچھے کریب اور گوئل دانت نکال کرکھی کھی کر رہے تھے۔

یہ سوال سن کر ہیگرڈ کے چہرے پر حیرانگی پھیل گئی۔

''میرا مطلب ہے کہ وہ کرتے کیا ہیں؟'' ملفوائے نے پوچھا۔''انہیں پالنے سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوگا؟''

ہیگرڈ نے اپنا منہ کھولا اور اپنے دماغ پر زور ڈالنے لگا۔ وہ اس سوال پر گڑبڑایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کچھ پلوں کے توقف کے بعد وہ دوبارہ کھنکار کر بولا۔''یہ ہم تمہیں اگلے سبق میں پڑھائیں گے ملفوائے! آج تم سب انہیں کھانا کھلاؤ گے۔ دیکھو! تم انہیں الگ الگ چیزیں کھلانا۔ ہم انہیں پہلی بار پال رہے ہیں، اس لئے ہمیں معلوم نہیں ہے کہ وہ کیا کھاتے ہیں؟ ہمارے پاس انڈے، مکڑیاں، مینڈکوں کے لاروے اور کچھ گھاس والے سانپ ہیں......انہیں ہر چیز کھلا کر دیکھنا پڑے گا......''

''پہلے املبوند کا عرق اور اب یہ بدبودار کیچوے......'' سمیس بڑبڑایا۔

ہیگرڈ کی گہری چاہت کے باعث ہی ہیری، رون اور ہرمائنی نے اپنی مٹھیوں میں مینڈکوں کے لاروے بھر لئے۔ اور انہیں صندوقوں میں نیچے کر کے دھماکے دار سقرطوں کو للچانے کی کوشش کرنے لگے۔ ہیری کو لگ رہا تھا کہ اس پوری کارروائی کا کوئی مقصد نہیں تھا کیونکہ ایسا لگ رہا تھا جیسے دھماکے دار سقرط کا کوئی منہ ہی نہیں ہے۔

''آہ......'' دس منٹ بعد ڈین تھامس کی چیخ گونجی۔''اس نے مجھے زخمی کر دیا ہے۔''

ہیگرڈ پریشانی کے عالم میں اس کی طرف بڑھا۔

''جب میں نے ہاتھ نیچے کیا تو اس کے سر سے دھماکہ ہو گیا۔'' ڈین غصے سے بولا اور اس نے ہیگرڈ کو اپنی جلی ہوئی انگلی دکھائی۔

''اوہ......ہاں! جب وہ دھماکے کرتے ہیں تو ایسا امکان ہو سکتا ہے۔'' ہیگرڈ نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''اوہ......'' لیونڈر براؤن نے ایک بار پھر گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔''اوہ ہیگرڈ! ان پر یہ نوکیلی چیز کیا ہے؟''

''اوہ......ان میں سے کچھ کے ڈنک ہیں۔'' ہیگرڈ نے دلچسپی سے کہا۔ لیونڈر نے فوراً اپنا ہاتھ صندوق سے دور ہٹا لیا۔''ہمیں لگتا ہے کہ ڈنک والے دھماکے دار سقرط نر ہیں......اور مادہ دھماکے دار سقرط کے پیٹ میں چوسنے والی تھوتھنی ہے......ہمیں لگتا ہے کہ وہ خون چوستی ہوں گی......''

''اچھا!......اب میں سمجھ گیا کہ انہیں کیوں پالا جا رہا ہے؟'' ملفوائے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔''ایسے جانوروں کو بھلا کون نہیں پالنا چاہے گا جو ایک ساتھ جلا بھی سکیں، کاٹ بھی سکیں، خون بھی چوس سکیں اور ڈنک بھی ماریں......متعدد خوبیوں والے جانور......!''

''وہ بھدے اور بدصورت ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان سے کوئی افادیت نہیں حاصل ہوتی ہوگی۔'' ہرمائنی نے اس کو ٹوکتے ہوئے کہا۔''ڈریگن کا خون خاص قسم کے جادوئی اثرات رکھتا ہے لیکن کوئی انہیں گھر پر پالنے کی خواہش کبھی نہیں کرے گا......ہے نا!''

ہیری اور رون ہیگرڈ کی طرف دیکھ کر مسکرائے جو اپنی کھچڑی ڈاڑھی کے نیچے دھیرے دھیرے کھجاتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔ ہیگرڈ ڈریگن پالنا چاہتا تھا۔ یہ ہیری، رون اور ہرمائنی بہت اچھی طرح سے جانتے تھے۔ وہ ناروے کا کنگروں والا ڈریگن تھا جس کا نام اس نے 'ناربٹ' رکھا تھا۔ دراصل ہیگرڈ کو درندے اور عفریتوں جیسے جانور بے حد مرغوب تھے۔ وہ جتنے زیادہ خونخوار ہوتے تھے، اسے اتنے ہی زیادہ پسند آتے تھے۔

''ان میں ایک بات اچھی ہے کم از کم یہ دھماکے دار سقرط جسامت میں چھوٹے ہیں۔'' رون نے کہا جب وہ ایک گھنٹے بعد دوپہر کا کھانا کھانے کیلئے سکول کی طرف لوٹ رہے تھے۔

''وہ ابھی بچے ہیں۔'' ہرمائنی نے چڑ کر کہا۔ ''لیکن جب ہیگرڈ کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا کھاتے ہیں؟ تو مجھے امید ہے کہ کچھ ہی وقت میں وہ چھ فٹ تک لمبے ہو جائیں گے۔''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اگر ان سے سمندری سفر کی کمزوریوں کا کوئی علاج ہو سکتا ہوگا یا کوئی اور فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہوگا...... ہے نا؟'' رون نے مسکرا کر اس کی طرف چالاکی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں نے وہ بات صرف ملفوائے کا منہ بند کرنے کیلئے کہی تھی۔'' ہرمائنی نے کرخت لہجے میں کہا۔

''سچ تو یہ ہے کہ میرے حساب سے ملفوائے صحیح کہہ رہا تھا۔ دھماکے دار سقرط کے ساتھ سب سے اچھا کام یہی کیا جا سکتا ہے کہ وہ ہم پر حملہ کریں، اس سے پہلے ہی انہیں کچل کر مار دیا جائے......''

وہ گری فنڈر کی میز پر بیٹھ گئے اور لیموں چوپس اور ابلے ہوئے آلو کھانے لگے۔ ہرمائنی اتنی تیزی سے کھا رہی تھی کہ ہیری اور رون اسے گھور کر دیکھتے رہ گئے۔

''اوہ!...... کیا یہ گھریلو خرس کے حقوق کی لڑائی کیلئے تمہارا نیا قدم ہے کہ تم ان کا بنایا ہوا کھانا چٹ کرنا چاہتی ہو؟''

''نہیں!'' ہرمائنی نے منہ میں فرائی کی ہوئی دال کا نوالہ بھرے ہونے کے باوجود بڑی آسانی سے کہا۔ ''میں تو بس جلدی سے لائبریری میں جانا چاہتی ہوں۔''

''کیا؟'' رون نے حیرانگی سے کہا۔ ''ہرمائنی! آج سکول میں ہمارا پہلا دن ہے۔ ابھی تو ہمیں ہوم ورک بھی نہیں ملا......''

ہرمائنی نے کندھے اچکائے اور اتنی ہی تیزی سے کھانا کھاتی رہی جیسے اس نے کئی دنوں سے کچھ نہ کھایا ہو پھر وہ کھڑی ہوئی اور بولی۔ ''شام کے کھانے پر ملاقات ہوگی۔'' اس کے بعد وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی ان کی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔

جب دوپہر کی کلاس کے آغاز کیلئے سکول کی گھنٹی چیخی تو ہیری اور رون اپنے بستے سنبھال کر شمالی مینار کی طرف چل دیئے۔ گھماؤ دار سیڑھیوں سے ہوتے ہوئے وہ مینار کے بالائی حصے تک پہنچ گئے۔ کمرے میں پہنچ کر انہیں ایک سفید سیڑھی دکھائی دی جو ان کے کمرۂ جماعت تک جا رہی تھی۔ وہ سیڑھی انہیں چھت میں بنے ہوئے ایک گول چور دروازے سے اندر لے گئی۔ وہ پروفیسر ٹراؤلینی کی کلاس

میں پہنچ چکے تھے۔

جیسے ہی وہ سیڑھی کے پائیدان چڑھ کر کلاس میں داخل ہوئے تو ایک جانی پہچانی بھینی بھینی مہک ان کے نتھنوں میں گھسنے لگی۔ ہمیشہ کی طرح تمام پردے گرے ہوئے تھے اور دائروی کمرے میں دھیمی سرخ روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ یہ روشنی کئی لالٹینوں سے پھوٹ رہی تھی، جن پر سکارف اور شال جیسے کپڑے ڈھکے ہوئے تھے۔ ہیری اور رون کمرے میں رکھی ہوئی کرسیوں اور موٹے کشنوں کے قریب سے گزر کر کونے میں موجود ایک گول میز کے گرد کرسیاں کھینچ کر بیٹھ گئے۔

''گڈ ڈے......'' ہیری کو اپنے پیچھے سے پروفیسر ٹراؤلینی کی لرزتی ہوئی تیکھی آواز سنائی دی جسے سن کر وہ اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ پروفیسر ٹراؤلینی بڑی گول عینک والی بہت دبلی پتلی خاتون تھیں۔ عینک کے موٹے عدسوں کی وجہ سے ان کی آنکھیں ان کے چہرے کے لحاظ سے بہت زیادہ بڑی دکھائی دیتی تھیں۔ وہ ہیری کو ہمیشہ کی طرح بڑی دکھ بھری نظروں سے دیکھنے لگیں۔ دھیمی سرخ روشنی میں ان کے بدن پر بہت سارے منکے، ہار اور چمچماتے ہوئے کڑے دکھائی دے رہے تھے۔

''تم پریشان ہو بچے!'' انہوں نے پریشان کن لہجے میں ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''میری اندرونی آنکھ تمہارے بہادر چہرے کے پیچھے جا کر تمہارے من کی پریشانی کو بھانپ رہی ہے۔ اور مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ تمہاری مصیبتیں ابھی ختم نہیں ہوئیں۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے سامنے بہت سی دشواریاں ہیں...... بہت ہی کڑا وقت آنے والا ہے...... مجھے یہ بھی دکھائی دے رہا ہے کہ تم جس چیز سے ڈر رہے ہو، وہ سچ مچ ہو کر رہے گی......اور شاید وہ تمہارے خیال سے بھی کہیں زیادہ جلدی رونما ہو گی......''

ان کی آواز دھیمی ہوتے ہوتے بڑبڑاہٹ میں بدل گئی۔ رون نے اپنی آنکھیں چڑھا کر ہیری کی طرف دیکھا جو بس پروفیسر ٹراؤلینی کو گھورے جا رہا تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی ان کے پاس سے گزر کر آتشدان کے سامنے پڑی ایک کرسی پر دھم سے بیٹھ گئیں اور ان کی بڑی بڑی آنکھیں سب بچوں کے چہروں کو ٹٹولنے لگیں۔ لیونڈر براؤن اور پاروتی پاٹیل پروفیسر ٹراؤلینی کو بے حد پسند کرتی تھیں اور ان کے بہت قریب رکھے ہوئے کشنوں پر جم کر بیٹھی ہوئی تھیں۔

''بچو!......اب وقت آ گیا ہے کہ ہم علم نجوم کے ستاروں کو کھنگالیں۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا۔ ''طلوع شمسی کی درست گھڑیاں، ستاروں کے حرکات اور ان سے جڑے ہوئے نحس وسعد اثرات وشگون صرف ان کی سمجھ آتی ہیں جو فلکیاتی رقص کے رموز سمجھ سکتے ہیں۔ انسان کی تقدیر کو صرف ستاروں کی باہمی حرکات اور نقل وحرکت سے سمجھا جا سکتا ہے۔ جو آپس میں قران......''

لیکن ہیری کا دھیان بھٹک گیا تھا۔ پروفیسر ٹراؤلینی کے کمرے میں جلتی ہوئی آگ کی عجیب سی خوشبو سے اسے ہمیشہ نیند آنے لگتی تھی۔ اس وجہ سے اس کا دل پروفیسر ٹراؤلینی کی علم نجوم پر پیچیدہ اور دقیق تقریر پر نہیں لگ پا رہا تھا۔ وہ ان باتوں کے بارے میں الجھا ہوا تھا جو کچھ ہی دیر پہلے پروفیسر ٹراؤلینی نے اس سے کہی تھیں۔ 'مجھے یہ بھی دکھائی دے رہا ہے کہ تم جس چیز سے ڈر رہے ہو، وہ سچ مچ

ہو کر رہے گی۔'

ہیری نے چڑتے ہوئے سوچا کہ ہرمائنی کی بات صحیح تھی۔ پروفیسر ٹراؤلینی سچ مچ دھوکے باز تھیں۔ اسے اس وقت کسی بھی چیز کا ڈر نہیں تھا...... جب تک کہ سیریس کے گرفتار ہو جانے کا ڈر نہ ہو۔ لیکن پروفیسر ٹراؤلینی اس بارے میں کیسے جان سکتی ہیں؟ وہ بہت پہلے ہی اس نتیجے پر پہنچ چکا تھا کہ ان کی پیش گوئیاں اندازوں اور قیاسوں سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی ہیں۔

صرف ایک ہی بار انہوں نے سچی پیش گوئی کی تھی۔ پچھلے نصابی سال کے آخر میں انہوں نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ والڈی مورٹ دوبارہ طاقت ور بن جائے گا......اور جب ہیری نے ڈمبل ڈور کو اس کے بارے میں بتایا تھا تو انہوں نے بھی یہی کہا تھا کہ یہ پیش گوئی سچی تھی......

''ہیری......'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''کیا......؟'' ہیری چونک کر بولا۔

ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ کلاس کے تمام بچے اسے گھور کر دیکھ رہے تھے۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ گرمی اور اپنے خیالوں کے دھارے میں کھونے کی وجہ سے وہ لگ بھگ سو گیا تھا۔

پروفیسر ٹراؤلینی اس کی طرف دیکھ کر بول رہی تھیں۔ ''میرے بچے! میں کہہ رہی تھی کہ تم واضح طور سے سرطان کے گلابی اثر کی ساعت میں پیدا ہوئے ہو گے۔'' ان کی آواز میں اس بات پر تھوڑی سی ناراضگی کی جھلک دکھائی دے رہی تھی کیونکہ انہیں لگا کہ ہیری ان کے پڑھائے جانے والے سبق کو دھیان سے نہیں سن رہا تھا۔

''معاف کیجئے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''کس کے اثر میں پیدا ہوا؟''

''سرطان......!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے دوبارہ کہا۔ ''برج سرطان کے زیر اثر......'' وہ بات سے کافی ناخوش دکھائی دے رہی تھیں کہ وہ اس خبر سے ابھی تک آگاہ ہی نہ تھا۔ ''میں یہ کہہ رہی تھی کہ تمہاری پیدائش کے وقت تمہارے طالع میں برج سرطان طاقتور گھر میں رہا ہوگا......تمہارے کالے بال......تمہارا چھوٹا قد......اتنی کم عمری میں اتنی ساری تکالیف...... بچے! مجھے لگتا ہے کہ تم یقیناً سخت کڑاکے دار سردی کے موسم میں پیدا ہوئے ہو گے۔''

''بالکل نہیں......میں تو جولائی میں پیدا ہوا تھا۔'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ رون نے جلدی سے اپنی ہنسی کو روک کر اسے بمشکل کھانسی میں بدلا۔

آدھے گھنٹے کی تقریر کے بعد پروفیسر ٹراؤلینی نے انہیں ایک گول مستدیری چارٹ دے دیا۔ وہ تمام اس میں سے اپنی اپنی پیدائش کے وقت ستاروں کی بروج میں چالوں کو تلاش کر کے انہیں اپنے اپنے چرمئی کاغذ پر لکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ زائچے بنانا کافی بیزار کن کام تھا۔ اس میں بار بار مستدیری چارٹ میں موجود لاکھوں ستاروں کی چالوں میں سے مطلوبہ طالع کھنگالنے اور انہیں یاد

رکھنے کی ضرورت پڑتی تھی۔

کچھ دیر بعد ھیری نے تیوریاں چڑھا کر اپنے چرمئی کاغذ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میرے چارٹ کے حساب سے میری پیدائش کے زائچے میں دو نیپچون موجود ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہو سکتے...... ہے نا!''

''اووہ......'' رون نے پروفیسر ٹرالینی کی نقل اتارتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ھیری! جب کسی زائچے میں برج کے ایک گھر میں دو نیپچون اکٹھے دکھائی دیں تو یہ اس بات کی واضح نشانی ہے کہ عینک والا ایک پستہ قد لڑکا پیدا ہونے والا ہے......''

یہ سن کر قریب بیٹھے ہوئے ڈین تھامس اور سمیس فنی گن زور زور سے کھی کھی کرنے لگے۔ بہرحال اتنی زور سے بھی نہیں کہ لیونڈر براؤن کی حیرانگی بھری چیخ دب جائے۔

''اوہ پروفیسر! دیکھئے تو سہی۔ مجھے لگتا ہے کہ میرے چارٹ میں ایک برج پر تو دوسرے ستارے کا نام ہی لکھا ہے ہی نہیں، اوہ! یہ کون سا ستارہ ہے پروفیسر؟''

''یہ یورنیس ہے میری بچی!'' پروفیسر ٹرالینی نے اس کے زائچے کی طرف دھیان سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ذرا مجھے تو اپنا یورنیس دکھاؤ...... لیونڈر!'' رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

بدقسمتی سے اس کی بات پروفیسر ٹرالینی کے کانوں تک پہنچ گئی تھی، شاید اسی وجہ سے انہیں کلاس کے آخر میں ڈھیر سارا ہوم ورک دے دیا تھا۔

اپنے مخصوص لہجے کو ترک کرتے ہوئے انہوں نے پروفیسر میک گوناگل کی طرح درشت آواز میں کہا۔ ''پوری توجہ سے اپنے زائچوں کو تشکیل دینا اور اگلے مہینے میں ستاروں کی نقل و حرکت سے تمہارے زائچوں پر کیسے اثرات مرتب ہوں گے۔ یہ کام اگلے پیر تک مکمل ہو جانا چاہئے۔ دھیان رہے کہ کوئی بہانہ نہیں چلے گا......''

''مصیبت ہی مصیبت......'' رون چڑتے ہوئے بولا جب وہ سیڑھیاں اتر کر بڑے ہال کی طرف ڈنر کیلئے لوٹ رہے تھے۔ ''اس میں تو پورا اتوار کا دن لگ جائے گا...... ہے نا!''

''کیا بہت ہوم ورک ملا ہے؟'' ہرمائنی نے لپک کر ان کے پاس آتے ہوئے پوچھا۔ ''پروفیسر وکٹر نے ہمیں کوئی ہوم ورک نہیں دیا۔''

''پروفیسر وکٹر پر تمہیں فخر ہے......'' رون نے چڑ کر کہا۔

وہ بڑے ہال کے بیرونی دروازے پر پہنچ گئے تھے جو ڈنر کیلئے آنے والے طلباء و طالبات کی قطاروں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ وہ ابھی قطار کے سرے پر کھڑے ہی ہوئے تھے کہ انہیں اپنے عقب میں تیز آواز سنائی دی۔

''ویزلی...... سنو ویزلی!''

ھیری، رون اور ہرمائنی نے مڑ کر دیکھا۔ وہاں ملفوائے، کریب اور گوئل کھڑے تھے سن کے چہروں پر خوشی کی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

''کیا بات ہے؟'' رون نے دھیرے سے پوچھا۔

''تمہارے ڈیڈی کے بارے میں اخبار میں خبر چھپی ہے ویزلی!'' ملفوائے روزنامہ جادوگر کا اخبار اس کے سامنے لہراتے ہوئے بلند آواز میں بولا تاکہ کھچا کھچ بھیڑ جو کہ ہال کے اندر تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی، سب لوگ اچھی طرح سے سن لیں۔ ''ذرا سنو تو سہی......''

جادوئی محکمے کی فاش غلطیاں

صحافت کی اعلیٰ قابلیت کی حامل اور خبروں کو سات پردوں سے نکالنے والی ریٹا سٹیکر کے مطابق، ایسا لگتا ہے کہ جادوئی محکمے کی پریشانیوں کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ حال ہی میں منعقد کئے گئے کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران محکمے نے بھڑکتی ہوئی آگ میں ہجوم کو سنبھالنے کے لئے پختہ قدم نہیں اُٹھائے تھے جس کے لئے ان کی کافی بدنامی ہوئی۔ اس کے علاوہ وہ اپنی ایک لاپتہ جادوگرنی کے بارے میں بھی کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے پائے ہیں۔ کل 'شعبہ ممنوعہ ماگلو مصنوعات استعمالات' کے آرنالڈ ویزلی کی عجیب حرکتوں کی وجہ سے محکمہ ایک بار پھر پریشانی میں پڑ گیا ہے۔

یہاں پر ملفوائے رُک گیا اور سر اُٹھا کر رون کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے کہا۔ ''ذرا دیکھو تو سہی! اخبار والوں نے ان کا نام بھی غلط چھاپ دیا ہے، ویزلی! جیسے تمہارے ڈیڈی کو کوئی بھی جانتا نہیں ہے...... ہے نا؟''

وہاں موجود تمام طلباء و طالبات سر اُٹھا کر ان کی طرف دیکھ رہے تھے اور بڑے غور سے ملفوائے کی باتیں سن رہے تھے۔ ملفوائے نے جھٹکے سے اخبار سیدھا کیا اور آگے پڑھنے لگا۔

آرنالڈ ویزلی، جن پر دو سال پہلے اُڑتی ہوئی کار کے مالک ہونے کا الزام لگا تھا، کل کئی ماگلو قانون محافظوں (پولیس) کے ساتھ بھڑ گئے۔ معاملہ بے حد شور شرابہ مچانے والے کوڑے دانوں کے بارے میں تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ مسٹر ویزلی وہاں پر میڈ آئی موڈی کی مدد کرنے کیلئے گئے تھے۔ موڈی سابقہ ایرور ہے، جسے محکمے سے اس سال نکال دیا گیا تھا جب وہ ہاتھ ملانے اور قتل کی کوشش کرنے کے درمیانی فرق کو نہیں پہچان پائے تھے۔ اس لئے اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے کہ مسٹر موڈی کے گھر کے دروازے پر پہنچنے کے بعد مسٹر ویزلی نے دیکھا کہ اس نے خواہ مخواہ طوفان مچا رکھا ہے مسٹر ویزلی نے پولیس والوں سے اسے بچانے سے پہلے کئی لوگوں کی یادداشت بدلنا پڑی۔ جب نامہ نگار نے ان سے سوال کیا کہ انہوں نے محکمے کو اتنی شرمناک اور گھناؤنی پریشانی میں کیوں دھکیلا تو

انہوں نے کسی بھی سوال کا جواب دینے سے صاف انکار کر دیا۔

''اور ایک تصویر بھی شائع ہوئی ہے اس میں۔ ویزلی!'' ملفوائے نے اخبار کو پلٹا اور کافی اونچا کرتے ہوئے اسے اور سب لوگوں کو دکھانے کی کوشش کی۔ ''اس میں تمہاری ممی اور ڈیڈی تمہارے گھر کے باہر کھڑے ہیں...... اور اس بھٹ کو تم اپنا گھر کہتے ہو...... تمہاری ممی کتنی موٹی اور ناٹی ہیں...... ہے نا؟''

رون کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا اور وہ فرطِ طیش سے کانپنے لگا۔ تمام طلباء اس کی طرف عجیب سی نظروں سے گھور رہے تھے۔

''دفع ہو جاؤ...... ملفوائے!'' ہیری نے درشت لہجے میں کہا۔ ''چلو رون......''

''اوہ! تم بھی اتنی سخت گرمی میں ان کے گھر میں ٹھہرے ہوئے تھے...... ہے نا پوٹر!'' ملفوائے نے استہزائیہ انداز میں مذاق اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے سچ سچ بتاؤ کہ کیا اس کی ممی واقعی اتنی موٹی ہیں یا پھر تصویر میں ایسی دکھائی دے رہی ہیں۔''

''تم اپنی ممی کے بارے میں بتاؤ ملفوائے!'' ہیری نے تنک کر کہا۔ اس نے اور ہرمائنی، دونوں نے رون کے چوغے کو پیچھے سے کس کر پکڑ رکھا تھا کہ کہیں وہ غصے میں اس پر چھلانگ نہ لگا دے۔ ''ان کے چہرے پر ایسا تاثر کیوں رہتا ہے کہ جیسے ان کی ناک کے نیچے گوبر لگا ہو؟ کیا وہ ہمیشہ ہی ایسی ہی دکھائی دیتی ہیں یا پھر ایسا اس لئے تھا کہ تم ان کے ساتھ تھے؟''

ملفوائے کا زرد چہرہ تھوڑا گلابی ہو گیا۔ ''میری ممی کی بے عزتی کرنے کی جرأت مت کرنا پوٹر......''

''تو پھر اپنا غلیظ منہ کو بند رکھا کرو......'' ہیری نے ملفوائے کی طرف اپنی پشت کر کے مڑتے ہوئے کہا۔

'دھاڑ......'

کئی لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ ہیری کو ایسا لگا جیسے کوئی سفید گرم چیز اس کے چہرے کو چھوتی ہوئی نکل گئی ہو۔ اس نے چھڑی نکالنے کیلئے چوغے میں ہاتھ ڈالا لیکن وہ چھڑی نکال پاتا۔ اس سے پہلے اسے دھاڑ جیسی ایک تیز اور بھاری آواز سنائی دی۔ بڑے ہال میں ایک بلند آواز گونجی۔

''ایسا اب کبھی مت کرنا لڑکے......''

ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ پروفیسر موڈی سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے لنگڑاتے ہوئے اندر آ رہے تھے۔ ان کی چھڑی باہر نکلی ہوئی تھی اور ایک سفید نیولے کی طرف تنی ہوئی تھی جو پتھریلے فرش پر کانپ رہا تھا۔ یہ نیولا ٹھیک اسی جگہ پر تھا جہاں ملفوائے کھڑا تھا۔

بڑے ہال میں دہشت بھری خاموشی چھا گئی۔ پروفیسر موڈی کے علاوہ وہاں کوئی بھی سانس تک نہیں لے پا رہا تھا۔ وہ ہیری کی طرف دیکھنے کی لئے مڑے۔ یعنی ان کی صحیح آنکھ اب ہیری کے چہرے پر گڑی ہوئی تھی جبکہ ان کی دوسری آنکھ ان کے پچھلے حصے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''تمہیں چوٹ تو نہیں لگی......؟'' پروفیسر موڈی نے غراتے ہوئے ہیری سے پوچھا۔ ان کی آواز دھیمی اور بھرائی ہوئی تھی۔

''نہیں...... بال بال بچ گیا۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''اسے ہاتھ مت لگانا......'' پروفیسر موڈی چلا کر بولے۔

''ہاتھ مت لگانا......مگر کسے؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''میں تم سے نہیں......اُس سے کہہ رہا ہوں۔'' پروفیسر موڈی نے اپنے پیچھے کریب اور گوئل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جو سفید نیولے کو اُٹھانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اب وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ پروفیسر موڈی کی نیلی آواز جادوئی تھی جو ان کے پیچھے کی طرف ہونے والی حرکات وسکنات بھی دیکھ سکتی تھی۔

پروفیسر موڈی لنگڑاتے ہوئے کریب، گوئل اور سفید نیولے کی طرف بڑھے۔ انہیں دیکھ کر سفید نیولے نے دہشت بھری چیخ ماری اور اگلے ہی پل تہہ خانے کی طرف دوڑ لگا دی۔

''نہیں......اتنی جلدی نہیں......'' پروفیسر موڈی گرجتے ہوئے بولے اور انہوں نے دوبارہ اپنی چھڑی نیولے کی طرف کر دی۔ نیولا ہوا میں دس فٹ تک اچھلا اور دھم کی آواز کے ساتھ فرش پر جا گرا۔ پھر وہ ایک بار پھر اچھلا......

''مجھے وہ لوگ بالکل پسند نہیں ہیں جو اپنے مخالف پر پیٹھ سے وار کرتے ہیں۔'' پروفیسر موڈی غصیلے انداز میں گرجے اور نیولا درد سے چیختے ہوئے اور اونچا اچھلتا رہا۔ ''یہ انتہائی بزدلی کا، گھناؤنا اور گھٹیا کام ہے......''

''دوبارہ کبھی ایسا مت کرنا......'' وہ ایک ایک لفظ چبا کر بول رہے تھے۔ نیولا بار بار پتھر کے فرش پر گرتا اور پھر ہوا میں اونچا اچھل جاتا۔

''پروفیسر موڈی......'' ایک صدمہ سے بھری ہوئی تیکھی آواز ہال میں گونجی۔

پروفیسر میک گوناگل ہاتھ میں کتاب لئے سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترتی ہوئی دکھائی دیں۔

''ہیلو پروفیسر میک گوناگل......'' پروفیسر موڈی نے اطمینان کے ساتھ جواب دیا اور نیولا کچھ زیادہ ہی اونچا اچھال دیا۔

''اوہ......یہ آپ......کیا کر رہے ہیں؟'' پروفیسر میک گوناگل نے پریشان ہو کر پوچھا۔ ان کی فکرمند نظریں ہوا میں اچھلتے ہوئے نیولے پر جمی ہوئی تھیں۔

''اسے تھوڑا سبق سکھا رہا ہوں......'' پروفیسر موڈی نے پرسکون لہجے میں کہا۔

''سبق سکھا رہے ہیں......موڈی! کیا یہ کوئی طالبعلم ہے؟'' پروفیسر میک گوناگل چیخیں اور ان کے ہاتھ سے کتاب گر گئی۔

''آپ کا اندازہ صحیح ہے......'' پروفیسر موڈی نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں......'' پروفیسر میک گوناگل زور سے چیخیں۔ وہ بھاگتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتریں اور انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ ایک پل بعد ایک تیز آواز کے ساتھ ڈریکو ملفوائے دوبارہ نظر آنے لگا۔ وہ فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے سنہرے بال اس کی گلابی چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔ وہ گھبرا کر کھڑا ہو گیا۔

''پروفیسر موڈی! ہم سزا دینے کیلئے بچوں پر بھیس بدل چوپائی جادو کا استعمال نہیں کرتے ہیں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کمزور سی آواز میں کہا۔ ''واضح طور پر پروفیسر ڈمبل ڈور نے آپ کو یہ بتایا ہی ہوگا......''

''ہوسکتا ہے کہ انہوں نے بتایا ہو......'' پروفیسر موڈی نے لاپروائی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ وہ ایک ہاتھ سے اپنی ٹھوڑی بجا رہے تھے۔ ''لیکن مجھے لگا کہ صحیح طرح سے سبق سکھانے کا یہی صحیح طریقہ ہوگا......''

''پروفیسر موڈی! طلباء کی غلطیوں پر ہم سزا دیتے ہیں یا پھر ڈھٹائی اختیار کرنے کی وجہ سے اس فریق کے منتظم سے اس کی شکایت کی جاتی ہے۔''

''تب تو میں یہ کام بھی کروں گا۔'' پروفیسر موڈی نے ملفوائے کو بہت ناپسندیدگی سے گھورتے ہوئے کہا۔

فرش کی چوٹوں کی تکلیف اور بھرے ہال میں ہونے والی بے عزتی کی وجہ سے ملفوائے کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔ اس نے موڈی کی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور بڑبڑانے لگا۔ جس میں 'میرے ڈیڈی' ہی سمجھ آپایا تھا۔

''اوہ ہاں؟'' پروفیسر موڈی نے دھیرے سے کچھ قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ جس سے ہال میں ان کے لکڑی کے پیر کی ٹھک ٹھک کی آواز گونجنے لگی۔ ''میں تمہارے ڈیڈی کو بہت پہلے سے جانتا ہوں لڑکے......تم انہیں بتا دینا کہ موڈی ان کے ہونہار بیٹے پر کڑی نظر رکھ رہا ہے......تم انہیں میری طرف سے یہ بتا دیا......اوہ! تمہارے فریق کا منتظم سنیپ ہوگا...... ہے نا؟''

''ہاں!'' ملفوائے نے چڑ کر کہا۔

''اوہ! ایک اور پرانا دوست......'' پروفیسر موڈی نے غرا کر کہا۔ ''میں سنیپ سے بات چیت کرنے کیلئے بے تاب ہوں......چلو مجھے اس کے پاس لے چلو......'' انہوں نے ملفوائے کو بازو سے پکڑا اور اسے تہہ خانے کی طرف کھینچتے ہوئے لے گئے۔

پروفیسر میک گوناگل نے فکرمندی سے کچھ پل تک ان کی طرف دیکھا پھر انہوں نے اپنی گری ہوئی کتاب کو دیکھا۔ انہوں نے چھڑی کا رُخ اس کی طرف کیا۔ کتاب اپنی جگہ سے اچھلی اور ہوا میں اُڑتی ہوئی ان کے ہاتھوں میں آگئی۔

''میرے ساتھ ابھی کوئی بات مت کرنا......'' رون نے دھیرے سے ہیری اور ہرمائنی کو کہا۔ پھر وہ کچھ پل بعد گری فنڈر کی میز پر بیٹھ گئے۔ ہر طرف طلباء اور طالبات سر جوڑے دلچسپی اور خوف بھرے انداز میں نیولے والے حادثے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

''کیوں کیا ہوا......؟'' ہرمائنی نے حیرت سے رون سے پوچھا۔

''میں اس عجیب حادثے کو اپنی یادداشت میں ہمیشہ کیلئے محفوظ کر لینا چاہتا ہوں۔'' رون نے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے اور اپنے چہرے پر مسرت انگیز جذبات بکھیرتے ہوئے کہا۔ ''ڈریکو ملفوائے......اچھلتا ہوا سفید نیولا......'' ہیری اور ہرمائنی دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ ہرمائنی نے ہاتھ بڑھا کر سب کیلئے کھانا نکالا اور سنہری پلیٹیں ان کے سامنے کر دیں۔

''ویسے ملفوائے کو حقیقت میں کوئی گہری چوٹ لگ سکتی تھی۔'' وہ دھیمی آواز میں بولی۔ ''یہ اچھا ہوا کہ پروفیسر میک گوناگل نے انہیں بروقت روک دیا......''

''ہرمائنی!'' رون غصے سے اپنی آنکھیں دوبارہ کھولتے ہوئے بولا۔ ''تم میری زندگی کے سب سے حسین پل کو برباد کر رہی ہو۔''

ہرمائنی نے بے چینی سے آہ بھری اور ایک بار پھر جلدی جلدی کھانا ٹھونسنے لگی۔

''اب یہ مت کہنا کہ تم آج شام کو بھی لائبریری جا رہی ہو۔'' ہیری نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جانا ہی پڑے گا...... بہت کام پڑا ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''لیکن تم نے تو ہمیں کہا تھا کہ پروفیسر وکٹر نے تمہیں کوئی ہوم ورک نہیں دیا ہے؟''

''وہ پڑھائی کا کام نہیں ہے۔'' اس نے کہا۔ پانچ منٹ میں ہرمائنی نے اپنی پلیٹ صاف کر دی اور پھر دندناتی ہوئی لائبریری کی طرف چلی گئی۔ جیسے ہی وہ گئی تو فریڈ ویزلی آ کر خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ دھیمی آواز میں بولا۔ ''موڈی تو بہت زبردست جادوگر ہیں۔''

''ایک عام جادوگر سے کہیں زیادہ زوردار......'' جارج نے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے ہیری اور رون کو بتایا۔ ''آج دوپہر کو انہوں نے ہماری کلاس میں پڑھایا تھا۔''

''وہ کیا پڑھاتے ہیں......؟'' ہیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

فریڈ، جارج اور لی جارڈن نے ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

''آج تک ایسی کلاس نہیں ہوئی......'' فریڈ نے کہا۔

''وہ سچ مچ تاریک جادو جانتے ہیں......'' لی جارڈن نے ہنس کر کہا۔

''کیا جانتے ہیں؟'' رون نے حیرت بھری آواز میں پوچھا۔

''وہ جانتے ہیں کہ یہ کام کیسے کیا جاتا ہے؟'' جارج نے جلدی سے کہا۔

''کون سا کام......؟'' ہیری بھی کچھ نہیں سمجھ پایا تھا۔

''تاریک شیطانی جادو کا مقابلہ کیسے کیا جاتا ہے؟'' فریڈ نے جوشیلی آواز میں کہا۔

''انہیں اس بارے میں کافی گہرا علم حاصل ہے۔'' جارج بولا۔

''کمال کے آدمی ہیں۔'' لی جارڈن نے لقمہ دیا۔

رون نے اپنے بستے میں ہاتھ ڈال کر ٹائم ٹیبل نکالا۔ پھر وہ مایوسی بھری آواز میں بولا۔

''ان کی کلاس تو جمعرات تک نہیں ہوگی......''

☆☆☆☆

چودھواں باب

ناقابل معافی وار

اگلے دو دن میں کوئی اہم واقعہ رونما نہیں ہوا۔ بر احادثہ آپ صرف اسی کو مان سکتے ہیں کہ نیول لانگ باٹم نے جادوئی مرکبات کی کلاس میں اپنی چھٹی کڑاہی بھی تیز آنچ پر پگھلادی تھی۔ پروفیسر سنیپ میں گرمیوں کے بعد سے گری فنڈر کے طلباء کیلئے اور بھی زیادہ انتقامی جذبہ پیدا ہو چکا تھا۔اس لئے انہوں نے نیول کی غلطی کا پورا پورا فائدہ اُٹھایا اور اسے سینگوں والے مینڈکوں کی آنتیں نکالنے کی سزا سنائی، وہ بھی ایک بڑا بیرل بھرنے کی۔ یہ کام کرنے کے بعد جب نیول واپس لوٹا تھا تو اس کی حالت بے حد خراب تھی۔ ہرمائنی نے نیول کو امدادی جادوئی کلمہ سکھانے لگی تا کہ وہ اپنے ناخنوں میں پھنسی ہوئی آلائشوں کے ٹکڑوں کو باہر نکال سکے۔

''تم جانتے ہو کہ ان دنوں سنیپ کا مزاج اتنا خراب کیوں رہتا ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''ہاں...... پروفیسر موڈی کے باعث!'' ہیری نے دوٹوک جواب دیا۔

سب لوگ یہ بات بخوبی جانتے تھے کہ سنیپ دراصل تاریک جادو سے تحفظ والا مضمون پڑھانے کیلئے شدت کی خواہش رکھتے تھے لیکن انہیں لگاتار چوتھے سال بھی اس کی اجازت نہیں مل پائی تھی۔سنیپ تاریک جادو سے تحفظ کے مضمون کے تمام اساتذہ کو ناپسند کرتے تھے اور وہ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار ان کے سامنے کرنے سے قطعاً نہیں ہچکچاتے تھے۔لیکن پروفیسر میڈ آئی موڈی کے سامنے وہ بہت محتاط رہتے تھے اور مناسب رویئے سے پیش آتے تھے۔ جب بھی ہیری نے دونوں کو ساتھ ساتھ دیکھا...... کھانے کے وقت یا راہداری میں ایک دوسرے کے سامنے گزرتے وقت...... اسے یہی لگا کہ سنیپ پروفیسر موڈی کی آنکھوں سے بچنے کی کوشش کرتے تھے۔ان کی قدرتی آنکھ سے بھی اور نیلی جادوئی آنکھ سے بھی......

''میرا خیال ہے کہ سنیپ ان سے خوفزدہ رہتے ہیں۔'' ہیری نے سوچتے ہوئے کہا۔

''ذرا تصور تو کرو...... پروفیسر موڈی، پروفیسر سنیپ کو سینگوں والے مینڈک میں بدل دیں۔'' رون نے اوپر خلاؤں میں دیکھتے ہوئے کہا۔''اور انہیں ان ہی کے تہہ خانے میں ہوا میں اچھال اوپر نیچے اچھال رہے ہوں......''

گری فنڈر کے چوتھے سال کے طلباء پروفیسر موڈی کی پہلی کلاس میں جانے کیلئے کچھ زیادہ ہی بے تاب دکھائی دیتے تھے۔ وہ

لنچ کرنے فوراً بعد کلاس روم کی طرف بھاگ بھاگ کر جانے لگے۔ وہ سکول کی گھنٹی بجنے سے پہلے ہی کمرۂ جماعت کے باہر قطار بنا کر کھڑے ہو چکے تھے۔ صرف ایک ہی فرد ایسا تھا جو وہاں ابھی تک نہیں پہنچا تھا...... وہ ہرمائنی تھی جو گھنٹی بجنے کے بعد وہاں پہنچی تھی۔

''میں......'' ہرمائنی نے کچھ کہنا چاہا۔

''لائبریری میں تھی......'' ہیری نے اس کا جملہ فوراً پورا کر دیا۔ ''جلدی کرو ورنہ ہمیں پیچھے والی نشستوں پر بیٹھنا پڑے گا۔''

کلاس روم کا دروازہ کھلتے ہی وہ اندر گئے اور استاد والی میز کے بالکل سامنے والی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنے بستوں میں سے 'تاریک قوتیں۔ ذاتی دفاع کی خود رہنمائی' نامی کتاب نکال کر اپنے سامنے رکھ لی تھی اور وہ بے صبری سے پروفیسر موڈی کا انتظار کرنے لگے۔ جو خاص بات ہوئی، وہ یہی تھی کہ راہداری میں پروفیسر موڈی کے لکڑی والے پاؤں کی ٹھک ٹھک زور زور سے سنائی دے رہی تھی۔ وہ لنگڑاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔ وہ ہمیشہ کی طرح عجیب اور ڈراؤنے دکھائی دے رہے تھے۔ طلباء کو ان کے چوغے کے نیچے سے لکڑی کا پیر جھانکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''تم لوگ اپنی کتابیں سمیٹ کر بستوں میں رکھ لو......'' وہ اپنی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھتے ہوئے غرائے۔ ''تمہیں ان کی ضرورت نہیں پڑے گی۔''

تمام طلباء نے جلدی سے اپنی کتابیں واپس بستوں میں ڈالنا شروع کر دیں۔ رون ان کی طرف کافی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ پروفیسر موڈی نے رجسٹر باہر نکالا اور اپنے سفید اور بھورے کھچڑی بالوں کو اپنے ماتھے اور جلے ہوئے چہرے سے پیچھے ہٹایا۔ وہ طلباء کی حاضری لینے لگے۔ ان کی قدرتی آنکھ ناموں کی فہرست پر جمی ہوئی تھی جبکہ جادوئی آنکھ چاروں طرف بغور جائزہ لے رہی تھی۔ وہ ہر اس طالبعلم پر ٹک جاتی تھی جو اپنے نام پر ہاتھ کھڑا کر کے 'یس' پکارتا تھا۔

''ٹھیک ہے......'' انہوں نے رجسٹر ہٹاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے پروفیسر لوپن نے خط لکھ کر تمہاری کلاس کی قابلیت کے بارے میں بتا دیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ تم لوگوں میں تاریک قوتوں سے مقابلہ کرنے کی عمدہ صلاحیت اور اچھا علم پایا جاتا ہے۔ تم لوگ چھلاوے، سرخ ٹوپی، ہنکی پنکی، اَجبوط اور بھیڑیائی انسان کے بارے میں پڑھ چکے ہو...... ٹھیک ہے نا!''

تمام طلباء نے اثبات میں سر ہلایا۔

''لیکن تم شیطانی کلمات کے واروں کا مقابلہ کرنے میں پیچھے ہو...... بہت پیچھے ہو۔'' پروفیسر موڈی نے کہا۔ ''اس لئے میں تمہیں یہ بتاؤں گا کہ جادوگر ایک دوسرے کا کتنا برا حشر کر سکتے ہیں۔ تاریک جادو سے کیسے نبٹا جا سکتا ہے؟...... تمہیں یہ سکھانے کیلئے میرے پاس صرف ایک سال ہے......''

''کیوں؟ آپ اس کے بعد یہاں نہیں رُکیں گے......؟'' رون کے منہ سے نکل گیا۔

پروفیسر موڈی کی جادوئی آنکھ گھومی اور رون کے چہرے کو گھورنے لگی۔ رون کا چہرہ فق پڑ گیا۔ لیکن ایک ہی پل بعد پروفیسر

موڈی کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ہیری نے انہیں پہلی بار مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کا بری طرح سے رگیدا اور جلا ہوا چہرہ اور بھی زیادہ مڑ تڑ سا گیا۔لیکن سب کو یہ دیکھ کر راحت کا احساس ہوا کہ وہ مسکرانے جیسا دوستانہ کام بھی کر سکتے ہیں۔رون کا چہرہ پھر سے ہلکا پھلکا دکھائی دینے لگا۔

''تم آرتھر ویزلی کے بیٹے ہو...... ہے نا؟'' پروفیسر موڈی نے کہا۔''تمہارے باپ نے کچھ دن پہلے مجھے بہت بڑی مصیبت سے بچایا تھا...... ہاں! میں یہاں صرف ایک ہی سال تک رُکوں گا۔ڈمبل ڈور کی پرزور درخواست پر...... ایک سال بعد میں اپنی پرسکون ریٹائرمنٹ کی زندگی میں واپس لوٹ جاؤں گا۔''

وہ روکھے پن سے ہنسے اور پھر انہوں نے اپنے گانٹھ دار ہاتھوں سے تالی بجائی۔

''تو...... اب براہ راست پڑھائی شروع کرتے ہیں...... جادوئی وار...... یعنی جادوئی کلمات کے ذریعے کسی پر حملہ کرنا...... جادوئی وار...... کئی طرح کے ہوتے ہیں اور ان کی قوتیں بھی الگ الگ طرح کی ہوتی ہیں۔ دیکھو! جادوئی محکمے کی ہدایات کے مطابق مجھے تمہیں صرف جادوئی وار سے مقابلہ کرنے کا فن سکھانے کی اجازت ہے۔ مجھے یہی سکھانا چاہئے اور بات کو یہیں ختم کر دینا چاہئے، جب تک تم لوگ چھٹے سال میں نہ پہنچ جاؤ...... تب تک مجھے یہ ہرگز نہیں بتانا چاہئے کہ غیر قانونی شیطانی جادوئی وار کیسے کئے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ کیسے نبٹا جاتا ہے؟ ایسا مانا جاتا ہے کہ جب تک تم لوگ اتنے بڑے نہ ہو جاؤ کہ ان سے مقابلہ کر سکو۔لیکن تمہارے بارے میں پروفیسر ڈمبل ڈور کی رائے بہت اچھی ہے۔انہیں لگتا ہے کہ تم ان سے آسانی نبٹ سکتے ہو اور مجھے بھی لگتا ہے کہ تمہیں ان جادوئی وار کے بارے میں جتنی جلدی معلوم ہو جائے اتنا ہی اچھا رہے گا۔تم کسی ایسی چیز سے ذاتی دفاع کیسے کر سکتے ہو؟ جسے تم نے دیکھا ہی نہ ہو۔ جو جادوگر تم پر غیر قانونی جادوئی حملہ کرے گا وہ تمہیں یہ کبھی نہیں بتائے گا کہ وہ کیا کرنے والا ہے؟ وہ یہ کام شرافت یا ہمدردی سے نہیں کرے گا۔اس لئے تمہیں تیار رہنے کی ضرورت ہے۔تمہیں ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے...... مس براؤن! میرے پڑھاتے وقت آپ اسے دور ہٹا دیں۔''

لیونڈرا چانک اچھل پڑی اور جھینپ سی گئی۔ وہ میز کے نیچے سے پاروتی کو اپنا زائچہ دکھا رہی تھی۔سب سمجھ گئے کہ پروفیسر موڈی کی جادوئی آنکھ ٹھوس لکڑی کے پار بھی جھانک سکتی تھی جس طرح یہ ان کے سر کے پیچھے کی طرف دیکھ سکتی تھی۔

''تو کیا تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہے کہ جادوگروں کے قانون میں کن جادوئی واروں کے استعمال کرنے پر سب سے زیادہ سزا ملتی ہے؟''

کئی ہاتھ ہوا میں جھجکتے ہوئے اُٹھے جس میں رون اور ہرمائنی کے ہاتھ بھی شامل تھے۔ پروفیسر موڈی نے رون کی طرف اشارہ کیا۔حالانکہ ان کی جادوئی آنکھ ابھی تک لیونڈر تک جمی ہوئی تھی۔

''میرے ڈیڈی نے مجھے ایک جادوئی وار کے بارے میں بتایا تھا...... شاید جبر کٹ وار!''

''اوہ ہاں!'' پروفیسر موڈی نے خوش ہو کر کہا۔ ''تمہارے ڈیڈی اس کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہوں گے۔ ایک ایسا وقت بھی تھا جب جبر کٹ جادوئی وار کی وجہ سے محکمے کو سخت پریشانی اُٹھانا پڑی تھی۔''

پروفیسر موڈی اپنے لکڑی کے پیر پر زور دے کر کھڑے ہوگئے اور انہوں نے اپنی میز کی دراز کھولی۔ اس میں سے کانچ کی ایک چھوٹی ڈبیا باہر نکالی۔ اس کے اندر تین بڑی بڑی مکڑیاں چل رہی تھیں۔ رون یہ دیکھ کر تھوڑا پیچھے ہٹ گیا...... اسے مکڑیوں سے سخت نفرت تھی۔

پروفیسر موڈی نے ڈبیا میں ہاتھ ڈال کر ایک مکڑی کو پکڑ کر باہر نکالا اور اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا تاکہ سب لوگ اسے آسانی سے دیکھ سکیں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی چھڑی مکڑی کی طرف کی اور بڑبڑا کر بولے..... ''ایمپیروسم!''

مکڑی پروفیسر موڈی کی ہتھیلی سے ریشم کے ایک دھاگے پر اچھلی اور آگے پیچھے ایسے ڈولنے لگی جیسے جھولا جھول رہی ہو۔ اس نے اپنے پیر کس کر آپس میں باندھ رکھے تھے پھر وہ پیچھے کی طرف الٹ گئی۔ وہ دھاگے کو توڑ کر میز کے اوپر کودی اور گول گول گھومنے لگی۔ پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی لہرائی۔ مکڑی فوراً اپنے پچھلے دو پیروں پر کھڑی ہو کر ناچنے لگی۔

سبھی لوگ یہ تماشہ دیکھ کر ہنس رہے تھے..... سوائے اس مکڑی کے۔

''تم لوگوں کو یہ دلچسپ لگ رہا ہے نا؟'' وہ غرائے۔ ''اگر کوئی تمہارے ساتھ ایسا سلوک کرے تب بھی تمہیں یہ اتنا ہی مزیدار لگے گا؟''

یکدم سب کے منہ بند ہوگئے اور وہ سنجیدہ ہو کر دیکھنے لگے۔

''مکمل طور پر قبضہ......'' پروفیسر موڈی نے دھیرے سے کہا جب مکڑی ایک بار پھر قلابازیاں کھانے لگی تھی۔ ''میں اسے حکم دوں گا تو یہ کھڑکی سے باہر کود جائے گی، پانی میں خود کو ڈبو دے گی یا تم میں سے کسی کی گردن پر چپک کر نیچے کپڑوں میں گھس جائے گی......''

یہ سن کر رون کی کپکپی چھوٹ گئی۔

''برسوں پہلے بہت سے جادوگروں اور جادوگرنیوں کو جبر کٹ وار سے شکست دی جاتی تھی۔'' پروفیسر موڈی نے آگے کہا۔ ہیری سمجھ گیا کہ ان دنوں کی بات کر رہے ہیں جب والڈی مورٹ پورے عروج پر تھا۔ ''محکمے کے لوگوں کو یہ پتہ لگانے میں بڑی دقت آتی تھی کہ کون جادوئی وار کی بدولت مجبوری میں کام کر رہا تھا اور کون اپنی خواہش سے کام کر رہا تھا۔''

''جبر کٹ جادوئی وار سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور میں تمہیں سکھاؤں گا کہ یہ کام کیسے کیا جا سکتا ہے؟ لیکن اس میں اعلیٰ کردار کی سچی قوت کی ضرورت پڑتی ہے جو ہر فرد میں نہیں ہوتا ہے۔ اگر اس سے بچ سکو تو بچنا ہی بہتر ہے..... سب ہوشیار!'' وہ چلا کر بولے جس کی وجہ سے ہر کوئی اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ پروفیسر موڈی قلابازیاں کھاتی مکڑی کو پکڑا اور دوبارہ ڈبیا میں ڈال دیا۔

''کسی کو کسی اور جادوئی وار کے بارے میں پتہ ہے؟ کوئی اور غیر قانونی جادوئی وار؟''

ہرمائنی کا ہاتھ ایک بار پھر ہوا میں اُٹھ گیا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ نیول کا ہاتھ بھی اُٹھ گیا تھا۔ عام طور پر نیول صرف ایک ہی کلاس میں سوال کے جواب دیتا تھا...... جادوئی جڑی بوٹیوں کی کلاس میں...... جو اس کا سب سے پسندیدہ مضمون تھا۔ نیول اپنی ہمت پر خود بھی حیران دکھائی دے رہا تھا۔

''ہاں تم بتاؤ......'' پروفیسر موڈی کی انگلی گھومتے ہوئے نیول پر آ کر رُک گئی تھی۔

''ایک جادوئی وار ہے...... سفاککٹ وار!'' نیول نے دھیمے لہجے لیکن واضح آواز میں کہا۔

پروفیسر موڈی اب اپنی آنکھوں سے نیول کو بڑے غور سے دیکھ رہے تھے۔

''تم لانگ باٹم ہو...... ہے نا!'' انہوں نے پوچھا اور ان کی جادوئی آنکھ طلباء کی نام والے رجسٹر کو دیکھنے لگی۔ نیول نے گھبرا کر سر ہلایا لیکن پروفیسر موڈی نے اس سے مزید کوئی سوال نہیں پوچھا۔ کلاس کی طرف دیکھتے ہوئے انہوں نے کانچ کی ڈبیا میں سے دوسری مکڑی باہر نکالی۔ انہوں نے اسے میز پر رکھ دیا۔ جہاں وہ سکون سے بیٹھی رہی۔ وہ شاید ملنے سے بھی ڈر رہی تھی۔

''سفاک کٹ جادوئی وار......'' پروفیسر موڈی نے کہا۔ ''ہم مکڑی کو تھوڑا بڑا کر دیتے ہیں تا کہ یہ تم لوگوں کو صحیح طرح دکھائی دے۔'' انہوں نے اپنی چھڑی مکڑی کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ''بڑی ہو جاؤ......'' مکڑی پھول گئی اور کئی گنا بڑی دکھائی دینے لگی۔ اب تو رون نے ڈر کے مارے اپنی کرسی تھوڑی پیچھے کھسکا لی تھی اور پروفیسر موڈی کی پہنچ سے جتنا دور ہو سکتا تھا اتنی دور ٹیک لگا کر پیچھے ہٹ گیا۔ پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی کی نوک مکڑی کی طرف کی اور بڑبڑا کر کہا۔

''اینگوریسم......''

مکڑی کے پیر فوراً اس کے بدن کی طرف مڑ گئے۔ وہ پلٹ گئی اور بری طرح سے تڑپنے لگی اور ادھر ادھر لڑھکیاں کھانے لگی۔ اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی لیکن ہیری جانتا تھا کہ اگر وہ بول سکتی تو اس وقت یقیناً اذیت سے چیخ رہی ہوتی۔ پروفیسر موڈی نے اب بھی اپنی چھڑی نہیں ہٹائی...... مکڑی کے تڑپنے میں کافی شدت پیدا ہو گئی تھی۔ وہ خود کو بچانے کی کوشش میں چھڑی کی نوک سے دور ہٹنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔

''اسے روک دیجئے سر!'' کمرے کی گہری خاموشی میں ہرمائنی کی تیکھی آواز گونجی۔

ہیری نے پلٹ کر ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی مکڑی کو نہیں بلکہ نیول کی طرف لگاتار دیکھ رہی تھی۔ ہیری نے بھی گردن گھما کر نیول کی طرف دیکھا۔ نیول سامنے والے ڈیسک کو کس کر پکڑے ہوئے تھا۔ اس کے ہاتھ سفید تھے اس کی آنکھیں دہشت کے مارے پھٹی پڑی تھیں۔

پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی پیچھے ہٹا لی۔ مکڑی کے پاؤں پرسکون ہو گئے لیکن وہ اب بھی کانپ رہے تھے۔ ''کریکوسم!'' پروفیسر موڈی نے دھیمی آواز میں کہا۔ مکڑی اپنی اصلی حالت میں آ گئی۔ انہوں نے اسے ڈبیا میں ڈال کر گرجتے ہوئے کہا۔

''ناقابل برداشت درد...... اگر تمہیں سفاک کٹ جادوئی وار سے حملہ کرنا آتا ہو......تو کسی کو ستانے کیلئے تمہیں چابک یا چاقو کی ضرورت نہیں ہوگی......ایک زمانے میں یہ جادوئی وار بھی مقبول اور قابل استعمال تھا۔''

''ٹھیک ہے......کسی کو تیسرے جادوئی وار کے بارے میں معلوم ہے؟'' انہوں نے پوچھا۔

ہیری نے چاروں طرف دیکھا سبھی یہ سوچ رہے تھے کہ آخری مکڑی کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے؟ ہرمائنی کا تیسری بار دھیرے سے ہاتھ ہلا اور اوپر اُٹھ گیا۔

''بتاؤ......'' پروفیسر موڈی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جھٹ کٹ وار......'' ہرمائنی دھیمے سے کہا۔

کئی لوگوں نے اس کی طرف گھبرا کر دیکھا جن میں رون بھی شامل تھا۔

''اوہ!'' پروفیسر موڈی نے چونک کر کہا ایک ہلکی سی مسکان ان کے چہرے پر رینگ گئی۔ ''ہاں! آخری اور سب سے بھیانک جھٹ کٹ وار......چٹ پٹ موت......ہلاک کرنے والا جادوئی وار!''

انہوں نے اپنا ہاتھ کانچ کی ڈبیا میں دوبارہ ڈالا۔ ایسا لگا جیسے تیسری مکڑی کو سمجھ میں آ گیا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ وہ ان کی انگلیوں سے بچنے کیلئے کانچ کی دیوار سے ٹکرا کر ادھر ادھر بھاگنے لگی۔ لیکن پروفیسر موڈی نے اسے پکڑ کر میز پر پٹخ دیا۔ مکڑی لکڑی کی سطح پر دہشت میں تیزی سے بھاگنے لگی۔ پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی سیدھی کی اور اسی وقت ہیری کو عجیب جھرجھری کا احساس ہوا۔

''ایوداکوڈیسم......!'' وہ سفاکانہ لہجے میں گرجے۔

سبز روشنی کی آنکھیں چندھیا دینے والی چمک پیدا ہوئی۔ ایسا لگا جیسے کوئی دیوہیکل چیز ہوا میں اُڑ رہی تھی......فوراً مکڑی پلٹ کر الٹ گئی۔ اس پر کوئی نشان نہیں تھا لیکن وہ ساکت ہو چکی تھی۔ کئی لڑکیوں کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ جب مکڑی بھاگ کر رون کی طرف بڑھ رہی تھی تو وہ پیچھے ہٹنے کی کوشش میں اپنی نشست سے گرتے گرتے بچا تھا۔

پروفیسر موڈی نے مری ہوئی مکڑی کو میز سے نیچے فرش پر پھینک دیا۔ وہ ہیری کی طرف مڑے اور بولے۔ ''یہ اچھا نہیں ہے۔ بالکل بھی اچھا نہیں ہے......اور اس کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ اس سے بچنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ آج تک اس سے صرف ایک ہی انسان بچا ہے اور وہ اس وقت میرے ٹھیک سامنے بیٹھا ہوا ہے......''

ہیری کا چہرہ سرخ ہو گیا جب پروفیسر موڈی کی دونوں آنکھیں اس پر مرکوز ہو گئیں۔ اس نے محسوس کیا کہ باقی سب لوگ بھی اس کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔ ہیری سیاہ تختے کو خالی نظروں سے گھورنے لگا حالانکہ اس کا دماغ اس طرف بالکل نہیں تھا......

تو اس کے ماں باپ کی موت اس طرح ہوئی تھی......ٹھیک اسی مکڑی کی طرح۔ کیا ان کے بدن پر بھی کوئی نشان نہیں بنا ہوگا؟ کیا

انہوں نے صرف سبز روشنی کی چمک ہی دیکھی ہوگی؟ تیزی سے آتی ہوئی موت کی آواز سنی ہوگی اور پھر ان کے بدن سے جان نکل گئی ہوگی؟ ہیری تین سال سے اپنے ماں باپ کی موت کو مختلف زاویوں سے اپنے ذہن کے دریچوں دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔اسی وقت سے جب اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ کار حادثے میں نہیں بلکہ ایک خوفناک جادوگر کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے۔ ہیری کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ اس رات کو کیا ہوا تھا؟ کیسے وارم ٹیل نے اس کے ماں باپ کے ٹھکانے کا راز والڈی مورٹ کو بتا دیا تھا، جو ان کے گھر پر آیا تھا۔ کیسے ہیری کے ڈیڈی جیمس پوٹر نے والڈی مورٹ کو روکنے کی کوشش کی تھی؟ کیسے انہوں نے چیخ کر اپنی بیوی للّی سے کہا تھا کہ وہ ہیری کو لے کر بھاگ جائے؟ کیسے والڈی مورٹ نے ہیری کے ڈیڈی کو پہلے ہلاک کیا اور پھر اس کی ماں للّی پوٹر کی طرف بڑھا۔اس نے للّی کو ایک طرف ہٹنے کیلئے کہا تاکہ وہ ہیری کو بھی مار سکے......لیکن للّی نہیں ہٹی۔ کیسے للّی نے والڈی مورٹ سے کہا کہ وہ ہیری کے بجائے اس کی جان لے لے...... یہ سن کر والڈی مورٹ نے للّی کو بھی مار ڈالا......اور پھر اس کے بعد اس نے اپنی چھڑی ہیری کی طرف تان لی...... ہیری یہ ساری باتیں اس لئے جانتا تھا کہ گذشتہ سال روح کھچڑوں سے الجھتے وقت اس نے اپنے ممی ڈیڈی کی آوازیں سنی تھیں۔روح کھچڑوں میں یہ بھیانک طاقت ہوتی ہے کہ ان کے سامنے آتے ہی ان کے شکار کو اپنی زندگی کی سب سے برے لمحات اور حادثات یاد آجاتے ہیں اور وہ مایوسی کی گہری دلدلوں میں ڈوب کر رہ جاتا ہے......

پروفیسر موڈی ایک بار پھر بولنے لگے تھے۔ ہیری کو ان کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ بہت کوشش کے بعد وہ خود کو سنبھالنے اور ہوشیار کرنے میں کامیاب ہوا اور پروفیسر موڈی کی باتیں سننے لگا۔

''جھٹ کٹ ایک ایسا جادوئی وار ہے جسے کرنے کیلئے بہت زیادہ طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔تم لوگ چاہو تو ابھی اپنی چھڑیاں میری طرف تان کر یہ الفاظ کہہ دو۔ مجھے نہیں لگتا کہ اس سے میری ناک سے خون بھی نکلے گا۔لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔میں یہاں پر تمہیں یہ سکھانے نہیں آیا ہوں کہ یہ جادوئی وار کیسے کام کرتا ہے؟''

''اگر اس کا کوئی توڑ موجود نہیں ہے تو پھر میں تمہیں یہ دکھا کیوں رہا ہوں؟ کیونکہ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ برے سے برا کیا ہو سکتا ہے؟تمہیں یہ نہیں چاہو گے کہ تم ایسی قوت میں رہو جہاں تمہارا اس جادوئی وار سے مقابلہ ہو۔سب ہوشیار!'' وہ گرجے اور ایک بار پھر پوری کلاس چونک کر اچھل پڑی۔

''اب یہ تین جادوئی وار...... جبر کٹ، سفاک کٹ اور جھٹ کٹ......غیر قانونی وار اور نا قابل معافی وار کہلاتے ہیں۔ان میں سے کسی ایک کا استعمال کرنے اژقبان میں قید کی سزا ملتی ہے۔تمہیں ان جادوئی واروں سے مقابلہ کرنا ہے۔میں تمہیں سکھاؤں گا کہ ان سے کیسے لڑا جا سکتا ہے؟تمہیں تیاری کی ضرورت ہے۔تمہیں مسلح ہونے کی ضرورت ہے۔لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مکمل ہوشیاری اور کامل توجہ کی ضرورت ہے۔اپنے اپنے قلم باہر نکالو......اسے لکھ لو!''

باقی کا وقت انہوں نے نا قابل معافی واروں کے بارے میں ضروری ہدایات لکھوانے میں گزار دیئے۔گھنٹی بجنے تک کوئی بھی

کچھ نہیں بولا۔ لیکن جب پروفیسر موڈی نے انہیں جانے کی اجازت دے دی اور وہ سب کلاس روم سے باہر نکل آئے تو دھڑ دھڑاتے ہوئے سب ایک ساتھ بولنے لگے۔ زیادہ تر طلباء جادوئی واروں کے متعلق تعجب سے باتیں کر رہے تھے۔ ''کیا تم نے اس مکڑی کو تڑپتے ہوئے دیکھا؟'' ......''اور جب انہوں نے اسے مار ڈالا ایسے......''

ہیری نے سوچا، یہ لوگ تو اس طرح باتیں کر رہے ہیں جیسے کلاس میں کوئی بہترین تماشہ ہوا ہو۔ بہرحال یہ سب ہیری اور ہرمائنی کو بھی ذرا سا دلچسپ نہیں لگا تھا۔

''جلدی چلو!'' ہرمائنی نے ہیری اور رون کو کھینچتے ہوئے مضطرب آواز میں کہا۔

''کیا دوبارہ لائبریری جانا ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''نہیں......'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں پہلو والی راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''نیول......''

نیول راہداری میں کچھ فاصلے پر بالکل اکیلا کھڑا تھا اور سامنے کی پتھر کی دیوار کو دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اسی طرح کا تاثر چھایا ہوا تھا اور آنکھیں بھی ویسے ہی پھٹی ہوئی تھیں جیسی تب تھیں، جب پروفیسر موڈی نے اس کے سامنے سفاک کٹ وار کا مظاہرہ کیا تھا۔

''نیول......؟'' ہرمائنی نے نرم لہجے میں اسے پکارا۔

نیول نے پلٹ کر دیکھا۔

''اوہ......تم ہو!'' اس نے کہا۔ اس کی آواز ہمیشہ سے زیادہ اونچی تھی۔ ''دلچسپ کلاس تھی ہے نا؟ کیا پتہ ڈنر میں کیا ہے؟ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔''

''نیول!......تم ٹھیک تو ہو......؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''اوہ ہاں! بالکل ٹھیک ہوں!'' نیول قدرتی انداز میں اونچی آواز میں بولا۔ ''بہت ہی دلچسپ ڈنر تھا......میرا مطلب ہے کہ کلاس تھی......کھانے میں کیا ہے؟''

رون نے ہیری کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔

''نیول......کیا؟''

لیکن اسی وقت انہیں پیچھے سے ٹھک ٹھک کی آواز سنائی دی۔ انہوں نے پلٹ کر دیکھا کہ پروفیسر موڈی انہی کی طرف آ رہے تھے۔ وہ چاروں چپ ہو گئے اور ان کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھنے لگے۔ لیکن پاس آ کر پروفیسر موڈی بہت نرمی سے بولے۔ انہوں نے پہلی بار پروفیسر موڈی کو اتنی نرمی سے بولتے ہوئے سنا تھا۔

''سب ٹھیک تو ہے، بیٹے؟'' انہوں نے نیول سے کہا۔ ''تم میرے دفتر میں کیوں نہیں چلتے؟ چلو......ہم دونوں وہاں چل کر ایک

ایک کپ چائے کا پیتے ہیں......''

نیول پروفیسر موڈی کے ہمراہ چائے پینے کی پیشکش سے مزید خوفزدہ ہوگیا۔ وہ اپنی جگہ سے بالکل نہیں ہلا۔ نہ ہی اس نے کوئی جواب دیا۔ پروفیسر موڈی نے اپنی جادوئی آنکھ سے ھیری کو دیکھا اور پوچھا۔''تم تو ٹھیک ہو...... پوٹر؟''

''ہاں!'' ھیری نے بہادری دکھاتے ہوئے کہا۔

پروفیسر موڈی کی نیلی آنکھ ھیری کو دھیان سے دیکھتے ہوئے اپنے سوراخ میں تھوڑی ہلی۔

''تمہیں سب کچھ پتہ ہونا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ تھوڑا ڈراؤنا لگے......لیکن تمہیں سب کچھ پتہ ہونا چاہئے۔ اداکاری کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے......اچھا......چلو لانگ باٹم! میرے پاس کچھ کتابیں ہیں جو تمہیں یقیناً اچھی لگیں گی......''

نیول نے ھیری، رون اور ہرمائنی کی طرف رحم بھری نظروں سے دیکھا لیکن انہوں نے کچھ بھی نہیں کہا۔ اس لئے نیول کے پاس پروفیسر موڈی کے ساتھ جانے کے سوا کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ وہ پروفیسر موڈی کے ساتھ چل پڑا۔ انہوں نے اپنا ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔

رون نے نیول اور پروفیسر موڈی کو موڑ پر مڑتے ہوئے دیکھ کر کہا۔''وہ اسے کیوں لے گئے ہیں؟''

''میں نہیں جانتی......'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں مٹھّیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

''کتنا بہترین سبق تھا...... ہے نا؟'' رون نے ھیری سے کہا جب وہ ہال کی طرف چلنے لگے۔''فریڈ اور جارج نے صحیح کہا تھا...... ہے نا؟ پروفیسر موڈی کو سچ مچ ان سب چیزوں کی واقفیت ہے۔ جب انہوں نے جھٹ کٹ وار کیا تھا تو مکڑی کتنی جلدی مرگئی تھی۔ تڑک سے......''

اسی وقت رون کی نگاہ ھیری کے چہرے پر پڑی اور وہ بولتے بولتے چپ ہوگیا۔ پھر وہ تب تک کچھ نہیں بولا جب تک وہ بڑے ہال میں نہیں پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر اس نے کہا کہ انہیں آج رات کو پرفیسر ٹراؤلینی کی پیش گوئی لکھ لینا چاہئے کیونکہ اس کام میں گھنٹہ لگ جائے گا۔

ڈنر کے دوران ہرمائنی، ھیری اور رون کی بات چیت میں شریک نہیں ہوئی۔ اس نے پھرتی سے اپنا کھانا کھایا اور لائبریری کی طرف چل دی۔ ھیری اور رون گری فنڈر ہال کی طرف جانے لگے۔ چلتے چلتے ھیری نے خود ہی ناقابل معافی واروں کا ذکر چھیڑ دیا۔ جب وہ فربہ عورت کی تصویر کے پاس پہنچے تو ھیری نے پوچھا۔''اگر جادوئی محکمے کو یہ پتہ چل گیا کہ پروفیسر موڈی نے ہمیں یہ وار کر کے دکھائے تھے تو کیا وہ اور ڈمبل ڈور مشکل میں نہیں پڑ جائیں گے......؟''

''ہاں!......شاید'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔''لیکن ڈمبل ڈور ہمیشہ اپنے حساب سے کام کرنا پسند کرتے ہیں اور پروفیسر موڈی تو برسوں سے مشکل میں پھنستے چلے آرہے ہیں۔ وہ ہمیشہ حملہ پہلے کرتے ہیں اور مشورہ بعد میں لیتے ہیں......کوڑے دانوں

والے حادثے کو ہی دیکھ لو......بکواس!''

شناخت سنتے ہی فربہ عورت آگے کی طرف جھول گئی اور گری فنڈر کا دروازہ کھل گیا۔ وہ ہال کے اندر پہنچے تو وہاں بھیڑ اور شور نے قبضہ جما رکھا تھا۔

''کیا ہم علم جوتش کا ہوم ورک کر لیں؟'' ہیری نے ہال کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ظاہر ہے......'' رون نے کراہتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اپنی کتابیں اور مستدیری چارٹ لینے کیلئے جب اپنے کمرے میں پہنچے تو وہاں پر صرف نیول موجود تھا جو اپنے بستر پر بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مگن تھا۔ پروفیسر موڈی کی کلاس ختم ہوتے وقت اس کی جو حالت تھی، اب وہ اس سے کہیں بہتر دکھائی دے رہا تھا لیکن اب بھی وہ پوری طرح معمول کی کیفیت میں نہیں آ پایا تھا۔ اس کی آنکھیں تھوڑی لال تھیں۔

''تم ٹھیک ہو......نیول؟'' ہیری نے اس سے پوچھا۔

''اوہ ہاں!'' نیول نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں ٹھیک ہوں شکریہ! میں یہ کتاب پڑھ رہا ہوں جو مجھے پروفیسر موڈی نے دی ہے......'' اس نے انہیں کتاب کا سرورق دکھایا جس کا عنوان 'جادوئی آبی نباتات اور ان کی افادیت' تھا۔

''پروفیسر سپراؤٹ نے شاید پروفیسر موڈی کو بتا دیا ہے کہ میں جڑی بوٹیوں کے علم میں زیادہ دلچسپی لیتا ہوں۔'' نیول نے کہا۔ اس کی آواز میں فخر کی ہلکی سی جھلک تھی جو ہیری نے پہلے کبھی نہیں محسوس کی تھی۔ ''اس لئے انہیں لگا کہ مجھے یہ کتاب دلچسپ لگے گی۔''

ہیری نے سوچا کہ پروفیسر سپراؤٹ کی تعریف کے بارے میں نیول کو بتانا، اسے خوش کرنے کیلئے بہت ہی آسان اور عمدہ طریقہ ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ نیول کی شاید ہی کسی اور مضمون میں کبھی تعریف ہوتی تھی۔ یہ کام تو ویسا ہی تھا جیسے پروفیسر لوپن کیا کرتے تھے۔

ہیری اور رون نے 'مستقبل بینی کا خلاصہ' نامی اپنی اپنی کتاب اُٹھائی اور گری فنڈر ہال میں واپس لوٹ آئے۔ وہاں وہ ایک خالی میز ڈھونڈ کر بیٹھ گئے۔ وہ اب خاموشی سے ستاروں کی چالوں کے ذریعے اگلے مہینے کی پیش گوئیوں پر کام کر رہے تھے۔ ایک گھنٹے کی لگاتار محنت کے بعد لگا کہ ان کا تیار کردہ مقالہ پوری طرح کارآمد نہیں تھا۔ حالانکہ ان کی میز پر بہت سارے چرمئی کاغذوں کے ٹکڑے بکھرے پڑے تھے، جن میں ڈھیر سارے ستارے اور چاند بنے ہوئے تھے۔ ہیری کا دماغ اسی طرح دھند کے دبیز پردوں میں الجھا ہوا تھا جس طرح پروفیسر ٹراؤلینی کی کلاس میں آتشدان کے دھوئیں سے اس کی آنکھیں دھندلا جاتی تھیں۔

اس نے بروج کے گھروں میں موجود طالع کی لمبی فہرست کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے اس بات کا ذرا بھی اندازہ نہیں ہے کہ ان سب کا کیا مطلب ہے؟''

''دیکھو!'' رون نے کہا جس کے بال اب کھڑے ہو گئے تھے کیونکہ وہ الجھن میں اپنے سر میں انگلیاں پھیر رہا تھا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ اب ہمیں علم جوتش میں اپنی پرانے فن کا استعمال کرنا چاہئے۔''

''کیا......؟من گھڑت پیش گوئیاں لکھیں؟''

''ہاں!'' رون نے میز سے بے ترتیب اور عجلت میں لکھے گئے چرمئی کاغذوں کے ڈھیر کو پرے ہٹاتے ہوئے کہا۔اس نے اپنا قلم سیاہی میں ڈبویا اور پھر لکھنے لگا۔

''اگلے پیر کو......'' اس نے جلدی سے، لاپروائی سے اور تیز لکھتے ہوئے کہا۔''مجھے سردی کا زکام ہو جائے گا کیونکہ مریخ اور مشتری کی تسدیس میرے لئے نحس ثابت ہو رہی ہے۔'' اس نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''تم تو پروفیسر ٹراؤلینی کو جانتے ہی ہو۔بہت عجیب اور منحوس باتیں لکھ دینا تو وہ بہت خوش ہو جائے گی۔''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔وہ اب تک جس چرمئی کاغذ پر لکھ رہا تھا، اس نے اسے مٹھی میں چرمر کر کے پہلے سال کے ان طلباء کے سر کے اوپر سے آتشدان میں پھینک دیا جو آپس میں باتیں کر رہے تھے۔''ٹھیک ہے،......پیر کو مجھے جلنے یا کوئی تکلیف پہنچنے کا خدشہ ہے......''

''وہ تو ہو گا ہی......'' رون نے جلدی سے کہا۔''ہمیں پیر کو پھر آتش گیر دھماکے دار سقرطوں کے پاس جو جانا ہے۔ٹھیک ہے منگل کو میری......ار......''

''کوئی میری قیمتی چیز کھو جائے گی......'' ہیری نے جلدی سے لقمہ دیا۔جو نئی منحوس باتیں اپنے ذہن میں تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔پھر وہ مستقبل بینی کے خلاصے کے اوراق کو الٹ پلٹ کرنے لگا۔

''عمدہ خیال ہے......'' رون نے اسے لکھتے ہوئے کہا۔''اور......بدھ کو کیا کریں؟ آہ......تم یہ لکھ دو کہ کوئی ایسا شخص تمہاری پیٹھ میں چھری گھونپ دے گا جسے تم اپنا دوست مانتے ہو......''

''ہاں یہ عمدہ ہے......'' ہیری نے تیزی سے لکھتے ہوئے کہا۔''کیونکہ......زہرہ بارہویں گھر میں براجمان ہے......''

''اور بدھ......مجھے لگتا ہے کہ میں کسی لڑوں گا مگر ہار جاؤں گا......''

''اوہ لڑائی کرنے تو میں جا رہا تھا......چلو خیر کوئی بات نہیں میں شرط ہار جاتا ہوں۔''

''ہاں!تم اس بات پر شرط لگاؤ گے کہ میں لڑائی میں جیت جاؤں گا......''

وہ دونوں ایک گھنٹہ تک سوچ سوچ کر من گھڑت پیش گوئیوں بناتے رہے جو ہر طرف سے نحس اور بد اثرات کی حامل تھیں۔ہال دھیرے دھیرے خالی ہونے لگا کیونکہ طلباء تھک کر سونے کیلئے جا رہے تھے۔کروک شانکس ان کے پاس آئی اور اچھل کر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔وہ ہیری کی طرف عجیب نظروں سے گھور رہی تھی۔ایسا لگا کہ وہ بالکل اسی طرح دیکھ رہی تھی جیسے ہرمائنی انہیں صحیح طریقے سے ہوم ورک نہ کرنے پر گھور کر دیکھا کرتی تھی۔

ہیری ہال میں چاروں طرف نظریں دوڑاتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ ایسی کون سی نحس بات باقی رہ گئی ہے جس کا اس نے ابھی تک

استعمال نہیں کیا۔اسی وقت اس کی نظریں فریڈ اور جارج پر چپک کررہ گئیں جو ایک کونے میں الگ تھلگ بیٹھ کر سر جوڑے ایک چرمئی کاغذ پر جھکے ہوئے تھے۔ان کے ہاتھوں میں قلم دبے ہوئے تھے اور یہ بڑی حیران کن بات تھی کہ وہ دونوں بڑی شرافت اور خاموشی کے ساتھ بیٹھ کر پڑھائی میں مصروف تھے۔ ورنہ عام طور پر وہ سب کی توجہ اور پڑھائی کو برباد کر کے کھیل تماشہ زیادہ پسند کرتے تھے۔جس طرح وہ چرمئی کاغذ پر لکھ رہے تھے، وہ بڑا پراسرار لگ رہا تھا۔ ہیری کو یاد آیا کہ وہ رون کے گھر پر بھی ساتھ بیٹھ کر چوری سے کچھ لکھ رہے تھے۔تب اس نے سوچا تھا کہ وہ شاید اپنی شرارتی چیزوں کے دھندے کیلئے آرڈر فارم تیار کررہے ہوں گے۔لیکن اس بار ایسا نہیں ہوسکتا تھا۔اگر ایسا ہوتا تو وہ یقینی طور سے اس مذاق میں لی جارڈن کو بھی شامل کرتے۔ پھر اس کے دماغ میں آیا کہ کہیں اس کا تعلق جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ سے تو نہیں ہے۔

ہیری نے دیکھا کہ جارج نے فریڈ کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔اپنی قلم سے کچھ لکھا اور بہت دھیمی آواز میں کہا جو ہال خالی ہونے کے باعث ہیری سنائی دے گیا تھا۔ ''نہیں...... اس سے تو ایسا لگے گا کہ ہم ان پر الزام لگا رہے ہیں،ہمیں مکمل طور پر محتاط رہنا ہو گا......'' پھر جارج نے سر اُٹھا کر دیکھا تو اسے ہیری کی آنکھیں اپنی طرف لگی ہوئی دکھائی دے گئیں۔ ہیری نے فوراً سر جھکا کر اپنے چرمئی کاغذ پر توجہ مرتکز کرنے کی کوشش کی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ فریڈ اور جارج کو ایسا لگے کہ وہ چوری چوری ان کی باتیں سن رہا تھا۔کچھ ہی دیر بعد جڑواں بھائیوں نے اپنے چرمئی کاغذ،قلم اور دوسرے سامان کو سمیٹا اور سب کو'شب بخیر' کہتے ہوئے اپنے کمرے میں سونے کیلئے چلے گئے۔

فریڈ اور جارج کے جانے کے ٹھیک دس منٹ بعد فربہ عورت کی تصویر والا دروازہ کھلا اور ہرمائنی گری فنڈر ہال میں اندر داخل ہوئی۔اس کے ایک ہاتھ میں چرمئی کاغذ تھے اور دوسرے ہاتھ میں ایک چھوٹا صندوقچہ تھا۔جس کے اندر کی چیز اس کے چلنے کی وجہ سے کھڑکھڑا رہی تھیں۔کروک شانکس اپنی مالکہ کو دیکھ کر پیار کا اظہار کرتے ہوئے دُم ہلانے لگی۔

''ہیلو......میرا کام تو پورا ہوگیا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''اور میرا بھی......'' رون نے اپنی قلم پرے پھینکتے ہوئے فاتحانہ انداز میں کہا۔

ہرمائنی بیٹھ گئی اور اس نے اپنے ہاتھوں میں پکڑا ہوا سامان خالی کرسی پر رکھ دیا۔ وہ رون کا چرمئی کاغذ اُٹھا کر اس کی پیش گوئیاں پڑھنے لگی۔

''تمہارا اگلا مہینہ زیادہ اچھا نہیں گزرے گا...... ہے نا؟'' اس نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔کروک شانک اس کی گود میں اچھل کر بیٹھ گئی تھی۔

''ہاں! کم از کم مجھے خبردار تو کردیا گیا ہے......'' رون نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

''اور تم دوبارہ ڈوبنے والے ہو......؟'' ہرمائنی نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''اچھا؟'' رون نے اپنی پیش گوئیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں ان میں سے ایک کو بدل دیتا ہوں۔ اس کی جگہ پر لکھ دیتا ہوں کہ کوئی پاگل قشنگر مجھے کچل دے گا۔''

''کہیں وہ سمجھ نہ جائیں کہ تم نے یہ سب باتیں من گھڑت بنائی ہیں......؟''

''یہ بات کہنے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟'' رون نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''ہم یہاں پر گھریلو خرس کی طرح ڈٹ کر محنت کر رہے ہیں۔''

یہ سن کر ہرمائنی کی بھنوئیں تن گئیں۔

''میں نے تو صرف ایک مثال دی تھی......'' رون جلدی سے کہا۔

ہیری نے اپنی قلم نیچے رکھ دی۔ اس نے اپنی آخری پیش گوئی میں یہ لکھا تھا کہ سرکٹ جانے سے اس کی موت واقع ہو جائے گی۔ اس نے صندوقچے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس میں کیا ہے؟''

''بڑا اچھا سوال ہے۔'' ہرمائنی نے رون کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے صندوقچے کا ڈھکن کھولا اور اندر رکھا ہوا سامان دکھایا۔ اس کے اندر پچاس بیجز رکھے ہوئے تھے جو الگ الگ رنگ کے تھے لیکن سبھی ہر ایک ہی لفظ لکھا ہوا تھا۔ 'ایس پی ای ڈبلیو'

''سپیو......؟'' ہیری نے ایک بیج اُٹھا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ کس بارے میں ہے؟''

''سپیو نہیں......'' ہرمائنی نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ ایس پی ای ڈبلیو ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تنظیم برائے بنیادی حقوق و ترقی گھریلو خرس......''

''اس کے بارے میں میں پہلے کبھی نہیں سنا۔'' رون نے منہ بسور کر کہا۔

''ظاہر ہے سن بھی کیسے سکتے ہو؟'' ہرمائنی نے سینہ پھیلا کر کہا۔ ''یہ تنظیم تو میں نے ابھی ابھی بنائی ہے......''

''اچھا؟'' رون نے تھوڑا حیرت سے کہا۔ ''تمہاری اس تنظیم میں کتنے لوگ شامل ہیں؟''

''دیکھو اگر تم دونوں اس میں شامل ہو جاؤ تو ہم تین رکن ہو جائیں گے۔'' ہرمائنی بولی۔

''تمہیں کیا لگتا ہے؟'' رون نے چڑ کر کہا۔ ''یہ سپیو والے بلے لگا کر گھومنا ہمیں اچھا لگے گا۔''

''ایس پی ای ڈبلیو......'' ہرمائنی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''میں اس کے بجائے اس کا کوئی دوسرا نام رکھنا چاہتی تھی، ہمارے ساتھی جادوئی جانداروں پر ظلم وستم بند کرو اور ان کے بنیادی حقوق کو غصب کرنے سے باز آجاؤ۔ مگر یہ سب بہت لمبا تھا اس لئے میں نے اپنی تنظیم کے نام 'تنظیم برائے بنیادی حقوق و ترقی گھریلو خرس' کا مخفف بنالیا...... یہ بولنے میں آسان اور مفید ثابت ہوسکتا ہے۔''

اس نے ہاتھ میں ایک چرمئی کاغذ لہرایا۔

''میں نے لائبریری میں بیٹھ کر کافی تحقیق کی ہے۔گھریلوخرس کی غلامی صدیوں سے چلی آ رہی ہے۔ مجھے یقین ہی نہیں ہوتا ہے کہ کسی نے پہلے کبھی اس بارے میں کچھ کیوں نہیں کیا؟''

''ہرمائنی! کان کھول کر سن لو۔'' رون نے غصے سے کہا۔''انہیں یہ سب پسند ہے، انہیں جادوگروں کی خدمت کرنا پسند ہے......''

''ہمارے مختصر مدت کے مقاصد یہ ہیں۔'' ہرمائنی نے رون سے بھی زیادہ بلند آواز میں کہا اور ایسا اظہار کیا کہ جیسے اس نے رون کی بات سنی ہی نہ ہو۔''ہم گھریلوخرس کو معقول تنخواہ دلوائیں گے اور ان کے کام کا دورانیہ اور نوعیت طے کریں گے۔ جبکہ ہمارے طویل مدتی مقاصد یہ ہوں گے کہ ہم گھریلوخرس کے جادوئی چھڑی کے استعمال کی ممانعت کے قانون کو تبدیل کروائیں گے اور جادوئی محکمے کے شعبہ انضباطی وقابو جادوئی جاندار میں گھریلوخرس کو نمائندگی دلوانے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ اس وقت وہاں ان کا ایک بھی نمائندہ موجود نہیں ہے......''

''اور یہ سب ہم کیسے کر سکتے ہیں؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''ہم رکنیت کے فارم بھیج کر اس کام کو شروع کریں گے۔'' ہرمائنی نے خوش ہو کر کہا۔''میں نے سوچا ہے کہ اس تنظیم میں رکنیت حاصل کرنے کی فیس صرف دو سکل مقرر کی جائے۔ یہ ٹھیک رہے گی۔ اس میں سے ایک بیج آ جائے گا اور باقی پیسوں سے ہم اپنے مقاصد کے کتابچے اور اشتہار بنا سکیں گے۔ تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کا ہماری تنظیم میں شمولیت کا امکان بڑھ جائے۔ اس کام میں فی الوقت ہم تین ہی کام کریں گے۔ رون تم تنظیم کے خزانچی بنو گے۔ میرے پاس ایک ڈبہ ہے جس میں تم تنظیم کیلئے چندا اکٹھا کرو گے۔ اور تم ہیری! تم میرے مشیر ہو۔ اس لئے تم میری اس وقت کی کہی ہوئی ساری باتیں لکھ لو تا کہ ہماری پہلی مجلس کا ریکارڈ بن سکے۔''

ایک پل کیلئے وہ رُکی اور ان دونوں کو دیکھ کر مسکرانے لگی۔ ہیری بیٹھا ہوا ہرمائنی کے پرعزم چہرے پر استقلال کے جذبات کے بارے میں سوچتا رہا اور کبھی رون کے چہرے پر پھیلے ہوئی مسرت کے بہاؤ کو دیکھتا رہا۔ رون تو یہ سن کر بالکل دیوانہ لگ رہا تھا۔ اسی وقت کھڑکی پر ہونے والی کھٹ کھٹ نے ہال میں چھائی ہوئی خاموشی کو توڑ ڈالا۔ ہیری نے خالی ہال کے پار کھڑکی میں دیکھا۔ چاندنی کی روشنی میں اسے کھڑکی کی چوکھٹ پر اپنی سفید الّو ہیڈوگ دکھائی دی۔

''ہیڈوگ......'' وہ خوشی سے چلایا اور اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑا ہوا۔ وہ ہال کے خالی حصے کو عبور کرتا ہوا کھڑکی تک پہنچا اور اس کے دونوں پٹ کھول دیئے۔ ہیڈوگ اُڑ کر اندر آ گئی۔ اس نے پورے کمرے کا چکر لگایا اور پھر رون کے سامنے میز پر رکھی ہوئیں ہیری کی پیشگوئیوں والے چرمئی کاغذ پر بیٹھ گئی۔ ہیری نے جلدی سے اس کی طرف لپکا۔

''تم نے بہت دیر لگا دی......''

''وہ جواب لے کر آئی ہے، ہیری!'' رون نے جوشیلے انداز میں ہیڈوگ کے پیر پر بندھے ہوئے گندے میلے چرمئی کاغذ کی

طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے جلدی سے اسے کھولا اور پڑھنے لگا۔ ہیڈوگ اس کے گھٹنے پر چڑھ کر بیٹھ گئی اور دھیرے دھیرے آواز نکالنے لگی۔

''سیریس نے کیا لکھا ہے؟'' ہرمائنی نے بے چینی سے پوچھا۔

خط بہت چھوٹا تھا اور صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اسے بہت جلدی میں لکھا گیا تھا، ہیری اسے زور سے پڑھنے لگا۔

ہیری!

میں بہت ہی تیزی سے شمال کی جانب آ رہا ہوں۔ تمہارے ماتھے کے نشان کی تکلیف، یہ خبر بہت پریشان کن ہے۔ میں نے بہت ساری عجیب افواہیں سنی ہیں۔ اگر تمہارا نشان دوبارہ تکلیف دے تو تاخیر کئے بغیر سیدھے ڈمبل ڈور کے پاس جانا...... لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے میڈ آئی موڈی کو ریٹائرمنٹ سے واپس بلا لیا ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ انہوں نے مستقبل کے مخدوش امکانات کو پڑھ لیا ہے۔ بھلے باقی لوگ اسے نہ پڑھ پائیں۔

میں جلد ہی تم سے رابطہ کروں گا۔ رون اور ہرمائنی کو میرا پیار دینا۔ اپنی آنکھیں کھلی رکھنا۔

سیریس

ہیری نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا جو ٹکٹکی باندھے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''وہ شمال کی طرف آ رہا ہے؟'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''یعنی وہ واپس لوٹ رہا ہے؟''

''ڈمبل ڈور نے مستقبل کے کون سے امکانات پڑھ لئے ہیں؟'' رون نے الجھن سے کہا۔ ''ہیری...... کیا ہوا؟''

ہیری مسلسل اپنی مٹھی سے اپنا سر ٹھونک رہا تھا۔ اس کے بدن میں پیدا ہونے جھٹکوں کے ارتعاش کے باعث ہیڈوگ اس کی گود سے نکل کر نیچے گرتے گرتے بچی۔

''مجھے اسے یہ بات نہیں بتانا چاہئے تھی۔'' ہیری نے غصے سے کہا۔

''تم اتنے غصے میں کیوں ہو؟'' رون نے حیرانگی سے پوچھا۔

''میری ہی وجہ سے وہ واپس لوٹ رہا ہے۔'' ہیری نے کہا اور اس بار اس نے میز پر اتنے زور سے مکا مارا کہ ہیڈوگ اچھل کر رون کی کرسی پر پہنچ گئی اور غصے سے چیخنے لگی۔ ''وہ واپس لوٹ رہا ہے کیونکہ اسے لگتا ہے کہ میں مشکل میں ہوں جبکہ میرے ساتھ کوئی گڑبڑ والا مسئلہ نہیں ہے......اور ہاں! میرے پاس تمہارے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔'' ہیری نے ہیڈوگ کو جھڑکتے ہوئے ہوئے کہا جو اس کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھ کر اپنی چونچ کٹکٹا رہی تھی۔ ''تمہیں اگر کھانا چاہئے تو الّو گھر میں چلی جاؤ......''

ہیڈوگ نے اسے بہت چڑ کر دیکھا اور کھلی ہوئی کھڑکی سے اُڑتی ہوئی باہر نکل گئی۔ جاتے جاتے وہ اپنے پنکھ اس کے سر پر مارتی

ہوئی گئی تھی۔

''ہیری......'' ہرمائنی نے اسے پرسکون کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''میں سونے جا رہا ہوں......صبح ملاقات ہوگی۔'' ہیری نے بے چینی سے کہا۔ وہ دونوں خاموشی سے اس کی طرف دیکھتے رہ گئے۔

اپنے کمرے میں آ کر اس نے پاجامہ پہنا اور مسہری دار پلنگ پر چڑھ گیا لیکن اسے ذرا سی بھی نیند نہیں آ رہی تھی۔ اگر سیریس بلیک واپس لوٹتا ہے اور محکمے کے لوگ اسے گرفتار کر لیتے ہیں تو یہ سراسر اس کی ہی غلطی تھی۔ اس نے اپنا منہ بند کیوں نہیں رکھا؟ کچھ پلوں کا ہی درد تھا۔ اس سے برداشت نہیں ہوا اور اسے لکھنے بیٹھ گیا......کاش وہ سمجھداری سے کام لیتے ہوئے اپنا منہ بند ہی رکھتا......

اس نے تھوڑی دیر بعد رون کے کمرے میں آنے کی آواز سنی لیکن وہ اس سے کچھ نہیں بولا۔ ہیری کافی دیر تک لیٹا لیٹا اندھیرے بستر میں اوپر دیکھتا رہا۔ کمرے میں پوری طرح سناٹا چھایا ہوا تھا اور اگر ہیری تھوڑا کم پریشان ہوتا تو اسے یہ ضرور احساس ہو جاتا کہ عام طور پر گونجنے والے نیول کے خراٹوں کی آواز اس وقت نہیں سنائی دے رہی تھی۔ جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اکیلا ہی نہیں جاگ رہا تھا بلکہ نیول بھی جاگ رہا تھا......

پندرہواں باب

بیاوکس بیٹن اور ڈرم سٹرانگ

اگلی صبح ہیری جلدی ہی بیدار ہو گیا۔ اب اس کے ذہن میں ایک ترکیب نمو پا چکی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سوتے وقت اس کے دماغ نے اس پر ساری رات بھرپور تگ ودو کی تھی۔ اس نے بیدار ہو کر سحر کی پہلی روشنی میں کپڑے پہنے اور رون کو باخبر کئے بغیر ہی باہر نکل گیا۔ وہ گری فنڈر کے خالی ہال میں نیچے پہنچا۔ وہاں ایک میز پر اس کا علم جوتش والا مقالہ اور دیگر سامان اب بھی بکھرا پڑا تھا۔ اس نے میز سے ایک چرمئی اُٹھایا اور اس پر جلدی جلدی ایک تحریر لکھنے لگا۔

پیارے سیریس!

ایسا لگتا ہے کہ مجھے اپنے ماتھے کے نشان کی تکلیف کا محض وہم ہو گیا تھا۔ پچھلی مرتبہ میں نے تمہیں نیم خوابیدہ کیفیت میں خط لکھ دیا تھا لہذا تمہارے واپس لوٹنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یہاں پر سب کچھ ٹھیک ہے۔ میرے بارے میں پریشان مت ہونا۔ میرے ماتھے کے نشان کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

ہیری

پھر اس نے چرمئی کاغذ کو لپیٹا اور چوغے کے اندر رکھ لیا۔ وہ تصویر کے دروازے سے باہر نکلا، سنسان راہداریوں میں ہوتا ہوا وہ اوپر پہنچا (البتہ پیوس کی وجہ سے اسے تھوڑی دیر رکنا پڑا کیونکہ چوتھی منزل کی راہداری میں اس نے ہیری پر ایک بڑا گلدان پھینکنے کی کوشش کی تھی) آخر کار ہیری الّو گھر میں پہنچ گیا جو مغربی مینار کے بالائی حصے پر بنایا گیا تھا۔

الّو گھر پتھروں سے بنا ہوا ایک گول کمرہ تھا۔ کسی بھی کھڑکی میں کانچ نہیں لگایا گیا تھا اس لئے یہاں پر سردی اور نمی تھی۔ پورا فرش تنکوں، بیٹوں کی گندگی، مرے ہوئے چوہوں کے نچے کھچے اعضاء اور ٹوٹی ہڈیوں سے بھرا پڑا تھا۔ وہاں پر الّوؤں کی رہائش کیلئے لکڑیوں کے شلف بنے ہوئے تھے، جو فرش سے لیکر چھت تک پھیلے ہوئے تھے۔ ان خانوں میں ہر نسل کے سینکڑوں الّو بیٹھے ہوئے تھے۔ لگ بھگ تمام الّو اس وقت آنکھیں بند کر کے نیند کے مزے لے رہے تھے۔ حالانکہ وہاں پر کئی الّوؤں نے ہیری کو ناگواری سے گھور کر دیکھا تھا۔ ہیری کی نظروں نے جلد ہی ہیڈوگ کو تلاش کر لیا جو ایک دل جیسے چہرے والے الّو اور ایک گندمی رنگت کے الّو کے

درمیان میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ہیری تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کوشش میں وہ بیٹوں سے بھرے فرش پر پھسل کر گرتے گرتے بچا۔

ہیڈوگ کو جگانے اور اس کا دھیان اپنی طرف مبذول کرانے میں ہیری کو تھوڑی محنت کرنا پڑی کیونکہ وہ ادھر ادھر حرکت کرتی رہی اور اسے اپنی دُم دکھاتی رہی۔ یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ ہیری سے سخت ناراض تھی۔ ہیری نے گذشتہ رات اس کے ساتھ درشتگی والا رویہ اپنایا تھا جس پر وہ برا مان گئی تھی۔ آخر کار ہیری نے کہا کہ شاید وہ بہت تھک گئی ہوگی اس لئے وہ رون کے الّو پگ وجیون کے ذریعے اپنا خط بھیج دے گا۔ یہ سنتے ہی ہیڈوگ نے اپنا پیر باہر نکال لیا اور اس پر خط بندھوا لیا۔

''سیریس کو تلاش کر لینا ٹھیک ہے؟'' ہیری نے اس کی پشت تھپتھپاتے ہوئے کہا جب وہ اسے دیوار میں بنے ایک سوراخ کی طرف اُٹھا کر لے گیا۔ ''اس سے پہلے کہ روح کھچڑ اس کا پتہ لگانے میں کامیاب ہو جائیں......''

ہیڈوگ نے اس کی انگلی پر چونچ ماری۔ اس بار اس نے عام معمول سے ہٹ کر ذرا سخت مزاجی کا مظاہرہ کیا تھا لیکن اس کے باوجود اس کی آواز میں تسلی دینے کا انداز نمایاں تھا۔ پھر وہ اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہوئے آسمان کی طرف بڑھی اور جلد ہی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ ہیری اسے ٹکٹکی باندھ کر دور جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ کل تک اسے یقین تھا کہ سیریس کا جواب پا کر اس کی سب پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ اسے یہ قطعی امید نہیں تھی کہ سیریس کو خط لکھنے کی وجہ سے اس کی پریشان کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ جائیں گی۔

☆☆☆☆

''تم نے جھوٹ کیوں لکھا، ہیری؟'' ہرمائنی نے ناشتے کی میز پر اس سے دریافت کیا۔ جب اس نے ہرمائنی اور رون کو بتایا کہ اس نے صبح سویرے کیا کیا تھا؟ ''تمہیں نشان کی تکلیف کا کوئی وہم نہیں ہوا تھا اور تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو......''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' ہیری نے کہا۔ ''مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوگا کہ وہ صرف میری نادانی کی وجہ سے ایک بار پھر اژقبان پہنچ جائے۔''

''چھوڑو بھی......'' رون نے تیکھی آواز میں ہرمائنی سے کہا۔ جب اس نے ہیری سے بحث کرنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا۔ ہرمائنی نے رون کی بات مان لی اور خاموش ہوگئی۔

ہیری نے پوری کوشش کی کہ وہ اگلے دو ہفتے تک سیریس کی پریشانی نہ مول لے۔ یہ سچ تھا کہ جب صبح الّو ڈاک لے کر آتے تھے وہ بیقرار ہو کر ان میں ہیڈوگ کو تلاش کرنے کی کوشش سے خود کو روک نہیں پاتا تھا۔ رات کو بستر پر جانے کے بعد اس کے ذہن کے سیاہ پردوں پر سیریس کے بارے میں بھیانک اور دل دہلا دینے والے خیالات کی ان گنت تصویریں کسی فلم کی مانند دوڑنے لگتیں۔ کبھی وہ ایسے تخیل میں الجھا ہوتا کہ لندن کی اندھیری اور ویران سڑک پر سیریس، روح کھچڑوں میں گھرا ہوا بے بسی سے رحم کی درخواست کر رہا

تھا۔لیکن دن بھر وہ اپنے قانونی سرپرست کے بارے میں نہ سوچنے کی کوشش میں مصروف رہتا تھا۔اس نے سوچا کہ کاش اس کا دھیان بانٹنے کیلئے ابھی کیوڈچ کی مشقیں جاری ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا۔دوسری طرف پڑھائی اب بھی پہلے سے زیادہ مشکل ہوتی جا رہی تھی۔خاص طور پر تاریک جادو سے تحفظ کے فن والا مضمون......

پوری کلاس کو حیرت ہوئی جب پروفیسر موڈی نے یہ اعلان کیا کہ وہ تمام طلباء پر باری باری سے جبر کٹ وار کا استعمال کریں گے تا کہ انہیں اس کی قوت کا صحیح طور پر اندازہ ہوسکے اور یہ بھی واضح ہو جائے کہ وہ اس کو کس قدر برداشت کر سکتے ہیں؟

''لیکن......لیکن پروفیسر! آپ ہی تو کہا تھا یہ غیر قانونی ہے؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا جب پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی نکال کر گھمائی، جس سے کلاس روم کے ڈیسک اچھل کر ایک طرف ہٹ گئے اور کمرے کے وسط میں کافی جگہ خالی ہوگئی۔''آپ ہی نے تو کہا تھا......کسی دوسرے انسان کے خلاف اس کا استعمال کرنا......''

''ڈمبل ڈور چاہتے ہیں کہ تم اس کے بارے میں اچھی طرح سے جان لو۔'' پروفیسر موڈی نے دوٹوک انداز میں کہا۔ان کی جادوئی آنکھ ہرمائنی پر جمی ہوئی تھی اور پلکیں جھپکائے بغیر اسے گھور رہی تھی۔''اگر تم مشکل طریقے سے سیکھنا چاہو......جب کوئی تم پر اس کا استعمال کر کے تمہیں اپنے اشاروں پر نچائے......تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے۔میری طرف سے تمہیں پوری آزادی حاصل ہے۔تم کلاس سے باہر جاسکتی ہو۔'' انہوں نے اپنی ایک گانٹھ دار انگلی سے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

ہرمائنی کا چہرہ گلابی ہوگیا اور وہ بڑبڑائی کہ اس کا یہ مطلب قطعی نہیں تھا کہ وہ کلاس سے باہر جانا چاہتی ہے۔ ہیری اور رون نے مسکرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔وہ جانتے تھے کہ ہرمائنی اتنا اہم سبق چھوڑنے کے بجائے املبوند کا عرق پینا زیادہ پسند کرے گی۔پروفیسر موڈی نے باری باری تمام طلباء کو اپنے پاس بلا کر ان پر جبر کٹ وار کا استعمال کیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے ہم جماعت ساتھی اس وار کے زیر اثر بہت سی خلاف معمول حرکتیں کر رہے تھے۔ڈین تھامس نے پھدکتے ہوئے کمرے کے تین چکر لگائے اور اس دوران قومی ترانہ گنگناتا رہا۔ لیونڈر براؤن نے گلہری کی نقل اتاری۔ نیول نے جمناسٹک کے کئی تعجب انگیز کرتب دکھائے جو وہ عام حالت میں کبھی نہیں دکھا سکتا تھا۔ان میں سے کوئی بھی جبر کٹ وار کی زد سے خود کو باوجود کوشش کے چھڑا نہیں پایا جب تک پروفیسر موڈی نے خود اپنی چھڑی کو ہٹا کر تاریک کلمے کو ختم نہ کیا۔

''پوٹر......اب تمہاری باری ہے!'' پروفیسر موڈی نے گرجتے ہوئے کہا۔

ہیری آگے بڑھا اور کمرۂ جماعت کے وسط میں آن کھڑا ہوا۔ پروفیسر موڈی نے اپنی چھڑی اُٹھا کر ہیری کی طرف کی اور تاریک کلمہ پڑھا۔''ایمپیروسم!''

یہ بہت عجیب وغریب احساس تھا۔ ہیری کو لگا کہ وہ ہلکا ہو کر ہوا میں تیر رہا تھا۔اس کے دماغ میں اب کوئی خیال باقی نہیں تھا۔ اس کی ساری پریشانیاں غائب ہوگئی تھیں۔اس کے بجائے اب وہاں پر ایک حیرت انگیز خوشی کا احساس تھا۔وہ وہاں پر بہت راحت

محسوس کرتے ہوئے کھڑا رہا اور اسے اس بات کا ہلکا سا احساس تھا کہ سبھی لوگ اسے دیکھ رہے ہیں۔

پھر اسے پروفیسر میڈ آئی موڈی کی آواز سنائی دی جو اس کے خالی دماغ کے کسی کونے کی گہرائیوں میں نکل کر آ رہی تھی۔ ''ڈیسک پر کودو......ڈیسک پر کودو!''

ہیری نے ان کی بات مانتے ہوئے اپنے گھٹنے ٹیک لئے اور کودنے کی تیاری کرنے لگا۔

''ڈیسک پر کودو......!''

لیکن بھلا کیوں؟

اس کے دماغ میں ایک اور آواز گونجی۔ اس آواز نے کہا کہ ایسا کرنا محض حماقت ہوگا۔

''ڈیسک پر کودو......!''

''نہیں......میں نہیں کودنا چاہتا۔'' دوسری آواز نے کسی قدر مضبوطی سے کہا۔

''کودو......ابھی!''

اگلے ہی لمحے ہیری کو شدید درد کا احساس ہوا۔ وہ کود بھی گیا تھا اور اس نے خود کو کودنے سے روکنے کی کوشش بھی کی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سر کے بل ڈیسک سے ٹکرا گیا جس وجہ سے ڈیسک گر گیا اور اس کے پیروں میں اتنا درد ہو رہا تھا جیسے اس کے دونوں گھٹنوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں۔

''یہ ہوئی نا بات......'' پروفیسر موڈی گرجے اور اچانک ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کے دماغ سے خالی پن کا احساس اور گونجتی ہوئی آواز دونوں ہی غائب ہوگئی تھیں۔ اسے پوری طرح سے یاد آ گیا کہ کیا ہو رہا تھا اور اس کے پیروں کا درد دُگنا ہوگیا۔

''تم سبھی توجہ کرو...... پوٹر نے مقابلہ کیا۔ اس نے اس وار کا مقابلہ کیا تھا اور اس نے اسے لگ بھگ شکست ہی سے دی تھی۔ پوٹر! ہم ایک بار پھر کوشش کرتے ہیں۔ اور سب لوگ اس بار دھیان سے دیکھیں...... بہت عمدہ پوٹر! واقعی بہترین کارکردگی......تم پر اس وار کا استعمال کر کے تمہیں مطیع کرنے میں شیطانی جادوگروں کو بہت مشکل پیش آئے گی۔''

''وہ تو اس طرح بات کرتے ہیں جیسے کسی بھی پل ہم پر حملہ ہونے والا ہو۔'' ہیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ جب وہ ایک گھنٹے بعد تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس باہر نکل رہے تھے۔ پروفیسر موڈی نے ہیری پر چار بار جبرکٹ وار کا استعمال کیا تھا۔ وہ اتنی دیر تک پوری کوشش کرتے رہے جب تک ہیری نے پوری قوت سے مکمل طور پر ان کے وار کو شکست نہ دے دی تھی۔

''ہاں میں جانتا ہوں۔'' رون نے کہا جو ہر دوسرے قدم پر لنگڑا رہا تھا۔ ہیری کی کامیابی کے بعد اسے وار کا مقابلہ کرنے میں زیادہ مشکل پیش آئی تھی۔ حالانکہ پروفیسر موڈی نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا تھا کہ اس کا اثر دوپہر کے کھانے تک ختم ہو جائے گا۔

''نرا پاگل پن ہے......'' رون نے پیچھے گردن گھما کر تسلی کرتے ہوئے کہا کہ کہیں پروفیسر موڈی تو اس کی بات سن نہیں رہے

ہیں۔ پھر اس نے آگے کہا۔ ’’کوئی حیرت والی بات نہیں ہے کہ جادوئی محکمے نے انہیں ملازمت سے کیوں برطرف کر دیا؟ تم نے سنا...... وہ سمیس کو بتا رہے تھے کہ جب ایک جادوگرنی نے اپریل فول والے دن انہیں پیچھے سے ڈرانے کیلئے زور سے ’بو‘ کہا تو انہوں نے اس جادوگرنی کے ساتھ کیا کیا تھا؟ ہم پر پہلے سے ہی پڑھائی کا اتنا بوجھ ہے۔ ہم جبر کٹ وار کا مقابلہ کرنے کے بارے میں کیسے سوچ سکتے ہیں؟‘‘

چوتھے سال کے طلباء کو اس نصابی مرحلے میں بہت زیادہ پڑھائی کرنا پڑ رہی تھی۔ جب طلباء تبدیلی ہیئت کے ہوم ورک پر بری طرح آہ بھر رہے تھے تو پروفیسر میک گوناگل نے سن لیا۔ انہوں نے ڈانٹتے ہوئے طلباء کو پڑھائی کے اس اضافی بوجھ کی وجہ بتائی۔

’’اب تم لوگ اپنی جادوئی تعلیم کے ایک بہت ہی اہم دور میں قدم رکھ رہے ہو۔‘‘ انہوں نے کہا اور ان کی آنکھیں چوکور فریم والی عینک کے پیچھے سے خطرناک انداز میں چمکنے لگیں۔ ’’تمہاری معمول کی جادوگری تعلیم کے نصابی مرحلے کے امتحان یعنی او ڈبلیو ایل قریب آ رہے ہیں۔‘‘

’’او ڈبلیو ایل......‘‘ ڈین تھامس نے غصے سے کہا۔ ’’یہ امتحان تو پانچویں سال کی پڑھائی میں ہوں گے۔‘‘

’’ہاں تھامس! لیکن میرا یقین کرو۔ تمہیں اس کیلئے بہت تیاری کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کلاس میں ابھی تک مس گرینجر ہی تنہا طالبہ ہیں جس نے صحیح طور پر خارپشت کے کانٹے کو سلائی کی سوئی میں تبدیل کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ تھامس! میں تمہیں یاد دلا دوں کہ تمہاری سلائی کی لچھے دار سوئی کی طرف جب کوئی دھاگہ بڑھاتا ہے تو وہ ڈر کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔‘‘

ہرمائنی کا چہرہ تھوڑا گلابی ہو گیا تھا۔ وہ بہت خوش تھی لیکن وہ اپنی خوشی کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ہیری اور رون کو بڑا مزہ آیا جب پروفیسر ٹراؤلینی نے علم جوتش کی اگلی کلاس میں انہیں بتایا انہیں ان کے ہوم ورک پر پوری کلاس میں سب سے زیادہ نمبر ملے ہیں۔ انہوں نے ان کی زیادہ پیش گوئیاں پوری کلاس کو پڑھ کر سنائیں۔ انہوں نے ان دونوں کی عمدہ الفاظ میں تعریف کی کہ وہ اتنے بھیانک حادثوں کو جاننے کے باوجود ذرا سے گھبرائے نہیں دکھائی دے رہے ہیں، لیکن ہیری اور رون کو اس وقت ذرا بھی مزہ نہیں آیا جب پروفیسر ٹراؤلینی نے ان سے کہا کہ وہ اگلے مہینے کے بعد والے مہینے کی پیش گوئیاں بھی لکھیں۔ دونوں کے پاس اور زیادہ بھیانک واقعات اور حادثات کا ذخیرہ لگ بھگ ختم ہو چکا تھا......

اس دوران پروفیسر بینز یعنی جادوئی تاریخ پڑھانے والے بھوت استاد نے انہیں اٹھارہویں صدی میں غوبلن (جادوئی جاندار) کی بغاوت کے اسباب اور سرکوبی پر ہفتہ واری مضمون لکھنے کی ہدایت کی تھی۔ پروفیسر سنیپ انہیں مہلک زہر مار یعنی زہروں کے تریاق کے کارآمد خالص سیال بنانے کے بارے مجبور کر رہے تھے۔ طلباء نے ان کی بات کو نہایت سنجیدگی سے لیا کیونکہ سنیپ نے یہ صاف بتا دیا تھا کہ کرسمس کی چھٹیوں سے پہلے ہی وہ ہر نصابی پیریڈ میں ان میں سے کسی ایک کو منتخب کریں گے اور اسے زہر دے کر یہ جائزہ لیں گے کہ اس کا بنایا ہوا تریاقی سیال کتنا اثر دار ہے۔ پروفیسر فلنٹ وک نے چیزوں کی جادوئی پرواز کی تیاری کیلئے تمام طلباء سے تین زائد

کتابیں پڑھنے کی تاکید کی تھی۔

یہاں تک کہ ہیگرڈ نے بھی ان کے کام کے بوجھ میں اضافہ کرنے میں کمی نہیں چھوڑی تھی۔ دھماکے دار سقرط اب بہت تیزی سے بڑھ رہے تھے جو انتہائی تعجب انگیز تھا کیونکہ اب تک کوئی بھی یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کھاتے ہیں؟ ہیگرڈ بہت خوش تھا۔ اس نے یہ ان کے پروجیکٹ کا حصہ بنا دیا تھا کہ وہ ہر دوسری شام کو اس کے جھونپڑے میں آکر سقرط کو دیکھیں اور ان کے غیر معمولی رویئے پر نوٹس تیار کیا کریں۔

''میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا......'' ڈریکو ملفوائے نے صاف صاف کہہ دیا جب ہیگرڈ نے یہ بات طلباء سے اس انداز میں کہی جیسے سانتا کلاز بچوں کو اپنے تھیلے میں سے کوئی بڑا کھلونا نکال کر دے رہا ہو۔ ''میں ان بیکار چیزوں کو کلاس میں دیکھ لیتا ہوں۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔''

ہیگرڈ کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوگئی۔

''تم وہی کرو گے جو تم سے کہا جا رہا ہے۔'' ہیگرڈ غرایا۔ ''ورنہ ہم بھی وہی کریں گے جو پروفیسر موڈی نے کیا تھا...... ہم نے سنا ہے کہ تم بہت اچھے نیولے بنے تھے...... ملفوائے!''

گری فنڈر کے طلباء اس بات پر قہقہے لگا لگا کر ہنسنے لگے۔ ملفوائے کا چہرہ غصے سے لال پیلا ہو کر رہ گیا تھا۔ پروفیسر موڈی کی سزا کی یاد اب بھی اتنی دردناک تھی کہ اس نے کوئی بدتمیزانہ جواب نہیں دیا۔ کلاس کے بعد ہیری، رون اور ہرمائنی واپس سکول کی عمارت میں بے حد مسرت آمیز قدموں سے لوٹے۔ ہیگرڈ نے ملفوائے کے گھمنڈ کا بت پاش پاش کر ڈالا تھا۔ یہ لمحات ان کیلئے بے حد دلکش اور اطمینان بخش تھے۔ خصوصاً اس لحاظ سے کہ ملفوائے نے سابقہ برس ہیگرڈ کو ملازمت سے برطرف کرانے کا پورا جتن کیا تھا۔

جب وہ استقبالیہ ہال کی طرف بڑھے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ مزید آگے نہیں جا سکتے کیونکہ وہاں پر طلباء کی بھاری بھیڑ جمع تھی۔ تمام بچے ایک بڑے سیاہ تختے کے گرد کھڑے ہوئے اس پر موجود تحریر کو پڑھنے میں مشغول تھے جو سنگ مرمر کی سیڑھیوں کے نیچے نصب کیا گیا تھا۔ رون جو ان تینوں میں زیادہ اونچا تھا۔ پنجوں کے بل کھڑا ہوا تاکہ آگے کھڑے طلباء کے سر کے اوپر سے پڑھ سکے کہ وہاں پر کیا اعلان کیا گیا ہے۔ اس نے کافی تگ و دو کے بعد سیاہ تختے پر لکھی ہوئی تحریر پڑھ کر ان دونوں کو سنائی۔

سہ فریقی جادوگری ٹورنامنٹ

بیاوکس بیٹن اور ڈرم سڑانگ سکولوں کے وفود 30 اکتوبر بروز جمعہ شام 6 بجے ہوگورٹس پہنچیں گے۔ اس دن تمام کلاسیں نصف گھنٹے پہلے ختم ہو جائیں گی۔

''بہت عمدہ!'' ہیری نے خوشی کا اظہار کیا۔ ''جمعے کو آخری پیریڈ جادوئی مرکبات کی کلاس کا ہے۔ پروفیسر سنیپ کو ہمیں زہر دینے کا موقعہ نہیں ملے گا۔''

تمام طلباء وطالبات اپنے بستے، کتابیں اور دیگر سامان اپنے اپنے کمروں میں رکھنے کے بعد سکول کے سامنے اکٹھے ہوں گے تا کہ دعوت کی تقریب سے پہلے مہمانوں کا پرتپاک استقبال کیا جا سکے۔

''صرف ایک ہفتہ ہی تو بچا ہے۔'' ہفل پف کے ارنئ میکلمین نے ہجوم سے باہر نکلتے ہوئے کہا اور اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔''کیا پتہ!......سیڈرک کو یہ بات معلوم بھی ہے یا نہیں؟ میں جا کر اسے بتاتا ہوں......''

''سیڈرک......؟'' رون نے ناک سکوڑ کر تعجب بھرے انداز میں کہا۔ ارنئ تیزی سے چلتا ہوا آنکھوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

''ڈیگوری......وہ شاید مقابلے میں حصہ لے رہا ہوگا۔'' ہیری نے کہا۔

''وہ گدھا......ہوگورٹس کا چمپئن کیسے بن سکتا ہے؟'' رون نے کہا جب وہ خوشی سے سرشار بھیڑ میں سے نکل کر سیڑھیوں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''وہ گدھا بالکل نہیں ہے۔ تم اسے صرف اس لئے پسند نہیں کرتے ہو کیونکہ اس نے کیوڈچ میں گری فنڈر کو ہرا دیا تھا۔'' ہرمائنی نے تنک کر کہا۔''میں نے سنا ہے کہ وہ پڑھائی میں بھی خاصا تیز ہے......اور وہ ہیڈ بوائے بھی ہے۔'' اس نے اس طرح کہا جیسے اس کے بعد بحث کی گنجائش ہی ختم ہو گئی ہو۔

''تم اسے صرف اس لئے پسند کرتی ہو کیونکہ وہ وجیہہ نوجوان ہے۔'' رون نے بھنویں چڑھا کر کہا۔

''معاف کرنا!'' ہرمائنی نے چڑتے ہوئے کہا۔''میں لوگوں کو صرف اس وجہ سے پسند نہیں کرتی ہوں کہ وہ وجیہہ نوجوان ہوتے ہیں۔''

رون مصنوعی کھانسی کھانستا ہوا زیر لب بڑبڑایا۔''لاک ہارٹ!''

استقبالیہ ہال میں لگے اعلامیے کا پورے سکول میں بہت گہرا اثر ہوا۔ اگلے ہفتے کے دوران ہیری جہاں بھی گیا، وہاں اسے لگا کہ لوگوں کے پاس گفتگو کا صرف ایک ہی موضوع بچا تھا......اسے ہر جگہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے ہی باتیں سنائی دیں۔ افواہوں کا بازار زور وشور سے گرم تھا۔ ایک طالبعلم سے دوسرے تک اور پھر تیسرے اور چوتھے تک من گھڑت باتیں پھیلتی ہی جارہی تھیں۔ ہر دوسرا فرد افواہ کو خوب مرچ مسالہ لگا کر بیان کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کون ہے جو ہوگورٹس کا چمپئن بننے والا ہے؟ مقابلوں میں کون کون سے مراحل شامل ہوں گے؟ بیاوکس بیٹن اور ڈرم سڑانگ ان سے کتنے مختلف ہوں گے؟

ہیری کا ذہن اس طرف بھی مبذول ہوا کہ اب سکول میں زوردار صفائی ہو رہی تھی۔ بہت ساری گندی تصاویر کو دھویا جا رہا تھا، جس سے ان میں رہنے والے لوگوں کو بڑی کوفت ہو رہی تھی۔ جب ان کے چہروں کو کس کر رگڑا گیا اور گلابی کیا گیا تو وہ اپنے فریم میں ایک طرف بیٹھ کر بڑبڑانے لگے۔ وہ انتہائی چڑچڑے دکھائی دے رہے تھے۔ قبضے اچانک چمکنے لگے اور چوں چوں کی آواز کئے بغیر چلنے لگے۔ سکول کا چوکیدار آرگس فلیچ ہر اس طالبعلم سے خونخوار طریقے سے پیش آرہا تھا جو اپنے جوتے نہیں صاف رکھتا تھا۔ ایک بار تو

وہ پہلے سال کی دو لڑکیوں پر اتنی زور سے چیخا کہ وہ دہشت زدہ ہو کر رونے لگیں۔

سٹاف کے باقی لوگ بھی تناؤ کا شکار دکھائی دیتے تھے۔

''لانگ باٹم، مہربانی کر کے تم ڈرم سٹرانگ کے کسی طالبعلم پر یہ مت ظاہر کرنا کہ تم ایک آسان سا معمولی جادوئی کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتے ہو۔'' پروفیسر میک گوناگل ایک مشکل سبق کے آخر میں غصے سے چیخ کر بولیں، جادوئی تغیرات کی کلاس میں جب نیول نے غلطی سے اپنے کانوں کو تھوہر کے کانٹے دار پودے میں بدل ڈالا تھا۔

جب وہ تیس اکتوبر کی صبح ناشتے کیلئے بڑے ہال میں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ بڑے ہال میں دلفریب سجاوٹ کی جا چکی تھی۔ دیواروں پر بڑے بڑے ریشمی بینرز لٹکے ہوئے تھے۔ وہاں ہوگورٹس کے ہر فریق کا ایک ایک بینر لگا ہوا تھا۔ سرخ بینر پر گری فنڈر کا سنہرا شیر بنا ہوا تھا۔ نیلے بینر پر ریون کلا کا کاسنی رنگت والا عقاب بنا ہوا تھا۔ زرد بینر پر ہفل پف کا سیاہ بجّو بنا ہوا تھا۔ سبز بینر پر سلے درن کا سفید سانپ منقش تھا۔ اساتذہ کی میزوں کے پیچھے سب سے بڑے بینر پر ہوگورٹس کا مونوگرام بنا ہوا تھا۔ بڑا ایچ کا حرف، جس کے چاروں طرف شیر، عقاب، بجو اور سانپ بل کھاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

ھیری، رون اور ہرمائنی نے فریڈ اور جارج کو گری فنڈر کی میز پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ایک بار پھر وہ غیر معمولی طور پر باقی تمام لوگوں سے دو ہٹ کر بیٹھے تھے اور دھیمی آواز میں باتیں کر رہے تھے۔ رون ان کی طرف بڑھا۔

''یہ تو بہت بری بات ہے۔'' جارج کافی ناراضگی بھرے لہجے میں فریڈ کر کہہ رہا تھا۔ ''لیکن اگر وہ ہم سے آمنے سامنے بات نہیں کرتے ہیں تو ہمیں انہیں خط بھیجنا پڑے گا یا پھر ہم اسے ان کے ہاتھ میں دے دیں گے۔ وہ ہم سے ہمیشہ تو نہیں بچ سکتے۔''

''تم سے کون بچ رہا ہے؟'' رون نے ان کے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

''کاش تم بچ جاتے!'' فریڈ نے اس دخل اندازی پر چڑتے ہوئے کہا۔

''بتاؤ تو سہی...... بری بات کیا ہے؟'' رون نے جارج سے پوچھا۔

''تم جیسے بھائی کا ہونا...... جو ہر جگہ اپنی ناک بیچ میں گھسا دیتا ہے۔'' جارج نے کہا۔

''کیا تم دونوں کو جادوگری سہ فریقی ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کی کوئی ترکیب سوجھی؟'' ھیری نے تجسس بھرے انداز میں دریافت کیا۔ ''کیا تم شامل ہونے کی کوشش کرو گے؟''

''میں نے پروفیسر میک گوناگل سے پوچھا تھا کہ چمپئن کو کیسے منتخب کیا جاتا ہے لیکن انہوں نے کچھ نہیں بتایا۔'' جارج نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ ''انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اپنا منہ بند کر لوں اور اپنے خرسک کی تبدیلی ہیئت پر دھیان لگاؤں......''

''کیا پتہ چمپئن کو کون کون سے کام کرنا ہوں گے؟'' رون نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''ھیری! مجھے پورا بھروسہ ہے کہ ہم وہ کام کر سکتے ہیں۔ دیکھو! ہم نے پہلے بھی تو خطرناک کام کئے ہیں۔''

''وہ کام تم نے ججوں کے پینل کے سامنے نہیں کیئے تھے...... ہے نا؟'' فریڈ بولا۔ ''میک گونا گل کہتی ہیں کہ چمپئن کو اس کامیابی پر نمبر ملیں گے کہ انہوں نے کتنی عمدگی کے ساتھ اپنے اہداف کو مکمل کیا ہے......''

''جج کون ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''دیکھو! حصہ لینے والے سکولوں کے ہیڈ ماسٹر تو ہمیشہ ججوں کے پینل میں رہتے ہی ہیں۔'' ہرمائنی نے فوراً جواب دیا۔ اس کی بات سن کر سبھی لوگ اسے تھوڑی حیرت سے دیکھنے لگے۔ ''کیونکہ وہ تینوں ہی 1792ء کے ٹورنامنٹ میں زخمی ہو گئے تھے جب وہ اژدہا بے قابو ہو گیا تھا جسے تینوں چمپئن کو پکڑنا تھا......''

ہرمائنی نے دیکھا کہ سب لوگ اسے گھور رہے ہیں تو وہ اس پر چڑ کر بولی۔ ''یہ تمام معلومات 'ہوگورٹس۔ ایک تاریخی مطالعہ' نامی کتاب میں موجود ہیں۔ ظاہر ہے کہ اور کسی کو یہ معلومات صرف اس لئے نہیں حاصل ہیں کیونکہ کسی بھی طالبعلم نے اس کتاب کا مطالعہ کرنے کی رتی بھر بھی کوشش نہیں کی ہے۔'' ہرمائنی نے سکول میں آنے سے پہلے ہی اس کتاب کو اچھی طرح پڑھا تھا۔ وہ مزید بولی۔ ''ویسے تو یہ کتاب بھی پوری طرح قابل بھروسہ نہیں ہے۔ اس سے زیادہ مفید کتاب 'ہوگورٹس کی تاریخ ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن' ہوگی یا پھر 'ہوگورٹس کی بے حد متعصب اور منتخب تاریخ' جو سکول کے برے پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے۔''

''تم کہنا کیا چاہتی ہو؟'' رون نے جھنجلا کر پوچھا۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کا جواب کیا ملے گا؟

''گھریلو خرس......!'' ہرمائنی نے زور دے کر کہا اور ہیری کی توقع کے عین مطابق اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ ''ہوگورٹس ایک تاریخی مطالعہ کے ایک ہزار صفحات میں ایک بار بھی اس بات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے کہ یہاں پر سو غلام کر رہے ہیں اور ہم سب ان پر جاری ظلم و ستم میں برابر کے شریک ہیں۔''

ہیری نے اپنا سر ہلایا اور انڈے کھانے میں مشغول ہو گیا۔ اس کی اور رون کی لاکھ کوششوں کے باوجود ہرمائنی کا گھریلو خرسوں کو انصاف دلوانے کا عزم ذرہ بھر بھی نہیں ڈگمگایا تھا۔ یہ سچ تھا کہ ان دونوں نے ایس پی ای ڈبلیو بیجز کے بدلے میں اسے دو سکل دے دیئے تھے لیکن انہوں نے ایسا صرف اس کا منہ بند رکھنے کیلئے کیا تھا۔ بہر حال ان کے سکل دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوا بلکہ اس وجہ سے تو ہرمائنی کا جوش و جذبہ مزید بڑھ گیا اور وہ اسی دن سے ہیری اور رون کا دماغ چاٹ رہی تھی۔ پہلے تو اس نے کہا کہ وہ خود بیجز لگائیں پھر وہ بولی کہ وہ دوسروں کو بھی بیجز پہننے کیلئے تیار کریں۔ یہی نہیں، وہ تو ہر شام کو گری فنڈر ہال میں طلباء و طالبات کے سامنے چندے کا ڈبہ کھنکھناتی تھی اور ان سے چندہ مانگتی تھی۔

وہ غصے سے پوچھتی تھی۔ ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری چادریں کون بدلتا ہے؟ آتشدانوں میں آگ کون جلاتا ہے؟ کلاس روم کون صاف کرتا ہے؟ کھانا کون بناتا ہے؟...... یہ سبھی کام گھریلو خرس کرتے ہیں جو غلامی کی زندگی جی رہے ہیں اور جنہیں تنخواہ یا معاوضہ بھی نہیں دیا جاتا ہے......''

نیول اوراس جیسے کچھ لوگوں نے محض اس لئے ہرمائنی کو چندہ دے دیا تھا تاکہ وہ انہیں شعلہ بارنظروں سے نہ گھورے۔ان میں سے کچھ تو اس باتوں میں تھوڑی بہت دلچسپی لینے لگے تھے لیکن اس کام میں زیادہ شرکت یا کوئی ذمہ داری نبھانے کیلئے قطعاً رضا مند نہیں تھے۔کئی طلباء نے تو ہرمائنی کی تحریک کو مذاق کا نشانہ بنایا اوراس پر پھبتی کسنے سے باز نہ آئے۔

رون نے اپنی آنکھیں چھت کی طرف گھمالیں جہاں پرخزاں کی دھوپ کھلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔فریڈ اپنے قورمے میں مشغول ہوگیا۔(دونوں جڑواں بھائیوں نے بیجز خریدنے سے صاف انکار کردیا تھا) بہرحال، جارج ہرمائنی کی طرف مڑا۔

''سنو ہرمائنی! کیا تم کبھی باورچی خانے میں گئی ہو؟''

''نہیں!'' ہرمائنی نے نفی میں سرہلایا۔''مجھے لگتا ہے کہ طلباء کو وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے۔''

''ہم گئے ہیں......'' جارج نے فریڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''کئی بار۔کھانا لینے کیلئے۔ہم گھریلوخرسوں سے ملے ہیں اوروہ وہاں پرخوش وخرم ہیں۔وہ سوچتے ہیں کہ ان کے پاس دنیا کا سب سے اچھا کام ہے......''

''ایسا صرف اس لئے ہے کہ وہ ذہنی طور پر معذور ہو چکے ہیں۔سینکڑوں سالوں سے ان کے ذہن میں غلامی کا خیال......ایک لاجواب اورمسحورکن روپ میں بٹھا دیا گیا ہے۔'' ہرمائنی نے غصے سے کہا۔لیکن اس سے اگلے جملے اوپر سے آتی ہوئی آوازوں کے شور میں دب کررہ گئے تھے۔الّو ڈاک لے کرآئے تھے۔ہیری نے عجلت میں اوپر دیکھا اوراگلے ہی لمحے اسے اپنا دل بیٹھتا ہوامحسوس ہوا۔سفید ہیڈوگ پھڑپھڑاتی ہوئی اس کی طرف آرہی تھی۔ہرمائنی نے فوراً باتوں کا سلسلہ بند کردیا۔ہیری کی طرح ہرمائنی اوررون نے بھی ہیڈوگ کو پریشانی کے عالم میں دیکھا۔وہ نیچے اتری اور ہیری کے کندھے پرآ کر بیٹھ گئی۔ہیڈوگ نے اپنے پنکھ سمیٹے اور پنجہ باہر نکال کرتھکے ہوئے انداز میں ہیری کی طرف بڑھا دیا۔

ہیری نے سیریس کا جوابی خط نکال لیا اور ہیڈوگ کو اپنا قورمہ میں ایک بڑی بوٹی نکال کردے دی جواس نے جھٹ پٹ ہڑپ کر لی تھی۔ہیری نے جب تسلی کرلی کہ فریڈ اور جارج اب بھی جادوگری سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں گفتگو میں مصروف تھے تو وہ سرگوشی کے انداز میں سیریس کا خط رون اور ہرمائنی کو پڑھ کرسنانے لگا۔

ہیری!

دھوکہ دینے کی کوشش اچھی تھی۔ میں واپس آچکا ہوں اور مکمل طور پر محفوظ اور روپوش ہوں۔ تم مجھے ہوگورٹس میں ہونے والے ہر اہم واقعے یا حادثے کی خبر دیتے رہنا۔ باربار ہیڈوگ کا استعمال مت کرنا۔ الّو بدلتے رہنا اور میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بس اپنا دھیان رکھنا اور اپنی آنکھیں کھلی رکھنا۔ میں نے تمہارے نشان کے بارے میں جو کہا تھا، اسے مت بھولنا۔

سیریس

''اس تمہیں نے الّو بدلنے کی تاکید کیوں کی ہے؟'' رون نے دھیرے سے پوچھا۔

''ہیڈوگ کو بار بار دیکھ کر لوگوں کو شک ہو جائے گا'' ہرمائنی نے فوراً جواب دیا۔ ''وہ الگ دکھائی دیتی ہے۔ لوگوں کا دھیان اس کی طرف جا سکتا ہے کہ ایک سفید الّو سیریس کی روپوشی کی جگہ تک بار بار کیوں جاتا ہے...... میرا مطلب ہے کہ ہیڈوگ کی نسل کے الّو ہمارے ملک میں عام طور پر نہیں پائے جاتے ہیں...... ہے نا؟''

ہیری نے خط تہہ کر کے اپنے چوغے کی اندرونی جیب میں رکھ لیا اور سوچنے لگا کہ اس سے اس کی پریشانی کم ہوئی ہے یا پھر مزید بڑھ گئی ہے۔ اسے لگ رہا تھا کہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر سیریس کا واپس لوٹ آنا بہت بڑی بات تھی۔ وہ اس بات سے بھی انکار نہیں کر سکتا تھا کہ سیریس کے قریب ہونے کی خبر پا کر اس کے من میں اطمینان سا چھا گیا تھا۔ کم از کم اسے اپنے خط کے جواب کیلئے زیادہ انتظار تو نہیں کرنا پڑے گا۔

''شکریہ ہیڈوگ!'' اس نے اسے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ہیڈوگ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کلکاری بھری۔ اس نے اپنی چونچ کچھ لمحوں کیلئے سنگترے کے جوس والے پیالے میں ڈالی اور پھر اُڑ کر چلی گئی۔ یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ الّو گھر میں جا کر پُرسکون اور لمبی نیند لینے کی خواہش مند تھی۔

اس دن فضا میں خوش کن توقعات کا احساس پھیلا ہوا تھا۔ کوئی بھی کلاس روم میں پڑھائی پر صحیح طرح سے توجہ نہیں دے پا رہا تھا۔ سبھی کے دل و دماغ پر شام کو آنے والے دو اجنبی سکولوں کے طلباء اور منتظمین کا الگ الگ تخیلاتی خاکہ ابھر رہا تھا۔ انہیں پڑھائی سے زیادہ آنے والے مہمانوں میں دلچسپی تھی۔ یہاں تک کہ جادوئی مرکبات کی کلاس بھی انہیں ہمیشہ جتنی مشکل نہیں لگی تھی کیونکہ وہ آدھا گھنٹہ پہلے ختم ہو رہی تھی۔ گھنٹی بجتے ہی ہیری، رون اور ہرمائنی نے جلدی جلدی اپنا سامان سمیٹا اور گری فنڈر ہال کی راہ لی۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنے بستے اور کتابیں رکھیں، انہیں جو ہدایت دی گئی تھی، اسی کے مطابق انہوں نے اپنے چوغے پہنے اور دوڑتے ہوئے نیچے اترے۔ وہ بڑے ہال میں پہنچ گئے تھے۔

تمام فریقوں کے سربراہ اپنے اپنے طلباء کی قطاریں بنوانے میں مصروف تھے۔

''ویزلی! اپنی ٹوپی سیدھی کرو'' پروفیسر میک گوناگل نے رون کو جھڑکتے ہوئے کہا۔ ''مس پاٹیل! اس احمقانہ چیز کو اپنے بالوں میں سے نکالو۔''

پاروتی پاٹیل نے منہ بسور کر اپنی چٹیا کے سرے پر سجاوٹی تتلی والا کلپ اتار لیا۔

''میرے پیچھے چلو!'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''پہلے سال والے بچے سب سے آگے رہیں گے...... کوئی دھکم پیل نہیں کرے گا...... سمجھے!''

وہ سب قطار میں سامنے والی سیڑھیوں سے اترے اور سکول کے باہر میدان میں کھڑے ہو گئے۔ شام ٹھنڈی اور سہانی تھی۔

آسمان پر سرخی کا رنگ شروع ہو چکا تھا۔ پورا چاند سورج کی روشنی میں بھی آسمان کے پردے پر تاریک جنگل کے درختوں کی زرد ہوتی ہوئی چوٹیوں پر چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری سامنے کی چوتھی قطار میں جبکہ رون اور ہرمائنی میں درمیان میں کھڑے تھے۔ اس نے دیکھا کہ سب سے سامنے والی قطار میں پہلے سال کے ننھے بچے خوشی اور خوف کے ملے جلے جذبات میں کانپ رہے تھے، جن میں ننھا ڈینس کریوی بھی شامل تھا۔

''لگ بھگ چھ بج چکے ہیں۔'' رون نے اپنی چھڑی کو دیکھتے ہوئے سڑک کی طرف نظر دوڑائی۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کیسے آئیں گے؟''

''مجھے معلوم نہیں......'' ہرمائنی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

ہیری نے آسمان کی طرف دیکھا جس میں اب ستارے نمودار ہونے لگے تھے۔

''تو پھر کیسے...... بہاری ڈنڈوں پر بیٹھ کر......؟''

''مجھے ایسا نہیں لگتا......اتنی دور سے تو نہیں......!''

''تو پھر یقیناً گھریری کنجی سے؟'' رون نے اپنا خیال پیش کیا۔ ''یا پھر وہ ثقاب اُڑان بھرتے ہوئے آ سکتے ہیں۔ وہ جہاں سے آ رہے ہوں گے، وہاں شاید سترہ سال سے کم عمر طلبہ کو ثقاب اڑان بھرنے کی اجازت ہوگی؟''

''کوئی بھی ثقاب اُڑان کے ذریعے ہوگورٹس میں داخل نہیں ہو سکتا ہے۔'' ہرمائنی نے بے چینی سے کہا۔ ''یہ بات مجھے تمہیں کتنی بار بتانا پڑے گی؟''

وہ تجسس بھری نظروں سے میدان کی طرف دیکھتے رہے جہاں اب آہستہ آہستہ اندھیرا ہونے لگا تھا۔ کوئی بھی چیز متحرک نہیں تھی۔ ہر چیز ساکت، صحیح سلامت اور بالکل پہلے ہی جیسی تھی۔ ہیری کو اب سردی کا احساس ہونے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ لوگ جلدی سے آ جائیں......شاید غیر ملکی طلباء کسی ڈرامائی انداز سے آئیں۔ اسے یاد آیا کہ مسٹر ویزلی نے کیوڈچ ورلڈ کپ سے پہلے خیمہ بستی میں کیا کہا تھا...... 'ہمیشہ یہی ہوتا ہے، جب ہم جادوگر کہیں اکٹھے ہوتے ہیں تو شان جھاڑنے سے نہیں چوکتے ہیں۔'

اسی لمحے ان کے عقب میں سے ڈمبل ڈور کی بلند آواز سنائی دی۔ ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ دیگر اساتذہ کے ساتھ صدر دروازے میں کھڑے تھے۔

''اوہ! اگر میں غلط نہیں ہوں تو بیاوکس بیٹن کا وفد آ رہا ہے۔''

''کہاں؟'' طلباء کے بڑے ہجوم میں سے کئی آوازیں گونجیں۔ وہ مختلف سمتوں میں گردن موڑ موڑ کر دیکھ رہے تھے۔

''وہاں......'' چھٹے سال کا ایک طالبعلم جوشیلے انداز میں تاریک جنگل کے اوپر اشارہ کرتے ہوئے چیخا۔

کوئی بڑی چیز گہرے نیلے آسمان کو چیرتی ہوئی سکول کی طرف بڑھ رہی تھی۔ یہ چیز بہاری ڈنڈے سے...... یا پھر سو بہاری

ڈنڈوں سے بھی......کافی بڑی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ جوں جوں قریب ہو رہی تھی اس کی جسامت میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔

''اوہ یہ کوئی ڈریگن ہے......'' پہلے سال کا ایک طالبعلم خوف سے چیخا۔ مسلسل اوپر کی طرف دیکھنے کی وجہ سے اس کی گردن میں بل پڑ گیا تھا۔

''احمقوں جیسی بات مت کرو......'' ڈینس کریوی نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔ ''یہ اُڑنے والا مکان ہے۔''

ڈینس کا اندازہ کافی حد تک درست رہا...... جب دیوہیکل ہیولہ تاریک جنگل کے درختوں کے اوپر سے ہوتا ہوا پاس پہنچا اور اس پر سکول کی بلند روشن کھڑکیوں کی روشنی پڑی تو سب نے دیکھا کہ یہ ایک نیلے رنگ کی دیوہیکل 'بگھی' تھی جس کی جسامت کسی بڑے مکان کے برابر ہی تھی۔ وہ ہوائی بگھی اُڑتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔ اسے پروں والے ایک درجن گھوڑے ہوا میں کھینچ رہے تھے۔ تمام گھوڑے آگے پیچھے سیدھی قطار میں جتے ہوئے تھے اور ان کی جسامت کسی ہاتھی سے کم نہیں تھی۔

جب ہوائی بگھی میدان کے قریب پہنچ گئی اور تیز رفتاری سے زمین پر اترنے کی تیاری کرنے لگی تو سامنے کی تین قطاروں کے بچے پیچھے کی طرف کھسکنے لگے۔ پھر ان کے سامنے تیز دھماکہ دار آواز گونجی۔ جسے سن کر نیول زمین سے کئی انچ اوپر اچھل گیا اور اپنے عقب میں کھڑے سلے درن کے پانچویں سال کے طالب علم کے پاؤں پر چڑھ گیا۔ دھماکے کی آواز دراصل گھوڑوں کے بھاری بھرکم کھروں کے زمین پر ٹکرانے سے پیدا ہوئی تھی۔ ایک سیکنڈ بعد ہی بگھی کا پچھلا حصہ بھی زمین پر اتر گیا۔ بگھی ابھی تک اپنے بڑے بڑے پہیوں پر بری طرح اچھل رہی تھی اور خوفناک گڑگڑاہٹ کر رہی تھی۔ دیوہیکل سنہری گھوڑوں نے اپنے سر بلند کیے اور اپنی بڑی بڑی لال آنکھیں گھمائیں۔

ہیری نے دروازہ کھلنے سے پہلے ہی اس پر منقش نشان دیکھ لیا۔ (دو سنہری چھڑیاں ایک دوسرے کو ضرب کی شکل میں کاٹ رہی تھی، جن میں سے تین تین ستارے نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے)

ہلکے نیلے رنگ کا چوغہ پہنے ایک لڑکی ہوائی بگھی سے نیچے کودی اور آگے جھکی۔ اس نے بگھی کے فرش پر جانے کیا کیا؟ کہ سنہری سیڑھیاں کھول کر لگا دیں۔ وہ مؤدب انداز میں پیچھے ہٹ کر کھڑی ہوگئی۔ ہیری نے دیکھا کہ بگھی کے اندر سے اونچی ایڑھی والا ایک چمکتا ہوا سیاہ جوتا باہر نکل رہا تھا...... یہ جوتا بچے کی تین پہیوں والی سائیکل جتنا بڑا تھا۔ جوتے کے فوراً بعد اسے ایک عورت دکھائی دی۔ ہیری نے اپنی زندگی میں اتنی لمبی عورت پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اسے اگلے ہی پل دیوہیکل بگھی اور دیوہیکل گھوڑوں کا جوڑ سمجھ آ گیا تھا۔ کچھ بچوں نے اس لحیم شحیم عورت کو جب دیکھا تو لاشعوری طور پر ان کے ہونٹوں سے آہ نکل گئی۔

ہیری نے اپنی زندگی میں اتنا لمبا چوڑا ایک ہی شخص دیکھا تھا اور وہ ہیگرڈ تھا۔ اسے لگا کہ ہیگرڈ اور اس عورت کے پاؤں میں شاید ایک انچ کا بھی فرق نہیں ہوگا۔ لیکن اسے ہیگرڈ کو دیکھنے کی عادت سی ہوگئی تھی۔ اس لئے یہ عورت (جو اب سیڑھیوں سے نیچے اتر چکی تھی اور استقبال کے کیلئے منتظر مگر ششدر بھیڑ کو دیکھ رہی تھی) کچھ زیادہ ہی لمبی لگ رہی تھی۔ وہ عورت اندھیرے میں سے نکل کر صدر

دروازے کی روشنی میں آئی تو لوگوں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ خوبصورت، زیتونی رنگت کا اور کافی چکنا تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور کالی تھیں۔ اس کی ناک کسی قدر چونچ دار دکھائی دیتی تھی۔ اس کے بال اس کی گردن کے سرے پر چمکتے ہوئے جوڑے کی شکل میں بندھے ہوئے تھے۔ وہ سر سے پاؤں تک سیاہ چمکدار ریشمی لبادے میں ملبوس تھی۔ اس کی موٹی گانٹھ دار انگلیوں میں شاندار قیمتی دودھیا نگینے جگمگا رہے تھے۔

ڈمبل ڈور تالیاں بجانے لگے۔ ان کی دیکھا دیکھی حیرت میں ڈوبے طلباء بھی تالیاں بجانے لگے۔ ان میں کچھ تو اس عورت کو پوری طرح سے دیکھنے کیلئے اپنے پنجوں کے بل پر کھڑے ہو گئے تھے۔ وہ عورت پرسکون انداز میں مہربانیہ انداز میں مسکرائی اور ہاتھ بڑھا کر ڈمبل ڈور کی طرف بڑھنے لگی۔ ڈمبل ڈور ویسے تو کافی قد آور تھے مگر انہیں اس عورت کا ہاتھ چومنے کیلئے زیادہ جھکنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔

''ہردلعزیز میڈم میکسم!'' انہوں نے کہا۔ ''ہوگورٹس میں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔''

''ایلبی ڈور!'' میڈم میکسم نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''مجھے امید ہے کہ آپ بالکل بخیریت ہوں گے۔''

''شکریہ...... میں بالکل ٹھیک ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''میرے شاگرد!'' میڈم میکسم نے اپنا ایک بڑا ہاتھ لاپروائی سے عقبی سمت میں ہلایا۔

ہیری کا دھیان اب تک پوری طرح سے میڈم میکسم پر مرتکز تھا۔ اس نے ہوائی بگھی کی طرف دیکھا۔ وہاں پر ایک درجن لڑکیاں لڑکے کھڑے تھے جو سبھی سترہ سے انیس سال کی عمروں کے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ بگھی سے اتر کر میڈم کا انتظار کر رہے تھے جونہی میڈم کا اشارہ ملا تو وہ قطار میں چلتے ہوئے میڈم کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ کانپ رہے تھے جس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں تھی کیونکہ وہ باریک ریشمی لبادے پہنے ہوئے تھے، ان پر کسی نے بھی موٹا چوغہ نہیں پہنا ہوا تھا۔ ان میں سے کچھ نے تو سردی سے بچنے کیلئے اپنے سر پر اسکارف اور بدن پر شال لپیٹی ہوئی تھی۔ جہاں تک ہیری کو ان کے چہروں سے دکھائی دے رہا تھا (وہ میڈم میکسم کے چوڑے سائے میں کھڑے تھے) کہ وہ ہوگورٹس کی بلند و بالا قلعہ نما عمارت کو سہمی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

''کارکروف آ گیا......؟'' میڈم میکسم نے پوچھا۔

''وہ کسی بھی پل یہاں آ سکتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''آپ ان کا استقبال کرنے کیلئے یہیں رُکنا چاہیں گی یا پھر اندر چل گرمائی سے لطف اندوز ہونا پسند کریں گی۔''

''میرا خیال ہے کہ مجھے اور بچوں کو گرمائی کی زیادہ ضرورت ہے۔'' میڈم میکسم دھیمی سی مسکان کے ساتھ کہا۔ ''لیکن میرے گھوڑے......''

''ہمارا جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال والا استاد اِن کی دیکھ بھال کر کے بے حد خوش ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔ ''اس

وقت وہ اپنے جانوروں سے پیدا ہونے والے ایک سنگین معاملے کو سلجھانے کیلئے گیا ہوا ہے......''

''دھماکے دار سقرط!'' رون نے اچانک ہیری کی طرف سرگوشی کی۔

''میرے گھوڑوں کو سنبھالنے کیلئے کسی طاقتور اور مضبوط شخص کی ضرورت پڑے گی۔'' میڈم میکسم نے کہا جیسے انہیں یہ شک ہو کہ ہوگورٹس کا جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کا کوئی بھی استاد یہ کام شاید ہی کر پائے۔ ''وہ بہت منہ زور ہیں......''

''میں آپ کو پورا یقین دلاتا ہوں کہ ہیگرڈ یہ کام بآسانی کر لے گا۔'' ڈمبل ڈور نے اپنی مسکراہٹ کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے......'' میڈم میکسم نے اپنا سر تھوڑا جھکاتے ہوئے کہا۔ ''کیا آپ اپنے اس ہیگرڈ کو یہ بتا دیں گے کہ میرے گھوڑے صرف جو کا پانی ہی پینا پسند کرتے ہیں؟''

''یہ کام ہو جائے گا......'' ڈمبل ڈور نے بھی اپنا سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''چلو......'' میڈم میکسم نے رعب دار لہجے میں اپنے طلباء و طالبات سے کہا۔ ہوگورٹس کے ہجوم نے انہیں اور ان کے شاگردوں کو پتھر کی سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر جانے کیلئے راستہ دے دیا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ ڈرم سٹرانگ کے گھوڑے کتنے بڑے ہوں گے؟'' سمیس فنی گن نے لیونڈر براؤن اور پاورتی پاٹیل کے قریب کسی قدر جھکتے ہوئے ہیری اور رون سے پوچھا۔

''اگر وہ ان سے بھی بڑے ہوئے تو مجھے خدشہ ہے کہ ہیگرڈ انہیں بالکل سنبھال نہیں پائے گا۔ میرا مطلب ہے کہ اگر وہ اپنے دھماکے دار سقرطوں کے حملے سے بچ گیا تب بھی وہ ان سے بڑے گھوڑوں کو نہیں سنبھال سکتا۔ کیا پتہ دھماکے دار سقرطوں نے کیا کیا ہوگا؟'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''شاید وہ بھاگ نکلے ہوں گے!'' رون نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ......ایسا مت کہو۔'' ہرمائنی کانپتی ہوئی بولی۔ ''ان کا میدان میں کھلے گھومنے کا تصور ہی بڑا بھیانک ہے......''

وہ اب تھوڑا کانپتے ہوئے ڈرم سٹرانگ کے وفد کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ زیادہ تر طلباء منتظر نگاہوں سے آسمان کو ٹٹول رہے تھے۔ کچھ منٹوں تک گہری خاموشی چھائی رہی۔ صرف میڈم میکسم کے دیوہیکل گھوڑوں کے ہنہنانے اور کھروں کو پٹخنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

پھر اچانک......

''کیا تم نے کچھ سنا؟'' رون نے اچانک سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے سن لیا تھا۔ اندھیرے میں انہیں ایک عجیب سی آواز قریب آتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔ یہ چوسنی جیسی آواز تھی جیسے کوئی

بڑا ویکیوم کلینر پانی میں چل رہا ہو۔

''جھیل......'' لی جارڈن نے جھیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ''جھیل کی طرف دیکھو......!''

وہ لوگ صحن کے بالائی حصے میں کھڑے تھے جہاں سے میدان صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں سے انہیں جھیل کی چکنی کالی سطح بھی واضح دکھائی دے رہی تھی۔ لیکن اب جھیل کی ہموار اور ساکت سطح میں عجیب سا تلاطم برپا تھا۔ جھیل کے بیچوں بیچ سے پانی اچھل اچھل کر کناروں کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پانی بڑے بڑے بلبلوں میں ابلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ پانی کی لہریں بڑی ہو رہی تھیں اور وہ کیچڑ زدہ کناروں سے ٹکرانے لگیں۔ پھر اسی وقت جھیل کے عین وسط میں ایک بھنور نمودار ہوا جیسے کوئی بہت بڑا پلگ جھیل کے فرش سے باہر نکلا ہو...... اس بھنور کے بیچ سے ایک لمبا اور سیاہ کھمبا دھیرے دھیرے اوپر اُٹھتا ہوا دکھائی دیا...... اور پھر ہیری کو مستول دکھائی دینے لگا۔

''یہ تو کسی بحری جہاز کا مستول محسوس ہوتا ہے۔'' اس نے رون اور ہرمائنی سے کہا۔

دھیرے دھیرے شان کے ساتھ بادبانی جہاز پانی کی تہہ سے برآمد ہوتا چلا گیا اور پھر وہ پانی کی بالائی سطح پر جمنے لگا۔ وہ چاندنی میں چمک رہا تھا جیسے کسی حادثے کے بعد اس کی اچھی طرح مرمت کی گئی ہو۔ اس کی دھیمی روشنی کسی بھوت کی آنکھ کی مانند چمک رہی تھی۔ آخر کار زوردار دھماکے کی آواز کے ساتھ جہاز اچھل کر پانی سے پورا باہر نکل آیا۔ اب وہ بپھرے ہوئے پانی کی سطح پر رینگتا ہوا کنارے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کچھ پل بعد انہیں پانی میں تیز چھپاکے کے ساتھ لنگر پھینکنے کی آواز آئی اور پھر ایک تختہ نیچے کی طرف جھکنے لگا۔

جہاز میں سے لوگ اترنے لگے۔ سب کو جہاز کی روشنی میں ان کی متحرک پرچھائیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے دیکھا کہ سب کا حلیہ کریب اور گوئل جیسا ہی تھا...... لیکن جب وہ ایک قطار میں چلتے ہوئے بڑے ہال کے دروازے کی روشنی میں پہنچے تو اس نے دیکھا کہ ان کا قد کاٹھ اتنا لمبا اس لئے دکھائی دے رہا تھا کہ وہ موٹے اونی فر کے چوغے پہنے ہوئے تھے۔ جو آدمی سکول کی طرف سب سے آگے آرہا تھا وہ کچھ مختلف اونی کپڑوں میں ملبوس تھا۔ یہ لباس اس کے بالوں کی طرح ریشمی اور سفید تھا۔

''ڈمبل ڈور......'' اس نے ڈھلان چڑھ کر قریب آتے ہوئے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''کیسے ہو ڈمبل ڈور...... میرے عزیز! کیسے ہو؟''

''بالکل ٹھیک...... تمہارا شکریہ پروفیسر کارکروف!'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔

کارکروف کی آواز مخملی اور چکنی چپڑی تھی جب وہ سکول کے سامنے والے دروازے سے آتی ہوئی روشنی میں آیا تو طلباء نے دیکھا کہ وہ بھی ڈمبل ڈور کی طرح لمبا اور دبلا پتلا تھا۔ لیکن ان کے سفید بال چھوٹے تھے اور بکری جیسی ڈاڑھی (جو ایک خمیدہ لچھے پر ختم ہوتی تھی) ان کی کمزور ٹھوڑی کو مکمل طور پر ڈھانپ نہیں پا رہی تھی۔ جب وہ ڈمبل ڈور کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں میں ڈمبل ڈور کے ہاتھ جکڑ لئے۔

''آہ......شاندار ہوگورٹس!'' انہوں نے سکول کی بلند وبالا عمارت کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ان کے دانت کسی قدر پیلے نظر آئے۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں مسکراہٹ کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔ان کی آنکھوں میں مکاری اور عیاری کی چمک بھری ہوئی تھی۔ کارکروف آگے بولے۔''یہاں آکر کتنا اچھا لگ رہا ہے۔کتنا عمدہ......وکٹر! ساتھیو کو ساتھ لے کر اندر گرمائی میں چلو...... تمہیں یہ برا تو نہیں لگے گا، ڈمبل ڈور؟ وکٹر کو تھوڑا سردی سے زکام ہے......''

کارکروف نے اپنے ایک شاگرد کو پکڑ کر آگے آنے کا اشارہ کیا۔ جب وہ لڑکا پاس سے گزرا تو ہیری کو ایک بڑے اور خمیدہ ناک کی جھلک دکھائی دی اور موٹی سیاہ گھنی بھنوئیں بھی۔تبھی رون نے ہیری کے ہاتھ پر مکا مارا اور اس کے کان میں سرگوشی کی حالانکہ ہیری پہلے ہی اس لڑکے کو پہچان چکا تھا۔

''ہیری...... یہ تو کیرم ہے!''

☆☆☆☆

سولہواں باب

شعلوں کا پیالہ

''مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔'' رون نے بے تابی سے کہا۔ جب ہوگورٹس کے طلباء سیڑھیوں پر ڈرم سٹرانگ کے وفد کے تعاقب میں قطار بنا کر چڑھنے لگے۔ ''کیرم آیا ہے ہیری...... وکٹر کیرم!''

''رون! تم اتنے بے قابو کیوں ہو رہے ہو، وہ محض ایک کیوڈچ کھلاڑی ہی تو ہے۔'' ہرمائنی بولی۔

''صرف ایک کیوڈچ کھلاڑی؟'' رون نے بھنوئیں تانتے ہوئے کہا اور ہرمائنی کی طرف اس انداز سے دیکھا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا ہو۔ ''ہرمائنی! وہ کیوڈچ کی دنیا کا سب سے اچھا متلاشی ہے۔ میں نے کبھی یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ سکول میں پڑھتا ہوگا؟''

جب وہ ہوگورٹس کے باقی طلباء و طالبات کے ساتھ راہداریوں کو طے کرتے ہوئے استقبالیہ ہال میں جانے لگے تو ہیری نے دیکھا کہ لی جارڈن اچھل اچھل کر کیرم کے سر کے عقبی حصے کو اچھی طرح سے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ چھٹے سال کی کچھ لڑکیاں چلتے چلتے اپنی جیبوں میں بے قراری سے ہاتھ ڈال کر کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

''اوہ! مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔ میرے پاس ایک بھی قلم نہیں ہے۔''

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ لپ سٹک سے میرے ہیٹ پر آٹو گراف دے گا؟''

''واقعی......'' ہرمائنی نے تیز آواز میں کہا جب وہ لپ سٹک کی بحث میں اُلجھی لڑکیوں کے پاس سے گزری۔

''اگر موقعہ ملا تو میں بھی اس کا ایک آٹو گراف لے لوں گا۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''تمہارے پاس قلم تو ہے نا ہیری!''

''نہیں! میری ساری قلمیں اوپر بستے میں پڑی ہیں۔'' ہیری نے جواب دیا۔

وہ گری فنڈر کی میز تک پہنچے اور اپنی نشستیں سنبھال لیں۔ رون ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے دروازہ دکھائی دیتا ہو کیونکہ کیرم اور ڈرم سٹرانگ کے باقی طلباء اب بھی ہال میں ہی کھڑے تھے۔ وہ یہ طے نہیں کر پا رہے تھے کہ کہاں بیٹھا جائے؟ بیاؤکس بیٹن کے لوگوں نے بیٹھنے کیلئے ریون کلا کی میز چنی تھی اور وہ بڑے ہال کو اداسی بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے تین نے تو اب بھی اپنے سر پر

اسکارف اور بدن پر شال لپیٹی ہوئی تھی۔

''اتنی زیادہ سردی تو نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے انہیں چڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''وہ لوگ اپنے چوغے کیوں نہیں لائے؟''

''یہاں آجاؤ...... یہاں آکر بیٹھ جاؤ!'' رون نے پھسپھسا کر کہا۔ ''یہاں آجاؤ ہرمائنی! تھوڑا کھسکو...... جگہ بناؤ!''

''کیا......؟''

''اوہ! بہت دیر ہوگئی......'' رون نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔

وکٹر کیرم اور ڈرم سٹرانگ کے باقی لوگ سلے درن کی میز پر بیٹھ چکے تھے۔ ھیری نے دیکھا کہ ملفوائے، کریب اور گوئل اس بات پر بے حد خوش دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ملفوائے آگے جھک کر کیرم سے باتیں کرنے لگا۔

''ٹھیک ہے...... اسے مکھن لگاؤ، ملفوائے!'' رون نے غصے سے کہا۔ ''میں شرط لگاتا ہوں کہ کیرم اس کی حقیقت پہچان لے گا...... لوگ اسے ہر وقت مکھن لگاتے رہتے ہوں گے...... تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ لوگ کہاں سوئیں گے؟ ھیری، ہم کیرم کو اپنے کمرے میں سلا سکتے ہیں...... میں اسے اپنا پلنگ دے دوں گا اور خود خیمہ بستر پر سو جاؤں گا...... اس میں مجھے ذرا بھی پریشانی نہیں ہوگی۔''

یہ سن کر ہرمائنی بے ساختہ ہنس پڑی۔

''ڈرم سٹرانگ کے طلباء بیاوکس بیٹن کے طلباء سے زیادہ خوش وخرم دکھائی دے رہے ہیں۔'' ھیری نے اچانک کہا۔

ڈرم سٹرانگ کے طلباء نے اب اپنے اضافی موٹی فر والے اونی چوغے اتار دیئے تھے اور وہ اب بڑی دلچسپی سے بڑے ہال کی ستاروں بھری چھت کو دیکھ رہے تھے۔ ان میں دو تین تو میز پر رکھی سنہری پلیٹوں اور پیالوں کو اُٹھا کر اور الٹ پلٹ کر غور سے معائنہ کرنے میں مصروف تھے۔ وہ خاصے متاثر دکھائی دیتے تھے۔

اساتذہ والی میز پر چوکیدار فلیچ اضافی کرسیاں لگاتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ موقعہ کی مناسبت سے اپنا پرانا ٹیل کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ ھیری کو یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ اس نے چار اضافی کرسیاں لگائی تھیں۔ دو ڈمبل ڈور کی دائیں طرف اور دو ان کی بائیں طرف۔

''دو ہی لوگ تو آئے ہیں؟'' ھیری نے پلٹ کر کہا۔ ''فلیچ چار کرسیاں کیوں رکھ رہا ہے؟ اور کون آنے والا ہے......؟''

''ار...... ہاں!'' رون کے منہ سے عجیب سی آواز نکلی۔ اس کا پورا دھیان ابھی تک کیرم پر جما ہوا تھا۔ اب تمام طلباء بڑے ہال میں پہنچ چکے تھے اور اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تھے۔ کچھ دیر بعد اساتذہ اندر داخل ہوئے۔ تمام اساتذہ بلند چبوترے پر رکھی ہوئی کرسیوں کی طرف بڑھے اور اپنی اپنی کرسیوں پر براجمان ہوگئے۔ آخر میں میڈم میکسم اور پروفیسر کارکروف، ڈمبل ڈور کے ہمراہ ہال میں آئے۔ اپنی ہیڈ مسٹرس کو دیکھ کر بیاوکس بیٹن کے تمام طلباء اچھل کر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوگئے۔ ہوگوارٹس کے کچھ طلباء یہ منظر دیکھ کر ہنسنے لگے لیکن بیاوکس بیٹن کے طلباء کو یہ دیکھ کر کوئی فرق نہیں پڑا اور وہ تب تک انتظار میں کھڑے ہی رہے جب تک میڈم میکسم ڈمبل ڈور کی بائیں طرف بیٹھ نہیں گئی تھیں۔ بہرحال ڈمبل ڈور کھڑے رہے۔ انہیں کھڑا دیکھ کر بڑے ہال میں خاموشی چھا گئی۔

''شام بخیر...... حاضرین و ناظرین!...... سب سے خاص طور پر...... مہمانوں سے!'' ڈمبل ڈور نے غیر ملکی طلباء کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ''آپ سبھی کو ہوگورٹس میں خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ مجھے پوری امید اور کامل یقین ہے کہ آپ یہاں پر آرام اور خوشی سے رہیں گے۔'' بیاوکس بیٹن کی ایک لڑکی جواب بھی سر پر مفلر باندھے ہوئے تھی، یہ سن کر طنزیہ انداز میں ہنس پڑی۔

ہرمائنی نے اس کی طرف شعلہ بار نگاہوں سے گھورتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ''کوئی بھی تمہیں یہاں زبردستی تو نہیں روک رہا ہے۔''

''سہ فریقی ٹورنامنٹ کا باضابطہ آغاز اس جشن کی دعوت کے بعد کیا جائے گا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''اب میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بلا تکلف کھایئے پیجئے...... اور ہوگورٹس میں گھر جیسی راحت محسوس کیجئے۔''

جیسے ہی وہ اپنی بات مکمل کر کے کرسی پر بیٹھے تو ہیری نے دیکھا کہ پروفیسر کارکروف فوراً ڈمبل ڈور کی طرف جھک کر گفتگو کرنے لگے۔ اگلے لمحے ہمیشہ کی طرح سب کے سامنے رکھی ہوئی خالی ٹرے اور ڈونگوں میں گرما گرم اور خوشبودار کھانا نمودار ہو گیا جس میں سے بھاپ اُٹھ رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ باورچی خانے کے تمام گھریلو خرسوں نے دعوت کیلئے اپنی پوری توانائی صرف کر دی تھی۔ ہیری نے اس سے پہلے اپنی میزوں پر اتنی انواع کا کھانا نہیں دیکھا تھا۔ ان میں سے کئی حیرت انگیز طور پر غیر ملکی دکھائی دے رہے تھے۔

''وہ کیا ہے؟'' رون نے ایک پکوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جو بام مچھلی کے قورمے جیسی دکھائی دے رہی تھی اور خوردنی کھمبی کے سالن اور گردوں کی پڈنگ کے درمیان میں رکھی ہوئی تھی۔

''بولاباس!'' ہرمائنی نے جلدی سے بتایا۔

''خدا بھلا کرے......'' رون منہ سکوڑ کر بولا۔

''یہ فرانسیسی پکوان ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''میں نے دو سال پہلے فرانس میں گرمیوں کی چھٹیاں مناتے ہوئے اسے کھایا تھا۔ یہ بہت مزیدار ہوتا ہے۔''

''میں تمہاری بات مان لیتا ہوں۔'' رون نے کہا اور کالے رنگ کی پڈنگ لے لی۔

بڑے ہال میں مشکل سے بیس غیر ملکی طلباء کا ہی اضافہ ہوا تھا۔ لیکن نجانے کیوں آج بڑے ہال میں ہمیشہ سے کچھ زیادہ ہی بھیڑ کا احساس ہو رہا تھا۔ شاید ایسا اس لئے تھا کہ ان کی رنگین یونیفارم ہوگورٹس کے طلباء کے سیاہ لبادوں سے کافی الگ تھی۔ فر کے اونی چوغے اتارنے کے بعد ڈرم سٹرانگ کے طلباء کے خون جیسے گہرے سرخ رنگ کے لبادے نظر آنے لگے۔

جشن کی دعوت شروع ہونے کے بیس منٹ بعد ہیگرڈ اساتذہ کی میز کے عقبی دروازے سے ہال میں داخل ہوتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ کنارے پر پڑی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا اور اپنا ہاتھ ہلا کر انہیں اشارہ کیا۔ اس کے ہاتھ پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔

''دھماکے دار سقرط ٹھیک ٹھاک ہیں ہیگرڈ؟'' ھیری نے زور سے پوچھا۔

''مزے میں ہیں......'' ہیگرڈ نے خوشی سے جواب دیا۔

''ہاں! مجھے یقین ہے کہ وہ بہت مزے میں ہوں گے۔'' رون دھیرے سے بولا۔ ''ایسا لگتا ہے کہ آخر اب انہیں اپنا من پسند کھانا مل ہی گیا ہے؟ ہیگرڈ کی موٹی موٹی انگلیاں......''

''معاف کیجئے...... کیا میں یہ بولا باس لے سکتی ہوں؟'' اسی پل ایک سریلی آواز سنائی دی۔ یہ بیاوکس بیٹن کی وہی لڑکی تھی جو ڈمبل ڈور کے خطاب کے دوران ہنسی تھی۔ اس نے اب اپنا مفلر ہٹا لیا تھا۔ اس کے سنہرے لمبے بال کمر تک آ رہے تھے۔ اس کی بڑی بڑی آنکھیں گہری نیلی تھیں اور اس کے دانت بہت سفید اور جاذب نظر تھے۔ رون کا چہرہ بینگنی پڑ گیا۔ وہ اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھے جا رہا تھا۔ اس نے جواب دینے کی کوشش میں منہ کھولا لیکن منہ سے ایک بھی لفظ باہر نکل نہیں پایا۔

''ہاں...... اسے لے لیجئے!'' ھیری نے بولا باس کا ڈونگا اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''آپ لوگوں نے اسے چکھا ہے؟''

''ہاں!'' رون نے زور زور سے سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! یہ بہت مزیدار ہے۔''

اس لڑکی نے ڈونگا اُٹھایا اور اسے احتیاط کے ساتھ ریون کلا کی میز کی طرف لے گئی۔ رون اب بھی اس لڑکی کو اس طرح گھور رہا تھا جیسے اس نے زندگی میں پہلے کبھی کوئی لڑکی دیکھی ہی نہ ہو۔ ھیری اس کی حالت دیکھ کر ہنسنے لگا۔ اس کی ہنسی کی آواز سن کر رون دوبارہ ہوش میں آ گیا۔

''وہ بالکل موہنی ہے۔'' اس نے ھیری سے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''ظاہر ہے، وہ نہیں ہے۔'' ہرمائنی چڑتے ہوئے بولی۔ ''کوئی اور لڑکا تو اس کی طرف گدھوں کی طرح نہیں دیکھ رہا ہے۔''

لیکن یہ بات پوری طرح درست نہیں تھی۔ جب وہ لڑکی ہال کے پار گئی تو کئی لڑکوں کے سر گھومے اور ان میں کچھ تو رون کی طرح ہی کچھ لمحوں کیلئے مبہوت ہو کر رہ گئے تھے۔

''میں تمہیں بتا دوں کہ وہ لڑکی عام سی بالکل نہیں ہے۔'' رون نے ایک طرف جھکتے ہوئے کہا تاکہ وہ اسے اچھی طرح سے دیکھ سکے۔ ''ہوگورٹس میں ایسی لڑکیاں کہاں ہیں؟''

''ہوگورٹس کی لڑکیاں بھی بہت اچھی ہیں۔'' ھیری کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔ چو چینگ سنہری بالوں والی لڑکی سے کچھ ہی فاصلے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

''جب تم دونوں کی آنکھیں واپس یہاں لوٹ آئیں گی۔'' ہرمائنی نے درشت لہجے میں کہا۔ ''تب تمہیں یہ دکھائی دے گا کہ ابھی ابھی یہاں کون آیا ہے؟''

وہ اساتذہ کی میز کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ باقی بچی ہوئی دو خالی کرسیاں اب بھر چکی تھیں۔ لیوڈو بیگ مین، پروفیسر کارکروف کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ میڈم میکسم کے ساتھ پرسی ویزلی کے باس مسٹر کراؤچ بیٹھے ہوئے تھے۔

''یہ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں؟'' ہیری نے انہیں دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا۔

''انہوں نے ہی جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا ہے۔ ہے نا؟ مجھے لگتا ہے کہ وہ اب یہاں پر اس کا باقاعدہ آغاز دیکھنے کیلئے پہنچے ہیں۔'' ہرمائنی نے جواب دیا۔

جب کھانے کا دوسرا دور شروع ہوا تو انہیں کئی تعجب انگیز چیزیں دیکھنے کو ملیں۔ رون نے ایک عجیب سی زرد فرانسیسی پڈنگ کو غور سے دیکھا اور اسے اپنے دائیں طرف سرکا دیا تاکہ یہ ریون کلا کی میز پر صاف دکھائی دے سکے۔ ایسا لگتا تھا کہ موہنی جیسی لڑکی کا پیٹ بھر چکا تھا، اس لئے وہ اسے لینے کیلئے نہیں آئی تھی۔

جب کھانے کا دور مکمل ہوا اور پلیٹیں بالکل صاف اور کوری ہو گئیں اور پکوانوں کے ڈونگے غائب ہو گئے تو ڈمبل ڈور اپنی نشست سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ہال میں اب ایک عجیب سے تناؤ کی فضا پھیل گئی۔ ہیری کو بھی ہلکا سا تجسس محسوس ہوا اور وہ سوچنے لگا کہ اب کیا ہونے والا ہے؟ کچھ دور بیٹھے فریڈ اور جارج آگے جھک کر ڈمبل ڈور کو بہت غور سے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔

''اب وقت آ چکا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اپنی طرف مڑی گردنوں کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ بس شروع ہونے ہی والا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم صندوق یہاں لائیں۔ میں آپ کو کچھ باتیں بتانا چاہوں گا......''

''صندوق......؟'' ہیری نے تعجب بھری آواز میں کہا۔ رون نے محض کندھے اچکا دیئے۔

''میں آپ کو اس سال کے قوانین بتانا چاہتا ہوں لیکن اس سے پہلے میں آپ کا تعارف دو ہستیوں سے کروانا چاہوں گا۔ مسٹر بارٹی میوس کراؤچ، جو جادوئی محکمے میں بین الاقوامی تعلقات عامہ کے شعبے کے سربراہ ہیں۔'' ہلکی سی تالیاں بجیں۔ ''اور مسٹر لیوڈو بیگ مین، جادوئی کھیل اور فنون لطیفہ کے شعبے کے سربراہ۔''

مسٹر کراؤچ کی بہ نسبت مسٹر بیگ مین کیلئے کچھ زیادہ ہی زور سے تالیاں بجیں۔ شاید اس لئے کہ وہ کیوڈچ کے مشہور کھلاڑی تھے یا صرف اس لئے کہ وہ زیادہ ملنسار اور ہنس مکھ دکھائی دیتے تھے۔ انہوں نے تالیوں کا جواب ہنس کر اور ہاتھ ہلا کر دیا۔ جبکہ مسٹر بارٹی میس کراؤچ اپنا نام لئے جانے پر نہ تو مسکرائے اور نہ ہی انہوں نے اپنا ہاتھ اُٹھایا تھا۔ کیوڈچ ورلڈ کپ میں مسٹر کراؤچ کے نئے سوٹ کو یاد کرتے ہوئے ہیری نے سوچا کہ وہ سوٹ کے بجائے جادوگروں کے لباس میں زیادہ عجیب دکھائی دے رہے تھے۔ ڈمبل ڈور کے لمبے سفید بالوں اور ڈاڑھی کے پاس ان کی ٹوتھ برش جیسی مونچھیں اور نفاست سے سیدھی نکلی ہوئی مانگ بہت عجیب دکھائی دے رہی تھی۔

''مسٹر بیگ مین اور مسٹر کراؤچ، جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کی تیاری کیلئے پچھلے کچھ مہینوں سے مشقت آمیز محنت کر رہے

ہیں اور وہ دونوں پروفیسر کارکروف، میڈم میکسم اور میرے ساتھ تینوں سکولوں کے چمپئن کی صلاحیتوں کی جانچ اور انتخاب، مقابلوں کے نتائج کو مرتب کرنے اور حتمی فیصلے کیلئے ججوں کے فرائض ادا کرنے کی ذمہ داری نبھائیں گے یعنی سہ فریقی مقابلوں کیلئے پانچ رکنی ججوں کا پینل تشکیل دیا گیا ہے۔''

چمپئن کا لفظ سنتے ہی سب طلباء کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔شاید ڈمبل ڈور طلباء کے اچانک خاموش ہو جانے کا مطلب سمجھ گئے کیونکہ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مسٹر فلیچ! براہ کرام وہ صندوق اندر لے آیئے۔''

فلیچ جو ہال کے دور والے کونے میں منڈلا رہا تھا، اب ڈمبل ڈور کے پاس آ گیا۔اس کے ہاتھ میں لکڑی کا ایک بڑا صندوق تھا جس پر بیش قیمت جواہرات سے جڑے ہوئے تھے۔ یہ صندوق خاصا پرانا دکھائی دے رہا تھا۔طلباء اب دھیمی آواز میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ڈینس کریوی تو صندوق کو اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے اتنا بے تاب ہوا کہ وہ اپنی کرسی پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔بہرحال اس کی لمبائی اتنی کم تھی کہ کرسی پر چڑھنے کے بعد بھی اس کا سر ذرا سا اونچا نہیں ہو پایا تھا۔

''منتخب ہونے والے چمپئن نے جن مراحل کو طے کرنا ہے ان کا مکمل معائنہ مسٹر کراوچ اور مسٹر بیگ مین پہلے ہی کر چکے ہیں۔'' ڈمبل ڈور کہا جب فلیچ نے صندوق کو پوری احتیاط سے میز کے اوپر سب کے سامنے رکھ دیا تھا۔''اور انہوں نے ہر چمپئن کے لئے خصوصی انتظام کر دیئے ہیں۔کل تین اہداف سر کرنا ہوں گے جو سکول کے پورے رقبے میں کہیں بھی رکھے جائیں گے۔کئی الگ الگ طریقوں سے چمپئن کا امتحان لیا جائے گا......اُن کی جادوگری منصوبہ بندی......اُن کی بلند ہمت......اُن کی چھپی ہوئی صلاحیتیں اور ظاہر ہے، خطرات کا سامنا کرنے کی جرأت۔''

آخری جملے کو سن کر پورے ہال کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ایسا لگتا تھا کہ جیسے کوئی سانس بھی نہیں لے رہا ہو۔

''جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ اس ٹورنامنٹ میں صرف تین چمپئن حصہ لیں گے۔'' ڈمبل ڈور نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔''ہر سکول کا ایک ایک چمپئن اس میں حصہ لے گا۔ ہر چمپئن کو اس کی کوشش اور کامیابی پر نمبر دیئے جائیں گے۔آخر میں ان کی کارکردگی کو جانچا جائے گا کہ کس نے اپنے کٹھن مرحلے کو کس قدر خوبصورتی اور مہارت کے ساتھ مکمل کیا ہے؟ ہر مرحلے کے نمبروں کو آخر میں جمع کیا جائے گا جو چمپئن سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا، وہی اس سہ فریقی ٹورنامنٹ کے انعامی کپ کا حقدار سمجھا جائے گا۔اصل چمپئن کا انتخاب ایک بالکل غیر جانبدارانہ جج کرے گا......یعنی شعلوں کا پیالہ!''

ڈمبل ڈور نے اب اپنی چھڑی باہر نکالی اور اس سے صندوق کو تین بار ٹھونکا۔صندوق کا ڈھکن چرر کی آواز نکالتا ہوا دھیرے دھیرے کھلنے لگا۔ڈمبل ڈور نے اس کے اندر ہاتھ ڈالا اور لکڑی کا ایک بڑا پیالہ باہر نکالا۔ یہ بہت ہی عام سا پیالہ تھا، فرق صرف اتنا تھا کہ اس میں نیلے اور سفید شعلے اُٹھ رہے تھے۔ پیالہ نکالنے کے بعد ڈمبل ڈور نے صندوق بند کر دیا۔اس کے بعد انہوں نے شعلوں

کے پیالے کو احتیاط کے ساتھ صندوق کے اوپر رکھ دیا تاکہ ہال میں موجود ہر فرد اسے اچھی طرح دیکھ لے۔

''جو بھی فرد چیمپئن کے دعویدار کے روپ میں اپنا نام غیر جانبدارانہ جج کے سپرد کرنا چاہتا ہے، اسے ایک چرمئی کاغذ پر اپنا اور اپنے سکول کا نام لکھ کر اس پیالے میں ڈالنا ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''اپنے سکول کے چیمپئن بننے کی امیدواری کیلئے آپ کے پاس چوبیس گھنٹے ہیں۔ اسی دوران آپ نے اپنے نام شعلوں کے پیالے میں ڈالنا ہیں۔ کل ہیلووئین کی رات کو یہ پیالہ ان تین چیمپئن کے نام ہمیں بتا دے گا جو اس کی رائے میں اپنے اپنے سکولوں کا نام روشن کرنے کیلئے سب سے زیادہ باصلاحیت ہوں گے۔ پیالہ آج تمام رات بیرونی ہال میں پڑا رہے گا۔ جہاں چیمپئن شپ میں حصہ لینے کا امیدوار کوئی بھی طالب علم اس میں اپنا نام ڈال سکتا ہے۔''

''کوئی نابالغ اس میں اپنا نام نہ ڈال پائے۔'' ڈمبل ڈور نے گری فنڈر کی میز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس لئے بیرونی ہال میں شعلوں کا پیالہ رکھنے کے بعد میں اس کے چاروں طرف عمر کی طے شدہ حد کا حصار کھینچ دوں گا۔ سترہ سال سے کم عمر کا کوئی بھی طالبعلم اس حصار کے اندر قطعی داخل نہیں ہو پائے گا۔''

''اور آخر میں...... آپ میں سے جو بھی اس سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کے امیدوار ہیں، انہیں میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ محض شوقیہ طور پر ان مقابلوں میں اپنا نام مت ڈالئے۔ اگر شعلوں کے پیالے نے آپ کو منتخب کر لیا تو اس کے بعد آپ کو مقابلے کے تمام پر خطر مراحل میں یقینی طور پر حصہ لینا ہوگا۔ پیالے میں آپ کا نام پہنچنے کے بعد آپ ایک اٹوٹ جادوئی معاہدے میں بندھ جائیں گے۔ چیمپئن بننے کے بعد آپ کسی بھی طور پر اپنا فیصلہ نہیں بدل سکتے ہیں۔ اس لئے شعلوں کے پیالے میں اپنا نام ڈالنے سے پہلے یہ خوب اچھی طرح سے سوچ بچار کر لیجئے کہ آپ واقعی خطرات سے گھرے مقابلوں میں حصہ لینے کیلئے دل و جان سے تیار ہیں...... اب مجھے لگتا ہے کہ سونے کا وقت ہو چکا ہے۔ آپ سب کو شب بخیر!''

''حدود عمر کا حصار......؟'' فریڈ ویزلی نے کہا، جب وہ لوگ بڑے ہال سے نکل کر گری فنڈر مینار کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ فریڈ کی آنکھوں میں عجیب سی چمک موجود تھی۔ وہ بولا۔ ''اسے تو عمر بڑھانے والے سیال سے چکمہ دیا جا سکتا ہے ہے نا؟ اور ایک بار ہمارا نام پیالے میں پہنچ گیا تو پھر کوئی پریشانی نہیں ہے...... شعلوں کے پیالے کو یہ پتہ نہیں چل سکتا کہ ہم سترہ سال کے ہیں یا نہیں......''

''مجھے نہیں لگتا ہے کہ سترہ سال سے کم عمر والے کسی جادوگر کے پاس چیمپئن بننے کا زیادہ موقعہ ہے۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''ہمیں اتنا زیادہ جادو نہیں آتا ہے......''

''یقیناً تمہیں نہیں آتا ہوگا۔'' جارج نے فوراً کہا۔ ''ہیری! تم تو شعلوں کے پیالے میں اپنا نام ڈالنے کی کوشش کرو گے، ہے نا؟''

ہیری نے کچھ لمحوں تک ڈمبل ڈور کی کہی ہوئی باتوں کے بارے میں سوچا کہ سترہ سال سے کم عمر کا کوئی بھی طالبعلم اپنا نام نہ ڈالے لیکن پھر جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا کپ کے فاتح کے روپ میں اس اپنی تخیل کا دھندلکا دیکھا......اس نے سوچا، اگر سترہ سال سے کم عمر کا کوئی بھی جادوگر حد عمر کا حصار پار کرنے میں کامیاب ہوگیا تو ڈمبل ڈور کتنے ناراض ہوں گے......؟

''وہ کہاں ہے؟'' رون نے کہا جو گفتگو کا ایک بھی لفظ نہیں سن پایا تھا بلکہ ہجوم میں کیرم کو ڈھونڈ رہا تھا۔ ''ڈمبل ڈور نے یہ نہیں بتایا تھا کہ ڈرم سٹرانگ کے طلباء کہاں سوئیں گے؟''

لیکن سلے درن کی میز کے پاس پہنچتے ہی اسے اپنے سوال کا جواب مل گیا۔ وہاں پر پروفیسر کارکروف اپنے طلباء کو اُٹھا رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے۔ ''چلو! واپس جہاز میں چلتے ہیں۔ وکٹر تمہیں کیسا محسوس ہو رہا ہے؟ تمہاری طبیعت تو اب ٹھیک ہے نا؟ کیا تم نے ٹھیک طرح سے کھانا کھایا؟ کیا میں تمہارے لئے باورچی خانے تھوڑی سی گرم یخنی بھجواؤں......''

ہیری نے دیکھا کہ کیرم نے اپنے فر کے موٹے کپڑے پہنتے ہوئے انکار میں سر ہلا دیا۔

''پروفیسر! مجھے تھوڑی یخنی چاہئے۔'' ڈرم سٹرانگ کے ایک طالبعلم نے بڑے امید بھرے لہجے میں کہا۔

''پولیسکوف! میں نے تم سے نہیں پوچھا تھا۔'' پروفیسر کارکروف نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا اور ان کا مشفقانہ لہجہ پل بھر میں غائب ہوگیا۔ ''میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے ایک بار پھر اپنے کپڑوں پر کھانا گرا لیا ہے...... پھوہڑ لڑکے!''

کارکروف مڑے اور اپنے طلباء کے گروہ کو ساتھ لے کر دروازے کی طرف بڑھے۔ وہ ٹھیک اسی وقت دروازے پر پہنچے جب ہیری، رون اور ہرمائنی وہاں پہنچے تھے۔ ہیری نے رک کر انہیں پہلے گزرنے کیلئے راستہ دے دیا۔

''شکریہ......'' کارکروف نے اسے دیکھتے ہوئے لاپروائی سے کہا اور اگلے ہی لمحے وہ ٹھٹک کر رُک گئے۔ انہوں نے اپنا سر واپس ہیری کی طرف گھمایا اور اس کی طرف ایسے گھورا جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا ہو۔ اپنے ہیڈ ماسٹر کے پیچھے چلتے ہوئے ڈرم سٹرانگ کے طلباء بھی رُک گئے تھے۔ کارکروف کی آنکھیں ہیری کے چہرے کا طواف کرتے ہوئے اس کے ماتھے کے نشان پر جا کر ٹھہر گئیں۔ ڈرم سٹرانگ کے طلباء بھی ہیری کی طرف حیرانگی سے دیکھنے لگے، ہیری نے کنکھیوں سے دیکھا کہ ان میں سے کچھ لڑکوں نے یہ جان لیا تھا کہ وہ ہیری پوٹر ہے۔ جس لڑکے نے اپنے کپڑوں کے سامنے حصے پر کھانا گرایا تھا، وہ اپنے پاس کھڑی لڑکی کو کہنی مار کر ہیری کے ماتھے کی طرف اشارہ کرنے لگا۔

''ہاں...... یہ ہیری پوٹر ہی ہے......'' عقب میں سے ایک غراتی ہوئی آواز آئی۔

پروفیسر کارکروف الٹے قدموں پر گھوم گئے۔ وہاں پر پروفیسر میڈ آئی موڈی کھڑے تھے۔ وہ اپنی لاٹھی پر وزن ڈال کر پہلو کے بل کھڑے تھے اور ان کی جادوئی آنکھ بغیر جھپکے ڈرم سٹرانگ کے ہیڈ ماسٹر کو گھور رہی تھی۔ ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے کارکروف کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔ ان کے چہرے پر غصے اور دہشت کا ملا جلا بھیانک ردعمل نمودار ہوگیا۔

''تم......'' انہوں نے کہا اور پروفیسر موڈی کو اتنی حیرانگی سے دیکھا جیسے انہیں یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

''ہاں میں......!'' پروفیسر موڈی نے خوفناک لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''اگر تمہیں پوٹر سے کچھ نہ کہنا ہو، کارکروف! تو بہتر یہی ہوگا کہ تم یہاں سے چل دو......تم نے سارا راستہ روک رکھا ہے۔''

یہ سچ تھا کہ ہال کے آدھے طلباء اب ان کے پیچھے جمع ہو کر انتظار کر رہے تھے اور ایک دوسرے کے کندھوں کے اوپر سے جھانک کر دیکھ رہے تھے کہ راستہ کیوں رُکا ہوا ہے؟

بغیر کچھ بولے پروفیسر کارکروف اپنے طلباء کے گروہ کو وہاں سے ساتھ لے گئے۔ پروفیسر موڈی انہیں وہاں سے جاتے اور اوجھل ہوتے ہوئے دیکھتے رہے۔ ان کی جادوئی آنکھ کارکروف کی پشت پر چپکی ہوئی تھی اور ان کے کرخت چہرے پر گہری نفرت کا تاثر جھلک رہا تھا۔

☆☆☆☆

اگلا دن ہفتہ تھا۔ زیادہ تر طلباء عام طور پر ہفتے کو دیر سے ناشتہ کرتے تھے۔ بہرحال اس دن صرف ہیری، رون اور ہرمائنی ہی جلدی نہیں اُٹھے تھے۔ جب وہ بڑے ہال میں نیچے پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں بیس لوگ تھے جن میں کچھ ٹوسٹ کھاتے ہوئے شعلوں کے پیالے کو بغور دیکھ رہے تھے۔ شعلوں کا پیالہ ہال کے بالکل وسط میں اسی سٹول پر رکھا گیا تھا جس پر عام طور بولتی ٹوپی رکھی رہتی تھی۔ فرش پر ایک پتلا سنہرا خط کھنچا ہوا تھا جو ہر سمت میں دس فٹ کا دائرہ بنائے ہوئے تھا۔

''کسی نے اب تک اپنا نام اس میں ڈالا......؟'' رون نے تیسرے سال کی ایک لڑکی سے اشتیاق بھرے انداز میں پوچھا۔

''ڈرم سٹرانگ کے گروہ کے سبھی طلباء نے اپنا نام اس میں ڈال چکے ہیں۔'' اس نے جواب دیا۔ ''لیکن میں نے ابھی تک ہوگورٹس کے کسی طالبعلم کو نام ڈالتے نہیں دیکھا......''

''مجھے یقین ہے کہ ان میں سے کچھ نے رات کو ہی نام ڈال دیا ہوگا، جب ہم سبھی سو رہے ہوں گے۔'' ہیری نے کہا۔ ''اگر میں اس جگہ ہوتا تو ایسا ہی کرتا...... میں یہ نہیں چاہتا کہ سب لوگ مجھے ایسا کرتے ہوئے دیکھیں، اگر شعلوں کے پیالہ سب کے سامنے مجھے مسترد کر دیتا تو مجھے اس پر کتنی شرمندگی اُٹھانا پڑتی......''

ہیری کے پیچھے کوئی ہنسا۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ فریڈ، جارج اور لی جارڈن جلدی جلدی سیڑھیاں اتر رہے تھے۔ وہ تینوں بہت پراسرار اور جوشیلے دکھائی دے رہے تھے۔

''پی لیا ہے۔'' فریڈ نے ہیری، رون اور ہرمائنی کو فاتحانہ لہجے میں بتایا۔ ''ابھی ابھی پیا ہے۔''

''کیا......؟'' رون نے تجسس سے پوچھا۔

''عمر بڑھانے والا سیال...... گدھے!'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔

''ہم تینوں نے اس کی ایک ایک بوند پی لی ہے۔'' جارج نے اپنے دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں صرف کچھ مہینے ہی تو بڑا ہونا تھا......''

''اگر ہم میں سے کوئی جیت جائے گا تو ہم ایک ہزار گیلن آپس میں بانٹ لیں گے۔'' لی جارڈن نے کھل کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں لگتا کہ تمہاری یہ چال کامیاب ہوگی۔'' ہرمائنی نے خبردار کرتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ ڈمبل ڈور نے اس بارے ضرور سوچا ہوگا۔''

فریڈ، جارج اور لی جارڈن نے اس کی بات ان سنی کر دی۔

''تیار......'' فریڈ نے جوش سے تھرتھراتے ہوئے کہا۔ ''تو پھر چلو......سب سے پہلے میں جاتا ہوں۔''

ہیری پورے انہماک سے انہیں دیکھنے لگا۔ جب فریڈ نے اپنی جیب سے چرمئی کاغذ کا ٹکڑا نکالا جس پر بڑے لفظوں میں 'فریڈ ویزلی۔ ہوگورٹس' نمایاں لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ فریڈ حصار کے خط تک پہنچا اور وہاں اپنے پنجوں کے بل کھڑے ہو کر اس طرح ہلتا رہا جس طرح کوئی غوطہ خور پچاس فٹ نیچے چھلانگ لگانے کی تیاری کرتا ہے۔ پھر بڑے ہال میں موجود ہر فرد کے دیکھتے ہی دیکھتے اس نے گہری سانس لی اور حصار کے خط کر پار کر لیا۔

ایک پل کیلئے تو ہیری کو لگا کہ فریڈ کی چال کامیاب ہوگئی تھی۔ جارج تو حیرت انگیز طور پر ایسا لگا تھا کیونکہ وہ خوشی سے چلا اُٹھا اور اس نے بھی فریڈ کے پیچھے چھلانگ لگا دی تھی لیکن اگلے ہی پل ایک زوردار دھماکہ ہوا اور دونوں جڑواں بھائی سنہرے حصار سے باہر پھینک دیئے گئے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی غیبی پہلوان نے انہیں اُٹھا کر رنگ سے باہر پٹخ دیا ہو۔ وہ دردناک انداز میں ہوا میں لڑھکتے ہوئے پتھر کے فرش پر دس فٹ دور جا گرے۔ یہی نہیں، کھٹ کی سی ایک آواز سنائی دی اور پھر اگلے ہی لمحے دونوں کے چہروں پر لمبی سفید ڈاڑھیاں نمودار ہوگئیں۔

بڑا ہال زوردار ہنسی اور قہقہوں کے شور سے گونج اُٹھا۔ یہاں تک کہ فریڈ اور جارج ہاتھ جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایک دوسرے کی صورت دیکھ کر زور زور سے ہنسنے لگے۔

''میں نے تم لوگوں کو پہلے خبردار کیا تھا......'' ایک بھاری آواز سنائی دی، جس میں خوشی کی جھلک بکھری ہوئی تھی۔ سب نے مڑ کر دیکھا، پروفیسر ڈمبل ڈور بڑے ہال سے باہر نکلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ انہوں نے اپنی چمکتی آنکھوں سے فریڈ اور جارج کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''میں تم دونوں کو میڈم پامفری کے پاس جانے کی صلاح دیتا ہوں۔ وہ پہلے ہی ریون کلا کی مس فاسیٹ اور ہفل پف کے مسٹر سمرس کا علاج کر رہی ہیں۔ ان دونوں نے بھی اپنی عمر بڑھانے کی کوشش کی تھی۔ حالانکہ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ان میں سے کسی کی بھی ڈاڑھی تمہارے جتنی اچھی نہیں تھی۔''

فریڈ اور جارج خاموشی سے ہسپتال کی طرف چل دیئے۔ لی جارڈن بھی ان کے پیچھے پیچھے لپکا۔ وہ پیٹ پکڑ کر ہنسے جا رہا تھا اور

دوہرا ہو رہا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی بھی اپنی ہنسی پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے ناشتے کی میز کی طرف بڑھ گئے۔

بڑے ہال میں تزئین و آرائش آج بالکل بدل گئی تھی۔ چونکہ آج ہیلوئین کا دن تھا، اس لئے جادوئی چھت پر چاروں طرف زندہ چمگادڑوں کے گھونسلے لگا دیئے گئے تھے۔ سینکڑوں کدو ہر کونے میں ڈھکے رکھے تھے۔ ہیری سب کے ساتھ ڈین اور سمیس کے پاس بیٹھ گیا۔ وہ دونوں ہوگورٹس کے سترہ سال سے زیادہ ان طلباء کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے جو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں شامل ہو سکتے تھے۔

''ہر طرف یہ افواہ اُڑ رہی ہے کہ وارنگٹون نے صبح جلدی اُٹھ کر اپنا نام ڈال دیا ہے۔'' ڈین نے ہیری کو بتایا۔ ''سلے درن کا وہ لمبا ٹرنگا لڑکا جو کسی عفریت جیسا دکھائی دیتا ہے۔''

ہیری کیوڈچ میچ میں وارنگٹون کے خلاف کھیل چکا تھا۔ اس نے نفرت سے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ہم سلے درن کے چمپئن کو برداشت نہیں کر سکتے۔''

''اور ہفل پف کے سبھی طلباء ڈیگوری کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔'' سمیس نے حقارت سے کہا۔ ''لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ اپنے خوبصورت چہرے کو برباد کرنے کی اذیت قبول کرے گا۔''

''دیکھو......'' ہرمائنی نے اچانک کہا۔

بڑے ہال میں تالیاں بج رہی تھیں۔ وہ سبھی اپنی کرسیوں پر گھوم گئے اور انہوں نے دیکھا کہ اینجلینا جانسن بڑے ہال میں تھوڑی شرماتی اور مسکراتی ہوئی آ رہی تھی۔ اینجلینا لمبی اور سیاہ فام لڑکی تھی جو گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم میں نقاش کے طور پر کھیلتی تھی۔ وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی اور بولی۔ ''میں نے آخر یہ کام کر ہی دیا۔ میں نے ابھی ابھی اپنا نام ڈالا ہے۔''

''تم مذاق کر رہی ہو۔'' رون نے تعجب آمیز لہجے میں کہا۔

''تو کیا تم سترہ سال کی ہو چکی ہو۔'' ہیری نے سوال کیا۔

''ظاہر ہے کہ وہ ہو چکی ہے۔ کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا ہے کہ اس کی ڈاڑھی نکل آئی ہے۔'' رون نے منہ بسور کر ہیری سے کہا۔

''میری سالگرہ پچھلے ہفتے میں تھی۔'' اینجلینا نے مسکرا کر کہا۔

''مجھے بہت خوشی ہے کہ گری فنڈر سے کسی نے تو نام ڈالا۔'' ہرمائنی نے فخر سے کہا۔ ''اینجلینا! مجھے سچ مچ امید ہے کہ تم ہوگورٹس کی چمپئن بن جاؤ گی۔''

''شکریہ ہرمائنی!'' اینجلینا نے مسکرا کر اس کی دیکھا۔

''ہاں کم از کم وجیہہ ڈیگوری سے تو تم بہترین ہو۔'' سمیس نے کہا۔ یہ سن کر ان کی میز کے پاس سے گزرتے ہوئے ہفل پف کے کئی طلباء نے سمیس کو غصے سے گھور کر دیکھا۔

''تو آج ہم لوگ کیا کرنے والے ہیں؟'' رون نے ہیری اور ہرمائنی سے پوچھا۔ جب وہ اپنا ناشتہ ختم کر کے بڑے ہال سے

باہر نکل رہے تھے۔

''ہم اس نصابی دورانئے میں اب تک ہیگرڈ سے ملنے نہیں گئے ہیں۔'' ہیری بولا۔

''ٹھیک ہے......'' رون نے زور سے کہا۔ ''لیکن وہ ہم سے یہ نہ کہے کہ ہم اپنی کچھ انگلیاں اس کے سقرطوں کو کھلا دیں۔''

اچانک ہرمائنی کے چہرے پر گہری دلچسپی کا تاثر پھیل گیا۔

''مجھے ابھی ابھی یاد آیا...... میں نے ابھی تک ہیگرڈ کو ایس پی ای ڈبلیو میں شامل ہونے کی پیشکش تو کی ہی نہیں۔'' اس نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔ ''میرے لئے رُکنا۔ میں اوپر سے بیجز لے کر آتی ہوں۔''

''وہ بھی کمال کرتی ہے۔'' رون نے مضطرب انداز میں کہا جب ہرمائنی سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر بھاگتی ہوئی اوپر جا رہی تھی۔

''دیکھو رون...... تمہاری موہنی!'' ہیری نے اچانک رون سے کہا۔

بیاوکس بیٹن کے طلباء میدان سے آتے ہوئے اب سامنے والے دروازے میں داخل ہو رہے تھے۔ ان میں موہنی جیسی دکھائی دینے والی لڑکی بھی شامل تھی۔ شعلوں کے پیالے کے چاروں طرف کھڑے طلباء نے انہیں اندر آنے کا راستہ دیا اور دلچسپی سے ان کی طرف دیکھنے لگے۔

میڈم میکسم اپنے طلباء کے عقب میں ہال میں آئیں اور انہوں نے ان سے قطار بنوائی۔ ایک ایک کر کے بیاوکس بیٹن کے امیدواروں نے عمر کا جادوئی حصار پار کیا اور نیلے سفید شعلوں میں اپنا اپنا چرمئی کاغذ ڈال دیا۔ شعلوں میں نام ڈالتے ہی ان کی رنگت میں تبدیلی رونما ہوتی اور کچھ لمحوں کیلئے سرخ دکھائی دیتے اور ان میں سے چنگاریاں اُڑتی ہوئی نظر آتیں۔

جب موہنی جیسی لڑکی نے اپنا چرمئی کاغذ شعلوں کے پیالے میں ڈالا تو رون نے ہیری سے پوچھا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ جن لوگوں کو نہیں منتخب کیا جائے گا ان کا کیا ہوگا؟ کیا وہ اپنے سکول لوٹ جائیں گے یا پھر مقابلے کو دیکھنے کیلئے یہیں رُکیں گے؟''

''معلوم نہیں!'' ہیری نے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ یہیں رُک کر مقابلوں کے اختتام پر اپنے ہیڈ ماسٹروں کے ساتھ ہی لوٹیں گے...... یہ مت بھولو کہ میڈم میکسم ان مقابلوں میں جج کے فرائض بھی انجام دے رہی ہیں۔''

جب بیاوکس بیٹن کے تمام طلبہ اپنے اپنے ناموں کی پرچیاں ڈال چکے تو میڈم میکسم انہیں اپنے ہمراہ ہال سے باہر میدان کی طرف لے گئیں۔

''وہ لوگ رات کو کہاں سوتے ہیں؟'' رون نے سامنے والے دروازے کی طرف جاتے ہوئے پوچھا اور انہیں دور جاتا ہوا دیکھنے لگا۔ اسی لمحے پیچھے سے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی جسے سن کر وہ سمجھ گیا کہ ہرمائنی اپنے تنظیمی بیجز لے کر آ چکی ہے۔

''اوہ شکر ہے...... اب جلدی جلدی چلو!'' رون نے کہا۔ وہ پتھر کی سیڑھیوں پر کود گیا۔ اس کی آنکھیں اس موہنی لڑکی کی پشت پر جمی ہوئی تھیں جو اب میڈم میکسم کے ساتھ آدھا میدان پار کر چکی تھی۔

جب وہ تاریک جنگل کے کنارے پر بنے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے کے پاس پہنچے تو انہیں یہ پتہ چل گیا کہ بیاوکس بیٹن کا وفد رات کہاں گزارتا تھا؟ جس دیوہیکل نیلی بگھی وہ لوگ آئے تھے۔ وہ ہیگرڈ کی جھونپڑی سے دوسو گز دور کھڑی ہوئی تھی۔ بیاوکس بیٹن کے لوگ اب بگھی کی سیڑھیاں چڑھ کر اندر جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ بگھی کو کھینچنے والے دیوہیکل ہاتھی جتنے بڑے اُڑنے والے گھوڑے اب بگھی سے الگ ایک طرف عارضی طور پر بنائے گئے لکڑی کے اصطبل میں موجود تھے اور وہاں گھاس چر رہے تھے۔

ہیری نے ہیگرڈ کے جھونپڑے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر موجود فنگ نے فوراً بھونکنا شروع کر دیا۔

''کافی دنوں کے بعد ہماری یاد آئی......'' ہیگرڈ نے دروازہ کھولتے ہوئے ان کے چہرے دیکھ کر کہا۔ ''ہم تو یہ سوچ رہے تھے کہ تم لوگ بھول ہی گئے ہو کہ ہم کہاں رہتے ہیں؟''

''ہم سچ مچ کافی زیادہ مصروف تھے ہیگرڈ......!'' ہرمائنی نے کہنا شروع کیا ہی تھا لیکن یکایک رُک گئی۔ اس نے ہیگرڈ کو بغور دیکھا۔ ہیگرڈ نے اپنا سب سے عمدہ (اور بہت بھیانک) بھورے رنگ کا بالوں سے بھرا ہوا سوٹ پہن رکھا تھا۔ صرف یہی نہیں، اس نے گلے میں زرد اور نارنجی رنگ کی چوڑی نکٹائی بھی لگا رکھی تھی۔ اس سے بھی بری بات یہ تھی کہ اس نے اپنے بالوں کو سنوارنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ اس نے اپنے بالوں پر چکنائی کا بہت زیادہ ملبہ ڈال رکھا تھا۔ اب اس کے چکنائی سے تر بال دو گچھوں میں لٹک رہے تھے۔ غیر معمولی طور پر اس نے بل ویزلی کی طرح چٹیا بنانے کی کوشش کی ہوگی لیکن پھر اسے یہ پتہ چلا ہوگا کہ اس کے سر پر بہت زیادہ بال تھے۔ ہیگرڈ کا یہ حلیہ بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ ایک پل تک ہرمائنی نے اسے گھور کر دیکھا لیکن پھر یہ فیصلہ کیا کہ اس بارے میں کچھ نہ کہنا ہی اچھا ہوگا۔ اس نے پوچھا۔

''دھماکے دار سقرط کہاں ہیں؟''

''وہ کدو کے باغیچے میں ہیں۔'' ہیگرڈ نے خوشی سے کہا۔ ''وہ اب بڑے ہونے لگے ہیں، تین فٹ لمبے ہو چکے ہیں، صرف یہ پریشانی ہے، وہ اب ایک دوسرے کو ہلاک کرنے لگے ہیں۔''

''اوہ نہیں......واقعی؟'' ہرمائنی نے رون کو روکنے کیلئے آنکھوں سے اشارہ کیا جو ہیگرڈ کے عجیب سے ہیئر اسٹائل کے بارے میں کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولنے والا تھا۔

''ہاں!'' ہیگرڈ نے غمگین لہجے میں کہا۔ ''ویسے اب کوئی زیادہ دِقت نہیں ہے، ہم نے انہیں الگ الگ صندوقوں میں ڈال دیا ہے۔ صرف بیس ہی بچے ہیں......''

''یہ تو بہت اچھی بات ہے......'' رون نے جلدی سے کہا۔ ہیگرڈ کو اس بات میں چھپا ہوا طنز سمجھ بالکل نہیں آیا تھا۔ ہیگرڈ کے جھونپڑے میں ایک ہی کمرہ تھا۔ اس کے ایک کونے میں ایک بڑا کتا فنگ لیٹا ہوا تھا جس پر پیوند لگا کمبل ڈالا ہوا تھا۔ آگ کے سامنے لکڑی کی بڑی بڑی کرسیاں اور ایک میز رکھی ہوئی تھیں۔ چھت پر کئی مردہ پرندے اور سکھائی ہوئی پشت ران کی ٹکڑیاں لٹک رہی

تھیں۔ وہ تینوں کرسیوں پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ ہیگرڈ ان کیلئے چائے بنانے لگا۔ جلدی ہی وہ سب جادوگری سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ ہیگرڈ بھی انہی کی طرح خاصے جوشیلے جذبات کا اظہار کررہا تھا۔

''تم ٹھہرو تو سہی......'' اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''ارے تم ٹھہرو تو سہی۔ اتنی عمدہ چیز دکھائیں گے جو تم نے پہلے کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔ پہلا مرحلہ......اوہ نہیں!......ہم اس بارے میں تمہیں بالکل نہیں بتا سکتے۔''

''بتا بھی دو......ہیگرڈ!'' ہیری، رون اور ہرمائنی نے بھرپور اصرار کیا لیکن اس نے کچھ بھی نہیں بتایا، بس مسکراتے ہوئے اپنا سر ہلاتا رہا۔

''ہم تمہیں بتا کر تمہاری دلچسپی اور تجسس ختم نہیں کرنا چاہتے۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''لیکن ہم تمہیں اتنا ضرور بتا دیتے ہیں کہ یہ بہت شاندار ہوگا۔ ان تینوں چمپئن کو بہت کٹھن مرحلہ طے کرنا ہوگا جو تم نے پہلے کبھی سنا نہیں ہوگا......ہم نے کبھی خواب وخیال میں بھی یہ سوچا نہ تھا کہ ہم اپنے جیتے جی جادوگری کا یہ ٹورنامنٹ کبھی دیکھ پائیں گے......''

انہیں ہیگرڈ کے ہمراہ دوپہر کا کھانا کھانا پڑا۔ حالانکہ انہوں نے زیادہ کچھ نہیں کھایا۔ ہیگرڈ نے گوشت کے سموسے بنائے تھے لیکن جب ہرمائنی کو اپنی پلیٹ میں ایک بڑا ناخن دکھائی دیا تو اس کے بعد ہرمائنی، ہیری اور رون کی بھوک ہی اُڑ گئی۔ وہ ہیگرڈ سے بار بار مقابلوں میں شامل کٹھن مراحل کے بارے میں اگلوانے کی کوشش کرتے رہے، لیکن وہ ناکام رہے۔ وہ یہ اندازے لگاتے رہے کہ کن کن طلباء کے چمپئن بننے کی سب سے زیادہ توقع ہوسکتی ہے؟ انہوں نے اس ضمن میں بھی سوچا کہ فریڈ اور جارج کی ڈاڑھی اب تک غائب ہوچکی ہوگی یا نہیں......

دوپہر تک ہلکی سی بارش ہونے لگی۔ آگ کے پاس بیٹھنا بہت آرام دہ تھا۔ آگ کے پاس بیٹھ کر وہ کھڑکیوں پر بارش کی بوندوں کی ہلکی ٹپ ٹپ سن رہے تھے۔ ہیگرڈ نے اپنا موزہ نکال کر سینے لگا تو ہرمائنی اور اس کے درمیان گھریلو خرس کے حقوق کی بحث چھڑ گئی، جسے ہیری اور رون دونوں سننے میں مشغول ہوگئے۔ جب ہرمائنی نے ہیگرڈ کو اپنے بیجز دکھائے تو اس نے ایس پی ای ڈبلیو میں شامل ہونے سے صاف انکار کردیا۔

''یہ ان پر سراسر ظلم ہوگا...... ہرمائنی!'' اس نے بڑی ہڈی والی سوئی میں موٹا پیلا دھاگہ ڈالتے ہوئے بھڑک کر کہا۔ ''انسانوں کی دیکھ بھال کرنا ان کی فطرت کا خاصہ ہے، دیکھو! انہیں یہ اچھا لگتا ہے۔ اگر تم ان سے ان کا کام چھین لوگی تو وہ غمگین ہوجائیں گے اور اگر تم انہیں اس کے بدلے میں پیسے دینے کی کوشش کروگی تو یہ ان کی سراسر بے عزتی ہوگی......''

''لیکن ہیری نے جب ڈوبی کو آزاد کیا تھا تو وہ اس بات سے بہت خوش ہوا تھا۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''اور ہم نے سنا کہ وہ اب تنخواہ لے کر کام کررہا ہے۔''

''دیکھو! ہر نسل میں عجیب لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ غیر معمولی حالات میں کچھ گھریلو خرس آزادی نہیں

چاہتے ہوں گے لیکن تم ان میں سے اکثریت کو اس بات کیلئے کبھی تیار نہیں کر پاؤ گی...... نہیں ہر مائنی، بالکل نہیں!''

ہر مائنی اس بحث کے بعد بہت چڑچڑی ہوگئی تھی اور اس نے اپنے بیجز کا ڈبہ واپس اپنے چوغے کی جیب میں ڈال لیا تھا۔

ساڑھے پانچ بجے تک اندھیرا پھیلنے لگا۔ ہیری، رون اور ہر مائنی کو محسوس ہوا کہ اب ہیلوویئن کے جشن کیلئے سکول میں واپس لوٹنے کا وقت ہو چکا تھا اور جشن سے بھی اہم بات یہ تھی کہ اس کے فوراً بعد شعلوں کا پیالہ سکولوں کے چمپئن کے ناموں کا اعلان کرنے والا تھا۔

''ہم بھی تمہارے ساتھ ہی چلتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے اپنا سلائی کا کام ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔ ''بس ایک منٹ کا ٹھہرو......''

ہیگرڈ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اپنے پلنگ کے پاس والی الماری کا دروازہ کھول کر اس میں کچھ تلاش کرنے لگا۔ انہوں نے اس کی طرف کچھ زیادہ توجہ نہیں دی لیکن جب انہیں ایک وحشت ناک بدبو کا احساس ہوا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

''ہیگرڈ...... یہ کیا ہے؟'' رون بدبو سے کھانستا ہوا بولا۔

''اوہ!'' ہیگرڈ نے اپنے ہاتھ میں ایک بڑی بوتل پکڑ رکھی تھی۔ اس نے پلٹ کر کہا۔ ''تمہیں اس کی خوشبو پسند آئی؟''

''کیا یہ آفٹر شیو آئل ہے......؟'' ہر مائنی نے تھوڑی رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

''ارے نہیں...... یہ تو خوشبودار پرفیوم ہے۔'' ہیگرڈ نے تصحیح کرتے ہوئے بتایا۔ وہ کسی قدر شرما گیا تھا۔ ''شاید یہ تھوڑا زیادہ ہو گیا ہے......'' اس نے روکھے پن سے کہا۔ ''ہم جا کر اسے تھوڑا کم کر لیتے ہیں...... ذرا ٹھہرو!''

وہ جھونپڑے سے باہر نکل گیا۔ ان لوگوں نے کھڑکی میں سے باہر دیکھا کہ وہ پانی بالٹی میں اپنا چہرہ دھو رہا تھا۔

''خوشبودار پرفیوم...... اور ہیگرڈ؟'' ہر مائنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اور اس کے بال اور لباس بھی......'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

''دیکھو......'' رون نے اچانک کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہیگرڈ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور گھوم گیا۔ اگر وہ پہلے شرما رہا تھا تو اب تو اس کی شرم کا ٹھکانہ نہیں تھا۔ ہیری، رون اور ہر مائنی ہیگرڈ کی نظروں سے بچ کر بڑی احتیاط سے اُٹھے۔ انہوں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا کہ میڈم میکسم اور ان کے طلباء بگھی میں سے باہر نکل رہے تھے۔ یہ واضح تھا کہ وہ یقیناً جشن کی تقریب میں شامل ہونے کیلئے سکول کی طرف جا رہے ہوں گے۔ ہیری یہ تو نہیں سن پایا کہ ہیگرڈ کیا کہہ رہا تھا لیکن میڈم میکسم سے بات چیت کرتے ہوئے اس کے چہرے پر بہت ہی کہر آلود اظہار تھا۔ ایسا تاثر ہیری نے اس کے چہرے پر صرف ایک ہی بار دیکھا تھا...... جب وہ اپنے چھوٹے ڈریگن ناربٹ کو پیار کر رہا تھا۔

''وہ ان کے ہمراہ سکول کی طرف جا رہا ہے۔'' ہر مائنی نے غصے سے کہا۔ ''میں تو سوچ رہی تھی کہ وہ ہمارا انتظار کر رہا تھا؟''

ہیگرڈ اپنے جھونپڑے کی طرف ایک بار بھی نگاہ ڈالے بغیر میڈم میکسم کے ساتھ میدان میں چلنے لگا۔ بیاوکس بیٹن کے طلباء و طالبات ان کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے اور ان کے بڑے بڑے ڈگ کی برابری کرنے کیلئے دھیرے دھیرے بھاگ رہے تھے۔

''وہ توان پر لٹو ہو گیا ہے......'' رون نے تشویش بھری آواز میں کہا۔ ''دیکھو! اگر ان کے بچے ہوئے تو وہ یقیناً ورلڈ ریکارڈ بنا دیں گے۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ ان کے کسی بھی بچے کا وزن ایک ٹن سے کم نہیں ہوگا......''

وہ تینوں جھونپڑے سے باہر نکلے اور انہوں نے دروازہ اچھی طرح سے بند کیا۔ باہر کافی اندھیرا چھا چکا تھا۔ اپنے چوغوں کو کس کر لپیٹتے ہوئے وہ ڈھلوان میدان میں چلنے لگے۔

''اوہ اُدھر تو دیکھو......؟'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ڈرم سٹرانگ کا گروہ جھیل سے نکل کر سکول کی طرف جا رہا تھا۔ وکٹر کیرم، پروفیسر کارکروف کے ٹھیک پہلو میں چل رہا تھا۔ ڈرم سٹرانگ کے باقی طلباء ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ رون نے کیرم کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھا لیکن کیرم اسے نہیں دیکھ پایا۔ کیرم ان سے تھوڑا آگے چل رہا تھا اس لئے وہ اس سے پہلے دروازے تک پہنچ گیا اور پھر اندر چلا گیا۔

جب وہ موم بتیوں سے روشن بڑے ہال میں داخل ہوئے تو یہ تقریباً کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ شعلوں کا پیالہ بیرونی ہال سے ہٹا لیا گیا تھا۔ اب اسے اساتذہ کی میز پر ڈمبل ڈور کی خالی کرسی کے عین سامنے رکھ دیا گیا تھا۔ فریڈ اور جارج کی ڈاڑھی غائب ہو چکی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ انہوں نے اپنی مایوسیانہ کیفیت کو مزاح میں بدل لیا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔

''کاش اینجلینا چمپئن بن جائے......'' فریڈ نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں! میں بھی یہی چاہتی ہوں!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''ہمیں جلد ہی یہ معلوم ہو جائے گا۔''

ہیلووئین کے جشن کی تقریب معمول سے ہٹ کر کافی دیر تک چلتی ہوئی لگ رہی تھی۔ شاید ایسا اس لئے تھا کہ یہ دو دن کے اندر دوسری پر تکلف تقریب تھی۔ ہیری بہترین پکوانوں کا مزہ بھرپور انداز سے نہیں لے پا رہا تھا جتنا وہ عام طور پر لیتا تھا۔ ہال میں سبھی لوگ بار بار اپنی گردن گھما کر بے چینی سے کسمساتے ہوئے یا پھر کھڑے ہو کر یہ دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ پروفیسر ڈمبل ڈور نے اپنا کھانا ختم کر لیا ہے یا نہیں۔ وہ بڑی بے تابی سے یہ جاننے کے خواہشمند تھے کہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کیلئے کس کس کو چمپئن منتخب کیا جائے گا؟

آخر کار سنہری پلیٹیں صاف ہو گئیں۔ میزوں سے بچے کھچے پکوان غائب ہو گئے۔ ہال میں چہ میگوئیوں کا شور کافی بڑھ گیا۔ جب ڈمبل ڈور اپنی کرسی سے اُٹھ کر کھڑے ہوئے تو یکا یک پورے ہال میں گہرا سناٹا چھا گیا۔ ان کے ایک طرف پروفیسر کارکروف اور دوسری طرف میڈم میکسم بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے چہروں پر دوسروں کی مانند اضطراب اور ہیجان پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ لیوڈو بیگ مین کا چہرہ دوسروں سے بالکل الگ تھا۔ وہ طلباء کی بے قراری سے بھرپور لطف اندوز ہوتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ مسٹر کراؤچ کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اس تقریب میں شریک ہونے پر کافی بیزار ہوں۔

''شعلوں کا پیالہ......اب اپنا فیصلہ سنانے کیلئے تقریباً تیار ہے۔'' ڈمبل ڈور نے بلند آواز میں کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ اب اس

کے اعلان میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا ہے۔ جب منتخب چمپیئن کے نام پکارے جائیں گے تو وہ ہال میں سے اُٹھ کر یہاں اوپر چبوترے پر آئیں گے اور بغیر کسی بات چیت کے خاموشی کے ساتھ اساتذہ کی میز کے قریب سے ہوکر گزرتے ہوئے عقبی دروازے سے پچھلے کمرے میں چلے جائیں گے۔'' انہوں نے رُک کر اساتذہ کی میز کے پیچھے موجود ایک دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ ''جہاں انہیں یہ بتایا جائے گا کہ انہیں آگے کیا کرنا ہے؟''

انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور تیزی سے لہرائی۔ فوراً ہوا میں لہراتی ہوئی تمام موم بتیاں بجھ گئیں۔ صرف کدوؤں کے اندر جلتی ہوئی موم بتیاں روشن رہیں۔ پورے ہال میں ہلکا سا اندھیرا اچھل گیا۔ بڑی خوابیدہ کیفیت پیدا ہوگئی تھی جو بے قراری کو بھڑکا رہی تھی۔ اب ہال میں سب سے تیز روشنی صرف شعلوں کے پیالے کی ہی تھی۔ اس کے بھڑکتے ہوئے نیلے سفید شعلے طلباء کی آنکھوں میں لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ سب خاموشی سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور انتظار کر رہے تھے...... کچھ طلباء تو اپنی گھڑیوں میں ایک منٹ کے پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

''اب کسی بھی پل......'' لی جارڈن جوشیلے انداز میں بڑبڑایا جو ہیری سے دو نشستیں دور بیٹھا ہوا تھا۔

اچانک شعلوں کے پیالے کی رنگت بدل گئی۔ اس کے شعلے کسی قدر بلند اور سرخ ہوگئے تھے۔ ان میں سے چنگاریاں اُڑنے لگیں۔ اگلے ہی پل شعلوں کی زبان ہوا میں اوپر اچھلی اور اس میں سے ایک چرمئی کاغذ پھڑپھڑاتا ہوا باہر نکلا۔ ہال میں بیٹھے تمام طلباء کی بے ساختہ آہ نکل گئی۔

ڈمبل ڈور نے چرمئی ٹکڑے کو جھپٹ کر پکڑ لیا اور اسے شعلوں کی روشنی کے قریب کرتے ہوئے پڑھنے لگے جو ایک بار پھر نیلی اور سفید ہو چکی تھی۔ انہوں نے بلند آواز میں کہا۔

''ڈرم سٹرانگ کے چمپیئن ہیں......وکٹر کیرم!''

''مجھے تو پہلے ہی یہ پتہ تھا......'' رون نے جوشیلے انداز میں چیخا۔ تالیوں اور خوشیوں کی آواز پورے ہال میں گونجنے لگی۔ ہیری نے دیکھا کہ وکٹر کیرم بڑی نخوت کے ساتھ سلے درن کی میز سے اُٹھا اور ڈمبل ڈور کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ دائیں جانب مڑا اور اساتذہ کی میز کے پاس سے گزرتا ہوا دروازے کی طرف گیا اور اگلے ہی لمحے وہ سب کی نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

''شاباش وکٹر!'' پروفیسر کارکروف اتنی زور سے گرج کر بولے کہ تالیوں کے شور کے باوجود پورے ہال میں ان کی آواز سنائی دی۔ ''میں پہلے ہی جانتا تھا کہ تم میں کافی دم ہے۔''

تالیوں اور باتوں کا شور بالآخر تھم گیا۔ سب لوگوں کی توجہ ایک بار پھر شعلوں کے پیالے کی طرف مبذول ہوگئی تھی۔ اگلے چند لمحوں کے بعد اس کے شعلے ایک بار پھر سرخ ہوئے اور اس نے ایک بار پھر ایک چرمئی کاغذ کو باہر اگل دیا جو ہوا میں پھڑپھڑانے لگا۔

''بیاؤکس بیٹن کی چمپیئن ہیں...... مس فلیور ڈیلاکور!'' ڈمبل ڈور نے بلند آواز میں کہا۔

’’وہی لڑکی ......رون!‘‘ ہیری نے اسے جوش میں کہنی مارتے ہوئے کہا۔ اپنا نام سن کر موہنی جیسی دکھائی دینے والی لڑکی اُٹھ کھڑی ہوئی ۔ اس نے اپنے سنہرے بالوں کو پیچھے ہٹایا اور ریون کلا اور سلے درن کی میزوں کے درمیان میں سے گزرتی ہوئی چبوترے کی طرف جانے لگی۔

’’دیکھو تو سہی...... باقی لوگ کتنے مایوس دکھائی دے رہے ہیں؟‘‘ ہرمائنی نے شوروغلغلے کے بیچ میں بیاوکس بیٹن کے باقی گروہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہیری نے سوچا کہ 'مایوس' شاید تھوڑا کمزور لفظ تھا۔ جن امیدواروں کو نہیں چنا گیا تھا ان میں سے دو لڑکیاں اپنے ہاتھ پر سر رکھ کر رو رہی تھیں۔

جب فلیور ڈیلا کور بھی پچھلے کمرے میں چلی گئی تو ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ لیکن اس بار کی خاموشی میں گہری دلچسپی کا عنصر شامل تھا کہ ہر ایک کو اس کا احساس تھا۔ اب آخری اور ہوگورٹس کے چمپئن کا نام بتایا جانے والا تھا......

اور شعلوں کا پیالہ ایک بار پھر سرخ ہوگیا اور اس میں سے چنگاریاں بکھرنے لگیں۔ شعلوں کی زبان اونچی ہوئی اور ڈمبل ڈور نے اس سے نکلتا ہوا چرمئی کاغذ فوراً جھپٹ لیا۔ انہوں نے چرمئی کاغذ پر نگاہ ڈالی اور پھر بلند آواز میں سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

’’اور ہوگورٹس کے چمپئن ہیں......سیڈرک ڈیگوری!‘‘

’’نہیں......‘‘ رون نے چیخ کر کہا لیکن ہیری کے علاوہ اس کی بات کسی نے بھی نہیں سنی تھی کیونکہ پاس والی میز پر زبردست ہنگامہ خیز شور بلند ہوا تھا۔ ہفل پف کا ہر طالب علم اور طالبہ اپنی نشست سے اُٹھ کر اچھل کود کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ وہ بری طرح چیخ رہے تھے اور اُٹھتے ہوئے سیڈرک ڈیگوری کی پیٹھ تھپتھپا رہے تھے۔ سیڈرک ان کے قریب سے مسکراتا ہوا گزرا اور پیچھے والے کمرے کی طرف بڑھا۔ وہ اساتذہ کی میز کا چکر کاٹ کر عقبی دروازے میں گم ہوگیا۔ سیڈرک کے انتخاب پر اتنی دیر تک تالیوں کی گونج برپا رہی کہ ڈمبل ڈور کو ان کے تھمنے تک خاموش رہنا پڑا۔

’’بہت اعلیٰ......‘‘ ڈمبل ڈور نے خوش ہو کر کہا جب شوروغل آخرکار تھم گیا۔ ’’تو اب ہمارے پاس تین چمپئن ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سبھی کو جن میں بیاوکس بیٹن اور ڈرم سٹرانگ کے نامنتخب شدہ طلباء شامل ہیں۔ اپنے اپنے چمپئن کی بھرپور انداز میں حوصلہ افزائی کریں گے۔ اپنے چمپئن کی ہمت بڑھائیں گے اور ایسا کرتے ہوئے آپ سب لوگ اس سہ فریقی مقابلوں میں اپنا اپنا حصہ ......‘‘

یکایک ڈمبل ڈور کو رُکنا پڑا۔ سب لوگوں کو یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ کس وجہ سے ان کا دھیان بھٹک گیا تھا؟ شعلوں کے پیالے کی رنگت ایک بار پھر سرخ ہو چکی تھی۔ لال شعلوں میں سے چنگاریاں بھڑکتی ہوئی نکل رہی تھیں۔ اچانک ایک اونچا شعلہ ہوا میں اچھلا اور ایک اور چرمئی کاغذ اُڑتا ہوا باہر آ گیا۔

ڈمبل ڈور نے سوچے سمجھے بغیر اپنا لمبا ہاتھ بڑھا کر اس چرمئی کاغذ کو پکڑ لیا۔ انہوں نے اسے اپنے سامنے رکھا اور اس پر لکھے ہوئے نام کو کافی دیر تک گھورتے رہے۔ اس دوران خاموشی چھائی رہی اور کمرے میں موجود سبھی لوگ ڈمبل ڈور اور ان کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چرمئی کاغذ کو گھور کر دیکھتے رہے۔ پھر ڈمبل ڈور نے اپنا گلا صاف کیا اور چرمئی کاغذ پر لکھے ہوئے نام کو بلند آواز میں پڑھا۔

''ہیری پوٹر......''

☆☆☆☆

سترہواں باب

چار چمپئن

ہیری کسی مردے کی طرح ساکت بیٹھا رہا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ بڑے ہال میں بیٹھا ہوا ہر فرد مڑ کر اس کی طرف دیکھ رہا ہوگا۔ وہ گم صم اور سن بیٹھا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ یقیناً بیٹھے بیٹھے نیند میں ڈوب چکا ہے کہ اور کوئی خواب دیکھ رہا ہوگا۔ اس نے شاید ٹھیک سے نہیں سنا تھا۔

کسی نے بھی تالی نہیں بجائی۔ اس کے بجائے ناراض شہد مکھیوں کی طرح بھنبھناہٹ جیسا شور پورے ہال میں بھر گیا۔ کچھ طلباء ہیری کو اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے کھڑے ہو گئے تھے کیونکہ وہ ابھی تک اپنی کرسی پر ہی بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اُٹھنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ اساتذہ کی میز کے پیچھے بیٹھی ہوئیں پروفیسر میک گوناگل اُٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور لیوڈو بیگ مین اور پروفیسر کارکروف کے پاس سے جلدی سے نکل کر پروفیسر ڈمبل ڈور کے کان میں کچھ سرگوشی کرنے لگیں۔ ان کی بات سنتے ہوئے پروفیسر ڈمبل دور کی تیوریاں تھوڑی چڑھی ہوئی تھیں۔

جب ہیری، رون اور ہرمائنی کی طرف مڑا تو اس نے دیکھا کہ گری فنڈر کی لمبی میز پر بیٹھے سبھی طلباء و طالبات اسے منہ پھاڑے دیکھ رہے تھے۔

''میں نے اپنا نام نہیں ڈالا......'' وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔ ''تم تو جانتے ہی ہو کہ میں نے ایسا نہیں کیا۔''

وہ دونوں کچھ نہیں بولے بلکہ خالی نظروں سے اسے گھورتے رہے۔ اساتذہ کی میز پر ڈمبل ڈور ایک بار پھر سیدھے کھڑے ہو گئے اور پروفیسر میک گوناگل کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔

''ہیری پوٹر......'' انہوں نے دوبارہ آواز لگائی۔ ''ہیری! یہاں اوپر آؤ......''

''جاؤ......'' ہرمائنی نے سرگوشی کی اور اس نے ہیری کو دھیرے سے دھکا دیا۔

ہیری اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ بے دھیانی میں اپنے چوغے کے نچلے حصے پر پیر رکھ دیا جس سے وہ گرتے گرتے بچا۔ وہ گری فنڈر اور ہفل پف کی میزوں کے درمیان میں سے ہو کر جانے لگا۔ اتنا سا فاصلہ طے کرنا بھی کسی طویل سفر کی طرح مشکل لگ رہا تھا۔ سرچ

لائٹ جیسی سینکڑوں آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ بھنبھناہٹ کی آواز لگاتار تیز ہوتی جارہی تھی۔ اسے ایسا لگا جیسے ڈمبل ڈور کے سامنے پہنچنے میں اسے ایک گھنٹہ لگ گیا ہو۔ تمام اساتذہ اسے عجیب سی نظروں سے گھور رہے تھے۔

''دروازے سے اندر چلے جاؤ...... ہیری!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ یہ کہتے ہوئے وہ ذرا بھی نہیں مسکرائے تھے۔

ہیری اساتذہ کی میز کے پاس چل دیا۔ ہیگرڈ میز کے دوسرے کنارے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ہیری کو آنکھ نہیں ماری، ہاتھ نہیں ہلایا اور کسی طرح کا اشارہ بھی نہیں کیا۔ جب ہیری اس کے پاس سے گزرا تو دوسروں کی طرح وہ بھی حیرانگی میں ڈوبا ہوا اس کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ ہیری دروازے سے ہوتا ہوا بڑے ہال سے باہر نکل گیا۔ وہ ایک چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا تھا جس میں کئی جادوگروں اور جادوگرنیوں کی تصویریں قطار میں لگی ہوئی تھیں۔ اس سامنے کی طرف ایک آتشدان دکھائی دیا جس میں متعدل آگ بھڑک رہی تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی سب تصویروں میں موجود لوگوں کے چہرے اس کی طرف مڑ گئے۔ اس نے دیکھا کہ جھریوں سے بھرے چہرے والی ایک جادوگرنی اپنے فریم میں سے نکل کر ساتھ والی تصویر کے فریم میں پہنچ گئی تھی جس میں بڑی بڑی مونچھوں والا ایک جادوگر دکھائی دے رہا تھا۔ جھریوں والے چہرے کی مالکہ اس جادوگر کے کانوں میں کچھ سرگوشیاں کرتی ہوئی دکھائی دی۔

وکٹر کیرم، فلیور ڈیلاکور اور سیڈرک ڈیگوری آتشدان کے گرد کھڑے ہوئے تھے۔ وہ آگ کی روشنی میں کافی بڑے بڑے دکھائی دے رہے تھے۔ کیرم ان دونوں سے کچھ الگ کھڑا تھا۔ وہ کندھے جھکا کر آتشدان سے ٹیک لگائے گہری سوچوں میں گم تھا۔ سیڈرک ڈیگوری اپنی کمر پر ہاتھ باندھے آتشدان کی آگ کو گھور رہا تھا۔ فلیور ڈیلاکور نے جب ہیری کو اندر آتے ہوئے دیکھا تو اس نے اپنے لمبے بال حیرت سے پیچھے کی طرف جھٹکے۔

''کیا ہوا...... کیا وہ ہمیں ہال میں واپس بلا رہے ہیں؟'' اس نے جلدی سے پوچھا۔

فلیور کو لگ رہا تھا کہ وہ کوئی پیغام دینے کیلئے وہاں آیا ہے۔ ہیری کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ انہیں کیسے بتائے کہ ابھی ابھی کیا ہوا تھا؟ وہ وہاں کھڑا کھڑا تینوں چمپیئن کو دیکھتا رہا اور اسے اچانک یہ احساس ہوا کہ وہ تینوں اس سے بہت لمبے اور بڑے ہیں۔

اسی وقت اپنے پیچھے سے تیز قدموں کی آواز سنائی دی اور لیوڈو بیگ مین کمرے میں اندر آئے۔ انہوں نے ہیری کا بازو پکڑا اور اسے ایک طرف لے گئے۔

''بہت عجیب بات ہوئی ہے۔'' وہ ہیری کا بازو دباتے ہوئے بڑبڑائے۔ ''بہت ہی عجیب بات ہوئی ہے۔'' انہوں نے آتشدان کے پاس پہنچ کر باقی تینوں سے کہا۔ ''حالانکہ یہ بڑا عجیب لگتا ہے لیکن میں آپ کا تعارف سہ فریقی ٹورنامنٹ کے چوتھے چمپیئن سے کرانا چاہتا ہوں......''

وکٹر کیرم یکدم سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ چڑچڑا دکھائی دیا جب اس نے ہیری کو غور سے دیکھا۔ سیڈرک دم

بخود کھڑا ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے پہلے بیگ مین کو اور پھر ہیری کو دیکھا...... اسے لگ رہا تھا کہ شاید اس نے بیگ مین کی بات غلط سنی تھی۔ بہرحال فلیور ڈیلاکور نے اپنے بال پیچھے اچھالے اور مسکرا کر بولی۔

''واہ...... یہ بہت دلچسپ مذاق ہے مسٹر بیگ مین!''

''مذاق......'' بیگ مین نے حیرت سے دوہرایا۔ ''نہیں...... بالکل بھی نہیں...... ہیری کا نام ابھی ابھی شعلوں کے پیالے سے برآمد ہوا ہے۔''

کیرم کی گھنی بھنوئیں کسی قدر سکڑ گئیں۔ سیڈرک کے چہرے پر حیرانگی کی تہہ اور دبیز ہو گئی تھی۔ فلیور کی تیوریاں چڑھ گئیں۔

''یقیناً کوئی غلطی ہوئی ہے......'' اس نے بیگ مین سے روکھی آواز میں کہا۔ ''وہ حصہ نہیں لے سکتا۔ وہ ابھی بہت کم سن ہے۔''

''ہاں...... یہی تو تعجب والی بات ہے۔'' بیگ مین نے اپنی چکنی ٹھوڑی مسلتے ہوئے کہا اور ہیری کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ ''لیکن جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ عمر کی قید اسی سال صرف ٹورنامنٹ کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے لگائی گئی تھی، چونکہ اس کا نام شعلوں کے پیالے سے برآمد ہوا ہے...... میرا مطلب ہے کہ مجھے نہیں لگتا کہ اب اس کے پاس ان مقابلوں میں حصہ نہ لینے کا کوئی اختیار باقی رہ گیا ہو...... قوانین میں صاف لکھا ہے کہ آپ کو یقینی طور پر ان میں حصہ لینا ہی ہوگا...... ہیری جیت تو نہیں سکتا مگر اسے بس اپنی پوری قوت کا مظاہرہ کرنا پڑے گا......''

ان کے پیچھے دروازہ ایک بار پھر کھل گیا اور بہت سارے لوگ ایک ساتھ اندر داخل ہوئے۔ پروفیسر ڈمبل ڈور، مسٹر بارٹی کراؤچ، پروفیسر کارکروف، میڈم میکسم، پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر سنیپ۔ کھلے دروازے کے دوسری طرف ہال میں بیٹھے سینکڑوں طلباء کی بھنبھناہٹ ہری کو صاف سنائی دے رہی تھی۔ جو پروفیسر میک گوناگل کے دروازہ بند کرتے ہی فوراً غائب ہو گئیں۔

''میڈم میکسم!'' فلیور نے فوراً اپنی ہیڈ مسٹرس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ چھوٹا سا بچہ بھی مقابلے میں حصہ لے گا......؟''

ہیری کے دماغ میں غصے کی ایک لہر اُٹھی...... چھوٹا سا بچہ؟

میڈم میکسم پوری طرح تن کر کھڑی ہو گئیں۔ وہ اچانک بہت زیادہ لمبی دکھائی دینے لگی تھیں۔ ان کے سر کا بالائی حصہ موم بتیوں سے بھرے فانوس تک پہنچ گیا اور کالے ریشم سے بنا ہوا ان کا لبادہ سینے پر کچھ زیادہ ہی پھولا ہوا دکھائی دیا۔

''اس کا کیا مطلب ہے، ابلی ڈور؟'' انہوں نے غصے سے پھنکارتے ہوئے پوچھا۔

''میں بھی یہی جاننا چاہتا ہوں، ڈمبل ڈور؟'' پروفیسر کارکروف نے کہا۔ وہ مسکرانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے لیکن ان کی نیلی آنکھیں برف کے گولوں کی طرح ٹھنڈی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''ہوگورٹس کے دو دو چمپئن......؟ مجھے کسی نے یہ بتایا نہیں تھا کہ میزبان سکول کے دو چمپئن مقابلوں میں حصہ لیں گے...... یا پھر میں نے قوانین ٹھیک سے نہیں پڑھے تھے؟''

وہ اب حقارت بھرے طنزیہ انداز سے مسکرا رہے تھے۔

''یہ ناممکن ہے......'' میڈم میکسم ٹھوس لہجے میں غرائیں۔ جن کا چمکتے ہوئے دودھیا نگینوں کی انگوٹھیوں سے بھرا وزنی ہاتھ فلیور کے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔ ''ہوگورٹس کے دو چمپئن ان مقابلوں میں بالکل حصہ نہیں لے سکتے...... یہ تو سراسر ناانصافی ہے۔''

''ڈمبل ڈور! ہمارا خیال تھا کہ آپ کے عمر کی حدود والے جادوئی حصار کے باعث نابالغ جادوگران مقابلوں میں حصہ نہیں لے پائیں گے۔'' پروفیسر کارکروف نے کہا۔ جن کی مسکراہٹ اب بھی قائم تھی لیکن آنکھوں اب پہلے سے زیادہ ٹھنڈی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''ورنہ ہم بھی اپنے سکول سے لائق اور قابل نابالغ بچوں کو ساتھ لے کر آتے۔''

''کارکروف...... اس میں قصور کسی اور کا نہیں بلکہ پوٹر کا ہے۔'' سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ان کی سیاہ آنکھوں میں گہری نفرت جھلک رہی تھی۔ ''قوانین توڑنے کی پوٹر کی عادت کیلئے ڈمبل ڈور کو الزام مت دو...... وہ جب سے اس سکول میں آیا ہے، سب کیلئے مسائل اور مشکلات کو بڑھا رہا ہے۔''

''تمہارا شکریہ سیورس!'' ڈمبل ڈور نے درشت لہجے میں کہا۔ سنیپ خاموش ہو گئے لیکن ان کی آنکھوں سے ان کے چیچپے بالوں کے پینڈے کے بیچ میں کمینگی اور نفرت جھلکتی ہوئی صاف دکھائی دی۔ پروفیسر ڈمبل ڈور نے اب ہیری کو بڑے دھیان سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری بھی انہیں دیکھ رہا تھا اور نصف چاند کی شکل والی عینک کے پیچھے آنکھوں کو پڑھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

''ہیری کیا تم نے شعلوں کے پیالے میں اپنا نام ڈالا تھا؟'' انہوں نے دھیمے انداز میں پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے دوٹوک کہا۔ وہ جانتا تھا کہ سبھی لوگ اسے دھیان سے دیکھ رہے ہیں۔ سنیپ نے سائے میں کھڑے کھڑے بے یقینی بھری آواز نکالی۔ ڈمبل ڈور نے سنیپ کی حقارت بھری ہونہہ کو نظر انداز کر دیا۔

''کیا تم نے اپنا نام کسی بڑے طالبعلم کو شعلوں کے پیالے میں ڈالنے کیلئے کہا تھا؟''

''نہیں...... بالکل نہیں!'' ہیری نے کہا۔

''اوہ...... ظاہر ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔'' میڈم میکسم چیختی ہوئی بولی۔ سنیپ اب اپنا سر ہلا رہے تھے، ان کے ہونٹ سکڑ گئے تھے۔

''وہ عمر کے حد والے حصار کو پار نہیں کر سکتا تھا۔'' پروفیسر میک گوناگل تیکھی آواز میں بولیں۔ ''مجھے یقین ہے کہ ہم سب اس بات پر پوری طرح متفق ہیں......''

''ڈمبل ڈور سے جادوئی حصار کی تشکیل میں ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے۔'' میڈم میکسم نے کندھے اچکا کر کہا۔

''ہاں!...... ایسا ہو سکتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے شکست خوردہ انداز میں کہا۔

''ڈمبل ڈور! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے غصے سے کہا۔ ''یہ کیا

بکواس ہے؟ ہیری نابالغ ہونے کی وجہ سے خود تو جادوئی حصار میں داخل نہیں ہوسکتا تھا اور چونکہ پروفیسر ڈمبل ڈور کو بھروسہ ہے کہ اس نے کسی بڑے لڑکے سے بھی یہ کام نہیں کروایا ہے اس لئے مجھے لگتا ہے کہ ہم سبھی کو یہ بات غیر مشروط طور پر تسلیم کر لینا چاہئے۔'' انہوں نے پروفیسر سنیپ کی طرف آگ بگولا نظروں سے دیکھا۔

''مسٹر بیگ مین...... مسٹر کراؤچ!'' کارکروف نے ایک بار پھر اپنی چکنی چپڑی آواز میں کہا۔ ''آپ لوگ ہمارے معروضی جج ہیں، آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ یہ بات غلط ہے یا نہیں؟''

بیگ مین نے اپنے لڑکوں جیسے گول چہرے پر نمودار ہونے والے پسینے کو رومال سے پونچھ کر صاف کیا اور مسٹر کراؤچ کی طرف دیکھا جو آگ کی روشنی کے دائرے سے کچھ ہٹ کر کھڑے تھے۔ جس وجہ سے ان کا آدھا چہرہ اندھیرا میں گم تھا۔ وہ تھوڑے عجیب دکھائی دے رہے تھے۔ کم روشنی میں وہ پہلے سے زیادہ بوڑھے محسوس ہوئے۔ ان کا حلیہ کسی مردہ کھوپڑی جیسا دکھائی دیتا تھا۔ بہرحال، انہوں نے اپنے حسب معمول سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ہمیں قوانین کا احترام کرتے ہوئے ان کے مطابق عمل درآمد کرنا ہوگا۔ قوانین میں یہ واضح لکھا ہوا ہے کہ شعلوں کا پیالہ جن جن لوگوں کے نام منتخب کر کے ہمارے حوالے کرے گا، انہیں ہر صورت میں یقینی طور پر ٹورنامنٹ میں حصہ لینا ہی ہوگا......''

''بارٹی نے قوانین کی کتاب گھوٹ کر پی رکھی ہے۔'' بیگ مین نے مسکرا کر کارکروف اور میڈم میکسم کی طرف مڑتے ہوئے یوں کہا جیسے مسٹر کراؤچ کے اس قدم کے بعد ساری مشکل ہی ختم ہوگئی ہو۔

''میں چاہتا ہوں کہ میرے باقی ماندہ طلباء شعلوں کے پیالے میں اپنا نام دوبارہ ڈالیں۔'' کارکروف نے کہا۔ اس کی چکنی چپڑی آواز اور مسکراہٹ دونوں ہی غائب ہو چکے تھے اور ان کا چہرہ نہایت بدصورت دکھائی دے رہا تھا۔ ''آپ ایک بار پھر شعلوں کے پیالے کو کھول دیں اور ہم اس میں تب تک نام ڈالتے رہیں گے جب ہر سکول کے دو دو لوگ منتخب نہیں ہو جاتے۔ انصاف تو یہی کہتا ہے...... ڈمبل ڈور!''

''لیکن کارکروف! ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟'' بیگ مین حیرت بھری آواز میں بولے۔ ''شعلوں کا پیالہ تو اب بجھ چکا ہے...... اور یہ اگلے ٹورنامنٹ تک دوبارہ روشن نہیں ہوگا۔''

''اگلے ٹورنامنٹ...... ڈرم سٹرانگ واضح طور پر ان میں حصہ بالکل نہیں لے گا۔'' کارکروف نے غصے سے کہا۔ ''ہماری اتنی نشستیں، مشوروں، تجاویز اور سمجھوتوں کے بعد مجھے ذرا بھی امید نہیں تھی کہ ایسی کوئی بات رونما ہوگی۔ میرا تو دل یہ کر رہا ہے کہ میں اسی وقت اس ٹورنامنٹ سے قطع تعلق کر کے واپس لوٹ جاؤں......''

''گیدڑ بھبکیاں مت دو...... کارکروف!'' دروازے کے پاس سے ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''تم اس وقت اپنے چمپئن کو یہاں سے نہیں لے جا سکتے ہو۔ اسے حصہ لینا ہی پڑے گا۔ سبھی چمپئن کو حصہ لینا پڑے گا۔ جیسا ڈمبل ڈور نے کہا تھا۔ یہ اٹوٹ جادوئی

بندھن ہے، ویسے یہاں سے جانا تمہارے لئے بڑا آسان ہوتا...... ہے نا؟''

یہ پروفیسر موڈی کی آواز تھی جو اسی وقت کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ وہ لنگڑاتے ہوئے آتشدان کے پاس پہنچے جب بھی ان کا دایاں پاؤں فرش سے ٹکراتا تھا تو ٹھک ٹھک کی آواز آتی تھی۔

''آسان؟'' کارکروف نے کہا۔ ''میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھ پایا، موڈی؟''

ہیری کو دکھائی دے رہا تھا کہ پروفیسر کارکروف، پروفیسر موڈی کی بات کو ہوا میں اُڑانے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ سب کے سامنے یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ موڈی کی بات پر دھیان نہیں دینا چاہئے لیکن ان کے ہاتھوں نے ان کا پول دیا۔ ان کی ہتھیلیاں مڑ کر مکے میں بندھ گئی تھیں۔

''واقعی نہیں سمجھے......؟'' موڈی نے دھیرے سے کہا۔ ''بہت سیدھی سی بات ہے کارکروف! کسی نے شعلوں کے پیالے میں پوٹر کا نام جان بوجھ کر ڈالا ہے اور وہ یہ بات اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اگر شعلوں کے پیالے میں سے اس کا نام باہر نکلا تو اُسے اس سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینا ہی پڑے گا۔''

''یہ تو صاف ظاہر ہے کہ جس نے بھی یہ کام کیا ہوگا۔ وہ یہی چاہتا ہوگا کہ ہوگورٹس کے جیتنے کی امید دگنی ہو جائے۔'' میڈم میکسم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''بالکل!...... میں آپ کی بات سے سو فیصدی متفق ہوں، میڈم میکسم!'' کارکروف نے ان کی طرف سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ''میں محکمہ جادو کے وزیر اعظم اور جادوگری کے بین الاقوامی اتحادی تنظیم سے اس کی بھرپور شکایت کروں گا۔''

''اگر کسی کو شکایت کرنے کا حق حاصل ہے تو وہ صرف پوٹر کو ہے۔'' موڈی غرائے۔ ''لیکن...... عجیب بات ہے...... وہ تو ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکال رہا ہے......؟''

''وہ شکایت کیوں کرے گا؟'' فلیور ڈیلا کو نے اپنا پیر پٹختے ہوئے غصے سے کہا۔ ''اسے تو مقابلے میں حصہ لینے کا موقعہ مل رہا ہے۔ ہے نا! ہم سب کئی ہفتوں سے چمپئن چنے جانے کی آس لگائے بیٹھے تھے۔ ہمارے سکولوں کے لئے یہ کتنے اعزاز کی بات ہوگی؟ انعام میں ایک ہزار گیلن ملیں گے...... یہ ایک ایسا موقعہ ہے جس کے لئے لوگ مر مٹنے کیلئے تیار ہوں گے۔''

''شاید کوئی یہی امید لگائے بیٹھا ہو کہ اس کیلئے پوٹر واقعی مر جائے!'' موڈی نے دھیمے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔ اس جملے کے بعد بہت ہی تناؤ بھری خاموشی چھا گئی۔

لیوڈو بیگ مین کافی فکر مند دکھائی دینے لگے۔ وہ اپنے پیروں کو ادھر ادھر ہلاتے ہوئے بولے۔ ''موڈی!...... تم نے بھی یہ کیسی عجیب بات کہہ دی؟''

''ہم سب جانتے ہیں کہ پروفیسر موڈی جب تک دوپہر سے پہلے قتل کے چھ محرکات کا پتہ نہیں لگا لیتے ہیں تب تک وہ اپنی صبح کو

برباد سمجھتے ہیں۔'' کارکروف نے زور سے کہا۔''یہ صاف ہے کہ وہ اب اپنے طلبا کو بھی قتل کی سازشوں سے ڈرانا سکھا رہے ہیں۔ ڈمبل ڈور! تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے استاد میں ایسی خوبیاں بہت عجیب ہیں لیکن حیرت انگیز طور پر آپ نے انہیں یہاں کس وجہ سے ملازمت فراہم کی ہوئی ہے......؟''

''یہ میرا خیال ہو؟'' پروفیسر موڈی غرائے۔''یہ میرا وہم ہو؟ لیکن میں صاف کہے دیتا ہوں، اس لڑکے کا نام شعلوں کے پیالے میں کسی انتہائی مکار و عیار جادوگر یا جادوگرنی نے ہی ڈالا ہے......''

''اوہ! اس بات کا کیا ثبوت ہے؟'' میڈم میکسم تلملا کر بولیں۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں اچھال کر بات کر رہی تھیں۔

''ثبوت......؟'' پروفیسر موڈی نے ناک سکیڑ کر مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔''ایک بہت ہی طاقتور اور صف اوّل کی جادوئی خوبیوں کی مالک 'شئے' کو دھوکا دیا گیا ہے......صرف بہت ہی مضبوط اور طاقتور شیطانی جادو جاننے والا اپنے جادوئی کلمات سے شعلوں کے پیالے کو یہ بھولنے پر مجبور کر سکتا ہے کہ مقابلے میں صرف تین ہی سکول حصہ لے رہے ہیں......میرا اندازہ ہے کہ جس نے بھی یہ کام کیا ہے، اس نے پوٹر کا نام چوتھے سکول کے امیدوار کے طور پر اس میں ڈالا ہوگا تاکہ اس سکول میں وہی اکیلا امیدوار رہے اور شعلوں کے پیالے کے پاس اس سکول کے چمپئن کے انتخاب کیلئے کوئی اور چارہ نہ ہو......''

''لگتا ہے آپ نے اس بارے میں بہت گہرائی تک سوچا ہے، موڈی؟'' کارکروف نے سرد لہجے میں کہا۔''اور یہ بہت ہی عیارانہ خیال ہے۔ میں نے سنا ہے کہ ابھی کچھ عرصہ پہلے آپ کو کسی نے سالگرہ پر تحفے میں گھڑی دی تھی۔ لیکن آپ نے یہ سوچا کہ اس میں چالاکی و ہوشیاری سے شیطانی جادو کا انڈہ چھپایا گیا ہے۔ آپ نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے، تب کہیں جا کر آپ کو سچائی کا پتہ لگا۔ اس لئے اگر ہم آپ کی بات کو سنجیدگی سے نہ لیں تو آپ اس پر برا مت منائیے گا......''

''کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اچھی تقریبات کے استعمال بھی اپنے ناپاک ارادے پورا کرنے کیلئے کرتے ہیں۔'' پروفیسر موڈی نے خطرناک آواز میں کہا۔''میرا کام یہ ہے کہ میں شیطانیت کے حامل جادوگروں کی طرح سوچ کر ان کے ارادوں کو ناکام کر دوں اور میں ایسا پہلے بھی کئی بار کر چکا ہوں، کارکروف......جیسا تمہیں اچھی طرح یاد ہوگا......''

''الیسٹر......'' ڈمبل ڈور نے خبردار کرتے ہوئے کہا۔ ہیری کو ایک پل کے لئے تو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کسے مخاطب کر رہے ہیں؟ پھر اسے احساس ہوا کہ موڈی کا اصلی نام میڈ آئی تو ہو نہیں سکتا۔ موڈی یکایک خاموش ہو گئے۔ حالانکہ وہ اب کارکروف کے چہرے کو بڑے سفاکانہ انداز میں دیکھ رہے تھے......کارکروف کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ چکا تھا۔

''ہم یہ حقیقت نہیں جانتے کہ یہ صورت حال کیسے پیدا ہوئی ہے؟'' ڈمبل ڈور نے کمرے میں موجود تمام لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہمارے پاس اسے قبول کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ سیڈرک اور ہیری دونوں کو ہی ان مقابلوں میں حصہ لینے کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔ ہمیں اس بات کو تہ دل سے قبول کرنا ہوگا......''

''اوہ نہیں......البی ڈور!''

''میڈم میکسم! اگر آپ کوئی متبادل راستہ فراہم کر سکتی ہیں تو مجھے یہ سن کر خوشی ہوگی۔''

ڈمبل ڈور نے انتظار کیا مگر میڈم میکسم کوئی حل نہ بتا سکیں۔ وہ بس غصے سے گھورتی رہی۔ ایسا صرف وہ ہی نہیں کر رہی تھیں۔ سنیپ بھی آگ بگولا دکھائی دے رہے تھے اور کارکروف تو جیسے دہک رہے تھے۔ بہر حال، بیگ مین اس گھمبیر صورت حال میں پر جوش دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے اور سب کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو ہم شروع کریں؟......ہمیں تمام چمپئن کو ضروری ہدایات بھی دینا ہیں......ہے نا بارٹی! یہ کام آپ ہی کریں۔''

ایسا لگا جیسے مسٹر کراؤچ گہری نیند سے بیدار ہوئے ہوں۔

''ہاں!'' انہوں نے کہا۔ ''ہدایات......پہلا ہدف......یا پھر پہلا امتحان......''

وہ آگے بڑھ کر آگ کی روشنی میں آئے۔ ہیری کو قریب سے دکھائی دینے پر وہ کچھ بیمار لگے۔ ان کی آنکھوں کے نیچے حلقے دکھائی دے رہے تھے اور ان کی جھریوں والی جلد بہت بے رنگ دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کو یہ عجیب لگا کیونکہ کیوڈچ ورلڈ کپ کے موقعے پر ان کی حالت بالکل ٹھیک ٹھاک تھی۔

''ہاں پہلا ہدف......'' مسٹر کراؤچ نے ہیری، سیڈرک، فلیور اور کیرم کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''پہلے ہدف میں آپ کی ہمت کا امتحان لیا جائے گا، اس لئے ہم آپ کو یہ نہیں بتائیں گے کہ آپ کو کیا کرنے کیلئے ملے گا؟ کسی نا معلوم خطرے سے پوری ہمت اور عالی حوصلے کے ساتھ مقابلہ کرنا کامل جادوگروں کی عظیم خوبی ہے......بہت ہی عظیم......'' وہ توقف کے بعد بولے۔

''آپ کی پہلی کڑی آزمائش 24 نومبر کو تمام طلباء و طالبات اور معزز ججوں کے سامنے لی جائے گی۔ یہ ان سہ فریقی ٹورنامنٹ کا پہلا پڑاؤ ہوگا۔ یاد رہے کہ تمام چمپئن افراد کو ان مقابلوں کے کسی بھی مرحلے کو انجام دینے میں اپنے اساتذہ سے کسی طرح کی مدد مانگنے یا قبول کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلی آزمائش کا سامنا کرنے کیلئے چمپئن کے پاس صرف اور صرف ان کی ذاتی چھڑی ہی ہوگی۔ جب پہلا ہدف پورا ہو جائے گا تب ہی انہیں دوسرے پڑاؤ میں لی جانے والی آزمائش کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا۔ مقابلوں کی تیاری میں چمپئن لوگوں کو کڑی محنت کرنا ہوگی اور خصوصی وقت صرف کرنا پڑے گا، اس لئے انہیں سالانہ نصابی امتحان نہیں دینا ہوگا۔''

''مجھے لگتا ہے کہ آج کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔'' مسٹر کراؤچ نے ڈمبل ڈور کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''میں آپ سے متفق ہوں!'' ڈمبل ڈور نے کہا جو مسٹر کراؤچ کو کسی قدر پریشانی سے دیکھ رہے تھے۔ ''بارٹی! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ آج رات ہوگورٹس میں رُکنا نہیں چاہتے؟''

''نہیں ڈمبل ڈور! مجھے جادوئی محکمے میں واپس لوٹنا ہی ہوگا۔'' مسٹر کراؤچ نے کہا۔ ''یہ نہایت تکلیف دہ اور دشوار وقت چل رہا ہے......میں سب کچھ نوجوان 'ہونہار' کے بھروسے پر چھوڑ کر آیا ہوں......وہ بہت پر جوش ہے......اگر سچ کہوں تو ضرورت سے زیادہ

ہی پر جوش ہے۔''

''جانے سے پہلے آپ کم از کم کچھ نوش ہی فرما لیجئے؟'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''سنو بارٹی! میں تو رُک رہا ہوں۔'' بیگ مین نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''ہوگورٹس میں جادوگری کا سہ فریقی ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ دفتر کے بجائے یہاں رُکنا زیادہ دلچسپ رہے گا۔''

''مجھے ایسا نہیں لگتا...... لیوڈو!'' مسٹر کراؤچ نے خشک لہجے میں کہا، جن کی پرانی بے صبری ایک بار پھر جھلکنے لگی تھی۔

''میڈم میکسم...... پروفیسر کارکروف...... تھوڑا ماحول بدل لیا جائے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا

لیکن میڈم میکسم، فیلور کے کندھوں پر ہاتھ رکھ چکی تھیں اور اب اسے تیزی سے کمرے سے باہر لے جا رہی تھیں۔ ہیری کو سنائی دے رہا تھا کہ بڑے ہال سے باہر جاتے ہوئے وہ دونوں فرانسیسی زبان میں تیزی سے باتیں کرتی جا رہی تھیں۔ کارکروف نے کیرم کی طرف اشارہ کیا اور وہ دونوں بھی چلے گئے۔ وہ بالکل خاموشی سے باہر نکل گئے تھے۔

''ہیری...... سیڈرک! میں تم دونوں کو اپنے اپنے فریقوں کے ہال میں جانے کا مشورہ دیتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے ان کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ گری فنڈر اور ہفل پف کے طلباء تم لوگوں کے ساتھ جشن منانے کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ یہ بہت شرمناک بات ہوگی کہ ہم انہیں شور شرابا کرنے کے اتنے عمدہ بہانے سے محروم کریں......''

ہیری نے سیڈرک کی طرف دیکھا جس نے سر ہلا دیا اور وہ دونوں ایک ساتھ چل دیئے۔ بڑا ہال اب بالکل خالی پڑا تھا۔ ہوا میں تیرتی ہوئیں موم بتیاں اب چھوٹی ہوگئی تھیں اور ان کی جھلملاتی ہوئی روشنی میں کدوؤں کو کاٹ کر بنائی مسکراہٹ بڑی عجیب دکھائی دے رہی تھی۔

''ہم لوگ ایک بار پھر ایک دوسرے کے مدمقابل آ کھڑے ہوئے ہیں۔'' سیڈرک نے آہستگی سے کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے بوجھل آواز میں کہا۔ وہ سوچ نہیں پا رہا تھا کہ کیا جواب دے؟ اس کا دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی نے اس کے دماغ کے سارے قیمتی سامان کو لوٹ کر اسے بالکل خالی کر ڈالا ہو۔

''مجھے بتاؤ......'' سیڈرک نے جھجکتے ہوئے کہا۔ ''تم نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں کیسے ڈالا؟'' وہ بڑے ہال سے باہر نکل رہے تھے جہاں اب شعلوں کا پیالہ موجود نہیں تھا اور نہ ہی اس کی روشنی باقی تھی۔ وہاں صرف ایک مشعل جل رہی تھی۔

''میں نے نام نہیں ڈالا۔'' ہیری نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ ''میں کتنی بار کہہ چکا ہوں کہ میں نے شعلوں کے پیالے میں اپنا نام نہیں ڈالا تھا...... نہیں ڈالا تھا......''

''اوہ ٹھیک ہے...... ٹھیک ہے!'' سیڈرک ڈگری جھینپتے ہوئے بولا۔ ہیری کو صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اُسے ہیری کی بات پر بالکل بھی یقین نہیں تھا۔ ''ٹھیک ہے...... پھر ملیں گے!''

سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھنے کے بجائے سیڈرک اپنے دائیں طرف کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ ہیری نے وہاں کھڑے ہو کر اس کے قدموں کی چاپ سنی، وہ پتھر کی سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا پھر ہیری نے دھیرے دھیرے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنا شروع کیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ رون اور ہرمائنی کے علاوہ کوئی اور اس کی بات پر یقین کرے گا؟ یا پھر سب یہی سوچیں گے کہ اسی نے اپنا نام ڈالا تھا؟ بہرحال کوئی ایسا کیسے سوچ سکتا ہے جبکہ اس کا مقابلہ ایسے ماہر جادوگروں سے تھا جو اس سے تین سال بڑے تھے اور جنہوں نے اس سے تین سال زیادہ پڑھائی حاصل کر رکھی تھی۔ جبکہ اسے بہت خطرناک مراحل طے کرنا ہوں گے اور وہ بھی سینکڑوں لوگوں کے سامنے؟ ہاں اس نے اس کے بارے میں سوچا تھا...... اس نے اس کے بارے میں خواب بھی دیکھا تھا...... لیکن دراصل وہ صرف ایک خواب ہی تو تھا۔ ایک طرح کا جھوٹا خواب ہی تو تھا...... مقابلے میں شامل ہونے کے بارے میں اس نے کبھی سنجیدگی سے سوچا نہیں تھا...... لیکن کسی اور نے اس کے بارے میں سوچا تھا...... کوئی اور سوچتا تھا کہ وہ مقابلے میں حصہ لے اور اس نے انتظام بھی کر دیا تھا...... لیکن کیوں؟...... اس کی بھلائی کیلئے؟...... اسے ایسا نہیں لگتا تھا...... اسے احمق ثابت کرنے کیلئے؟...... تب تو اس کی خواہش ضرور پوری ہو جائے گی......

یا...... پھر اسے ہلاک کرنے کیلئے؟ کیا پروفیسر موڈی بے سروپا باتیں کر رہے تھے؟ کیا کسی نے ہیری کا نام شعلوں کے پیالے میں برے ارادے سے ڈالا تھا؟ کیا کوئی سچ مچ اسے ہلاک کرنا چاہتا تھا؟

ہیری کو ان سوالوں کے جواب فوراً مل گئے تھے۔ ہاں! کوئی اسے مارنا چاہتا تھا۔ کوئی اسے تب سے مارنا چاہتا تھا جب وہ محض ایک سال کا بچہ تھا...... لارڈ والڈی مورٹ...... لیکن والڈی مورٹ یہ انتظام کیسے کر سکتا تھا کہ ہیری کا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا جائے؟ والڈی مورٹ تو بہت دور تھا اور ایسا مانا جاتا تھا کہ وہ اکیلا کسی دور ویرانے میں چھپا ہوا ہے۔ کمزور اور شیطانی قوتوں سے محروم...... اس نے جو خواب دیکھا تھا جس کے بعد اس کے نشان میں درد اُٹھنے لگا تھا اس میں والڈی مورٹ اکیلا نہیں تھا...... وہ وارم ٹیل سے باتیں کر رہا تھا...... اور ہیری کی موت کی منصوبہ بندی کر رہا تھا......

ہیری کو یہ دیکھ کر گہرا صدمہ پہنچا کہ وہ فربہ عورت کی تصویر کے سامنے پہنچ چکا تھا۔ اسے یہ پتہ ہی نہیں چلا کہ اس کے پیر اپنے آپ اسے یہاں تک کیسے لے آئے تھے؟ اسے یہ دیکھ کر اور بھی حیرانی ہوئی کہ فربہ عورت تصویر کے فریم میں تنہا نہیں تھی۔ اس کے ہمراہ جھریوں سے بھرے چہرے والی ایک جادوگرنی بھی تھی جو نچلی منزل پر اپنے مونچھوں والے پڑوسی جادوگر کی تصویر میں جا کر سرگوشیاں کرتی ہوئی دکھائی دی تھی، جب ہیری چمپئنوں کے پاس گیا تھا۔ ہیری سے پہلے یہاں پہنچنے کیلئے اس جادوگرنی کو سات منزلوں کی تصویروں میں سے بھاگ کر آنا پڑا ہو گا۔ اس نے اور موٹی عورت نے ہیری کو بہت دلچسپی سے دیکھا۔

''واہ واہ واہ......'' فربہ عورت نے کہا۔ ''وائلٹ نے مجھے ابھی ابھی ساری بات بتا دی ہے۔ سکول کا چمپئن کون چنا گیا ہے؟''

''بکواس......'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

''اس نام کا کوئی چمپیئن نہیں منتخب ہوا ہے۔'' جھریوں والی جادوگرنی نے غصے سے کہا۔

''نہیں......نہیں وائی! یہ تو شناخت بتا رہا ہے۔'' فربہ عورت نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور ہیری کو اندر جانے کا راستہ دینے کیلئے آگے کی طرف جھکی۔

تصویر کھلنے پر ہیری کو شور کا بڑا طوفان سنائی دیا، وہ گھبرا کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا لیکن اگلے ہی پل درجنوں ہاتھوں نے اسے پکڑ کر اندر ہال میں کھینچ لیا۔ اب وہ گری فنڈر فریق کے طلباء کے بیچ میں کھڑا تھا۔ ہر کوئی چیخ رہا تھا، تالیاں بجا رہا تھا اور ہال میں سیٹیوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

''تمہیں ہمیں بتا دینا چاہئے تھا کہ تم بھی شامل ہو رہے ہو۔'' فریڈ نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ وہ تھوڑا اچڑ چڑا مگر کافی پرجوش دکھائی دے رہا تھا۔

''تم نے ڈاڑھی اُگائے بغیر یہ کام کیسے کر لیا...... بہت اعلیٰ!'' جارج نے چلا کر کہا۔

''میں نے ایسا کچھ نہیں کیا......'' ہیری نے کہا۔ ''مجھے نہیں معلوم یہ کیسے ہوا؟''

لیکن اسی وقت اینجلینا جانسن لپک کر اس کے پاس آ گئی۔ ''اوہ! میں چمپیئن نہیں بن پائی تو کیا ہوا؟ کم از کم چمپیئن گری فنڈر کا ہی تو ہے......''

''تم سیڈرک سے پچھلے کیوڈچ میچ کا بدلہ ضرور لینا، ہیری!'' گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کی نقاش کیٹی بل چیختی ہوئی بولی۔

''ہم کھانے پینے کا سامان لے آئے ہیں...... آ جاؤ ہیری! کچھ جشن ہو جائے......''

''مجھے بھوک نہیں ہے، میں نے تقریب میں کافی زیادہ کھا لیا تھا......''

لیکن کوئی بھی یہ سننا نہیں چاہتا تھا کہ اسے بھوک نہیں ہے۔ کوئی بھی یہ سننا نہیں چاہتا تھا کہ اس نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا۔ کسی کا بھی دھیان اس طرف نہیں گیا کہ اس کا جشن منانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے...... لی جارڈن نے جانے کہاں سے گری فنڈر کا بڑا بینر نکال لیا تھا اور اسے ہیری کے بدن پر چوغے کی طرح لپیٹ دیا تھا۔ ہیری کسی طرح بھی بچ نہیں پایا تھا۔ جب بھی اس نے اپنے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھنے کی کوشش کی، اس کے چاروں طرف بھیڑ نے اس کا راستہ روک دیا۔ انہوں نے زبردستی اسے بٹر بیئر پلائی اور اس کے ہاتھ میں چپس اور مونگ پھلی دیتے رہے...... ہر کوئی یہ جاننا چاہتا تھا کہ اس نے یہ کام کیسے کیا تھا، اس نے ڈمبل ڈور کے عمر کی حد والے جادوئی حصار کو کیسے چکمہ دیا تھا اور اپنا نام شعلوں کے پیالے میں کیسے ڈالا تھا؟

''میں نے ایسا نہیں کیا۔'' ہیری نے بار بار کہا۔ ''میں نہیں جانتا کہ یہ کیسے ہوا؟''

لیکن کسی کو بھی اس بات پر یقین نہیں آیا تھا۔

''میں اب تھک گیا ہوں۔'' آخر کار آدھے گھنٹے کے بعد وہ جھنجلا کر چیخا۔ ''نہیں جارج! اب میں سونے جا رہا ہوں......''

اس وقت اس کی سب سے بڑی خواہش یہی تھی کہ وہ رون اور ہرمائنی سے مل کر اس معاملے پر ٹھنڈے دماغ سے سوچ بچار کر سکے۔لیکن وہ دونوں ہی ہال میں نہیں تھے۔اسے نیند آ رہی ہے،اس بات پر زور دیتے ہوئے ہیری تیزی سے اپنے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھ گیا۔اس دوران کریوی بھائی گرتے گرتے بچے، جو ہیری کو سیڑھیوں سے نیچے روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ہیری کو یہ دیکھ کر بڑا اطمینان ہوا کہ رون خالی کمرے میں اپنے بستر پر لیٹا تھا اور اب تک جاگ رہا تھا۔اس نے ابھی تک اپنے کپڑے تبدیل نہیں کئے تھے، جب ہیری نے اپنے پیچھے دروازے کو دھڑام سے بند کیا تو رون نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''تم کہاں تھے؟'' ہیری نے بے چینی سے پوچھا۔

''اوہ......کیسے ہو؟'' رون بولا۔

وہ مسکرا رہا تھا لیکن اس کی مسکراہٹ بڑی عجیب اور اکھڑی سی تھی۔ ہیری کو اچانک اس بات کا احساس ہوا کہ اس کے بدن پر اب بھی گری فنڈر کا سرخ بینر لپٹا ہوا تھا جو لی جارڈن نے اس کے چاروں طرف لپیٹ دیا تھا۔اس نے جلدی سے اسے اتارنے کی کوشش کی مگر لی جارڈن نے اس پر بہت مضبوط گرہ لگا دی تھی۔ رون ہلے بغیر اپنے پلنگ پر لیٹا رہا اور ہیری کو گرہ کے ساتھ کھینچا تانی کرتے ہوئے دیکھتا رہا۔

جب ہیری نے بالآخر بینر سے پیچھا چھڑا لیا تو اسے لپیٹ کر ایک کونے میں اچھال دیا۔

''مبارک ہو!'' رون نے کہا۔

''مبارک ہو......تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے رون کو گھورتے ہوئے کہا۔رون جس طرح سے مسکرا رہا تھا اس میں کچھ گڑبڑ دکھائی دے رہی تھی، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ طنزیہ طور پر اس کا مذاق اُڑا رہا ہو۔

''کوئی بھی کم عمر جادوئی حصار پار نہیں کر پایا۔'' رون بولا۔''فریڈ اور جارج بھی پوری کوشش کے باوجود ناکام رہے۔تم نے کس چیز کا استعمال کیا تھا......غیبی چوغے کا؟''

''غیبی چوغہ کسی کو بھی جادوئی حصار کے اندر نہیں لے جا سکتا تھا۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔'' رون نے کہا۔''میرا بھی یہی خیال تھا کہ اگر تم چوغے کا استعمال کرتے تو مجھے ضرور بتاتے...... کیونکہ وہ ہم دونوں کو ڈھانپ سکتا تھا ہے نا؟ لیکن تم نے کوئی دوسرا طریقہ نکال لیا تھا...... ہے نا؟''

''سنو!'' ہیری نے تلملا کر کہا۔''میں نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا۔ یہ کام کسی اور نے کیا ہوگا؟''

''کوئی دوسرا یہ کام کیوں کرے گا؟'' رون نے اپنی تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں!'' ہیری نے کہا۔اسے لگا کہ 'مجھے مارنے کیلئے' جواب دینا بہت ہی ڈرامائی ہوگا۔رون نے اپنے بازو اتنے اُٹھائے

کہ اس کے بالوں تک پہنچ گئے۔

''دیکھو اگر تم دوسروں کو نہیں بتانا چاہتے تو کوئی بات نہیں۔لیکن تم مجھے سچائی بتا سکتے ہو۔ویسے مجھے یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ تم جھوٹ کیوں بول رہے ہو۔اس کی وجہ سے تم کسی مشکل میں نہیں پڑے ہو۔فربہ عورت کی سہیلی وائلٹ نے ہم سب کو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ ڈمبل ڈور تمہیں مقابلوں میں شامل ہونے کی اجازت دے چکے ہیں۔ایک ہزار گیلن کا انعام؟ اور تمہیں سالانہ امتحان بھی نہیں دینا پڑے گا......''

''میں نے اپنا نام اس منحوس پیالے میں نہیں ڈالا تھا......'' ہیری نے سخت لہجے میں کہا۔اب اسے غصہ آنے لگا تھا۔

''ہاں! ٹھیک ہے۔'' رون نے بھی سیڈرک جیسے لہجے میں کہا۔''لیکن تم نے آج صبح ہی تو کہا تھا کہ تم اگر یہ کام رات کو کرتے تو کوئی تمہیں نہیں دیکھ پاتا...... میں بیوقوف نہیں ہوں۔''

''تم اس وقت بیوقوفوں جیسی ہی باتیں کر رہے ہو!'' ہیری نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

''اچھا!'' رون نے کہا، اب اس کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہوگئی تھی۔''ہیری! شاید اب تم سونا چاہتے ہو گے۔مجھے امید ہے کہ کل صبح تمہیں فوٹوسیشن یا پھر کسی اور چیز کیلئے جلدی جاگنا پڑے گا۔''

اس نے اپنے پلنگ کے پردے کھینچ کر لگا دیئے۔ہیری دروازے کے پاس کھڑے کھڑے ان سرخ مخملی پردوں کو گھورتا رہا جن کے پیچھے اس کا دوست سونے کی کوشش کر رہا تھا۔یہ وہی دوست تھا جس کے بارے میں اسے یقین تھا کہ کوئی اور بھروسہ کرے یا نہ کرے، کم از کم وہ تو اس کی بات پر ضرور بھروسہ کرے گا......

☆☆☆☆

اٹھارہواں باب

چھڑیوں کا معائنہ

جب ھیری اتوار کی صبح بیدار ہوا تو اسے ایک پل کیلئے تو یہ یاد ہی نہیں آیا کہ وہ اتنا غمگین اور پریشان کیوں تھا؟ پھر گذشتہ رات کی گھڑیاں اس کے دماغ کے پردوں پر فلم کی مانند چل پڑیں۔ اس نے اُٹھ کر اپنے پلنگ کے پردے کھول دیئے۔ وہ رون سے بات کرنا چاہتا تھا۔ وہ رون کو یقین دلانا چاہتا تھا کہ اس نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا لیکن رون اپنے پلنگ پر نہیں تھا۔ یہ عیاں تھا کہ وہ ناشتہ کرنے کیلئے نیچے چلا گیا تھا۔

ھیری نے کپڑے تبدیل کئے اور بل دار سیڑھیوں سے اترنے لگا۔ جس پل وہ گری فنڈر کے ہال میں پہنچا تو اسے کچھ طلباء دکھائی دیئے جو اپنا ناشتہ ختم کر کے واپس لوٹ چکے تھے۔ وہ لوگ ایک بار پھر تالیاں بجانے لگے۔ اب ھیری کا دل قطعی نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ نیچے بڑے ہال میں جائے۔ وہ وہاں پر گری فنڈر کے باقی طلباء کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا جو اسے ہیرو قرار دے رہے تھے۔ بہرحال، اس کے پاس کوئی اور راستہ بھی نہ تھا۔ اگر وہ وہیں رُکا رہتا تو بھی اسے یہی کچھ جھیلنا پڑے گا کیونکہ کریوی بھائی زور زور سے ہاتھ ہلا کر اسے اپنے پاس بلا رہے تھے۔ وہ ناخوشگواری سے تصویر کی طرف بڑھا۔ وہ جونہی تصویر کے راستے سے باہر نکلا تو اسے سامنے سے ہرمائنی آتی ہوئی دکھائی دی۔

''اوہ ھیری!'' ہرمائنی نے کہا۔ وہ اپنے نیپکن میں بہت سارے ٹوسٹ بھر کر لائی تھی۔ ''تمہارے لئے لائی ہوں......گھومنے چلو گے؟''

''یہ اچھا خیال ہے۔'' ھیری نے کڑھتے ہوئے کہا۔

وہ سیڑھیوں سے نیچے اترے۔ انہوں نے بڑے ہال میں جھانکے بغیر چھوٹے ہال کو عبور کیا اور جلدی ہی بیرونی دروازے سے نکل کر میدان میں پہنچ گئے۔ وہ گھاس پر چلتے ہوئے جھیل کے کنارے کی طرف جا رہے تھے۔ جہاں ڈرم سٹرانگ کا جہاز لنگرانداز تھا۔ پانی میں اس کی سیاہ پرچھائی دکھائی دے رہی تھی۔ صبح کی ٹھنڈی ہوا میں چلتے چلتے وہ ٹوسٹ چباتے رہے اور ھیری نے ہرمائنی کو بتایا کہ پچھلی رات گری فنڈر کی میز سے جانے کے بعد اس کے ساتھ کیا کیا ہوا تھا۔ اسے یہ دیکھ کر بڑا سکون ملا کہ ہرمائنی نے بنا کوئی سوال

کئے اس کی بات پر یقین کرلیا تھا۔

جب ہیری نے ہرمائنی کو پوری بات بتادی تو وہ بولی۔ ''میں جانتی تھی کہ تم نے خود اپنا نام نہیں ڈالا ہے۔ جب ڈمبل ڈور نے تمہارا نام پڑھا تھا تو تمہارے چہرے کے تاثرات دیکھ کر میں سمجھ گئی تھی، لیکن سوال یہ ہے کہ کوئی طالبعلم یہ کام کرسکتا ہے...... کوئی طالبعلم شعلوں کے پیالے کو بیوقوف نہیں بنا سکتا تھا اور ڈمبل ڈور کی عمر کی حد والے جادوئی حصار کو پار نہیں کرسکتا تھا......''

''کیا تم نے رون کو دیکھا ہے؟'' ہیری نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

ہرمائنی جھجکی پھر وہ بولی۔ ''ہاں...... وہ ناشتہ کررہا ہے!''

''کیا وہ اب بھی یہی یقین کئے ہوئے ہے کہ میں نے ایسا کیا ہے؟''

''دیکھو!...... نہیں مجھے نہیں لگتا...... دراصل نہیں......'' ہرمائنی نے عجیب طریقے سے کہا۔

''تمہاری بات کا مطلب کیا ہے؟''

''اوہ ہیری! کیا یہ صاف نہیں ہے؟'' ہرمائنی نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''اسے حسد کی آگ جلا رہی ہے۔''

''حسد کی آگ......؟'' ہیری کے چہرے پر حیرانگی پھیل گئی تھی۔ ''کس بات کی جلن ہورہی ہے؟ کیا وہ پورے سکول کے سامنے خود کو احمق ثابت کرنا چاہتا ہے۔''

''دیکھو ہیری!'' ہرمائنی لفظوں کو ناپتے تولتے ہوئے بولی۔ ''ہمیشہ سب لوگوں کی پوری توجہ تمہاری ہی طرف رہتی ہے، ہے نا؟ میں جانتی ہو کہ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔'' اس نے فوراً آگے کہا، جب اس نے دیکھا کہ ہیری غصے میں آکر اپنا منہ کھولنا چاہتا تھا۔ ''میں جانتی ہوں کہ تم ایسا نہیں چاہتے ہو...... لیکن...... دیکھو! تم تو جانتے ہی ہو، گھر پر رون کو اپنے بھائیوں کے درمیان توجہ اور حیثیت کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے، یہاں پر تم اس کے سب سے اچھے دوست ہو اور سچ مچ تم مشہور ہو...... لوگ تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اسے نظر انداز کردیتے ہیں۔ وہ اسے برداشت کرتا ہے اور کبھی اس کا ذکر اپنی زبان پر نہیں لاتا ہے۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ اس بار وہ یہ سب برداشت نہیں کرپایا......''

''بہت خوب!'' ہیری نے کرختگی سے کہا۔ ''واقعی...... بہت خوب! اسے میرا پیغام دے دینا کہ وہ جب بھی چاہے مجھ سے جگہ بدل سکتا ہے۔ اسے یہ بھی بتادینا کہ اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے ماتھے کے نشان کو ہر وقت گھور گھور کر دیکھیں تو میں خوشی خوشی ایسا کرنے کیلئے تیار ہوں۔''

''میں اسے کچھ بھی نہیں بتاؤں گی۔'' ہرمائنی نے جھڑکتے ہوئے کہا۔ ''تم خود ہی اسے بتادینا۔ یہی اس معاملے کو حل کرنے کا اکلوتا طریقہ ہے۔''

''میں اسے یہ سمجھانے کیلئے اس کے پیچھے پیچھے نہیں بھاگ سکتا کہ اسے بچوں جیسی حرکتیں نہیں کرنا چاہئے۔'' ہیری اتنی زور سے

گر جا کہ پاس والے درخت پر بیٹھے کئی الّو ڈر کر اُڑ گئے۔ ’’شاید اسے میری بات کا یقین اس وقت آئے جب میری گردن ٹوٹ جائے گی۔‘‘

’’یہ مذاق کی بات نہیں ہے۔‘‘ ہرمائنی نے دھیرے سے کہا۔ ’’یہ بالکل بھی مذاق کی بات نہیں ہے۔‘‘ وہ کافی مضطرب دکھائی دے رہی تھی۔ ’’ہیری! میں یہ سوچ رہی ہوں ...... تم جانتے ہو کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ ہم جیسے ہی سکول میں واپس لوٹیں گے تو سب سے پہلے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔‘‘

’’ہاں! میں جانتا ہوں کہ کیا کرنا چاہئے؟ رون کو کھینچ کر ایک لات مارنا چاہئے۔‘‘

’’نہیں ...... سیریس کو خط لکھنا چاہئے۔ تمہیں اسے بتانا ہی چاہئے کہ کیا ہوا ہے؟ اس نے تمہیں کہا تھا کہ تم اسے ہوگورٹس میں ہونے والی ہر اہم واقعہ کی خبر دینا ...... ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے اسے اسی طرح کے کسی حادثے کا پہلے سے ہی اندیشہ تھا۔ میں چرمئی کاغذ اور قلم ساتھ لائی ہوں۔‘‘

’’جانے دو!‘‘ ہیری نے چاروں طرف دیکھ کر یہ تسلی کی کہ کوئی ان کی باتیں تو نہیں سن رہا ہے، لیکن میدان پوری طرح خالی تھا۔ ’’میرے نشان کی تکلیف کی خبر سن کر وہ واپس لوٹ آیا تھا۔ اب اگر میں اسے یہ بتاؤں گا کہ کسی نامعلوم فرد نے میرا نام جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں شامل کرا دیا ہے تو وہ دندناتا ہوا سکول میں آ گھسے گا۔‘‘

’’وہ یہ خبر تمہارے منہ سے سننا چاہے گا۔‘‘ ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔ ’’ویسے بھی اسے یہ بات معلوم تو ہو جائے گی۔‘‘

’’وہ کیسے؟‘‘

’’ہیری! یہ خبر دبی نہیں رہے گی۔‘‘ ہرمائنی نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ کہا۔ ’’یہ مقابلوں کا ٹورنامنٹ بڑا مشہور ہے، جو طویل عرصے کے بعد دوبارہ شروع ہو رہا ہے اور جادوئی دُنیا میں تم بھی مشہور ہو۔ مجھے واقعی بے حد حیرانگی ہوگی، اگر روزنامہ ’جادوگر‘ میں تمہارے مقابلے میں حصہ لینے کے بارے میں نہ چھپے ...... تمہارا نام پہلے ہی ’تم جانتے ہو کون؟‘ پر لکھی گئی آدھی کتابوں میں موجود ہے ...... اور سیریس یہ خبر تم سے سننا چاہے گا۔ میں جانتی ہوں کہ وہ تم سے ہی سننا چاہے گا۔‘‘

’’ٹھیک ہے ...... ٹھیک ہے! میں اسے خط لکھ دوں گا۔‘‘ ہیری نے اپنے ٹوسٹ کا آخری ٹکڑا جھیل کے پانی میں پھینکتے ہوئے کہا۔ ان دونوں نے دیکھا کہ ٹوسٹ کا ٹکڑا ایک پل کیلئے تو پانی کی سطح پر تیرا لیکن پھر پانی میں سے ایک بڑا پنجہ باہر نکلا اور اسے پکڑ کر اپنے ساتھ پانی کی تہہ میں لے گیا۔ پھر وہ دونوں سکول کی طرف واپس لوٹ آئے۔

’’میں خط بھیجنے کیلئے کس کے الّو کا استعمال کروں؟‘‘ ہیری نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے پوچھا۔ ’’اس نے ہیڈوگ کو دوبارہ بھیجنے کیلئے منع کیا تھا؟‘‘

’’رون سے پوچھ لو کہ تم اس کے الّو ......‘‘

''میں رون سے کسی چیز کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''تو پھر سکول کے کسی الّو کے ذریعے خط بھیج دو۔'' ہرمائنی نے کہا۔''ان کا استعمال کوئی بھی کر سکتا ہے۔''

وہ سیڑھیاں چڑھ کر الّو گھر پہنچے۔ ہرمائنی نے چرمئی کاغذ، قلم اور سیاہی کی دوات اس کی طرف بڑھائی۔ پھر وہ بہت سے الّوؤں میں ہوتے ہوئے آگے بڑھے۔ ہیری ایک دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور لکھنے لگا۔

پیارے سیریس!

تم نے مجھے کہا تھا کہ میں تمہیں ہوگورٹس میں ہونے والی باتوں سے باخبر رکھوں۔ اس لئے یہ جان لو۔ میں نہیں جانتا کہ تمہیں یہ بات معلوم ہے یا نہیں۔ لیکن اس سال ہوگورٹس میں سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعقاد ہونے والا ہے۔ ہفتے کی رات میرا نام چمپئن کے طور پر منتخب ہو گیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میرا نام شعلوں کے پیالے میں کس نے ڈالا تھا؟ کیونکہ ایسا میں نے ہرگز نہیں کیا تھا۔ ہوگورٹس کا دوسرا چمپئن ہفل پف کا سیڈرک ڈیگوری ہے۔

یہاں تک لکھنے کے بعد وہ کچھ دیر کیلئے رُک گیا۔ وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ کل رات سے ہی اس کے سینے پر تناؤ کا بھاری بوجھ تھا لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس بات کو الفاظ میں کیسے اجاگر کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اپنا قلم سیاہی کی دوات میں ڈبو کر اس نے لکھا۔

امید ہے کہ تم اور بک بیک دونوں ٹھیک ٹھاک ہو گے۔ ہیری

''لکھ لی۔'' اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اپنے چوغے میں لگے تنکوں کو جھاڑنے لگا۔ یہ سنتے ہی ہیڈوگ اُڑ کر اس کے پاس آئی اور اس کے کندھے پر جم کر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنا پاؤں خط بندھوانے کیلئے آگے بڑھا دیا۔

''میں تمہیں نہیں بھیج سکتا۔'' ہیری نے کہا اور سکول کے الّوؤں کی طرف دیکھنے لگا۔ ''مجھے ان میں سے کسی کو بھیجنا ہوگا......''

ہیڈوگ زور سے چیختی ہوئی جھٹکے سے اڑی، اُڑتے وقت اس نے اپنے پنجے ہیری کے کندھے میں چبھو دیئے تھے۔ جب ہیری ایک بڑے کڑیل الّو کے پیر میں اپنا خط باندھ رہا تھا تو ہیڈوگ اسے گھور کر دیکھ رہی تھی۔ کڑیل الّو کے اُڑنے کے بعد ہیری، ہیڈوگ کو تھپتھپانے کیلئے آگے بڑھا تو اس نے اپنی چونچ تیزی سے کٹکٹائی اور اس سے دور جا کر بیٹھ گئی۔

''پہلے رون اور اب تم......'' ہیری غصے سے چلایا۔''اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔''

☆☆☆☆

اگرچہ ہیری نے یہ سوچا تھا کہ کچھ ہی وقت بعد سب مسئلے حل ہو جائیں گے اور باقی طلباء اسے بھی چمپئن مان لیں گے۔ لیکن اگلے ہی دن اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کتنا غلط سوچ رہا تھا۔ اب وہ سکول کے باقی طلباء سے نہیں بچ سکتا تھا کیونکہ پڑھائی شروع ہو گئی تھی اور ہیری کلاسوں میں جانے لگا۔ یہ ظاہر تھا کہ گری فنڈر کے طلباء کی طرح سکول کے باقی طلباء بھی یہی سوچ رہے تھے کہ ہیری نے اپنا نام

خود شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا۔ بہر حال، گری فنڈر کے طلباء کی طرح باقی طلباء اس بات سے مطمئن یا خوش نہیں تھے۔

عام طور پر ہفل پف اور گری فنڈر کے طلباء کی اچھی طرح مطابقت ہو جاتی تھی لیکن اب ان کا رویہ یکسر بدل گیا تھا۔ وہ بے حد روکھے اور عداوت پسند دکھائی دینے لگے تھے۔ جڑی بوٹیوں کی ایک کلاس میں یہ پتہ چل گیا کہ ہفل پف کے طلباء کو یہ لگ رہا تھا کہ ہیری نے ان کے چمپئن کی شہرت پر ڈاکہ ڈالا تھا۔ شاید انہیں زیادہ برا اس وجہ سے لگا تھا کیونکہ ہفل پف کے پاس ایسے مواقع کم ہی آتے تھے کہ وہ کسی معاملے میں شہرت حاصل کر پائیں۔ سیڈرک ڈیگوری ان گنے چنے لوگوں میں سے ایک تھا جو اس فریق کی عزت کو چار چاند لگا سکتے تھے۔ سیڈرک نے ایک بار گری فنڈر کو کیوڈچ میچ میں شکست دے کر ہفل پف کا سر فخر سے بلند کیا تھا۔ حالانکہ ارنئ میکلمن اور جسٹن فنچ فلو چلی کے ساتھ ہیری کے عمدہ تعلقات استوار رہتے تھے لیکن آج انہوں نے اس سے بات تک نہیں کی حالانکہ وہ اچھلنے والی گٹھلیوں کو دوبارہ گملوں میں لگاتے ہوئے ایک ہی کیاری میں کام کر رہے تھے۔ بہر حال، جب ایک اچھلنے والی گٹھلی ہیری کی گرفت سے چھوٹ گئی اور اس نے ہیری کے چہرے پر تیزی سے وار کیا تو وہ مذاق اُڑانے والے انداز میں ہنسنے لگے۔ رون بھی ہیری سے بات چیت نہیں کر رہا تھا۔ ہر مائنی ان دونوں کے درمیان میں بیٹھی ہوئی تھی اور بات چیت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ دونوں اس کی باتوں کا معمول کے مطابق جواب دے رہے تھے مگر آپس میں نہ تو جملوں کا تبادلہ کر رہے تھے اور نہ ہی نظریں ملا رہے تھے۔ ہیری کو لگا جیسے پروفیسر سپراؤٹ بھی اس سے تھوڑا روکھا سلوک کر رہی تھیں لیکن وہ ہفل پف فریق کی منتظم تھیں۔

عام حالات میں ہیگرڈ سے مل کر اسے خوشی ہوتی لیکن اس سے ملنے کا مطلب یہ تھا کہ جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں اسے سلے درن کے طلباء کو بھی برداشت کرنا پڑے گا۔ چمپئن بننے کے بعد پہلی بار ان لوگوں سے اس کا سامنا ہوگا۔

جیسی اسے توقع تھی، کچھ ویسا ہی ہوا۔ ملفوائے اپنے چہرے پر زہریلی مسکان سجائے ہیگرڈ کے جھونپڑے پر پہنچا۔ جیسے ہی وہ ہیری کے پاس پہنچا تو اس نے کریب اور گوئل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ! تمام لوگ چمپئن کو اچھی طرح دیکھ لیں۔ اپنی آٹوگراف بک لے کر آئے ہو یا نہیں؟ اچھا رہے گا کہ ابھی اس کا آٹوگراف لے لو کیونکہ مجھے نہیں لگتا ہے کہ یہ ہمارے درمیان زیادہ دیر تک رہ پائے گا...... جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں آدھے سے زیادہ چمپئن موت کے منہ میں جا چکے ہیں...... پوٹر! تمہیں کیا لگتا ہے تم کتنا عرصہ نکال پاؤ گے؟ میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ تم پہلے ہی مرحلے میں دس منٹ کے اندر ڈھیر ہو جاؤ گے...... کام تمام!''

کریب اور گوئل چمچہ گیری کرتے ہوئے کھی کھی کرنے لگے لیکن ملفوائے آگے کچھ نہیں بولا۔ کیونکہ ہیگرڈ اپنے جھونپڑے سے نکل آیا تھا۔ اس نے کافی سارے صندوق اُٹھا رکھے تھے۔ ہر ایک صندوق میں ایک بہت بڑا اسقرط رکھا ہوا تھا۔ طلباء انہیں دیکھ کر دہشت زدہ ہو گئے۔ جب ہیگرڈ نے انہیں بتایا کہ دھماکے دار سقرط ایک دوسرے کو اس لئے مار رہے تھے کہ ان کی رُکی ہوئی توانائی کا صحیح استعمال نہیں ہو پا رہا تھا۔ ہیگرڈ نے انہیں مسئلے کا یہ مطلب سمجھایا کہ کلاس کا ہر طالبعلم دھماکے دار سقرط کو رسی سے باندھ کر کچھ دور تک

ٹہلا کر لائے۔ اس کرتب میں صرف ایک ہی اچھی چیز تھی کہ ملفوائے کا دھیان پوری طرح بھٹک گیا تھا۔

''اس چیز کو گھمانے کیلئے لے جائیں؟'' اس نے حقارت بھرے لہجے میں کہا اور ایک صندوق کے اندر جھانک کر گھورا۔ ''اور ہم رسی باندھیں گے کہاں؟ اس کے ڈنک پر، دھماکے کرنے والے سر پر یا پھر چوسنی پر......؟''

''درمیان میں......'' ہیگرڈ نے رسی باندھ کر دکھاتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو! حفاظتی تدابیر کو اختیار کرتے ہوئے تم لوگ ڈریگن کی کھال کے دستانے پہن لو۔ ہیری! تم یہاں آ کر اس بڑے دھماکے دار سقرط کو باندھنے میں ہماری مدد کرو......''

دراصل ہیگرڈ اسے اپنے قریب اس لئے بلا رہا تھا کیونکہ وہ اس سے تنہائی میں کچھ بات کرنا چاہتا تھا۔ اس نے تب تک انتظار کیا جب تک کہ باقی طلباء اپنے اپنے سقرط کو ساتھ لے کر چلے نہیں گئے۔ پھر وہ ہیری کی طرف مڑ کر بہت سنجیدگی سے بولا۔ ''تو تم ٹورنامنٹ میں حصہ لے رہے ہو۔ ہیری! ان مقابلوں میں تم سکول کے چمپئن ہو۔''

''دو چمپئنوں میں سے ایک ہوں۔'' ہیری نے اس کی بات کی اصلاح کرتے ہوئے کہا۔ ہیگرڈ کی گھنی بھنوؤں کے نیچے اس کی بٹن جیسی کالی آنکھیں بہت مضطرب دکھائی دے رہی تھیں۔

''ہیری! تمہیں اندازہ ہے کہ تمہارا نام کس نے ڈالا ہوگا؟''

ہیری نے ہیگرڈ کے جملے کو سن کر وارفتگی سے کہا۔ ''تو تمہیں یقین ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا؟''

''ظاہر ہے، ہمیں یقین ہے۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''تم کہتے ہو کہ تم نے ایسا نہیں کیا اور ہمیں تمہاری بات پر پورا بھروسہ ہے......اور ڈمبل ڈور کو بھی تم پر یقین ہے۔ ہمارے لئے بس اتنا ہی کافی ہے۔''

''کاش میں جانتا کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟'' ہیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں گھاس کے میدان کی طرف دیکھنے لگے۔ طلباء اب دور دور بکھر چکے تھے اور بڑی مشکل میں دکھائی دیتے تھے۔ دھماکے دار سقرط اب تین فٹ سے زیادہ لمبے ہو چکے تھے اور طاقتور بھی۔ اب وہ پہلے کی طرح بے رنگ اور بے ہنگم نہیں دکھائی دیتے تھے بلکہ ان کے بدن پر بھورے رنگ کی موٹی اور چمکیلی چمڑی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ دیو ہیکل کچھوؤں اور لمبے گھونگوں کی ملی جلی نسل کے جانور دکھائی دینے لگے تھے۔ لیکن ان کے سر یا آنکھ پہچانی نہیں جا سکتی تھی۔ وہ اب بہت طاقتور ہو چکے تھے اور انہیں قابو میں رکھنا بہت مشکل کام تھا۔

''ایسا لگتا ہے کہ انہیں مزہ آ رہا ہے۔'' ہیگرڈ نے خوشی سے کہا۔ ہیری کو لگا کہ وہ دھماکے دار سقرط کے بارے میں بات کر رہا ہوگا کیونکہ اس کے ساتھیوں کو غیر معمولی طور کوئی مزہ نہیں آ رہا تھا۔ کبھی کبھار کسی سقرط کے سر میں ہلکا پھلکا پٹاخہ ابھرتا تھا، جس سے فضا میں زوردار دھماکہ رونما ہو کر گونج اُٹھتا تھا۔ دھماکے کے ساتھ سقرط کئی فٹ تک آگے اچھل جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آدھے سے زیادہ طلباء اپنے پیٹ کے بل گھسٹنے لگے تھے اور دوبارہ کھڑے ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔

''اوہ ہمیں نہیں معلوم، ہیری!'' ہیگرڈ نے اچانک آہ بھری اور اسے پریشان نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم سکول چیمپئن بن گئے...... ہر چیز تمہارے ہی ساتھ کیوں ہوتی ہے؟''

ہیری نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ہاں ہر چیز اسی کے ساتھ ہوتی تھی...... کم وبیش یہی بات ہرمائنی نے جھیل کے پاس گھومتے ہوئے کہی تھی اور اس کے مطابق اسی وجہ سے اس کا گہرا دوست رون ناراض ہو کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔

☆☆☆☆

اگلے کچھ دن ہوگورٹس میں ہیری کے سب سے برے دنوں میں سے تھے۔ اس سے ملتا جلتا ناخوشگوار رویہ اسے اپنے دوسرے سال کی پڑھائی میں برداشت کرنا پڑا تھا۔ جب سکول کے زیادہ تر لوگ یہ یقین کرنے لگے تھے کہ وہ ان کے ساتھی طلباء پر حملے کر رہا تھا لیکن تب رون اس کے ساتھ تھا۔ ہیری نے سوچا کہ اگر رون سے اس کی دوبارہ دوستی ہو جاتی تو وہ باقی طلباء کے سلوک کو برداشت کر سکتا تھا۔ بہرحال، اگر رون اس سے دوستی نہیں رکھنا چاہتا تھا تو وہ بھی اسے منانا نہیں چاہتا تھا لیکن وہ بہت اکیلا پن محسوس کر رہا تھا کیونکہ چاروں طرف اسے نفرت اور طعنے سننے کو مل رہے تھے۔

اُسے ہفل پف کے طلباء کا اکھڑا رویہ پسند نہیں تھا لیکن اسے ان کا نظریہ سمجھ آ رہا تھا کہ انہیں تو اپنے چیمپئن کا ساتھ دینا تھا۔ اسے سلے درن کے طلباء سے بھی کم ظرفی کے علاوہ کسی اور چیز کی امید نہیں تھی۔ وہ وہاں نہ کبھی قابل فخر تھا اور نہ ہی کبھی ہو سکتا تھا کیونکہ اس نے کیوڈچ اور انٹر ہاؤس چیمپئن شپ میں سلے درن کو کئی بار شکست دی تھی۔ لیکن اسے یہ امید تھی کہ ریون کلا کے طلباء سیڈرک اور اس کا مشترکہ طور ساتھ ضرور دیں گے۔ بہرحال، اس کا اندازہ غلط تھا۔ ریون کلا کے زیادہ تر طلباء کا یہی خیال تھا کہ وہ شہرت پانے کیلئے اتنا بے تاب تھا کہ اس نے نہایت عیاری سے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں ڈال دیا تھا۔

پھر یہ بات بھی تھی کہ اس کے بجائے سیڈرک چیمپئن کے روپ میں زیادہ جچتا تھا کیونکہ وہ وجیہہ شخصیت کا مالک تھا۔ اس کی ناک بالکل سیدھی تھی۔ کالے بالوں اور بھوری آنکھوں والے سیڈرک ڈیگوری کو کون پسند نہیں کرتا؟ یہ کہنا مشکل تھا کہ ان دنوں سکول میں کون زیادہ مشہور تھا۔ سیڈرک یا پھر وکٹر کیرم...... چھٹے سال کی جولڑکیاں کیرم کا آٹوگراف لینے کیلئے تڑپتی پھر رہی تھیں، ایک دن ہیری نے انہیں دوپہر کے کھانے کے دوران سیڈرک سے اپنے بستوں پر آٹوگراف دینے کی استدعا کرتے ہوئے دیکھا۔

اس دوران سیریس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ ہیڈوگ اس کے آس پاس بھی نہیں پھٹکتی تھی۔ پروفیسر ٹراؤلینی اس کی موت کی پیش گوئیاں اب اور بھی زیادہ زور شور سے کرنے لگی تھیں اور اس نے مسٹر فلنٹ وک کی اشیاء کی جادوئی پرواز والی کلاس میں نہایت برا مظاہرہ کیا کہ فلنٹ وک نے اسے ڈھیر سارا ہوم ورک دے دیا۔ اس کلاس میں نیول کے علاوہ صرف اسی کو اتنا زیادہ ہوم ورک ملا تھا۔

ہرمائنی کو اشیاء کی جادوئی پرواز میں کوئی مشکل نہیں پیش آتی تھی۔ وہ کلاس میں پورے سامان کو اُڑا کر اپنے پاس بلا لیتی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی مقناطیس تھی جس کی طرف ڈسٹر، ردی کاغذ کی ٹوکری اور چاند دیکھنے والی دوربین اُڑے چلے آ رہے ہوں۔ فلنٹ

وک کی کلاس سے باہر نکلتے ہوئے ہرمائنی نے ہیری کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ''جادوئی پرواز کا فن دراصل اتنا مشکل نہیں ہے، ہیری تم ٹھیک طرح سے توجہ مرتکز نہیں کر پا رہے تھے......''

''کیا معلوم ایسا کیونکر تھا؟'' ہیری نے بوجھل انداز میں کہا۔ سیڈرک ڈیگوری ان کے قریب سے گزر گیا، اسے بہت سی دانت نکالتی ہوئی لڑکیوں نے گھیر رکھا تھا۔ ان سبھی نے ہیری کو ایسے دیکھا جیسے وہ کوئی بڑا دھماکے دار سقرط ہو۔ ''لیکن کوئی فرق نہیں پڑتا ہے ہے نا؟ آج دوپہر کو جادوئی مرکبات کے دو پیریڈ ہیں۔ اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟''

مرکبات کے لگاتار دو پیریڈ ہمیشہ بھیانک ہوتے تھے لیکن ان دنوں یہ کسی بھیانک سزا سے کم نہیں تھے۔ تہہ خانے ڈیڑھ گھنٹے تک سنیپ اور سلے درن کے طلباء سے گھرے رہنے کا خیال بڑا ہولناک تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ سب ساتھ مل کر ہیری کو اس بات کیلئے سزا دینے کیلئے آمادہ ہوں کہ اس نے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کی جرأت کیسے کی اور گری فنڈر کا چمپئن حاصل کرنے اعزاز کیوں حاصل کیا؟ ہیری کو یہ بہت برا لگتا تھا۔ اس نے گذشتہ جمعے کو ان سبھی کے طعنے سنے تھے جب ہرمائنی اس کے پہلو میں بیٹھی دھیرے دھیرے بول رہی تھی۔ ''دھیان مت دو...... ان کی طرف دھیان مت دو...... دھیان مت دو ہیری!'' اور ہیری کو اندیشہ تھا کہ آج بھی حالات بہتر نہیں ہوں گے۔

جب وہ اور ہرمائنی دوپہر کے کھانے کے بعد سنیپ کے تہہ خانے کے سامنے پہنچے تو انہیں وہاں سلے درن کے طلباء دروازہ کھلنے کا انتظار کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان سب نے اپنے چوغوں کے اوپر ایک بڑا بیج لگا رکھا تھا۔ ایک پل کیلئے ہیری کو ایسا لگا کہ وہ ایس پی ای ڈبلیو کے بیجز ہیں...... لیکن پھر اس نے دیکھا کہ ان سبھی پر چمکتے ہوئے سرخ الفاظ میں لکھا تھا۔

'سیڈرک ڈیگوری ہیرو ہے۔'

'یہ ہوگورٹس کا اصلی چمپئن ہے۔'

''پسند آئے پوٹر؟'' ہیری کے پاس آنے پر ملفوائے زور سے بولا۔ ''اور دکھاؤں پوٹر! یہ صرف اتنا ہی نہیں ہے...... کچھ آگے بھی ہے۔''

اس نے اپنے بیج کو سینے پر دبایا۔ فوراً اس پر لکھے ہوئے جملے غائب ہو گئے اور ان کی جگہ نئے جملے مختلف رنگوں میں چمکنے لگے۔

'ہیری پوٹر زیرو ہے۔'

'ہوگورٹس کا نقلی ہیرو ہے۔'

سلے درن کے طلباء زور زور سے قہقہے لگانے لگے اور خوب ٹھٹھا بازی کرنے لگے۔ انہوں نے اپنے بیجز دکھائے اور 'ہیری پوٹر زیرو ہے' کے الفاظ ہیری کے چاروں طرف چمکنے لگے۔ اس کا دماغ بھنا کر رہ گیا۔

''اوہ بہت ہی دلچسپ ہے۔'' ہرمائنی نے پینسی پارکنسن اور سلے درن کی باقی لڑکیوں سے طنزیہ لہجے میں کہا جو بے تحاشا ہنس

رہی تھیں۔ ’’بہت ہی عقلمندانہ بات لکھی ہوئی ہے۔‘‘

رون، ڈین اور سمیس کے ساتھ دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔ وہ ہنس تو نہیں رہا تھا لیکن وہ ہیری کا ساتھ بھی نہیں دے رہا تھا۔

’’تمہیں بھی ایک چاہئے گرینجر؟‘‘ ملفوائے نے ہرمائنی کی طرف بیج بڑھاتے ہوئے کہا۔ ’’میرے پاس بہت سارے ہیں، لیکن میرا ہاتھ مت چھونا۔ میں نے ابھی ابھی دھوئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی بدذات کے چھونے سے یہ گندے ہو جائیں۔‘‘

پچھلے کئی دنوں کے ضبط کا دامن ہیری سے بالآخر چھوٹ گیا۔ اس نے غصے کے عالم میں تھوک اُڑاتے ہوئے بنا سوچے سمجھے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ اس کے چاروں طرف کھڑے طلباء جھٹکے سے اس کے راستے سے پیچھے ہٹ گئے۔ راہداری میں اب ہیری اور ملفوائے آمنے سامنے تھے اور باقی طلباء دیواروں کے ساتھ چپکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

’’نہیں...... ہیری!‘‘ ہرمائنی نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

’’ہاں پوٹر!‘‘ ملفوائے نے دھیرے سے اپنی چھڑی نکالتے ہوئے کہا۔ ’’آج یہاں پر تمہیں بچانے کیلئے ’موڈی‘ موجود نہیں ہے...... اگر دم ہے تو وار کر کے دکھاؤ......‘‘

ایک پل کیلئے دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور پھر دونوں ایک ساتھ چلائے۔

’’جلدم بگڑم......‘‘ ہیری چیخا۔

’’دانتم کھگم......‘‘ ملفوائے چیخا۔

دونوں کی چھڑیوں سے روشنیاں برآمد ہوئیں اور ہوا میں ایک دوسرے کے ساتھ جا کر ٹکرا کر پہلوؤں میں مڑ گئیں۔ ہیری کا جادوئی کلمے کا وار پیچھے ہٹ کر گوئل کے چہرے پر پڑا اور ملفوائے کے جادوئی کلمے کا وار ہرمائنی کے چہرے پر پڑا۔ گوئل نے اپنے ہاتھوں کو اپنی ناک پر رکھ لیا جس پر بڑے بڑے بھدے پھوڑے نمودار ہو گئے تھے۔ ہرمائنی دہشت میں کراہ رہی تھی اور اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔

’’ہرمائنی......‘‘ رون جلدی سے یہ دیکھنے کیلئے آگے بڑھ آیا کہ اسے کیا ہوا تھا؟ ہیری نے مڑ کر دیکھا کہ رون، ہرمائنی کا ہاتھ اس کے چہرے سے پیچھے ہٹا رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے جو دیکھا وہ کسی طرح اچھا نہیں تھا۔ ہرمائنی کے سامنے دانت...... جو پہلے ہی دوسرے دانتوں کی نسبت کچھ بڑے تھے...... اب بہت تیز رفتاری سے بڑھ رہے تھے۔ وہ ’اودبلاؤ‘ جیسی دکھائی دے رہی تھی کیونکہ اب اس کے دانت اس کے نچلے ہونٹ سے نیچے جاتے ہوئے اس کی ٹھوڑی تک پہنچ گئے تھے۔ ہرمائنی نے جب انہیں چھو کر دیکھا تو دہشت زدہ ہو کر چیخنے لگی۔

’’اتنا شور کیوں مچا ہوا ہے یہاں؟‘‘ ایک دھیمی اور سرد آواز سنائی دی۔ پروفیسر سنیپ وہاں آ گئے تھے۔ سلے درن کے طلباء نے غصے میں چلاتے ہوئے ایک ساتھ بتانے لگے۔ سنیپ نے ملفوائے کی طرف لمبی زرد انگلی اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ’’تم بتاؤ......‘‘

''پوٹر نے مجھ پر حملہ کیا تھا......اور''

''ہم دونوں نے ایک دوسرے پر ایک ہی وقت میں حملہ کیا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''اور اس نے گوئل کو زخمی کر دیا...... دیکھئے سر!''

سنیپ نے گوئل کی طرف دیکھا۔ اس کا چہرہ ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے اسے زہریلی پھپھوندی والی کسی کتاب میں ہونا چاہئے تھا۔

''جلدی سے ہسپتال جاو، گوئل!'' سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔

''ملفوائے نے ہرمائنی کو زخمی کر دیا ہے۔'' رون نے تیزی سے بولا۔ ''ادھر دیکھئے!''

اس نے ہرمائنی کو مجبور کیا کہ وہ سنیپ کو اپنے دانت دکھائے۔ وہ اپنے ہاتھوں سے دانت چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ حالانکہ یہ کام مشکل تھا کیونکہ اب وہ دانت لمبے ہو کر اس کی گردن کے پاس لٹکنے لگے تھے۔ پینسی پارکنسن اور سلے درن کے دوسرے طلباء خاموشی سے ہنسے جا رہے تھے اور سنیپ کی آڑ میں ہرمائنی کی طرف طنزیہ اشارے کر رہے تھے۔

''مجھے تو کوئی فرق دکھائی نہیں دے رہا۔'' سنیپ نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ یہ سن کر ہرمائنی کی آہ نکل گئی اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ وہ تیزی سے راہداری میں بھاگتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

شاید یہ خوش قسمتی رہی کہ ہیری اور رون، دونوں ہی ایک ساتھ سنیپ پر چیخنے اور چلانے لگے۔ یہ بھی خوش قسمتی ہی رہی کہ ان کی آواز پتھر کے راہداری میں اتنی تیز گونجی کہ شور و غل میں سنیپ کو صحیح طرف سنائی نہیں دی۔ وہ ان کے چہروں کے تاثرات سے ان کی باتوں کا مطلب ضرور سمجھ گئے تھے۔

''گری فنڈر کے پچاس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں اور پوٹر اور ویزلی دونوں کو بدتمیزی پر سزا بھی ملے گی۔ اب خاموشی سے اندر چلے جاؤ ورنہ تم دونوں کو ہفتے کی سزا بھگتنا پڑ سکتی ہے۔'' انہوں نے ملائم لہجے میں ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہیری کے کان ابھی تک بج رہے تھے اور سرخ ہو رہے تھے۔ یہ ناانصافی دیکھ کر اس کی خواہش ہو رہی تھی کہ وہ سنیپ کے ایک ہزار ٹکڑے کر ڈالے۔ وہ رون کے ساتھ چلتا ہوا سنیپ کے قریب سے گزرا اور دروازہ پار کر کے کلاس روم میں اندر پہنچ گیا۔ اس نے اپنا بستہ پٹخ کر ڈیسک پر رکھا۔ رون کا بدن بھی غصے کی شدت سے کانپتا ہوا نظر آیا۔ ایک پل کیلئے ایسا لگا کہ ان کے درمیان سب کچھ معمول کے مطابق ہو چکا تھا لیکن اچانک رون مڑا اور وہ ڈین اور سمیس کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔ ہیری اپنے ڈیسک پر اکیلا رہ گیا تھا۔ تہہ خانے کی دوسری طرف ملفوائے نے سنیپ کی طرف پیٹھ کر کے اپنا بیج ہیری کو دکھایا اور ہنسنے لگا۔ 'ہیری پوٹر زیرو ہے'۔ ایک بار پھر کمرے میں چمکنے لگا۔

جب کلاس شروع ہوئی تو ہیری بیٹھے بیٹھے سنیپ کو گھور کر دیکھتا رہا اور وہ یہ تصور کرنے لگا کہ سنیپ کے ساتھ نہایت بھیانک

حادثے رونما ہو رہے ہیں...... کاش اسے پتہ ہوتا کہ جبر کٹ جادوئی وار کیسے کیا جاتا ہے؟...... وہ سنیپ کو اسی مکڑی کی طرح تڑپنے اور گڑگڑانے پر مجبور کر دیتا۔

''ٹھیک ہے......'' پروفیسر سنیپ نے طلباء کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ان کی سرد کالی آنکھوں میں درشتگی اور کمینگی کی جھلک صاف دکھائی دے رہی تھی۔ ''اب تک تم سب لوگوں کو مارخور تریاق سیال بنانے کی ترکیب یاد ہو چکی ہوگی۔ تم سبھی اپنے اپنے تریاق دھیان سے بنانا۔ ہم کلاس کے آخر میں کسی طالبعلم کو منتخب کر لیں گے اور اس پر اس کے بنائے ہوئے سیال کا استعمال کرتے ہوئے اس کی جانچ کریں گے......''

سنیپ کی نظریں ہیری پر جم گئیں اور ہیری سمجھ گیا کہ کیا ہونے والا ہے؟ سنیپ اسے زہر دینے کا منصوبہ بنائے ہوئے تھے۔ ہیری نے سوچا کہ وہ اپنی کڑاہی اُٹھا کر آگے جائے اور اسے سنیپ کے چپچپے بالوں والے سر پر دے مارے......

لیکن اسی وقت تہہ خانے کے دروازے پر ایک دستک ہوئی جس سے ہیری کا دھیان بھٹک گیا۔ دروازے پر کولن کریوی کی شکل دکھائی دی جو کمرے میں دھیرے دھیرے اندر آیا۔ ہیری کی طرف دیکھ کر وہ مسکرایا اور پھر جا کر وہ سنیپ کی میز کے پاس کھڑا ہو گیا۔

''کیا بات ہے؟'' سنیپ نے روکھی آواز میں کہا۔

''سر ہیری پوٹر کو بالائی منزل پر بلایا گیا ہے۔'' کولن نے دھیمے انداز میں کہا۔

سنیپ نے اپنی مڑی ہوئی ناک کے اوپر سے کولن کو گھور کر دیکھا۔ کولن کے کھلے چہرے پر سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

''پوٹر کو ابھی ایک گھنٹے تک مرکبات کی پڑھائی کرنا ہے۔'' سنیپ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ ''وہ کلاس ختم ہونے کے بعد بالائی منزل پر آجائے گا۔''

کولن کا چہرہ گلابی ہو گیا۔

''سس...... سر! مسٹر بیگ مین نے اسے بلایا ہے، سبھی چمپئن کو وہاں بلایا گیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ان کی تصویریں اتارنا ہیں......'' کولن نے پروفیسر سنیپ کو گھورتے ہوئے کہا۔

ہیری کو کولن کے یہ آخری الفاظ بالکل اچھے نہیں لگے تھے۔ ان کی ادائیگی کو روکنے کیلئے وہ اپنا سب کچھ قربان کر سکتا تھا۔ اس نے دھیرے سے رون کی طرف دیکھا لیکن رون جان بوجھ کر چھت کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے پوٹر! اپنا سامان یہاں چھوڑ جاؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ تم لوٹ کر یہاں آؤ تاکہ میں تم پر تمہارے تریاق سیال کی جانچ کر سکوں۔'' سنیپ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''پرو...... فیسر! اسے اپنا سامان بھی لے جانا ہے۔'' کولن نے چوں چوں کرتے ہوئے کہا۔ ''تمام چیزیں......''

''ٹھیک ہے......'' سنیپ نے غرا کر کہا۔ ''پوٹر! اپنا بستہ اُٹھاؤ اور میری نظروں کے سامنے سے دفع ہو جاؤ......''

ہیری نے اپنا بستہ اپنے کندھے پر ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ جب وہ سلے درن کے ڈیسکوں کے قریب سے گزرا تو سمت میں 'ہیری پوٹر زیرو ہے' کے لفظ چمکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جیسے ہی ہیری نے باہر آ کر تہہ خانے کا دروازہ بند کیا۔ کولن نے بولنا شروع کر دیا۔

''ہیری! یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے، ہے نا...... تم چمپئن بن گئے؟''

''ہاں! سچ مچ حیرت کی ہی بات ہے۔'' ہیری نے بوجھل انداز میں کہا۔ جب وہ بڑے ہال کی طرف جا رہے تھے۔ ''وہ تصویریں کیوں بنوانا چاہتے ہیں؟''

''مجھے لگتا ہے کہ شاید روزنامہ 'جادوگر' میں شائع کروانے کیلئے......''

''اچھی بات ہے!'' ہیری نے اداسی بھرے لہجے میں کہا۔ ''یہی تو میں چاہتا ہوں اور بھی زیادہ شہرت......''

''گڈ لک!'' کولن نے کہا جب وہ مطلوبہ کمرے تک پہنچ گئے تھے۔ ہیری نے دروازے پر دستک دی اور اندر داخل ہو گیا۔ وہ ایک چھوٹا کلاس روم تھا۔ زیادہ تر ڈیسک کمرے کی عقبی دیوار کے ساتھ لگا دیئے گئے تھے، جس کی وجہ سے کمرے کے وسط میں خاصی جگہ خالی ہو گئی تھی۔ بہرحال، تین میزیں تختہ سیاہ کے نیچے لگائی گئی تھیں اور مخمل کی ایک لمبی چادر اس پر میز پوش کی طرح بچھی ہوئی تھی۔ ان میزوں کے پیچھے پانچ کرسیاں لگی ہوئی تھیں جن میں سے ایک پر لیوڈو بیگ مین بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ایک جادوگرنی سے باتیں کر رہے تھے۔ اسے ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس نے سرخ لباس پہن رکھا تھا۔

وکٹر کیرم ہمیشہ کی طرح ایک کونے میں چڑ چڑے انداز میں کھڑا تھا اور کسی گہری سوچ میں گم دکھائی دے رہا تھا۔ سیڈرک ڈیگوری اور فلیور ڈیلا کور آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ فلیور پہلے سے زیادہ خوش دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بار بار اپنے سر کو پیچھے کی طرف جھٹک رہی تھی جس سے اس کے لمبے سنہری بال چمکنے لگتے تھے۔ ایک موٹی توند والا شخص ہاتھوں میں کیمرہ تھامے ہوئے تھا جس میں سے تھوڑا دھواں اُٹھ رہا تھا۔ وہ کنکھیوں سے فلیور کی طرف دیکھ رہا تھا۔

مسٹر بیگ مین نے اچانک ہیری کو دیکھ لیا۔ وہ تیزی سے اُٹھ کر اس کی طرف لپکے۔

''اوہ...... یہ رہا ہمارا چوتھا چمپئن......! اندر آ جاؤ ہیری! اندر آ جاؤ...... پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ یہاں تو صرف چھڑیوں کا معائنہ ہونے والا ہے۔ باقی جج بھی کچھ ہی دیر میں یہاں پہنچ جائیں گے۔''

''چھڑیوں کا معائنہ......'' ہیری نے گھور کر ان کی طرف دیکھا۔

''ہم یہ معائنہ کریں گے کہ تم لوگوں کی چھڑیاں بالکل صحیح طرح سے کام کر رہی ہیں، ان میں کسی قسم کی کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے۔ دیکھو! چھڑی کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ آگے آنے والے مراحل میں وہی تمہاری سب سے اہم اور محفوظ ہتھیار ثابت ہوں گی۔'' بیگ مین نے اسے بتایا۔ ''ابھی ماہرین بالائی منزل پر ڈمبل ڈور سے بات چیت کر رہے ہیں اور اس سب سے

فارغ ہوکر تصویر کھنچوائی جائے گی۔اوہ ہاں! ان سے ملو...... یہ ریٹا سٹیکر ہیں۔'' انہوں نے سرخ لباس والی جادوگرنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ روزنامہ جادوگر کیلئے سہ فریقی ٹورنامنٹ پر ایک چھوٹا سا اداریہ لکھنے والی ہیں......''

''شاید اتنا چھوٹا...... بھی نہیں، لیوڈو!'' ریٹا سٹیکر نے ہیری کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ریٹا سٹیکر کے بال بڑے بڑے گھنگھریالے چھلوں میں بندھے ہوئے تھے جوان کے بھاری جبڑے والے چہرے پر عجیب لگ رہے تھے۔انہوں نے دمکتے ہوئے نگینوں سے مزئین عینک لگا رکھی تھی۔ان کی موٹی انگلیاں مگرمچھ کی کھال سے بنے ہوئے ایک ہینڈ بیگ کو پکڑے ہوئے تھیں۔ان کے ناخن دو انچ لمبے تھے اُن پر سرخ رنگ کی نیل پالش لگی ہوئی تھی۔

''میں سوچ رہی تھی کہ کیا یہ کام شروع ہونے سے قبل دومنٹ کیلئے ہیری پوٹر سے کچھ بات کرسکتی ہوں؟'' انہوں نے بیگ مین سے پوچھا۔لیکن ان کی آنکھیں اب بھی ہیری پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ ''سب سے چھوٹا چمپئن...... ہے نا...... اداریئے کو تھوڑا دلچسپ بنانے کیلئے؟''

''یقینی طور پر......'' بیگ مین مسکرا کر بولے۔ ''یعنی اگر ہیری کو اس میں کوئی اعتراض نہ ہوتو......''

''ہم م م م......'' ہیری ہکلا گیا۔

''بہت خوب!'' ریٹا سٹیکر بولیں اور ایک پل میں ہی ان کے لال ناخن والی انگلیوں نے ہیری کی بازو کو سختی سے جکڑ لیا۔وہ اسے کمرے سے باہر لے گئیں اور پاس والے ایک دروازے کے اندر گھستی چلی گئیں۔

''ہم اتنے شور شرابے میں بات نہیں کرسکتے تھے۔'' وہ بولیں۔ ''چلو دیکھتے ہیں......اوہ ہاں! یہ کافی پرسکون اور خاموش جگہ لگتی ہے۔''

یہ دراصل جھاڑوں اور بالٹیوں کی الماری تھی۔ ہیری نے ریٹا سٹیکر کو گھور کر دیکھا۔

''چلو! ٹھیک ہے...... بہت خوب......!'' ریٹا سٹیکر نے ایک الٹی بالٹی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ہیری کو دھکا دے کر ایک زنگ آلود صندوق پر بٹھا دیا جس میں جھاڑو بھرے ہوئے تھے۔اس کے بعد انہوں نے دروازہ بند کردیا۔اس سے الماری میں اندھیرا سا چھا گیا۔

''اچھا......اب دیکھتے ہیں......''

انہوں نے اپنے مگرمچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ کو کھولا اور اس میں سے کچھ موم بتیاں باہر نکالیں۔اپنی چھڑی لہرا کر انہیں جلانے لگیں۔پھر انہوں نے موم بتیوں کو ہوا میں اوپر معلق کردیا تا کہ وہاں پر اجالا ہو جائے۔

''ہیری! اگر میں سرعت رفتار قلم کا استعمال کروں تو اس سے تمہیں کوئی پریشانی تو نہیں ہوگی؟ اس طرح میں تم سے تسلی کے ساتھ بات کرسکتی ہوں......''

''میں کچھ سمجھا نہیں......؟'' ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

ریٹا سٹیکر کی مسکراہٹ پھیل گئی۔ ہیری کو ان کے منہ میں سونے کے تین دانت دکھائی دیئے۔ انہوں نے ایک بار پھر مگرمچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ میں ہاتھ ڈالا اور اس میں ایک لمبا سبز پنکھ والا قلم اور چرمئی کاغذ کا رول باہر نکالا۔ چرمئی کاغذ کے رول کو انہوں نے مسز سکوور کے ہر طرح کے داغ دھبے مٹانے والے جادوئی ریموور کے صندوق پر پھیلا دیا۔ انہوں نے انہوں نے سبز پنکھ والے قلم کی نوک کو اپنے منہ میں ڈال کر دانتوں سے دبایا۔ اسے ایک پل کیلئے چوسا اور اور پھر اسے چرمئی کاغذ پر سیدھا کھڑا کر دیا۔ قلم اپنی نوک پر بالکل سیدھا ساکت کھڑا ہوا اور پھر اگلے پل دھیما دھیما تھرتھرانے لگا۔

''میں اس کی لکھائی کو پرکھ لوں...... میں روزنامہ جادوگر کی نامہ نگار ریٹا سٹیکر ہوں۔''

ہیری نے فوراً قلم کی طرف دیکھا۔ ریٹا سٹیکر نے جس لمحے بولنا شروع کیا، سبز پنکھ والا قلم خودبخود اسی لمحے حرکت میں آ گیا۔ وہ تیزی سے چرمئی کاغذ پر الفاظ لکھنے لگا۔

''تینتالیس سال کے تجربے کی حامل مشہور زمانہ ریٹا سٹیکر، جن کے زور قلم نے بہت سارے لوگوں کی کالی کرتوتوں کا پردہ فاش کیا ہے......''

''بہت اچھے......'' ریٹا سٹیکر نے خوش ہو کر کہا اور اگلے لمحے انہوں نے چرمئی کاغذ کا لکھا ہوا حصہ پھاڑ کر اپنے مگرمچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ میں ڈال دیا۔ پھر وہ ہیری کی طرف مڑیں اور بولیں۔ ''تو ہیری......تم نے جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کا فیصلہ کیوں کیا؟''

''اووہ......'' ہیری ایک بار پھر ہکلایا کیونکہ قلم کو دیکھنے کی وجہ سے ان کا دھیان بھٹک گیا تھا۔ حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں بولا تھا لیکن قلم چرمئی کاغذ پر سرپٹ گھوڑے کی طرف بھاگ رہا تھا۔ وہ اب اس کے لکھے ہوئے جملے پڑھ سکتا تھا۔

'ہیری پوٹر کے خوبصورت چہرے پر ایک بدصورت نشان کسی بدنما دھبے کی طرح دکھائی دیتا ہے جو اس کے حادثاتی ماضی کی تلخ یادگار ہے۔ اس کی آنکھیں......'

''قلم کی طرف مت دیکھو، ہیری!'' ریٹا سٹیکر نے سخت لہجے میں کہا۔ غیر شعوری طور ہیری کی نظریں ان کی طرف مبذول ہو گئیں۔ ''اب ہیری! یہ بتاؤ کہ تم نے مقابلے میں حصہ لینے کا فیصلہ کیوں کیا؟''

''یہ فیصلہ میرا نہیں ہے۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''میں نہیں جانتا ہوں کہ میرا نام شعلوں کے پیالے میں کس نے پہنچایا تھا؟ میں نے اپنا نام اس میں ہرگز نہیں ڈالا......''

''دیکھو ہیری! اس بات سے مت ڈرو کہ تم مشکل میں پھنس جاؤ گے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ تمہیں دراصل ٹورنامنٹمیں حصہ لینا ہی نہیں چاہیئے تھا۔ لیکن اس بارے میں اب پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہمارے قارئین غیرملکی لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔'' ریٹا

سٹیکر نے اپنا ایک پپوٹا اوپر اُٹھاتے ہوئے کہا۔

''لیکن میں نے اپنا نام نہیں ڈالا......'' ہیری نے دہرایا۔ ''میں نہیں جانتا کہ ایسا کس نے کیا......؟''

''تمہیں جو خطرناک مراحل طے کرنا ہیں ان کے بارے میں تم کیسا محسوس کرتے ہو؟'' ریٹا سٹیکر اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔ ''پرجوش ہو یا پھر گھبرا رہے ہو......؟''

''میں نے دراصل اس بارے میں کچھ سوچا نہیں ہے...... ہاں شاید گھبرا رہا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔ یہ کہتے ہوئے اسے اپنے اندر عجیب سا احساس ہونے لگا تھا۔

''ماضی کے مقابلوں میں کئی چمپئن مارے جا چکے ہیں ہے نا؟'' ریٹا سٹیکر نے تیزی سے کہا۔ ''کیا تم نے اس کے بارے میں سوچا ہے؟''

''دیکھئے!'' ہیری بولا۔ ''لوگ کہتے ہیں کہ اس سال یہ مقابلے زیادہ محفوظ رہیں گے۔''

قلم چرمئی کاغذ پر بھاگتا رہا، جیسے وہ چرمئی کاغذ پر نہیں بلکہ برف پر پھسلتا جا رہا ہو۔

''ظاہر ہے، تم پہلے بھی موت کا سامنا کر چکے ہو، ہے نا؟'' ریٹا سٹیکر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم کیا کہو گے کہ اس بات کا تم پر کیا اثر پڑا ہے؟''

''ار......'' ہیری نے دوبارہ بولنے کی کوشش کی۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم ماضی کے صدمے کی وجہ سے اپنی شوقین مزاجی کو ثابت کرنا چاہتے ہو۔ اپنی استعداد کو قائم کرنے کیلئے؟ اپنے نام کو چار چاند لگانے کیلئے؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ تم جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں نام ڈالنے کیلئے اس لئے بے تاب تھے کہ ......''

''میں نے اپنا نام نہیں ڈالا......'' ہیری نے چیخ کر کہا۔ اب اسے تھوڑا غصہ آ گیا تھا۔

''کیا تمہیں اپنے والدین کی یاد آتی ہے؟'' ریٹا سٹیکر نے لاپروائی سے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے دوٹوک جواب دیا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ جان کر انہیں کیا محسوس ہوتا کہ تم جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لے رہے ہو؟ انہیں اس پر فخر ہوتا یا وہ پریشان ہو جاتے...... یا پھر وہ ناراض ہو جاتے؟''

ہیری اب سچ مچ چڑنے لگا تھا۔ اسے یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اگر اس کے ماں باپ زندہ ہوتے تو انہیں کیسا لگتا؟ اسے احساس ہو رہا تھا کہ ریٹا سٹیکر اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھیں۔ اپنے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے اس نے ان چہرے سے نظریں ہٹائیں اور نیچے ان کے الفاظ کو دیکھنے لگا جو قلم نے ابھی ابھی لکھے تھے۔

'اس کی سبز آنکھوں میں آنسو بھر گئے جب ہماری بات چیت اس کے ممی ڈیڈی کی طرف بڑھی جن کی اسے یاد تک نہیں ہے۔'

''میری آنکھوں میں آنسو بالکل نہیں ہیں......'' ہیری نے زور سے کہا۔

اس سے پہلے کہ ریٹا سکیٹر ایک لفظ بھی کہہ پاتیں، جھاڑوؤں کی الماری کا دروازہ کھل گیا۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا۔ اچانک ہونے والی تیز چمکدار روشنی کی وجہ سے اس کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔ وہاں ایلبس ڈمبل ڈور کھڑے تھے اور ان دونوں کو الماری میں بیٹھا ہوا دیکھ رہے تھے۔

''اوہ ڈمبل ڈور!'' ریٹا سکیٹر خوشی کا اظہار کرتی ہوئی چلائیں۔ لیکن ہیری نے دیکھا کہ ان کی قلم اور چرمئی کاغذ اچانک جادوئی ریموور کے صندوق سے غائب ہو چکے تھے اور وہ اب اپنے مگرمچھ کی کھال والے ہینڈ بیگ کو فٹافٹ بند کر رہی تھیں۔ انہوں نے کھڑے ہو کر اپنا مردانہ ہاتھ ڈمبل ڈور کی طرف بڑھایا اور پوچھا۔ ''آپ کیسے ہیں؟ جادوگروں کے بین الاقوامی تعلقات و مفاہمت کی مشاورتی مجلس کے بارے میں میں نے گرمیوں میں جو لکھا تھا، امید ہے کہ وہ آپ نے یقیناً پڑھا ہوگا......''

''وہ اداریہ بہت ہی دلچسپ اور برا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے چمکتی ہوئی نظروں سے کہا۔ ''آپ نے اس میں مجھے دقیانوسی کھوسٹ کا خطاب دیا تھا۔ یہ بات مجھے خاص طور پر پسند آئی۔''

ریٹا سکیٹر کے چہرے پر شرمندگی کا دور دور تک نام ونشان نہیں تھا۔

''ڈمبل ڈور!'' اس نے مسکرا کر کہا۔ ''میں تو صرف یہ کہنا چاہتی تھی کہ آپ کے خیالات تھوڑے پرانے اور ناقابل عمل ہو چکے ہیں اور عام جادوگروں......''

''ریٹا مجھے اس بدتمیزی کے پیچھے موجود حقیقت سننے میں زیادہ خوشی ہوگی۔'' ڈمبل ڈور نے اپنا سر جھکاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ ''لیکن مجھے لگتا ہے کہ ہم اس ضمن میں ہمیں تفصیلی بات چیت کرنے کی ضرورت ہوگی، چونکہ چھڑیوں کے معائنے کا آغاز ہونے والا ہے اگر ہمارا ایک چمپیئن اسی طرح جھاڑوؤں کی الماری میں ہی چھپا رہے گا تو یہ کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ پائے گا......''

ریٹا سکیٹر سے چھٹکارا پا کر ہیری کو بڑا سکون ملا۔ وہ تیزی سے وہاں سے نکلا اور کلاس روم کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ کمرے میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ باقی چمپیئن دروازے کے پاس لگی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بھی جلدی سے سیڈرک کے ساتھ والی کرسی جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے مخملیں میز پوش والی میز کی طرف دیکھا۔ جہاں چار جج حضرات براجمان دکھائی دیئے۔ پانچویں کرسی خالی تھی۔ پروفیسر کارکروف، میڈم میکسم، مسٹر بارٹی کراؤچ اور مسٹر لیوڈو بیگ مین۔ پروفیسر ڈمبل ڈور کمرے میں داخل ہوئے تو ان کے عقب میں ریٹا سکیٹر بھی تھیں۔ وہ ایک کونے میں خالی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ ہیری نے دیکھا کہ انہوں نے اپنا بیگ کھولا اور اس میں چرمئی کاغذ کا رول اور سبز پنکھ والا قلم باہر نکالا۔ چرمئی کاغذ کا رول اپنے گھٹنوں پر پھیلا کر انہوں نے قلم کو ایک بار پھر منہ میں ڈال کر چوسا اور اسے چرمئی کاغذ پر سیدھا کھڑا کر کے چھوڑ دیا۔ قلم تھرتھرایا اور پھر تیزی سے کچھ لکھنے لگا۔

ڈمبل ڈور باقی معزز ججوں کے پاس بیٹھ گئے اور چمپئن کی طرف دیکھ کر کہا۔

''اب میں مسٹر اولیونڈر سے آپ کا تعارف کرانا چاہوں گا، وہ آپ لوگوں کی چھڑیوں کا معائنہ کریں گے اور مکمل اطمینان کریں گے کہ مقابلوں سے پہلے کیا وہ واقعی تندرست ہیں؟''

ہیری نے چونک کر چاروں طرف دیکھا۔ اسے یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ بڑی بڑی پیلی آنکھوں والا ایک بوڑھا جادوگر کھڑکی کے پاس چپ چاپ کھڑا تھا۔ ہیری مسٹر اولیونڈر سے پہلے بھی مل چکا تھا...... اس نے تین سال پہلے جادوئی بازار میں انہی سے تو اپنی چھڑی خریدی تھی۔

''مس ڈیلاکور، سب سے پہلے آپ آیئے!'' مسٹر اولیونڈر نے خالی جگہ میں قدم رکھتے ہوئے کہا۔ فلیور ڈیلاکور، اپنی کرسی سے اُٹھی اور ان کے پاس چلی گئی۔ اس نے اپنی چھڑی ان کے ہاتھ میں تھما دی۔

''ہونہہ......'' مسٹر اولیونڈر نے ہنکار بھرا۔ انہوں نے چھڑی کو اپنی لمبی انگلیوں میں ڈنڈے کی طرح گھمایا۔ چھڑی سے گلابی سنہری چنگاریاں نکلنے لگیں پھر انہوں نے اسے اپنی آنکھوں کے قریب لا کر غور سے دیکھا۔

''ہاں......'' انہوں نے دھیرے سے کہا۔ ''ساڑھے نو انچ لمبی...... بے لچک...... گلاب کی لکڑی سے بنی ہوئی...... اور اس میں ہے...... اوہ!''

''موہنی کا بال...... یہ میرے دادی کی ہے......'' فلیور ڈیلاکور نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے سوچا کہ فلیور تو خود کسی حد تک موہنی ہی ہے۔ اس نے یہ بھی سوچا کہ وہ رون کو یہ بات ضرور بتائے گا...... لیکن پھر اسے یاد آیا کہ رون اور اس کے بیچ بول چال بند تھی۔

''ہاں!'' مسٹر اولیونڈر نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! میں نے اپنی چھڑیوں میں کبھی موہنی کے بال استعمال نہیں کیا ہے، مجھے لگتا ہے کہ اس سے چھڑیاں تھوڑی چنچل سی ہو جاتی ہیں...... بہر حال، اگر تمہیں یہ جچتی ہے تو کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے......''

مسٹر اولیونڈر نے اپنی انگلیاں چھڑی پر گھما کر اس کا معائنہ کیا۔ اس پر کوئی کھروچ یا ابھار تو نہیں ہے۔ پھر وہ بڑبڑائے۔

''گلگلاشم......'' چھڑی کی نوک سے رنگ برنگے پھولوں کا گلدستہ نمودار ہو گیا، جس کی خوشبو پورے کمرے میں مہکنے لگی۔

''بہت اعلیٰ...... بہت اعلیٰ...... یہ بالکل صحت مند ہے۔'' مسٹر اولیونڈر نے سمیٹتے ہوئے کہا اور پھولوں کا گلدستے کے ساتھ چھڑی مس فلیور کے ہاتھ میں واپس تھما دی۔

''مسٹر ڈیگوری...... اب آپ کی باری ہے۔''

فلیور مسکراتی ہوئی واپس اپنی کرسی پر جا بیٹھی۔ جب سیڈرک اس کے قریب سے گزرا وہ اسے دیکھ کر دھیما سا مسکرائی۔

سیڈرک نے اپنی چھڑی مسٹر اولیونڈر کے دی تو انہوں نے تھوڑی زیادہ دلچسپی سے کہا۔

''آہ! یہ چھڑی تو میری ہی بنائی ہوئی ہے ہے نا!...... ہاں یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اس میں ایک بہترین نر یک سنگھے کی دُم کا ایک بال ہے...... وہ سترہ ہاتھ لمبا ہوگا جب میں نے اس کی دُم کا بال کھینچا تو اس نے مجھے سینگ مار کر لہولہان کر دیا تھا...... سوا بارہ انچ...... خاکستر لکڑی...... تھوڑی لچکدار...... یہ اچھی حالت میں دکھائی دے رہی ہے...... کیا تم اس کی باقاعدہ دیکھ بھال کرتے ہو؟''

''ابھی کل رات ہی تو اس پر پالش کی ہے۔'' سیڈرک نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

ہیری نے اپنی چھڑی کی طرف دیکھا۔ اسے اس پر ہر طرف انگلیوں کے نشان دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے اپنے چوغے کے پلو کو پکڑا اور اس سے چپکے سے چھڑی رگڑ کر صاف کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ چھڑی کے سرے سے سنہری چنگاریاں نکلنے لگیں۔ جب فلیور ڈیلا نے اسے مربیانہ نظروں سے دیکھا تو اس نے اپنی کوشش فوراً ترک کر دی۔

مسٹر اولیونڈر نے سیڈرک کی چھڑی کی نوک سے نقرئی دھوئیں کے چھلے نکالے اور انہیں پورے کمرے میں پھیلا دیا۔ مسٹر اولیونڈر نے چھڑی کو بالکل صحیح قرار دیتے ہوئے سیڈرک کو واپس دے دی۔ سیڈرک چھڑی لے کر واپس مڑا۔

''اب مسٹر کیرم آپ آیئے......''

وکٹر کیرم آگے آیا۔ وہ لنگڑا کر چل رہا تھا، اس کے پنجے باہر کی طرف نکلے تھے اور اس کے کندھے جھکے ہوئے تھے۔ وہ مسٹر اولیونڈر کے پاس پہنچا۔ اس نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے اپنی چھڑی آگے بڑھائی اور اپنے ہاتھ اپنے چوغے کی جیبوں میں گھسا لئے۔

''ہونہہ......'' مسٹر اولیونڈر بولے۔ ''اگر میں غلط نہیں ہوں تو یہ چھڑی 'گریگروچ' نے بنائی ہے۔ بہت عمدہ چھڑی بنائی ہے حالانکہ اس کی ہیئت ویسی نہیں ہے، جیسی مجھے...... بہرحال!''

انہوں نے چھڑی اُٹھا کر اس کی باریکی سے معائنہ کیا اور اسے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھا۔ ''ہاں!...... ڈریگن اور خون آشام کے دل کی رگ......؟'' انہوں نے کیرم کی طرف دیکھا جس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔ ''عام چھڑیوں کی نسبت کسی قدر موٹی ہے...... بہت سخت ہے...... سوا دس انچ...... طیر اسم......''

موٹی چھڑی کی نوک پر بندوق کی طرح دھماکہ ہوا اور اس میں سے کئی چھوٹے رنگ برنگے پرندے چہچہاتے ہوئے نمودار ہو گئے۔ انہوں نے کمرے میں چکر لگایا اور کھلی ہوئی کھڑکی میں سے نکل کر باہر ہلکی دھوپ میں چلے گئے۔

''بہت خوب!'' مسٹر اولیونڈر نے کیرم کی چھڑی اسے واپس لوٹاتے ہوئے کہا۔ ''بالکل ٹھیک!...... اب بچے ہیں مسٹر پوٹر!''

ہیری اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کیرم کے قریب سے گزرتا ہوا مسٹر اولیونڈر کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے اپنی چھڑی ان کے ہاتھ میں تھما دی۔

''اوہ ہاں......'' مسٹر اولیونڈر نے کہا۔ ان کی زرد آنکھوں میں اچانک چمک آ گئی۔ ''ہاں!...... ہاں! مجھے بہت اچھی طرح یاد

ہے......''

ہیری کو بھی بہت اچھی طرح یاد تھا۔ ہیری کو چھڑیوں کی دکان کی حادثاتی ملاقات کا ایک ایک منظر اچھی طرح یاد تھا جیسے یہ سب کل ہی ہوا ہو......

چار سال پہلے گرمیوں میں، اپنی گیارہویں سالگرہ پر وہ ہیگرڈ کے ساتھ چھڑی خریدنے کیلئے مسٹر اولیونڈر کی دکان میں گیا تھا۔ اس کا ماپ لینے کے بعد مسٹر اولیونڈر نے اسے ڈھیر ساری چھڑیاں دکھائی تھیں۔ ہیری نے ان سب کو گھما کر دیکھا تھا لیکن کوئی بھی اس کو جچ نہیں پائی تھی۔ جب تک کہ آخرکار اسے وہ چھڑی نہ مل گئی جو اس کیلئے بالکل موزوں تھی...... یہ چھڑی سدابہار لکڑی کی بنی تھی۔ گیارہ انچ لمبی اور اس میں ققنس کی دم کا ایک پنکھ تھا۔ مسٹر اولیونڈر اس بات پر بڑے حیران ہوئے کہ ہیری کو وہی چھڑی راس آئی تھی، انہوں نے کہا تھا۔ 'عجیب بات ہے...... بڑی عجیب بات ہے۔' جب ہیری نے ان سے پوچھا کہ اس میں عجیب بات کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا تھا کہ ہیری کی چھڑی میں جس ققنس کا پنکھ ہے، اسی ققنس کے ایک اور پنکھ والی چھڑی لارڈ والڈی مورٹ کو راس آئی تھی، جس سے ہیری کے ماتھے پر زخم کا نشان لگایا گیا تھا۔

ہیری نے یہ بات کبھی کسی کو نہیں بتائی تھی۔ اسے اپنی چھڑی سے بے حد محبت تھی اور جہاں تک والڈی مورٹ کی چھڑی سے اس کے تعلق کا سوال تھا، اس میں کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بہرحال وہ من ہی من میں یہ سوچنے لگا کہ کہیں مسٹر اولیونڈر کمرے میں موجود سبھی لوگوں کو کہیں یہ بات نہ بتا دیں۔ اس کے دماغ میں یہ دلچسپ خیال آیا کہ اگر انہوں نے ایسا کر دیا تو ریٹا سٹیکر کی سرعت رفتار قلم میں زبردست انکشاف سے زوردار دھماکہ ضرور ہو سکتا ہے......

مسٹر اولیونڈر نے اس کی چھڑی کا معائنہ باقی چھڑیوں کے مقابلے میں کافی باریک بینی سے کیا۔ کافی دیر اس سے الجھنے کے بعد انہوں نے اس کی نوک سے ایک جھرنا نکالا اور پھر انہوں نے چھڑی واپس ہیری کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے اعلان کیا کہ یہ بہت اچھی حالت میں ہے۔

''آپ تمام لوگوں کا بہت شکریہ!'' ڈمبل ڈور نے ججوں کی میز سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ''اب آپ لوگ اپنی اپنی کلاسوں میں جا سکتے ہیں...... یا پھر شاید آپ اپنے دوپہر کے کھانے کیلئے دوسروں سے زیادہ جلدی پہنچ سکتے ہیں کیونکہ کلاسوں کا وقت کچھ ہی لمحوں میں ختم ہونے والا ہے......''

ہیری اس بات پر بہت خوش ہوا کہ آخر آج کوئی چیز تو صحیح ہوئی۔ وہ وہاں سے جانے ہی والا تھا لیکن اسی وقت سیاہ کیمرے والا آدمی کود کر سامنے آ گیا اور اس نے اپنا گلا صاف کیا۔

''تصویر...... ڈمبل ڈور...... تصویر!'' بیگ مین پرجوش انداز میں چیخے۔ ''سبھی ججوں اور چیمپئن کی مشترکہ تصویر ہونا چاہئے...... آپ کا کیا خیال ہے ریٹا سٹیکر؟''

''اوہ ہاں! پہلے ہم سب کی مشترکہ تصویر بنا لیتے ہیں۔'' ریٹا سٹیکر نے کہا جن کی آنکھیں ایک بار پھر ہیری پر مرکوز تھیں۔ ''اور پھر شاید ہم ہر ایک کی الگ الگ تصویر لے لیں گے۔''

تصویر کھینچنے میں کافی وقت صرف ہوا۔ میڈم میکسم جہاں بھی کھڑی ہوتی تھیں۔ باقی لوگ ان کے پیچھے چھپ جاتے تھے اور فوٹو گرافر اتنا پیچھے نہیں ہو سکتا تھا کہ انہیں بھی فریم میں لے سکے۔ بالآخر اس کا حل یہی نکالا گیا کہ میڈم میکسم بیٹھ جائیں اور باقی لوگ ان کے آس پاس کھڑے رہیں۔ پروفیسر کارکروف اپنی بکری جیسی ڈاڑھی کو اپنی انگلیوں سے گھماتے رہے تا کہ یہ تھوڑی اور زیادہ گھنگریالی دکھائی دے۔ ہیری کو لگا تھا کہ کیرم کو تو تصویر کھنچوانے کی عادت ہوگی لیکن وہ سب سے پیچھے آدھا چھپا ہوا تھا۔ فوٹو گرافر مس فلیور ڈیلا کور کو سب سے آگے لانے میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔ جبکہ ریٹا سٹیکر بار بار ہیری کو دھکا دے کر سب سے نمایاں جگہ پر کھڑی کرتی رہیں۔ پھر انہوں نے تمام چمپئن کے علیحدہ علیحدہ تصویریں لینے پر اصرار کیا۔ کافی دیر تک کھینچا تانی کے بعد انہیں وہاں سے جانے کی اجازت مل پائی۔

ہیری کھانا کھانے کیلئے بڑے ہال میں پہنچا۔ ہرمائنی وہاں نہیں تھی، ہیری سمجھ گیا کہ وہ ابھی تک ہسپتال میں اپنے دانت ٹھیک کروا رہی ہوگی۔ وہ میز کے سرے پر اکیلا بیٹھ کر کھانا کھانے لگا۔ پھر وہ گری فنڈر کے ہال کی طرف لوٹا۔ وہ سوچتا جا رہا تھا کہ اسے جادوئی پرواز کے بارے میں ڈھیر سارا ہوم ورک ملا تھا، اسے وہ پورا کرنا تھا۔ اپنے کمرے میں پہنچنے پر وہ رون کے پاس سے نکلتا ہوا آگے بڑھا۔ جیسے ہی وہ اندر پہنچا۔ رون جلدی سے بولا۔ ''تمہارے لئے ایک الّو آیا ہے۔'' اس نے ہیری کے تکیے کی طرف اشارہ کیا۔ سکول کا کڑیل الّو وہاں پر اس کا انتظار کر رہا تھا۔

''اوہ ٹھیک ہے......'' ہیری نے الّو کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

''اور سنیپ نے ہمیں کل رات اپنے تہہ خانے میں سزا دینے کیلئے بلایا ہے۔'' رون نے کہا

اس کے بعد وہ ہیری کا جواب سننے سے پہلے ہی کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کیا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ کیا وہ اس کے پیچھے جائے۔ وہ طے نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا یا اسے مارنا چاہتا تھا۔ دونوں ہی خیال اسے بہت پرکشش لگ رہے تھے لیکن سیریس کا جواب کا تجسس کچھ زیادہ ہی پرکشش تھا۔ ہیری نے کڑیل الّو کی طرف قدم بڑھائے۔ اس کے پیر میں بندھا ہوا خط الگ کیا اور اسے پڑھنے لگا۔

ہیری!

میں جو کہنا چاہتا ہوں وہ سب میں خط میں نہیں لکھ سکتا۔ یہ خطرناک بھی ہے کیونکہ الّو کو راستے میں پکڑا بھی جا سکتا ہے۔ ہمیں آمنے سامنے بات کرنا ہوگی۔ کیا تم گری فنڈر ہال میں بائیس اور تیئس نومبر کہ درمیانی شب کو ایک بجے آتشدان کے سامنے اکیلے رہ سکتے ہو۔

میں بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ تم اپنا دھیان رکھو سکتے ہو۔ ویسے بھی جب ڈمبل ڈور اور موڈی تمہارے آس پاس ہیں تو مجھے نہیں لگتا کہ کوئی تمہیں نقصان پہنچا پائے گا۔ بہرحال، کوئی بہت مکاری سے کوشش کر رہا ہے۔ مقابلے میں تمہارا نام شامل کرنا بہت خطرناک کام تھا۔ خاص طور پر اس لئے کہ یہ کام ڈمبل ڈور کی ناک کے نیچے ہوا تھا۔

اپنی آنکھیں کھلی رکھنا ہیری۔ اگر کوئی بھی غیرمتوقع بات ہو تو مجھے ضرور بتانا۔ بائیس اور تیئس نومبر کی درمیانی شب کے بارے میں مجھے جلدازجلد خبر کرنا۔

سیریس

انیسواں باب

ہنگری کا سینگوں کی دُم والا ڈریگن

سیریس سے بات چیت کی امید سے ہیری کو اگلے پندرہ دنوں تک کافی سہارا ملا۔ ماحول خاصا بوجھل اور دل شکن تھا اور ایسے میں سیریس ہی مستقبل کے آسمان میں چمکنے والا ایک واحد ستارہ تھا۔ سکول چمپئن منتخب ہونے کا صدمہ اب تھوڑا کم ہو چکا تھا۔ اب ہیری کا ایک اور ڈر اُسے ستانے لگا۔ سہ فریقی ٹورنامنٹ کے پہلے ہدف کی تاریخ اب نزدیک آتی جا رہی تھی۔ اسے نہ جانے کس خطرناک چیز کا سامنا کرنا ہوگا؟ اسے محسوس ہوا کہ جیسے پہلا مرحلہ کسی بھیانک درندے کی مانند اس کی راہ روکے کھڑا ہے۔ اتنی گھبراہٹ اور ہیجانی اسے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ یہ تو کیوڈچ میچ سے پہلے جیسی اضطرابی کیفیت سے کہیں زیادہ شدید تھی۔ جس میں یہ فیصلہ ہونا تھا کہ کیوڈچ کپ کون جیتے گا؟ مستقبل کے بارے میں سوچنے پر ہیری کو بہت مشکل پیش آ رہی تھی۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے مقابلوں کے اس ابتدائی مرحلے میں ہی اس کا کام تمام ہو جائے گا......

سچ کہا جائے تو ہیری کو یہ امید ہی نہیں تھی کہ سیریس کی گفتگو سے اسے سینکڑوں کے سامنے کسی مشکل اور خطرناک جادوئی مرحلہ طے کرنے میں کوئی مدد ملے گی۔ صرف دوستانہ مسکراہٹ کی جھلک ہی اس وقت اس کے لئے بہت اہمیت کی حامل تھی۔ ہیری نے سیریس کو لکھ کر آگاہ کر دیا تھا کہ اس کے مقرر کردہ دن اور وقت پر وہ گریفنڈر ہال کے آتش دان کے سامنے موجود رہے گا۔ اس نے اور ہرمائنی نے کافی دیر تک منصوبہ بندی کی کہ اگر اس رات کو کوئی ہال میں دیر تک بیٹھا رہا تو اسے وہاں سے باہر کیسے بھیجیں گے؟ اگر حالات بہت ناموزوں ہوئے تو وہ گوبر بم پھاڑ کر اسے وہاں سے بھگا سکتے ہیں۔ لیکن وہ امید کر رہے تھے کہ اس کی نوبت نہ آئے...... ورنہ فلیچ ان کے بال نوچ ڈالے گا۔

اس دوران سکول کے اندر ہیری کی زندگی بہت دوبھر ہو چکی تھی کیونکہ جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں ریٹا سٹیکر کا اداریہ چھپ چکا تھا۔ اس ادارتی مضمون میں مقابلوں پر کم اور ہیری کی حادثاتی زندگی پر زیادہ ہی فسانہ نگاری کی گئی تھی۔ روزنامہ جادوگر کے صفحہ اوّل پر ہیری کی بڑی تصویر شائع کی گئی تھی اور اس کے نیچے خبر کی تفصیل لکھی تھی (جو صفحہ دوم اور پھر صفحہ سات تک تسلسل کے ساتھ پھیلی ہوئی تھی) بہر حال وہیں ڈرمسٹرانگ اور بیاوکس بیٹن سکولوں کے چمپئن کے نام بھی لکھے ہوئے تھے (جن کے ہجے تک

غلط تھے) جو کہ اداریئے کی آخری سطر میں لکھے گئے تھے......اور تو اور تمام مضمون میں سیڈرک ڈیگوری کا ذکر ہی غائب تھا۔

یہ اداریہ دس دن پہلے شائع ہوا تھا اور اس کے بارے میں سوچ کر اب بھی ہیری کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ وہ جب بھی اس بارے میں سوچتا تھا تو وہ شرم کے مارے پانی پانی ہو جاتا تھا۔ ریٹا سٹیکر نے کئی من گھڑت باتیں اس کی طرف منسوب کی تھیں جو اس نے جھاڑوؤں کی الماری میں تو کیا......زندگی میں بھی کبھی نہیں کہی تھیں۔

’مجھے لگتا ہے کہ مجھے اپنے ماں باپ کی یاد سے طاقت ملتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر وہ مجھے اس وقت دیکھتے تو انہیں مجھ پر بہت فخر ہوتا...... ہاں مجھے یہ قبول کرنے میں ذرا بھی عار نہیں کہ کئی بار رات کو میں ان کی یاد میں آنسو بہاتا ہوں......میں جانتا ہوں کہ مقابلوں میں مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا کیونکہ وہ میری حفاظت کریں گے......‘

لیکن ریٹا سٹیکر نے صرف تخیلاتی باتیں ہی نہیں لکھی تھیں، انہوں نے ہیری کے بارے میں دوسرے لوگوں سے انٹرویو بھی لئے تھے۔

’ہیری کو ہوگورٹس میں آخر اپنی پہچان مل گئی ہے۔ اس کے قریبی دوست کولن کریوی کے مطابق ہیری ہمیشہ ہرمائنی گرینجر نام کی ایک لڑکی کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ ہرمائنی ماگلو خاندان میں پیدا ہوئی ایک دلکش اور خوبصورت لڑکی ہے جو ہیری کی ہی طرح سکول کے سب سے ذہین طلباء میں سے ایک ہے......‘

جس دن سے وہ اداریہ اخبار میں چھپا تھا، ہیری کو بہت سے لوگوں، خصوصاً سلے درن کے طلباء کی طعنہ زنی اور فقرے بازی سے سابقہ پڑا تھا۔ جب بھی وہ ان کے پاس سے گزرتا تھا وہ اس پر پھبتیاں کسنے سے باز نہیں رہتے تھے۔

’’رومال چاہئے...... پوٹر ہو سکتا ہے کہ تبدیلی ہیئت کی کلاس میں تم رونا شروع کر دو......‘‘

’’تم کب سے سکول کے سب سے ذہین طالبعلم بن گئے ہو، پوٹر؟ یا پھر یہ کہو کہ یہ نیا سکول ہے جو تم نے اور لانگ باٹم نے مل کر کھولا ہے؟‘‘

’’سنو......ہیری!‘‘

’’ہاں! یہ سچ ہے۔‘‘ ہیری اب طعنوں سے دلبرداشتہ ہو گیا تھا اس لئے وہ مڑے بغیر ہی راہداری میں چیخ کر چلانے لگا۔ ’’میں اپنی ماں کی یاد میں رو رہا ہوں اور ابھی مزید رونے کیلئے جا رہا ہوں......‘‘

’’نہیں! میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ تمہاری قلم گر گئی ہے......‘‘ وہ بات چو چینگ نے کہی تھی۔ ہیری کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

’’اوہ......ٹھیک ہے......معاف کرنا!‘‘ وہ بڑبڑایا اور اس نے اپنی قلم اُٹھا لی۔

’’اگلے منگل کو پہلے مرحلے کیلئے میری نیک تمنائیں ہیں۔‘‘ چو چینگ نے کہا۔ ’’مجھے سچ مچ امید ہے کہ تم یقیناً عمدہ مظاہرہ پیش کرو گے......‘‘

یہ سن کر ہیری کو خود کو بہت ہی بڑا احمق سمجھنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

ہرمائنی کو بھی کافی باتیں سننا پڑ رہی تھیں لیکن وہ اپنے ساتھی طلبہ اور طالبات پر چیخ نہیں رہی تھی۔ وہ جس طرح ہمت اور صبر سے ان سب کا مقابلہ کر رہی تھی، ہیری خود بھی دل سے اس کا معترف تھا۔ ریٹا سکیٹر کے 'اداریئے' کی اشاعت کے بعد جب نیسی پارکنسن نے ہرمائنی کو پہلی بار دیکھا تو اس نے چلا کر کہا تھا۔ ''بے حد خوبصورت؟...... یہ؟...... ریٹا سکیٹر اس کا موازنہ کس سے کر رہی تھی...... شاید کسی بندریا سے؟''

''جانے دو...... اس کی بات پر دھیان مت دو۔'' ہرمائنی نے مضبوط لہجے میں ہیری سے کہا اور اپنا سر تان کر سلے درن کی تضحیک اُڑاتی ہوئی لڑکیوں کے پاس سے گزر گئی جیسے اس نے ان کی بات سنی ہی نہ ہو۔ ''اس کی بات پر دھیان مت دو، ہیری!''

لیکن ہیری کیسے دھیان نہیں دیتا؟ رون نے اس سے تب سے کوئی بات نہیں کی تھی جب اس نے اسے سنیپ کی سزا کے بارے میں بتایا تھا۔ ہیری کو اس بات کی تھوڑی امید تھی کہ سنیپ کے تہہ خانے میں دو گھنٹے تک چوہوں کے مغز کا اچار ڈالتے ہوئے ان میں دوستی کی فضا قائم ہو جائے گی لیکن اسی دن ریٹا کا اداریہ شائع ہو گیا۔ جس سے رون کو پورا یقین ہو گیا کہ ہیری واقعی شہرت کا بھوکا تھا اور اسے یہ سب بہت دلچسپ لگ رہا ہے۔

ہرمائنی ان دونوں سے ہی بہت ناراض تھی۔ وہ ایک سے دوسرے کے پاس جاتی تھی اور انہیں آپس میں ناراضگی ختم کرنے کیلئے مناتی تھی لیکن ہیری اس بات پر اڑا ہوا تھا کہ وہ رون سے اسی شرط پر بات چیت کرے گا جب رون خود یہ تسلیم کر لے گا کہ ہیری نے اپنا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا اور وہ ہیری کو جھوٹا کہنے کیلئے اس سے معافی مانگے گا۔

''یہ میں نے شروع نہیں کیا تھا۔'' ہیری نے ضدی لہجے میں کہا۔ ''یہ اس کا مسئلہ ہے۔''

''تمہیں اس کی یاد آتی ہے۔'' ہرمائنی نے زور دیتے ہوئے کہا۔ ''اور میں جانتی ہوں کہ اسے بھی تمہاری یاد آتی ہے......''

''اس کی یاد آتی ہے؟'' ہیری نے منہ بسور کر کہا۔ ''مجھے اس کی ذرا بھی یاد نہیں آتی ہے۔''

لیکن یہ سراسر جھوٹ تھا۔ ہیری ہرمائنی کو بہت پسند کرتا تھا لیکن وہ رون جیسی بالکل نہیں تھی۔ جب ہرمائنی سب سے اچھی دوست ہو تو ہنسی ٹھٹھا کم ہی ہوتا ہے اور لائبریری میں زیادہ دیر تک رہنا پڑتا ہے۔ ہیری اب تک اشیاء کی جادوئی پرواز میں مہارت حاصل نہیں کر پایا، ایسا لگتا تھا کہ اس ضمن میں کوئی بڑا بوجھ اب اس کے دماغ پر قفل ڈال چکا تھا۔ ہرمائنی نے زور دے کر کہا کہ شاید اس کے بارے میں پڑھنے سے اسے کچھ مدد مل سکتی ہے لہٰذا وہ ظہرانے کی چھٹی میں کافی دیر تک کتابیں پڑھنے لگے۔

وکٹر کیرم بھی لائبریری میں بہت دیر تک بیٹھا رہتا تھا۔ ہیری کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس فریق میں شامل ہے۔ کیا وہ پڑھ رہا تھا یا پھر وہ پہلے مرحلے میں مدد کرنے والی چیزوں کی تلاش کر رہا تھا؟ ہرمائنی اکثر کیرم کے وہاں بیٹھے رہنے کی شکایت کرتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ اس لئے نہیں کہ وہ اسے تنگ کرتا تھا بلکہ اس کیلئے کہ ہی کرنے والی لڑکیاں اسے دیکھنے کیلئے کتابوں کی الماریوں کے پیچھے

چھپ جاتی تھیں اوران کی آوازوں سے ہرمائنی کا دھیان بھٹک جاتا تھا۔

''وہ تو وجیہہ لڑکا بھی نہیں ہے۔'' وہ کیرم کی طرف دیکھتی ہوئی غصے سے بڑبڑائی۔ ''لڑکیاں اسے صرف اس لئے پسند کرتی ہیں کہ وہ شہرت یافتہ ہے۔ اگر وہ اس مغالطے والی بڑبونگ جیسی چیز کا مظاہرہ نہ کرتا تو وہ اس کی طرف دوبارہ پلٹ کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتیں......''

''مغالطے والی بڑبونگ؟'' ہیری نے بھنچے ہوئے دانتوں کے درمیان میں سے کہا۔ اس کے دل میں فوراً یہ مزیدار خیال ابھر گیا کہ اگر رون ہرمائنی کو 'بڑبونگ' کہتے ہوئے سن لیتا تو اس کے چہرے پر کیسے تاثرات بکھر جاتے۔

☆☆☆☆

بڑی عجیب بات ہے کہ لیکن جب آپ کسی چیز سے ڈرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وقت آہستہ آہستہ چلے تو یہ اور بھی سرعت سے بھاگنے لگتا ہے۔ پہلے مرحلے کی مقررہ تاریخ تیزی سے پاس آتی جارہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے گھڑیوں کی رفتار دوگنی کر ڈالی ہو۔ ہیری جہاں بھی جاتا تھا، دہشت کے انجانے محسوسات اس کے دل و دماغ پر چھائے رہتے تھے۔ جبکہ روزنامہ جادوگر کے اداریئے سے جڑی استہزایہ پھبتیاں باہر کے ماحول میں اس کا تعاقب کرتی رہتی تھی۔

پہلے مرحلے سے قبل چار دن پہلے ہفتے کے روز تیسرے سال اور اس سے بڑی کلاسوں کے طلباء و طالبات کو ہاگس میڈ قصبے میں سیر و تفریح کی اجازت دی گئی۔ ہرمائنی نے ہیری سے کہا کہ سکول سے باہر رہنا اس کیلئے خوشگوار رہے گا۔ ہیری خود بھی یہی چاہتا تھا۔

''اور رون کا کیا ہوگا؟'' اس نے پوچھا۔ ''کیا تم رون کے ساتھ جانا نہیں چاہتی ہو؟''

''اوہ!'' ہرمائنی کا چہرہ تھوڑا سا گلابی ہوگیا۔ ''میں نے سوچا تھا ہم اس سے تھری بروم سٹکس میں مل لیں گے......''

''نہیں!...... میں اس سے نہیں ملنا چاہتا۔'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''اوہ ہیری...... یہ بہت احمقانہ بات ہے......''

''میں چلوں گا لیکن رون سے نہیں ملوں گا اور اپنا غیبی چوغہ پہن کر جاؤں گا......''

''ٹھیک ہے......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''لیکن غیبی چوغے میں تم سے بات کرنا مجھے بالکل پسند نہیں ہے۔ مجھے یہ پتہ ہی چلتا ہے کہ میں تمہاری طرف دیکھ کر بول رہی ہوں یا نہیں؟''

ہیری نے کمرے میں جا کر اپنا غیبی چوغہ پہنا اور سیڑھیوں سے نیچے اترا۔ پھر وہ ہرمائنی کے ساتھ ہاگس میڈ کی طرف روانہ ہو گیا۔ چوغے کے اندر ہیری بہت اطمینان محسوس کر رہا تھا۔ جب وہ قصبے میں پہنچے تو اس نے دیکھا کہ ہوگورٹس کے طلباء اور طالبات اس کے آس پاس سے گزر رہے ہیں، ان میں سے زیادہ تر لوگوں نے 'سیڈرک ڈیگوری ہیرو ہے'...... والے بیجز لگا رکھے تھے لیکن اب نہ تو کوئی پریشان کر سکتا تھا اور نہ ہی اسے من گھڑت اداریئے پر طعنہ زنی کر رہا تھا۔ جب وہ مٹھائیوں کی دکان ہنی ڈیوکس سے باہر

نکل کر ملائی سے بھری چاکلیٹ کھانے لگے تو ہرمائنی چڑ کر بولی۔ ''لوگ بار بار میری ہی طرف دیکھ رہے ہیں، انہیں لگتا ہے کہ میں خود سے باتیں کر رہی ہوں۔''

''تو اپنے ہونٹ کم ہلاؤ......''

''چھوڑو بھی...... تھوڑی دیر کیلئے تم اپنا چوغہ اتار لو۔ یہاں تمہیں کوئی پریشان نہیں کرے گا۔'' ہرمائنی نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا؟'' ہیری نے تنک کر کہا۔ ''ذرا اپنے پیچھے مڑ کر تو دیکھو......''

ریٹا سٹیکر اور ان کا فوٹوگرافر دوست ابھی ابھی تھری بروم سٹکس کیفے سے باہر نکلے تھے۔ دھیمی دھیمی آواز میں باتیں کرتے ہوئے وہ ہرمائنی کے قریب سے نکل گئے۔ انہوں نے اسے دیکھا تک نہیں تھا۔ ہیری ہنی ڈیوکس کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا تاکہ ریٹا سٹیکر کا مگرمچھ کی کھال والا ہینڈ بیگ اس سے ٹکرا نہ جائے۔

''وہ بھی قصبے میں ٹھہری ہوئی ہیں۔ میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ مقابلوں کے پہلے مرحلے کو دیکھنے کیلئے آئیں گی۔'' ان کے جانے کے بعد ہیری بولا۔

یہ کہتے ہی اس کے پیٹ میں دہشت کے مروڑ اُٹھنے لگے۔ اس نے اس بات کا ذکر پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ اس نے اور ہرمائنی نے اس بارے میں کبھی بات چیت نہیں کی تھی کہ پہلے مرحلے میں کیا ہونے والا ہے؟ اسے ایسا لگتا تھا کہ ہرمائنی اس کے بارے میں سوچنا تک نہیں چاہتی تھی۔

''وہ اب جا چکی ہیں۔'' ہرمائنی نے بڑی سڑک کی طرف ہیری کے آر پار دیکھتے ہوئے کہا۔ ''کیوں نہ ہم لوگ تھری بروم سٹکس میں چل کر بٹر بیئر پئیں؟ تھوڑی خنکی ہو رہی ہے ہے نا؟ تمہیں رون سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' اس نے چڑتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے صحیح اندازہ لگا لیا تھا کہ ہیری نے اس کی بات کا جواب کیوں نہیں دیا تھا۔

تھری بروم سٹکس کیفے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ وہاں پر ہوگورٹس کے بہت زیادہ طلباء موجود تھے جو مختلف مشروبات کا بھرپور لطف اُٹھا رہے تھے۔ ساتھ ہی وہاں پر بہت سے اجنبی جادوئی لوگ بھی موجود تھے جو کہیں اور کم ہی دکھائی دیتے تھے۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ ہاگس میڈ ہی برطانیہ کا اکلوتا اور مخصوص جادوئی قصبہ ہے، اس لئے یہ ڈائن عورتوں کیلئے کسی جنت سے کم نہیں تھا جو عام جادوگروں کی مانند خود کو کامیابی سے چھپا نہیں پاتی تھیں۔

غیبی چوغہ پہن کر بھیڑ میں چلنا مشکل کام تھا۔ غلطی سے اگر کسی کے پیر پر پیر پڑ جائے تو کئی عجیب سوال پوچھے جا سکتے تھے۔ ہرمائنی پینے کیلئے مشروبات لینے کیلئے کاؤنٹر کی طرف چلی گئی اور ہیری کونے میں پڑی ہوئی ایک خالی میز کی طرف محتاط قدموں سے بڑھنے لگا۔ کیفے میں اپنا راستہ بناتے ہوئے ہیری نے رون کو دیکھا جو فریڈ، جارج اور لی جارڈن کے ساتھ بیٹھا ہوا لطف اندوز ہو رہا

تھا۔ ہیری کا دل چاہا کہ رون کو پیچھے سے ایک تیز مکا رسید کر دے لیکن اس نے اپنی اس خواہش کو دبا لیا اور میز پر پہنچ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہرمائنی ایک ہی لمحے بعد اس کے پاس پہنچ گئی تھی اور اس نے ہیری کے چوغے کے نیچے سے اسے بٹر بیئر کی بوتل تھما دیا۔

''میں یوں تنہا بیٹھی ہوئی بڑی عجیب دکھائی دے رہی ہوں۔'' وہ بڑبڑائی۔ ''یہ تو اچھی بات ہے کہ میں اپنے ساتھ کچھ کام لے آئی تھی۔''

یہ کہتے ہوئے اس نے ایک بڑی کاپی باہر نکال لی جس میں اس نے 'ایس پی سی ڈبلیو' کے ممبران کے نام اندراج کیا ہوا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس مختصر فہرست میں اس کا اور رون کا نام سب سے اوپر لکھا ہوا تھا۔ اسے ایسا لگا کہ جیسے یہ بہت پرانی بات ہو، جب وہ اور رون ایک ساتھ بیٹھ کر من گھڑت پیش گوئیاں لکھ رہے تھے اور ہرمائنی نے وہاں آ کر زبردستی انہیں خود ساختہ تنظیم کا سیکرٹری اور خزانچی بنا ڈالا تھا۔

''دیکھو مجھے لگتا ہے کہ ہاگس میڈ کے کچھ لوگوں کو بھی ایس پی ای ڈبلیو میں شامل کیا جا سکتا ہے۔'' ہرمائنی نے سوچتے ہوئے کہا اور کیفے میں چاروں طرف نظر دوڑائی۔

''ہاں! ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا۔ اس نے چوغے کے نیچے سے بٹر بیئر کا گھونٹ بھرا اور بولا۔ ''ہرمائنی! تم ایس پی ای ڈبلیو کا یہ کاروبار کب بند کرو گی؟''

''جب گھریلو خرس کو معقول تنخواہ اور کام کرنے کی باعزت سہولیات میسر ہو جائیں گی۔'' اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو! اب میں یہ سوچنے لگی ہوں کہ زیادہ سیدھا قدم اُٹھانے کا وقت آ گیا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ سکول کے باورچی خانے میں کیسے پہنچا جاتا ہے؟''

''معلوم نہیں! فریڈ اور جارج سے پوچھ لینا......'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔

ہرمائنی خاموشی سے کچھ سوچنے لگی۔ ہیری بٹر بیئر کے گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے کیفے میں موجود لوگوں کا جائزہ لینے لگا۔ سب کے چہروں پر خوشی اور دلچسپی چھائی ہوئی تھی۔ قریب کی ایک میز پر ارنی میکملن اور ہائنا ایبٹ چاکلیٹی مینڈک کے کارڈوں کا آپس میں تبادلہ کر رہے تھے۔ ان دونوں نے ہی اپنے چوغوں پر 'سیڈرک ڈیگوری ہیرو ہے' کے بیجز لگا رکھے تھے۔ دروازے کے ٹھیک پاس اسے ریون کلا کی چو چینگ اپنی کئی سہیلیوں میں گھری ہوئی دکھائی دی۔ چو چینگ نے اپنے چوغے پر سیڈرک والا بیج نہیں لگایا تھا...... یہ دیکھ کر ہیری کو تھوڑی خوشی کا احساس ہوا۔

ہیری یہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ بھی انہی لوگوں جیسا ہوتا۔ کاش وہ بھی اسی طرح بے فکری سے بیٹھ کر ہنس بول رہا ہوتا اور اسے ہوم ورک کے سوا کسی اور چیز کی پریشانی نہ ہوتی۔ وہ اپنے ذہن کے پردوں پر اس تخیل کے سائے دوڑتے دیکھنے لگا کہ اگر اس کا نام شعلوں کے پیالے میں سے نہ نکلا ہوتا تو وہ یہاں کیا کر رہا ہوتا۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ ان لمحات میں وہ کبھی غیبی چوغہ پہن کر یہاں نہ بیٹھا ہوتا۔

دوسری بات یہ تھی کہ رون اس کے ہمراہ بیٹھا ہوا خوشی سے باتیں کر رہا ہوتا۔ وہ تینوں یقیناً ہنس ہنس کر قیاس آرائیاں کر رہے ہوتے کہ سکول کے چمپئن کو منگل والے دن پہلے مرحلے میں کون سا خطرناک کام سرانجام دینا ہوگا؟ چاہے وہ خطرہ کیسا ہی جان لیوا کیوں نہ ہوتا؟...... ہیری ان چمپئن کو اپنی نظروں سے اس مرحلے کو طے کرتے ہوئے دیکھنے کیلئے بے قرار ضرور ہوتا...... وہ باقی سب لوگوں کے ساتھ محفوظ بیٹھا ہوا سیڈرک ڈیگوری کی حوصلہ افزائی کر رہا ہوتا......

اس نے سوچا کہ باقی چمپئن کی حالت کیسی ہوگی؟ پچھلے کچھ دنوں میں سیڈرک اسے جب بھی دکھائی دیا، وہ اپنے پرستاروں میں گھرا ہوا تھا، وہ گھبرایا ہوا مگر کسی قدر پرجوش لگتا تھا۔ ہیری کو کبھی کبھار فلیور ڈیلاکور بھی راہداریوں میں دکھائی دیتی رہی۔ وہ پہلے جیسی مغرور اور بے فکر دکھائی دیتی تھی اور کیرم تو بس لائبریری میں بیٹھا کتابوں کے اوراق پلٹتا رہتا تھا۔

ہیری نے سیریس کے بارے میں سوچا اور اس کے سینے کی بھنچی ہوئی گانٹھ جیسے کچھ ڈھیلی پڑ گئی تھی۔ وہ بارہ گھنٹے سے بھی کم وقت میں سیریس سے بات کر رہا ہوگا۔ آج رات کو ہی ہال کے آتشدان کے سامنے اس سے ملاقات ہونا تھی...... بشرطیکہ کوئی گڑبڑ نہ ہو، جیسا کہ ان دنوں ہر معاملے میں ہو رہی تھی......

''اوہ دیکھو! یہاں ہیگرڈ بھی ہے۔'' اچانک ہرمائنی بول اُٹھی۔

بھیڑ کے اوپر ہیگرڈ کا بڑا سا الگ ہی دکھائی دے رہا تھا۔ خوش قسمتی سے اس نے آج اپنے بالوں میں چٹیا نہیں باندھی ہوئی تھی۔ ہیری اس بات پر حیران ہو رہا تھا کہ ہیگرڈ اسے پہلے کیوں نہیں دکھائی دیا؟ حالانکہ ہیگرڈ کافی دیوہیکل جسامت کا مالک تھا۔ محتاط انداز میں کھڑے ہو کر ہیری نے دیکھا کہ ہیگرڈ جھک کر پروفیسر موڈی سے بات چیت کر رہا تھا۔ ہیگرڈ کے سامنے اسی کے لحاظ سے بٹر بیئر کا ایک بڑا جگ رکھا ہوا تھا لیکن پروفیسر موڈی اپنی ہی چمڑے کی چھاگل میں سے پیتے ہوئے نظر آئے۔ کیفے کی خوبصورت مالکن 'میڈم روزمرٹا' کو یہ بات زیادہ پسند نہیں آئی تھی۔ وہ ان کے قریب کی میزوں سے گلاس اور خالی بوتلیں اکٹھی کر رہی تھیں اور پروفیسر موڈی کو کنکھیوں سے دیکھ رہی تھیں۔ شاید انہیں یہ لگ رہا تھا کہ موڈی ان کے بہترین مشروبات کی بے حرمتی کر رہے ہیں لیکن ہیری حقیقت اچھی طرح جانتا تھا۔ موڈی نے تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی آخری کلاس میں سب طلباء کو بتایا تھا کہ وہ ہمیشہ اپنی ہی بنائی ہوئی چیزیں اور مشروبات پینا پسند کرتے ہیں کیونکہ ان کے مخالف شیطانی جادوگر کسی بھی وقت کھانے پینے کی چیزوں میں آسانی سے زہر ملا سکتے ہیں۔

ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیگرڈ اور موڈی اُٹھ کر جانے کیلئے کھڑے ہوئے۔ ہیری بنا سوچے سمجھے اپنا ہاتھ ہلانے لگا لیکن اسی وقت اسے یاد آ گیا کہ وہ غیبی چوغے میں چھپا ہوا ہے جس کی وجہ سے ہیگرڈ اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔ بہرحال، پروفیسر موڈی ٹھہر گئے۔ ان کی جادوئی آنکھ اس کونے کی طرف پڑی جہاں ہیری کھڑا تھا۔ انہوں نے ہیگرڈ کی پیٹھ تھپتھپائی (کیونکہ ان کا ہاتھ اس کے کندھے تک نہیں نہیں پہنچ سکتا تھا) اور اس سے دھیمی آواز میں کچھ کہا۔ اس کے بعد وہ دونوں ہیری اور ہرمائنی کی میز کی طرف بڑھنے لگے۔

''کیسی ہو ہرمائنی؟'' ہیگرڈ نے زور سے کہا۔

''میں اچھی ہوں!'' ہرمائنی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

پروفیسر موڈی لنگڑاتے ہوئے میز کے پاس پہنچے اور نیچے جھک گئے۔ ہیری کو لگا کہ ایس پی ای ڈبلیو کی ڈائری کو پڑھ رہے تھے لیکن تھوڑی دیر بعد وہ بڑبڑائے۔

''عمدہ چوغہ ہے، پوٹر!''

ہیری نے حیرانگی میں انہیں گھورا۔ موڈی کی ناک کے غائب حصے کا نشان کچھ انچ کے فاصلے پر صاف دکھائی دے رہا تھا۔ پروفیسر موڈی مسکرا دیئے۔

''کیا آپ کی جادوئی آنکھ غیبی چوغے کے اندر بھی دیکھ سکتی ہے...... میرا مطلب ہے کہ کیا آپ......؟''

''ہاں! یہ کسی بھی غیبی چوغے کے اندر دیکھ سکتی ہے۔'' پروفیسر موڈی نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''اور میں تمہیں بتا دوں کہ اس سے کئی بار بہت مدد ملی ہے۔''

ہیگرڈ بھی اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ ہیگرڈ اسے دیکھ نہیں پا رہا ہوگا لیکن پروفیسر موڈی نے اسے یقیناً بتا دیا ہوگا کہ ہیری کہاں کھڑا ہے؟

ہیگرڈ اب ایس پی ای ڈبلیو کی ڈائری پڑھنے کے بہانے کافی نیچے جھکا اور دھیمی آواز میں بڑبڑایا جو صرف ہیری کے کانوں تک ہی پہنچ پائی تھی۔ ''ہیری! آج آدھی رات کو ہمارے جھونپڑے میں چلے آنا۔ اپنا غیبی چوغہ پہن کر ہی آنا......''

پھر سیدھے کھڑے ہوئے ہیگرڈ نے زور سے کہا۔ ''تمہیں دیکھ کر اچھا لگا ہرمائنی!''

ہیگرڈ نے ان دونوں کو آنکھ ماری اور ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ پروفیسر موڈی بھی اس کے پیچھے پیچھے اپنا پاؤں گھسیٹتے ہوئے چل پڑے۔

''وہ مجھے آدھی رات کو اپنے یہاں کیوں بلا رہا ہے؟'' ہیری نے حیرانگی سے کہا۔

''اوہ!'' ہرمائنی نے حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے معلوم نہیں کہ تمہیں وہ کیوں بلا رہا ہے؟ میرا خیال ہے کہ تمہیں وہاں نہیں جانا چاہئے ہیری......'' اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی کی اور پھر بولی۔ ''ہوسکتا ہے کہ تم سیریس سے ملاقات کے وقت تک واپس لوٹ نہ پاؤ......''

یہ سچ تھا کہ ہیگرڈ سے آدھی رات کو ملنے جانے کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ وہ سیریس سے ملاقات کے وقت تک لوٹ نہ پائے۔ ہرمائنی نے ہیری کو مشورہ دیا کہ وہ ہیڈوگ کے ذریعے ہیگرڈ کو یہ پیغام بھیج کر اسے مطلع کر دے کہ وہ وہاں نہیں آ سکتا ہے۔ اس نے اس کی تجویز مان لی تھی۔ مگر کیا ہیڈوگ ہیری کا خط لے جانے کیلئے رضامند ہوسکتی تھی؟ بہرحال ہیری نے فیصلہ کیا کہ بہتر یہی رہے گا

کہ وہ جلدی سے ہیگرڈ سے مل کر واپس لوٹ آئے۔ وہ یہ جاننے کیلئے بہت بے چین تھا کہ آخر ایسی کیا بات تھی؟...... ہیگرڈ نے اس سے پہلے ہیری کو کبھی بھی آدھی رات کے وقت نہیں بلایا تھا۔

☆☆☆☆

اُس رات ہیری نے جلدی سونے کیلئے جانے کا ناٹک رچایا۔ ساڑھے گیارہ بجے اس نے اپنا غیبی چوغہ پہنا اور دبے پاؤں سیڑھیاں اتر کر ہال میں پہنچا۔ کئی طلباء ابھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ کریوی بھائی 'سیڈرک ڈیگوری ہیرو ہے' کے کچھ بیجز پر جادو کے ذریعے انہیں 'ہیری پوٹر ہیرو ہے'...... میں بدلنے کی کوشش کر رہے تھے۔ بہرحال، انہیں اس میں اب تک کوئی کامیابی نہیں ملی تھی اور بیجز 'ہیری پوٹر زیرو ہے'...... پر اٹک گئے تھے۔ ہیری ان کے قریب سے ہوتا ہوا تصویر کے راستے تک پہنچا اور ایک دو منٹ تک انتظار کرتا رہا۔ اس کی ایک آنکھ اپنی گھڑی پر ٹکی ہوئی تھی۔ پھر ہرمائنی نے منصوبے کے مطابق باہر سے فربہ عورت کا دروازہ کھولا۔ وہ ہرمائنی کو سرگوشی میں 'الوداع' کہہ کر باہر نکل گیا۔ وہ نیچے پہنچا اور سکول کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

میدان میں کافی اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ہیری گھاس پر چلتا ہوا ہیگرڈ کے جھونپڑے کی روشنی کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ بیاوکس بیٹن کی دیوہیکل بگھی میں سے بھی روشنی پھوٹتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری کے کانوں میں میڈم میکسم کی بھرائی ہوئی آوازیں پڑ رہی تھیں۔ پھر اس نے ہیگرڈ کے جھونپڑے کا سامنے والا دروازہ کھٹکھٹایا۔

''تم ہو، ہیری؟'' ہیگرڈ نے دروازہ کھول کر چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے جواب دیا۔ جھونپڑے کے اندر جا کر اس نے اپنا غیبی چوغہ سر سے نیچے کر لیا۔ ''کیا بات ہے......؟''

''تمہیں کچھ دکھانا ہے......'' ہیگرڈ نے جلدی سے کہا۔ وہ بے حد پرجوش دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنے کوٹ کے کاج میں ایک بڑا پھول لگا رکھا تھا جو بڑے چقندر جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس نے ایکسل گریس (پرفیوم) کا استعمال بند کر تھا لیکن اس نے حیرت انگیز طور پر اپنے بالوں کو سنوارنے کی کوشش ضرور کی تھی۔ ہیری کو اس کے بالوں میں کنگھی کا ایک ٹوٹا ہوا دندانا پھنسا دکھائی دیا۔

''تم مجھے کیا دکھانا چاہتے ہو؟'' ہیری نے محتاط لہجے میں پوچھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں دھماکے دار سقرط نے انڈے تو نہیں دے دیئے تھے یا پھر ہیگرڈ نے کیفے میں کسی اجنبی سے تین سر والا ایک اور کتا تو نہیں خرید لیا تھا۔

''ہمارے پیچھے پیچھے آؤ...... چپ چاپ چلنا اور چوغہ پہنے رکھنا۔'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''ہم فینگ کو ساتھ نہیں لے جائیں گے، اسے یہ نظارہ پسند نہیں آئے گا......''

''سنو ہیگرڈ!...... میں زیادہ دیر تک نہیں رکوں گا...... مجھے ایک بجے سے پہلے سکول واپس لوٹنا ہوگا۔'' ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔

لیکن ہیگرڈ اس کی بات نہیں سن رہا تھا۔ وہ تو جھونپڑے کا دروازہ کھول کر اندھیرے میں باہر چل دیا تھا۔ ہیری بھی جلدی سے اس کے پیچھے لپکا۔ باہر اسے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ ہیگرڈ بیاوکس بیٹن کی بگھی کی طرف جا رہا تھا۔

''ہیگرڈ...... یہ کیا......؟''

''شش شش......'' ہیگرڈ نے مڑ کر سرگوشی کی۔ پھر اس نے بگھی کے دروازے کو تین بار کھٹکھٹایا جس پر سنہری چھڑیوں والی علامت بنی ہوئی تھی۔ میڈم میکسم نے دروازہ کھولا۔ وہ اپنے کندھوں پر ایک ریشمی شال لپیٹے ہوئے تھیں۔ ہیگرڈ کو دیکھ کر وہ مسکرانے لگیں۔

''اوہ ہیگرڈ!......تو وقت ہو گیا......؟''

''بالکل......!'' ہیگرڈ نے ان کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا پھر اس نے سنہری سیڑھیاں اترنے میں میڈم میکسم کی مدد کرنے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

میڈم میکسم نے باہر آ کر دروازہ بند کر دیا۔ ہیگرڈ نے ان کا ہاتھ تھاما اور وہ دونوں دیو ہیکل اُڑنے والے گھوڑوں کے اصطبل کی طرف بڑھے۔ ہیری پوری طرح دم بخود تھا اور اسے ان دونوں کے ساتھ چلنے کیلئے دوڑنا پڑ رہا تھا۔ کیا ہیگرڈ اسے میڈم میکسم کو دکھانا چاہتا تھا؟ وہ انہیں تو کبھی بھی دیکھ سکتا تھا......وہ اتنی قد آور تو تھیں ہی......

لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ ہیگرڈ نے ہیری کی طرح میڈم میکسم سے بھی کوئی دلچسپ چیز دکھانے کا وعدہ کر رکھا تھا کیونکہ تھوڑی دیر بعد انہوں نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔ ''تم مجھے کیا دکھانے لے جا رہے ہو، ہیگرڈ؟''

''تمہیں اس میں دلچسپی ملے گی۔'' ہیگرڈ بھاری آواز میں کہا۔ ''یقین کرو! وہ واقعی ہی دیکھنے کے لائق ہے......لیکن دیکھو! کسی یہ مت کہنا کہ ہم نے تمہیں کچھ دکھایا ہے۔ یہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہونا چاہئے۔''

''بالکل نہیں......'' میڈم میکسم اپنی لمبی کالی پلکیں جھپکتے ہوئے بولیں۔

وہ لوگ چلتے رہے۔ ان کے ساتھ چلتے چلتے ہیری کی اکتاہٹ لگاتار بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ بار بار اپنی گھڑی دیکھ رہا تھا۔ ہیگرڈ کے ذہن میں کوئی احمقانہ خناس بھرا ہوا معلوم ہو رہا تھا جس کے باعث اسے سیریس سے ملنے میں واقعی دیر ہو جائے گی۔ ہیری نے سوچا کہ اگر وہ لوگ جلد ہی اپنی منزل تک نہیں پہنچے تو وہ مڑ کر واپس سکول کی راہ لے لے گا اور ہیگرڈ کو میڈم میکسم کے ساتھ چاندنی رات میں بھٹکنے کیلئے چھوڑ دے گا......

لیکن اسی وقت جب وہ جنگل سے اتنا دور تھے کہ وہاں سے سکول اور جھیل دکھائی دینا بند ہو جائے تو ہیری کو کچھ سنائی دیا۔ آگے کی طرف کچھ فاصلے پر کچھ لوگ چلا رہے تھے......اچانک کان کا پردہ پھاڑ دینے والی زبردست چنگھاڑ سنائی دی۔

ہیگرڈ میڈم میکسم کو درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس لے گیا اور وہاں پر رُک گیا۔ ہیری بھی ان کے قریب چلا آیا۔ ایک پل کیلئے

اسے لگا جیسے وہ آتش بازی پھوٹتے ہوئے دیکھ رہا ہو اور سامنے کھڑے لوگ پٹاخے چلا رہے ہوں......

لیکن اگلی ہی ساعت میں بے ساختہ اس کا منہ کھلا رہ گیا۔

'ڈریگن......'

ہولناک، دیوہیکل اور خونخوار دکھائی دینے والے چار مادہ ڈریگن ایک بڑے احاطے میں اپنے پچھلے پیروں پر کھڑی تھیں۔ وہ بری طرح چنگھاڑ رہی تھیں اور بادلوں کی طرح گڑگڑاہٹ پیدا کر رہی تھیں۔ ان کے کھلے، زہریلے دانتوں والے منہ سے آگ کے شعلے نکل کر سیاہ آسمان کو روشن کر رہے تھے۔ گردن کو سیدھا کر کے ان کی لمبائی کو شمار کیا جائے تو وہ پچاس فٹ لمبے ضرور ہوں گے۔ ان میں سے ایک ڈریگن چمکدار نیلے رنگ کی تھی۔ اس کے جسم پر موجود متعدد سینگ نہایت نوکیلے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ مادہ ڈریگن زمین پر کھڑے لوگوں کو دیکھ کر بری طرح غرا رہی تھی۔ دوسری مادہ ڈریگن سبز رنگت والی تھی۔ وہ اپنی پوری طاقت سے خود کو نرغے سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی اور زور زور سے پاؤں پٹخ رہی تھی۔ تیسری مادہ ڈریگن سرخ رنگ کی تھی۔ اس کے چہرے کے چاروں طرف سنہری کیلیں دکھائی دے رہی تھیں اور ان کے سب سے پاس کھڑی چوتھی ڈریگن سیاہ رنگ کی تھی۔ وہ باقی مادہ ڈریگن سے زیادہ بڑی اور خطرناک لگتی تھی۔

ان کے اردگرد کم از کم تیس جادوگر موجود تھے۔ ہر ڈریگن کے گرد سات آٹھ جادوگر کھڑے تھے اور اس پر قابو پانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہر ڈریگن کی گردن اور پاؤں کے چاروں طرف چمڑے کے موٹے پٹے بندھے ہوئے تھے۔ جادوگر ان سے بندھی ہوئی زنجیروں کو کھینچ رہے تھے۔ خوف کے مارے ششدر کھڑے ہیری نے سر اُٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا۔ اسے سیاہ مادہ ڈریگن کا بڑا سر دکھائی دیا جس کی آنکھیں باہر نکلی پڑی تھیں۔ ہیری کو یہ سمجھ نہیں آیا کہ وہ ڈر کی وجہ سے باہر نکلی ہوئی تھیں یا پھر غصے کی وجہ سے...... وہ بہت بھیانک انداز میں چنگھاڑ رہی تھی۔

''دور ہی رہنا، ہیگرڈ!'' باڑھ کے پاس کھڑے ایک جادوگر نے چیخ کر اسے متنبہ کیا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی موٹی زنجیر کو ایک طرف کھینچنے لگا۔ ''وہ بیس فٹ کے فاصلے تک آگ کے شعلے پھینک سکتی ہے۔ میں نے ہارن ٹیل کو چالیس فٹ تک شعلے پھینکتے ہوئے دیکھا ہے۔''

''اوہ...... کتنی لاجواب ہے......'' ہیگرڈ اشتیاق بھرے لہجے میں بولا۔

''کوئی فائدہ نہیں......'' ایک اور جادوگر چیختے ہوئے بولا۔ ''تین کی گنتی کے ساتھ تمام لوگ ایک ساتھ باکمال جادوئی کلمہ بولیں گے......''

ہیری نے دیکھا کہ یہ سنتے ہی ڈریگن کے تمام نگہبانوں نے اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکالیں۔

''ستوفائتم......''

وہ سب ایک ساتھ بولے اور سب کی چھڑیوں میں سے جادوئی کلمے کی روشنی نمودار ہوئی اور مادہ ڈریگن کے موٹی کھال کے ساتھ ٹکرا کر ستاروں کی مانند اچھلی۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کے سب سے نزدیک والی مادہ ڈریگن خطرناک طریقے سے اپنے پچھلے پیروں پر لڑکھڑائی۔ اس کے جبڑے خاموش غراہٹ میں چوڑے ہوگئے۔ اس کے نتھنوں سے آگ کے شعلوں غائب ہوگئے حالانکہ اب بھی وہاں سے دھواں اُٹھ رہا تھا۔ پھر وہ نہایت آہستگی کے ساتھ زمین پر ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ کئی ٹن وزنی ڈریگن زمین پر اتنی زوردار دھم کے ساتھ ساتھ گرے کہ آس پاس کے درخت تک لرز کر رہ گئے تھے۔

ڈریگن کے نگہبانوں نے اپنی اپنی چھڑیاں جھکا لیں اور گری ہوئی مادہ ڈریگن کے نزدیک جانے لگے۔ ہر ڈریگن کسی چھوٹے پہاڑ جتنی اونچی دکھائی دے رہی تھی۔ جادوگر تیزی سے ان کی زنجیروں کے بند چمڑے کے پٹوں پر کسنے لگے اور زمین پر گڑی ہوئی لوہے کی مضبوط کھونٹیوں سے ان کی زنجیریں باندھنے میں مصروف ہوگئے۔

''اور قریب سے دیکھو گی؟'' ہیگرڈ نے پرجوش لہجے میں میڈم میکسم سے کہا۔ وہ دونوں باڑھ کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے۔ ہیری بھی ان کے پیچھے پیچھے گیا۔ جس جادوگر نے ہیگرڈ کو پاس آنے سے خبردار کیا تھا وہ جب مڑا تو ہیری اسے فوراً پہچان گیا۔ وہ 'چارلی ویزلی' تھا۔

''ٹھیک ہو ہیگرڈ!'' وہ ہنستے ہوئے اس سے بات کرنے کیلئے پاس پہنچا۔ ''اب وہ پرسکون ہیں...... ہم نے انہیں یہاں لاتے ہوئے نیند کی دوا پلا دی تھی۔ یہ چاروں مادہ ڈریگن ہیں۔ ہم نے سوچا تھا کہ وہ یہاں رات کے سناٹے میں پرسکون رہیں گی اور کسی قسم کا شور شرابہ نہیں مچائیں گی لیکن جیسا تم نے دیکھا...... وہ یہاں آ کر بالکل خوش نہیں ہیں...... بالکل بھی نہیں!''

''یہ کس نسل کی ہیں چارلی؟'' ہیگرڈ نے سب سے قریب والی مادہ ڈریگن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ اس کی آنکھیں بس تھوڑی سی کھلی ہوئی تھیں۔ وہ ہیری کو اس کی کالی پلکوں کے نیچے زرد دھاری جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔

''یہ ہنگری کی ہارن ٹیل ہے یعنی خونخوار نوکیلے سینگوں والی ڈریگن......'' چارلی نے کہا۔ ''وہ سبز رنگ والی چھوٹی ڈریگن، جنوبی انگلستان کی ویلس گرین ہے۔ نیلے رنگ والی ڈریگن سویڈن کی شارٹ سناؤٹ ہے۔ اور وہ سرخ رنگ والی ڈریگن چین کی فائر بال کہلاتی ہے۔''

چارلی نے ارد گرد دیکھا۔ میڈم میکسم احاطے کے پاس سے بیہوش ڈریگن کو عجیب سی نظروں سے گھور رہی تھیں۔

''مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم انہیں بھی ساتھ لا رہے ہو ہیگرڈ!'' چارلی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''مقابلے میں حصہ لینے والے چمپئن کو یہ بات معلوم نہیں ہونا چاہئے تھی کہ اسے ایک ڈریگن کے ساتھ مقابلہ کرنا ہوگا...... وہ اپنی شاگرد کو یقیناً ہوشیار کر دیں گی...... ہے نا؟''

''ہم نے سوچا کہ انہیں ڈریگن دیکھنا اچھا لگے گا۔'' ہیگرڈ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ وہ اب بھی ڈریگن کو محبت بھری

نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''لگتا ہے کہ تم دونوں اس چاندنی رات میں تفریح کیلئے گھومنے نکلے ہو شاید!'' چارلی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''چار ڈریگن ......یعنی ہر ایک چمپئن کیلئے ایک ایک......'' ہیگرڈ نے مسکرا کر کہا۔ ''لیکن انہیں کرنا کیا ہوگا......ان سے مبازرتی مقابلہ؟''

''میرا خیال ہے چمپئن کو انہیں صرف پار کرنا ہوگا'' چارلی نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ ''کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے اس لئے ہم لوگ پاس ہی رہیں گے اور جادوئی کلمہ پڑھنے کیلئے اپنی چھڑیاں تیار رکھیں گے۔ انہوں نے ایسی مادائیں لانے کی ہدایت کی تھی جنہوں نے حال ہی میں انڈے دیئے ہوں۔ میں نہیں جانتا، انہوں نے ایسی مادائیں کیوں چاہیئے تھیں......لیکن میں تمہیں بتا دوں۔ خدا ہی اس پر رحم کرے جس کا مقابلہ ہارن ٹیل سے ہوگا، وہ بہت ہی خطرناک اور خونخوار ہے۔ اس کی دُم بھی اس کے سر جتنی ہی خطرناک ہے......دیکھو!''

چارلی نے ہارن ٹیل کی دُم کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس میں سرمئی رنگ کے چھوٹے چھوٹے سینگ باہر نکلے ہوئے تھے۔ اسی وقت چارلی کے پانچ ساتھی ہارن ٹیل کے نزدیک آگئے۔ وہ ایک کمبل میں گرد آلود انڈے لپیٹ رہے تھے۔ ہیگرڈ حسرت بھری نگاہوں سے انڈوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''میں نے انڈوں کو گن لیا ہے ہیگرڈ!'' چارلی نے سخت لہجے میں کہا پھر اس نے پوچھا۔ ''ہیری کیسا ہے......؟''

''ٹھیک ہے......'' ہیگرڈ نے کہا۔ وہ اب بھی انڈوں پر اپنی حسرت بھری نظریں جمائے ہوئے تھا۔

''امید ہے کہ اس مقابلے کے بعد وہ صحیح سلامت رہے گا'' چارلی نے سنجیدگی سے ڈریگن کے احاطے میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔ ''میری ممی کو یہ بتانے کی ہمت نہیں ہوئی کہ اس کا پہلا ہدف ایک ڈریگن سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ وہ پہلے ہی اس بارے میں بہت گھبرائی ہوئی ہیں......'' پھر چارلی نے اپنی ممی کی آواز کی نقل کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ اسے اس خبیث ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کی اجازت کیسے دے رہے ہیں؟ وہ ابھی بہت چھوٹا ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ میرے بچے پوری طرح محفوظ ہیں۔ میں نے سوچا تھا کہ عمر کی قید لازم ہوگی۔' روزنامہ جادوگر کے طویل اداریئے میں ہیری کے بارے میں پڑھنے کے بعد تو ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔ 'وہ اب بھی اپنے ممی ڈیڈی کی یاد میں روتا ہے۔ بیچارہ بچہ......مجھے تو یہ بات معلوم ہی نہیں تھی......''

ہیری نے کافی کچھ دیکھ اور سن لیا تھا۔ وہ یہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ ہیگرڈ کو اس کے جانے کا پتہ نہیں چلے گا۔ میڈم میکسم اور چار ڈریگن اس کا دھیان کھینچنے کیلئے کافی تھے۔ وہ دھیرے سے مڑا اور سکول کی طرف چلنے لگا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ پہلے مرحلے کے بارے میں جاننے سے اُسے خوشی ہوئی تھی یا نہیں......ایک طرح سے یہ اچھا ہوا تھا۔ پہلا صدمہ اب ختم ہو گیا تھا۔ اگر وہ منگل کے روز پہلی بار ڈریگن کو اپنے سامنے دیکھتا تو شاید پورے سکول کے سامنے بے ہوش ہو جاتا......لیکن شاید وہ اب بھی بے ہوش ہو جائے

گا......اس کے پاس صرف اس کی چھڑی ہوگی...... جو پچاس فٹ اونچے سینگوں والے اور آگ برسانے والے ڈریگن کے سامنے لکڑی کے ٹکڑے سے زیادہ کچھ نہیں ہوگی۔ اسے ڈریگن کو مات دینا ہوگی، سب کی نظروں کے سامنے......وہ یہ کام کیسے سرانجام دے پائے گا؟

ہیری اب تیزی سے چلنے لگا۔ وہ جنگل کے کنارے سے گھوم کر جانے لگا۔ اسے سیریس سے بات کرنا تھی۔ اب آتشدان کے سامنے پہنچنے کیلئے اس کے پاس صرف پندرہ منٹ باقی بچے تھے اور اس وقت کسی سے بات کرنے کیلئے اس کے من میں جس قدر بے تابی مچل رہی تھی اتنی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اسی وقت وہ اچانک کسی سے ٹکرا گیا۔ ہیری پیٹھ کے بل پیچھے جا گرا۔ اس کی آنکھوں پر عینک ترچھی ہوگئی تھی۔ اس نے تیزی سے اپنے غیبی چوغے کو اپنے چاروں طرف مضبوطی سے لپیٹ لیا۔ اسے قریب ہی سے ایک آواز سنائی دی۔ ''اووچ......کون ہے؟''

ہیری نے جلدی سے اپنے بدن پر نظر دوڑائی کہ غیبی چوغے نے اسے مکمل طور پر ڈھانپ رکھا ہے یا نہیں۔ وہ چپ چاپ وہیں پڑا رہا۔ وہ اس جادوگر کو محتاط نظروں سے دیکھ رہا تھا، جس سے وہ ابھی ابھی ٹکرایا تھا......اس نے اس کی بکری جیسی ڈاڑھی پہچان لی تھی۔ وہ پروفیسر کارکروف تھے۔

''کون ہے؟'' کارکروف نے دوبارہ پوچھا۔ وہ شک بھری نظروں سے اندھیرے میں چاروں طرف دیکھنے لگے۔ ہیری ایک دم بے سدھ ہوکر وہیں پڑا رہا۔ ایک منٹ کے بعد کارکروف نے فیصلہ کیا کہ وہ ضرور کسی غیبی جانور سے ٹکرا گیا ہوگا۔ وہ کمر کی اونچائی تک دکھائی دے رہے تھے۔ جیسے انہیں کسی کتے کے دکھائی دینے کی امید ہو۔ پھر وہ درختوں کے بیچ سے ہوتے ہوئے اسی طرف جانے لگے جدھر ڈریگن موجود تھے۔

بہت آہستگی اور احتیاط کے ساتھ ہیری دوبارہ اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ دوبارہ چلنے لگا۔ وہ اب دبے پاؤں پوری رفتار سے سکول کی طرف بھاگ رہا تھا۔

کارکروف کیا کر رہے تھے؟ اس بارے میں ذرا بھی شک نہیں تھا کہ وہ اپنے جہاز سے چوری سے باہر نکل کر یہ پتہ لگانے آئے تھے کہ پہلا ہدف کیا ہوسکتا ہے؟ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انہوں نے ہیگرڈ اور میڈم میکسم کو جنگل میں جاتے ہوئے دیکھ لیا......دور سے انہیں دیکھ لینا کچھ خاص مشکل نہیں تھا۔ اب کارکروف کو صرف آوازوں کی سمت میں ہی تو بڑھنا تھا۔ اس کے بعد میڈم میکسم کی طرح انہیں بھی پتہ چل جائے گا کہ چمپئن کو سب سے پہلے کس چیز سے مقابلہ کرنا تھا؟ ایسا لگ رہا تھا کہ منگل کو انجانے خطرے کا سامنا کرنے والا اکلوتا چمپئن سیڈرک ہی ہوگا......

ہیری سکول کے بالکل قریب پہنچ گیا تھا۔ وہ سامنے والے دروازے سے ہوتا ہوا سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ وہ بری طرح ہانپ رہا تھا لیکن اس نے اپنی رفتار کم نہیں کی تھی۔ آتشدان تک پہنچنے کیلئے اس کے پاس صرف پانچ منٹ سے بھی کم وقت بچا

تھا......

''بکواس......''اس نے فربہ عورت سے ہانپتے ہوئے کہا جو تصویر کے راستے کے سامنے اپنے فریم میں اونگھ رہی تھی۔

''اوہ......تو وہ تم کر رہے ہو!''فربہ عورت نے اپنی آنکھیں کھولے بغیر خوابیدہ آواز میں کہا۔ پھر تصویر سرک گئی اور راستہ کھل گیا۔ ہیری جست لگا کر اندر چلا گیا۔ ہال بالکل خالی تھا اور وہاں کوئی ناگوار بدبو نہیں پھیلی ہوئی تھی، اس لئے وہ جان گیا کہ ہرمائنی کو طلباء کو وہاں سے بھگانے کیلئے گوبر بم پھوڑنے کی نوبت پیش نہیں آئی تھی۔ یہ اس منصوبہ بندی کا حصہ تھا جس میں ہیری اور سیرس میں بات چیت کو خفیہ رکھنا مقصود تھا۔

ہیری نے غیبی چوغہ اتار دیا اور آگ کے سامنے ایک کرسی پر لڑھک گیا۔ کمرے میں تھوڑا اندھیرا تھا، صرف شعلوں کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ پاس کی میز پر 'سیڈرگ ڈیگوری ہیرو ہے' کے الفاظ والے بیجز آگ کی روشنی میں چمک رہے تھے، جنہیں کیریوی بھائیوں جادو سے بدلنے کی کوشش کرتے رہے تھے۔ ان پر اب بھی یہ لکھا ہوا تھا 'ہیری پوٹر زیرو ہے'۔ ہیری نے دوبارہ آگ کے شعلوں کی طرف دیکھا اور پھر وہ اچھل پڑا۔

شعلوں کے بیچ میں سیریس کا سر ابھرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اگر ہیری نے ویزلی گھرانے کے باورچی خانے میں مسٹر ڈیگوری کے سر کو اسی طرح نہ دیکھا ہوتا تو وہ بری طرح گھبرا چکا ہوتا۔ اسے دیکھ کر ہیری کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی جو کئی دنوں میں پہلی بار آئی تھی۔ وہ اپنی کرسی سے اُٹھا اور آتشدان کے قریب پہنچ کر بولا۔ ''سیریس! تم کیسے ہو؟''

سیریس کا حلیہ کافی بدلا ہوا دکھائی دے رہا تھا جب انہوں نے آخری بار ایک دوسرے کو دیکھا اور الوداع کہا تھا تو سیریس کا چہرہ دبلا پتلا اور دھنسا ہوا تھا اور اس کے لمبے سیاہ بال بے حد گندے تھے۔ لیکن اب اس کے بال چھوٹے اور صاف تھے، اس کا چہرہ گوشت سے بھر گیا تھا اور وہ تھوڑا جوان دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ وہ کافی حد تک ویسا ہی دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ اس کے ماں باپ کی شادی والی ایک متحرک تصویر میں دکھائی دے رہا تھا جو ہیری کی البم میں لگی ہوئی تھی۔

''میری فکر چھوڑو......تم اپنی بتاؤ......؟''سیریس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ہیری ایک پل کیلئے کہنے والا تھا کہ میں ٹھیک ہوں لیکن وہ ایسا نہیں کہہ پایا۔ اس سے پہلے کہ وہ خود کو روک پاتا۔ وہ تیزی سے باتیں کرنے لگا جو اس نے کئی دنوں سے نہیں کی تھیں۔ اس نے کہا کہ سب کو یہ یقین ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اس ٹورنامنٹ میں حصہ لے رہا ہے۔ ریٹا سٹیکر نے روزنامہ جادوگر میں اس کے بارے میں جھوٹ اور من گھڑت باتیں چھاپ دی ہیں۔ راہداریوں میں لوگ اسے طنز کرتے ہیں، طعنے دیتے ہیں اور رون تک اس کا یقین نہیں کر رہا ہے بلکہ وہ اس سے حسد کرنے لگا ہے......

''......اور اب ہیگرڈ نے مجھ دکھا دیا ہے کہ مجھے پہلے ہدف میں کیا کرنا ہے، سیریس! ہمیں خونخوار حقیقی ڈریگن کا سامنا کرنا ہوگا اور یہ کام میں کسی بھی طرح نہیں سرانجام دے سکتا،''اس نے اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

سیریس نے اسے پریشانی بھری نظروں سے دیکھا۔ ان آنکھوں میں اب بھی اژقبان کے دنوں کی دہشت بھری جھلک عیاں تھیں۔ ہیری کے بولتے وقت وہ ایک بار بھی بیچ میں نہیں بولا تھا لیکن اب اس نے کہا۔ ''ڈریگن سے تو ہم نبٹ سکتے ہیں ہیری! لیکن اس کے بارے میں ہم ایک منٹ بعد میں بات کریں گے...... میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے...... میں آگ کا استعمال کرنے کیلئے ایک جادوگر کے گھر میں چوری سے گھسا ہوں لیکن وہ کبھی بھی لوٹ سکتا ہے۔ مجھے تمہیں کئی چیزوں کے بارے میں خبردار کرنا ہے۔''

''کیسی چیزیں......؟'' ہیری کی برداشت اور کم ہوتی جا رہی تھی۔ غیر معمولی طور پر ڈریگن سے اور کیا برا ثابت ہو سکتا تھا؟

''کارکروف......!'' سیریس نے محتاط لہجے میں کہا۔ ''ہیری! وہ ایک مرگ خور ہے، تم جانتے ہو کہ مرگ خور کون ہوتے ہیں......؟''

''ہاں......وہ......کیا؟''

''وہ پکڑا گیا تھا اور میرے ساتھ اژقبان میں قید کاٹ رہا تھا لیکن اسے چھوڑ دیا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ اسی لئے ڈمبل ڈور اس سال ہوگورٹس میں ایک ایرور کو رکھنا چاہتے ہوں گے...... اس پر نظر رکھنے کیلئے۔ موڈی نے ہی کارکروف کو گرفتار کیا تھا۔ موڈی نے ہی اسے اژقبان بھجوایا تھا۔''

''کارکروف کو چھوڑ دیا گیا؟'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔ اس کا دماغ اس صدمے بھری خبر پر بھونچکا کر رہ گیا تھا۔ ''لیکن انہوں نے اُسے کیوں چھوڑا؟''

''اس نے محکمہ جادو کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا تھا۔'' سیریس نے دانت کٹکٹاتے ہوئے کہا۔ ''اس نے کہا کہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا ہے اور پھر اس نے وعدہ معاف گواہ بنتے ہوئے اپنے چند پرانے ساتھیوں کے نام بتا کر انہیں پھنسا دیا تھا اور خود آزاد ہو گیا...... اس نے اپنی جگہ پر کئی لوگوں کو اژقبان بھجوا دیا...... میں تمہیں بتا دوں...... وہ وہاں پر زیادہ اچھی شہرت کا حامل نہیں ہے اور میری معلومات کے مطابق آزاد ہونے کے بعد وہ اپنے سکول کے ہر طالبعلم کو ممنوعہ شیطانی تاریک جادو سکھا رہا تھا۔ اس لئے تم ڈرم سٹرانگ کے چمپئن سے پوری طرح ہوشیار رہنا......''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''لیکن...... کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ کارکروف نے ہی میرا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا؟ اگر انہوں نے ایسا کیا تھا تو وہ سچ مچ اچھی اداکاری کر لیتے ہیں۔ وہ اس بارے میں بہت زیادہ ناراض دکھائی دیئے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ مجھے سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے سے ہر طرح سے روکنا چاہتے ہوں۔''

''ہم جانتے ہیں کہ وہ بڑا منجھا ہوا اداکار ہے۔'' سیریس نے کہا۔ ''کیونکہ اس نے جادوئی محکمے کے سامنے ایسی بے بسی اور ندامت کا اظہار کیا تھا کہ وہ سب متاثر ہو کر اسے آزاد کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ دیکھو! میں روزنامہ جادوگر پر بھی پوری طرح نظریں رکھے ہوئے ہوں......''

''تم کیا...... پوری جادوئی دُنیا اس پر نظریں گاڑے ہوئے ہے۔'' ھیری نے اس اخبار کا نام سن کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''...... میں نے گذشتہ مہینے ریٹا سٹیکر کے اداریئے میں شائع ہوئی باتوں کے پیچھے چھپی ہوئی باتوں کو بھی سمجھ لیا ہے۔ ہوگورٹس آنے سے پہلے والی رات کو موڈی ہر حملہ کیا گیا تھا۔ ہاں! میں جانتا ہوں کہ ریٹا نے لکھا تھا کہ یہ موڈی کا وہم ہے۔'' سیریس نے جلدی سے کہا جب اس نے دیکھا کہ ھیری بیچ میں کچھ بولنے کیلئے منہ کھولنے والا تھا۔ ''لیکن مجھے ایسا نہیں لگتا بلکہ میرا خیال ہے کہ کسی نے اسے ہوگورٹس پہنچنے سے روکنے کی کوشش کی تھی۔ مجھے لگتا ہے کہ جس نے بھی ایسا کیا تھا، وہ جانتا تھا کہ اگر ہوگورٹس میں رہے گا تو اس کا کام بہت زیادہ مشکل ہو جائے گا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ کوئی بھی موڈی پر ہونے والے حملے کے معاملے میں زیادہ سنجیدگی اور باریکی سے چھان بین نہیں کرے گا۔ موڈی اجنبیوں کی بابت کئی مرتبہ محکمے کو شکایت کر چکا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اب بھی اصلی چیز دیکھ نہیں سکتا۔ یہ مت بھولو کہ موڈی محکمے کے سب سے قابل جادوئی محافظوں میں سے ایک تھے۔''

''تو تم ...... یہ کیا کہہ رہے ہو؟'' ھیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''کارکروف مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟ ......لیکن کیوں؟''

سیریس جھجکا۔

''میں کچھ بہت عجیب باتیں سن رہا ہوں۔'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''مرگ خوران دنوں کچھ زیادہ ہی فعال دکھائی دے رہے ہیں۔ انہوں نے کیوڈچ ورلڈ کپ میں ہنگامہ برپا کیا...... اور ان میں سے کسی نے آسمان پر تاریکی کا نشان بھی بنایا...... پھر کیا تم نے جادوئی محکمے کی اس جادوگرنی کے بارے میں سنا ہے جو لاپتہ ہوگئی ہے؟''

''برتھا جورکنس......؟'' ھیری نے کہا۔

''ہاں!...... وہ البانیہ میں غائب ہوئی تھی اور وہیں پر والڈی مورٹ کے موجود ہونے کی افواہ گرم ہے...... اور وہ جانتی ہوگی کہ جادوگری سہ فریقی مقابلے ہوگورٹس میں ہونے والا ہے...... ہے نا؟'' سیریس نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔

''ہاں! لیکن...... اس بات کی قطعی توقع نہیں ہے کہ وہ براہ راست والڈی مورٹ سے ٹکرا گئی ہوگی ہوگی...... ہے نا؟''

''سنو! میں برتھا جورکنس کو اچھی طرح جانتا تھا۔'' سیریس نے سنجیدگی سے کہا۔ ''وہ ہمارے دور میں ہی ہوگورٹس میں پڑھتی تھی۔ وہ تمہارے ڈیڈی اور مجھ سے کچھ سال آگے تھی۔ وہ کافی حد تک بیوقوف بھی تھی۔ وہ دوسروں کے معاملے میں بہت زیادہ دلچسپی لیتی تھی لیکن اس میں ذرا بھی عقل نہیں تھی۔ یہ اچھا ملاپ نہیں ھیری! میں تو یہ کہوں گا کہ اسے بڑی آسانی کے ساتھ کسی بھی جال میں پھنسایا جا سکتا ہے۔''

''تو...... تو کیا والڈی مورٹ کو ٹورنامنٹ کے بارے میں معلوم ہو چکا ہوگا۔'' ھیری نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ ''کیا تمہارا یہ مطلب ہے؟ کیا تمہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ کارکروف یہاں اسی کی ہدایت پر کام کر رہا ہے؟''

''میں نہیں جانتا۔'' سیریس نے دھیرے سے کہا۔''میں قطعی نہیں جانتا...... ویسے مجھے لگتا ہے کہ کارکروف، والڈی مورٹ کے پاس تب تک نہیں جائے گا، جب تک کہ اسے یقین نہ ہو جائے کہ والڈی مورٹ اتنا طاقتور ہو گیا کہ اس کی پوری طرح سے حفاظت کر سکے لیکن جس نے بھی تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈال ہے، اس نے ایسا کسی نہ کسی مقصد کے تحت کیا ہو گا۔ مجھے لگتا ہے کہ مقابلوں میں تم پر حملہ کرنا نہایت محفوظ اور آسان طریقہ ہے۔ ہر کسی کو یہ محض حادثہ ہی لگے گا۔''

''ایسا لگتا ہے کہ یہ عیارانہ منصوبہ بندی ہے۔'' ہیری نے اُداسی سے کہا۔''انہیں کچھ بھی نہیں کرنا پڑے گا۔ وہ تو بس پیچھے کھڑے رہیں گے اور ان کا کام ڈریگن ہی کر دیں گے۔''

''ٹھیک ہے...... ڈریگن!'' سیریس نے کہا اور اب وہ بہت جلدی جلدی بول رہا تھا۔''ایک طریقہ ہے ہیری! باکمال جادوئی کلمے کے چکر میں مت پڑنا...... ڈریگن بے حد طاقتور ہوتے ہیں اور ان میں اتنی ذہانت اور ضبط ہوتا ہے کہ صرف ایک جادوگر کے جادوئی کلمے سے بے ہوش نہیں ہوں گے۔ کم از کم چھ جادوگروں کے ایک ساتھ باکمال جادوئی کلمہ کے پڑھنے پر ہی وہ بے ہوش ہوتے ہیں......''

''ہاں! میں یہ جانتا ہوں...... میں کچھ ہی دیر پہلے ایسا دیکھا ہے۔''

''لیکن تم یہ کام تنہا سرانجام دے سکتے ہو۔'' سیریس نے سنجیدگی سے کہا۔''ایک طریقہ ہے اور تمہیں اس کیلئے ایک آسان جادوئی کلمے کی ضرورت ہے۔ بس......''

لیکن اسی وقت ہیری نے اسے خاموش رہنے کیلئے اپنا ہاتھ اُٹھا کر اشارہ کیا۔ اس کا دل اچانک اتنی زور سے دھڑکنے لگا جیسے وہ پھٹ جائے گا۔ اسے اپنے پیچھے بل دار سیڑھیوں پر کسی کے اترنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''جاؤ......'' اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔''جاؤ! کوئی آ رہا ہے......''

ہیری اُٹھ کر آگ کے ٹھیک سامنے کھڑا ہو گیا۔ اگر کسی نے سیریس کا چہرہ ہوگورٹس کی دیواروں کے اندر دیکھ لیا تو بہت ہنگامہ مچ جائے گا۔ جادوئی محکمہ فوراً حرکت میں آ جائے گا...... ہیری سے سیریس کے چھپنے کے خفیہ ٹھکانے کے بارے میں پوچھ گچھ شروع ہو جائے گی......

ہیری کو اپنے عقب میں آتشدان میں ہلکی سی کھٹ کی آواز سنائی دی اور وہ سمجھ گیا کہ سیریس جا چکا ہے۔ اس نے بل دار سیڑھیوں کے سرے کی طرف نگاہ دوڑائی۔ رات کو ایک بجے کون گھومنے نکلا تھا اور کس نے سیریس کو یہ بتانے سے روک دیا تھا کہ ڈریگن سے بچ کر کیسے نکلا جا سکتا ہے؟...... یہ رون تھا۔ اپنے کلیجی رنگ کے پھولوں والے پاجامے میں ملبوس رون چلتا ہوا ہیری کے سامنے آ کر رُک گیا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔

''تم کس سے باتیں کر رہے تھے؟'' اس نے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اس سے تمہیں کیا لینا دینا؟'' ھیری نے روکھے انداز میں غرا کر کہا۔ ''تم آدھی رات کو یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''میں سوچ رہا تھا کہ تم کہیں......'' رون نے بیچ میں رُک گیا اور اس نے اپنے کندھے اچکائے۔ ''کچھ نہیں! میں سونے جا رہا ہوں۔''

''تم میری جاسوسی کرنے تھے، ہے نا؟'' ھیری تیز آواز میں چیخا۔ وہ جانتا تھا کہ رون کو ذرا بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ کتنے غلط موقع پر آیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ رون نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی......اس پل اسے رون کی ہر چیز سے نفرت تھی، اس کے پاجامے کے نیچے جھانکتے ہوئے ٹخنوں سے بھی......

''رکاوٹ ڈالنے کیلئے معافی چاہتا ہوں۔'' رون بولا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔ ''مجھے معلوم ہونا چاہئے تھا تمہیں بیچ میں دخل اندازی بالکل پسند نہیں آئے گی۔ میں اب تمہیں اگلے انٹرویو کی تیاری اطمینان سے کرنے دوں گا......''

ھیری نے میز پر پڑے ہوئے بیجز میں سے ایک اُٹھایا اور پوری طاقت کے ساتھ ہال کے دوسرے کنارے کی طرف پھینک دیا۔ بیج ہوا میں اُڑتا ہوا رون کے ماتھے سے جا ٹکرایا اور اچھل کر دور جا گرا۔

''یہ لو......'' ھیری نے کہا۔ ''منگل کو اسے پہن لینا۔ تمہاری قسمت اچھی ہوئی تو تمہارے ماتھے پر بھی ایک نشان بن جائے گا...... یہی تو تم چاہتے تھے، ہے نا؟''

وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے قطعی امید نہیں تھی کہ رون اسے روکے گا۔ اگر رون اسے مکا مارتا تب بھی اسے کوئی پریشانی نہیں ہوتی لیکن رون اپنے کسی قدر اونچے پاجامے میں وہیں کھڑا رہا۔ ھیری بالائی منزل پر جا کر اپنے پلنگ پر کافی دیر تک لیٹا رہا اور غصے سے بھناتا رہا۔ اسے رون کے کمرے میں آنے کی آواز سنائی دی......

☆☆☆☆

بیسواں باب

پہلا ہدف

ہیری اتوار کی صبح اُٹھا اور بہت لاپروائی سے کپڑے پہننے لگا۔ اتنی لاپروائی سے کہ کچھ دیر بعد اسے یہ احساس ہوا کہ وہ اپنے پاؤں میں جرابوں کی بجائے ٹوپی پہننے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب اس نے بالآخر اپنے بدن پر صحیح کپڑے پہن لئے تو تو وہ جلدی سے ہرمائنی کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ وہ اسے بڑے ہال میں گری فنڈر کی میز پر مل گئی جہاں وہ جینی کے ساتھ بیٹھ کرناشتہ کر رہی تھی۔ ہیری کا کچھ کھانے کو بالکل دل نہیں کر رہا تھا۔ اس نے انتظار کیا، جب تک ہرمائنی نے دلئے کا آخری نوالہ حلق سے نیچے نہیں اتار لیا پھر وہ اسے کھینچ کر میدان کی طرف گھمانے کیلئے لے گیا۔ وہاں جھیل کے چاروں طرف دور تک گھومتے ہوئے ہیری نے ہرمائنی کو ڈریگن اور سیریس سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتایا۔ حالانکہ ہرمائنی کارکروف کے متعلق سیریس کے اندیشوں کی وجہ سے خوفزدہ ہوگئی تھی لیکن اس کا کہنا تھا کہ اس وقت ڈریگن کا معاملہ زیادہ اہم ہے۔

''پہلی پریشانی تو تمہارے منگل کی شام تک زندہ بچنے کی ہے۔ کارکروف کی پریشانی تو ہم بعد میں بھی مول لے سکتے ہیں۔'' اس نے بدحواسی کے عالم میں کہا۔

وہ تین بار جھیل کے چاروں طرف گھومے اور ڈریگن کو قابو میں کرنے والے کسی آسان جادوئی کلمے کو یاد کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ انہیں ایسا کوئی جادوئی کلمہ یاد نہیں آیا، اسی لئے وہ لائبریری میں چلے گئے۔ وہاں وہاں ہیری نے ڈریگن پر ملنے والی ہر کتاب نکال کر اپنی میز پر ڈھیر کر لی۔ کچھ دیر بعد وہ اور ہرمائنی کتابوں کے ڈھیر میں اپنے کام کے جادوئی کلمے کو تلاش کرنے میں مصروف ہو گئے۔

''سحر سے ناخن تراشنا...... چمڑی گلانے والا علاج ......اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یہ تو ہیگرڈ جیسے دیوانوں کیلئے ہے جو انہیں تندرست رکھنا چاہتے ہیں......''

''ڈریگن کو مارنا بہت مشکل ہے...... کیونکہ ان کی موٹی کھال میں قدیمی جادوئی تہہ موجود ہوتی ہے۔ اس جادو کو صرف بہت طاقتور جادوئی کلمات سے ہی زخمی کیا جا سکتا ہے......لیکن سیریس نے تو کہا تھا کہ ایک آسان جادوئی کلمے سے کام ہو جائے گا......''

''چلو کچھ آسان جادوئی کلمات کی کتابیں دیکھتے ہیں۔'' ہیری نے ایک کتاب پکڑتے ہوئے کہا جس کا عنوان تھا۔'ان لوگوں کیلئے جو ڈریگن سے بہت محبت کرتے ہیں!'

ہیری جادوئی کلمات کی کتابوں کا انبار لے کر واپس میز پر پہنچا۔ کتابوں کو نیچے رکھ کر وہ باری باری انہیں دیکھنے لگا۔ ہرمائنی اس کے پہلو میں بیٹھی ہوئی مسلسل بول رہی تھی۔ ''دیکھو! یہاں تبدیلی ہیئت کا جادوئی کلمات تو ہیں لیکن ڈریگن کا روپ بدلنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ جب تک کہ تم اسے کم خطرناک بنانے کیلئے اس کے زہریلے دانتوں کو چیونگم یا ایسی ہی کسی چیز میں نہ بدل دو...... جیسا اس کتاب میں لکھا تھا۔ مشکل یہ ہے کہ ڈریگن کی موٹی کھال کو چیرنا آسان نہیں ہے...... میں تو کہوں گی کہ اس کی تبدیلی ہیئت کرنا ہی سب سے اچھا رہے گا لیکن اتنے بڑے ڈریگن کو کسی دوسری چیز میں کیسے بدلا جاسکتا ہے؟...... تم سے یہ نہیں ہوگا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ پروفیسر میک گوناگل بھی یہ کام نہیں کر پائیں گی...... ہاں! تم خود پر جادوئی کلمہ پڑھ کر اپنا روپ ضرور تبدیل کر سکتے ہو۔ ہوسکتا ہے کہ اس سے تمہیں کچھ زیادہ قوت مل جائے لیکن ایسے جادوئی کلمات آسان نہیں ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ ہم نے کلاس میں اب تک ان کے بارے میں نہیں پڑھا ہے۔ میں تو ان کے بارے میں صرف اس لئے جانتی ہوں کیونکہ میں او ڈبلیو ایل (OWL) کے مشقی پرچہ جات کیلئے انہیں پڑھ رہی ہوں......''

''ہرمائنی!'' ہیری دانت بھینچ کر بولا۔ ''کیا تم تھوڑی دیر کیلئے چپ رہوگی؟ میں اپنی توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔''

ہرمائنی فوراً خاموش ہوگئی لیکن اس کے باوجود ہیری اپنا دھیان یکسو نہیں کر پایا۔ اس کے دماغ میں تو ہلچل مچی ہوئی تھی۔ وہ مضطرب اور پریشان لوگوں کے لئے کارآمد جادوئی کلمات کی فہرست کو گھورتا رہا، جس کے ابواب تھے، درندوں کے سر کے بال اتارنا...... لیکن ڈریگن کے بال نہیں ہوتے تھے...... پودینے کی مہک بھری سانس...... اس سے شاید ڈریگن کی آگ اگلنے کی قوت بڑھ جائے گی...... سینگ دار زبان...... اسی کی تو اسے ضرورت تھی، اس سے ڈریگن کو ایک اور ہتھیار مل جائے گا......

''اوہ نہیں! وہ دوبارہ آ گیا ہے۔ وہ اپنے جہاز پر کیوں نہیں پڑھتا؟'' ہرمائنی چڑتے ہوئے گھگیائی، جب وکٹر کیرم لنگڑاتے ہوئے اندر داخل ہوا اور ان دونوں پر ناگوار نظریں ڈالتا ہوا دور والے کونے میں کتابوں کے ڈھیر کے پاس بیٹھ گیا۔ ''چلو ہیری! ہم ہال میں واپس جاتے ہیں...... اس کی چوہیاں ایک ہی پل بعد یہاں کھی کھی کرتے ہوئے آجائیں گی......''

ایسا ہی ہوا...... جب وہ لائبریری سے باہر جارہے تھے تو انہیں کئی لڑکیاں پنجوں کے بل لائبریری کے اندر داخل ہوتی دکھائی دیں۔ ان میں سے ایک نے اپنی کمر میں بلغاریہ کا سکارف پہن رکھا تھا۔

☆☆☆☆

ہیری کو اس رات مشکل سے نیند آئی۔ جب وہ پیر کی صبح بیدار ہوا تو اس نے زندگی میں پہلی بار ہوگورٹس سے فرار ہونے کے بارے میں سوچا لیکن جب اس نے ناشتے کے وقت بڑے ہال میں چاروں طرف دیکھا اور اس بارے میں سوچا کہ سکول چھوڑنے کا

کیا مطلب ہوگا؟ تو وہ سمجھ گیا کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کرسکتا۔ یہ اکلوتی جگہ تھی جہاں اسے خوشی ملی تھی......اسے لگا کہ شاید وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ خوش رہ رہا ہوگا لیکن اسے اس وقت کی یاد نہیں تھی۔

آخر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ پرائیویٹ ڈرائیو میں جا کر ڈڈلی کے ساتھ رہنے سے بہتر یہ ہوگا کہ وہ یہیں رہ کر ڈریگن کا سامنا کرے۔ یہ فیصلہ لینے بعد وہ تھوڑا سا پرسکون ہوگیا تھا۔ اس نے اپنا ناشتہ مشکل سے ختم کیا (اس کا حلق اچھی طرح سے کام نہیں کررہا تھا) اس کے بعد جب وہ اور ہرمائنی اُٹھ کر کھڑے ہوئے تو اس نے دیکھا کہ سیڈرک ڈیگوری بھی ہفل پف کی میز سے اُٹھ رہا تھا۔ سیڈرک کو ڈریگن کے بارے میں معلوم نہیں تھا......وہ اکلوتا چمپئن تھا جسے یہ بات معلوم نہیں تھی کیونکہ میڈم میکسم اور پروفیسر کارکروف نے فلیور اور کیرم کو ڈریگن سے آگاہ کردیا ہوگا......

''ہرمائنی میں تم سے گرین ہاؤس میں ملوں گا۔'' ہیری نے کہا جب اس نے سیڈرک کو ہال سے نکلتے ہوئے دیکھ کر ایک فیصلہ کرلیا تھا۔''تم چلو! میں ابھی آتا ہوں۔''

''ہیری! تمہیں دیر ہوجائے گی، گھنٹی بجنے ہی والی ہے۔''

''تم فکر نہ کرو۔ میں ایک منٹ میں آتا ہوں، ٹھیک ہے؟''

جب تک ہیری سنگ مرمر کی سیڑھیوں کے پاس پہنچا، سیڈرک بالائی منزل پر پہنچ چکا تھا۔ اس کے ساتھ چھٹے سال کے بہت سارے دوست تھے۔ ہیری ان لوگوں کے سامنے سیڈرک سے بات چیت نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ ریٹا سٹیکر کے لکھے اداریئے کی باتیں سنا سنا کر اسے طعنے مارتے رہتے تھے۔ ہیری کچھ فاصلے پر رہ کر سیڈرک کا تعاقب کرتا رہا۔ سیڈرک جادوئی پرواز کے کلاس روم کی طرف جارہا تھا۔ اس سے ہیری کو ایک ترکیب سوجھی۔ سیڈرک سے کچھ پیچھے ٹھہر کر اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور محتاط انداز سے اس کی نوک سیڈرک کی طرف سیدھی کی۔

''پھاڑم گدم......''

ہیری کا نشانہ صحیح جگہ پر لگا اور سیڈرک کا بستہ پھٹ گیا۔ اس میں رکھی ہوئی چیزیں، چرمئی کاغذ، قلم اور کتابیں فرش پر گرتی چلی گئیں۔ پھر سیاہی کی بڑی دوات بھی زمین پر گری اور ٹوٹ گئی۔

''فکر مت کرو......'' سیڈرک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا جب اس کے دوست اس کی مدد کرنے کیلئے جھکے۔''سر فلنٹ وک سے کہہ دینا کہ میں بس آرہا ہوں، تم لوگ کلاس میں جاؤ۔''

ہیری کو اسی موقع کی تلاش تھی۔ اس نے اپنی چھڑی دوبارہ چوغے کے اندر رکھی اور سیڈرک کے دوستوں کے کلاس روم میں جانے کا انتظار کرنے لگا۔ ان کے جاتے ہی وہ تیزی سے سیڈرک کی طرف بڑھا۔ راہداری میں اب اس کے سیڈرک کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔

’’کیسے ہو؟‘‘ سیڈرک نے سر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جب وہ ’تبدیلی ہیئت کی مہارت یافتہ رہنما کتاب‘ اُٹھا رہا تھا جو سیاہی سے پوری طرح لتھڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ’’میرا بستہ نجانے کیسے پھٹ گیا...... بالکل نیا ہی تو تھا......‘‘

’’سیڈرک!‘‘ ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ’’پہلے ہدف میں ہمیں ڈریگن کو مات دینا ہوگی۔‘‘

’’کیا......؟‘‘ سیڈرک نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔

’’ڈریگن!‘‘ ہیری نے جلدی سے کہا تاکہ کہیں پروفیسر فلنٹ وک یہ دیکھنے کیلئے کمرۂ جماعت سے باہر نہ نکل آئیں کہ سیڈرک کہاں چلا گیا۔ ’’کل چار ڈریگن ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کیلئے ایک ڈریگن ہے اور ہمیں اسے مات دینا ہوگی۔‘‘

سیڈرک نے اسے گھور کر دیکھا۔ اتوار کی رات سے ہیری جس دہشت میں مبتلا رہا تھا، وہی اب سیڈرک کی بھوری آنکھوں میں بھی چمکنے لگی تھی۔

’’کیا تمہیں پورا یقین ہے؟‘‘ سیڈرک نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

’’سو فیصد!‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔‘‘

’’لیکن تمہیں یہ پتہ کیسے چلا؟...... ہمیں یہ بات معلوم نہیں ہونا چاہئے تھی......‘‘

’’اسے چھوڑو!‘‘ ہیری نے جلدی سے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے سچائی بتا دی تو ہیگرڈ مشکل میں پڑ جائے گا۔ ’’لیکن میں اکیلا ہی نہیں ہوں جسے یہ بات معلوم ہے، فلیور اور کیرم بھی اب تک یہ جان چکے ہوں گے...... کیونکہ میڈم میکسم اور پروفیسر کارکروف نے بھی ڈریگن دیکھ لئے ہیں۔‘‘

سیڈرک اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ اس کے ہاتھوں میں سیاہی سے لتھڑے ہوئے چرمئی کاغذ، قلم اور کتابیں تھیں۔ اس کا پھٹا بستہ اس کے کندھے پر جھول رہا تھا۔ اس نے ہیری کو شک بھری نظروں سے دیکھا اور اس کی آنکھوں حیرانگی و پریشانی کی چمک جھلکنے لگی۔

’’تم مجھے یہ کیوں بتا رہے ہو؟‘‘ اس نے پوچھا۔

ہیری نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔ اسے یقین تھا کہ اگر سیڈرک خود ڈریگن دیکھ لیتا تو یہ سوال نہیں پوچھتا۔ ہیری کسی تیاری کے بغیر اپنے برے سے برے دشمن کو بھی ان ڈریگن کے نہیں جانے دیتا...... ہاں! جب تک کہ وہ ملفوائے یا سنیپ نہ ہوں......

’’یہ بے ایمانی ہے، ہے نا؟‘‘ اس نے سیڈرک سے کہا۔ ’’اب ہم سب چمپئن جانتے ہیں۔ اب ہم سبھی برابری سطح پر آ گئے ہیں، ہے نا؟‘‘

سیڈرک اب بھی اسے شک آلود نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اسی وقت ہیری کو اپنے عقب میں ٹھک ٹھک کی جانی پہچانی آواز سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا کہ پروفیسر میڈ آئی موڈی نزدیکی کلاس روم سے باہر نکل رہے تھے۔

’’میرے ساتھ چلو، پوٹر!‘‘ وہ غرا کر بولے۔ ’’سیڈرک! تم اپنی کلاس میں جاؤ۔‘‘

ہیری نے خوفزدہ نظروں سے پروفیسر موڈی کو دیکھا۔ کیا انہوں نے ان دونوں کی باتیں سن لی تھیں؟

''پروفیسر موڈی! مجھے جڑی بوٹیوں کی کلاس میں جانا ہے......''

''اس کی فکر چھوڑو، پوٹر......میرے دفتر میں آؤ......''

ہیری ان کے پیچھے پیچھے چلا دیا۔ وہ سوچتا جا رہا تھا کہ اب اس کے ساتھ جانے کیا ہونے والا ہے۔ کہیں پروفیسر موڈی یہ تو نہیں جاننا چاہیں گے کہ اسے ڈریگن کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟ کہیں وہ ڈمبل ڈور کے پاس جا کر ہیگرڈ کے بارے میں تو نہیں بتا دیں گے یا پھر ہیری کو نیولے میں تو نہیں بدل دیں گے؟ ہیری نے سوچا کہ اگر وہ نیولا بن جائے تو اسے ڈریگن کو مات دینے میں زیادہ آسانی ہوگی۔ تب وہ بہت چھوٹا ہو جائے گا اور پچاس فٹ کی اونچائی سے ڈریگن اسے دیکھ نہیں پائے گا......

وہ پروفیسر موڈی کے پیچھے پیچھے ان کے دفتر میں پہنچ گیا۔ انہوں نے دروازہ بند کر لیا اور ہیری کی طرف مڑے۔ ان کی جادوئی اور قدرتی دونوں آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں۔

''تم نے ابھی ابھی بہت اچھا کام کیا ہے، پوٹر!'' پروفیسر موڈی نے آہستگی سے کہا۔

ہیری کو سمجھ میں نہیں آ پایا کہ وہ کیا جواب دے؟ کیونکہ اسے پروفیسر موڈی سے اس طرح کے رویئے کی بالکل امید نہیں تھی۔

''بیٹھ جاؤ......'' پروفیسر موڈی نے کہا۔

ہیری خاموشی سے بیٹھ گیا اور اپنے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ وہ پچھلے دو اساتذہ کے دور میں بھی اس دفتر میں آ چکا تھا۔ پروفیسر لاک ہاٹ کے زمانے میں دفتر کی دیواروں پر ان کی مسکراتی اور آنکھ مارتی ہوئی تصویریں ہر طرف ٹنگی ہوئی دکھائی دیتی تھیں اور چیزوں کی سجاوٹ دیکھنے کے لائق ہوتی تھی۔ جب پروفیسر لوپن یہاں رہتے تھے تو یہاں پر کوئی نہ کوئی پراسرار اور عجیب جادوئی جاندار رکھا رہتا تھا جس کے بارے میں وہ کلاس میں پڑھانا چاہتے تھے۔ بہرحال، اب اس دفتر میں بہت سی بے حد عجیب چیزیں بھری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے سوچا کہ پروفیسر موڈی ان چیزوں کا استعمال اس وقت کرتے ہوں گے جب وہ ایرور رہے ہوں گے......

ان کی میز پر ایک بڑا اور چٹخا ہوا کانچ کا لٹو رکھا ہوا تھا۔ اسے ہیری اسے دیکھتے ہی فوراً پہچان گیا تھا، وہ مخبر لٹو تھا۔ اس کے پاس بھی ایک مخبر لٹو تھا حالانکہ وہ پروفیسر موڈی کے مخبر لٹو کے مقابلے میں بہت چھوٹا تھا۔ ایک کونے میں ایک چھوٹی تپائی رکھی ہوئی تھی جس پر خمدار سنہری ٹیلی فون کے ایریل جیسی ایک چیز رکھی ہوئی تھی۔ اس میں سے دھیمی دھیمی بھنبھناہٹ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیری کے سامنے والی دیوار پر ایک آئینہ لٹکا ہوا تھا لیکن اس میں کمرے کا عکس دکھائی نہیں دے رہا تھا بلکہ اس کی جگہ اس آئینے میں سیاہ پرچھائیاں گھوم رہی تھیں جو واضح طور پر دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔

''تاریک جادو کو قابو کرنے والے میرے ہتھیار تمہیں پسند آئے؟'' پروفیسر موڈی نے کہا جو ہیری کو غور سے دیکھ رہے تھے۔

''وہ کیا ہے؟'' ہیری نے خمدار سنہری ایریل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''خفیہ حسیاتی سراغ رساں!'' وہ بولے۔ ''کسی کے جھوٹ بولتے ہی یہ کانپ اُٹھتا ہے...... ظاہر ہے کہ یہاں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے...... ہر طرف طلباء جھوٹ بولتے رہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا ہوم ورک کیوں نہیں کیا؟ جب سے میں یہاں آیا ہوں، یہ لگاتار کانپ رہا ہے۔ مجھے اپنے مخبر لٹو کو اس لئے بند کرنا پڑا کیونکہ اس کی سیٹی ہمیشہ بجتی ہی رہتی تھی۔ یہ بہت ہی انتہائی حساس اور دور رس ہے، یہ ایک میل سے بھی زیادہ فاصلے تک ہونے والی کسی بھی غلط چیز یا کام کو جھٹ سے پکڑ لیتا ہے۔'' انہوں نے غراتے ہوئے آگے کہا۔ ''ظاہر ہے کہ طلباء کے غلط کاموں کے علاوہ بھی یہ کئی اہم چیزیں پکڑ سکتا ہے......''

''اور وہ آئینہ کس لئے ہے؟''

''اوہ! یہ تو میرا دشمن پکڑ آئینہ ہے۔'' پروفیسر موڈی نے بتایا۔ ''اس میں میرے دشمن چاروں طرف منڈلاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جب تک کہ ان کی آنکھیں نہ دکھائی دے جائیں، تب تک مجھ پر کوئی مشکل نہیں آسکتی اور اُس وقت میں اپنا صندوق کھول لیتا ہوں......''

انہوں نے ہلکی سی روکھی ہنسی ہنستے ہوئے کھڑکی کے نیچے رکھے ایک بڑے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ صندوق میں ایک قطار میں سات چابیوں کے سوراخ دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے سوچا کہ اس کے اندر جانے کیا ہوگا؟ لیکن پروفیسر موڈی کا اگلا سوال اسے خیالوں کی دُنیا سے نکال کر حقیقت کی دنیا میں لے آیا تھا۔

''تو...... تم نے فیصلہ کر لیا کہ تم ڈریگن سے کیسے نبٹو گے؟''

ہیری جھجکا۔ اسے اسی بات کا اندیشہ تھا لیکن اس نے سیڈرک کو نہیں بتایا تھا اور حیرت انگیز طور پر پروفیسر موڈی کو بھی نہیں بتانے والا تھا کہ ہیگرڈ نے قوانین توڑے تھے۔

''ٹھیک ہے......'' پروفیسر موڈی نے بیٹھتے ہوئے اور گہری سانس بھرتے ہوئے اپنے لکڑی کے پیر کو پھیلایا۔ ''دھوکا دینا جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا لازمی جزو سمجھا جاتا ہے اور ایسا ہمیشہ سے ہوتا ہے۔''

''میں نے دھوکہ نہیں دیا......'' ہیری جلدی سے بولا۔ ''یہ تو محض ایک اتفاق تھا کہ مجھے پتہ چل گیا۔''

''لڑکے! میں تمہیں قصوروار نہیں ٹھہرا رہا ہوں۔'' پروفیسر موڈی مسکرا کر بولے۔ ''میں تو شروع سے ہی ڈمبل ڈور کو کہہ رہا تھا کہ چاہے جتنے ہی پاک اصول پسند بن جائیں لیکن کارکروف اور میکسم سے اس کی امید بالکل نہیں رکھی جاسکتی ہے، انہوں نے اپنے چمپئن کو اب تک ہر بات بتا دی ہوگی جو وہ بتا سکنے کی اہلیت رکھتے ہوں گے۔ وہ جیتنا چاہتے ہیں بلکہ یہ کہنا زیادہ اچھا رہے گا کہ وہ ڈمبل ڈور کو ہرانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ڈمبل ڈور بھی انسان ہی ہیں۔''

پروفیسر موڈی روکھی ہنسی ہنسنے لگے اور ان کی جادوئی آنکھ اتنی تیزی سے گھومنے لگی کہ ہیری کو اس کی طرف دیکھنے پر بھی دہشت کا احساس ہونے لگا۔

''تو...... کچھ سوچا کہ تم ڈریگن کو مات کیسے دو گے؟'' پروفیسر موڈی نے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے دوٹوک انداز میں کہا۔

''دیکھو! میں تمہیں اس کا طریقہ نہیں بتاؤں گا۔'' پروفیسر موڈی نے روکھے پن سے کہا۔ ''میں بے ایمانی نہیں کرتا۔ میں تمہیں بس عام سی سمجھ بوجھ کا مشورہ دے سکتا ہوں اور پہلی چیز یہ ہے کہ اپنی زبردست قوتوں کا لطف حاصل کرو۔''

''مگر میرے پاس کوئی ایسی قوت نہیں ہے جو ڈریگن کا مقابلہ کر سکے۔'' ہیری کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔ وہ ایسی بات نہیں کہنا چاہتا تھا۔

''بیوقوفوں جیسی باتیں مت کرو!'' پروفیسر موڈی غرا کر بولے۔ ''اگر میں کہتا ہوں کہ تمارے پاس قوت ہے، تو تمہارے پاس ضرور ہوگی۔ اس بارے میں اچھی طرح سوچو! تم بھلا کون سا کام آسانی اور مہارت کے ساتھ کر سکتے ہو؟''

ہیری نے سوچنے کی کوشش کی کہ ایسا کون سا کام تھا جو وہ نہایت عمدگی سے کر سکتا تھا؟ اس کا جواب بے حد آسان تھا......

''کیوڈچ......'' اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''لیکن اس سے کیا مدد......''

''بالکل صحیح......'' پروفیسر موڈی نے اسے سختی سے گھورتے ہوئے کہا اور ان کی جادوئی آنکھ نے گھومنا بند کر دیا۔ وہ بالکل ساکت ہوگئی تھی۔ ''میں نے سنا ہے کہ تم بہت عمدہ اُڑان بھرتے ہو۔''

''ہاں لیکن......'' ہیری نے انہیں گھور کر دیکھا۔ ''مجھے بھاری ڈنڈا لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔ میرے پاس تو صرف میری جادوئی چھڑی رہے گی......''

''میری دوسری عام سی صلاح یہ ہے۔'' پروفیسر موڈی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے زور دے کر کہا۔ ''جس چیز کی تمہیں ضرورت ہے، اسے پانے کیلئے کسی آسان اور عمدہ جادوئی کلمے کا استعمال کرو......''

ہیری نے ہونقوں کی طرح ان کی طرف دیکھا، اسے کس چیز کی ضرورت تھی؟

''دیکھو لڑکے!...... دونوں چیزوں کو جوڑ دو...... یہ کرنا کوئی خاص مشکل کام نہیں ہے۔'' پروفیسر موڈی سرگوشی نما انداز میں غرائے۔

اگلے ہی لمحے ہیری کو سمجھ آ گیا تھا۔ وہ اُڑنے میں مہارت یافتہ تھا، اسے ڈریگن کو مات دینا تھی۔ اس کے لئے اسے اپنے فائر بولٹ کی ضرورت تھی اور اپنے فائر بولٹ کیلئے اسے ضرورت تھی ہرمائنی کی......دس منٹ بعد ہیری گرین ہاؤس نمبر تین میں بھاگتے ہوئے پہنچا۔ ہیری نے پروفیسر اسپراؤٹ سے فوراً معذرت کی اور ان کے پاس سے نکلتے ہوئے ہرمائنی کے پاس پہنچ کر بولا۔

''ہرمائنی! مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔''

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں کیا کرنے کی کوشش کر رہی ہوں، ہیری؟'' اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ جس پھڑ پھڑاتی جھاڑی

کو وہ تراش رہے تھے اس کے اوپر اس کی آنکھیں پریشانی سے گول ہو گئیں۔

''ہرمائنی! مجھے کل دوپہر سے پہلے سحر آمیزی کا سبق ازبر کرنا ہے......''

☆☆☆☆

انہوں نے جم کر مشق کی، انہوں نے دوپہر کے کھانے کو بھی چھوڑ دیا تھا۔ وہ اس وقت بڑے ہال میں جانے کے بجائے ایک خالی کلاس روم میں چلے گئے۔ جہاں ہیری نے کئی چیزوں کو کمرے کی دوسری طرف سے اپنی طرف اُڑانے کی جان توڑ کوشش کی۔ اسے اس کام میں کافی مشکل پیش آرہی تھی۔ کتابیں اور قلم ہوا میں اُڑتے ہوئے کمرے میں نصف فاصلہ طے کرنے کے بعد دھڑام سے پتھر کے فرش پر گر جاتے تھے۔

''اپنی توجہ کو یکسو کرو......اپنی توجہ کو یکسو کرو، ہیری!''

''تمہیں کیا لگتا ہے؟ میں کیا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں؟'' ہیری نے غصے سے کہا۔ ''لیکن نجانے کیوں میرے دماغ میں ایک گندی سی بڑی ڈریگن بار بار آجاتی ہے......ٹھیک ہے میں دوبارہ کوشش کرتا ہوں......

مشق کرنے کیلئے وہ اپنی علم جوتش کی کلاس بھی چھوڑنا چاہتا تھا لیکن ہرمائنی نے صاف انکار کر دیا کہ وہ جادوئی علم الاعداد کا اہم پیریڈ کسی بھی صورت میں چھوڑ سکتی۔ ہرمائنی کے بغیر وہاں رُکنا بے معنی تھا، اس لئے ہیری کو مجبوراً ایک گھنٹے سے زیادہ وقت پروفیسر ٹراؤلینی کو برداشت کرنا پڑا جو آدھے گھنٹے تک کلاس کو یہ بتاتی رہیں کہ اس وقت برج سرطان میں مریخ کی تدریس سے ایسی صورت حال پیدا ہوئی ہے کہ جولائی کی ایسی گھڑی میں پیدا ہونے والے لوگوں کو دردناک اور اچانک موت کا صدمہ جھیلنے کا بہت زیادہ خطرہ ہوسکتا ہے۔

''اچھا! یہ تو بہت اچھی بات ہے۔'' ہیری نے زور سے کہا کیونکہ اسے بہت زیادہ غصہ آگیا تھا۔ ''بشرطیکہ میں گھسٹ گھسٹ کر نہ مروں......میں زیادہ دیر تک اذیت نہیں اُٹھانا نہیں چاہتا۔''

ایک پل کیلئے رون نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ ایسا لگا جیسے وہ ہنسنے والا ہو۔ اس نے کئی دنوں بعد ہیری سے نظریں ملائی تھیں لیکن ہیری اب رون سے اتنا چڑنے لگا تھا کہ اسے اس بات کی پرواہ نہیں تھی۔ کلاس کے باقی وقت میں ہیری اپنی میز کے نیچے چھوٹی چھوٹی چیزوں کو چھڑی کی مدد سے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتا رہا۔ ایک مکھی سیدھے اس کے ہاتھ پر آکر بیٹھ گئی تھی حالانکہ ہیری کو پوری طرح بھروسہ نہیں تھا کہ یہ جادوئی پرواز کا نتیجہ تھا یا پھر......وہ مکھی احمق تھی۔

علم جوتش کی کلاس کے بعد اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی تھوڑا سا کھانا کھایا اور پھر ہرمائنی کے ساتھ خالی کلاس روم میں چلا گیا۔ اساتذہ کی نظروں سے بچنے کیلئے اس نے غیبی چوغہ پہن لیا۔ وہ نصف شب تک سحر آمیزی کی مشق کرتے رہے۔ وہ وہاں مزید وقت گزار پاتے مگر وہاں پیوس نامی بھوت آگیا تھا۔ اسے یہ محسوس ہوا کہ ہیری یہ چاہتا ہے کہ اس کی طرف چیزیں پھینکی جائیں اس لئے وہ

ھیری کی طرف کرسیاں پھینکنے لگا۔ ھیری اور ہرمائنی جلدی سے کمرے میں باہر نکل گئے۔ وہ جانتے تھے کہ آواز سن کر فلیچ کسی بھی لمحے وہاں آ سکتا تھا۔ وہ گری فنڈر کے ہال میں آ گئے جواب بالکل خالی ہو چکا تھا۔

رات کو دو بجے ھیری آتشدان کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ اس کے آس پاس بہت ساری چیزوں کا انبار لگا ہوا تھا۔ جس میں کتابیں، قلمیں، کئی الٹی کرسیاں اور نیول کا مینڈک ٹریور شامل تھے۔ صرف آخری نصف گھنٹے میں ہی ھیری اشیاء کی جادوئی پرواز میں کامیاب ہو پایا تھا۔

''یہ سب سے بہتر ہے، ھیری! ...... پہلے سے زیادہ بہتر ہے۔'' ہرمائنی نے تھکے مگر مسرت آمیز لہجے میں کہا۔

''ہاں اب پتہ چل گیا کہ اگلی بار جب مجھے کسی کام میں مہارت حاصل کرنا ہوگی تو کیا کرنا ہے؟'' ھیری نے علم الرمل کی ڈکشنری ہرمائنی کی طرف پھینکتے ہوئے کہا تا کہ وہ دوبارہ کوشش کر سکے۔ ''مجھے ڈریگن سے خوفزدہ ہونا چاہئے ...... ٹھیک ہے نا!'' اس نے ایک بار پھر اپنی چھڑی اُٹھائی ...... ''ایکوشیم ڈکشنری ......''

بھاری بھرکم ڈکشنری ہرمائنی کے ہاتھ سے نکل کر ھیری کی طرف اُڑی اور ھیری نے اسے آسانی سے پکڑ لیا۔

''ھیری! مجھے لگتا ہے کہ اب تم سچ مچ اس کے ماہر بن چکے ہو۔'' ہرمائنی نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''بس یہ کل ساتھ دے جائے ......!'' ھیری فکرمندی سے بولا۔ ''فائر بولٹ ان چیزوں کی بہ نسبت بہت دور رہے گا ...... وہ سکول کے اندر ہوگا جبکہ میں باہر میدان میں رہوں گا ......''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' ہرمائنی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم اس پر واقعی توجہ مرتکز کرنے میں کامیاب رہو گے تو وہ ضرور آ جائے گی۔ ھیری! اچھا رہے گا کہ اب ہمیں تھوڑی دیر سو لینا چاہئے ...... تمہیں نیند کی ضرورت ہے۔''

☆☆☆☆

سحر آمیزی والے جادوئی کلمے کو سیکھنے کیلئے ھیری گذشتہ شام اتنا زیادہ محنت کر رہا تھا کہ اس کا خوف کافی حد تک مٹ گیا تھا۔ لیکن اگلی صبح بیدار ہوتے ہی وہ پوری شدت کے ساتھ واپس لوٹ آیا تھا۔ سکول کا ماحول کافی جوشیلا اور تجسس بھرا تھا۔ کلاسیں دوپہر سے پہلے ہی ختم ہونے والی تھیں تا کہ سبھی طلباء ڈریگن کا مقابلہ دیکھنے کیلئے باڑے تک پہنچ سکیں حالانکہ وہ یہ بات نہیں جانتے تھے کہ میدان میں پہنچنے کے بعد انہیں ڈریگن دکھائی دینے والے تھے۔

ھیری خود اپنے گرد و نواح کے تمام لوگوں سے بالکل الگ تھلگ محسوس کر رہا تھا۔ بھلے ہی اس کے پاس سے گزرتے ہوئے وہ اس کی حوصلہ افزائی کیلئے گڈ لک کہہ رہے ہوں یا پھر سرگوشیوں میں یہ کہہ رہے ہوں: 'ہم تمہارے لئے رومال تیار رکھیں گے، پوٹر!' وہ اتنا زیادہ گھبرایا ہوا تھا کہ اس نے سوچا کہیں ڈریگن کو سامنے دیکھتے ہی وہ اپنے ہوش حواس نہ کھو بیٹھے اور بوکھلا کر اپنے اردگرد موجود دیکھنے والے لوگوں پر جادوئی وار کرنے لگے۔

وقت بڑے عجیب طریقے سے گزرنے لگا۔ یہ لمبے لمبے ڈگ بھر رہا تھا۔ اسے لگا ایک پل وہ اپنی پہلی کلاس جادو کی تاریخ ایک مطالعہ، میں بیٹھا ہوا تھا اور دوسرے پل وہ دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال کی میز پر پہنچ گیا تھا۔ (صبح کہاں چلی گئی تھی؟ ڈریگن آخری گھنٹے میں کہاں چلے گئے تھے؟) اور پھر پروفیسر میک گوناگل بڑے ہال میں جلدی سے اس کی طرف آئیں۔ بہت سے طلباء کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔

''پوٹر! چمپئن کو میدان میں پہنچنا ہے...... تمہیں پہلے ہدف کیلئے تیاری کرنا ہے۔''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا کانٹا چھن کی آواز نکالتا ہوا پلیٹ میں گر گیا تھا۔

''گڈ لک ہیری!'' ہرمائنی نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔''

''ہاں!'' ہیری نے ایک ایسی آواز میں کہا جو اس کی نہیں لگ رہی تھی۔

وہ پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ بڑے ہال سے باہر نکلا۔ یہاں تک کہ وہ بھی آج کافی الگ دکھائی دے رہی تھیں۔ دراصل وہ بھی ہرمائنی جتنی ہی پریشان دکھائی دے رہی تھیں۔ اب وہ اس کے ساتھ پتھر کی سیڑھیوں پر نیچے اتریں اور نومبر کی سرد دوپہر میں باہر نکلیں تو انہوں نے ہیری کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

''خوفزدہ مت ہونا۔ بس اپنے دماغ کو قابو میں رکھنا......'' وہ بولیں۔ ''اگر حالات بگڑے تو انہیں سنبھالنے کیلئے جادوگر پاس ہی رہیں گے...... خاص بات یہ ہے کہ تم اپنی بھرپور کوشش کرنا۔ اگر تم ہار بھی گئے تب بھی کوئی تمہارے بارے میں بری رائے نہیں رکھے گا...... تم ٹھیک ہو نا؟''

''ہاں!'' ہیری نے خود کو کہتے ہوئے محسوس کیا۔ ''ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں۔''

وہ اسے جنگل کے کنارے پر گھوم کر ڈریگن کے احاطے کی طرف لے جا رہی تھیں لیکن جب وہ درختوں کے جھرمٹ کے پاس پہنچیں...... جہاں سے احاطہ نظر آتا تھا تو ہیری نے دیکھا کہ ڈریگن کے احاطے کو چھپانے کیلئے ایک بڑا شامیانہ لگا دیا گیا تھا تاکہ چمپئن کو ڈریگن نظر نہ آئیں۔

''تمہیں باقی چمپئن کے ہمراہ اس شامیانے میں جانا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے تھوڑی کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اپنی باری کا انتظار کرنا پوٹر! مسٹر بیگ مین اندر ہی ہیں...... وہ تمہیں بتائیں گے کہ کب کیا کرنا ہے؟...... گڈ لک!''

''شکریہ پروفیسر!'' ہیری نے کہا۔ اسے اپنی ہی آواز اجنبی لگ رہی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل اسے شامیانے کے دروازے کے قریب چھوڑ کر واپس لوٹ گئیں۔ ہیری شامیانے کے اندر داخل ہو گیا۔

فلیور ڈیلاکور ایک کونے میں لکڑی کی تپائی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ آج وہ ہمیشہ کی طرح پرسکون دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اس کا چہرہ تھوڑا زرد اور پسینے سے شرابور دکھائی دے رہا تھا۔ وکٹر کیرم معمول سے زیادہ بدمزاج دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو لگا کہ ایسا شاید

گھبراہٹ کے باعث ہوگا۔ سیڈرک ڈیگوری ادھر ادھر ٹہل کر وقت گزار رہا تھا۔ ھیری کے اندر آتے ہی سیڈرک دھیرے سے مسکرایا۔ ھیری بھی مسکرایا لیکن اسے احساس ہوا کہ اس کے چہرے کے چہرے عضلات سخت ہو گئے تھے، جیسے وہ یہ بھول گیا ہو کہ مسکرایا کیسے جاتا ہے؟

''ھیری...... بہت اچھے!'' مسٹر بیگ مین نے اسے دیکھ کر خوشی سے کہا۔ ''اندر آ جاؤ...... اندر آ جاؤ..... تھوڑی دیر آرام کر لو......''

زرد چہروں والے چمپئن کے درمیان کھڑے ہوئے بیگ مین کسی حد تک کارٹون جیسے لگ رہے تھے۔ انہوں نے آج پھر بھڑکیلا طوطیائی چوغہ پہن رکھا تھا۔

''اچھا تو پھر...... تمام چمپئن یہاں آ چکے ہیں۔'' انہوں نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''آپ لوگوں کو کچھ باتیں بتانا ہیں، جب دیکھنے والے شائقین اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں گے تو میں آپ کے سامنے یہ تھیلا کھولوں گا۔'' انہوں نے بینگنی رنگ کا ایک چھوٹا سا ریشمی تھیلا اُٹھا کر دکھایا'' ...... اس میں سے آپ نے اس چیز کا ننھا ماڈل چننا ہوگا جس کا آپ کو سامنا کرنا ہے۔ وہ سب الگ الگ اقسام کے ہیں۔ میں آپ کو کچھ اور بھی بتا تا ہوں ...... اوہ ہاں!...... آپ کا پہلا ہدف یہ ہے کہ آپ نے مقررہ جگہ سے ایک انڈے کو اُٹھا کر لانا ہے۔''

ھیری نے باقی چمپئن کی طرف دیکھا۔ سیڈرک نے یہ دکھانے کیلئے سر ہلایا کہ وہ بیگ مین کے الفاظ کا مطلب سمجھ گیا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک بار پھر شامیانے میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ اس کا چہرہ تھوڑا سبز دکھائی دے رہا تھا۔ فلیور ڈیلا کور اور وکٹر کیرم نے کسی قسم کی پریشانی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ شاید انہیں یہ لگ رہا ہوگا کہ اگر انہوں نے اپنا منہ کھولا تو انہیں قے ہو جائے گی۔ غیر معمولی طور پر ھیری کو تو ایسا ہی لگا تھا لیکن وہ لوگ تو اس خطرناک امتحان میں اپنی مرضی سے شامل ہوئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد انہیں شائقین کے وہاں پہنچنے کی آوازیں سنائی دینا شروع ہو گئیں۔ سینکڑوں افراد جوشیلے انداز میں باتیں کرتے اور ہنسی مذاق کرتے ہوئے شامیانے کے قریب سے گزرتے ہوئے محسوس ہوئے۔ ھیری شائقین کی بھیڑ سے خود کو اس طرح الگ محسوس کرنے لگا جیسے وہ کسی الگ سیارے کی مخلوق ہو۔ پھر ھیری کو لگا کہ ایک سیکنڈ بعد ہی ...... بیگ مین ریشمی بینگنی رنگ کے تھیلے کو کھولتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''پہلے خاتون ......'' انہوں نے فلیور ڈیلا کور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

فلیور نے تھیلے کے قریب پہنچ کر کانپتے ہوئے ہاتھ کو اس میں ڈالا اور ڈریگن کا چھوٹا ماڈل اس میں سے باہر نکالا۔ ویلس گرین...... اس کی گردن میں لٹکتے ہوئے کارڈ پر دو کا ہندسہ چمک رہا تھا۔ فلیور کے چہرے پر حیرانی کا نہیں بلکہ اطمینان کا تاثر جھلک رہا تھا جس سے ھیری سمجھ گیا کہ اس کا اندازہ صحیح تھا۔ مڈیم میکسم نے فلیور کو ڈریگن سے باخبر کر دیا تھا کہ پہلا ہدف کیا ہو سکتا ہے؟

یہی کیرم کے بارے میں بھی سچ تھا۔ اس نے سرخ چینی فائر بال کے ماڈل کو باہر نکالا۔ اس کی گردن میں لٹکتے ہوئے کارڈ پر تین

کا ہندسہ نمایاں تھا۔اس نے پلکیں تک نہیں جھپکائیں۔بس لگاتار زمین گھورتا رہا۔

پھر سیڈرک ڈیگوری نے بیگ میں ہاتھ ڈالا اور نیلے بھورے سویڈش شارٹ سناؤٹ کے ماڈل کو باہر نکالا، جس کی گردن میں لٹکتے ہوئے کارڈ پر ایک کا ہندسہ موجود تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ اب کیا باقی بچا ہے؟ اس نے اپنا ہاتھ ریشمی تھیلے میں ڈالا اور خطرناک سینگوں والے ہارن ٹیل کے ماڈل کو باہر نکالا، جس کی گردن میں موجود کارڈ پر چار کا ہندسہ چمک رہا تھا۔ جب اس نے ڈریگن کی طرف دیکھا تو ڈریگن نے اپنے پنکھ پھیلائے اور اپنے چھوٹے چھوٹے دانت دکھانے لگا۔

''تو ٹھیک ہے۔'' بیگ مین بولے۔''آپ سب کو ڈریگن کا جو ماڈل ملا ہے، آپ کو اسی کا سامنا کرنا ہوگا۔ان پر باریوں کی ترتیب کے ہندسے لکھے ہوئے ہیں۔آپ لوگوں کو اسی ترتیب سے باہر نکل کر ڈریگن کا سامنا کرنا ہوگا۔ٹھیک ہے؟ میں ایک پل بعد آپ لوگوں کو اکیلا چھوڑ کر چلا جاؤں گا کیونکہ مجھے کمنٹری کے فرائض بھی انجام دینا ہیں۔مسٹر ڈیگوری! آپ کو سب سے پہلے جانا ہے......بس سیٹی بجنے کی آواز سنتے ہی آپ باری باری شامیانے سے باہر نکل کر احاطے میں آجائیں گے......ٹھیک ہے؟......اوہ ہیری!......ایک منٹ سنو؟......ذرا باہر آؤ گے......''

''ار...... ہاں!'' ہیری نے کھوکھلی آواز میں کہا اور بیگ مین کے ساتھ شامیانے سے باہر چلا گیا۔ بیگ مین اسے درختوں کے جھنڈ کے قریب کچھ فاصلے پر لے گئے اور پھر اپنے چہرے پر چھائی ہوئی فکرمندی کو سمیٹنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

''ہیری سب کچھ ٹھیک ہے نا، کیا میں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہوں؟''

''ار......'' ہیری سٹپٹا کر بولا۔''نہیں...... مجھے کوئی مدد نہیں چاہئے۔''

''تمہارے دماغ میں کچھ چل رہا ہے کیا؟'' بیگ مین نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے کہا جیسے وہ کوئی سازش کر رہے ہوں۔ ''اگر تم چاہو......تو میں تمہیں کچھ ٹوٹکے سکھا سکتا ہوں۔'' انہوں نے اپنی آواز مزید دھیمی کر لی۔''تم سب سے چھوٹے چمپئن ہو ہیری!......اگر تمہیں کسی طرح کی مدد کی ضرورت ہو تو اشارہ کر دو......''

''نہیں'' ہیری نے جھٹ سے کہہ تو دیا تھا لیکن پھر اسے لگا کہ بیگ مین کو اتنے روکھے انداز میں جواب دینا برا لگ سکتا ہے، اسی لئے نے جلدی سے آگے کہا۔''نہیں! میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے......آپ کا بہت شکریہ!''

''کسی کو بھی پتہ نہیں چلے گا، ہیری!'' بیگ مین نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

''معاف کیجئے...... مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا اور یہ سوچنے لگا کہ اسے لوگوں سے یہی بات کیوں کہنا پڑ رہی ہے حالانکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ بہت گھبرایا ہوا تھا۔''میں نے ایک لائحہ عمل ترتیب دے دیا کہ میں......''

اسی وقت دور سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

''اوہ خدایا!...... مجھے بھاگنا پڑے گا۔'' بیگ مین گھبراہٹ سے بولے اور پھر نہایت سرعت سے چلے گئے۔

ہیری واپس شامیانے میں لوٹ آیا۔اس نے دیکھا کہ سیڈرک شامیانے میں سے باہر نکل رہا تھا۔اس کا چہرہ پہلے سے زیادہ زرد دکھائی دے رہا تھا جب وہ اس کے قریب پہنچا تو ہیری نے اسے 'گڈ لک' کہا لیکن اس کے منہ سے الفاظ کے بجائے صرف ایک ہنکار کی سی آواز نکلی تھی۔

ہیری شامیانے میں فلیور اور کیرم کے پاس چلا آیا۔ کچھ سیکنڈ بعد انہیں شائقین کا شور سنائی دیا جس کا مطلب یہی ہوسکتا تھا کہ سیڈرک احاطے میں پہنچ چکا ہے اور ڈریگن کے سامنے پہنچ چکا ہے......

شامیانے میں بیٹھ کر شائقین کا شور سننا بہت ہی ڈراؤنا تھا۔ یہ تو ہیری کے خواب وخیال سے زیادہ برا تھا۔ جب سیڈرک سویڈش کی شارٹ سیناؤٹ کو مات دینے کی کوشش کر رہا تھا تو شائقین چیخ رہے تھے...... چلا رہے تھے......اور آہیں بھر رہے تھے۔ کیرم اب بھی زمین کو گھورے جارہا تھا۔فلیور اب سیڈرک کی طرح شامیانے میں ادھر ادھر بے چینی سے ٹہلنے لگی تھی۔ ادھر بیگ مین کی کمنٹری کی وجہ سے ہیری کا ڈر مزید بڑھتا جا رہا تھا...... اس سے ہیری کے دماغ میں خوفناک مناظر گھوم رہے تھے۔ جب اس نے سنا۔ 'اووووہ...... بال بال بچا، بہت ہی قریبی حملہ تھا'......'وہ کتنا بڑا مشکل قدم اُٹھانے جا رہا ہے'......'چالاکی کا مظاہرہ......افسوس یہ کام نہیں آپایا'

اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ہیری کو کان پھاڑ شور شرابہ سنائی دیا، جس کا صرف ایک ہی مطلب ہوسکتا تھا کہ سیڈرک نے ڈریگن کو مات دے کر اس کا سنہرا انڈا اُٹھالیا ہے۔

''بہت ہی عمدہ مظاہرہ!'' بیگ مین نے چلا کر کہا۔''اور اب جج حضرات اس کیلئے سکور دکھائیں گے۔'' بیگ مین نے سیڈرک کے سکور نمبر نہیں بتائے تھے۔ ہیری کو لگا کہ جج حضرات تختیوں پر نمبر لکھ کر دکھا رہے ہوں گے۔

''ایک ہو گیا ہے اور اب تین باقی بچے ہیں......'' بیگ مین کی چلاتی ہوئی آواز سنائی دی جب سیٹی دوبارہ بجی۔''مس فلیور آپ کی باری ہے......''

فلیور سر سے پیر تک کانپ رہی تھی۔ جب وہ اپنی سر تان کر اور ہاتھ میں چھڑی پکڑ کر شامیانے سے باہر نکلی تو ہیری کے دماغ میں خوف کا غلبہ سیلاب کی مانند بہنے لگا۔اب شامیانے میں ہیری اور کیرم ہی باقی رہ گئے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے فاصلے پر الگ تھلگ کھڑے تھے اور ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔

وہی کمنٹری ایک بار پھر شروع ہوگئی......'اوہ مجھے تو یقین ہی ہورہا ہے...... یہ کام کافی سمجھداری کا ہے'۔انہوں نے بیگ مین کی خوشی بھری آواز سنی۔'اوہ!......خطرہ بس چھو کر نکلا ہے......اب ہوشیار رہنا پڑے گا......اوہ خدایا! میں نے سوچا تھا کہ اس سے کام بن جائے گا'

دس منٹ بعد ہیری کو ایک بار پھر شائقین کی تالیوں اور زوردار شور سنائی دیا۔فلیور بھی کامیاب ہوئی ہوگی۔ کچھ دیر رک خاموشی

چھائی رہی۔ ہیری نے سوچا، شاید جج حضرات، فلیور کے سکور نمبر دکھا رہے ہوں گے۔ پھر تیز تالیاں بج اُٹھیں ......اور پھر تیسری بار سیٹی کی آواز سنائی دی۔

''اب آ رہے ہیں مسٹر کیرم!'' بیگ مین خوشی سے چلائے اور کیرم لنگڑاتا ہوا شامیانے سے باہر نکل گیا۔ اب ہیری وہاں اکیلا رہ گیا تھا۔

اب اس کا دھیان اپنے بدن پر جا ٹھہرا جو عام حالات میں کبھی نہیں جاتا تھا۔ اسے لگا کہ اس کا دل اب زیادہ تیز دھڑک رہا تھا اور اس کی انگلیاں ڈر کے مارے سن پڑ چکی تھی ......لیکن وہ اپنے پیر سے دھیان ہٹا کر شامیانے کی دیواروں کو دیکھنے لگا اور شائقین کا شور سننے لگا، وہ بہت خوف اور اندیشوں کے بیچ گھرا ہوا تھا۔

تالیوں نے سرد ہوا کو نازک شیشے کی مانند توڑ ڈالا۔ کیرم نے اپنا ہدف پورا کر لیا تھا......اب کسی بھی پل ہیری کی باری تھی۔ ہیری اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے پاؤں کپکپا رہے تھے۔ وہ انتظار کرنے لگا۔ اور پھر اسے سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ وہ شامیانے سے دھیمے قدموں چلتا ہوا باہر نکلا۔ وہ احاطے کی لگی ہوئی باڑھ کے قریب جا رہا تھا تو اس کے ذہن میں دہشت کے سوا اور کچھ بھی باقی نہیں بچا تھا......

اس نے اپنے سامنے کی ہر چیز کو اس طرح دیکھا جیسے وہ کوئی بہت ہی انوکھا خواب دیکھ رہا ہو۔ سینکڑوں چہرے اشتیاق بھرے جذبات اور جوشیلی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ اس وقت وہیں موجود تھا جہاں کھڑے ہو کر اس نے رات کو ڈریگن کو دیکھا تھا۔ وہاں پر جادو سے ایک بڑا سٹیڈیم بنا دیا گیا تھا، جس میں شائقین بیٹھے یہ خطرناک مناظر دیکھ رہے تھے۔ احاطے کے دوسرے کنارے پر ہارن ٹیل موجود تھی۔ وہ اپنے انڈوں پر جھکی ہوئی تھی۔ اس کے لمبے چوڑے پر نصف کھلے ہوئے تھے اور اس کی شیطانی زرد آنکھیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اپنی سینگوں والی دُم کو لہرا کر پٹخ رہی تھی جس کی وجہ سے سخت زمین پر ایک گز لمبے نشان بن رہے تھے۔ شائقین کا ہجوم اب بہت زیادہ شور مچا رہا تھا۔ ہیری کو معلوم نہیں تھا کہ شائقین کا شور اس کی حوصلہ افزائی کیلئے تھا یا پھر اس کا تمسخر اُڑایا جا رہا تھا۔ دراصل اسے اس کی پرواہ ہی نہیں تھی۔ اب وہ کام کرنے کا وقت آ گیا تھا جو اسے انجام دینا تھا......اب اسے اپنے فائر بولٹ پر مکمل ارتکاز یکسو کرنا تھا۔ صرف وہی اسے نجات دلا سکتا تھا......

اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور زور سے جادوئی کلمہ پڑھا۔ ''ایکوشیم فائر بولٹ......''

اس نے انتظار کیا۔ اس کا پور پور امید اور انتظار کر رہا تھا......اگر یہ ترکیب کامیاب نہ ہوئی......اگر فائر بولٹ نہیں پہنچ پایا......تو کیا ہوگا؟ وہ ہر چیز کو جیسے دھند میں دیکھ رہا تھا۔ اسے احاطہ اور اپنے چاروں طرف کی تمام چیزیں دھند میں تیرتی ہوئی لگ رہی تھیں۔

اور پھر اسے فائر بولٹ کی سرسراہٹ سنائی دی۔ وہ اس کے پیچھے کی طرف تیز رفتاری سے اُڑتا ہوا آ رہا تھا۔ اس نے مڑ کر اسے دیکھا، اس کا فائر بولٹ بہاری ڈنڈا تاریک جنگل کے کنارے سے اُڑتا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ احاطے میں پہنچ گیا

اوراس کے پاس آ کر ہوا میں تیرتا ہوا ٹھہر گیا تا کہ وہ اس پر سوار ہو جائے۔ ہجوم اب اور بھی زیادہ قوت سے چیخنے چلانے لگا۔ بیگ مین چلا کر کچھ بول رہے تھے......لیکن ہیری کے کان صحیح طرح سے کام نہیں کر رہے تھے......اب کچھ بھی سننا اس کیلئے اہم نہیں تھا......اس نے اپنا پیر فائر بولٹ پر ڈالا اور زمین پر پاؤں مارتے ہوئے ہوا میں اُٹھ گیا۔ ایک پل بعد ایک معجزہ ہو گیا......

اب ہوا کے دوش پر اوپر اُڑ رہا تھا، ہوا اس کے بالوں کو چیرتی ہوئی نکل رہی تھی۔ شائقین کے چہرے سوئیوں سے بنے چھوٹے چھوٹے سوراخوں کی طرف دکھائی دینے لگے اور ہارن ٹیل کسی کتے جتنی چھوٹی دکھائی دینے لگی۔ اوپر پہنچنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ نہ صرف زمین کو اپنے پیچھے چھوڑ آیا ہے بلکہ ذہن پر قبضہ کئے ہوئے سارے ڈر خوف اور اندیشے بھی پیچھے چھٹ گئے تھے......وہ اپنے جانے پہچانے ماحول میں تھا......

یہ ایک اور کیوڈچ میچ تھا......محض ایک کیوڈچ میچ......اور ہارن ٹیل ایک مخالف ٹیم تھی۔ اس نے نیچے موجود انڈوں کی طرف دیکھا اسے ایک سنہری انڈا دکھائی دیا جو سرمئی رنگ کے دوسرے انڈوں کے بیچ میں پڑا چمک رہا تھا۔ یہ سبھی انڈے ڈریگن کے اگلے پیروں کے درمیان میں رکھے ہوئے تھے۔ ہیری نے خود سے کہا۔ ''ٹھیک ہے، دھیان بھٹکانے کا حربہ آزمانا ہوگا......چلو!''

اس نے غوطہ لگایا۔ ہارن ٹیل کا سر اس کی سمت میں گھوم گیا۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ کیا کرنے والی ہے۔ اس لئے وہ پوری قوت کے ساتھ مڑ گیا۔ ڈریگن نے آگ کا لمبا شعلہ ٹھیک اسی جگہ پر اگل دیا جہاں ہیری مڑنے سے پہلے موجود تھا......لیکن ہیری کو پرواہ نہیں تھی......یہ تو کیوڈچ میں بالجر جیسا تھا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں تھا......

''بہت عمدہ! وہ تو کمال کا اُڑ رہا ہے۔'' بیگ مین چلا کر بولے جب شائقین آنکھیں پھاڑ کر اس سنگین دفاع کو دیکھ کر چیخنے لگے تھے۔ ''مسٹر کیرم! کیا آپ دیکھ رہے ہیں؟''

ہیری اور اونچائی پر جا کر ایک دائرے میں اُڑنے لگا۔ ہارن ٹیل اب بھی اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کا سر اس کی لمبی گردن پر گھوم رہا تھا۔ ہیری نے سوچا، اگر ہارن ٹیل کا سر اسی طرح دائرے میں گھومتا رہے گا تو وہ یقیناً چکرا جائے گی......لیکن ہارن ٹیل کو زیادہ ستانا ٹھیک نہیں ہوگا، ورنہ وہ پھر آگ برسانے لگے گی۔

جیسے ہی ہارن ٹیل نے اپنے پنکھ کھولا، ہیری نیچے آ گیا لیکن اس بار اس کی قسمت اتنی اچھی نہیں تھی......وہ آگ کے شعلے سے تو بچ گیا تھا لیکن ہارن ٹیل کی دُم کی زد میں آ گیا جو اوپر اُٹھ گئی اور جب ہیری بائیں طرف مڑا تو سینگ دار نوکیلی دُم اس کے کندھے کو چھو کر نکل گئی جس سے اس کا چوغہ پھٹ گیا......اسے درد کی شدت کا احساس ہوا اور شائقین کی چیخیں اور آہیں نکل گئیں۔ لیکن زخم گہرا نہیں لگ رہا تھا......اب وہ ہارن ٹیل کے پیچھے کی طرف اُڑنے لگا اور اچانک اسے ایک حل دکھائی دیا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ ہارن ٹیل اُڑنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ اپنے انڈوں کی حفاظت کیلئے کافی فکر مند تھی حالانکہ وہ کسمسا رہی تھی اور ہل جل رہی تھی۔ اپنے پنکھ پھڑپھڑا کر وہ غصے کا اظہار کر رہی تھی۔ اس کی ڈراؤنی زرد آنکھیں بدستور ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اپنے

انڈوں سے زیادہ دور جانے سے کترا رہی تھی...... مگر ہیری کو اسے ایسا کرنے کیلئے مجبور کرنا ہی تھا، ورنہ وہ کبھی بھی انڈوں کے پاس نہیں پہنچ سکتا تھا۔ چالاکی اور ہوشیاری کا تقاضا یہ بھی تھا کہ وہ یہ کام پوری سمجھداری کے ساتھ احتیاط اور سست رفتاری سے انجام دے۔

وہ اُڑنے لگا...... پہلے ادھر پھر ادھر...... بالکل ویسے ہی جیسے سنہری گیند کی تلاش میں کیوڈچ میدان کے اوپر گھومتا رہتا تھا۔ وہ ہارن ٹیل کے زیادہ قریب نہیں آ رہا تھا کیونکہ اسے ڈر تھا کہ کہیں ہارن ٹیل پھر سے آگ نہ اُگل دے۔ لیکن پھر بھی وہ اتنا خطرہ ضرور مول لے رہا تھا تاکہ ہارن ٹیل کی آنکھیں ہیری پر جمی رہیں۔ ہارن ٹیل کا سر ادھر سے ادھر ڈگمگاتا رہا۔ وہ اسے اپنے اوپر پتلیاں چڑھا چڑھا کر دیکھتی رہی۔ اب اس کے دانت صاف دکھائی دینے لگے۔

ہیری اور اونچائی پر پہنچ کر اُڑنے لگا۔ ہارن ٹیل کا سر بھی مزید اوپر اُٹھ گیا۔ اس کی گردن اب پوری طرح تن چکی تھی۔ وہ اب بھی اپنا سر اسی طرح ہلا رہی تھی جیسے کوئی سانپ سپیرے کی بین کے سامنے جھوم رہا ہو......

ہیری کچھ فٹ اور اوپر ہوا۔ ہارن ٹیل پریشان ہو کر گرجی۔ ہیری اس کے لئے ایک مکھی کی طرح تھا جس کا وہ کچومر بنانا چاہتی تھی۔ اس کی دُم ایک بار پھر ہوا میں لہرائی لیکن اب ہیری اتنی زیادہ اونچائی پر تھا کہ سینگوں والی دُم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی...... اس نے ہوا میں آگ اُگل دی لیکن ہیری اس سے بآسانی بچ گیا۔ ہارن ٹیل کا جبڑا چوڑا ہو گیا......

''آجاؤ...... آجاؤ!'' ہیری بڑبڑایا اور اسے للچانے کیلئے اس کے بالکل اوپر دائرے میں اُڑنے لگا۔ ''آجاؤ...... شاباش...... آجاؤ...... مجھے پکڑو...... آجاؤ...... آجاؤ......''

ڈریگن نے کئی قدم پیچھے ہٹ کر اپنے سیاہ دیوہیکل پنکھ پوری طرح کھول کر پھڑپھڑائے جو کسی چھوٹے ہوائی جہاز جتنے چوڑے تھے...... اور پھر ہیری نے غوطہ کھایا۔ اس سے پہلے کہ ڈریگن پوری طرح سمجھ پاتی کہ ہیری نے کیا کیا ہے یا وہ کہاں غائب ہو گیا ہے؟ ہیری سرعت رفتاری سے زمین کی طرف آیا اور وہ ان انڈوں کی طرف بڑھ رہا تھا جن کی حفاظت اب ہارن ٹیل نہیں کر رہی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھ فائر بولٹ کے دستے سے ہٹا لئے اور اگلے ہی پل سنہری انڈے کو دبوچ لیا......

پھر وہ وقت گنوائے بغیر پوری رفتار کے ساتھ ہوا میں اوپر اُٹھا۔ وہ ایک بار پھر اوپر اُڑنے لگا۔ اب وہ ڈریگن سے ہٹ کر شائقین کے اوپر منڈلا رہا تھا۔ بھاری سنہری انڈہ صحیح سلامت اس کے بازوؤں میں محفوظ دبا ہوا تھا۔ تبھی اسے ایسا لگا جیسے کسی نے شائقین کے شور مچانے والا بٹن دبا دیا ہو۔ چیخوں، زوردار نعروں اور تالیوں کا سیلاب اس کے کانوں میں گھستا چلا گیا۔ اس کی سماعت میں پہلی بار شور و غل کا احساس پوری طرح بیدار ہوا۔ وہ حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخ رہے تھے اور زور زور سے تالیاں بجا رہے تھے۔ وہ بالکل کیوڈچ ورلڈ کپ جیسا ماحول بنا رہے تھے۔

''ذرا دیکھو تو سہی......'' بیگ مین کی پرجوش آواز اسے سنائی دی۔ ''ذرا دیکھو تو سہی...... ہمارا سب سے چھوٹا چمپئن اپنے انڈے تک سب سے جلدی پہنچ گیا ہے۔ اب مسٹر پوٹر کے جیتنے کی امید اتنی کم نہیں لگ رہی ہے جتنی کہ ہمیں پہلے محسوس ہو رہی تھی......''

ہیری نے اُڑتے ہوئے دیکھا کہ ڈریگن کے نگہبان ہارن ٹیل کو قابو میں کرنے کیلئے بھاگے چلے آ رہے تھے اور ڈریگن کے احاطے کے دروازے پر پروفیسر میک گوناگل، پروفیسر موڈی اور ہیگرڈ اس سے ملنے کیلئے آ رہے تھے۔ وہ سب اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلا رہے تھے۔ اتنے فاصلے سے بھی ان کی مسکراہٹ صاف دکھائی دے رہی تھی۔ وہ دوبارہ شائقین کے اوپر اُڑنے لگا۔ ہجوم کے شور کی وجہ سے اس کے کان کے پردے پھٹے جا رہے تھے۔ پھر وہ آرام سے زمین پر اتر آیا۔ کئی ہفتوں کے بعد اب پہلی بار اس کا دماغ ہلکا ہوا تھا...... اب اس نے پہلا ہدف پار کر لیا تھا...... وہ بالآخر زندہ بچ گیا تھا۔

جیسے ہی وہ اپنے فائر بولٹ سے نیچے اترا۔ پروفیسر میک گوناگل بولیں۔ ''بہت اعلیٰ پوٹر!'' وہ کسی کی بھی تعریف کم ہی کرتی تھیں اس لئے ان کے منہ سے نکلے جملے ہیری کو کسی بڑے اعزاز سے کم نہیں لگے تھے۔ اس نے دیکھا کہ اس کے کندھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ ''ججوں کے سکور نمبر تشکیل دینے سے پہلے تمہیں میڈم پامفری کے پاس پہنچنا ہوگا...... وہ ڈیگوری کا علاج کر رہی ہیں......''

''تم نے یہ کام کر دکھایا، ہیری!'' ہیگرڈ نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''تم نے پہلا ہدف پار کر لیا۔ وہ بھی ہارن ٹیل کے مقابلے پر...... تم نے چارلی کی یہ بات تو سن ہی لی ہوگی کہ ہارن ٹیل سب سے زیادہ خونخوار ہے......''

''شکریہ ہیگرڈ!'' ہیری نے جلدی سے اس کی بات کاٹتے ہوئے زور سے کہا تاکہ ہیگرڈ آگے بول کر یہ بھانڈا نہ پھوڑ دے کہ اس نے ہیری کو پہلے ہی ڈریگن کے بارے میں بتا دیا تھا۔

پروفیسر موڈی بھی بہت خوش دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی جادوئی آنکھ چاروں طرف ناچ رہی تھی۔

''آسان راستہ ہمیشہ کارآمد ثابت ہوتا ہے، پوٹر!'' وہ روکھی ہنسی مسکرا کر بولے۔

''پوٹر! چلو ابتدائی طبی امداد کا انتظام شامیانے میں ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے ہیری سے کہا۔ ہیری احاطے سے باہر چلا گیا۔ وہ ابھی بھی ہانپ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ میڈم پامفری دوسرے شامیانے کے دروازے پر کھڑی تھیں اور پریشان نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

''ڈریگن!'' انہوں نے حقارت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے ہیری کو اندر کھینچ لیا۔ شامیانے کئی وارڈوں میں بٹا ہوا تھا۔ اسے ٹاٹ کے پار سیڈرک کی پرچھائی دکھائی دی لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ سیڈرک کو زیادہ چوٹ نہیں لگی تھی۔ وہ اپنے پلنگ پر بیٹھا ہوا تھا۔ میڈم پامفری نے ہیری کے کندھے کا معائنہ کیا۔ اس دوران وہ غصے سے لگاتار بولتی جا رہی تھیں۔ ''پچھلے سال روح کھچڑ اور اس سال ڈریگن...... نہ جانے اگلے سال اس سکول میں کیا آئے گا؟ تم بہت خوش قسمت ہو...... زخم گہرا نہیں ہے...... لیکن اسے بھرنے سے پہلے اس کی صفائی کرنا پڑے گی۔''

انہوں نے زخم کو پیلی دوا میں ڈوبے پھاہے سے صاف کیا۔ زخم میں سے دھواں اُٹھا اور شدید درد ہوا لیکن پھر میڈم پامفری نے

اس کے کندھے پر اپنی چھڑی رکھ دی جس سے اس کا زخم فوراً مندمل ہو گیا۔

''اب ایک منٹ تک سکون سے بیٹھے رہو...... بیٹھو! جب میں کہوں گی تب سکور دیکھنے کیلئے باہر جانا۔ سمجھے!'' وہ جلدی سے شامیانے کی وارڈ سے باہر چلی گئی۔ ہیری کو سنائی دیا کہ وہ اگلے وارڈ میں سیڈرک کے پاس جا کر اس سے پوچھ رہی تھیں۔ ''اب کیسا لگ رہا ہے ڈیگوری؟''

ہیری چپ چاپ بیٹھنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ بہت زیادہ متجسس تھا۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ باہر کیا ہو رہا ہے لیکن وہ شامیانے کے دروازے تک پہنچ پاتا، اس سے پہلے ہی دو لوگ دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر گھس آئے۔ ہر مائنی اور اس کے ٹھیک پیچھے رون بھی تھا۔

''ہیری! بہت کمال کی کارکردگی دکھائی تم نے!'' ہر مائنی نے چہکتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے چہرے پر ناخنوں کی خراشوں کے نشان تھے کیونکہ اس نے ڈر کے مارے اپنا چہرہ نوچ لیا تھا۔ ''بہت ہی لاجواب...... بہت ہی لاجواب ہیری!''

لیکن ہیری تو رون کو دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ برف کی مانند سفید تھا اور وہ ہیری کی طرف ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ کوئی بھوت ہو۔

''ہیری!'' اس نے بہت گھمبیر لہجے میں کہا۔ ''جس نے بھی تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا...... مجھ...... مجھے لگتا ہے کہ وہ تمہاری جان لینا چاہتا ہے......''

ایسا لگ رہا تھا جیسے پچھلے کچھ ہفتوں سے جاری ناراضگی کبھی ہوئی نہیں تھی۔ ایسا لگا جیسے ہیری شعلوں کے پیالے سے اپنا نام نکالنے کے بعد رون سے پہلی بار مل رہا ہو۔

''اچھا! تو یہ بات تمہیں سمجھ میں آ ہی گئی؟'' ہیری نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ ''لیکن سمجھنے میں تمہیں کافی وقت لگ گیا، رون!''

ہر مائنی ان دونوں کے درمیان گھبرائی ہوئی کھڑی تھی۔ وہ کبھی ہیری کو تو کبھی رون کو دیکھ رہی تھی۔ رون نے اپنا منہ کھولا اور سوچنے لگا کہ کیا کہے؟ ہیری جانتا تھا کہ رون معافی مانگنے والا ہے لیکن اچانک اس نے یہ محسوس کیا کہ وہ رون کے معافی مانگنے والے الفاظ سننا نہیں چاہتا......

رون کے معافی مانگنے سے پہلے ہی ہیری نے کہا۔ ''چلو ٹھیک ہے!...... اب پرانی باتیں بھول جاؤ۔''

''نہیں...... مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا......''

''بس اب بھول جاؤ......!'' ہیری نے سختی سے کہا۔

رون اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور ہیری بھی جواباً مسکرا دیا۔ ہر مائنی رونے لگی۔

''اس میں رونے والی کیا بات ہے؟'' ہیری نے پریشانی سے پوچھا۔

''تم دونوں بہت گدھے ہو......'' وہ چیخ کر بولی۔ اس نے اپنے پیر زمین پر پٹخے اور اس کے آنسو اس کے چوغے پر ٹپکنے لگے۔

پھراس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی بھی اُسے روک پاتا۔ ہرمائنی نے ان دونوں کو جلدی سے گلے ملایا اور زور زور سے سبکیاں بھرتے ہوئے بھاگ گئی۔

''پاگل ہے......'' رون نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! چلو، وہ تمہارا سکور دکھانے والے ہوں گے۔''

اپنے سنہری انڈے اور فائر بولٹ کے ساتھ ہیری شامیانے سے باہر نکلا۔ ایک گھنٹہ پہلے وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اسے اتنی جلدی خوشی مل سکتی ہے۔ رون اس کی بغل میں تیزی سے باتیں کرتا جا رہا تھا......

''تم نے یہ کام سب سے عمدہ طریقے سے کیا۔ کوئی تمہارے آس پاس بھی نہیں آسکا۔ سیڈرک نے ایک عجیب انداز اپنایا تھا۔ اس نے ایک چٹان کی ہیئت کو بدل ڈالا تھا...... اس نے اسے کتے میں بدل دیا...... وہ کوشش کر رہا تھا کہ ڈریگن اس کے بجائے کتے کی طرف متوجہ ہو جائے۔ یہ بہت بڑا لا جواب تبدیلی ہیئت کا مظاہرہ تھا اور کسی حد تک کارگر بھی ثابت ہوا تھا کیونکہ سیڈرک نے انڈہ اُٹھا لیا لیکن سیڈرک جل بھی گیا تھا۔ ڈریگن نے تھوڑی ہی دور جانے کے بعد اپنا ارادہ بدل دیا اور یہ فیصلہ کیا کہ وہ کتے کے بجائے سیڈرک کا پیچھا کرے گا۔ وہ مشکل سے ہی بچ پایا تھا۔ اس کے بعد فلیور کی باری تھی۔ اس نے جادو کرنے کی کوشش کی۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ اسے مدہوش کرنے کی کوشش کر رہی تھی...... وہ کامیاب ہوگئی کیونکہ ڈریگن کی آنکھ لگ گئی تھی لیکن خراٹے لیتے ہوئے اس کے منہ آگ کے شعلے باہر نکلے اور پھر فلیور کے کپڑوں میں آگ لگ گئی...... اس نے اپنی چھڑی سے پانی نکال کر آگ بجھائی اور پھر کیرم کی باری آئی۔ تم یقین نہیں کرو گے کہ اس نے اُڑنے کے بارے میں سوچا تک نہیں تھا۔ تمہارے بعد شاید اسی نے یہ مرحلہ عمدگی سے طے کیا تھا۔ اس نے ڈریگن کی آنکھ میں کسی طرح کے جادوئی کلمے کا وار کیا۔ مشکل یہ رہی کہ ڈریگن درد کے مارے ادھر ادھر ڈگمگانے لگا اور اس نے اپنے آدھے انڈوں کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل ڈالا۔ اس کے لئے کیرم کے نمبر کاٹ لئے گئے کیونکہ اسے انڈوں کو کوئی نقصان نہیں ہونے دینا تھا......''

جب رون اور ہیری احاطے کے کنارے تک پہنچے تو رون نے گہرا سانس لیا۔ اب ہارن ٹیل کو لے جایا جا چکا تھا۔ ہیری کو دکھائی دیا کہ پانچ جج دوسرے کنارے پر اونچی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سونے سے مڑھی ہوئی کرسیوں ہوا میں اوپر اُٹھی ہوئی تھیں۔

''ہر جج دس میں سکور نمبر دے گا۔'' رون نے کہا۔ ہیری نے اوپر دیکھتے ہوئے پہلے جج کو دیکھا۔ میڈم میکسم، انہوں نے اپنی چھڑی ہوا میں لہرائی، اس سے ایک لمبے ربن جیسی کوئی سفید چیز اُڑی، جس نے گھوم کر خود کو آٹھ کے بڑے ہندسے میں بدل ڈالا۔

''برا نہیں ہے......'' رون نے کہا۔ جب شائقین نے تالیاں بجائیں۔ ''مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے تمہارے کندھے کے زخم کے نمبر کاٹ لئے ہوں گے......''

اس کے بعد مسٹر کراؤچ کی باری آئی۔ انہوں نے ہوا میں نو کا ہندسہ دکھایا۔

''بہت عمدہ......'' رون خوشی سے چلایا اور اس نے ہیری کی پیٹھ کو تھپتھپایا۔

پھر ڈمبل ڈور کی باری آئی۔ انہوں نے بھی نو کا ہندسہ سکور کیلئے منتخب کیا تھا۔ تماشائی اب پہلے سے زیادہ زور سے تالیاں بجانے لگے۔

لیوڈو بیگ مین نے پورے دس نمبر کا ہندسہ لہرایا۔

''دس......؟'' ہیری نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ ''لیکن...... مجھے تو چوٹ لگی تھی...... وہ یہ کیا کر رہے ہیں؟''

''ہیری شکایت مت کرو......!'' رون نے پر جوش انداز میں کہا۔

اور پھر کارکروف کی باری آئی۔ اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور ایک پل کیلئے رُکے اور پھر انہوں نے چھڑی سے ایک ہندسہ برآمد کیا...... چار!

''کیا......؟'' رون غصے سے چیخا۔ ''چار؟ گھٹیا آدمی...... تم نے کیرم کو تو پورے دس نمبر دیئے تھے......!''

لیکن ہیری کو پرواہ نہیں تھی۔ اگر کارکروف نے اسے صفر بھی دیا ہوتا تب بھی اسے پرواہ نہیں ہوتی۔ اس کی طرف سے رون کا غصہ ہی اس کیلئے سو نمبروں کے برابر تھا۔ ظاہر ہے کہ اس نے رون کو یہ نہیں بتایا تھا، لیکن جب وہ احاطے سے جانے کیلئے مڑا تو اس کا دل کافی ہلکا ہو چکا تھا اور یہ صرف رون کی بدولت ہی نہیں تھا...... تماشائیوں میں صرف گری فنڈر کے طلباء ہی تالیاں نہیں بجا رہے تھے۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ ہیری کس خطرناک چیز کا مقابلہ کر رہا ہے تو...... زیادہ تر طلباء سیڈرک کے ساتھ ساتھ اس کا بھی حوصلہ بڑھانے لگے...... اسے سلے درن کے طلباء کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اب وہ چاہے جو کہیں، وہ ان کے طعنوں کو تحمل کے ساتھ برداشت کر سکتا تھا۔

''تم پہلے درجے پر آ گئے ہو، ہیری! تمہارے اور کیرم دونوں کے نمبر برابر ہیں۔'' چارلی ویزلی نے مسکرا کر بتایا جو اس سے ملنے کیلئے تب تیزی سے قریب آیا جب وہ سکول کی طرف واپس جانے کا ارادہ کر رہے تھے۔ ''سنو میں جلدی سے جاتا ہوں، مجھے جا کر ممی کو الو بھیجنا ہے۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ انہیں پہلے ہدف کے بارے میں تفصیل بتاؤں گا...... لیکن یہ تو ناقابل یقین تھا...... اوہ ہاں! تمہیں یہ بتا دوں کہ تمہیں ابھی یہیں کچھ دیر اور رُکنا پڑے گا...... مسٹر بیگ مین نے مجھے کہا تھا کہ میں تمہیں کہہ دوں کہ وہ تمہیں چمپئن کے شامیانے میں طلب کر رہے ہیں......''

رون نے کہا کہ وہ باہر رُک کر ہیری کے لوٹنے کا انتظار کرے گا۔ ہیری دوبارہ شامیانے میں داخل ہو گیا۔ اب شامیانے بالکل ہی الگ تھلگ دکھائی دے رہا تھا۔ اب وہاں بڑا دوستانہ ماحول محسوس ہو رہا تھا۔ کسی قسم کا ہیجان اور بے چینی باقی نہیں رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا وہ اس کا پر تپاک انداز میں استقبال کر رہا ہو۔ وہ یاد کرنے لگا کہ ہارن ٹیل کو چکمہ دیتے ہوئے اسے کیسا محسوس ہو رہا تھا؟ پھر اس نے اس کا موازنہ اپنی باری کے لمبے انتظار سے بھی کیا...... دونوں کا کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ انتظار کی گھڑیاں مقابلے سے زیادہ بری تھیں۔

اس نے دیکھا کہ فلیور، کیرم اور سیڈرک تینوں ایک ساتھ شامیانے میں داخل ہوئے۔ سیڈرک کے چہرے کے ایک حصے پر نارنجی رنگ کی کریم کی موٹی پرت لگی ہوئی تھی تا کہ اس کی جلن ٹھیک ہو جائے۔ جیسے ہی اس کی نظر ہیری پر پڑی تو وہ مسکرایا۔ ''بہت اچھے، ہیری!''

''واقعی بہت عمدہ! آپ سبھی لوگوں نے اپنی مہارت کا عمدہ مظاہرہ کیا۔'' مسٹر بیگ مین نے شامیانے میں پھدکتے ہوئے کہا۔ وہ اتنے خوش دکھائی دے رہے تھے جیسے انہوں نے ابھی ابھی ڈریگن کو مات دی ہو۔ ''اب میں جلدی سے آپ لوگوں کو کچھ باتیں بتا دینا چاہتا ہوں۔ دوسرے مرحلے سے پہلے آپ کو آرام کرنے کا کافی وقت میسر رہے گا۔ دوسرا ہدف چوبیس فروری کی صبح نو بجے آپ کے سامنے ہوگا...... لیکن اس دوران ہم آپ لوگوں کو سوچنے کیلئے کچھ دے رہے ہیں...... آپ کو ان انڈوں میں لگے قبضے دکھائی دے رہے ہیں؟ آپ کو انڈوں کے اندر کے سراغ کو سمجھنا ہوگا۔ کیونکہ اسی سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ دوسرا ہدف کیا مقرر کیا گیا ہے؟ اور آپ کو اس کے لئے کیا تیاری کرنا ہے؟ سبھی لوگ میری بات سمجھ گئے؟...... اچھا اب آپ لوگ جا سکتے ہیں۔''

ہیری شامیانے سے باہر نکلا اور ایک بار پھر رون کے پاس پہنچ گیا۔ وہ دونوں باڑھ کے کنارے سے گھوم کر جانے لگے۔ چلتے ہوئے رون بہت تیزی سے باتیں بتا رہا تھا۔ ہیری یہ جاننے کیلئے کافی بے چین تھا کہ باقی چمپئن لوگوں نے کیا کیا تھا؟ جب وہ ان درختوں کے جھنڈ کے پاس پہنچے جہاں ہیری نے سب سے پہلے ڈریگن کی چنگھاڑ سنی تھی تو ایک جادوگرنی اچانک درختوں کے پیچھے باہر نکلی...... وہ ریٹا سکیٹر تھیں، آج وہ سبز رنگ کے لبادے میں ملبوس تھیں اور ان کی سرعت رفتار قلم ان کے ہاتھ میں پکڑی تھی۔

''بہت اعلیٰ ہیری!'' انہوں نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں اس ڈریگن کا مقابلہ کرتے وقت کیسا محسوس ہو رہا تھا؟ تمہیں سکور میں ناانصافی کئے جانے پر کیسا لگا؟ زیادہ نہیں بتانا چاہتے تو بھی چلو...... صرف دو لفظ ہی کافی ہوں گے۔''

''ہاں! میں آپ سے دو ہی لفظ کہنا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے کہا۔ ''خدا حافظ......''

اور پھر وہ رون کے ساتھ سکول کی شاندار عمارت کی طرف چل دیا۔

☆☆☆☆

اکیسواں باب

گھریلو خرس، تحریک آزادی

اس شام کو ھیری، رون اور ہرمائنی الّو گھر میں پگ وجیون کے پاس گئے تا کہ ھیری سیریس کو خط بھیج سکے۔ وہ سیریس کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ اس نے ڈریگن کو کیسے مات دی تھی؟ راستے میں ھیری نے رون کو بتایا کہ سیریس نے اس سے کارکروف کے بارے میں کیا کیا کہا تھا۔ حالانکہ پہلے تو رون کو یہ سن کر گہرا صدمہ پہنچا کہ کارکروف ایک 'مرگ خور' ہے لیکن جب تک وہ الّو گھر پہنچے تب تک رون کہنے لگا کہ انہیں اس بارے میں پہلے ہی شک ہو جانا چاہئے تھا۔

''یہ اچھی طرح سے میل کھاتا ہے، ہے نا؟'' اس نے کہا۔ ''یاد ہے ملفوائے نے ٹرین میں کیا کہا تھا؟ اس نے کہا تھا، اس کے ڈیڈی کی کارکروف سے دوستی ہے؟ اب پتہ چلا کہ ان کی دوستی کہاں ہوئی ہوگی؟ وہ شاید ورلڈ کپ میں بھی نقاب پہن کر ساتھ ساتھ ہی منڈلا رہے ہوں گے...... ویسے میں تمہیں ایک بات بتا دوں ھیری! اگر کارکروف نے تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا تو اب وہ سچ مچ خود کو بیوقوف تسلیم کر رہا ہوگا، ہے نا؟ اس کی چال کامیاب نہیں ہوئی، ہے نا؟ تمہیں صرف کھرونچ ہی لگی۔ ادھر آؤ...... اسے میں پکڑ لیتا ہوں......''

پگ وجیون خط پہنچانے کی بات سے اتنا جوشیلا دکھائی دینے لگا کہ وہ ھیری کے سر کے اوپر دائروی انداز میں اُڑنے لگا۔ وہ خوشی سے کلکاریاں بھر رہا تھا۔ رون نے اپنا ہاتھ بڑھا کر پگ وجیون کو پکڑا اور اس کی بے چینی پر قابو پانے کی کوشش کی، تب جا کر ھیری اس کے پیر میں خط باندھ پایا۔

''باقی ہدف اتنے خطرناک نہیں ہو سکتے۔ اس سے خطرناک ہدف بھلا کون سا ہو سکتا ہے؟'' رون نے بات جاری رکھی جب وہ پگ وجیون کو اُٹھا کر کھڑکی تک لے گیا۔ ''تم جانتے ہو...... مجھے لگتا ہے ھیری! تم یہ سہ فریقی ٹورنامنٹ جیت سکتے ہو۔ مجھے سچ مچ ایسا ہی لگتا ہے۔''

ھیری جانتا تھا کہ رون ایسا صرف اس لئے کہہ رہا تھا تا کہ وہ پچھلے کچھ ہفتوں کے اپنے سلوک کی تلافی کر سکے لیکن پھر بھی ھیری کو یہ سن کر اچھا لگا۔ بہر حال، ہرمائنی الّو گھر کی دیوار سے ٹیک لگائے رہی، اس نے اپنے بندھے ہاتھ کے ساتھ رون کو گھور کر دیکھا۔

’’ہیری کو ابھی ان مقابلوں میں کافی لمبا فاصلہ طے کرنا ہے۔ اگر یہ پہلا ہدف تھا تو مجھے تو یہی سوچ سوچ کر ہی گھبراہٹ ہو رہی ہے کہ باقی کے ہدف میں کون سے خطرات پوشیدہ ہوں گے؟‘‘ اس نے سنجیدہ لہجے میں درشتگی سے کہا۔

’’تم دھوپ کی چھوٹی سی کرن بھی نہیں ہو، ہے نا؟‘‘ رون نے کہا۔ ’’تمہیں اور پروفیسر ٹراؤلینی کو تو ایک ساتھ ہونا چاہئے تھا، ہے نا؟‘‘

اس نے پگ وجیون کو کھڑکی سے باہر اچھال دیا۔ پگ وجیون پہلے تو بارہ فٹ تک نیچے گرتا چلا گیا اور پھر وہ سنبھلا اور اوپر اُڑنے لگا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے پیر میں بندھا ہوا خط عام حالات کی نسبت کچھ زیادہ ہی وزنی تھا۔ ہیری نے سیریس کو کھل کر حالات کی تفصیل لکھی تھی۔ اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ وہ کس طرح اپنی جادوئی بہاری ڈنڈے پر مڑا اور غوطہ کھایا، پھر کیسے اس نے ہارن ٹیل کو چکمہ دے کر اپنا ہدف حاصل کیا تھا......؟

انہوں نے پگ وجیون کو اندھیرے میں اوجھل ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بعد رون بولا۔ ’’چلو ہیری! گری فنڈر ہال میں تمہاری جیت کی خوشی میں جشن کی تقریب ہونے والی ہے۔ فریڈ اور جارج اب تک باورچی خانے سے کھانے پینے کی ڈھیر سارا سامان لے آئے ہیں۔‘‘

کچھ ایسا ہی ہوا تھا...... جب وہ گری فنڈر ہال میں واپس پہنچے تو وہ تالیوں اور خوشی سے لرزنے لگا۔ وہاں پر لذیذ کیکوں کا پہاڑ دکھائی دے رہا تھا۔ ہر میز پر کدو کے جوش کے جگ اور بٹر بیئر کی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ لی جارڈن نے ڈاکٹر فیلب سٹر کی پھلجھڑیاں اور پٹاخے (جن پر لکھا تھا کہ گرمی نہیں کریں گے اور گیلے ہو کر بھی چلیں گے) چھوڑ دیئے۔ جس کی وجہ سے ہوا میں ستارے اور چنگاریاں تیر رہی تھیں۔ ڈین تھامس جو اچھی ڈرائنگ کر لیتا تھا، اس نے کچھ نئے بہترین بینر بنا دیئے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر میں ہیری کو ہارن ٹیل کے سر کے اوپر فائر بولٹ پر اُڑتے ہوئے دکھایا گیا تھا حالانکہ ایک دو بینروں میں سیڈرک کے سر کو آگ میں جلتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔

ہیری کھانا کھانے لگا۔ کافی عرصے بعد اسے یہ احساس ہو رہا تھا کہ اچھی طرح بھوک لگنا کیسا ہوتا ہے؟ وہ رون اور ہرمائنی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کتنا خوش تھا۔ رون اب پھر سے اس کے ساتھ تھا، اس نے پہلا ہدف پا لیا تھا اور اسے دوسرے ہدف کو انجام دینے کیلئے تین مہینے کا وقت مل چکا تھا۔

’’اوہ! یہ تو کافی وزنی ہے......‘‘ لی جارڈن نے سنہری انڈے کو اُٹھاتے ہوئے کہا، جسے ہیری نے ایک وسطی میز پر رکھ دیا تھا۔ اس نے انڈے کو اپنے ہاتھوں پر تولا۔ ’’اسے کھولو ہیری! چلو دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر کیا چھپا ہوا ہے؟‘‘

’’اُسے یہ سراغ خود ڈھونڈنا ہے!‘‘ ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ’’یہ مقابلے کا قانون ہے، کہ وہ کسی سے مدد نہیں لے سکتا۔‘‘

’’مجھے ڈریگن کو مات دینے کیلئے لائحہ عمل خود ہی تشکیل دینا تھا ہے، ہے نا؟‘‘ ہیری نے اتنی دھیمی آواز میں سرگوشی کی کہ صرف

ہرمائنی ہی اس کی بات کو سن سکے، وہ تھوڑی خجالت سے مسکرائی۔

''ہاں...... چلو اسے کھول کر دکھاؤ، ہیری!'' ایک ساتھ کئی طلباء نے اصرار کیا۔

لی جارڈن نے سنہری انڈہ اب ہیری کو تھما دیا تھا۔ ہیری نے اس کی درز میں اپنا ناخن ڈال کر اسے کھول دیا۔ یہ اندر سے کھوکھلا تھا اور پوری طرح سے خالی تھا...... لیکن جیسے ہی ہیری نے اسے کھولا اس میں سے ایک خوفناک آواز نکلی اور پورے ہال میں پھیلنے لگی۔ پورے ہال میں جیسے خوفناک چیخ گونج رہی تھی۔ ہیری کو لگا، یہ تو لگ بھگ سر کٹے نک کی جشن موت کی تقریب میں بھوتوں کے بھدی اور چیختی ہوئی موسیقی جیسی آواز تھی جو بھوتوں کا نغمہ نگار گروپ کلہاڑیوں اور برچھیوں سے پیدا کر رہا تھا۔

''اسے بند کرو، ہیری!'' فریڈ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر چیخا۔

''یہ کیا تھا......؟'' سمیس فنی گن نے انڈے کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا جب ہیری انڈے کو دوبارہ بند کر چکا تھا۔

''خطرناک چڑیل جیسی آواز لگ رہی تھی......شاید اگلی مرتبہ تمہیں چڑیلوں سے سابقہ پڑنے والا ہے، ہیری!''

''ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی پر خوفناک تشدد کیا جا رہا ہو۔'' نیول نے دھیمی خوفزدہ آواز میں کہا۔ جس کا چہرہ یکدم سفید پڑ چکا تھا اور اس کے ہاتھ سے کھانے کا نوالہ چھوٹ کر فرش پر گر گیا تھا۔ ''تمہیں شاید سفاک کٹ وار کا مقابلہ کرنا ہوگا......؟''

''نیول! بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔ سفاک کٹ جادوئی وار غیر قانونی ہے۔'' جارج نے کہا۔ ''وہ لوگ چمپئن پر سفاک کٹ جادوئی وار استعمال نہیں کریں گے۔ مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے کہ جیسے پرسی کوئی سریلا نغمہ گانے کی کوشش کر رہا ہو......شاید اس کے نہاتے ہوئے وقت میں اُس پر حملہ کرنا ہوگا، ہیری!''

''تمہیں کھٹی چٹنی چاہیئے ہرمائنی؟'' فریڈ نے کہا۔

ہرمائنی نے شک بھری نظروں سے اس پلیٹ کو دیکھا جو فریڈ اس کی طرف بڑھا رہا تھا۔ فریڈ مسکرایا۔ ''اس میں کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔'' اس نے کہا۔ ''میں نے اس کے ساتھ کچھ نہیں کیا ہے، تمہیں تو کسٹرڈ کریم سے ہوشیار رہنا ہے......''

نیول جو ابھی ابھی کسٹرڈ کریم کھا رہا تھا، وہ اس کے حلق میں اٹک کر رہ گئی اور اس نے اسے اگل کر باہر نکال دیا۔

''میں تو مذاق کر رہا تھا نیول......'' فریڈ نے ہنس کر کہا۔

ہرمائنی نے کھٹی چٹنی کی پلیٹ لے لی۔

''کیا تم یہ سارا سامان باورچی خانے سے لائے ہو؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''ہاں!'' فریڈ اس کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے بولا۔ اس نے کانپتی ہوئی آواز میں گھریلو خرس کی نقل اتاری۔ ''ہم آپ کیلئے کیا لا سکتے ہیں سر؟'' پھر وہ آگے بولا۔ ''وہ لوگ بہت دلچسپ ہیں...... اگر میں کہوں کہ مجھے بھنا ہوا ہاتھی چاہیئے تو وہ میرے لئے وہ بھی تیار کر سکتے ہیں۔''

''تم باورچی خانے میں جاتے کیسے ہو؟'' ہرمائنی نے معصومانہ انداز سے سوال کیا۔

''آسان ہے۔'' فریڈ بولا۔ ''پھولوں کی ٹوکری والی پینٹنگ کے پیچھے ایک چھپا ہوا دروازہ ہے۔ بس ناشپاتی میں گدگدی کر دو۔ اس سے وہ ہنسنے لگتی ہے اور پھر دروازہ......'' تبھی وہ رُک گیا اور ہرمائنی کی طرف شک بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ ''تم یہ کیوں پوچھ رہی ہو؟''

''بس علم میں اضافے کیلئے......'' ہرمائنی میں جلدی سے کہا۔

''کہیں تمہارا ارادہ وہاں جا کر گھریلو خرسوں کی ہڑتال کروانے کا تو نہیں ہے۔'' جارج نے کڑی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم کہیں اپنی تحریکی تنظیم کو چھوڑ کر اب انہیں سیدھے ہی بغاوت کرنے کیلئے تو اکسانا نہیں چاہتی ہو۔''

یہ سن کر کئی لوگ کھلکھلانے لگے۔ بہرحال، ہرمائنی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''انہیں تنگ مت کرنا اور ان سے یہ مت کہنا کہ انہیں آزاد ہو کر تنخواہ لینی چاہئے۔ وہ لوگ کھانا بنانا چھوڑ دیں گے۔'' فریڈ نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا۔

تبھی سب لوگوں کا دھیان نیول کی طرف مبذول ہو کر رہ گیا کیونکہ اب اس کے جسم پر پنکھ نکل آئے تھے۔

''اوہ...... معاف کرنا نیول!'' فریڈ ہنسی کے قہقہے کے درمیان میں چلا کر بولا۔ ''میں بھول گیا تھا...... ہم نے کسٹرڈ کریم پر ہی جادو کیا تھا......''

بہرحال، ایک ہی منٹ بعد نیول کے پنکھ جھڑ گئے۔ پنکھ جھڑنے کے بعد وہ بالکل صحیح سلامت دکھائی دینے لگا۔ وہ بھی اب سب کے ساتھ مل کر ہنسنے لگا۔

''کنگنی کریم......'' فریڈ جوشیلے انداز میں چلا کر بولا۔ ''جارج اور میں نے بنائی ہے...... ایک کنگنی کریم کی قیمت سات سکل ہے کون خریدنا چاہتا ہے۔''

آخرکار رات کو ایک بجے ہیری، رون، نیول، سمیس اور ڈین تھامس اپنے کمرے میں چلے گئے۔ اپنے پلنگ کے پردے کھینچ کر بند کرنے سے پہلے ہیری نے ہنگری کی ہارن ٹیل کے چھوٹے ماڈل کو اپنے پلنگ کے پاس والی میز پر رکھ دیا جونہی اس نے جمائی لی اور اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ ہیری نے اپنے پلنگ کے پردے گراتے ہوئے سوچا۔ 'دراصل ہیگرڈ کی بات میں وزن ہے...... ڈریگن اتنے برے نہیں ہوتے ہیں......'

☆☆☆☆

دسمبر کا آغاز ہوگورٹس میں سرد ہوا اور برف کی سفید تہوں سے ہوا۔ بلند و بالا سکول کی عمارت میں موسم سرما میں کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تیز اور ٹھنڈی ہوائیں آتی تھیں۔ بہرحال، اس کی موٹی ٹھوس دیواروں اور آگ سے دہکتی ہوئی انگیٹھیوں سے بڑی راحت ملتی

تھی۔ ہیری جب بھی جھیل میں لنگر انداز اور تیز ہواؤں سے ہچکولے کھاتے ہوئے ڈرم سٹرانگ کے بادبانی جہاز کے قریب سے گزرتا تھا تو وہ بے ساختہ سکول کے اندرونی ماحول کی گرمائی اور سکون پر ہمیشہ شکرانے کے کلمات کہہ اُٹھتا تھا۔اس نے سوچا کہ بیاوکس بیٹن سکول کا کارواں بھی شدید سردی سے نبٹ رہا ہوگا۔اس کا دھیان اس طرف بھی گیا کہ ہیگرڈ، میڈم میکسم کے اُڑنے والے دیوہیکل گھوڑوں کو ان کا پسندیدہ جو کے پانی والا مشروب دے رہا تھا۔جس کی ناگوار بدبو اصطبل کے کونے میں بنے ہوئے گندے نالے سے ہمیشہ اُٹھتی رہتی تھی۔اس بدبو سے جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی پوری کلاس تھوڑی مدہوش ہو جاتی تھی۔ یہ اچھی بات نہیں تھی کیونکہ وہ اب بھی بھیانک سقرطوں کی دیکھ بھال کر رہے تھے اور انہیں اپنے دماغ کو ہوشیار رکھنے کی ضرورت تھی۔

''ہمیں معلوم نہیں ہے کہ وہ سرمائی نیند میں جاتے ہیں یا نہیں......؟'' ہیگرڈ نے اگلی کلاس میں کدوؤں کے ہوادار باغیچے میں کانپتے ہوئے طلباء کی طرف دیکھ کر کہا۔''ہمیں یہ پتہ لگانا ہے کہ انہیں سرمائی نیند پسند ہے یا نہیں......اس لئے ہم انہیں ان صندوقوں میں منتقل کر دیتے ہیں......''

اب صرف دس ہی دھماکے دار سقرط باقی بچے تھے۔ظاہر ہے کہ ان کی ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی خواہش کھلی فضا میں سیر وتفریح کے باوجود بھی ختم نہیں ہو پائی تھی۔اب وہ چھ فٹ تک لمبے ہو چکے تھے۔ان کی موٹی کھال، طاقتور پیر، آگ لگانے والا سر، ان کے ڈنک اور ان کی چوسنی جیسا منہ......ان سب چیزوں کی وجہ سے سقرط بے حد خوفناک دکھائی دیتے تھے۔ہیری نے آج تک ان سے بدصورت اور ڈراؤنے جاندار اپنی زندگی میں نہیں دیکھے تھے۔سب طلباء نے ہیگرڈ کی بات سن کر ان بڑے صندوقوں کی طرف دیکھا جو ہیگرڈ باہر نکال کر لایا تھا۔ان سب میں تکیے اور موٹے لحاف بچھے ہوئے تھے۔

''ہم انہیں ان صندوقوں میں جانے کیلئے للچائیں گے۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔''اور ڈھکن بند کر دیں گے۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے؟''

لیکن جلدی ہی انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ سقرط سرمائی نیند کو بالکل پسند نہیں کرتے تھے اور انہیں تکیے اور لحافوں والے صندوقوں میں بند ہونا قطعی پسند نہیں تھا۔

''خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے......کوئی اپنی جگہ سے نہ ہلے......'' ہیگرڈ جلدی سے چیخا۔وہ اس لئے چلا رہا تھا کہ سقرط کدو کے باغیچے میں چاروں طرف تباہی مچانے لگے تھے،انہوں نے لکڑی کے صندوقوں کے پرخچے اُڑا کر رکھ دیئے تھے۔پورا باغیچہ لکڑی کے سلگتے ہوئے ٹکڑوں سے بھر چکا تھا۔کلاس کے زیادہ تر بچے جن میں ملفوائے، کریب اور گوئل سب سے آگے تھے......بھاگ کر پچھلے دروازے سے ہیگرڈ کے جھونپڑے میں گھس چکے تھے اور انہوں نے اندر سے دروازہ بھی بند کر لیا تھا۔بہرحال، ہیری، رون اور ہرمائنی ان گنے چنے طلباء میں سے تھے جو باہر رہ کر ہیگرڈ کی مدد کر رہے تھے۔انہوں نے مل کر نو سقرطوں کو پٹخ کر باندھ لیا تھا۔حالانکہ اس کوشش میں وہ کئی جگہ سے جھلس گئے تھے اور ان کے بدن پر کافی خراشیں بھی آئی تھیں۔اب صرف ایک ہی سقرط باقی رہ گیا

تھا جو آزاد تھا۔

''اسے مت ڈراؤ......'' ہیگرڈ چیخ کر بولا۔ جب رون اور ہیری نے اپنی چھڑیوں سے آگ کی چنگاریاں سقرط کی طرف پھینکیں۔ وہ اب اپنا ڈنک اُٹھا کر ان کی طرف خطرناک طریقے سے بڑھ رہا تھا۔ ''بس اس کے ڈنک کے اوپر رسی ڈال دو تا کہ وہ کسی اور کو نقصان نہ پہنچا پائے۔''

''ہاں! ہم یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ وہ کسی اور کو نقصان پہنچائے۔'' رون نے غصے سے چلا کر کہا جب وہ اور ہیری، ہیگرڈ کے جھونپڑے کی دیوار سے چپکے کھڑے تھے۔ وہ اب بھی اپنی چنگاریوں سے سقرط کو دور روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''واہ واہ...... یہ تو بڑا دلچسپ دکھائی دے رہا ہے......''

ریٹا سکیٹر باغیچے کی باڑھ پر جھک کر یہ تماشا دیکھ رہی تھیں، وہ ایک موٹا اونی چوغہ پہنے ہوئے تھیں جس پر فر کا بینگنی رنگ کا کالر بھی لگا ہوا تھا۔ ان کا مگرمچھ کی کھال والا ہینڈ بیگ ان کے ہاتھ پر جھول رہا تھا۔ ہیگرڈ نے اس سقرط پر کود گیا جو ہیری اور رون کو پریشان کر رہا تھا۔ اس نے اسے پوری طرح دبا لیا۔ اس کے کنارے سے آگ کا دھماکہ ہوا جس سے پاس لگی کدو کی بیلوں میں آگ لگ گئی۔

''تم کون ہو؟'' ہیگرڈ نے ریٹا سکیٹر کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ جب اس نے سقرط کے ڈنگ کے چاروں طرف رسی کا پھندا ڈال کر اسے کس دیا اور گرہ لگا رہا تھا۔

''ریٹا سکیٹر...... روزنامہ جادوگر کی خصوصی نامہ نگار!'' اس نے ہیگرڈ کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے سونے کے دانت چمکتے ہوئے دکھائی دیئے۔

''ڈمبل ڈور نے کہا تھا کہ اب آپ کو ہوگورٹس میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔'' ہیگرڈ نے تیوریاں چڑھا کر کہا، اب وہ سقرط کے اوپر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اسے کھینچ کر اس کے ساتھیوں کی طرف لے جانے کی کوشش کر رہا تھا۔

ریٹا سکیٹر نے یوں اداکاری کی جیسے اس نے ہیگرڈ کی بات سنی ہی نہ ہو۔

''ان مسحور کن جانداروں کا کیا نام ہے؟'' اس نے دلربائی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

''دھماکے دار سقرط!'' ہیگرڈ نے جواب دیا۔

''اچھا؟'' ریٹا سکیٹر نے جھوم کر کہا جو بہت دلچسپی لینے کی اداکاری کر رہی تھی۔ ''میں نے ان کے بارے میں پہلے کبھی نہیں سنا...... وہ کہاں سے آئے ہیں؟''

ہیری نے دیکھا کہ ہیگرڈ کی کالی ڈاڑھی کے نیچے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ ہیری گھبرا گیا۔ ہیگرڈ ان سقرطوں کو کہاں سے لایا تھا؟ ایسا لگ رہا تھا، ہرمائنی بھی یہی سوچ رہی تھی۔

''وہ بڑے دلچسپ جاندار ہیں، ہے نا ہیری!'' ہیگرڈ جلدی سے بولا۔

''کیا؟......اوہ ہاں!......اووچ......دلچسپ؟'' ہیری نے کہا جب ہرمائنی نے اس کے پیر پر اپنا پیر زور سے مارا تھا۔

''اوہ...... بہت خوب! تم بھی یہیں ہو!'' ریٹا سٹیکر نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تو تمہیں جادوئی جاندار کی دیکھ بھال کرنا پسند ہے، ہے نا؟ یہ یقیناً تمہاری پسندیدہ کلاس ہوگی؟''

''ہاں!'' ہیری نے زور سے کہا۔ ہیگرڈ اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

''بہت خوب!'' ریٹا سٹیکر نے مسکرا کر کہا۔ ''واقعی بہت خوب!'' پھر وہ ہیگرڈ کی طرف متوجہ ہوئیں اور پوچھا۔ ''یہاں کافی عرصے سے پڑھا رہے ہو؟''

ہیری نے دیکھا کہ ریٹا سٹیکر کی آنکھیں ڈین تھامس (جس کے ایک رخسار پر چوڑا زخم ہو چکا تھا) لیونڈر براؤن (جس کا چوغہ بری طرح جھلس چکا تھا) سمیس فنی گن (جو اپنی جلی ہوئی انگلیوں کو سہلا رہا تھا) سے ہوتے ہوئے اس کے جھونپڑے کی کھڑکیوں پر پہنچ گئیں، جہاں کلاس کے زیادہ تر بچے خوف سے کانپتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ کھڑکیوں کے شیشوں سے ناک لگائے باہر دیکھ رہے تھے اور باہر کا خطرہ ٹل جانے کا انتظار کر رہے تھے۔

''یہ میرا دوسرا سال ہے......'' ہیگرڈ نے اسے جواب دیا۔

''بہت اعلیٰ!...... مجھے لگتا ہے کہ تمہارا تفصیلی انٹرویو لینا چاہئے۔ جادوئی جانداروں کے بارے میں تمہیں اپنے سابقہ تجربات سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہئے۔ جیسا کہ تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ روزنامہ جادوگر میں ہر بدھ کو جادوئی جانداروں پر ایک دلچسپ معلوماتی کالم چھپتا ہے۔ ہم اس میں دھماکے دار سقوں کے بارے میں دلچسپ تفصیل شائع کر سکتے ہیں......''

''دھماکے دار سقرط!'' ہیگرڈ نے اس کی تصحیح کی۔ ''ہاں ہاں...... کیوں نہیں......''

یہ سن کر ہیری کو بے حد پریشانی لاحق ہوئی لیکن وہ ہیگرڈ تک اپنی بات نہیں پہنچا سکتا تھا کیونکہ ریٹا سٹیکر اسے اشارہ کرتے ہوئے دیکھ لیتیں۔ اس لئے وہ خاموشی سے وہاں کھڑا دیکھتا اور پہلو بدلتا رہا۔ جب ہیگرڈ اور ریٹا سٹیکر نے ایک لمبے انٹرویو کیلئے اسی ہفتے تھری بروسٹکس کیفے میں ملاقات طے کر لی، اسی لمحے سکول سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی جو اس بات کی علامت تھی کہ یہ کلاس ختم ہوگئی ہے۔

''گڈ بائے ہیری!'' ریٹا سٹیکر نے اس سے خوش ہوتے ہوئے کہا جب وہ رون اور ہرمائنی کے ساتھ وہاں سے واپس چل دیا تھا۔ ''ہیگرڈ! جمعہ کی رات کو ملاقات ہوگی۔''

''وہ اس کی کہی ہر بات کو توڑ مروڑ کر چھاپ دے گی۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

''جب تک وہ ان سقرطوں کو غیر قانونی طریقے سے یہاں لایا ہو، تب تک کوئی مشکل نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے بدحواسی کے عالم میں کہا۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف پریشانی سے دیکھا کیونکہ ہیگرڈ اس طرح کی غیر قانونی حرکت ضرور کر سکتا تھا۔

''ہیگرڈ پہلے بھی کئی بار سنگین مشکلات میں پھنس چکا ہے لیکن ڈمبل ڈور نے اسے کبھی نہیں نکالا۔'' رون نے تسلی دیتے ہوئے

کہا۔ ''برے سے برا یہ ہوسکتا ہے کہ ہیگرڈ کو سقرطوں سے پیچھا چھڑانا پڑے گا......معاف کرنا! کیا میں نے یہ کہا کہ برے سے برا؟ میرا مطلب تھا، اچھے سے اچھا یہی ہوسکتا ہے......''

ہیری اور ہرمائنی اس کی بات پر ہنس پڑے اور پھر جوش و خروش سے دوپہر کا کھانا کھانے لگے۔ ہیری نے اس دوپہر کو علم جوتش کی دو کلاسوں کا لطف اُٹھایا۔ وہ اب بھی ستاروں کے چارٹ بنا رہے تھے اور پیش گوئیوں پڑھ رہے تھے لیکن اب اس کی رون سے ایک بار پھر دوستی ہوگئی تھی، اس لئے اب اسے ہر چیز دلچسپ لگنے لگی تھی۔ جب ہیری اور رون اپنی خوفناک اموات کی پیش گوئیاں کر رہے تھے تب پروفیسر ٹراؤلینی ان دونوں سے بہت خوش دکھائی دے رہی تھیں۔ بہرحال، جب وہ کلاس میں یہ بتا رہیں تھیں کہ پلوٹو دنیاوی زندگی میں کس طرح مشکلات پیدا کرسکتا ہے تو وہ دونوں کھی کھی کرنے لگے۔ اس سے پروفیسر ٹراؤلینی بری طرح چڑ گئی تھیں۔

''مجھے لگتا ہے کہ ہم میں سے کچھ لوگ......'' انہوں نے پراسرار انداز سے بڑبڑاتے ہوئے کہا جس میں ان کا چڑچڑاپن صاف جھلک رہا تھا۔ انہوں نے ہیری کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے اپنی بات آگے بڑھائی۔ ''تھوڑے زیادہ سنجیدہ ہوتے، اگر وہ یہ دیکھ لیتے جو میں نے کل رات کو بلوری گولے میں دیکھا تھا۔ جب میں بنائی کر رہی تھی تو میرے من میں بلوری گولے میں جھانکنے کی خواہش مچلی۔ میں اُٹھ کر اس کے سامنے بیٹھ گئی اور اس میں دیکھنے لگی......اور تم جانتے نہیں ہو کہ اس میں مجھے کیا دکھائی دیا؟''

''ایک بدصورت چمگادڑ جو بڑی عینک لگائے ہوئے تھی۔'' رون آہستگی سے بولا۔ ہیری کو اپنی ہنسی روکنے کیلئے کافی جدوجہد کرنا پڑی تھی۔

''موت......میرے پیارے بچے......موت!''

پاروتی پاٹیل اور لیونڈر براؤن نے دہشت کے مارے اپنے ہاتھ منہ پر رکھ لئے۔

''ہاں!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''وہ قریب آرہی تھی، بہت قریب آرہی تھی۔ وہ ایک گدھ کی طرح آسمان میں منڈلا رہی تھی......سکول کے اوپر چاروں طرف منڈلا رہی تھی......اور وہ نیچے آتی جا رہی تھی......''

انہوں نے ہیری کی طرف گھور کر دیکھا جس نے زور سے جمائی لی اور اسے چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔ جب وہ بالآخر سیڑھیاں اتر کر پروفیسر ٹراؤلینی کے کمرے سے تیز ہوا میں پہنچے تو ہیری مسکرا کر بولا۔ ''اس بات کا تھوڑا زیادہ اثر ہوتا اگر انہوں نے یہ بات ستر مرتبہ پہلے نہیں کہی ہوتی اگر ان کی موت کی ہر پیش گوئی پر میں مر چکا ہوتا تو میں دُنیا کا سب سے بڑا اعجوبہ ہوتا۔''

''ہاں بالکل! تم ستر مرتبہ مرنے والے ایک ہی عجوبہ بھوت ہوتے۔'' رون نے کھلکھلاتے ہوئے کہا۔ جب وہ خونی نواب کے پاس سے گزرے جو دوسری طرف جا رہا تھا اور اپنی زہریلی نظروں سے انہیں گھور رہا تھا۔ ''چلو اچھا ہوا، کم از کم ہمیں ہوم ورک تو نہیں ملا۔ کاش پروفیسر وکٹر ہرمائنی کو ڈھیر سارا ہوم ورک دے دیں، جب ہمیں ہوم ورک نہیں کرنا پڑتا ہے تو اسے ہوم ورک کرتا دیکھ کر بڑا مزہ آتا ہے......''

جب وہ اس کی تلاش میں وہاں پہنچے تو ہرمائنی کھانے کی میز پر انہیں نہیں ملی اور وہ لائبریری میں بھی نہیں تھی۔ وہاں پر صرف ایک ہی شخص بیٹھا ہوا تھا اور وہ کیرم تھا...... رون تھوڑی دیر تک کتابوں کے الماری کے پیچھے کھڑا رہا اور ہیری سے سرگوشیاں کر رہا تھا کہ کیا اسے اس کا آٹو گراف لے لینا چاہئے...... لیکن اسی وقت رون کو احساس ہو گیا کہ چھ سات لڑکیاں کتابوں کی الماریوں کی دوسری قطار کے پیچھے چھپ کر اسی بارے میں بات چیت کر رہی تھیں، اس لئے اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔

''معلوم نہیں ہرمائنی کہاں دفع ہو گئی ہے......'' رون نے اکتا کر کہا جب وہ ہیری کے ساتھ گری فنڈر کے ہال میں لوٹ رہا تھا۔

''معلوم نہیں......بکواس!''

فربہ عورت نے ابھی دروازہ کھولنا ہی شروع کیا تھا کہ اسی وقت انہیں عقب میں بھاگتے قدموں کی آواز سنائی دی۔ ہرمائنی دھڑ دھڑاتے ہوئے ان کی طرف آ رہی تھی۔

''ہیری!'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا اور ان کے پاس پہنچ کر رُک گئی۔ (موٹی عورت نے اپنی بھنوئیں اُٹھا کر اسے گھور کر دیکھا)

''ہیری! تم میرے ساتھ چلو...... تمہیں چلنا ہی پڑے گا بہت تعجب انگیز بات ہوئی ہے...... چلو!''

وہ ہیری کا بازو پکڑ کر اسے راہداری کی طرف کھینچنے لگی۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی مگر وہاں پہنچنے کے بعد...... آؤ...... چلو بھی جلدی......''

ہیری نے رون کی طرف دیکھا۔ رون بھی پریشان ہو کر ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔

''ٹھیک ہے......'' رون بولا۔ وہ دونوں ہرمائنی کے پیچھے پیچھے راہداری میں چلنے لگے۔

''اوہ! میری پرواہ مت کرو......'' فربہ عورت پیچھے سے چڑ کر چیخی۔ ''مجھے پریشان کرنے کیلئے معافی مت مانگو۔ تمہارے لوٹنے تک میں یونہی جھکی رہوں گی اور دروازہ کھلا رکھوں گی...... ٹھیک ہے نا؟''

''ہاں! ٹھیک ہے...... شکریہ!'' رون نے مڑے بغیر چلا کر کہا۔

''ہرمائنی! تم ہمیں کہاں لے جا رہی ہو؟'' ہیری نے دریافت کیا جب وہ چھ منزلیں نیچے آئی تھی اور بڑے ہال تک جانے والی سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر نیچے اترتی جا رہی تھی۔

''تمہیں ایک منٹ بعد سب کچھ پتہ چل جائے گا......'' ہرمائنی نے جوشیلی آواز میں کہا۔

وہ سیڑھیوں سے نیچے پہنچ کر بائیں طرف مڑی اور جلدی سے اس دروازے کی طرف گئی جہاں سے سیڈرک ڈیگوری اس رات کو گیا تھا، جب شعلوں کے پیالے نے اس کا ہیری کا نام اگلا تھا۔ ہیری یہاں پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ وہ اور رون ہرمائنی کے پیچھے پیچھے پتھر کی سیڑھیاں اترے لیکن وہ سنیپ کے تہہ خانے تک جانے والے گھپ اندھیرے والی راہداری جیسی جگہ پر نہیں پہنچے تھے۔ اس کے

بجائے وہ پتھر سے بنی ایک چوڑی راہداری میں آچکے تھے جو مشعلوں سے روشن تھی اور جس کی دیواروں پر کھانے پینے کے سامان کی تصویریں آویزاں تھیں۔

''اوہ رُکو......'' ہیری نے راہداری میں نصف فاصلہ طے کرنے کے بعد دھیرے سے کہا۔ ''ایک منٹ ٹھہرو، ہرمائنی......''

''کیا ہوا؟'' ہرمائنی نے مڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر امید کی جھلک تیر رہی تھی۔

''میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ کس بارے میں ہے......؟'' ہیری نے کہا۔ اس نے رون کے پہلو میں کہنی کا ٹھوکا مارا اور ہرمائنی کے ٹھیک پیچھے پھلوں والی پینٹنگ کی طرف اشارہ کیا۔ اس میں پھلوں کا بہت بڑا 'چھابڑا' رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہرمائنی!'' رون نے تنک کر کہا۔ ''تم ہمیں ایک بار پھر اسی سیپو میں الجھانا چاہتی ہو۔''

''نہیں......! نہیں، میں ایسا نہیں کر رہی ہوں۔'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔ ''اور یہ سیپو نہیں ہے رون......''

''اچھا تو تم نے اب اس کا نام بدل دیا ہے؟'' رون نے ہرمائنی کی طرف تیوریاں چڑھا کر کہا۔ ''تو اب ہمارا نیا نام کیا ہے...... گھریلو خرس تحریک آزادی؟ میں باورچی خانے میں جا کر انہیں کام بند کرنے کی تجویز ہرگز نہیں دوں گا۔ میں یہ کام بالکل نہیں کروں گا......''

''میں تمہیں ایسا کرنے کیلئے کب کہہ رہی ہوں؟'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔ ''میں تو ابھی گھریلو خرس سے بات کرنے کیلئے یہاں آئی تھی لیکن اسی وقت مجھے ایک عجیب و غریب چیز دکھائی دی......اوہ چلو بھی...... ہیری! میں تمہیں دکھانا چاہتی ہوں......''

اس نے ہیری کا ہاتھ ایک بار پھر پکڑ لیا اور اسے پھلوں کی بڑی پینٹنگ والی تصویر کے سامنے کھینچنے لگی۔ ہرمائنی نے اپنی انگلی سے بڑی سبز ناشپاتی پر گدگدی کی۔ ناشپاتی اپنی جگہ پر ہلنے اور ہنسنے لگی اور پھر اچانک وہ ایک بڑے سبز دروازے کے دستے میں بدل گئی۔ ہرمائنی نے دستے کو پکڑ کر دروازہ کھولا اور ہیری کو پیچھے سے دھکا دیا جس سے وہ دروازے سے اندر چلا گیا۔

اسے ایک بلند و بالا چھت والے بڑے کمرے کی جھلک دکھائی دی۔ یہ کمرہ بھی اوپر والے بڑے ہال جیسا ہی تھا۔ اس میں پتھر کی دیواریں تھیں۔ چاروں طرف چمکتے برتن موجود تھے اور اس کے دوسرے کنارے پر اینٹوں سے بنی ہوئی بڑی بڑی انگیٹھیاں تھیں۔ اسی وقت کمرے کے وسط میں ایک چھوٹی سی چیز دھڑ دھڑاتی ہوئی اس کی طرف بڑھی اور پھر چیخ چیخ کر شور مچانے لگی۔

''ہیری پوٹر......ہیری پوٹر......''

اگلے ہی پل ہیری کی ہوا نکل گئی کیونکہ چیختے ہوئے گھریلو خرس کا سر بری طرح سے اس کے پیٹ سے ٹکرا گیا۔ گھریلو خرس نے اسے اتنی بری طرح جکڑ لیا تھا کہ ہیری کو لگا کہ اس کی ہڈیاں یقیناً ٹوٹ جائیں گی۔

''ڈو......ڈوبی......'' ہیری بمشکل بول پایا۔

''یہ ڈوبی ہی ہے سر!......ڈوبی ہی ہے!'' ہیری کو اپنی ناف کے قریب سے کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ ''ڈوبی امید کر رہا

تھا کہ وہ ہیری پوٹر سے ملنے جائے گا لیکن ہیری پوٹر خود ہی اس سے ملنے آ گئے سر!''

ڈوبی نے ہیری کو چھوڑ دیا اور پھر کچھ قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ اس کی بڑی بڑی سبز اور ٹینس کی گیند جیسی آنکھیں میں خوشی کے آنسو جھلک رہے تھے۔ وہ ٹھیک ویسا ہی دکھائی دے رہا تھا جیسا ہیری کو یاد تھا...... پنسل کی نوک جیسی نوکیلی ناک، چمگادڑ جیسے اُٹھے کان، لمبی لمبی انگلیاں اور پیر...... سب کچھ پہلے جیسا ہی تھا، صرف اس کے کپڑے بدل گئے تھے۔

جب ڈوبی ملفوائے گھرانے میں کام کرتا تھا تو وہ ہمیشہ پھٹا پرانا گندا سا تکیے کے غلاف جیسا لباس پہنتا تھا۔ بہر حال، اس وقت وہ بڑے عجیب کپڑوں میں ملبوس تھا۔ ہیری نے آج تک اتنے عجیب کپڑے نہیں دیکھے تھے۔ ڈوبی تو ورلڈ کپ کے جادوگروں سے بھی زیادہ بری پوشاک میں تھا۔ اس نے ہیٹ کی جگہ چائے کی کیتلی والی ٹی کوزی پہن رکھی تھی جس پر اس نے پن کی مدد سے کئی چمکتے ہوئے بیجز لگا رکھے تھے۔ اس نے اپنے کھلے ہوئے سینے پر ایک ٹائی لٹکائی تھی جس پر گھوڑے کے کھروں کا نشان بنا ہوا تھا۔ اس کا صاف پیٹ بچوں کے فٹ بال شرٹ جیسا تھا اور اس نے اپنے دونوں پیروں میں الگ الگ رنگ کے موزے پہن رکھے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ان میں ایک تو وہی سیاہ جراب تھی جو اس نے اپنے پیر سے اتار کر مسٹر ملفوائے کو دی تھی تا کہ وہ اسے ڈوبی کو دے کر اسے آزاد کر دیں۔ دوسری جراب میں گلابی اور نارنجی دھاریاں بنی ہوئی تھیں۔

''ڈوبی! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' ہیری نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ڈوبی ہوگورٹس میں کام کرنے کیلئے آ گیا ہے سر!'' ڈوبی جوشیلے انداز میں چلایا۔ ''پروفیسر ڈمبل ڈور نے ڈوبی اور ونکی کو کام دے دیا ہے سر!''

''ونکی...... کیا وہ بھی یہیں ہے؟'' ہیری نے چونک کر کہا۔

''ہاں سر...... ہاں!'' ڈوبی نے کہا پھر اس نے ہیری کا ہاتھ پکڑا اور اسے باورچی خانے میں لگی لکڑی کی چار لمبی میزوں کے درمیان سے لے گیا۔ ہیری نے ان کے پاس سے گزرتے ہوئے دیکھا کہ یہ چاروں میزیں اوپر بڑے ہال میں موجود میزوں کے عین نیچے لگی ہوئی تھیں۔ اس وقت وہ بالکل خالی تھیں، ان پر کھانے پینے کا کوئی سامان موجود نہیں تھا۔ لیکن اسے محسوس ہوا کہ ایک گھنٹہ پہلے ان پر کھانے پینے کا سامان ضرور رکھا گیا ہوگا جو چھت پر موجود ان جیسی ہم شکل میزوں پر کسی خفیہ راستے سے بھیجا جاتا ہوگا۔

کم از کم سو چھوٹے گھریلو خرس باورچی خانے میں چاروں طرف کھڑے تھے جب ڈوبی ہیری کو ان کے پاس لے گیا تو وہ مسکرانے لگے اور سر جھکا کر اس کا استقبال کرنے لگے۔ وہ سب ایک جیسا یونیفارم پہنے ہوئے تھے۔ نیپکن کی طرح تولئے، جن پر ہوگورٹس کی مہر لگی ہوئی تھی۔ یہ نیپکن تولئے کسی چوغے کی طرح ان کے بدن پر بندھے ہوئے تھے۔ ڈوبی نے اینٹوں کی بنی ایک انگیٹھی کے سامنے رُک کر اشارہ کیا۔

''ونکی سر......'' اس نے کہا۔

ونکی آگ کے پاس ایک سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اسے ڈوبی کی طرح کپڑوں کا شوق نہیں تھا۔ وہ ایک صاف چھوٹی سکرٹ اور فراک پہنے ہوئی تھی۔ اس نے فراک سے میل کھاتا ہوا ایک ننھا نیلے رنگ کا ہیٹ بھی پہن رکھا تھا جس میں اس کے لمبے کانوں کیلئے چوڑے سوراخ بنے ہوئے تھے۔ ڈوبی کے کپڑے عجیب وغریب ہونے کے باوجود صاف ستھرے تھے لیکن اس کے مقابلے میں ونکی کو اپنے کپڑوں کی ذرا بھی پرواہ نہیں معلوم ہوتی تھی۔ اس کے فراک پر چاروں طرف سوپ کے گندے داغ لگے ہوئے تھے اور اس کی سکرٹ پر ایک دو جگہ جلنے کے نشان بھی تھے۔

''کیسی ہو......ونکی؟'' ہیری نے اس سے پوچھا۔

ونکی کے ہونٹ تھرتھرانے لگے اور پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس کی بڑی بڑی بھوری آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے اور اس کے کپڑوں کو بھگونے لگے۔ یہ منظر بالکل ویسا ہی تھا جیسا انہوں نے کیوڈچ ورلڈ کپ پر دیکھا تھا۔

''اوہو......ونکی!'' ہرمائنی بولی۔ وہ اور رون بھی ہیری اور ڈوبی کے پیچھے پیچھے باورچی خانے کے اس کنارے تک آ چکے تھے۔ ''ونکی رونا بند کرو......مت روؤ......''

لیکن ونکی اور زیادہ زور سے رونے لگی۔ دوسری طرف ڈوبی نے ہیری کو مسکرا کر دیکھا۔

''کیا ہیری پوٹر چائے پینا پسند کریں گے؟'' اس نے بلند آواز میں کہا تاکہ ونکی کے سسکیاں بھرنے کے باجود اس کی آواز ہیری تک پہنچ سکے۔

''ار......ہاں......ٹھیک ہے۔'' ہیری بوکھلا کر بولا۔

فوراً چھ گھریلو خرس پیچھے سے آئے اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کی ایک بڑا سا تھال پکڑا ہوا تھا جس پر ایک کیتلی اور ہیری، رون اور ہرمائنی کیلئے تین کپ، دودھ کا جگ اور بسکٹوں کی بڑی پلیٹ رکھی ہوئی تھی۔

''بہت ہی اعلیٰ خاطر تواضح ہے۔'' رون نے للچائی ہوئی نظروں سے تھال کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ہرمائنی نے اس کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔ لیکن گھریلو خرس رون کی بات سن کر بے حد مسرور دکھائی دیئے۔ انہوں نے بہت نیچے تک جھک کر تنظیمی سلام پیش کیا اور پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔

''تم یہاں کب سے ہو، ڈوبی؟'' ہیری نے پوچھا جب وہ سب کو چائے پیش کر رہا تھا۔

''ابھی ایک ہی ہفتہ ہوا ہے ہیری پوٹر سر!'' ڈوبی نے خوشی خوشی کہا۔ ''ڈوبی پروفیسر ڈمبل ڈور سے ملنے آیا تھا سر! دیکھئے سر، جس گھریلو خرس کو اس کے مالک نے ملازمت سے نکال دیا ہو اسے نئی جگہ پر کام ملنے میں بہت مشکل پیش آتی ہے سر۔ بہت ہی زیادہ مشکل ہوتی ہے سر!''

اس پر ونکی اور زور زور سے ہچکیاں بھر کر رونے لگی۔ پچکے ہوئے ٹماٹر جیسی اس کی ناک اب اس کے کپڑوں کے سامنے والے

حصے کو گندا کر رہی تھی لیکن وہ اسے روکنے کی کوئی کوشش نہیں کر رہی تھی۔

''ڈوبی نئی ملازمت کی تلاش میں پورے دوسال تک ملک بھر میں ادھر ادھر دھکے کھاتا رہا ہے سر!'' ڈوبی نے چیخ کر بلند آواز میں کہا۔ ''لیکن ڈوبی کو کام نہیں ملا سر کیونکہ ڈوبی اب تنخواہ لینا چاہتا ہے۔''

باورچی خانے میں چاروں طرف کھڑے گھریلو خرس جواب تک ساری باتیں دلچسپی سے سن رہے تھے، ان الفاظ کو سن کر دوسری طرف دیکھنے لگے جیسے ڈوبی نے کوئی ناپسندیدہ اور شرمناک بات کہہ دی ہو۔

''یہ تو اچھی بات ہے ڈوبی!'' ہرمائنی فوراً اس کا ساتھ دیتے ہوئے بول پڑی۔

''آپ کا شکریہ مس!'' ڈوبی نے اس کی طرف دیکھ کر دانت نکالتے ہوئے کہا۔ ''لیکن زیادہ تر جادوگر تنخواہ مانگنے والے گھریلو خرس کو پسند نہیں کرتے ہیں۔ انہوں نے ڈوبی سے کہا کہ ایسے گھریلو خرس کا کیا فائدہ؟ اور پھر انہوں نے ڈوبی کو دھتکار کر دروازہ بند کر دیا۔ ڈوبی کو کام پسند ہے لیکن وہ کپڑے پہننا چاہتا ہے اور وہ تنخواہ لینا چاہتا ہے ہیری پوٹر...... ڈوبی آزاد رہنا چاہتا ہے۔''

ہوگورٹس کے گھریلو خرس اب ڈوبی سے دھیرے دھیرے دور ہٹنے لگے تھے جیسے اسے کوئی موذی بیماری ہوگئی ہو۔ بہرحال، ونکی جہاں تھی وہیں رہی لیکن یہ سن کر اس کے رونے کی آواز غیر معمولی طور پر مزید بلند ہوگئی تھی۔

''ہیری پوٹر! اس کے بعد ڈوبی ونکی سے ملنے گیا اور اسے یہ پتہ چلا کہ ونکی بھی آزاد ہوگئی ہے سر!'' ڈوبی نے خوش ہو کر کہا۔

یہ سن کر ونکی نے اپنے سٹول سے چھلانگ لگا دی اور منہ چھپا کر پتھر کے فرش پر لیٹ گئی۔ وہ فرش پر مکے مارنے لگی تھی اور غمگین ہو کر چیخنے لگی۔ ہرمائنی جلدی سے اس کے پاس جا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اور اُس نے اُسے تسلی دینے کوشش کی، لیکن اس کی باتوں سے ونکی کو کوئی فرق نہیں پڑا۔ ڈوبی آگے بھی اپنی کہانی سناتا رہا اور ونکی کو سسکیاں بھرنے کی آواز سے زیادہ تیکھی آواز میں چلا کر بولتا رہا۔

''اور پھر ڈوبی کے دماغ میں ایک خیال آیا ہیری پوٹر سر!...... ڈوبی نے سوچا کہ کیوں نہ ڈوبی اور ونکی ایک ساتھ کام تلاش کریں، اس پر ونکی بولی کہ دو گھریلو خرسوں کیلئے بھلا کسی جگہ ڈھیر سارا کام کہاں ہوسکتا ہے؟ اس پر ڈوبی نے پھر غور کیا اور تب اس کے دماغ میں آ گیا سر...... ہوگورٹس...... اس لئے ڈوبی اور ونکی پروفیسر ڈمبل ڈور سے ملنے آ گئے سر۔ اور انہوں نے ہمیں کام پر رکھ لیا......'' ڈوبی بہت خوش ہو کر مسکرانے لگا اور اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر خوشی کے آنسو چھلکنے لگے۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور نے کہا کہ اگر ڈوبی تنخواہ چاہتا ہے تو وہ ڈوبی کو تنخواہ دیں گے۔ اس طرح ڈوبی آج ایک آزاد گھریلو خرس ہے سر! اور ڈوبی کو ہر ماہ ایک گیلن تنخواہ ملتی ہے اور ایک مہینے میں ایک دن کی رخصت بھی ملتی ہے......''

''یہ تو بہت ہی کم تنخواہ ہے......'' فرش پر بیٹھی ہوئی ہرمائنی غصے سے چلائی۔ ونکی کے چیخنے اور مکے برسانے کی رفتار اور تیز ہوگئی تھی۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور نے تو ڈوبی کو دس گیلن فی ہفتہ کی پیش کش کی تھی اور ہر ہفتے دو چھٹیوں کی بھی بات کی تھی۔'' ڈوبی نے اچانک

دھیما سا کانپتے ہوئے کہا جیسے اتنے آرام اور امیری کا خیال بہت ڈراؤنا ہو۔ ''لیکن ڈوبی نے ان کی بات نہیں مانی مس!......ڈوبی کو آزادی پسند ہے مس لیکن وہ بہت زیادہ آزادی نہیں چاہتا مس! اسے کام کرنا زیادہ پسند ہے۔''

''اور پروفیسر ڈمبل ڈور تمہیں کتنی تنخواہ دے رہے ہیں ونکی؟'' ہرمائنی نے نرم لہجے میں اس سے پوچھا۔

اگر اس نے یہ سوچا تھا کہ اس سوال سے ونکی خوش ہو جائے گی تو اس نے بالکل غلط سوچا تھا کیونکہ ونکی نے رونا بند کر دیا تھا لیکن جب وہ اُٹھ کر بیٹھی تو اس کی بڑی بڑی بھوری آنکھیں ہرمائنی کو غصے سے گھور رہی تھیں۔ اس کا پورا چہرہ گلابی ہو گیا اور اچانک تمتمانے لگا۔

''ونکی کو گھر سے نکال دیا گیا ہے لیکن ونکی اب بھی تنخواہ نہیں لے رہی ہے۔'' وہ چیختے ہوئے غرائی۔ ''ونکی ابھی اتنی نیچے نہیں گری ہے۔ ونکی کو تو اسی بات پر بہت شرم آ رہی ہے کہ وہ اب آزاد ہے......''

''شرم آ رہی ہے؟'' ہرمائنی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''لیکن......ونکی چھوڑو بھی، شرم تمہیں نہیں بلکہ مسٹر کراؤچ کو آنی چاہئے۔ تمہارا کوئی قصور نہیں تھا ساری غلطی تو انہی کی تھی......''

لیکن یہ جملے سن کر ونکی نے اپنے ہاتھ ہیٹ کے سوراخوں پر رکھ لئے تاکہ وہ ہرمائنی کی کہی بات کا ایک بھی لفظ نہ سن پائے۔ وہ چیخنے لگی۔ ''آپ میرے مالک کی بے عزتی نہ کریں مس! مسٹر کراؤچ کو بری ونکی کو ملازمت سے نکالنے کا پورا اختیار حاصل ہے......''

''ونکی کو یہاں کی زندگی سے گزر بسر کرنے میں مشکل پیش آ رہی ہے ہیری پوٹر!'' ڈوبی نے رازدارانہ انداز میں بتاتے ہوئے کہا۔ ''ونکی یہ بھول جاتی ہے کہ وہ اب مسٹر کراؤچ کی غلام نہیں ہے، اسے اب اپنے دل کی بات کہنے کی چھوٹ حاصل ہے لیکن وہ ایسا نہیں چاہتی ہے۔''

''کیا گھریلو خرس اپنے مالکوں کے بارے میں اپنی سابقہ رائے بدل نہیں سکتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''اوہ نہیں سر......نہیں!'' ڈوبی نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ ''یہ گھریلو خرس کی غلامی کا حصہ ہے سر! ہم اپنے مالکوں کے راز چھپا کر رکھتے ہیں اور اپنا منہ ہمیشہ بند رکھتے ہیں سر۔ ہم ان کے گھرانے کے افراد اور عزت کو قائم رکھتے ہیں اور کبھی ان کے بارے میں بری بات نہیں بولتے ہیں حالانکہ پروفیسر ڈمبل ڈور نے ڈوبی سے کہا کہ اگر ہم ان کی برائی کریں گے تو وہ برا نہیں منائیں گے۔ پروفیسر ڈمبل ڈور نے کہا کہ ہم لوگوں کو پوری آزادی ہے کہ ہم انہیں......''

ڈوبی اچانک گھبرایا ہوا دکھائی دینے لگا اور اس نے ہیری کو اشارہ کر کے اپنے قریب بلا لیا۔ ہیری آگے کی طرف جھک گیا۔ ڈوبی نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔ ''وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم چاہیں تو انہیں سنکی اور سٹھیایا ہوا بڈھا بھی کہہ سکتے ہیں سر!''

ڈوبی دہشت بھری ہنسی ہنسنے لگا۔

''لیکن ڈوبی ایسا نہیں کہنا چاہتا ہیری پوٹر!'' اس نے دوبارہ معمول کے مطابق بلند آواز میں کہا اور اپنا سر نفی میں ہلانے لگا جس

سے اس کے کان پھڑ پھڑانے لگے۔ ''ڈوبی پروفیسر ڈمبل ڈور کو بہت پسند کرتا ہے سر! اور اسے ان کے راز چھپانے میں فخر کا احساس ہوتا ہے۔''

''لیکن تم اب ملفوائے گھرانے کے بارے میں تو جو چاہو، وہ بول سکتے ہو، ہے نا؟'' ہیری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

ڈوبی کی بڑی بڑی آنکھوں میں ہلکا سا خوف لرزنے لگا۔

''ڈوبی...... ڈوبی ایسا کر سکتا ہے۔'' اس نے خود پر زبردستی کرتے ہوئے کہا اور اپنے چھوٹے چھوٹے کندھوں کو اچکایا۔ ''ڈوبی، ہیری پوٹر سے کہہ سکتا ہے کہ اس کے پرانے مالک برے شیطان جادوگر تھے۔''

ڈوبی ایک پل کیلئے کانپتا ہوا کھڑا رہا اور اپنی ہمت پر داد دینے کی کوشش کرنے لگا...... لیکن اگلے ہی لمحے وہ بھاگ کر پاس والی میز تک پہنچا اور اس پر اپنا سر زور زور سے پٹخ پٹخ کر چیخنے لگا۔

''گندا ڈوبی...... بے حد گندا ڈوبی......''

ہیری نے جلدی سے اس کی ٹائی کا پچھلا حصہ پکڑ کر اسے کھینچا اور میز سے دور ہٹایا۔

''تمہاری یہ عادت ابھی تک نہیں گئی......'' ہیری نے کہا۔

''عادت......؟'' ونکی غصے سے تلملاتی ہوئی بولی۔ ''تمہیں خود پر شرم آنی چاہئے ڈوبی! تم اپنے مالکوں کے بارے میں ایسی بات کر رہے ہو۔''

''وہ اب میرے مالک نہیں ہیں ونکی!'' ڈوبی نے جلدی سے اس کی بات رد کرتے ہوئے کہا۔ ''ڈوبی کو پرواہ نہیں ہے کہ اب وہ کیا سوچتے ہیں؟''

''اوہ! تم بہت ہی برے گھریلو خرس ہو، ڈوبی!'' ونکی نے دُکھ بھرے لہجے میں کہا اور اس کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو بہنے لگے۔ ''بے چارے مسٹر کراؤچ! وہ ونکی کے بغیر جانے کس حال میں ہوں گے؟ انہیں میری ضرورت ہے، انہیں میری مدد کی ضرورت ہے، میں نے زندگی بھر کراؤچ گھرنے کی خدمت کی تھی۔ مجھ سے پہلے میری ماں نے کی تھی اور اس سے پہلے میری نانی نے بھی یہی کیا تھا...... اوہ اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ ونکی کو آزاد کر دیا گیا ہے تو وہ کیا کہیں گی؟ ...... اوہ کتنی شرمندگی کی بات ہے...... کتنی شرمناک بات ہے......'' اس نے اپنا چہرہ دوبارہ اپنی سکرٹ میں چھپا لیا اور پھر زور زور سے رونے لگی۔

''ونکی!'' ہرمائنی نے درشتگی سے کہا۔ ''مجھے پورا یقین ہے کہ مسٹر کراؤچ کا کام تمہارے بغیر بھی اچھی طرح سے چل رہا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے انہیں دیکھا ہے......''

''آپ نے میرے مالک کو دیکھا ہے؟'' ونکی زور سے چیخ کر بولی اور اس نے اپنا چہرہ سکرٹ سے دور ہٹا لیا۔ وہ ہرمائنی پر نظریں جما کر دوبارہ بولی۔ ''آپ نے انہیں یہاں ہوگورٹس میں دیکھا ہے......؟''

''ہاں!'' ہرمائنی بولی۔ ''وہ اور مسٹر بیگ مین جادوگری کے سہ فریقی مقابلوں کے جج کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔''

''مسٹر بیگ مین بھی یہاں آئے تھے؟'' ونکی زور سے چیخی اور ہیری کو یہ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی (رون اور ہرمائنی کے چہروں پر بھی حیرانگی کے جذبات تھے) کہ ونکی کافی ناراض دکھائی دینے لگی تھی۔ ''مسٹر بیگ مین بہت برے جادوگر ہیں...... بہت ہی برے! میرے مالک انہیں پسند نہیں کرتے ہیں۔ اوہ نہیں! بالکل بھی پسند نہیں کرتے ہیں......''

''بیگ مین اور برے جادوگر؟'' ہیری نے تعجب سے کہا۔

''اوہ ہاں!'' ونکی نے اپنا سر تیزی سے ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میرے مالک نے ونکی کو کچھ باتیں بتائی ہیں لیکن ونکی وہ باتیں کسی کو نہیں بتائے گی...... ونکی...... ونکی اپنے مالک کے راز کو راز ہی رکھے گی۔''

وہ ایک بار پھر آنسوؤں میں ڈوب گئی۔ انہیں سکرٹ کے نیچے سے اس کے سبکنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ''بیچارے مالک...... بیچارے مالک! اب ان کی مدد کیلئے ونکی بھی نہیں ہے۔''

اس کے بعد وہ ونکی سے ایک بھی سمجھداری کی لفظ بھی نہیں بلوا پائے۔ انہوں نے اسے روتے چھوڑ دیا اور اپنی چائے ختم کی۔ اس دوران ڈوبی خوش ہو کر انہیں آزادی اور اپنی تنخواہ کو خرچ کرنے کی منصوبوں سے آگاہ کرنے لگا۔

''ڈوبی اب ایک سوئیٹر خریدنے والا ہے ہیری پوٹر!'' اس نے خوشی سے کہا اور اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

''میں تمہیں ایک بات کہوں ڈوبی!'' رون نے کہا جو اچانک اسے بہت زیادہ پسند کرنے لگا تھا۔ ''میں تمہیں وہ سوئیٹر دے دوں گا جو میری ممی کرسمس پر میرے لئے بھیجیں گی۔ مجھے ہمیشہ کرسمس پر ایک سوئیٹر ملتا ہے۔ تمہیں کلیجی رنگ کے سوئیٹر سے کوئی پریشانی تو نہیں ہے نا؟''

ڈوبی اس کی بات سن کر خوشی سے جھوم اُٹھا تھا۔

''ہم اسے تھوڑا چھوٹا کر دیں گے تاکہ وہ تمہارے ناپ کا ہو جائے۔'' رون نے اس سے کہا۔ ''وہ تمہاری ٹی کوزی کے ساتھ اچھا جچے گا۔''

جب وہ واپس جانے کی تیاری کرنے لگے تو کئی گھریلو خرسوں نے ان سے ناشتہ ساتھ لے جانے کی پیشکش کی۔ ہرمائنی نے تو صاف انکار کر دیا اور اس نے دُکھ بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا جو ان تینوں کے سامنے سر جھکائے جا رہے تھے اور گھنٹوں تک جھکے ہوئے تھے، البتہ ہیری اور رون نے ان کی پیشکش قبول کر لی تھی۔ انہوں نے ڈھیر سارے کریم کیک اور ایپل پائی اپنی جیبوں میں ٹھونس لی۔

''ہیری پوٹر!...... کیا ڈوبی کبھی کبھار آ کر آپ سے مل سکتا ہے سر؟'' اس نے پوچھا۔

''ہاں ہاں کیوں نہیں......'' ہیری نے جواب دیا۔ یہ سن کر ڈوبی کا چہرہ کھل اُٹھا۔

''تم جانتے ہو؟'' رون نے کہا جب وہ ہرمائنی اور ھیری کے ساتھ باورچی خانے سے نکل کر باہر آچکے تھے اور بڑے ہال کی طرف جانے والی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔ ''اتنے سالوں سے میں فریڈ اور جارج سے بہت متاثر تھا کہ وہ باورچی خانے سے کھانا لے آتے ہیں......اب جا کر مجھے پتہ چلا کہ یہ کام تو ذرا بھی مشکل نہیں ہے، ہے نا؟ گھریلوخرس تو کھانا دینے کے لئے بہت بے قرار رہتے ہیں......''

''دیکھو مجھے لگتا ہے کہ ڈوبی کا آنا اس گھریلوخرسوں کیلئے سب سے اچھی بات ہے۔'' ہرمائنی نے سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر سب سے آگے چلتے ہوئے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ یہ اچھا رہا کہ ڈوبی یہاں کام کرنے آ گیا ہے، جب باقی گھریلوخرس دیکھیں گے کہ وہ آزاد ہو کر کتنا خوش ہے تو انہیں بھی دھیرے دھیرے سمجھ آ جائے گی کہ انہیں ایسا ہی کرنا چاہئے۔''

''امید ہے کہ وہ ونکی کی طرف زیادہ غور سے نہیں دیکھیں گے!'' ھیری بولا۔

''وہ ٹھیک ہو جائے گی۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا حالانکہ اس کی آواز سے لگ رہا تھا کہ اس بارے میں اسے کسی قدر تحفظات ہیں۔ ''جب اس کا صدمہ کم ہو جائے گا اور اسے ہوگورٹس میں رہنے کی عادت پڑ جائے گی تو اسے یہ سمجھ میں آ جائے گا کہ کراؤچ کے گھر کی بہ نسبت یہاں کا ماحول زیادہ اچھا ہے۔''

''وہ کراؤچ گھرانے سے محبت کرتی ہے۔'' رون نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ (اس نے ابھی ابھی کریم کیک کھانا شروع کیا تھا)

''بیگ مین کے بارے میں اس کے خیالات اچھے نہیں ہیں، ہے نا؟'' ھیری نے کہا۔ ''کیا پتہ مسٹر کراؤچ ان کے بارے میں اپنے گھر میں کیا باتیں کرتے رہتے ہوں گے؟''

''شاید وہ یہ کہتے ہوں گے کہ وہ اپنے شعبے کے اچھے منتظم نہیں ہیں۔'' ہرمائنی بولی۔ ''اور اگر ہم سچ مچ دیکھیں......تو ان کی اس بات میں وزن ہے، ہے نا؟''

''میں تو مسٹر کراؤچ کے بجائے بیگ مین کے ساتھ کام کرنا پسند کروں گا۔'' رون نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''کم از کم بیگ مین ہنس مکھ اور خوش اخلاق تو ہیں......''

''کہیں پرسی تمہیں ایسا کہتے ہوئے نہ سن لے۔'' ہرمائنی نے تھوڑا مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں صحیح ہے۔ پرسی کسی بھی ہنس مکھ شخص کے ساتھ کام کرنا کبھی پسند نہیں کرے گا۔'' رون اب چاکلیٹ کا گودا کھانے لگا تھا۔ ''پرسی کو تو مذاق سمجھ میں نہیں آئے گا، بھلے وہ اس کے سامنے ننگا ناچ ہی کیوں نہ رہا ہو اور اس نے صرف ڈوبی کی ٹی کوزی ہی پہن رکھی ہو......''

☆☆☆☆

بائیسواں باب

غیر متوقع ہدف

''پوٹر......ویزلی! اس طرف دھیان دو۔''

جمعرات کو تبدیلی ہیئت کی کلاس میں پروفیسر میک گوناگل کی چڑچڑی آواز کوڑے کی طرح کلاس میں گونج اُٹھی۔ ہیری اور رون دونوں ہی چونک کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔

کلاس ختم ہونے والی تھی۔ انہوں نے اپنا کام پورا کر لیا تھا۔ وہ جن چتکبرے مرغوں کو چتکبرے خرگوشوں میں بدل رہے تھے، وہ اب پروفیسر میک گوناگل کی میز پر ایک بڑے پنجرے میں بند ہو چکے تھے (نیول کے چتکبرے خرگوش میں ابھی تک پر لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے) انہوں نے تختہ سیاہ سے اپنا ہوم ورک بھی اتار لیا تھا (مثالوں کے ذریعے وضاحت کیجئے کہ اشیاء کو الگ انواع میں تبدیلی ہیئت کرتے ہوئے جادوئی کلمات کو کتنے طریقوں سے ڈھالا جانا چاہئے؟) گھنٹی کسی بھی پل بج سکتی تھی۔ ہیری اور رون جو کلاس میں پیچھے بیٹھ کر فریڈ اور جارج کی نقلی چھڑیوں سے تلوار بازی کر رہے تھے، اب سر اُٹھا کر اوپر دیکھنے لگے۔ رون کے ہاتھ میں اب ٹن کا طوطا تھا اور ہیری کے ہاتھ میں ربڑ کی مچھلی تھی۔

''اب پوٹر اور ویزلی اپنی عمر کے لڑکوں جیسی حرکت کر رہے ہیں۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا جو انہیں غصے سے دیکھنے لگیں جب ہیری کی مچھلی کا سر فرش پر گر گیا۔ رون کے طوطے کی چونچ نے اسے کچھ پل پہلے ہی دھڑ سے الگ کر دیا تھا۔ ''مجھے تم لوگوں سے کچھ کہنا ہے۔''

''روایتی رقص تقریب ژلبال قریب آ رہی ہے۔ یہ جادوگروں کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا قدیم روایتی حصہ ہے۔ یہ ہم سب کیلئے اپنے غیر ملکی مہمانوں سے محبت کرنے کا سنہرا موقع فراہم کرتی ہے۔ یہ رقص صرف چوتھے سال اور اس سے بڑی کلاسوں کے طلباء کیلئے ہے......حالانکہ بڑی کلاس کے طلباء وطالبات چھوٹی کلاس کے لوگوں کو اپنے ساتھی کے روپ میں دعوت دے سکتے ہیں......''

لیونڈر براؤن تیکھی ہنسی ہنسنے لگی۔ پاروتی پاٹیل نے اس کی پسلیوں میں کس کر کہنی ماری۔ وہ بھی اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ان دونوں نے پلٹ کر ہیری کی طرف دیکھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے ان کی کھی کھی کو نظر انداز کر دیا۔ ہیری کے حساب سے یہ

سراسر ناانصافی تھی کیونکہ انہوں نے اسے اور رون کو تو ذراسی بات پت ڈانٹ پلا دی تھی۔

''اس خصوصی رقص تقریب میں تمام لوگ اپنے ساتھ لائی گئی خاص تقریباتی پوشاک پہنیں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے آگے بات بڑھائی۔ ''یہ رقص کرسمس کی شب بڑے ہال میں آٹھ بجے شروع ہوگا اور نصب شب تک جاری رہے گا۔اب......''

پروفیسر میک گوناگل نے پوری کلاس کی طرف گھور کر دیکھا۔

''ظاہر ہے کہ ژلبال ہم سب کیلئے دوسروں سے میل ملاپ میں اپنی جھجک دور کرنے کا ......ار...... بال کھولنے کا سنہرا موقع ہے۔'' انہوں نے کسی قدر ناراضامندی بھرے لہجے میں کہا۔

لیونڈر براؤن اب جم کر کھلکھلائی اور اس نے اپنی آواز دبانے کیلئے منہ پر کس کر ہاتھ رکھ لئے تھے۔ ہیری کو اس بار فوراً سمجھ آ گیا کہ وہ کس بات پر کھلکھلا رہی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل کے بال جوڑے میں کس کر بندھے ہوئے تھے اور ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اپنے بال کبھی نہیں کھولیں گی۔

''لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہوگورٹس کے طلباء وطالبات بچکانہ رویوں کا اظہار کرنے لگیں، اگر گری فنڈر کے کسی بھی فرد نے سکول کی ناک کٹوائی تو وہ جان لے کہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا......''

گھنٹی بج گئی اور طلباء میں جیسے بھگدڑ رچ گئی، وہ اپنے اپنے بستوں میں سامان بھر کر اسے کندھوں پر ٹانگنے لگے تھے۔

''پوٹر! ایک منٹ بات سنو!'' پروفیسر میک گوناگل نے شور شرابے کے بیچ میں بلند آواز میں کہا۔ ہیری نے سوچا کہ وہ ربڑ کی سرکٹی مچھلی کے بارے میں اس سے کچھ کہنا چاہتی ہوں گی، اس لئے وہ سر جھکائے ان کی میز کی طرف بڑھ گیا۔ پروفیسر میک گوناگل نے طلباء کے جانے کا انتظار کیا پھر وہ اس کی طرف دیکھ کر بولیں۔ ''پوٹر! چمپئن اور ان کے ساتھی......''

''کیسے ساتھی...... پروفیسر؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

پروفیسر میک گوناگل نے اسے شک بھری نظروں سے گھورا، انہیں لگا کہ وہ شاید ان کے ساتھ مسخری کر رہا ہے۔

''ژلبال میں رقص کیلئے ساتھی پوٹر!'' وہ سرد لہجے میں بولیں۔ ''تمہاری ڈانس پارٹنر!''

ہیری کو یوں لگا جیسے اس کا دل سکڑ گیا ہو۔

''ڈانس پارٹنر؟'' اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ جلدی سے بولا۔ ''میں ڈانس نہیں کرتا......''

''لیکن تمہیں کرنا پڑے گا......'' پروفیسر میک گوناگل نے چڑتے ہوئے کہا۔ ''یہی تو میں تم سے کہہ رہی ہوں۔ قدیمی روایت کے مطابق چمپئن اپنی اپنی ساتھی رقاصاؤں کے ساتھ رقص کرتے ہوئے ژلبال کی تقریب کا آغاز کرتے ہیں......''

ہیری کے ذہن میں اچانک ایک تصویر نمودار ہوئی کہ وہ ایک ہیٹ پہنے ہوئے ہے اور اس کے ساتھ ایک لڑکی ڈوریوں والی پوشاک پہن کر رقص کر رہی ہے۔ پیتونیہ آنٹی، ورنن انکل کی دفتری تقریبات میں ہمیشہ ایسی ہی پوشاک پہن کر جاتی تھیں۔

''معاف کیجئے پروفیسر! میں ڈانس نہیں کروں گا''اس نے جلدی سے کہا۔

''یہ قدیمی رواج ہے پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے کرخت لہجے میں کہا۔''تم ہوگورٹس کے چمپئن ہو اور تم وہی کروگے جو سکول کے عزت افزائی کے طور پر تمہیں کرنا چاہئے۔اس لئے تم اپنی ساتھی رقاصہ ڈھونڈ لینا پوٹر!''

''لیکن میں......ایسا کیسے کرسکتا ہوں......؟''

''تم نے میری بات سن لی ہے پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے اس طرح کہا جیسے یہ ان کا آخری فیصلہ ہو......

☆☆☆☆

ایک ہفتے پہلے ہیری یہی کہتا کہ ڈریگن سے مقابلہ کرنے کے بجائے بجائے ساتھی رقاصہ کو تلاش کرنا بہت آسان کام ہے لیکن اب چونکہ وہ ڈریگن کو مات دے چکا تھا اور اسے کسی لڑکی کو رقص کیلئے ساتھی بنانے کا کام سرانجام دینا تھا،اس لئے اس نے سوچا کہ اس کے بجائے تو وہ ڈریگن سے دوبارہ مقابلہ کرنا زیادہ پسند کرے گا۔

کرسمس کے دوران ہوگورٹس میں رُکنے کیلئے اتنے زیادہ طلباء نے اپنے نام لکھوائے، جتنے انہوں نے پہلے کبھی نہیں لکھوائے تھے۔ ہیری ہمیشہ ہوگورٹس میں ہی رُکتا تھا کیونکہ وہ پرائیویٹ ڈرائیو نہیں جانا چاہتا تھا۔لیکن اس سے پہلے وہ ہمیشہ گومگو کیفیت ضرور گزرتا تھا۔بہرحال،اس سال چوتھے سال اور ان سے اونچی کلاسوں کے تمام طلباء وہاں رُکنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ہیری کو لگ رہا تھا کہ وہ سب ژلبال کے دیوانے ہوگئے ہیں یا کم ازکم لڑکیاں تو ضرور پاگل ہوئے جارہی تھیں۔ وہ متعجب تھا کہ ہوگورٹس میں کتنی ساری لڑکیاں تھیں؟ اس نے اس بارے میں پہلے تو کبھی دھیان نہیں دیا تھا۔لڑکیاں راہداریوں میں کھی کھی کررہی تھیں اور بڑ بڑا کر ژلبال کے بارے میں گفتگو کرتی رہتی تھیں۔لڑکوں کے پاس سے مسکراتے ہوئے لڑکیاں ٹھوکے لگارہی تھیں اور ہیجان خیزی میں مبتلا ہوکر باتیں کر رہی تھیں کہ کرسمس کی رات وہ کونسی پوشاک پہنیں گی۔

''یہ لڑکیاں ہمیشہ جھرمٹ میں کیوں رہتی ہیں؟'' ہیری نے رون سے پوچھا جب ایک درجن لڑکیاں ان کے پاس سے گزر گئیں اور ہیری کو دیکھ کر کھی کھی کرنے لگیں۔''ہم ان سے کسی ایک سے کیسے پوچھ سکتے ہیں......؟''

''کسی کو رسی سے باندھ کر کھینچ کر تنہائی میں لے جاتے ہیں۔'' رون نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔''تم نے سوچا کہ تم کسے ساتھی چنو گے؟''

ہیری نے جواب نہیں دیا۔وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ کس کا انتخاب کرنا چاہتا تھا لیکن وہ بری طرح گھبرا رہا تھا...... چو چینگ اس سے ایک سال بڑی تھی اور بہت خوبصورت تھی۔ وہ بہت اچھی کیوڈچ کھلاڑی تھی اور کافی ہردلعزیز بھی......

رون سمجھ گیا کہ ہیری کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔

''سنو! تمہیں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔تم چمپئن ہو،تم نے ابھی ابھی ڈریگن کو مات دی ہے۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ لڑکیاں تمہاری

ساتھی رقاصہ بننے کیلئے قطار لگا دیں گی۔'' ان کی حال ہی میں ہوئی دوستی کو دھیان میں رکھتے ہوئے رون نے اپنی آواز میں اپنے حسد کو ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی کہ رون نے بالکل صحیح کہا تھا......

گھنگھریالے بالوں والی تیسرے سال میں پڑھنے والی ہفل پف فریق کی ایک لڑکی اگلے ہی دن ہیری کے پاس آ گئی اور اس نے اس کے سامنے ساتھی رقاصہ بننے کی پیشکش رکھی۔ ہیری نے اس سے پہلے کبھی بھی بات نہیں کی تھی۔ وہ اس پیشکش کو سن کر اتنا دم بخود ہوا کہ اس نے بنا سوچے سمجھے ہی انکار کر دیا۔ وہ لڑکی تھوڑی مایوس ہو کر وہاں سے چلی گئی۔ اس پر ہیری کو جادو کی تاریخ ایک مطالعہ والی پوری کلاس میں ڈین، سمیس اور رون کے طنز بھرے نشتر سہنے پڑے تھے۔ اگلے دن دو اور لڑکیوں نے اس سے ساتھی رقاصہ بننے کیلئے پوچھا۔ ان میں سے ایک دوسرے سال میں پڑھتی تھی اور دوسری (جسے دیکھتے ہی اسے دہشت ہونے لگی) چوتھے سال کی طالبہ تھی جو ایسی دکھائی دے رہی تھی کہ اگر ہیری نے انکار کیا تو وہ اسے اُٹھا کر زمین پر پٹخ دے گی۔

''وہ بہت اچھی لڑکی لگ رہی تھی......'' رون نے کہا جب انہوں نے ہنسنا بند کر دیا تھا۔

''وہ مجھ سے ایک فٹ لمبی تھی۔'' ہیری نے گھبرا کر کہا۔ ''ذرا تصور تو کرو کہ اس کے ساتھ میں رقص کرتا ہوا کیسا لگتا......؟''

ہرمائنی نے کیرم کے بارے میں جو کہا تھا وہ اسے بار بار یاد آتا رہا۔ ''وہ اسے صرف اس لئے پسند کرتی ہے کیونکہ وہ مشہور ہے۔'' ہیری کو لگ رہا تھا کہ اگر وہ سکول چمپئن نہ ہوتا تو یہ لڑکیاں اس کی ساتھی رقاصہ بننے کیلئے اتنی دیوانی نہ ہوتیں بلکہ وہ اسے گھاس ڈالنا بھی پسند نہیں کرتیں۔ پھر اس نے سوچا کہ اگر چوچینگ اس سے یہی سوال پوچھے تو اسے کوئی مشکل تو نہیں ہوگی۔

سب حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہیری کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ رقص کی اُلجھن کے باوجود پہلے ہدف کے بعد اس کی زندگی غیر معمولی طور پر بدل چکی تھی۔ اب راہداریوں میں اسے ناپسندیدگی کا اتنا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا۔ اسے لگا کہ یہ سیڈرک کی مہربانی ہوگی۔ اسے لگا کہ سیڈرک نے ہفل پف کے طلباء سے اسے تنگ نہ کرنے کا کہا ہوگا کیونکہ ہیری نے اسے ڈریگن کے بارے میں خبردار کیا تھا۔ اب 'ہیری پوٹر زیرو ہے' والے بیجز بھی کم دکھائی دینے لگے تھے۔ ظاہر ہے کہ ڈریکو ملفوائے اب بھی ہر موقع پر ریٹا سٹیکر کے اداریئے کی سطور سنا کر اس پر طنز کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن اب اس کی بات پر لوگوں نے ہنسنا کم کر دیا تھا......اور ہیری کو یہ دیکھ کر اور بھی اچھا لگا کہ ہیگرڈ کے بارے میں روزنامہ جادوگر میں کوئی خبر نہیں شائع ہوئی تھی۔

''سچ کہوں تو وہ جادوئی جانداروں کی حیات میں ذرا سی بھی دلچسپی نہیں لے رہی تھی۔'' ہیگرڈ نے انہیں بتایا جب ہیری، رون اور ہرمائنی نے جادوئی جانوروں کی دیکھ بھال والی کلاس کا آخری نصابی دن اس کے ساتھ گزارا اور انہوں نے سوال کیا کہ ریٹا سٹیکر کے ساتھ اس کا انٹرویو کیسا رہا؟ انہیں یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ ہیگرڈ نے اب دھماکے دار سقرطوں کے نصابی سبق کے خاتمے کا اعلان کر دیا تھا اور آج اس کے جھونپڑے میں میز کے پاس بیٹھ کر ان کیلئے آخری کھانا تیار کر رہے تھے تاکہ انہیں للچایا جا سکے۔

''وہ ہم سے بس تمہارے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی ہیری!'' ہیگرڈ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ہم نے اسے بتا دیا کہ ہم تب

سے دوست ہیں، جب سے ہم تمہیں ڈرسلی گھرانے کے یہاں لینے کیلئے گئے تھے۔اس نے پوچھا کہ ان چار سالوں میں کبھی ڈانٹنا تو نہیں پڑا؟'..... 'کبھی کلاس میں اس نے کوئی مشکل تو کھڑی نہیں کی؟' ہمارے انکار کرنے پر وہ ذرا بھی خوش نہیں دکھائی دی۔ ایسا لگتا تھا وہ ہم سے یہ کہلوانا چاہتی تھی کہ تم نہایت خوفناک قسم کی چیز ہو، ہیری!''

''مجھے یقین ہے کہ ان کے دماغ میں کچھ ایسا ہی چل رہا ہوگا۔'' ہیری نے ڈریگن کی کلیجی کے ٹکڑے کو لوہے کے ایک بڑے تھال میں ڈالتے ہوئے کہا اور تھوڑی اور کلیجی کاٹنے کیلئے اپنا چاقو اُٹھالیا۔''وہ ہمیشہ یہی تو نہیں لکھ سکتی کہ میں کتنا غمگین رہتا ہوں اور کتنا بہادر دکھائی دیتا ہوں۔ وہ ایسی باتیں بار بار لکھ کر یکسانیت ہرگز پیدا نہیں کرنا چاہیں گی۔''

''وہ اب کوئی نیا پہلو چاہتی ہے ہیگرڈ!'' رون نے سلے منڈر کی آنتوں کی جلد کھولتے ہوئے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔''شاید وہ تم سے یہ کہلوانا چاہتی ہوگی کہ ہیری تھوڑا پاگل ہے.....''

''لیکن وہ پاگل ہرگز نہیں ہے۔'' ہیگرڈ اس کی سنجیدگی سے بہت زیادہ گڑبڑا سا گیا۔

''ریٹا کو سنیپ کا انٹرویو لینا چاہئے تھا۔'' ہیری نے گھمبیر لہجے میں کہا۔''وہ کافی اچھی باتیں فراہم کر سکتے تھے کہ پوٹر جب سے سکول میں آیا ہے، تب سے وہ سکول کیلئے گھمبیر مسائل کھڑا کر رہا ہے.....!''

''واقعی! سنیپ نے ایسا کہا؟'' ہیگرڈ نے صدمے کی کیفیت میں پوچھا جب رون اور ہرمائنی ہنسنے لگے۔''ہیری! ہوسکتا ہے کہ تم نے کچھ قوانین توڑے ہوں لیکن تم اسے دل پہ مت لینا۔''

''شکریہ ہیگرڈ!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کرسمس والے رقص میں تم آؤ گے ہیگرڈ؟'' رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں ہم آسکتے ہیں!'' ہیگرڈ نے روکھے پن سے کہا۔''ہمیں لگتا ہے کہ یہ اچھا رہے گا ہیری! تم رقص شروع کرو گے، ہے نا؟ تمہاری ساتھی کون ہے؟''

''اب تک کوئی نہیں ہے۔'' ہیری نے کہا اور اس کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ ہیگرڈ نے اس بارے میں مزید کوئی بات نہیں چھیڑی۔

پہلے نصابی سلسلے کے آخری ہفتے میں شور شرابہ اور بھی بڑھ گیا۔ ژلبال کے بارے میں ہر طرف چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ کئی افواہوں نے بھی سر اُٹھایا۔ ہیری کو ان میں سے آدھی باتوں پر ذرا بھی یقین نہیں تھا۔تقریب کو رنگین بنانے کیلئے ڈمبل ڈور نے میڈم روزمرتا کو آٹھ سو بیرل بٹر بیئر کا آرڈر دیا تھا۔ بہرحال یہ سچ تھا کہ انہوں نے 'ورَیڈ سسٹرز' کو ہوگورٹس میں آنے کی دعوت دی تھی۔ ہیری یہ نہیں جانتا تھا کہ ورَیڈ سسٹرز کون تھیں؟ کیونکہ وہ جادوگروں کی ریڈیو نشریات نہیں سنتا تھا۔ جو لوگ ڈبلیو ڈبلیو این (WWN) کی نشریات سنتے سنتے جوان ہوئے تھے ان کی ہیجان انگیزی سے اسے معلوم ہوگیا کہ یہ ایک جادوگروں کی بہت ہی مشہور گیت گانے والی گلوکارائیں تھیں جنہوں نے اپنا ایک گروپ تشکیل دے رکھا تھا۔

پستہ قامت پروفیسر فلنٹ وک جیسے کچھ اساتذہ نے جب یہ دیکھا کہ طلباء کا دھیان کہیں اور ہے تو انہوں نے پڑھانا بند کر دیا۔ پروفیسر فلنٹ وک نے طلباء کو بدھ والے دن اپنی کلاس میں ہنسنے کھیلنے کی اجازت دے دی۔ انہوں نے اپنے پیریڈ کا زیادہ وقت ہیری سے گفتگو میں گزارا۔ وہ اس سے جادوئی پرواز کے ان جادوئی کلمات کے بارے میں بات چیت کرتے رہے جس کا استعمال ہیری نے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے پہلے ہدف میں کیا تھا۔ خصوصاً جادوئی چھڑی کے ساتھ فائربولٹ کے تعلق کو جوڑنا یعنی سحر آمیزی ان کا پسندیدہ موضوع رہا۔ باقی اساتذہ اتنے مہربان ثابت نہیں ہوئے تھے۔ ژلبال جیسی روایتی تقریب کیلئے کوئی بھی چیز پروفیسر بینز کو متاثر نہیں کر پائی، انہوں نے کسی بھی ردعمل کا اظہار کئے بغیر غوبلن کی بغاوت کے بارے میں اپنے نوٹس کا پورا سبق انہیں پڑھایا...... پروفیسر بینز نے جب اپنی موت کو بھی پڑھانے کے بیچ میں نہیں آنے دیا تھا تو وہ کرسمس جیسی چھوٹی چیز کی وجہ سے پڑھانا کیسے چھوڑ سکتے تھے۔ یہ بڑی تعجب انگیز بات تھی کہ وہ غوبلن کی بغاوت اور اس کے سرتابی کی تاریخ کو پرسی کی کڑاہی کی سطحی موٹائی جتنی طوالت دے سکتے تھے۔ پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر موڈی نے انہیں کلاس کے آخری پل تک پڑھایا۔ ظاہر ہے کہ سنیپ نے انہیں کلاس میں کھیلنے کی آزادی نہیں دی تھی۔ اس بات کی اتنے ہی امکانات تھے جتنے اس بات کیلئے کہ وہ ہیری کو گود میں لے لیں۔ انہوں نے سبھی طلباء کو درشت آواز میں گھورتے ہوئے آگاہ کیا کہ وہ نصابی سلسلے کی آخری کلاس میں ان پر تریاق سیال کی جانچ کریں گے۔

''وہ بہت کینہ پرور ہیں!'' رون نے جل بھن کر اس رات کو گری فنڈر کے ہال میں کہا۔ ''آخر سب ہمارا امتحان لے رہے ہیں۔ دہرائی کا بوجھ لاد کر نصابی سلسلے کی آخری سہ ماہی کو برباد کر رہے ہیں۔''

''ہونہہ...... ویسے تم زیادہ محنت تو کر نہیں رہے ہو۔'' ہرمائنی نے اپنے جادوئی مرکبات کے نوٹس کے اوپر سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ رون دھماکے دار تاش کی گڈی سے پتے نکال نکال کر ایک عمارت بنانے کی کوشش کر رہا تھا جو ماگلوؤں کے تاش کے پتوں سے زیادہ مشکل کام تھا کیونکہ اس بات کا قوی امکان تھا کہ کسی بھی پل دھماکے کے ساتھ پوری عمارت بکھر جائے گی۔

''ہرمائنی کرسمس پاس آ رہی ہے، ہے نا؟'' ہیری نے امید بھری آواز میں کہا۔ وہ آگ کے پاس کرسی پر بیٹھ کر دسویں مرتبہ 'توپوں پر اُڑان' نامی کتاب پڑھ رہا تھا۔ ہرمائنی نے اس کی طرف کڑی نظروں سے دیکھا۔

''مجھے لگتا تھا کہ تم کوئی ڈھنگ کا کام کرو گے ہیری! بھلے ہی تم اس وقت تیریاق سیال کے بارے میں پڑھنا نہ چاہ رہے ہو......''

''مثلاً......'' ہیری نے کہا جب اس نے دیکھا کہ توپ کے ایک اُڑانچی جوئے جونکنس نے ایک بالجر کو رقص کرتی چمگادڑوں والے محل کی طرف مار دیا تھا۔

''سنہری انڈہ......'' ہرمائنی نے آہستگی سے کہا۔

''چھوڑو بھی ہرمائنی! میرے پاس چوبیس فروری تک کا وقت ہے۔'' ہیری نے کہا۔

اس نے سنہری انڈے کو بالائی منزل پر اپنے صندوق میں بند کر دیا تھا اور اسے پہلے ہدف کے جشن کے بعد اب تک نہیں کھولا

تھا۔ابھی بھی اس کے پاس ڈھائی مہینے کا وقت باقی تھا۔تب تک وہ سمجھ ہی لے گا کہ اس روتی ہوئی چیخ کا آخر کیا مطلب ہوسکتا تھا؟

''لیکن اس کا حل تلاش کئی ہفتے لگ سکتے ہیں۔'' ہرمائنی نے کہا۔''اگر باقی چمپیئن کو معلوم ہوگیا کہ اگلا ہدف کیا ہے اور تمہیں یہ معلوم نہ ہو پایا تو تم بڑی مشکل میں پھنس جاؤ گے......''

''اسے پریشان مت کرو ہرمائنی!......اسے تھوڑے آرام کی ضرورت ہے۔'' رون نے کہا اور اس نے آخری دو پتے اپنی عمارت کی چوٹی پر رکھ دیئے۔اچانک سبھی پتے ایک زوردار دھماکے کے ساتھ بکھر گئے اور انہوں نے اس کی بھنوئیں جلا ڈالی تھیں۔

''بہت اچھے نشان بنے ہیں...... یہ تمہارے رقص کی تقریباتی پوشک کے ساتھ خوب میل کھائیں گے۔'' یہ فریڈ اور جارج تھے۔ وہ بھی ہیری، رون اور ہرمائنی کے ساتھ وہاں بیٹھ گئے جب رون یہ معائنہ کرنے لگا کہ کتنا نقصان ہوا تھا۔

''رون! کیا ہم پگ وجیون کا استعمال کرسکتے ہیں؟'' جارج نے پوچھا۔

''نہیں! وہ پہلے ہی ایک خط پہنچانے کیلئے گیا ہوا ہے۔'' رون نے کہا۔''کیوں......؟''

''کیونکہ جارج اسے اپنا ساتھی رقاصہ بنانا چاہتا ہے!'' فریڈ نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

''کیونکہ ہم اس سے خط پہنچوانا چاہتے ہیں، احمق کہیں کے......'' جارج نے کہا۔

''اوہ! تم دونوں کسے خط لکھ رہے ہو؟'' رون نے تجسس سے پوچھا۔

''اپنی ٹانگ بلاوجہ بیچ میں مت اڑاؤ ورنہ...... میں تمہاری ٹانگ بھی جلا دوں گا۔'' فریڈ نے اپنی نقلی چھڑی دھماکے دار آواز میں لہراتے ہوئے کہا۔''تو......تم لوگوں نے ساتھی رقاصہ کا بندوبست کرلیا ہے......؟''

''نہیں......'' رون نے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

''دیکھو! جلدی کرو ورنہ تمام اچھی لڑکیاں ہاتھ سے پھسل جائیں گی اور جو بچیں گی......''

''تمہارے ساتھ کون جارہی ہے؟'' رون نے سوال کیا۔

''اینجلینا!'' فریڈ نے بنا جھجکے زور سے جواب دیا۔

''کیا؟......تم نے اس سے پوچھ لیا؟'' رون نے حیرت بھری آواز میں کہا۔

''اوہ اچھا یاد دلایا......ابھی پوچھ لیتا ہوں۔'' فریڈ نے کہا۔اس نے اپنا سر گھمایا اور ہال میں زور سے چلایا۔''بات سنو اینجلینا!'' وہ آگ کے پاس بیٹھ کر مس سپن نٹ سے باتیں کررہی تھی۔اس نے پلٹ کر فریڈ کی دیکھا۔''کیا بات ہے......؟'' اس نے وہیں سے پوچھا۔

''میرے ساتھ رقص کرو گی؟''

اینجلینا نے فریڈ کی طرف غور سے دیکھا۔

’’ٹھیک ہے۔‘‘اس نے کہا اور دوبارہ ایلسیا سے باتیں کرنے میں مصروف ہوگئی۔اس کے چہرے پر اب مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

’’دیکھا؟‘‘فریڈ نے ہیری اور رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔’’کتنا آسان کام ہے؟‘‘وہ کھڑا ہوا جمائی لیتا ہوا بولا۔’’جارج چلو! ہم سکول کے الّو کا استعمال کر لیتے ہیں۔‘‘

وہ دونوں چلے گئے۔رون نے اپنی ٹھوڑی مسلتے ہوئے اور اپنی جادوئی تاش کے جلے ہوئے پتوں کے اوپر سے ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔

’’ہمیں اب جلدی ہی کچھ کرنا ہوگا...... کسی لڑکی سے پوچھنا ہی ہوگا۔فریڈ صحیح کہہ رہا ہے۔ہم یہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ ہمیں چڑیلوں کے ساتھ رقص کرنا پڑے۔‘‘

’’کیا کہا......کس کے ساتھ؟‘‘ہرمائنی نے غصے سے چیخ کر کہا۔

’’دیکھو! ایلاؤزے میجان کے ساتھ رقص کرنے سے بہتر یہی ہوگا کہ میں اکیلا ہی رقص کرلوں۔‘‘رون نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

’’اس کے مہاسے پہلے کی بہ نسبت کافی ٹھیک ہو چکے ہیں......اور وہ دل کی بہت اچھی ہے۔‘‘ہرمائنی نے اس کی طرفداری کرتے ہوئے کہا۔

’’لیکن اس کی ناک تو تھوڑی ٹیڑھی ہی ہے نا!‘‘رون نے جلدی سے کہا۔

’’اچھا اب سمجھی!‘‘ہرمائنی نے چیخ کر کہا۔’’تو بات یہ ہے کہ تم لوگ سب سے خوبصورت دکھائی دینے والی لڑکی کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہو، بھلے ہی اس کا رویہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو؟‘‘

’’ہاں یہی بات ہے!‘‘رون نے دوٹوک انداز میں کہا۔

’’میں سونے جارہی ہوں۔‘‘ہرمائنی نے غصے سے کہا اور آگے مزید کچھ کہے بغیر دندناتی ہوئی لڑکیوں کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

☆☆☆☆

ہوگورٹس کے اساتذہ اور دیگر عملہ بیاوکس بیٹن اور ڈرم سٹرانگ سکولوں کے مہمانوں کو متاثر کرنے کی پوری کوشش کررہے تھے۔ کرسمس پر سکول کی بہترین تزئین و آرائش کی جارہی تھی۔سجاوٹ پوری ہونے کے بعد ہیری نے دیکھا کہ اس بار سکول جتنا شاندار دکھائی دے رہا تھا اتنا پہلے کبھی نہیں دکھائی دیا تھا۔سنگ مرمر کی سیڑھیوں کے جنگلے پر برف سے بنے ٹھوس کھمبے لگے ہوئے تھے۔بڑے ہال میں لگے بارہ کرسمس کے درخت چمکدار گل ذخیرہ کی تاباں روشنی میں دمک رہے تھے اور ان پر اصلی سنہرے الّوؤں کو بھی بٹھایا گیا

تھا۔قدیمی جنگجوؤں کے آہنی لباس پر ایسا جادو کر دیا گیا تھا کہ جب بھی کوئی ان کے پاس سے گزرتا تھا، وہ کرسمس کے گیت گانے لگتے تھے۔یہ بڑا دلچسپ لگتا تھا کہ خالی آہنی خود گیت گائیں۔'اوہ آؤ ہمارے وفادارو! مل کر خوشیاں بانٹیں۔' جبکہ اسے صرف نصف ہی الفاظ معلوم ہوں۔کئی بار چوکیدار مسٹر فلیچ نے شرارتی پیوس کو ان آہنی لباسوں میں سے باہر نکالا تھا جو وہاں چھپ کر گیتوں میں اپنی بھدی آواز کو بے سرے انداز میں ملا دیتا تھا۔

اب بھی ہیری نے چو سے رقص کا ساتھی بننے کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔ وہ اور رون بہت گھبرا رہے تھے حالانکہ جیسا ہیری نے کہا، رقاصہ ساتھی نہ ملنے پر رون، ہیری جتنا احمق نہیں دکھائی دے گا۔ ہیری کو تو دوسرے چمپئن کے ساتھ مل کر رقص کی شروعات کرنا تھیں۔

''مجھے لگتا ہے، مایوس مائرٹل سے ہی کام چلانا پڑے گا۔'' اس نے آہستگی سے کہا۔ مایوس مائرٹل اس چڑیل کا نام تھا جو دوسری منزل پر لڑکیوں کے باتھ روم میں منڈلاتی رہتی تھی۔

''ہیری......ہمیں اس کام کیلئے اپنی کمر کس لینی چاہئے۔'' رون نے جمعہ کی صبح کہا۔اس نے یہ بات اس انداز میں کہی تھی جیسے انہیں کسی دشمن قلعے کو فتح کرنا ہو۔''جب ہم آج رات کو ہال میں واپس آئیں گے تو ہم دونوں کے ہی پاس اپنی اپنی ساتھی ہونا چاہئے۔ٹھیک ہے!''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے جواب دیا۔

لیکن اس دن جب بھی اسے چو چینگ دکھائی دی......پیریڈ کے دوران کے اوقات میں، دوپہر کے کھانے کی میز پر اور جادو کی تاریخ ایک مطالعہ کی کلاس میں جاتے ہوئے......تو ہر بار اس کی سہلیاں اسے گھیرے ہوئے تھیں۔ کیا وہ کہیں بھی تنہا نہیں جاتی ہے؟ کیا وہ اسے باتھ روم جاتے ہوئے روک کر بات کر سکتا تھا؟ لیکن نہیں! وہ تو وہاں بھی چار پانچ سہیلیوں کے ساتھ جاتی تھی۔ بہرحال، اگر اس نے جلدی ہی ایسا نہیں کیا تو کوئی دوسرا چو چینگ کے سامنے ساتھی رقاصہ بننے کی فرمائش کر ڈالے گا۔

سنیپ کے تریاق سیال والے پیریڈ میں توجہ کو یکسو رکھنا اس کیلئے کافی مشکل ہو گیا تھا۔نتیجہ یہ نکلا کہ وہ سب سے خاص چیز یعنی زہر مہرہ ڈالنا ہی بھول گیا۔اس کی وجہ سے اسے سنیپ کی کڑوی باتوں کے ساتھ ساتھ بہت ہی کم نمبر مل پائے۔ ویسے اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ تو اس کام کو کرنے کی ہمت باندھ رہا جو اسے انجام دینا تھا اور ہر حال میں کرنا ہی تھا۔گھنٹی بجتے ہی اس نے جھپٹ کر اپنا بستہ اُٹھایا اور تہہ خانے کے دروازے کی طرف لپکا......

''میں تم سے کھانے کی میز پر ملتا ہوں۔'' اس نے رون اور ہرمائنی سے کہا اور بالائی منزل کی طرف دوڑ لگا دی۔اسے چو چینگ کو تنہائی میں بلا کر بات کرنا ہوگی۔بس اتنی سی بات تھی......وہ بھری ہوئی راہداری میں اس کی تلاش کرنے لگا اور اسے جلدی ہی وہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے کلاس سے باہر نکلتی ہوئی دکھائی دے گئی۔

''سنو......چو! کیا میں تم سے ایک منٹ بات کر سکتا ہوں؟''

چو کے آس پاس کھڑی سبھی لڑکیاں کھی کھی کرنے لگیں۔ ہیری نے غصے سے سوچا کہ 'کھی کھی' کو غیر قانونی قرار دے کر اس پر پابندی عائد کر دینا چاہئے لیکن چو چینگ نے کھی کھی نہیں کی۔ اس کے بجائے اس نے کہا۔ ''ٹھیک ہے......'' اور پھر وہ اپنی سہیلیوں سے ہٹ کر اس کے پاس آ گئی۔ ہیری نے جیسے ہی اس کی طرف غور سے دیکھا تو اس کے پیٹ میں کھلبلی سی مچ گئی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کسی کھائی میں گر رہا ہو۔

''ار......'' وہ ہکلایا۔

وہ اس سے نہیں پوچھ پا رہا تھا۔ وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتا تھا لیکن اسے ایسا کرنا ہی تھا۔ چو حیران ہو کر اسے دیکھتی رہی۔ ہیری اپنی زبان کو صحیح طریقے سے گھما پائے اس سے پہلے ہی الفاظ اس کے منہ سے نکلتے چلے گئے۔

''میر ساقص ارچل گائی؟'' وہ ہکلا کر لفظوں کو بے معنی بنا رہا تھا۔

''کیا کہا......میں کچھ سمجھی نہیں؟'' چو چینگ نے پوچھا۔

''کیا تم......کیا تم میرے ساتھ رقص کرنا پسند کرو گی؟'' ہیری نے خود کو سنبھالتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ یکدم سرخ کیوں پڑ گیا تھا کیوں......؟

''اوہ......'' چو چینگ نے گہری سانس لے کر کہا۔ اس کا چہرہ بھی سرخ ہو گیا تھا۔ ''اوہ! ہیری...... مجھے سچ مچ افسوس ہے......'' اور اس کے چہرے پر تاسف بھرے جذبات مچلنے لگے۔ ''میں نے پہلے ہی کسی اور سے وعدہ کر لیا ہے کہ میں اس کے ساتھ رقص میں شامل ہوں گی......''

''اوہ......'' ہیری کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

یہ عجیب تھا۔ ایک پل پہلے اسے لگ رہا تھا کہ جیسے اس کے سینے پر سانپ رینگ رہا ہو لیکن اب تو ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس کا سینہ ہی نہیں تھا۔

''اوہ ٹھیک ہے......'' اس نے کہا۔ ''کوئی پریشانی نہیں......''

''مجھے سچ مچ افسوس ہے......'' چو چینگ نے دوبارہ کہا۔

''کوئی بات نہیں......'' ہیری نے خود پر قابو رکھتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہیں کھڑے رہے پھر چو بولی۔ ''اچھا!''

''ہاں!'' ہیری نے مسحور کن لہجے میں کہا۔

''اچھا چلتی ہوں......'' چو چینگ نے کہا۔ اس کا چہرہ اب بھی بہت لال تھا۔ وہ دور جانے لگی۔ ہیری خود کو روک پاتا اس سے پہلے ہی اس کے منہ سے الفاظ خود بخود نکل گئے۔

''ویسے تم کس کے ساتھ جا رہی ہو؟''

''اوہ......سیڈرک کے ساتھ......سیڈرک ڈیگوری کے ساتھ۔'' چو نے مڑ کر کہا۔

''اوہ اچھا......ٹھیک ہے!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس کے سینہ دوبارہ لوٹ آیا تھا اب ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی نے اس پر بہت وزنی پتھر رکھ دیا ہو۔

رات کے کھانے کے بارے میں بھول کر وہ گم صم دھیرے دھیرے گری فنڈر مینار کی بل دار سیڑھیوں کی طرف چلنے لگا۔ ہر قدم پر چو کی آواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ ''سیڈرک!''

کچھ عرصہ پہلے سے وہ سیڈرک کو پسند کرنے لگا تھا، وہ اس بات کو بھی نظر انداز کرنے کیلئے تیار ہو گیا تھا کہ سیڈرک نے ایک بار اسے کیوڈچ میں ہرایا تھا۔ وہ وجیہہ جوان اور ہر دلعزیز بھی تھا اور لگ بھگ سبھی کا پسندیدہ چمپئن بھی تھا۔ اب اسے اچانک لگا کہ سیڈرک دراصل ایک بیکار اور نکما لڑکا تھا جس میں رتی بھر بھی عقل نہیں تھی۔

''پریوں کا اجالا......'' اس نے دھیرے سے فربہ عورت کو مخاطب کر کے کہا۔ شناخت پچھلے ہی دن بدل گئی تھی۔

''ہاں سچ مچ!'' فربہ عورت نے خوشی سے کہا اور جب وہ اسے راستہ دینے کیلئے جھکی تو اس نے اپنا نیا بھڑکیلا بالوں کا پراندہ اچھال کر پیچھے پھینکا۔

ہال میں داخل ہونے کے بعد ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ اسے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ رون دور والے ایک کونے میں اداس بیٹھا ہوا تھا۔ جینی بھی اس کے پاس بیٹھی تھی اور اس سے دھیرے دھیرے باتیں کر رہی تھی۔

''کیا ہوا......رون؟'' ہیری نے ان کے پاس پہنچتے ہی پوچھا۔

رون نے ہیری کی طرف دیکھا، اس کے چہرے پر دہشت کے آثار پھیلے ہوئے تھے۔

''میں نے ایسا کیوں کیا؟'' اس نے ہڑبڑائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں نہیں جانتا کہ میں نے آخر ایسا کیوں کیا؟''

''ہوا کیا......کیا ہو گیا؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''اس نے......آہ......فلیور ڈیلا کور کو ساتھی رقاصہ بننے پیشکش کر دی تھی......'' جینی نے ہیری کی حیرت کم کرتے ہوئے کہا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اسے اپنی مسکراہٹ کو روکنے میں بہت مشکل ہو رہی تھی لیکن وہ ہمدردی سے رون کا ہاتھ تھپتھپا رہی تھی۔

''تم نے ایسا کیوں کیا؟'' ہیری نے تعجب سے پوچھا۔

''میں نہیں جانتا کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟'' رون نے دوبارہ ہانپتے ہوئے جواب دیا۔ ''میرا دماغ جانے کہاں چلا گیا تھا؟ وہاں پر لوگ تھے......چاروں طرف......میں دیوانہ سا ہو گیا۔ سبھی لوگ دیکھ رہے تھے۔ میں بیرونی ہال میں اس کے پاس سے گزر رہا تھا......وہ وہاں پر ڈیگوری سے باتیں کر رہی تھی......اور اچانک یہ بات میرے منہ سے نکل گئی......اور میں نے اس سے پوچھ لیا......''

رون نے ندامت سے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا لیکن اس نے بات جاری رکھی حالانکہ اس کے الفاظ بمشکل سنائی دے رہے تھے۔ ''اس نے میری طرف دیکھا جیسے میں کوئی سمندری گھونگھا یا کوئی مکڑی ہوں......اس نے جواب تک نہیں دیا اور پھر......مجھے تھوڑا ہوش آ گیا اور میں وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا......''

''اس کی رگوں میں مونی کا خون دوڑ رہا ہے۔'' ہیری نے گہری سانس لیکر کہا۔ ''تمہارا اندازہ بالکل صحیح تھا اس کی دادی ایک مونی ہی تھی......اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں تھا۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ جب تم اس کے پاس سے گزر رہے تھے، اس وقت وہ ڈیگوری پر سحر کر رہی ہوگی اور تم بھی اس کے سحر کا اثر ہو گیا ہوگا۔ لیکن وہ اپنا وقت برباد کر رہی تھی کیونکہ ڈیگوری تو چو چینگ کے ساتھ جا رہا ہے۔''

رون نے نظریں اوپر اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''میں نے چو چینگ سے ابھی ابھی رقص میں ساتھی بننے کیلئے پوچھا تھا، اسی نے مجھے بتایا۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

جینی نے اچانک مسکرانا بند کر دیا۔

''یہ تو دیوانگی ہے......'' رون بولا۔ ''اب صرف ہم بچے ہیں جن کی کوئی ساتھی رقاصہ نہیں ہے......اور نیول بھی......ذرا سوچو تو سہی، اس نے کس سے پوچھا تھا......ہرمائنی سے؟''

''کیا......؟'' ہیری یہ حیرت انگیز خبر سن کر پوری طرح ششدر رہ گیا تھا۔

''ہاں! میں جانتا ہوں۔'' رون نے کہا۔ ہنسنے کی وجہ سے اس کے چہرے کی اُڑی رنگت کچھ کچھ بحال ہونے لگی تھی۔ ''نیول نے مجھے جادوئی مرکبات کی کلاس کے بعد بتایا تھا۔ اس نے کہا کہ ہرمائنی اس کے لئے ہمیشہ اچھے رویہ رکھتی ہے اور پڑھائی میں بھی اس کی معاونت کرتی ہے......لیکن ہرمائنی نے نیول سے کہہ دیا کہ وہ کسی اور کے ساتھ جا رہی ہے۔ ہاں! جیسے یہ سچ ہو سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اس نے بہانہ بازی سے کام لیا ہوگا۔ وہ نیول کے ساتھ نہیں رقص نہیں کرنا چاہتی ہوگی؟''

''ایسا مت کہو......'' جینی نے منہ بنا کر کہا۔ ''ہنسو مت......''

اسی وقت ہرمائنی تصویر کے راستے سے اندر داخل ہوئی۔

''تم دونوں کھانے کی میز پر کیوں نہیں آئے؟'' اس نے قریب آ کر دریافت کیا۔

''کیونکہ......اوہ!'' جینی نے کہا۔ ''تم دونوں ہنسنا بند کرو......کیونکہ یہ دونوں جن لڑکیوں کو اپنی ساتھی بنانا چاہتے تھے انہوں نے ان کی پیشکش ٹھکرا دی......''

یہ سن کر ہیری اور رون دونوں کی ہنسی رُک گئی۔

''بہت بہت شکریہ جینی!'' رون نے چڑ چڑے انداز میں کہا۔

''کیا سب اچھی لڑکیاں ہاتھ سے نکل گئی رون؟'' ہرمائنی نے فخر کے ساتھ پوچھا۔ ''کیا اب ایلاوزے میجان خوبصورت لگنے

لگی ہے؟ مجھے یقین ہے کہ کہیں نہ کہیں تمہیں کوئی نا کوئی مل ہی جائے گی جو تمہاری رقاصہ ساتھی بننے کیلئے تیار ہو جائے گی۔''

لیکن رون ہرمائنی کی طرف ایسے گھور رہا تھا جیسے اچانک وہ اسے موہنی دکھائی دینے لگی ہو۔

''ہرمائنی! نیول نے ٹھیک ہی کہا..... تم بھی تو لڑکی ہو......''

''اوہ! کیا خوب پہچانا!'' ہرمائنی زہریلی آواز میں بولی۔

''تم ہم میں کسی کے ساتھ چل سکتی ہو؟''

''نہیں...... میں نہیں چل سکتی!'' ہرمائنی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

''اوہ چھوڑو بھی!'' رون نے بے چینی سے کہا۔ ''ہمیں ساتھی کی ضرورت ہے، اگر ہمارے پاس کوئی ساتھی نہیں ہوگی اور باقی سب کے پاس ہوگی تو ہم سچ مچ گدھے لگیں گے......''

''میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتی ہوں۔'' ہرمائنی نے دوبارہ کہا جواب شرما رہی تھی۔ ''کیونکہ میں پہلے ہی کسی کے ساتھ جانے کیلئے ہاں کہہ دی ہے......''

''نہیں ایسا نہیں ہو سکتا......'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''تم نے تو ایسا صرف نیول سے چھٹکارا پانے کیلئے کہا ہوگا۔''

''اوہ اچھا!......؟'' ہرمائنی نے کہا اور اس کی آنکھیں خطرناک طریقے سے چمکنے لگیں۔ ''رون! میں لڑکی ہوں۔ یہ پہچاننے میں تمہیں تین سال لگ گئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی اور یہ بات نہیں پہچان پائے گا۔''

رون نے اس کی طرف گھور کر دیکھا پھر وہ دوبارہ مسکرانے لگا۔

''ٹھیک ہے..... ٹھیک ہے! ہم جانتے ہیں کہ تم لڑکی ہو۔'' اس نے کہا۔ ''اب تو ٹھیک ہے؟ کیا اب تم ہمارے ساتھ چلو گی؟''

''میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا ہے۔'' ہرمائنی غصے سے بپھر کر غرائی۔ ''میں کسی اور کے ساتھ جا رہی ہوں۔'' اس کے بعد وہ دھڑ دھڑاتی ہوئی لڑکیوں کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

''وہ یقیناً جھوٹ بول رہی ہے؟'' رون نے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

''نہیں......'' جینی نے فوراً کہا۔

''تو تم جانتی ہو کہ وہ کس کے ساتھ جا رہی ہے؟'' رون نے تیکھی نظروں سے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں! مگر میں یہ نہیں بتاؤں گی کیونکہ اس کا نجی معاملہ ہے......'' جینی نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔'' رون نے بہت اُداسی سے کہا۔ ''معاملہ اب احمقانہ ہوتا جا رہا ہے۔ جینی! تم ہیری کے ساتھ چلی جاؤ اور میں بس......''

''میں نہیں جا سکتی۔'' جینی بولی اور اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔ ''میں تو نیول کے ساتھ جا رہی ہوں۔ جب ہرمائنی نے اسے منع کر دیا تھا تو اس نے مجھے پیشکش کر دی تھی اور نے سوچا...... دیکھو...... میں ویسے تو رقص تقریب میں جا ہی نہیں سکتی...... میں ابھی چوتھے

سال میں نہیں ہوں۔'' اس نے دُکھی لہجے میں کہا۔ ''میں سوچتی ہوں کہ میں نیچے جا کر کچھ کھانا کھالوں۔'' وہ اُٹھ کر کھڑی ہوئی اور سر جھکا کر تصویر کی طرف بڑھی اور پھر باہر نکل گئی۔

رون نے ہیری کی طرف اور ہیری نے رون کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''ان لڑکیوں کو ہو کیا گیا ہے؟'' رون بڑبڑایا۔

لیکن اسی وقت ہیری کو پاروتی پاٹیل تصویر کے راستے اندر آتی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے پیچھے پیچھے لیونڈر براؤن بھی تھی۔ اب فیصلہ کن قدم اُٹھانے کا وقت آچکا تھا۔

''یہیں رکو!'' ہیری نے رون سے کہا پھر وہ سیدھا پاروتی کے پاس چلا آیا اور بولا۔

''پاروتی...... کیا تم میری ساتھی رقاصہ بننا پسند کرو گی؟'' پاروتی کھی کھی کرنے لگی۔ ہیری نے بمشکل اس کے سنجیدہ ہونے کا انتظار کیا حالانکہ اس دوران اس کی انگلیاں چوغے کی جیب میں بھنچ گئی تھیں۔

''میں تیار ہوں!'' پاروتی نے آخر کار سرخ چہرے کے ساتھ جواب دیا۔

''شکریہ!'' ہیری نے اطمینان کی سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''لیونڈر! کیا تم رون کی ساتھی بننا پسند کرو گی؟''

''وہ سمیس کے ساتھ جارہی ہے ہیری!'' پاروتی پاٹیل نے بتایا اور پھر وہ دونوں کھی کھی کرنے لگیں۔ ہیری نے آہ بھری۔

''کوئی اور لڑکی نہیں ہے جو رون کے ساتھ جا سکے؟'' اس نے دھیمی آواز میں کہا تاکہ رون اس کی بات نہ سن سکے۔

''ہرمائنی گرینجر کو کیا ہوا؟'' پاروتی نے حیرت سے پوچھا۔

''وہ کسی اور کے ساتھ جارہی ہے......''

پاروتی اور لیونڈر دونوں یہ بات پر دم بخود دکھائی دینے لگیں۔

''اووہ...... کس کے ساتھ؟''

''معلوم نہیں!'' ہیری نے کندھے اچکا کر جواب دیا۔ ''تو تمہارے خیال میں رون کی ساتھی کون بن سکتی ہے؟''

''دیکھو......'' پاروتی دھیمی آواز میں بولی۔ ''مجھے لگتا ہے کہ میری بہن پدما شاید تیار ہو جائے...... وہ ریون کلا میں پڑھتی ہے۔ اگر تم چاہو تو میں اسے بات کر سکتی ہوں؟''

''ہاں! یہ بہت اچھا رہے گا۔'' ہیری نے کہا۔ ''اس نے پوچھ کر مجھے جلدی بتا دینا۔''

اور وہ رون کے پاس لوٹ آیا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ رقص تقریب دلچسپ کم اور دشوار زیادہ تھی اور وہ امید بھی کر رہا تھا کہ پدما پاٹیل کی ناک بالکل سیدھی ہوگی اور رون کو پسند آئے گی۔

☆☆☆☆

تیئسواں باب

ژلبال رقص تقریب

چھٹیوں میں چوتھے سال کے طلباء کے سروں پر ہوم ورک کا بہت زیادہ بوجھ لاد دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود سہ ماہی ختم ہونے کے بعد ہیری ہوم ورک کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ اس نے باقی ساتھی طلباء کے ساتھ مل کر کرسمس کے پہلے ہفتے کا بھرپور لطف اُٹھایا۔ گری فنڈر کے ہال میں تعطیلات میں بھی اتنی ہی بھیڑ تھی جتنی کہ نصابی سہ ماہی کے دوران تھی۔ یہ اب کسی قدر چھوٹا بھی لگنے لگا تھا کیونکہ طلباء اب یہاں ہمیشہ زیادہ اودھم مچانے لگے تھے۔ فریڈ اور جارج کی کنگنی کریم نے کافی دھوم مچا دی تھی اور چھٹیوں کے ابتدائی دنوں میں تو پورے ہال کے طلباء وطالبات کے پنکھ نکلنے لگے تھے۔ لیکن جلد ہی گری فنڈر کے طلباء نے یہ جان لیا تھا کہ کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز کھانے کے بارے میں ہوشیار رہنا چاہئے۔ وہ اب کھانے پینے کی ہر چیز کو شک بھری نظروں سے دیکھتے تھے کہ کہیں اس کے اندر کنگنی کریم نہ چھپائی گئی ہو۔ جارج نے ہیری کو جوشیلے انداز میں بتایا کہ وہ اور فریڈ ایسی ہی ایک اور دلچسپ چیز کی تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ ہیری نے فوراً یہ فیصلہ کرلیا کہ وہ مستقبل میں فریڈ اور جارج سے ایک چپس تک نہیں لے کر کھائے گا۔ وہ ڈڈلی اور لوزہ ٹافی والا حادثہ ابھی تک نہیں بھول پایا تھا......

میدان اور سکول پر اب موٹی برف گرنے لگی تھی۔ ہیگرڈ کی برف سے ڈھکی ہوئی زنگر بریڈ جیسی جھونپڑی کے پاس کھڑی بیاوکس بیٹن کی نیلی بگھی اب برف سے جمے ہوئے کسی بڑے کدو کی مانند دکھائی دیتی تھی۔ ادھر ڈرم سٹرانگ کے بادبانی جہاز پر بھی برف کی تہہ جم چکی تھی اور وہ بالکل سفید ہو چکا تھا۔ باورچی خانے میں گھریلو خرس بڑی محنت سے طرح طرح کے بہترین گرم سوپ اور ذائقے دار پڈنگ بنانے میں مصروف رہتے تھے۔ کھانے میں صرف فلیور ڈیلا کور کو ہی شکایت کرنے کیلئے کئی خامیاں نظر آ پائیں۔

''ہوگورٹس کا کھانا بہت ثقیل ہوتا ہے۔'' انہوں نے فلیور کی شکایت بھری آواز سنی۔ جب وہ ایک شام بڑے ہال سے باہر نکلے (رون ہیری کے پیچھے چھپ کر چل رہا تھا اور اس بات کی پوری کوشش کر رہا تھا کہ فلیور اسے نہ دیکھ پائے) ''اگر یہی سلسلہ چلتا رہا تو میں یقیناً اپنی پوشاک نہیں پہن پاؤں گی؟''

''اوہ یہ کتنے افسوس کی بات ہوگی؟'' ہرمائنی نے اس کی بات پر طنز کرتے ہوئے کہا۔ جب فلیور بیرونی ہال سے باہر نکل گئی۔ ''وہ

اپنے بارے میں بہت زیادہ فکر مند رہتی ہے، ہے نا!''

''ہرمائنی!'' رون نے پوچھا۔ ''تم رقص میں کس کے ساتھ جا رہی ہو؟''

وہ اس سے بار بار یہی سوال پوچھتا رہتا تھا۔ اسے لگتا تھا کہ اگر وہ ہرمائنی سے ایسے وقت میں یہ سوال پوچھے گا جب اسے اس کی بالکل امید نہیں ہوگی تو ہوسکتا ہے کہ بے دھیانی میں وہ اسے بتا دے لیکن ہرمائنی نے منہ پھولا کر کہا۔ ''میں تمہیں نہیں بتاؤں گی، تم میرا مذاق اُڑاؤ گے۔''

''تم مذاق کر رہے ہو، ویزلی!'' ملفوائے نے ان کے پیچھے سے کہا۔ ''کہیں تم یہ تو نہیں کہہ رہے ہو کہ کسی نے اسے اپنے ساتھ رقص کرنے کی پیشکش کی ہے؟ اس لمبے دانتوں والی بدذات ماگلو کے ساتھ بھلا کون رقص کرنا چاہے گا؟''

ہیری اور رون تیزی سے پلٹ گئے لیکن ہرمائنی فوراً ملفوائے کے کندھے کے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے زور سے بولی۔ ''پروفیسر موڈی......!''

ملفوائے کا چہرہ یکلخت پیلا پڑ گیا اور وہ تیزی سے پلٹ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں پروفیسر موڈی کو چاروں طرف تلاش کرنے لگا۔ لیکن وہ اب بھی بڑے ہال میں اساتذہ والی میز پر بیٹھے گرما گرم سوپ کا لطف اُٹھا رہے تھے۔

''تم چھوٹے نیولے ہو، ہے نا...... ملفوائے!'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا اور پھر وہ ہیری اور رون کے ساتھ زور زور سے ہنسنے لگے اور سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔

''ہرمائنی!'' رون نے اس کی طرف کنکھیوں سے دیکھا اور اچانک حیرانگی سے بولا۔ ''تمہارے دانت......؟''

''انہیں کیا ہوا؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''وہ پہلے کی بہ نسبت آگے دکھائی دے رہے ہیں...... اس طرف میرا دھیان ابھی ابھی گیا ہے......''

''ظاہر ہے، وہ آگے ہی دکھائی دے رہے ہوں گے...... کیا تم یہ امید کر رہے تھے کہ میں ملفوائے کے دیئے بڑے دانتوں کو سنبھال کر رکھوں گی؟'' ہرمائنی نے مسکرا کر کہا۔ ہیری کو وہ وقت یاد آ گیا، جب سنیپ کے تہہ خانے میں ملفوائے سے مڈبھیڑ میں اس کا جادوئی حملہ ہرمائنی کے چہرے پر جا لگا تھا اور اس کے دانت گردن تک لمبے ہوئے گئے تھے۔

''نہیں میرا مطلب ہے کہ ملفوائے کے جادوئی حملے سے پہلے تمہارے دانت جیسے تھے، اب ویسے نہیں ہیں، بلکہ بہت مختلف ہو گئے ہیں...... وہ سب اب سیدھے ہیں اور...... ان کی ترتیب بھی بالکل درست ہو چکی ہے؟''

ہرمائنی اچانک بہت ہی شرارتی انداز میں مسکرائی۔ ہیری کا دھیان بھی اس طرف مبذول ہو کر رہ گیا۔ واقعی ہرمائنی کی مسکراہٹ اب پہلے کی بہ نسبت کافی الگ ہی دکھائی دے رہی تھی۔

''دیکھو!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''جب میں میڈم پامفری کے پاس اپنے دانت صحیح کروانے کیلئے گئی تو انہوں نے مجھے ایک آئینہ دے

کر کہا کہ جب میرے دانت پہلے جتنی جسامت کے ہو جائیں گے تو میں انہیں روک دوں لیکن میں نے انہیں...... روکنے میں تھوڑی دیر لگا دی۔'' وہ ایک بار پھر کھل کر مسکرائی۔ ''ممی ڈیڈی اس بات سے یقیناً خوش نہیں ہوں گے۔ میں انہیں کب سے منانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ مجھے اپنے دانت جادو سے چھوٹے کرنے دیں لیکن وہ انہیں تار سے بندھوانے کی ضد کرتے تھے۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ دونوں دانتوں کے ڈاکٹر ہیں اور ان کے لحاظ سے دانتوں جادو کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے...... دیکھو! پگ وجیون لوٹ کر آ گیا ہے۔''

رون کا چھوٹا الّو برف سے لدھے جنگل کے اوپر تیزی سے منڈلاتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے پیر میں چرمئی کاغذ کا بڑا ٹکڑا دور سے ہی بندھا ہوا دکھائی دے رہا۔ ان کے قریب سے گزرنے والے طلباء پگ وجیون کو دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس رہے تھے اور تیسرے سال میں پڑھنے والی کچھ لڑکیاں رُک کر بولنے لگیں۔ ''اوہ! اس چھوٹے الّو کو تو دیکھو! وہ کتنا پیارا ہے، ہے نا!''

''احمق کہیں کا......'' رون بڑبڑایا۔ اس نے تیزی سے سیڑھیوں پر چڑھ کر پگ وجیون کو پکڑ لیا اور اسے پھڑ پھڑاتے ہوئے دیکھ کر غرایا۔ ''تم خط لے کر سیدھے اس کے پاس نہیں آ سکتے جس کے نام خط آیا ہوتا ہے۔ نمود و نمائش کرنے کیلئے ادھر ادھر بھٹکنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سمجھے!''

پگ وجیون نے چہکتی ہوئی کلکاری بھری اور یوں ظاہر کیا جیسے اس نے رون کی ڈانٹ کو ہوا میں اُڑا کر رکھ دیا ہو۔ اس کا سر رون کی مٹھی کے اوپر سے ڈھک رہا تھا۔ اب تیسرے سال والی لڑکیاں بہت صدمے میں دکھائی دے رہی تھیں۔

''یہاں سے دفع ہو جاؤ......'' رون نے لڑکیوں سے غرا کر کہا اور اس مٹھی کو ہوا میں لہرایا جس میں پگ وجیون پکڑا ہوا تھا۔ پگ وجیون ہوا میں اُڑنے لگا اور خوشی سے چیخنے لگا۔ ''لو ہیری یہ لو!'' رون نے دھیرے سے کہا۔ جب تیسرے سال والی لڑکیاں بہت پریشان دکھائی دیتی ہوئی باہر جانے لگیں تو اس نے پگ وجیون کے پیر سے سیریس کا جوابی خط کھینچ کر الگ کیا اور ہیری نے خط لے کر فوراً اپنے چوغے کی جیب میں محفوظ کیا اور پھر وہ اسے جلدی سے پڑھنے کیلئے گری فنڈر ہال کی طرف چل دیئے۔

ہال میں بیٹھا ہوا ہر فرد اس وقت چھٹیوں کی مستی میں اتنا مشغول تھا کہ کسی کو یہ دیکھنے کی فرصت ہی نہیں ملی تھی کہ باقی لوگ کیا کر رہے ہیں۔ ہیری، رون اور ہر مائنی سب لوگوں سے دور ہٹ کر ایک اندھیری کھڑکی کے پاس بیٹھ گئے۔ اس کھڑکی پر دھیرے دھیرے برف گر رہی تھی۔ ہیری نے دھیمی آواز میں خط پڑھ کر دونوں کو سنایا۔

پیارے ہیری!

ہارن ٹیل کو مات دینے پر بے حد مبارک ہو۔ جس نے بھی تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا، وہ اس وقت زیادہ خوش نہیں ہوا ہوگا۔ میں چشم آلودہ جادوئی کلمے کا مشورہ دینے والا تھا کیونکہ ڈریگن کی آنکھ اس کے بدن کا سب سے کمزور حصہ ہوتی ہے۔

''اوہ کیرم نے اسی کا استعمال کیا تھا......'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

لیکن تمہارا طریقہ کار زیادہ عمدہ تھا۔ میں اسے جان کر بڑی سنسنی محسوس کر رہا ہوں۔ لیکن اس پر گھمنڈ میں مت آنا۔ ہیری! ابھی تم نے صرف ایک ہی ہدف پار کیا ہے۔ جس نے تمہارا نام مقابلوں میں ڈالا ہے، وہ اگر تمہیں نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو اسے ابھی مزید مواقع ملیں گے۔ اپنی آنکھیں کھلی رکھنا...... خاص طور پر جب وہ افراد تمہارے ارد گرد ہوں، جن کے بارے میں میں نے تمہیں خبردار کیا ہے اور خود کو مشکلات سے بچانا۔ پوری طرح سے ہوشیار رہنا۔

خط بھیجتے رہنا۔ میں اب بھی ہر غیرمعمولی واقعے کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔

سیریس

''وہ تو بالکل موڈی جیسی باتیں کر رہا ہے۔'' ہیری نے خط کو چوغے میں رکھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔ ''کھلی بصارت! جیسے میں اپنی آنکھیں بند کر کے چلتا پھرتا ہوں اور دیواروں سے ٹکراتا رہتا ہوں......''

''لیکن اس نے صحیح کہا ہے ہیری!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''ابھی تمہیں دو اہداف اور بھی پورا کرنا ہیں۔ تمہیں سچ مچ اس انڈے کے سراغ کا پتہ لگانا چاہئے اور اس کا مطلب سمجھنے کی کوشش میں جت جانا چاہئے......''

''ہرمائنی! ابھی اس کے پاس بہت وقت ہے۔'' رون نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ ''شطرنج کھیلنا پسند کرو گے ہیری......؟''

''ہاں ٹھیک ہے......'' ہیری نے جواب دیا پھر وہ ہرمائنی کے چہرے پر پھیلے تاثرات کو دیکھ کر بولا۔ ''دیکھو! میں اتنے شوروغل کے درمیان یکسوئی سے یہ کیسے سوچ سکتا ہوں؟ اتنے شور میں تو مجھے انڈے میں سے آنے والی آواز بھی سنائی نہیں دے گی۔''

''ہاں! یہ بات تو ہے۔'' ہرمائنی نے آہ بھرتے ہوئے ان کے شطرنج کا کھیل دیکھنے کیلئے بیٹھ گئی۔ جس میں رون نے ہیری کو حیرت انگیز شہ مات دے دی، جس میں اس کے دو بہادر پیادوں اور ایک خونخوار تشدد پسند گھوڑے نے نہایت عمدہ طریقے سے ہیری کے پیادوں کی غفلت سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا تھا۔

☆☆☆☆

کرسمس کے دن ہیری اچانک بیدار ہو گیا۔ وہ اس بات پر حیران تھا کہ آخر اس کی نیند اچانک کیسے غائب ہو گئی؟ اس نے جیسے ہی اپنی آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ اندھیرے میں دو بڑی بڑی سبز آنکھیں اسے گھور رہی ہیں۔ وہ آنکھیں اس قدر نزدیک تھیں کہ اس کی ناک ہیری کی ناک سے بس ٹکرانے ہی والی تھی۔

''ڈوبی......!'' ہیری زور سے چیخا اور گھریلو خرس کو اتنی تیزی سے دور ہٹایا کہ وہ اپنے پلنگ پر گرتے گرتے بچا۔ ''ایسا مت کیا کرو...... سمجھے!''

''ڈوبی کو افسوس ہے سر!'' ڈوبی پریشانی سے بولا اور اس نے اپنے چہرے پر لمبی انگلیاں رکھ کر پیچھے کی طرف اچھل گیا۔ ''ڈوبی تو ہیری پوٹر کو بس کرسمس کی مبارکباد دینے کیلئے آیا تھا سر...... ہیری پوٹر نے کہا تھا کہ ڈوبی کبھی کبھار اسے ملنے آسکتا ہے سر!''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے کہا۔ اس کے دل کی دھڑکن اب معمول پر آرہی تھی لیکن اس کی سانسیں اب بھی تیز چل رہی تھیں۔

''آئندہ مجھے بس دھیرے سے ہلا کر جگا دینا۔ مجھ پر اس طرح کودنے کی ضرورت نہیں ہے......''

ہیری نے اپنے پلنگ کے چاروں طرف پردوں کو کھینچا اور بستر کے پاس پڑی تپائی سے اپنی عینک اُٹھا کر لگائی۔ اس کی چیخ کی آواز سن کر رون، سمیس، ڈین اور نیول بھی بیدار ہو گئے تھے۔ انہوں نے بھی اپنے پردے کھینچ کر باہر جھانکنے کی کوشش کی۔ ان کی آنکھیں نیند کے خمار میں ڈوبی ہوئی تھیں اور انہیں کھولنے میں دشواری ہو رہی تھی اس کے علاوہ ان کے بال بری طرح بکھرے ہوئے تھے۔

''کسی نے تم پر حملہ کیا ہیری؟'' سمیس نے خوابیدہ لہجے میں پوچھا۔

''نہیں یہ تو صرف ڈوبی ہے......'' ہیری نے جواب دیا۔ ''اب تم لوگ سو جاؤ۔''

''نہیں...... تحفے دیکھیں گے۔'' سمیس نے اپنے بستر کے پائیدانوں پر رکھے ہوئے بڑے ڈھیر کو دیکھ لیا تھا۔ رون، ڈین اور نیول نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ اب وہ بیدار تو ہو ہی چکے ہیں اس لئے اپنے تحفوں کو دیکھنا زیادہ اچھا رہے گا۔ ہیری ڈوبی کی طرف مڑا جو اب گھبرایا ہوا اس کے پلنگ کے پاس کھڑا تھا۔ وہ اب بھی اس بات پر نہایت پریشان تھا کہ اس نے ہیری کی نیند اچاٹ کر دی تھی۔ اس کی ٹی کوزی کے اوپر پھندنے میں ایک کرسمس والا بھڑکیلا سجاوٹی موتی بندھا تھا۔

''کیا ڈوبی ہیری پوٹر کو کرسمس کا تحفہ دے سکتا ہے؟'' اس نے گھبرائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''ہاں ہاں! کیوں نہیں......'' ہیری نے کہا۔ ''میں نے بھی تمہارے لئے کچھ خریدا ہے۔''

یہ سراسر جھوٹ تھا۔ اس نے ڈوبی کیلئے کچھ نہیں خریدا تھا لیکن اس نے جلدی سے اپنا صندوق کھولا اور اس میں سے دو موزے نکالے جو کافی بڑی جسامت کے اور مڑے تڑے ہوئے تھے۔ سرسوں جیسے زرد رنگت کے موزے اس کے سب سے پرانے اور گندے موزے تھے۔ ان موزوں کو کبھی ورنن انکل پہنا کرتے تھے، ان کے تھوڑے زیادہ بڑے ہونے کی وجہ سے تھی کہ ہیری نے ان میں ایک سال سے زیادہ عرصے تک اپنا مخبر لٹو چھپا رکھا تھا۔ (یہ مسز ویزلی کی مہربانی تھی کہ انہوں نے ان موزوں کو طویل عرصے کے بعد دھو کر صاف ستھرا کر دیا تھا) اس نے اپنے مخبر لٹو کو باہر نکالا اور ڈوبی کو موزے دیتے ہوئے کہا۔ ''معاف کرنا! میں انہیں گفٹ پیپر میں سجانا بھول گیا......''

لیکن ڈوبی بہت خوش تھا۔

''موزے ڈوبی کے سب سے پسندیدہ کپڑے ہیں سر! ڈوبی کے پاس اب سات موزے ہو گئے ہیں سر......'' اس نے آنکھیں

چوڑی کرتے ہوئے کہا اور اپنے پرانی جرابیں اتار کر ورنن انکل کی جرابیں پہننے لگا۔ اس نے دونوں جرابوں کو پوری اونچائی تک اوپر کھینچا جس سے وہ اس کی رانوں کے اوپر چڑھ گئے اس کا نصف پاجامہ موزے کے نیچے چھپ گیا تھا۔ پھر اس نے اپنی چوڑی آنکھیں پھاڑ کر حیرانگی سے کہا۔ ’’لیکن سر!...... دکان والے سے شاید کوئی غلطی ہوگئی ہے ہیری پوٹر!...... اس نے آپ کو دونوں ایک جیسے ہی موزے دے دیئے ہیں۔‘‘

’’اوہ ہیری! تمہیں یہ بات کیوں نہیں نظر آئی؟‘‘ رون اپنے پلنگ سے نیچے اترتے ہوئے مسکرا کر بولا۔ جس کے بستر پر اب تحفے پر لپٹے ہوئے چمکیلے اور رنگین کاغذوں کا پھٹا ہوا ڈھیر لگ چکا تھا۔ ’’میں تمہیں ایک بات بتاؤں ڈوبی!...... مجھ سے یہ دو موزے لے لو۔ اب تم انہیں اور ہیری کے دیئے موزوں کے ساتھ بدل کر ان کی صحیح طریقے سے دو جوڑیاں بنا سکتے ہو اور پہن سکتے ہو۔ اور یہ رہا تمہارا سوئیٹر......‘‘

اس نے ابھی ابھی جو تحفہ کھولے تھے، ان میں مسز ویزلی کے بھیجے گئے بینگنی سجاوٹ والے پارسل میں سے بینگنی رنگ کے موزے اور ہاتھ سے بنا ہوا سوئیٹر نکلا تھا۔ اس نے دونوں چیزیں ڈوبی کی طرف اچھال دیں۔

ڈوبی انہیں پا کر بے حد خوش دکھائی دینے لگا۔ اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر خوشی کے آنسو تیرنے لگے۔ اس نے رون کے سامنے بہت زیادہ نیچے جھکتے ہوئے تنظیمی سلام کرتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔ پھر وہ اپنی کانپتی ہوئی آواز میں بولا۔ ’’سر! آپ بہت رحم دل ہیں۔ ڈوبی تو پہلے صرف یہی جانتا تھا کہ سر بہت بڑے جادوگر ہوں گے کیونکہ ہیری پوٹر کے سب سے اچھے دوست ہیں لیکن ڈوبی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ آپ بہت نیک، صلہ رحم، شریف الطبع، بے لوث، سخی اور مہربان بھی ہیں......‘‘

’’یہ موزے ہی تو ہیں......‘‘ رون نے حیرت سے کہا۔ جس کے کان تھوڑے گلابی ہوگئے تھے حالانکہ اسے یہ بات سن کر بڑی مسرت ہوئی تھی۔ ’’واہ ہیری......‘‘ اس نے ابھی ابھی ہیری کا دیا ہوا تحفہ کھولا تھا جس میں سے ’ریشمی فر والا ہیٹ‘ نکلا تھا۔ ’’شاندار......‘‘ اس نے ہیٹ اپنے سر پر رکھا۔ ہیٹ کا رنگ اس کے بالوں کے رنگ سے میل کھانے لگا۔

ڈوبی نے ہیری کو ایک چھوٹا پیکٹ تھمایا اس میں بھی موزے ہی تھے مگر دو رنگوں کے!

’’ڈوبی نے انہیں خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے سر!‘‘ گھریلو خرس نے خوشی سے کہا۔ ’’ڈوبی نے اپنی تنخواہ کے پیسوں سے اون خریدی تھی سر......!‘‘

بایاں موزہ چمکیلا سرخ تھا اور اس پر جھالریں اور ڈوریاں لگی ہوئی تھیں جبکہ دایاں موزہ طوطے جیسا سبز تھا اور اس پر سنہری گیندوں کی تصویر بنی ہوئی تھی۔

’’یہ تو...... یہ تو...... سچ مچ بہت اچھے ہیں!...... شکریہ ڈوبی!‘‘ ہیری نے کہا اور ان جرابوں کو پہننے لگا۔ یہ دیکھ کر ڈوبی کی آنکھوں سے ایک بار پھر خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔

''ڈوبی کو اب جانا ہوگا سر! ہم لوگوں کو ابھی باورچی خانے میں کرسمس کے بہت سارے پکوان تیار کرنا ہیں۔'' ڈوبی نے کہا اور جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ جاتے جاتے وہ رون اور باقی سب کو کرسمس کی مبارکباد دینا نہیں بھولا تھا۔

ہیری کے باقی تحفے ڈوبی کے دیئے ہوئے عجیب موزوں سے زیادہ شاندار اور اطمینان بخش تھے۔ صرف ڈرسلی گھرانے کا دیا ہوا تحفہ ہی ان میں سے واضح طور پر مستثنیٰ تھا۔ انہوں نے اسے ایک ٹشو پیپر بھیجا تھا۔ یہ اب تک کا سب سے چھوٹا تحفہ تھا۔ ہیری کو لگا کہ وہ بھی لوزہ ٹافی کو ابھی تک بھلا نہیں پائے ہوں گے۔ ہرمائنی نے اسے ایک کتاب دی تھی جس کا عنوان تھا: 'برطانیہ اور آئرلینڈ کی کیوڈچ ٹیمیں'۔ رون نے اسے گوبر پٹاخوں کا ایک بڑا پیکٹ دیا تھا۔ سیریس نے اسے ایک قلم چاقو بھیجا تھا۔ جو دیکھنے میں تو قلم جیسا ہی تھا مگر اس کے بالائی دستے میں کئی اوزار چھپے ہوئے تھے، جن میں چاقو، سوئیاں اور طرح طرح کی چیزیں تھیں۔ اس نے بتایا تھا کہ ان کی مدد سے وہ کوئی تالا، گانٹھ اور دوسری چیزوں کو کھول سکتا تھا۔ ہیگرڈ نے اسے چاکلیٹ سے بھرا ہوا بڑا ڈبہ بھیجا تھا جس میں ہیری کی پسندیدہ ٹافیاں تھیں...... بارٹی باٹ کی مختلف ذائقوں والی ٹافیاں، چاکلیٹی مینڈک، دوہرا دھماکہ کرنے والی چیونگم اور کانوں سے دھواں نکالنے والی جادوئی ٹافیاں۔ ظاہر ہے کہ مسز ویزلی نے ہمیشہ کی طرح اسے تحفے میں ایک نیا سوئیٹر ہی بھیجا تھا۔ یہ سبز رنگ کا تھا اور اس پر ڈریگن کی تصویر بنی ہوئی تھی...... ہیری کو لگا کہ چارلی نے انہیں ہارن ٹیل کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہوگا۔ مسز ویزلی نے اپنے تحفے میں گھر پر تیار کی ہوئیں بہت ساری قیمے کی کچوریاں بھی بھیجی تھیں۔

ہیری اور رون جا کر ہرمائنی سے بھی ہال میں ملے اور وہ ایک ساتھ ناشتہ کرنے لگے۔ انہوں نے صبح کا زیادہ تر وقت گری فنڈر ہال میں ہی گزارا۔ جہاں سبھی لوگ اپنے اپنے تحفوں کو دیکھ دیکھ کر خوشی سے پھولے نہ سما رہے تھے۔ پھر انہوں نے بڑے ہال میں جا کر شاندار پکوانوں کا لطف اُٹھایا۔ جس میں کم از کم سو بھنی ہوئی ٹرکیاں اور کرسمس پڈنگ شامل تھیں۔ وہاں پر جادوئی پٹاخوں کا بڑا انبار موجود تھا۔

وہ دوپہر کو باہر کھلے میدان میں گھومنے گئے۔ برف میں صرف ڈرم سٹرانگ اور بیاوکس بیٹن کے طلباء کے قدموں کے نشانات دکھائی دے رہے تھے۔ یہ نشان تبھی بنے ہوں گے جب وہ کھانا کھانے کے بعد سکول سے واپس اپنے اپنے راستوں پر گئے تھے۔ ہیری، رون اور ویزلی جڑواں بھائی برف کے گولے بنا کر ایک دوسرے کو مارتے رہے جبکہ ہرمائنی اس کھیل میں شامل ہونے کے بجائے ایک طرف بیٹھ کر تماشا دیکھتی رہی۔ شام کے پانچ بجے اس نے کہا کہ وہ اب سکول میں واپس لوٹ رہی ہے کیونکہ اسے رقص کی تقریب کیلئے تیار ہونا ہے۔

''کیا تمہیں تیار ہونے کیلئے تین گھنٹے چاہئیں؟'' رون نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا دھیان کھیل سے ہٹ گیا تھا اور اسے اس کی سزا فوراً ہی مل گئی۔ جارج کا پھینکا ہوا برف کا ایک بڑا گولا آ کر اس کے سر پر زور سے ٹکرایا۔ اس نے ہرمائنی کو جاتے جاتے پیچھے سے پوچھا۔ ''تم جاکس کے ساتھ رہی ہو؟'' لیکن ہرمائنی نے صرف ہاتھ ہلا دیا اور پتھر کی سیڑھیوں پر چڑھ کر

سکول میں داخل ہوگئی۔

آج شام کو ہلکا پھلکا کھانا اور چائے نہیں ملی تھی کیونکہ رقص تقریب میں شاندار ضیافت کا بندوبست تھا۔ سات بجے اتنا اندھیرا ہو گیا کہ صحیح طریقے سے نشانہ لگانا بھی دوبھر ہوگیا۔ یہ دیکھ کر ہیری اور ویزلی بھائیوں نے اپنے برف کے گولوں کا کھیل ختم کر دیا اور ہال میں لوٹ آئے۔ فربہ عورت اپنے فریم میں نچلی منزل کی سہیلی وائلٹ کے ہمراہ بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ دونوں بہت مدہوش لگ رہی تھیں۔ اس کی تصویر کے نیچے والے حصے میں چاکلیٹی شربت کے خالی پیکٹوں کا کافی ڈھیر دکھائی دے رہا تھا۔

جب انہوں نے شناخت 'پریوں کا اجالا' بتائی تو وہ مسکرا کر بولی۔ ''پوری روشنی! نئی شناخت اب یہ ہے۔'' پھر وہ انہیں راستہ دینے کیلئے آگے جھک گئی۔

ہیری، رون، سمیس، ڈین اور نیول نے اپنے کمرے میں جا کر اپنی اپنی پوشاکیں زیب تن کیں۔ وہ سب اپنے حلیوں کو دیکھ دیکھ کر اندیشوں میں مبتلا تھے لیکن سب سے زیادہ پریشانی رون کو ہو رہی تھی جس نے کونے میں لگے لمبے آئینے میں خود کو دیکھتے ہی دہشت بھری کراہ نکالی تھی۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا تھا کہ اس کی پوشاک لگ بھگ لڑکیوں کے کپڑوں جیسی لگ رہی تھی۔ اپنی پوشاک کو لڑکوں جیسا بنانے کیلئے اس نے گول گھیرے اور کلائی کی ڈوریوں پر خودکار سحر کا استعمال کیا۔ سحر ٹھیک ٹھاک ہوا۔ اس کے لبادے کی ڈوریاں غائب ہوگئیں حالانکہ یہ کام بہت زیادہ صفائی سے نہیں ہوا تھا اور جب وہ زیریں منزل کی طرف جا رہے تھے تو تب بھی اس کی پوشاک کے کنارے تھوڑے اُدھڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''میں یہ نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ تم دونوں نے چوتھے سال کی سب سے خوبصورت دکھائی دینے والی لڑکیوں کو اپنی ساتھی رقاصہ کیسے بنا لیا؟'' ڈین تھامس نے حیرانگی سے پوچھا۔

''مقناطیسی کشش!......'' رون نے اُداسی سے کہا اور اپنی پوشاک کی کلائی پر بچی کھچی اکا دکا ڈوریوں کو کھینچنے لگا۔

ہال کا ماحول کافی الگ محسوس ہو رہا تھا۔ عام طور پر یہاں کالے چوغوں کی بہتات دکھائی دیتی تھی لیکن اب ہال میں مختلف رنگوں کے کپڑے پہنے ہوئے لوگ گھوم پھر رہے تھے۔ پاروتی پاٹیل سیڑھیوں کے نیچے ہیری کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ سچ مچ بے حد خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے کھلتے گلابی رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے لمبے سیاہ بالوں کے جوڑے پر سنہری کنگھی لگا رکھی تھی اور اس کی کلائیوں میں سونے کی کھنکتی ہوئی چوڑیاں چمک رہی تھیں۔ ہیری کو یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ وہ کھی کھی نہیں کر رہی تھی۔

''تم ......تم بے حد خوبصورت دکھائی دے رہی ہو۔'' ہیری اسے دیکھ کر جھجکتا ہوا بولا۔

''شکریہ!'' پاروتی نے جواب دیا پھر اس نے رون سے کہا۔ ''پدما تمہیں بڑے ہال میں ملے گی۔''

''ٹھیک ہے۔'' رون نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''ہرمائنی کہاں ہے؟''

''نیچے چلیں، ہیری؟'' پاروتی نے اپنے کندھے اچکا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا حالانکہ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ گری فنڈر ہال میں ہی رہے۔ جب وہ لوگ تصویر کے راستے باہر نکل رہے تھے، تبھی فریڈ اندر آیا اور اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری۔

بیرونی ہال میں بھی طلباء و طالبات کا رنگارنگ جھرمٹ لگا ہوا تھا۔ سبھی آٹھ بجنے کا انتظار کر رہے تھے۔ جب بڑے ہال کا دروازہ کھلا کھلنے والا تھا جن لوگوں کے ساتھی رقاصائیں دوسرے فریق سے تھیں، وہ ہجوم کے کنارے پر کھڑے ہو کر ایک دوسرے کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پاروتی پاٹیل کو اس کی بہن پدما مل گئی اور وہ اسے ہیری اور رون کے پاس لے آئی۔

''کیسے ہو؟'' پدما نے کہا۔ وہ بھی اپنے نیلی پوشاک میں پاروتی جتنی ہی خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ حالانکہ وہ اس بات سے بہت زیادہ مطمئن نہیں دکھائی دے رہی تھی کہ رون کا اس کا ساتھی رقاص بنے۔ اس نے اپنی سیاہ آنکھوں سے رون کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔ اس کی نگاہ رون کی تقریباتی پوشاک کے ادھڑے ہوئی گردن اور آستین پر تھوڑی دیر تک ٹھہری رہی۔

''میں اچھا ہوں، تم کیسی ہو؟'' رون نے پدما سے کہا لیکن وہ پدما کی طرف نہیں بلکہ بھیڑ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ''اوہ نہیں......''

اس نے اپنے گھٹنے تھوڑے خم کر لئے تاکہ وہ ہیری کے پیچھے چھپ جائے۔ اس کی اس عجیب و غریب حرکت کی وجہ فلیور تھی۔ فلیور ڈیلاکور ان کے پاس سے گزر رہی تھی۔ وہ سفید ساٹن کی پوشاک میں کمال کی خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے ساتھ ریون کلا کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان روجر ڈیوس تھا۔ جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے تو رون دوبارہ سیدھا ہو گیا اور طلباء کے سر کے اوپر سے گھور کر دیکھتا رہا۔

''ہرمائنی کہاں ہے......؟'' اس نے دوبارہ پوچھا۔

تبھی سلے درن کے طلباء کا گروہ تہہ خانے کی سیڑھیوں سے اوپر آیا۔ ملفوائے سب سے آگے تھا۔ اس نے اونچے کالر والا مخمل کا کالا لباس پہن رکھا تھا۔ ہیری کی رائے میں وہ کسی گرجے کا پادری جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ پینسی پارکنسن، ملفوائے کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی۔ اس نے بہت ساری ڈوریوں والی پوشک پہن رکھی تھی۔ کریب اور گوئل دونوں ہی سبز رنگ کے چوغوں میں ملبوس تھے۔ وہ کائی سے ڈھکی چٹانوں جیسے دکھائی دیتے تھے اور ہیری کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ وہ کسی کو بھی ساتھی رقاصہ بننے کیلئے راضی کرنے میں کامیاب نہیں ہو پائے تھے۔

بلوط کی لکڑی کا سامنے والا دروازہ کھل گیا۔ سبھی نے مڑ کر دیکھا۔ ڈرم سٹرانگ کے طلباء اپنے پروفیسر کارکروف کے ہمراہ بیرونی ہال میں داخل ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔ کیرم سب سے آگے تھا اور اس کے ساتھ نیلی لمبی فراک میں ایک خوبصورت لڑکی تھی جسے ہیری پہچان نہیں پایا تھا۔ ان کے سر کے اوپر سے ہیری نے دیکھا کہ سکول کے سامنے والی قطار کو ایک طرح کے غار کی شکل میں بدل دیا گیا تھا۔ جس میں پریوں کے پنکھوں کی تیز روشنیاں ہو رہی تھیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہاں پر سینکڑوں اصلی پریاں جادو سے بنی گلاب کی جھاڑیوں میں موجود تھیں، کچھ پریاں کرسمس فادر اور ان کے قطبی ہرن کے آس پاس اُڑ رہی تھیں۔

''سب چمپئن یہاں آئیں۔'' پروفیسر میک گوناگل کی تیکھی آواز سنائی دی۔

پاروتی نے مسکراتے ہوئے اپنی چوڑیاں درست کیں اور پھر اس نے اور ہیری نے رون اور پدما سے کہا۔ ''ایک منٹ بعد ملیں گے......'' یہ کہہ کر وہ اگلی طرف بڑھ گئی۔ باتیں کرنے والے طلباء کی بھیڑ نے ہٹ کر انہیں اپنے بیچ میں سے جانے کا راستہ دیا۔ پروفیسر میک گوناگل سرخ اونی کپڑے کا چوخانہ چوغہ پہنے ہوئے تھیں اور انہوں نے اپنے ہیٹ کے کنارے کے چاروں طرف اونٹ کٹارے کی تھوڑی بھدی مالا بنا رکھی تھی۔ انہوں نے ان سے کہا کہ باقی طلباء کے اندر جاتے وقت وہ دروازے کے ایک جانب کھڑے ہو کر انتظار کریں۔ باقی تمام طلباء کے اندر بیٹھ جانے کے بعد ہی چمپئن کو ساتھیوں کے ساتھ اندر داخل ہونا تھا۔ فلیور ڈیلا کور اور روجر ڈیوس دروازے کے بالکل نزدیک کھڑے ہو گئے۔ فلیور کا ساتھی رقاص بننے کی خوش قسمتی پر ڈیوس اتنا حیران تھا کہ وہ اس کے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔ سیڈرک اور چو چینگ بھی ہیری کے قریب کھڑے ہو گئے۔ لیکن ہیری دوسری طرف دیکھنے لگا کیونکہ وہ ان سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بجائے اس نے کیرم کے پاس والی لڑکی کو غور سے دیکھا۔ اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

وہ ہرمائنی تھی......

لیکن وہ ہرمائنی جیسی بالکل بھی نہیں دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے اپنے بالوں میں کچھ کیا تھا۔ اب یہ الجھے یا بکھرے ہوئے بالکل نہیں تھے بلکہ چکنے اور چمکدار دکھائی دے رہے تھے۔ یہی نہیں اس نے اپنے سر کے پیچھے بالوں کا جوڑا بھی بنا رکھا تھا۔ وہ نیلی لمبی فراک پہنے تھی اور اس کی چال بھی الگ لگ رہی تھی۔ یا وہ اس لئے الگ دکھائی دے رہی تھی کہ اس کی پشت پر بیس کتابوں کا بوجھ نہیں لدا ہوا تھا جو عام طور پر لدا رہتا تھا۔ وہ مسکرا بھی رہی تھی......شاید تھوڑا شرما بھی رہی تھی......لیکن اب یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ اس کے سامنے والے دانت چھوٹے ہو گئے تھے۔ ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ اسے پہلے کیوں نہیں پہچان پایا......؟

''ہائے ہیری...... ہائے پاروتی!'' ہرمائنی نے چہک کر کہا۔

پاروتی مبہوت نظروں سے ہرمائنی کو گھورے جا رہی تھی۔ ایسا کرنے والی وہ اکیلی نہیں تھی، جب بڑے ہال کا دروازہ کھلا تو لائبریری میں منڈلانے والی کیرم پر مرمٹنے والی لڑکیاں نزدیک سے گزریں تو ان کی آنکھوں میں ہرمائنی کیلئے بے حد نفرت جھلکنے لگی۔ وہ کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورتی ہوئی گزر گئیں۔ پینسی پارکنسن جب ملفوائے کے ساتھ پاس سے گزری تو اس نے ہرمائنی کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھا لیکن وہ اسے طنز کرنے کیلئے کوئی بات سوچ نہ پائی۔ بہر حال، رون ہرمائنی کی طرف دیکھے بنا اس کے پاس سے گزر گیا۔

جب باقی تمام لوگ بڑے ہال میں جا کر بیٹھ گئے تو پروفیسر میک گوناگل نے چمپئن کو اپنی اپنی جوڑی بنا کر اپنے پیچھے آنے کی ہدایت کی۔ چمپئن کے اندر داخل ہونے پر بڑے ہال میں بیٹھے سبھی لوگوں نے زوردار تالیوں کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ چمپئن ہال

کے اوپر بنے ہوئے بڑے چبوترے کی طرف جانے لگے جہاں معزز ججوں کا پینل بیٹھا ہوا تھا۔

ہال کی دیواریں چمکدار سفید منجمد برف سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ستاروں سے بھری سیاہ چھت پر امر بیل اور عشق پیچاں کے سینکڑوں گجرے فریقوں کی میزیں غائب ہو چکی تھیں۔ان کی جگہ پر لگ بھگ سو چھوٹی میزیں لگی ہوئی تھیں، ان میزوں پر لالٹینوں کی روشنی اور ہر میز پر لگ بھگ بارہ کرسیاں لگائی گئی تھیں جن پر لوگ بیٹھے تھے۔

ہیری کا پورا دھیان اس بات پر مرتکز تھا کہ وہ گر نہ جائے۔ پاروتی کو بہت مزہ آ رہا تھا۔وہ سب کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی اور ہیری کو اتنا کس کر کھینچ رہی تھی کہ اسے ایسا لگا کہ جیسے وہ کوئی کتا ہو۔ جسے پاروتی گھما رہی تھی۔ جب ہیری اوپر والی میز کے پاس پہنچا تو اسے رون اور پدما کی جھلک دکھائی دی۔رون آنکھیں سکوڑ کر قریب سے گزرتی ہوئی ہرمائنی کو دیکھ رہا تھا۔ پدما اس کی عدم توجہ سے چڑ چڑی ہو رہی تھی۔

اب تمام چمپئن چبوترے کی میز کے قریب پہنچے تو ڈمبل ڈور خوشی سے مسکرائے لیکن جب کارکروف نے کیرم اور ہرمائنی کو پاس آتے دیکھا تو ان کے چہرے پر بھی رون جیسا ہی تاثر جھلکنے لگا۔ لیوڈو بیگ مین آج رات کو چمکیلا بینگنی چوغہ پہنے ہوئے تھے جس پر بڑے بڑے زرد ستارے کڑھے ہوئے تھے۔ وہ بھی طلباء جتنی خوشی اور جوش سے تالیاں بجا رہے تھے۔ میڈم میکسم ہمیشہ کی طرح کالے ریشمی لباس کے بجائے آج ہلکے پیلے ریشم کے لہراتے گاؤن میں ملبوس تھیں۔وہ دھیرے دھیرے تالیاں بجا رہی تھیں۔لیکن ہیری کو اچانک احساس ہوا کہ آج وہاں پر مسٹر کراؤچ موجود نہیں تھے۔ان کی جگہ میز کی پانچویں کرسی پر پرسی ویزلی براجمان تھا۔

جب چمپئن اور ان کی ساتھی رقاصائیں میز کے نزدیک پہنچے تو پرسی نے اپنے پاس رکھی خالی کرسی باہر کھینچی اور ہیری کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری اس کا اشارہ سمجھ گیا تھا اور پرسی کے پاس جا کر بیٹھ گیا جو بالکل نئے گہرے نیلے رنگ کا چوغے پہنے ہوئے تھا اور اس کے چہرے پر فخر کے جذبات جھلک رہے تھے۔

اس سے پہلے کہ ہیری اس سے کچھ پوچھ پاتا، پرسی نے خود ہی بول دیا۔''میری ترقی ہو گئی ہے۔''اس کی آواز سے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اسے پوری دنیا کا سب سے بڑا حکمران چن لیا گیا ہو۔''میں اب مسٹر کراؤچ کا خصوصی مشیر بن گیا ہوں اور میں یہاں پر ان کے خصوصی نمائندے کے طور پر آیا ہوں۔''

''وہ خود کیوں نہیں آئے؟'' ہیری نے پوچھا۔ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ پوری دعوت کے دوران اسے کڑاہی کی موٹائی پر بیزار کن لیکچر سننا پڑے۔

''مسٹر کراؤچ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے، بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔ ورلڈ کپ کے بعد سے ان کی حالت خراب ہی ہے۔اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ہے......ان کی عمر ڈھل رہی ہے۔وہ اب پہلے جتنے جوان نہیں رہے......حالانکہ ان کی بینائی اب بھی اتنی ہی تیز ہے اور ان کا دماغ پہلے جتنا ہی تندرست ہے لیکن کیوڈچ ورلڈ کپ پورے جادوئی محکمے کیلئے نہایت سنگین حادثہ ثابت ہوا تھا۔

اس کے علاوہ مسٹر کراؤچ کو اپنی گھریلو خرس کی حرکت سے بھی بھاری صدمہ پہنچا تھا۔اس کا نام ونکی یا چاہے جو بھی ہو۔ظاہر ہے اور مجھے لگتا ہے کہ گھریلو خرس کے جانے کے بعد سے ان کے گھریلو سکون میں کافی کمی واقع ہوئی ہے۔اس کے علاوہ، ہمیں ان مقابلوں کا انعقاد بھی کرنا پڑا اور ورلڈ کپ کے بعد کے مسائل سے بھی نپٹنا پڑا...... وہ خبیث سکیٹر عورت ہر وقت آس پاس ہی منڈلاتی رہتی تھی...... مسٹر کراؤچ تو کرسمس پر گھر پر آرام کر رہے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے مجھ پر بھروسہ کیا اور اپنی جگہ پر یہاں بھیجا ہے......''

ہیری کا یہ پوچھنے کو بڑا دل چاہ رہا تھا کہ مسٹر کراؤچ نے پرسی کو اب 'ہونہار' کہنا چھوڑ دیا ہے لیکن اس نے یہ بات اپنے دل میں دبالی تھی۔

چمکتی سنہری پلیٹوں پر کھانے پینے کا سامان ابھی تک نہیں آیا تھا لیکن ان میں سے ہر ایک کے سامنے چھوٹے مینو کارڈ رکھے ہوئے تھے۔ ہیری نے تجسس بھرے انداز میں اپنے سامنے پڑے مینو کارڈ کو اُٹھایا اور چاروں طرف دیکھا...... آس پاس کوئی بیرا موجود نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ بہر حال، ڈمبل ڈور نے بہت دھیان سے اپنے مینو کارڈ کو دیکھا اور پھر اپنی پلیٹ سے بہت سپاٹ آواز سے بولے۔''آلو کے چپس!''

اگلے ہی لمحے ان کی پلیٹ میں گرم گرم آلو کے چپس بھر گئے۔ یہ دیکھ کر میز کے باقی لوگوں نے بھی اپنی پلیٹوں کو اپنی پسندیدہ چیزوں کا آرڈر دینا شروع کر دیا۔ ہیری نے یہ دیکھنے کیلئے ہرمائنی پر نگاہ ڈالی کہ وہ کھانے کے اس نئے اور کسی قدر جدید طریقے کے بارے میں کیا سوچ رہی ہوگی؟...... غیر معمولی طور پر اس کی وجہ سے گھریلو خرس کا کام اور بھی بڑھ گیا ہوگا۔ بہر حال، اس وقت ہرمائنی کو ایس پی ای ڈبلیو کے بارے میں سوچنے کی فرصت ہی نہیں تھی۔ وہ تو وکٹر کیرم کے ساتھ گہری گفتگو میں مصروف تھی اور اس کا دھیان اس طرف تھا ہی نہیں کہ وہ کیا کھا رہی ہے؟

ہیری کو اچانک یہ احساس ہوا کہ اس نے کیرم کو اس طرح دلچسپی کے ساتھ پہلے تو کبھی باتیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا لیکن اس وقت وہ کافی باتونی دکھائی دے رہا تھا اور بڑے ہی جوشیلے انداز میں محو گفتگو تھا۔

''ہاں ہمارے یہاں بھی ایک بلند و بالا قلعے جیسی عمارت ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہوگورٹس جتنی بڑی تو نہیں ہے۔'' اس نے ہرمائنی کو بتایا۔''اور اتنی آرام دہ بھی نہیں ہے، ہمارے یہاں صرف چار منزلیں ہیں اور آگ صرف جادوئی کاموں کیلئے ہی جلائی جاتی ہے لیکن ہمارے میدان یہاں کے میدان سے زیادہ کھلے اور بڑے ہیں۔سردی میں ہمارے یہاں سورج کی روشنی بہت کم رہتی ہے۔ اس لئے ہم دھوپ کا مزہ نہیں لے پاتے ہیں۔لیکن گرمیوں میں ہم ہر دن اپنے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہو کر جھیلوں اور پہاڑوں کے اوپر پرواز کرتے رہتے ہیں......''

''ارے ارے وکٹر!'' کارکروف نے ہنستے ہوئے کہا حالانکہ ان کی آنکھیں ہمیشہ کی طرح سرد اور زہریلی ہی تھیں۔''آگے کچھ مت کہنا، ورنہ تمہاری خوبصورت دوست کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ ہم کہاں رہتے ہیں......؟''

ڈمبل ڈور مسکرائے اوران کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

''ایگور! یہ پوشیدگی کیونکر؟......تم یہ کیوں چاہتے ہو کہ کسی کو پتہ نہ چل جائے؟''

''ڈمبل ڈور!'' کارکروف نے اپنے پورے کے پورے پیلے دانت نکالتے ہوئے کہا۔''ہم سب اپنے اپنے علاقوں کے پہرے دار ہیں، ہے نا؟ کیا ہم ان علوم کی حفاظت نہیں کرتے ہیں جنہیں ہمارے سپرد کیا گیا ہے؟ کیا ہمیں اس بات پر فخر نہیں ہونا چاہئے کہ صرف ہمیں ہی اپنے سکول کے سبھی خفیہ راز معلوم ہیں اور ہمیں ان کی حفاظت بھی کرنا چاہئے؟''

''اوہ! میں تو یہ خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا کہ مجھے ہوگورٹس کے سبھی خفیہ راز معلوم ہیں کارکروف!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''رفع حاجت کیلئے میں آج صبح ہی باتھ روم جا رہا تھا۔ میں ایک غلط موڑ مڑ گیا اور میں نے خود کو ایک بہت شاندار کمرے کے سامنے پایا جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کمرے میں بہت ہی شاندار پیشاب دان لگے ہوئے تھے۔ جب میں زیادہ توجہ سے معائنہ کرنے کے لئے بعد میں دوبارہ وہاں گیا تو میں نے پایا کہ وہ کمرہ ہی غائب ہو چکا تھا۔ لیکن مجھے اس پر نظر رکھنا ہوگی، شاید وہ کمرہ صرف صبح ساڑھے پانچ ہی دکھائی دیتا ہوگا یا شاید وہ صرف تبھی دکھائی دیتا ہوگا جب چاند ایک چوتھائی منزل پر ہو یا پھر تبھی دکھائی دیتا ہوگا جب آپ کو پیٹ میں بہت زیادہ مروڑ اُٹھ رہے ہوں......''

ہیری دم پخت کی پلیٹ میں بے ساختہ ہنس پڑا۔ پرسی کی تیوریاں چڑھ گئیں لیکن ہیری قسم کھا کر کہہ سکتا تھا کہ ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دھیرے سے آنکھ ماری تھی۔ اس دوران فلیور ڈیلاکور، اپنے ساتھی روجر ڈیوس سے ہوگورٹس کی سجاوٹ پر تنقید کر رہی تھی۔

''یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔'' اس نے حقارت سے بڑے ہال کی چمکتی دیواروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔''کرسمس پر ہمارے بیاوکس بیٹن کے محل میں برف کے مجسمے جھاڑیوں کے روپ میں چاروں طرف لگے رہتے ہیں، ظاہر ہے کہ وہ پگھلتے نہیں ہیں......وہ ہیروں کے کسی بڑے مجسمے کی مانند شفاف لگتے ہیں۔ ان کی وجہ سے پورا علاقہ جگمگا اُٹھتا ہے......اور کھانا تو لاجواب ہوتا ہے۔ کھاتے وقت ہمیں جنگل کی پریوں کے میٹھے نغمے سنائی دیتے ہیں۔ ہمارے یہاں ہال میں ایک بھی زرہ بکتر نہیں ہے اور اگر کوئی شرارتی بھوت بیاوکس بیٹن میں گھسے گا تو اسے اس طرح سے بھگا دیا جائے گا......'' اس نے اپنا ہاتھ میز پر زور سے پٹخا۔

روجر ڈیوس جب اسے باتیں کرتا ہوا دیکھ رہا تھا تو بہت بھونچکا ہوا لگ رہا تھا اور اس کا چمچہ اس کے منہ کے بجائے ادھر ادھر ٹکرا رہا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ شاید ڈیوس فلیور کو ٹکٹکی باندھے تکنے میں اتنا محو ہوگا کہ اس نے اس کا کہا ایک بھی لفظ سنا ہی نہیں ہوگا......

''بالکل ٹھیک کہا......'' اس نے خوابیدہ لہجے میں جلدی سے کہا اور فلیور کی طرح اپنا ہاتھ بھی میز پر زور سے دے مارا۔''اس طرح......ہاں!''

ہیری نے ہال میں چاروں طرف دیکھا۔ ہیگرڈ اساتذہ کی دوسری میز پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے آج پھر اپنا بالوں والا خوفناک بھورا لباس پہن رکھا تھا اور وہ اوپر میز کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس نے ہاتھ ہلا کر ہلکے انداز میں میڈم میکسم کو اشارہ

کیا۔ ہیری نے پلٹ کر دیکھا کہ میڈم میکسم نے بھی اپنا ہاتھ جواباً ہلایا تھا اور موم بتیوں کی تیز روشنی میں ان کے دودھیا نگینے چمکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہرمائنی اب کیرم کو اپنے نام کا تلفظ سکھا رہی تھی۔ وہ اسے بار بار 'ہرمئی اون' کہہ کر پکار رہا تھا۔

''ہر...... ما......ئنی!'' ہرمائنی نے دھیرے دھیرے سے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

''ہر...... ما......نی!''

''ہاں! اب تھوڑا قریب ہے۔'' ہرمائنی بولی اور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

کھانا ختم ہونے کے بعد ڈمبل ڈور اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے طلباء سے کھڑے ہونے کیلئے کہا۔ پھر انہوں نے اپنی چھڑی گھمائی۔ میزیں خود بخود حرکت میں آئیں اور جا کر دیوار کے ساتھ لگ گئی، ہال کا وسطی فرش پوری طرح خالی ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے چھڑی ہلا کر دائیں جامن کی دیوار کے پاس ایک اونچا چبوترا نمودار کیا۔ اس چبوترے پر ڈرم، کئی گٹار، ایک بربط اور ایک سائیکلوفن باجا اور کچھ شہنائیاں پڑی ہوئی تھیں۔

اس کے بعد وریڈ سسٹرز چبوترے پر چڑھیں اور ہال کے لوگوں کے بھرپور تالیوں سے ان کا استقبال کیا۔ وریڈ سسٹر اپنے بالوں سے بھرے بدن پر سیاہ چوغے پہنے ہوئی تھیں جو غیر معمولی طور پر جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے آلات سنبھالے۔ ہیری انہیں دیکھنے میں اس قدر مگن تھا کہ وہ یہ بھول ہی گیا کہ اس کے بعد کیا ہونے والا تھا؟ اچانک اسے احساس ہوا کہ میزوں پر لہرانے والی لالٹینیں اب بجھ گئی تھیں اور باقی چمپئن اور ان کے ساتھی اُٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

''چلو! ہمیں رقص کرنا ہے......'' پاروتی پاٹیل غصے سے کسمساتی ہوئی غرائی۔

کھڑے ہوتے وقت ہیری بوکھلاہٹ کے باعث اپنی ہی پوشاک میں الجھ گیا اور گرتے گرتے بچا۔ وریڈ سسٹرز نے ایک دھیمے سروں کا نغمہ چھیڑ دیا تھا۔ ہیری روشنی بھرے ڈانس فلور پر پہنچ گیا۔ وہ اس بات کا بہت دھیان رکھ رہا تھا کہ کسی سے نظریں نہ مل پائیں (اس نے سمیس اور ڈین کو اپنی طرف ہاتھ ہلاتے اور دانت نکالتے ہوئے دیکھ لیا تھا) اگلے ہی لمحے پاروتی نے اس کے ہاتھ کھینچ کر ایک ہاتھ اپنی کمر پر اور دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں کس کر پکڑ لیا۔

ہیری نے اپنی جگہ پر دھیرے دھیرے سے ہلتے ہوئے سوچا کہ رقص اتنا بھی برا نہیں تھا، جتنا اسے فکر کھائے ہوئے تھی (پاروتی اسے گھما رہی تھی) ہیری نے تماشائیوں کے سر کے اوپر کی خالی جگہ پر اپنی نظریں جما رکھی تھیں۔ جلدی ہی کئی اور لوگ بھی رقص میں شامل ہو گئے، اس لئے اب سب کا دھیان صرف چمپئن کی طرف مرتکز نہیں رہا۔ نیول اور جینی قریب ہی رقص کر رہے تھے۔ وہ مسکرا کر ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جینی بار بار اچھل رہی تھی کیونکہ نیول کا پیر اس کے پیروں پر چڑھ جاتا تھا۔ ادھر ڈمبل ڈور میڈم میکسم کے ساتھ رقص کر رہے تھے۔ ان کی لمبائی میڈم میکسم سے اتنی کم تھی کہ ان کی نوکیلی ٹوپی بمشکل میڈم میکسم کی ٹھوڑی تک پہنچ پا رہی تھی۔ بہرحال، اتنا لمبا قد ہونے کے باوجود وہ کافی عمدگی سے رقص کر رہی تھیں۔ پروفیسر میڈ آئی موڈی، پروفیسر سین سٹرا کے ہمراہ بڑے

خوفناک طریقے سے رقص کر رہے تھے۔ پروفیسر سینسٹرا ان کے لکڑی کے پاؤں سے گھبرا رہی تھیں۔

''تمہارے موزے کمال کے ہیں پوٹر!'' پروفیسر موڈی نے اس کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا۔ ہیری سمجھ گیا کہ ان کی جادوئی آنکھ لباس کے اندر بھی جھانک سکتی ہے۔

''اوہ!...... ہاں! یہ مجھے ڈوبی نامی گھریلو خرس نے تحفے میں دیئے ہیں، انہیں اس نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔'' ہیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''وہ کتنے ڈراؤنے ہیں؟ ان کی جادوئی آنکھ کو تو تفریح کر لینا چاہئے تھی!'' پاروتی نے دھیمی آواز میں سرگوشی کی جب پروفیسر موڈی ٹھک ٹھک کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے۔

جب ہیری نے موسیقی کے آلات کی آخری تھرتھراتی ہوئی ہچکی سنی تو اس نے سکون کی سانس لی۔ ورِیڈ سسٹر کا نغمہ ختم ہو گیا تھا اور ایک بار پھر ہال میں تالیوں کی گونج سنائی دی۔ ہیری نے پاروتی کو فوراً چھوڑ دیا۔

''ہم تھوڑی دیر بیٹھ کر سانس لے لیں؟''

''اوہ...... لیکن...... یہ گیت تو رقص کا لطف اُٹھانے کیلئے نہایت شاندار ہے۔'' پاروتی نے کہا۔ جب ورِیڈ سسٹر نے ایک نیا نغمہ شروع کر دیا تھا جس کی دھن کافی زیادہ تیز اور بھڑکیلی تھی۔

''نہیں! یہ مجھے پسند نہیں ہے۔'' ہیری نے بہانہ تراشا اور پاروتی کو ڈانس فلور سے دور لے گیا۔ راستے میں وہ فریڈ اور اینجلینا کے پاس سے گزرے جو اتنے جوش میں رقص کر رہے تھے کہ ان کے اردگرد والے لوگ چوٹ لگنے کے اندیشے سے بار بار پیچھے ہٹ رہے تھے پھر وہ پاروتی کو اس میز پر لے گیا جہاں رون اور پدما بیٹھے ہوئے تھے۔

''کیسا چل رہا ہے؟'' ہیری نے بیٹھتے ہوئے اور بٹر بیئر کی بوتل اپنی طرف کھینچتے ہوئے رون سے پوچھا۔

رون نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ ہرمائنی اور کیرم کو غصے بھری نظروں سے گھور رہا تھا جو قریب ہی رقص کر رہے تھے۔ پدما نے اپنے ہاتھ پیر اپنے سامنے باندھ رکھے تھے اور وہ بھڑکیلے نغمے کی دھن پر اپنے پیروں کو جنبش دے رہی تھی۔ وہ رہ رہ کر رون کی طرف ناراضگی سے دیکھتی جا رہی تھی کیونکہ رون نے اسے پوری طرح نظر انداز کر دیا تھا۔ پاروتی ہیری کی دوسری طرف بیٹھ گئی۔ اس نے بھی اپنے ہاتھ پیر اپنے سامنے باندھ لئے۔ کچھ منٹ بعد بیاوکس بیٹن کا ایک لڑکے نے اس سے اپنے ساتھ رقص کی دعوت دی۔

''تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے، ہیری؟'' پاروتی نے پوچھا۔

''ہونہہ...... کیا؟'' ہیری نے گڑبڑا کر کہا وہ سیڈرک اور چو چینگ کے رقص میں محو تھا۔

''کچھ نہیں......'' پاروتی نے غصے سے کہا اور بیاوکس بیٹن کے اس لڑکے کے ہمراہ رقص کیلئے چلی گئی۔ گیت ختم ہونے کے بعد بھی وہ واپس نہیں لوٹی تھی۔

کچھ دیر بعد ہرمائنی ان کے پاس چلی آئی اور آکر پاروتی کی خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔ رقص کی وجہ سے اس کا چہرہ تھوڑا گلابی ہو رہا تھا۔

''کیسا رہا؟'' ہیری نے مسکرا کر پوچھا۔ رون خاموش بیٹھا گھورتا رہا۔

''اف! کافی گرمی ہوگئی ہے ہے نا؟'' ہرمائنی نے اپنے ہاتھ سے اپنے چہرے پر ہوا دینے کی کوشش کی۔ ''وکٹر! مشروبات لینے گیا ہے......''

رون نے غصے سے گھور کر اسے دیکھا۔

''وکٹر......؟'' وہ بولا۔ ''کیا اس نے تم سے یہ نہیں کہا کہ تم اسے وکی کہہ کر بلایا کرو۔''

ہرمائنی حیرانگی سے اسے گھورنے لگی۔

''تمہیں کیا ہوگیا ہے؟'' ہرمائنی نے شک بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اگر تم یہ خود نہیں سمجھ سکتی تو میں تمہیں بتانے والا نہیں ہوں!'' رون نے زہر بجھے انداز میں غرا کر کہا۔

ہرمائنی نے اسے گھور کر دیکھا اور پھر اس کی نظریں ہیری کے چہرے پر پڑیں۔ ہیری نے فوراً اپنے اچکائے۔ ''رون! آخر ہوا کیا......؟''

''اس کا تعلق ڈرم سٹرانگ سے ہے۔'' رون نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''وہ ہیری کے خلاف مقابلہ کر رہا ہے۔ ہوگورٹس کے خلاف......تم......تم!'' رون اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کیلئے موزوں الفاظ کی تلاش کر رہا تھا۔ ''دشمن کے ساتھ میل جول بڑھا رہی ہو۔ تم یہی کر رہی ہو۔''

ہرمائنی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔ دشمن......اچھا!......وہ کون تھا جو اس کے آنے پر خوشی سے پاگل ہوا جا رہا تھا؟......وہ کون تھا جو اس کے آٹوگراف لینے کا فرمائشیں کرتا رہا؟......وہ کون ہے جس نے اپنے کمرے میں اس کا ننھا ماڈل سنبھال کر رکھا ہوا ہے؟''

''مجھے لگتا ہے کہ اس نے یقیناً لائبریری میں تم سے اپنے ساتھ رقص کرنے کی پیشکش کی ہوگی؟'' رون نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں!'' ہرمائنی کے رخسار ایک بار پھر گلابی ہوگئے۔ ''اس سے کیا......؟''

''کہیں تم اسے اپنے سیپو میں شامل کرنے کی کوشش تو کر رہی تھی؟''

''نہیں! میں ایسا کچھ نہیں کر رہی تھی اگر تم سچ مچ جاننا ہی چاہتے ہو تو سنو! اس نے......اس نے کہا کہ وہ ہر دن لائبریری اس لئے آتا تھا کیونکہ وہ مجھ سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اس کیلئے ہمت اکٹھی نہیں کر پا رہا تھا......'' ہرمائنی نے یہ بات بہت جلدی جلدی کہی اور اس کے بعد وہ اتنی بری طرح شرما گئی کہ اس کے چہرے کا رنگ پاروتی کے لباس جیسا ہوگیا۔

''اچھا......لیکن یہ من گھڑت ہے......'' رون نے کڑھتے ہوئے کہا۔

''اوراس کا کیا مطلب ہے......؟''

''ظاہر ہے، ہے نا؟ وہ کارکروف کا طالبعلم ہے، ہے نا؟ وہ جانتا ہے کہ تم ہیری کے ساتھ رہتی ہو......وہ صرف ہیری کے قریب آنے کی کوشش کر رہا ہے......اس کے بارے میں معلومات لینے کی کوشش کر رہا ہے......یا پھراس کے اتنے قریب آنے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ اس پر کوئی نقصان دہ جادو کر سکے......''

ہرمائنی نے اسے ایسے دیکھا جیسے اسے تھپڑ مار دیا گیا ہو۔ جب وہ بولی تو اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ ''تمہاری معلومات کیلئے میں یہ بتا دوں کہ اس نے ہیری کے بارے میں مجھ سے ایک بھی بات نہیں پوچھی ہے، ایک بھی نہیں......''

رون نے فوراً اپنا پینترا بدل لیا۔ ''تب تو وہ یہ امید کر رہا ہوگا کہ تم انڈے کا مطلب سمجھانے میں اس کی مدد کرو گی۔ مجھے لگتا ہے کہ تم دونوں آرام دہ لائبریری میں اپنے سر جوڑ کر اس اسرار کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہو گے......''

''میں اس انڈے کا راز سمجھنے میں اس کی کوئی مدد نہیں کروں گی؟'' ہرمائنی غصے سے چیخی۔ ''کبھی بھی نہیں! تم ایسی بات سوچ بھی کیسے سکتے ہو؟...... میں چاہتی ہوں کہ ہیری ہی ان مقابلوں میں فاتح قرار پائے اور ہیری یہ بات اچھی طرح جانتا ہے، ہے نا ہیری؟''

''لیکن تمہارے رنگ ڈھنگ تو کوئی اور ہی کہانی سنا رہے ہیں!'' رون نے کہا۔

''ان سہ فریقی ٹورنامنٹ کا مقصد جادوگروں سے جان پہچان بڑھانا اور ان سے باہمی تعلقات استوار کرتے ہوئے انہیں مضبوط بنانا ہے۔'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔

''نہیں! اس کا مقصد یہ نہیں ہے۔'' رون چلا کر بولا۔ ''اس کا مقصد تو صرف جیتنا ہے۔''

شور شرابے ہونے پر رقص کرتے ہوئے کئی لوگ ان کی طرف گھور کر دیکھنے لگے۔

''رون!'' ہیری دھیمی آواز میں بولا۔ ''اگر ہرمائنی، کیرم کے ساتھ دوستی کرنا چاہتی ہے تو اس میں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے......''

رون نے ہیری کی بات کو بالکل نظرانداز کر دیا۔ ''تم جا کر اپنے وکی کو تلاش کیوں نہیں کرتی ورنہ وہ پریشان ہوگا کہ تم نجانے کہاں چلی گئی؟'' وہ طنزیہ لہجے میں بولا۔

''اسے وکی مت کہو......'' ہرمائنی اچھل کر کھڑی ہو گئی اور تیزی سے ڈانس فلور کے پار جا کر نظروں کے سامنے سے اوجھل ہو گئی۔

رون غصے اور حسد کے ملے جلے جذبات سے اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

''تم میرے ساتھ رقص کیلئے چل رہے ہو یا نہیں......؟'' پدما نے ناگواری سے پوچھا۔

''نہیں!'' رون نے غصے سے کہا۔ وہ اب بھی اسی سمت گھور کر دیکھ رہا جہاں سے ہرمائنی اوجھل ہو چکی تھی۔

''ٹھیک ہے!'' پدما غرائی اور وہ ایک جھٹکے سے اُٹھی اور پھر پاروتی کی طرف چلی گئی جو بیاوکس بیٹن کے طالبعلم کے ساتھ رقص کر رہی تھی۔ اس لڑکے نے اپنے ایک دوست کو وہاں اتنی جلدی بلا لیا کہ ہیری کو یقین ہونے لگا کہ اسے ضرور جادوئی کلمے کا استعمال کر کے ایسا کیا ہوگا۔

''ہر...... مائنی کہاں ہے؟'' قریب سے ایک آواز سنائی دی۔

وکٹر کیرم بٹر بیئر کی دو بوتلیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے ابھی ابھی وہاں پہنچا تھا۔

''معلوم نہیں!'' رون نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے دھیرے سے کہا۔ ''وہ کھوگئی ہے ہے نا؟''

کیرم وکٹر ایک بار پھر چڑ چڑا دکھائی دینے لگا۔

''اگر وہ دکھائی دے تو اسے کہنا کہ میں اس کیلئے مشروب لے آیا ہوں۔'' کیرم نے کہا اور لنگڑاتا ہوا وہاں سے دور چلا گیا۔

''وکٹر کیرم سے دوستی کر لی رون؟'' پرسی نے دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے بہت متعجب انداز میں ان کے پاس چلا آیا تھا۔ ''بہت شاندار! تمہیں معلوم ہے کہ یہی تو ان مقابلوں کے انعقاد کا بنیادی مقصد ہے...... بین الاقوامی جادوگروں کے مابین باہمی تعلقات!''

ہیری کو یہ دیکھ کر بڑی کوفت ہوئی جب پرسی پدما کی خالی کرسی پر براجمان ہو گیا۔ بالائی چبوترے والی ججوں کی میز بالکل خالی دکھائی دے رہی تھی۔ پروفیسر ڈمبل ڈور اب پروفیسر سپراؤٹ کے ساتھ رقص کر رہے تھے جبکہ لیوڈو بیگ مین پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ تھرک رہا تھا۔ میڈم میکسم اور ہیگرڈ ڈانس فلور پر کافی جگہ گھیر کر رقص کر رہے تھے، ان کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو ادھر ادھر کھسکنا پڑ رہا تھا۔ پروفیسر کارکروف پورے ہال میں کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ ایک اور گیت ختم ہونے پر ہال میں ایک بار پھر زوردار تالیوں کی گونج سنائی دی۔ ہیری نے دیکھا کہ لیوڈو بیگ مین نے پروفیسر میک گوناگل کو خیرباد کہا اور جلدی سے بھیڑ میں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگے۔ اسی لمحے فریڈ اور جارج نے انہیں گھیر لیا اور ان سے کوئی بات کرنے لگے۔

''یہ دونوں محکمے کے ایک معزز سربراہ کو اس طرح کیسے روک سکتے ہیں؟'' پرسی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے ناگواری کے ساتھ کہا۔ ''حد ہوتی ہے، ادب واحترام کا تو انہیں کوئی پاس رہا ہی نہیں......''

لیوڈو بیگ مین نے فریڈ اور جارج سے کافی جلدی پیچھا چھڑا لیا۔ ہیری کو دیکھ کر بیگ مین اس کی طرف ہاتھ ہلایا اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

''مسٹر بیگ مین! مجھے امید ہے کہ میرے بھائی آپ کو پریشان نہیں کر رہے ہوں گے؟'' پرسی نے لمحہ بھر دیر نہ کرتے ہوئے فوراً کہا۔

''اوہ نہیں!...... بالکل بھی نہیں!'' مسٹر بیگ مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''وہ تو بس مجھے اپنی نقلی چھڑیوں کے بارے میں بتا

رہے تھے۔ وہ انہیں فروخت کرنے کے بارے میں مجھ سے مدد مانگ رہے تھے۔ میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں انہیں زونکو کی جوک شاپ میں اپنے دو واقف کاروں سے ملوا دوں گا......''

پرسی یہ سن کر ذرا سا بھی خوش نہیں ہوا تھا۔ ہیری یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا تھا کہ گھر پہنچتے ہی وہ یہ خبر مسز ویزلی کو فوراً سنائے گا۔ اگر فریڈ اور جارج اپنی بنایا ہوا سامان جادوگروں کو فروخت کرنا چاہتے ہوں تو اب یہ واضح تھا کہ ان کے تمام منصوبے اب کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتے تھے۔

مسٹر بیگ مین نے ہیری سے کچھ پوچھنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا کہ پرسی نے بیچ میں ٹانگ اڑاتے ہوئے دوسرا موضوع چھیڑ لیا۔

''آپ کو کیا لگتا ہے کہ مسٹر بیگ مین، مقابلے کیسے چل رہے ہیں؟ ہمارا شعبہ تو کافی پھنسا ہوا ہے۔ ظاہر ہے، شعلوں کے پیالے کے ساتھ کی گئی گڑبڑ ہمارے لئے نہایت بدمزگی کا باعث بنی ہوئی ہے۔'' اس نے ہیری کی طرف نظر ڈالی۔ ''لیکن اس کے بعد سب کچھ شاندار چل رہا ہے۔ کیا آپ کو ایسا ہی لگتا ہے؟''

''اوہ ہاں!'' بیگ مین نے مسرت بھری آواز میں کہا۔ ''یہ بہت دلچسپ ہے، بارٹی اب کیسا ہے؟ افسوس کہ وہ یہاں نہیں آ پایا......''

''مجھے یقین ہے کہ مسٹر کراؤچ جلد ہی تندرست ہو جائیں گے۔'' پرسی نے پر امید لہجے میں کہا۔ ''لیکن اس دوران میں ان کا بوجھ اُٹھانے کیلئے پوری طرح تیار ہوں۔ ظاہر ہے کہ میری ذمہ داری صرف رقص تقریبات میں شامل ہونے تک محدود نہیں ہے......''

وہ فخریہ انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔ ''اوہ نہیں! مجھے ان کی غیر حاضری میں بہت سارے کام سنبھالنا پڑتے ہیں......آپ نے سنا ہی ہوگا کہ علی بشیر ہمارے ملک میں اڑنے والے غالیچوں کی غیر قانونی برآمد کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے۔ ہم ترنسیلو نیہ والوں کو قائل کر رہے ہیں کہ وہ بین الاقوامی پابندی کے معیار کے معاہدے پر دستخط کر دیں۔ نئے سال کے آغاز میں ان کے جادوئی تعلقات کے شعبے کے سربراہ کے ساتھ میری ملاقات ہونے والی ہے......''

''چلو گھومنے چلیں۔'' رون نے ہیری سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''پرسی سے پیچھا چھڑائیں۔''

ہیری اور رون نے اُٹھتے ہوئے ایسی اداکاری کی جیسے وہ مشروبات لینے جا رہے ہیں۔ وہ میز سے اُٹھ کر ڈانس فلور کے کنارے کنارے چلتے ہوئے بیرونی ہال کی طرف بڑھ گئے۔ سامنے والا دروازہ کھلا ہوا ملا۔ جب وہ سیڑھیوں سے اترے تو انہوں نے دیکھا کہ گلابوں کے باغیچے میں پریوں کی پھڑ پھڑاتی ہوئی روشنی چمک رہی تھی۔ چاروں طرف جادوئی جھاڑیوں سے سجے بل دار راستے اور پتھر کے بڑے بڑے مجسمے نصب تھے۔ ہیری کو کہیں پانی گرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی جو کسی پھوار جیسا لگ رہا تھا۔ ادھر ادھر لوگ منقش بنچوں پر بیٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اور رون گلاب کی جھاڑیوں کے راستے پر چلنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور پہنچے تھے کہ انہیں ایک پریشان لہجے والی اجنبی آواز سنائی دی۔

''......اس میں فکر کرنے والی کون سی بات ہے ایگور!''

''سیورس! تم اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ یہ نہیں ہو رہا ہے۔'' پروفیسر کارکروف کی سرد آواز میں تناؤ جھلک رہا تھا اور کافی دبے انداز میں بول رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ شاید وہ یہ نہیں چاہتے کہ ان کی بات کوئی دوسرا سن پائے۔ ''یہ کئی مہینوں سے لگاتار صاف ہوتا جا رہا ہے۔ میں سچ مچ سخت پریشان ہوں......''

''تو پھر بھاگ جاؤ'' پروفیسر سنیپ کی سپاٹ لہجے والی آواز سنائی دی۔ ''بھاگ جاؤ! میں تمہاری طرف سے بہانہ بنا دوں گا۔ دراصل میں تو ہوگورٹس میں ہی رہوں گا۔''

سنیپ اور کارکروف موڑ مڑ کر ان کے سامنے آ گئے۔ سنیپ کی چھڑی باہر ہی تھی اور وہ اس سے دھماکے کرتے ہوئے جھاڑیوں کو دور پھینک رہے تھے۔ ان کے چہرے نہایت بے زاری پھیلی ہوئی دکھائی دی۔ کئی جھاڑیوں سے چیخوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور پھر ان کے ہٹتے ہی سیاہ ہیولے نکل کر بھاگتے ہوئے دکھائی دیتے۔

''فاؤسٹ! ہفل پف کے دس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں۔'' سنیپ کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے ایک لڑکی بھاگتی ہوئی ان کے قریب سے گزری۔ ''سٹے بینز! ریون کلا کے بھی دس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں۔'' جب ایک لڑکا ایک لڑکی کے پیچھے پیچھے بھاگتا ہوا دکھائی دیا۔

''اور تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟'' انہوں نے ہیری اور رون کی طرف دیکھتے ہوئے غرا کر پوچھا۔ ہیری نے دیکھا کہ کارکروف انہیں وہاں کھڑے دیکھ کر پل بھر کیلئے پریشان ہو گیا تھا۔ گھبراہٹ کے عالم میں ان کا ہاتھ بکری جیسی ڈاڑھی میں گھستا چلا گیا اور وہ اسے اپنی انگلیوں سے الٹنے پلٹنے لگے۔

''ہم ٹہل رہے ہیں......'' رون نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''یہ تو قوانین کی خلاف ورزی نہیں ہے، ہے نا؟''

''تو پھر ٹہلتے رہو......'' سنیپ پھنکارتی ہوئی آواز میں غرائے اور ان کے پاس سے دھڑ دھڑاتے ہوئے آگے نکل گئے۔ ان کا لمبا سیاہ چوغہ ان کے پیچھے بری طرح لہرا رہا تھا۔ رون گردن جھٹکتے ہوئے آگے چل دیا۔

''یہ کارکروف اتنے گھبرائے ہوئے کیوں دکھائی دے رہے ہیں؟'' رون نے پوچھا۔

''معلوم نہیں!'' ہیری نے گھور کر پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے سمجھ میں آ پایا کہ سنیپ اور ان میں کب سے اتنی پکی دوستی ہو گئی کہ وہ ایک دوسرے کو ناموں سے بلا رہے ہیں؟''

وہ قطبی ہرن کے پتھر سے بنے ہوئے مجسمے کے قریب پہنچ گئے، جس کے اوپر سے انہیں ایک اونچا فوارہ دکھائی دیا جس سے پانی کی پھواریں ہوا میں اچھل کر چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ انہیں تھوڑی دور ایک پتھریلے بنچ پر دو لوگوں کے سیاہ ہیولے دکھائی دیئے جو ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ چاندنی رات میں پانی کے پاس بیٹھ کر بات چیت کر رہے تھے اور پھر ہیری کو ہیگرڈ کی جانی

پہچانی آواز سنائی دی۔

''جس پل ہم نے تمہیں دیکھا ہے، ہم سمجھ گئے تھے......'' ہیگرڈ نے تھوڑے عجیب سے انداز میں بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

ہیری اور رون وہیں جم کر کھڑے ہوگئے۔ یہ تو اس طرح کی جگہ نہیں تھی جہاں انہیں اس وقت موجود ہونا چاہئے تھا...... ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ قریب ہی گلاب کی جھاڑی میں فلیور ڈیلا کور اور روجر ڈیوس آمنے سامنے بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ روجر کا آدھا دھڑ جھاڑیوں کے اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور چاندنی کی روشنی میں ان کے چہرے ہی واضح دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے رون کے کندھے کو تھپتھپا کر سر ہلاتے ہوئے ان کی طرف اشارہ کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بآسانی اس راستے سے بھاگ سکتے تھے اور کسی کو ان کے وہاں آنے کا احساس تک نہ ہوتا۔ لیکن رون کو فلیور کو دیکھتے ہی دہشت زدہ ہوگیا اور اس کے پیر جیسے زمین سے چپک گئے تھے۔ اس نے اپنا سر تیزی سے ہلایا اور ہیری کو جلدی سے مجسمے کے پیچھے گھپ اندھیرے میں کھینچ لیا۔

''تم کیا سمجھ گئے تھے ہیگرڈ؟'' میڈم میکسم نے جلدی سے پوچھا۔ ان کی دھیمی آواز میں واضح گھرگھراہٹ سی موجود تھی۔

ہیری یقینی طور پر اس گفتگو کو سننا نہیں چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ہیگرڈ اسے پسند نہیں کرے گا کہ ایسے ماحول میں دوسرے لوگ اس کی نجی بات چیت سنیں (اور یہ حقیقت تھی کہ ہیگرڈ ایسا کبھی نہ چاہتا) اگر ممکن ہوتا تو وہ ان آوازوں کو دبانے کیلئے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتا اور زور زور سے گنگنانے لگتا لیکن اس وقت وہ ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے بجائے اس نے اپنا دھیان ایک ننھے سے بھونرے پر مرتکز کرنے کی کوشش کی جو پتھر پر رینگتا ہوا قطبی ہرن کے بدن پر چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بھونرا اتنا دلچسپ نہیں تھا کہ وہ اس کی توجہ ہیگرڈ کے اگلے جملوں سے ہٹا پاتا۔

''ہم سمجھ گئے...... سمجھ گئے کہ تم بھی ہمارے ہی جیسی ہو...... تمہاری ممی یا ڈیڈی؟''

''میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھی ہیگرڈ؟''

''ہماری تو ممی تھیں۔'' ہیگرڈ نے دھیرے سے کہا۔ ''وہ برطانیہ کی شاید سب سے آخری پشت سے تھیں۔ ظاہر ہے، ہمیں وہ ٹھیک سے یاد نہیں ہیں...... جب ہم تین سال کے تھے تو وہ گھر چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔ ان میں ممتا کے زیادہ گہرے جذبات نہیں تھے...... ہمیں لگتا ہے کہ...... یہ ان کی فطرت میں ہی نہیں ہوتا ہے ہے نا؟ کیا پتہ، ان کے بعد ان کے ساتھ کیا ہوا؟...... ہوسکتا ہے کہ وہ مر چکی ہوں......''

میڈم میکسم کچھ نہیں بولیں اور ہیری نے نہ چاہتے ہوئے اپنی آنکھیں بھونرے سے ہٹا لیں اور قطبی ہرن کے مجسمے کے اوپر سے جھانک کر ان کی باتیں سننے لگا...... ہیری نے پہلے ہیگرڈ کو اپنے ماں باپ کی باتیں کرتے ہوئے کبھی نہیں سنا تھا۔

''جب وہ چلی گئیں تو ہمارے ڈیڈی کا دل ٹوٹ گیا۔ ہمارے ڈیڈی پستہ قد کے تھے۔ کچھ سال کا ہونے کے بعد جب ہمیں ان پر غصہ آتا تو ہم انہیں اُٹھا کر الماری کے اوپر بٹھا دیتے تھے۔ اس پر وہ خوب ہنستے تھے......'' ہیگرڈ کی بھرائی ہوئی آواز میں گہرے دُکھ کا

احساس ہوتا تھا۔ میڈم میکسم خاموشی سے دودھیا فوارے کی طرف دیکھتی رہیں۔ وہ ہیگرڈ کی باتیں سن رہی تھیں۔ ''ڈیڈی نے ہمیں پال پوس کر بڑا کیا...... لیکن ہمارے سکول میں آنے کے کچھ ہی عرصے بعد ان کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد ہمیں تنہا ہی سب کچھ کرنا پڑا۔ ڈمبل ڈور نے سچ مچ ہماری کافی مدد کی۔ وہ ہمارے لئے بہت بڑے محسن ثابت ہوئے......''

میڈم میکسم اچانک اُٹھ کر کھڑی ہوگئیں۔

''کافی ٹھنڈک ہے یہاں!'' بہرحال، باہر کا موسم ان کی آواز جتنا سرد نہیں ہوا تھا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ اب اندر کی گرمائی میں جانا چاہئے۔''

''نہیں ابھی مت جاؤ۔'' ہیگرڈ بچوں کی طرح ضد کرتا ہوا ممیایا۔ ''ہم نے کبھی...... ہم نے پہلے کبھی اپنے جیسا کوئی نہیں دیکھا ہے۔''

''اپنے جیسا کیا؟ ہیگرڈ صاف صاف بتاؤ......'' میڈم میکسم نے برفیلے لہجے میں کہا۔

ہیری ہیگرڈ کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس سوال کا جواب نہ دے تو ہی زیادہ بہتر ہوگا۔ وہ اب سائے میں کھڑا اپنے دانت بھینچ رہا تھا اور امید کرتا رہا کہ ہیگرڈ جواب نہیں دے گا۔ لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

''ظاہر ہے، ایک اور 'نصف دیو'......'' ہیگرڈ ہکلایا۔

''تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟'' میڈم میکسم چیختی ہوئی بولیں۔ رات کی پرسکون خاموشی میں ان کی آواز کسی بم کے گولے کی مانند گونجی۔ ہیری نے دیکھا کہ پیچھے موجود فلیور ڈیلاکور اور روجر ڈیوس بوکھلا کر جھاڑی سے باہر نکل آئے۔ ''پوری زندگی میں میری اتنی بے عزتی کبھی نہیں ہوئی۔ نصف دیو اور میں؟...... میری تو...... میری تو ہڈیاں ضرورت سے زیادہ بڑی ہوگئی تھیں بس!''

وہ دھڑ دھڑاتی ہوئی دور چلی گئیں۔ جب وہ غصے میں جھاڑیوں سے دور ہٹتی چلی گئیں تو ان میں سے بہت سی رنگ برنگی پریاں نکلیں اور ہوا میں اُڑتی ہوئی ان کے پیچھے چل پڑیں۔ ہیگرڈ اب بھی بنچ پر بیٹھا انہیں دور جاتے ہوئے گھور رہا تھا۔ اندھیرا اتنا زیادہ تھا کہ اس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھنا بے حد مشکل تھا پھر ایک منٹ بعد وہ اپنی جگہ سے اُٹھا چل دیا۔ لیکن وہ سکول کے بجائے اپنے جھونپڑے کی طرف جا رہا تھا۔

''چلو!'' ہیری نے رون سے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ہم بھی چلتے ہیں......''

لیکن رون اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

رون نے مڑ کر ہیری کو دیکھا اور اس کے چہرے کے تاثرات سچ مچ گھمبیر تھے۔

''کیا تمہیں یہ معلوم تھا کہ ہیگرڈ 'نصف دیو' ہے؟'' اس نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟''

رون نے اسے بڑے عجیب انداز سے دیکھا۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ ایک بار پھر وہ لاشعوری طور جادوگروں کی دنیا کے بارے میں اپنی لاعلمی کا اظہار کر بیٹھا تھا۔ ڈرسلی جیسے ماگلو گھرانے میں پرورش پانے کی وجہ سے ہیری کو بہت سی چیزوں کے بارے میں صحیح آگاہی نہیں تھی جو جادوگروں کے ہاں پرورش پانے والے بچوں کو معلوم ہوتی تھیں لیکن جیسے جیسے وہ سکول کی پڑھائی میں آگے کا سفر طے کرتا جارہا تھا اس کی لاعلمی کی دھند آہستہ آہستہ صاف ہوتی جارہی تھی۔ بہرحال، اب وہ جان گیا تھا کہ اگر کسی جادوگر کو یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ اس کا کوئی دوست ایک دیونی کا بیٹا ہے تو زیادہ تر جادوگر یہ نہیں کہتے کہ 'اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'

''میں اندر چل کر بتاتا ہوں...... چلو!'' رون نے دھیرے سے کہا۔

فلیور اور روجر اب وہاں نہیں تھے یقیناً وہ میڈم میکسم کی آواز سنتے ہی بھاگ نکلے ہوں گے۔ ہیری اور رون بڑے ہال میں واپس لوٹ آئے۔ پاروتی اور پدما اب دور والی میز پر بیاوکس بیٹن کے لڑکوں سے گھری بیٹھی تھیں اور ہرمائنی ایک بار پھر کیرم کے ساتھ رقص کررہی تھی۔ ہیری اور رون ایک خالی میز دیکھ کر بیٹھ گئے جو رقص کرتی ہوئی فلیور سے کافی دور تھی۔

''تو...... دیونی کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟'' ہیری نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

''دیکھو وہ...... وہ......'' رون کو دھماکہ خیز الفاظ نہیں مل رہے تھے۔ ''اچھا نہیں ہوتا ہے۔'' اس نے کمزور لہجے میں بات مکمل کی۔

''کسے پرواہ ہے؟'' ہیری نے کہا۔ ''ہیگرڈ کے ساتھ تو کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔''

''میں جانتا ہوں کہ ہیگرڈ کے ساتھ کوئی گڑبڑ نہیں ہے لیکن...... کوئی حیرانگی کی بات نہیں کہ اس نے یہ بات سب سے چھپا کر رکھی تھی۔'' رون نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں ہمیشہ یہی سوچتا تھا کہ اس پر بچپن میں موٹاپے کا جادوئی کلمہ کا استعمال آزمایا گیا ہوگا تاکہ وہ موٹا اور جلدی جلدی بڑا ہوجائے۔ میں نے اس بات کا ذکر اس لئے پہلے نہیں کیا کہ کہیں وہ اس پر چڑ نہ جائے۔''

''لیکن اگر اس کی ماں دیونی تھی تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' ہیری نے کہا۔

''دیکھو!...... جو اسے جانتا ہے، اسے تو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہوگا کیونکہ اسے یہ معلوم ہوگا کہ ہیگرڈ خطرناک نہیں ہے۔'' رون نے دھیمی آواز میں بتایا۔ ''لیکن ہیری! یہ حقیقت ہے کہ دیو واقعی بے حد خطرناک اور ظالم ہوتے ہیں۔ جیسا ہیگرڈ نے خود اقرار کیا تھا کہ رحم دلی اور محبت ان کی فطرت میں ہی شامل نہیں ہوتی ہے۔ وہ سب عفریتوں جیسے ہی ہوتے ہیں۔ عقل سے پیدل اور انسانی محسوسات سے فارغ...... کسی کی جان نکالنا اور اسے تڑپا تڑپا کر ہلاک کرنا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہوتا ہے۔ جادونگری کے سب لوگ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں۔ ویسے برطانیہ میں دیوؤں کی تعداد اب نہ ہونے کے برابر ہے۔''

''جو تھے ان کا کیا ہوا؟''

''ان کی نسل پہلے ہی اختتام پذیر تھی اور پھر محکمے کے ایرورز نے ان کی بڑی تعداد کو ہلاک کرڈالا۔ جادوگروں کا کہنا ہے کہ اس

ملک سے باہر اب بھی دیو پائے جاتے ہیں...... زیادہ تر بلند و بالا پہاڑوں کی غاروں میں چھپ کر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں......''

''میں نہیں جانتا کہ میڈم میکسم کسے دھوکا دینا چاہتی تھیں۔'' ہیری نے میڈم میکسم کو ججوں کی میز پر تنہا بیٹھا دیکھ کر کہا جو بہت نہایت سنجیدہ دکھائی دے رہی تھیں۔ ''اگر ہیگر ڈ نصف دیو ہے تو وہ تو یقینی طور پر دیونی ہی ہوں گی۔ بڑی ہڈیاں...... ان سے زیادہ بڑی ہڈیاں تو صرف ڈائنوسار کی ہی ہوں گی؟''

ہیری اور رون باقی رقص تقریب میں کونے میں بیٹھ کر دیوؤں کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ ان دونوں کو رقص کرنے یا اس میں شامل ہونے سے کوئی دلچسپی نہیں دکھائی دیتی تھی۔ ہیری نے بھرپور کوشش کی کہ وہ چو چینگ اور سیڈرک کی طرف بالکل نہ دیکھے کیونکہ اس سے اس کے دل میں کسی کو لات مارنے کی خواہش سر اُٹھا رہی تھی۔

جب ورڈ سسٹرز نے نصف شب کو نغموں کو خیر باد کہا تو سبھی نے آخری بار تالیاں بجا کر ان کا شکریہ ادا کیا اور بیرونی ہال کی طرف جانے لگے۔ کئی لوگ تو اس خواہش کا اظہار کر رہے تھے کہ رقص تقریب کا دور ابھی مزید چلنا چاہئے، یہ زیادہ اچھا رہے گا۔ لیکن ہیری بستر پر جانے میں زیادہ خوشی محسوس کر رہا تھا۔ جہاں تک اس کی دلچسپی کا سوال تھا تو اس کی یہ شام بہت زیادہ مزے دار نہیں گزری تھی۔

بیرونی ہال میں پہنچ کر ہیری اور رون نے دیکھا کہ کیرم ڈرم سٹرانگ کے بحری جہاز کی طرف لوٹنے والا تھا اور ہرمائنی اس سے شب بخیر کہہ رہی تھی۔ ہرمائنی نے رون کو بہت ٹھنڈے پن سے دیکھا اور بنا کچھ کہے سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ ہیری اور رون اس کے پیچھے پیچھے چل دیئے لیکن ابھی وہ نصف سیڑھیاں ہی چڑھ پائے تھے کہ ہیری نے سنا، کوئی اسے آواز دے رہا تھا۔

''کیسے ہو ہیری؟''

یہ سیڈرک ڈیگوری تھا۔ ہیری نے دیکھ لیا کہ نیچے بیرونی ہال میں چو چینگ، سیڈرک کا انتظار کر رہی تھی۔ سیڈرک تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اس کے پاس پہنچا۔

''خیریت......؟'' ہیری نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

سیڈرک کچھ ہچکچا رہا تھا ایسا لگا کہ جیسے وہ رون کے سامنے کوئی بات نہ کرنا چاہتا ہو اس لئے رون نے اپنے کندھے اچکائے اور اگلی سیڑھیوں کو عبور کرتا ہوا اوپر چلا گیا۔

''سنو!'' رون کے جانے کے بعد سیڈرک سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔ ''تم نے مجھے ڈریگن کے بارے میں بتا کر احسان کیا تھا۔ میں اس کا بدلہ چکانا چاہتا ہوں۔ تمہارا سنہری انڈہ جب کھلتا ہے تو کیا اس میں سے چیخنے کی آواز سنائی دیتی ہے؟''

''ہاں!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''تو پھر نہانے جاؤ...... ٹھیک ہے؟''

''میں سمجھا نہیں......''

''نہانے جاؤ اور اپنے انڈے کو بھی ساتھ لے جانا...... اور گرم پانی میں بیٹھ کر سوچنا۔ اس سے تمہیں سمجھ میں آ جائے گا...... مجھ پر بھروسہ کرو'' سیڈرک نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے اسے گھور کر دیکھا۔

''میری بات مانو...... تو پانچویں منزل پر بنے مانیٹروں کے باتھ روم میں جانا۔ بوکھلائے بورس کے مجسمے کے بائیں طرف کا چوتھا دروازہ ہے۔ اس کی شناخت 'تازہ رنج' ہے...... اچھا میں اب چلتا ہوں...... چو چینگ کو شب بخیر کہنا ہے......''

وہ ایک بار پھر ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور جلدی سے سیڑھیاں اتر کر چو کے پاس جانے لگا۔ ہیری اکیلا ہی گری فنڈر کی طرف چل دیا۔ یہ بڑی عجیب تجویز تھی۔ نہانے سے اسے چیختے انڈے کی بات کیسے سمجھ آ سکتی تھی؟ کیا سیڈرک اس کی ٹانگ کھینچ رہا تھا؟ کیا وہ یہ چاہتا تھا کہ ہیری بے وقوف بن جائے تا کہ چو چینگ ان دونوں میں موازنہ کرتے ہوئے اپنی ساری توجہ سیڈرک کی طرف مائل کر لے۔

تصویر میں فربہ عورت اور اس کی سہیلی سو رہی تھیں۔ ہیری کو چیخ کر شناخت 'پوری روشنی' کہنا پڑی۔ تب جا کر اس کی آنکھ کھلی اور وہ اسے دیکھ کر نہایت چڑچڑی سی دکھائی دی جیسے ہی وہ ہال میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ رون اور ہرمائنی کے درمیان گھمسان کا رن جاری تھا۔ دونوں لفظوں کے تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے۔ دس فٹ دور کھڑے ہو کر وہ ایک دوسرے پر گرج رہے تھے اور دونوں کا ہی چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں پسند نہیں آیا تو تم جانتے ہو کہ اس کا حل کیا ہے، ہے نا؟'' ہرمائنی چیخی۔ اس کے بال اب اس کے شاندار جوڑے سے کھل کر نیچے آ چکے تھے اور اس کا چہرہ غصے کی حدت سے تپ رہا تھا۔

''بتاؤ تو سہی...... وہ حل کیا ہے؟'' رون نے چلا کر کہا۔

''اگلی بار جب کوئی رقص تقریب ہو تو کسی اور کے پوچھنے سے پہلے ہی مجھ سے پوچھ لینا۔ مجھ سے سب سے آخر میں نہیں بلکہ سب سے پہلے پوچھنا، ٹھیک ہے؟''

ہرمائنی مڑی اور دھڑ دھڑاتی ہوئی لڑکیوں کے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر چڑھنے لگی۔ رون نے بغیر آواز کئے اس طرف منہ بسور کر چڑایا۔ بالکل اسی طرح جیسے مچھلی پانی سے باہر نکالے جانے پر بناتی ہے۔ رون، ہیری کی طرف مڑا۔

''اس سے یہ ثابت ہوتا ہے...... وہ میری بات سمجھتی ہی نہیں!'' رون نے دکھی لہجے میں کہا۔

ہیری کچھ نہیں بولا۔ اسے رون کی دوستی عزیز تھی اس لئے اس نے اپنے دل کی بات نہیں کہی۔ لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ ہرمائنی کی بات میں زیادہ دم تھا۔

☆☆☆☆

چوبیسواں باب

ریٹا سکیٹر کا انکشاف

اگلے دن تمام لوگ صبح دیر تک سوتے رہے۔ گری فنڈر کا حال آج پچھلے دنوں کے مقابلے میں کافی پرسکون تھا۔ سست دکھائی دینے والے طلباء کی گفتگو میں جمائیاں لینے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ ہرمائنی کے بال ایک بار پھر الجھے اور بکھرے ہوئے دکھائی دیئے۔ اس نے ہیری کو بتایا کہ اس نے رقص تقریب کی تیاری کیلئے بڑی مقدار میں ریشمی احساس نامی جادوئی تیل بالوں میں لگایا تھا۔ جس سے اس کے بال خوبصورت اور ملائم دکھائی دینے لگے تھے۔

''روزانہ اسے لگانا بہت پریشان کن عمل تھا۔'' اس نے کہا اور اپنی بلی کروک شانکس کے کان کے پیچھے کھجانے لگی۔

ایسا لگتا تھا کہ رون اور ہرمائنی کے درمیان ایک ان کہا سمجھوتہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنی جھڑپ کے معاملے پر کوئی بات چیت نہیں کریں گے۔ ان کے درمیان دوستانہ ماحول تو دکھائی دیتا تھا مگر وہ کبھی کبھی عجیب رسمی سا بھی محسوس ہوتا تھا۔ رون اور ہیری نے فوراً ہرمائنی کو میڈم میکسم اور ہیگرڈ کے درمیان ہوئی گفتگو کے بارے میں بتا دیا۔ ہیگرڈ کے نصف دیو ہونے کی خبر سن کر ہرمائنی کو رون جتنا صدمہ نہیں ہوا تھا۔

''مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ نصف دیو ہی ہوگا۔'' اس نے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ ''میں جانتی تھی کہ وہ مکمل طور پر دیو تو ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ بیس فٹ لمبے ہوتے ہیں لیکن لوگوں نے دیوؤں کے بارے میں کتنے غلط اور فضول تصورات بنا رکھے ہیں؟ سب دیو تو خطرناک نہیں ہو سکتے...... یہ تو اسی طرح کی توہمات ہیں جیسی لوگ بھیڑیائی انسانوں کے بارے میں رکھتے ہیں...... یہ تو سراسر ناسمجھی والی بات ہے ہے نا؟''

ایسا لگتا تھا کہ جیسے رون کوئی چبھتا ہوا جواب دینا چاہتا تھا لیکن شاید وہ دوبارہ بحث میں الجھنا نہیں چاہتا تھا اسی لئے اس نے ہرمائنی کی نظروں سے بچا کر اپنا سر بےیقینی سے ہلا دیا۔

اب ہوم ورک کی بارے میں سوچنے کا وقت آ گیا تھا جسے انہوں نے چھٹیوں کے پہلے ہفتے میں پوری طرح نظرانداز کر دیا تھا۔ تمام طلباء و طالبات تھوڑے اُداس تھے کیونکہ اب کرسمس گزر چکا تھا لیکن ہیری صرف اُداس ہی نہیں تھا بلکہ وہ تو ایک بار پھر گھبرانے لگا

تھا۔ پریشانی کی بات یہ تھی کہ کرسمس کے بعد چوبیس فروری زیادہ قریب دکھائی دینے لگی تھی اور اس نے ابھی تک سنہری انڈے میں چھپا سراغ سمجھنے میں ذرا سی بھی کوشش نہیں کی تھی۔ اس لئے وہ جب بھی اپنے کمرے میں جاتا تو وہ سنہری انڈے کو صندوق سے باہر نکالتا اور اسے کھول کر رونے والی آواز کو دھیان سے سننے کی کوشش کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ یہ امید کرتا تھا کہ شاید اس بار اسے کچھ سمجھ میں آ ہی جائے گا۔ اس نے یہ سوچنے کی کوشش کی کیا ان عجیب چیخوں سے اسے کچھ یاد آتا تھا مگر اسے جشن موت کی تیس کلہاڑیوں کی ناگوار موسیقی کے علاوہ اور کچھ بھی یاد نہیں آیا۔ اسے پورا یقین تھا کہ اس نے اس طرح کی چیختی آواز پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ اس نے انڈے کو دوبارہ بند کر دیا، اسے مضبوطی سے پکڑ کر خوب ہلایا اور دوبارہ اس امید سے کھول کر دیکھا کہ شاید آواز بدل گئی ہوگی لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ اس نے انڈے سے چلا کر سوال پوچھنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن کوئی فائدہ نہ حاصل ہو پایا۔ یہاں تک کہ اس نے انڈے کو کمرے کے دوسرے کونے میں اُٹھا کر پھینک ڈالا۔ حالانکہ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ اس طرح کی حماقت سے اسے کوئی مدد نہیں مل سکتی۔

ہیری کو سیڈرک کی تجویز ابھی تک نہیں بھولی تھی لیکن سیڈرک کے لئے اس کے دل میں ہلکی سی ہمدردی باقی نہیں رہی تھی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اس کی مدد لینے سے گریز کر رہا تھا۔ اسے پل بھر کیلئے یہ خیال بھی آیا کہ اگر سیڈرک واقعی اس کی مدد کرنا چاہتا تھا تو اسے انڈے کے بارے میں گول مول سی بات کرنے کے بجائے وضاحت کے ساتھ بتانا چاہئے تھا۔ ہیری نے سیڈرک کو پہلے ہدف کے بارے میں واضح طور پر بتا دیا تھا کہ اسے ڈریگن کو مات دینا ہوگی جبکہ سیڈرک یہ بتا کر اس کا احسان اتار رہا تھا کہ ہیری کو نہانے کیلئے جانا چاہئے...... اسے اس طرح کی بے ہودہ مدد کی ضرورت ہرگز نہیں تھی۔ کم از کم اس شخص سے تو نہیں جو چو چینگ کا ہاتھ پکڑ کر راہداریوں میں گھوما کرتا تھا۔ پھر نئی سہ ماہی شروع ہوگئی اور ہیری کلاسوں میں جانے لگا۔ وہ کتابوں، چرمئی کاغذوں کے بوجھ سے ہمیشہ کی طرح دبنے لگا۔ اس کے علاوہ اس کے سینے پر انڈے کا بھاری بوجھ بھی تھا جسے وہ اسے بھی اپنے ساتھ ساتھ اُٹھا کر گھمار ہا تھا۔

اب میدان میں برف کی کافی موٹی پرت جم چکی تھی۔ گرین ہاؤس کی کھڑکیوں پر برف اتنی زیادہ جم چکی تھی کہ جڑی بوٹیوں کے علم والی کلاس میں باہر کا منظر صاف دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ایسے موسم میں کوئی بھی طالبعلم جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں جانا چاہتا تھا۔ حالانکہ رون نے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ شاید سقرط انہیں اچھے طریقے سے گرم کر دیں گے۔ سقرط یا تو انہیں خوب دوڑائیں گے یا پھر اتنے تیز دھماکے کریں گے کہ ہیگرڈ کے جھونپڑے میں ہی آگ لگ جائے گی۔

وہ جب وہ ہیگرڈ کے پاس پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ چھوٹے کھچڑی بالوں، بہت ہی نوکیلی ٹھوڑی والی اور جھریوں سے بھرے چہرے والی ایک بہت ہی بڑھیا جادوگرنی سامنے والے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

''اب جلدی کرو۔ گھنٹی پانچ منٹ پہلے ہی بج چکی ہے۔'' انہوں نے طلباء کی طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا جو برف سے الجھتے ہوئے ان کی طرف آ رہے تھے۔

''آپ کون ہیں؟...... ہیگرڈ کہاں ہے؟'' رون نے انہیں گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرا نام پروفیسر غروبلی پلانک ہے۔'' انہوں نے کہا۔ ''میں جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کی نگران استاد ہوں۔''

''ہیگرڈ کہاں ہے؟'' ہیری نے تیز آواز میں سوال کیا۔

''اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔'' پروفیسر غروبلی پلانک نے روکھے پن سے جواب دیا۔

اسی لمحے ہیری کے کانوں میں طنزیہ ہنسی کی دھیمی سی آواز پڑی۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ ڈریکو ملفوائے اور سلے درن کے باقی طلباء بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ وہ سب بہت خوش دکھائی دے رہے تھے، ان میں سے کوئی بھی پروفیسر غروبلی پلانک کو وہاں دیکھ کر حیران نہیں ہوا۔

''اس راستے سے چلو......'' پروفیسر غروبلی پلانک نے کہا اور وہ اس باڑ کے پار چلنے لگی جہاں بیاوکس بیٹن کے دیوہیکل گھوڑوں کا اصطبل موجود تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی بھی ان کے تعاقب میں چل دیئے۔ وہ چلتے ہوئے مڑ مڑ کر ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف دیکھتے جا رہے تھے۔ کھڑکیوں کے تمام پردے گرے ہوئے تھے۔ کیا اندر ہیگرڈ تنہا اور بیمار پڑا تھا؟

''ہیگرڈ کو کیا ہوا ہے پروفیسر؟'' ہیری نے جلدی سے پروفیسر غروبلی پلانک کے قریب پہنچ کر ہانپتے ہوئے دوبارہ پوچھا۔

''تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔'' انہوں نے روکھے لہجے میں جواب دیا۔ ان کے چہرے سے لگا کہ وہ ہیری کی بات پر ناراض تھی جیسے انہیں یہ محسوس ہوا ہو کہ وہ دوسروں کے معاملے میں ٹانگ اڑا رہا ہو۔

''لیکن مجھے اس کیلئے پریشانی ہو رہی ہے!'' ہیری نے جذبات کی رو میں بہتے ہوئے تیز آواز میں کہا۔ ''اسے کیا ہو گیا ہے؟''

پروفیسر غروبلی پلانک نے ایسا تاثر دیا جیسے انہوں نے اس کی بات سنی ہی نہ ہو۔ وہ انہیں اس بڑے اصطبل سے نکالتی ہوئی آگے کی طرف لے گئیں، جہاں بیاوکس بیٹن کے گھوڑے سردی کے مارے ایک دوسرے سے چپک کر کھڑے تھے۔ وہ چلتی ہوئی جنگل کے کنارے پر پہنچیں جہاں ایک درخت کے نیچے ایک یک سنگھا بندھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

یک سنگھے کو دیکھ کر لڑکیوں کے منہ سے اوہ کی آوازیں نکل گئیں۔

''اُف کتنا خوبصورت ہے، ہے نا؟'' لیونڈر براؤن پیار بھرے لہجے میں بولی۔ ''وہ اسے کہاں سے لے آئیں؟ یک سنگھے کو پکڑنا تو بہت ہی مشکل کام ہوتا ہے۔''

یک سنگھا اتنا سفید تھا کہ اس کے چاروں طرف کی برف میلی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ گھبراہٹ میں اپنے سنہرے کھر زمین پر مار رہا تھا اور اپنا اکلوتا سینگ والا سر پیچھے کی طرف جھٹک رہا تھا۔

''لڑکو! تم لوگ پیچھے ہی رہنا......'' پروفیسر غروبلی پلانک نے چلاتے ہوئے کہا۔ انہوں نے ایک ہاتھ باہر نکالا جو ہیری کے سینے پر کسی چھڑی کی زوردار چوٹ کی طرح لگا۔ ''انہیں عورتیں کی قربت زیادہ پسند ہوتی ہے۔ لڑکیاں سامنے آئیں اور ہوشیاری سے اس کے پاس جائیں۔ چلو تحمل سے ہر کام عمدہ ہوتا ہے......''

وہ لڑکیوں کے جھرمٹ کے ساتھ دھیرے دھیرے یک سنگھے کی طرف بڑھنے لگیں۔ لڑکے کچھ فاصلے پر اصطبل کے باڑے کے

جنگلے سے ٹیک لگا کر انہیں دیکھنے لگے۔ جونہی پروفیسر غروبلی پلانک دور پہنچیں تو ہیری نے مڑ کر رون کی طرف دیکھا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے، ہیگرڈ کو کیا ہوا ہوگا؟ تمہیں یہ تو نہیں لگتا کہ کسی سقرط نے......؟''

''دیکھو پوٹر! اگر تم یہ سوچ رہے ہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہیگرڈ پر کوئی حملہ نہیں ہوا ہے۔'' ملفوائے نے دھیمی آواز میں کہا۔

''اسے تو اپنا بڑا اور بدصورت چہرہ دکھانے میں شرم آ رہی ہے۔''

''تمہارا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے تیوری چڑھا کر تیکھی آواز میں کہا۔

ملفوائے نے اپنے چوغے کے جیب میں ہاتھ ڈالا اور اخبار کا تہہ کیا ہوا صفحہ باہر نکالا۔

''یہ دیکھو!'' اس نے رعونت بھرے لہجے میں کہا۔ ''پوٹر! تمہیں یہ اداریہ دیتے ہوئے مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے......''

وہ زہریلی ہنسی ہنسنے لگا جب ہیری نے اس کے ہاتھ سے اخبار کا صفحہ جھپٹ کر پکڑا اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ رون، سمیس، ڈین اور نیول اس کے کندھے کے پیچھے سے جھانک کر پڑھ رہے تھے۔ یہ ایک اداریہ تھا جس کے اوپر ہیگرڈ کی تصویر چھپی ہوئی تھی۔ اس تصویر میں ہیگرڈ بہت مکار دکھائی دے رہا تھا۔

ڈمبل ڈور کی فاش غلطی

ریٹا سٹیکر، خصوصی نامہ نگار

ہوگورٹس سکول برائے جادوگری و پراسرار علوم، کے سنکی ہیڈ ماسٹر ایلبس ڈمبل ڈور ہمیشہ سے متنازعہ لوگوں کو اپنے ہاں تعینات کرتے رہے ہیں۔ اس سال ستمبر میں انہوں نے سابقہ ایرور میڈ آئی موڈی کو تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس کا استاد مقرر کیا تھا۔ موڈی ہمیشہ ناخوش اور غیر مطمئن ایرور رہا ہے جو معمولی سے معمولی بات پر بھی خطرناک جادوئی واروں کا استعمال کرنے کا قائل رہا ہے۔ ڈمبل ڈور کے اس فیصلے سے جادوئی محکمے کے کئی لوگوں کے کان کھڑے ہو گئے ہیں کیونکہ سبھی موڈی کی یہ عادت اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر کوئی ان کے سامنے اچانک ہاتھ بھی ہلا دیتا ہے تو وہ اس پر فوراً حملہ کر دیتے ہیں۔ بہرحال، میڈ آئی موڈی بہت ذمہ دار اور رحم دل لگتے ہیں جب ہم ان کا موازنہ اس نصف انسان سے کرتے ہیں جسے ڈمبل ڈور نے جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کیلئے بطور استاد کی ذمہ داری سونپ رکھی ہے۔

روبیئس ہیگرڈ، یہ خود تسلیم کرتا ہے کہ جب وہ تیسرے سال کی پڑھائی کر رہا تھا تو اسے ہوگورٹس سکول سے نکال دیا گیا تھا، تب سے وہ اسی سکول میں میدانوں کی چابیوں کے چوکیدار کی حیثیت سے نوکری کر رہا تھا۔ اسے یہ نوکری ڈمبل ڈور کی مہربانی سے ملی تھی۔ بہرحال، پچھلے سال ہیگرڈ نے ہیڈ ماسٹر پر اپنی پراسرار قوتوں کا بھرپور استعمال کر کے جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کے استاد کی خالی ہونے والی اسامی کا بوجھ بھی ہتھیا لیا جبکہ اس عہدے کیلئے

اس سے بہتر، تجربہ کار اور تعلیم یافتہ کئی امیدوار موجود تھے۔
ہیگرڈ بے حد لمبا چوڑا اور خونخوار دکھائی دیتا ہے۔ یہی نہیں، وہ بھیانک قسم کے جادوئی جانوروں سے اپنے طلباء کو ہر وقت ہراساں کرتا رہتا ہے۔ اس کی کلاس میں پڑھنے والے کئی طلباء خطرناک جانوروں کے حملوں کی زد میں آ کر زخمی بھی ہو چکے ہیں اور طلباء کی اکثریت اس کی کلاس کو نہایت 'ڈراؤنا' کہتی ہے لیکن ڈمبل ڈور اس طرف سے مکمل طور پر چشم پوشی سے کام لے رہے ہیں۔
چوتھے سال میں پڑھنے والے ایک طالبعلم ڈریکو ملفوائے کا کہنا ہے کہ 'مجھ ایک قشنگر نے حملہ کر دیا تھا اور میرے دوست ونسنٹ کریب کو ایک فل برکروم نے بری طرح کاٹ لیا تھا۔ ہم سب ہیگرڈ سے نفرت کرتے ہیں لیکن کچھ بھی نہیں کہنے سے ڈرتے ہیں۔
بہرحال ہیگرڈ کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ وہ طلباء کو ڈرانے والے اس سلسلے کو بند کرے۔ روزنامہ جادوگر کی اس نامہ نگار کے ساتھ پچھلے مہینے میں ہونے والی گفتگو میں اس نے خود یہ تسلیم کیا کہ وہ ایسے جانوروں کی نشوونما کر رہا ہے جن کا خود ساختہ نام اس نے دھماکے دار سقرط رکھا ہوا ہے۔ وہ انتہائی درجے کے خطرناک اسد عقرب یعنی سینگ دار ڈریگن کی مانند آگ اگلنے والے بچھو ہیں، جن کی جسامت خطرناک حد تک بڑی ہے۔ جادوئی دنیا کی نئی نسلوں کے تحفظ کیلئے محکمہ اتلاف خطرناک درندہ کمیٹی اور محکمہ قاعدہ عمل درآمد اس مہلک خرابی کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہے؟ ایسے لگتا ہے کہ ہیگرڈ خود کو ایسے تمام قوانین سے بالاتر سمجھتا ہے۔
'میں تو یہ کام بس اپنی طبیعت کی دلچسپی کیلئے انجام دیتا ہوں'، اس نے یہ کہتے ہوئے جلدی سے بات ہی پلٹ دی تھی۔
یہی نہیں، روزنامہ جادوگر نے اب یہ سچائی بھی کھوج لی ہے کہ ہیگرڈ خالص خون والا جادوگر ہی نہیں ہے، جیسا کہ وہ اداکاری کرتا ہے۔ وہ دراصل خالص انسانی نسل کا بھی نہیں ہے بلکہ اس دیونی کی نسل سے تعلق رکھتا ہے جسے 'فرائڈ وولفا' کے نام سے جانا جاتا ہے جس کا حقیقی پتہ ٹھکانہ بالکل پوشیدہ ہے اور اس بارے میں کوئی حقیقت نہیں جانتا۔
خون کے پیاسے اور سفاکانہ دیوانگی کے شکار دیوؤں نے باہمی خانہ جنگی کے باعث اپنی نسلیں اتنی کم کر لی ہیں کہ پچھلی صدی میں وہ ناپید ہونے کی سطح پر پہنچ گئے تھے۔ جو گنے چنے دیو باقی بچے تھے، وہ تو 'تم جانتے ہو کون؟' کے ساتھ مل گئے اور اُس کے دہشت بھرے دور میں سب سے افسوناک ماگلو ہلاکتوں کیلئے حقیقی ذمہ دار تھے۔
حالانکہ 'تم جانتے ہو کون؟' کیلئے کام کرنے والے کئی دیوؤں کو شیطانی قوتوں سے مقابلہ کرنے والے ایرورز نے ہلاک کر ڈالا لیکن 'فرائڈ وولفا' کا نام اس میں شامل نہیں تھا۔ یہ ممکن ہے کہ وہ بھاگ کر دیوؤں کے ایسے گروہ کے پاس پہنچ گئی ہو جو اب بھی غیر ملکی پہاڑوں میں رہ رہے ہوں۔ بہرحال، اگر جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس

میں ہیگرڈ کی حرکتوں کو دیکھا جائے تو یہ کہنا ہوگا کہ فرائڈ وولفا کے بیٹے کو بھی اپنی ماں کے وحشیانہ جذبات وراثت میں ملے ہیں۔

یہ بھی عجیب بات ہے کہ ہیگرڈ نے اس لڑکے سے قریبی دوستی کر لی ہے جو 'تم جانتے ہو کون؟' کے عبرتناک انجام کا حقیقی ذمہ دار تھا...... جس کی وجہ سے ہیگرڈ کی ماں اور 'تم جانتے ہو کون؟' کے باقی سب چیلوں کو جان بچانے کیلئے چھپ کر فرار ہونا پڑا۔ شاید ہیری پوٹر اپنے دیوہیکل دوست کے بارے میں یہ پوشیدہ سچائی نہ جانتا ہو لیکن غیر معمولی طور پر ایلبس ڈمبل ڈور کی یہ گہری ذمہ داری ہے کہ وہ صحتمند ماحول کو یقینی بنائیں تاکہ ہیری پوٹر اور اس کے ساتھی طلباء اس خطرناک نصف دیو کے پوشیدہ ناپاک ارادوں سے ہمیشہ کیلئے محفوظ رہ سکیں۔

ہیری نے پڑھنا ختم کیا اور رون کی طرف دیکھا جس کا منہ کھلا ہوا تھا۔

''ریٹا کو یہ سب کیسے پتہ چلا؟'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

لیکن ہیری اس بات سے قطعی پریشان نہیں تھا۔

''تم نے یہ کیوں کہا کہ ہم سب ہیگرڈ سے نفرت کرتے ہیں؟'' ہیری نے تھوک اُڑاتے ہوئے ملفوائے کی طرف دیکھا اور غصے بھری آواز میں کہا اور پھر اس نے کریب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اور یہ کیا بکواس ہے، فل برکروم نے اسے بری طرح کاٹ لیا تھا؟ اس کے تو دانت ہی نہیں ہوتے......''

کریب مذاق اُڑاتے ہوئے ہنس رہا تھا اور بہت زیادہ خوش دکھائی دے رہا تھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اس سے اس احمق کا استاد بننے والا خواب ہمیشہ کیلئے تاریکیوں میں دفن ہو جائے گا۔'' ملفوائے نے زہریلے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں انتہائی چمک رہی تھیں۔ ''نصف دیو...... جبکہ میں سوچتا تھا کہ شاید اس نے بچپن میں غلطی سے قد بڑھانے والی دوا کی پوری بوتل ایک ہی سانس میں پی لی ہوگی...... طلباء کے ماں باپ کو اس کے 'نصف دیو' ہونے کا انکشاف ذرا بھی پسند نہیں آئے گا...... انہیں یہ پریشانی کھائے جا رہی ہوگی کہ وہ ان کے معصوم بچوں کو کہیں کھا نہ جائے...... ہاہاہا......''

''تم......''

''کیا تم لوگ یک سنگھے کی طرف دھیان دو گے؟''

پروفیسر غروبلی پلانک کی آواز لڑکوں کی طرف آئی۔ اب لڑکیاں یک سنگھے کے چاروں طرف کھڑی ہو کر اسے تھپتھپا رہی تھیں۔ ہیری فرطِ طیش سے اس قدر کانپ رہا تھا کہ جب اس نے یک سنگھے کی طرف دیکھا تو روزنامہ جادوگر کا ورق اس کے ہاتھ میں تھرتھرانے لگا۔ پروفیسر غروبلی پلانک اب بلند آواز میں یک سنگھے کے جادوئی خوبیاں بیان کر رہی تھیں تاکہ لڑکوں کو بھی آج کا سبق سمجھ میں آ جائے۔

''میں چاہتی ہوں کہ اب ہمیں یہ ہی پڑھائیں۔'' پاروتی پاٹیل نے کلاس ختم ہونے کے بعد کہا جب وہ دوپہر کے کھانے کیلئے سکول میں واپس لوٹ رہے تھے۔ ''جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کے بارے میں میری رائے ایسی ہی تھی...... یک سنگھے جیسے پیارے جانور نا کہ ڈنک مارنے والے خوفناک جانور......''

''اور ہیگرڈ کا کیا ہوگا؟'' ہیری نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے غصے سے کہا۔

''اس کا کیا ہونا ہے؟'' پاروتی نے سخت آواز میں کہا۔ ''وہ چابیوں کا چوکیدار تو تھا ہی...... وہی کام اب بھی جاری رکھ سکتا ہے...... ہے نا؟''

پاروتی رقص تقریب کے بعد سے ہیری سے کسی قدر اکھڑی ہوئی تھی۔ ہیری کو لگا کہ اسے رقص تقریب میں پاروتی کی طرف تھوڑی توجہ دینا چاہئے تھی لیکن اس کے باوجود تقریب میں پاروتی کو بہت مزہ آیا تھا۔ وہ سب کو یہی بتاتی رہی تھی کہ اگلے ہفتے کے اختتام پر وہ ہاگس میڈ کی سیر میں بیاوکس بیٹن والے لڑکے کے ساتھ ملنے والی ہے۔

اب وہ بڑے ہال میں داخل ہوئے تو ہرمائنی بولی۔ ''بہت اچھی کلاس تھی، پروفیسر غروبلی پلانک نے یک سنگھے کے بارے میں جو باتیں بتائیں، ان میں سے آدھی تو مجھے بھی معلوم نہیں تھیں۔''

''اس کی طرف دیکھو......'' ہیری نے غراتے ہوئے کہا اور روزنامہ جادوگر کا صفحہ ہرمائنی کی طرف بڑھا دیا۔ اسے پڑھتے ہوئے ہرمائنی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کے منہ سے نکلنے والی بالکل رون جیسی ہی تھی۔

''اس خبیث عورت سٹیکر کو اس بات کا پتہ کیسے چل گیا؟ تمہیں یہ تو نہیں لگتا ہے کہ ہیگرڈ نے انہیں بتایا ہو......'' ہرمائنی نے دھیمی آواز میں کہا۔

''نہیں!'' ہیری نے گری فنڈر کی میز کی طرف جاتے ہوئے اور ایک کرسی پر غصے سے بیٹھتے ہوئے کہا۔ ''اس نے جب ہمیں کبھی نہیں بتایا تو ریٹا کو کیا بتائے گا؟ مجھے لگتا ہے کہ وہ ہیگرڈ پر آگ بگولا ہوگئی ہوگی کیونکہ ہیگرڈ نے ان کے سامنے میری کوئی برائی نہیں کی تھی، اس لئے وہ اس سے بدلہ لے کر اپنی بھڑاس نکال رہی ہوگی۔''

''یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رقص تقریب میں ریٹا نے چھپ کر ہیگرڈ اور لیڈی میکسم کی باتیں سن لی ہوں۔'' ہرمائنی نے دھیرے سے بولی۔

''اگر ایسا ہوتا تو وہ باغیچے میں ہمیں دکھائی دے جاتیں۔'' رون نے کہا۔ ''ویسے بھی انہیں اب سکول میں آنے کی اجازت نہیں ہے، ہیگرڈ نے کہا تھا کہ ڈمبل ڈور نے ان پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔''

''شاید ان کے پاس بھی غیبی چوغہ ہوگا۔'' ہیری نے اپنی پلیٹ میں مرغی کا قورمہ ڈالتے ہوئے کہا لیکن وہ اس قدر غصے میں تپ رہا تھا کہ قورمے کا شوربہ پلیٹ میں چھلک کر میز پوش پر جا گرا۔ ''وہ ایسا ضرور کرسکتی ہیں، وہ جھاڑیوں میں چھپ کر دوسروں کی باتیں

بھی سن سکتی ہیں۔''

''جیسا تم نے اور رون نے کیا تھا!'' ہرمائنی نے ناپسندیدگی سے کہا۔

''ہم اس کی بات سننے کی کوشش نہیں کر رہے تھے۔'' رون نے غصے سے کہا۔ ''ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ گدھا آدمی، اپنی دیونی ماں کے بارے میں ایسی جگہ پر بیٹھ کر باتیں کر رہا تھا جہاں ساری دنیا اس کی باتیں آسانی سے سن سکتی تھی......''

''ہمیں اس سے ملنے کیلئے جانا چاہئے......'' ہیری نے تجویز پیش کی۔ ''شام کو علم جوتش کی کلاس کے بعد چلتے ہیں۔ اسے بتا دیتے ہیں کہ ہم اسے واپس بلانا چاہتے ہیں......تم بھی اسے واپس بلانا چاہتی ہو، ہے نا؟'' ہیری نے ہرمائنی سے پوچھا۔

''دیکھو میں......میں سچ کہوں تو آج پہلی بار جادوئی جانداروں کی حقیقی کلاس ہوئی ہے اور اس سے مجھے لگا......لیکن ظاہر ہے کہ میں ہیگرڈ کو واپس بلانا چاہتی ہوں۔'' ہرمائنی نے جلدی سے بات بنا کر کہا کیونکہ اب ہیری اسے غصے سے گھورنے لگا تھا۔

اس شام کو شام کے بعد وہ تینوں ایک بار پھر سکول سے باہر نکلے اور برف سے جمے ہوئے میدان سے ہوتے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے تک پہنچے۔ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ فینگ کے بھونکنے کی آواز سنائی دی۔

''ہیگرڈ! ہم ہیں......'' ہیری نے چلا کر دروازہ جھنجوڑ ڈالا۔ ''دروازہ کھولو......''

ہیگرڈ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ انہیں فینگ کی کیوں کیوں کرتی ہوئی آواز سنائی دی جو اب دروازے پر پنجوں کے ناخن مار کر اسے کھرچ رہا تھا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ وہ دس منٹ تک دروازے بجاتے رہے، رون نے تو ایک کھڑکی کے کانچ کو بھی زور زور سے ٹھونکا تھا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔

''وہ ہم سے منہ کیوں چھپا رہا ہے؟'' ہرمائنی نے پوچھا جب انہوں نے بالآخر ہار مان لی اور واپس سکول کی طرف لوٹ رہے تھے۔ ''اسے کہیں یہ تو نہیں لگ رہا ہے کہ اس کے نصف دیو ہونے سے ہمیں کوئی فرق پڑے گا؟''

لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ اس سے ہیگرڈ کو واقعی فرق پڑ رہا تھا۔ انہوں نے پورے ہفتے میں ایک بار بھی اس کی صورت نہیں دیکھی۔ وہ کھانے کے اوقات میں بھی اساتذہ والی میز پر نظر نہیں آیا۔ وہ میدان میں چابیوں کی چوکیداری کا کام بھی نہیں انجام دے رہا تھا۔ پروفیسر غروبلی پلانک ہی جادوئی جانداروں کی دیکھ والی کلاس کو لگاتار پڑھاتی رہیں۔ ملفوائے اپنی خوشی کا اظہار کرنے کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے نکلنے نہیں دیتا تھا۔

''اپنے نصف دیو کی یاد ستا رہی ہے پوٹر؟'' کسی نہ کسی استاد کی موجودگی میں ہی ملفوائے اپنے زہریلے نشتروں کا رُخ اس کی طرف کر دیا کرتا تھا تاکہ ہیری اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ پائے۔ ''اوہ نہیں......اسے تو ہاتھی کے بچے کی یاد آ رہی ہے......''

جنوری کے وسط میں ہاگس میڈ کی تفریح کیلئے رخصت تھی۔ ہرمائنی بے حد حیران ہوئی جب ہیری نے اسے بتایا کہ وہ بھی ہاگس میڈ جانے کا ارادہ کر رہا ہے۔

''میں تو سوچ رہی تھی کہ تم ہال کے پرسکون ماحول کا بھرپور فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرو گے؟ تمہیں اس سنہری انڈے کے سراغ تک پہنچنا ہے ہیری!'' ہرمائنی نے کہا۔

''اوہ......اوہ مجھے لگتا ہے......کہ میں اس کے بارے میں کافی کچھ سمجھ چکا ہوں......'' ہیری نے جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔

''کیا واقعی......؟'' ہرمائنی نے جوشیلے انداز میں خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''شاندار''

ہیری کو اپنے اندر جرم کا احساس ہونے لگا اور پیٹ میں شدید مروڑ بھی اُٹھا مگر اس نے جان بوجھ کر اسے نظر انداز کرنے کی کوشش کی۔ انڈے کے سراغ کو سلجھانے کیلئے اس کے پاس ابھی پانچ ہفتے کا وقت باقی پڑا تھا اور یہ کافی لمبا عرصہ تھا......اس کے علاوہ اگر وہ ہاگس میڈ گیا تو وہ ہیگرڈ سے ٹکرا سکتا ہے اور اسے واپس لوٹنے کیلئے مجبور کر سکتا ہے۔

ہفتے کے دن ہیری، رون اور ہرمائنی تینوں ایک ساتھ سکول سے باہر نکلے اور سرد، نم آلود اور برف کے ڈھکے ہوئے میدان سے ہوتے ہوئے قصبے کی طرف بڑھنے لگے۔ جب وہ جھیل میں کھڑے ڈرم سٹرانگ کے بادبانی جہاز کے پاس پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ وکٹر کیرم اس کے عرشے پر کھڑا تھا اور اس نے تیراکی والا لباس پہن رکھا تھا۔ وہ کافی دُبلا لیکن مضبوط بدن کا مالک دکھائی دے رہا تھا۔ وہ جہاز کے سرے پر پہنچا اور اس نے اپنے بازو سیدھے پھیلا لئے، اگلے ہی لمحے وہ جھیل میں کود گیا۔

''وہ پاگل ہو گیا ہے کیا؟'' ہیری نے کیرم کے سیاہ بالوں کو پانی میں ڈبکیاں لیتے ہوئے دیکھ کر حیرت سے کہا۔ وہ جھیل کے پانی کی گہرائی سے واپس اُوپر آ چکا تھا۔ ''جنوری کا مہینہ ہے پانی یقیناً بہت زیادہ ٹھنڈا ہوگا۔''

''وہ جہاں سے آیا ہے، وہاں کا موسم تو اس سے بھی زیادہ سرد رہتا ہے۔'' ہرمائنی نے مسکرا کر کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ وہاں کے مقابلے میں یہ پانی تو اسے گرم ہی لگ رہا ہوگا۔''

''ہاں! لیکن جھیل میں دیوہیکل خونخوار اجوط بھی تو رہتے ہیں۔'' رون نے کہا۔ اس کی آواز میں کوئی پریشانی نہیں تھی بلکہ امید کی جھلک ضرور تھی۔ ہرمائنی نے اس کے پوشیدہ تاثر کو تاڑ لیا اور اس کی تیوریاں خود بخود تن گئی تھیں۔

''دیکھو وہ برا نہیں ہے۔'' اس نے کہا۔ ''ڈرم سٹرانگ سے تعلق رکھنے کے باوجود وہ ویسا نہیں ہے جیا تم لوگ سوچتے ہو، اس نے مجھے بتایا تھا کہ اسے یہاں کا موسم زیادہ اچھا لگتا ہے۔''

رون نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ رقص تقریب کے بعد سے اس نے وکٹر کیرم کا ذکر تک نہیں کیا تھا لیکن تقریب کے اگلے ہی دن ہیری کو اس کے پلنگ کے نیچے ایک چھوٹا سا ہاتھ دکھائی دیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس چھوٹے متحرک ماڈل کے بدن سے اسے توڑ دیا گیا ہو جو بلغاریہ کی کیوڈچ ٹیم والا چوغہ پہنے ہوئے تھا۔

مرکزی سڑک پر چلتے ہوئے ہیری کی نگاہ پورے راستے ہیگرڈ کی تلاش کرتی رہی۔ اس نے جب یہ دیکھ لیا کہ ہیگرڈ کسی دوکان میں نہیں ہے تو اس نے تھری بروم سٹکس کیفے میں چلنے کی تجویز پیش کی۔

وہاں پر ہمیشہ کی طرح ہی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔تمام میزوں پر نظر ڈالتے ہوئے ہیری کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ ہیگرڈ یہاں بھی نہیں آیا تھا۔ڈوبتے ہوئے دل کے ساتھ وہ رون اور ہرمائنی کے ساتھ کیفے میں چلا گیا اور میڈم روزمرتا کو تین بٹر بیئر بنانے کی ہدایت کی۔ اس نے اُداسی سے سوچا کہ اگر وہ ہوگورٹس میں ہی رہتا اور اپنے انڈے کی چیخوں میں چھپا سراغ کو سمجھنے کی کوشش کرتا تو زیادہ اچھا رہتا......

''کیا وہ کبھی اپنے دفتر میں نہیں جاتے ہیں؟'' ہرمائنی نے اچانک سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔''وہ دیکھو......'' اس نے کیفے میں لگے ہوئے عقبی آئینے کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے دیکھا کہ وہاں پر لیوڈو بیگ مین کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔وہ غوبلن کے گروہ کے ساتھ ایک اندھیرے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ بیگ مین دھیمی آواز میں ان کے ساتھ بہت جلدی جلدی بول رہے تھے۔تمام غوبلنوں نے اپنے ہاتھ باندھ رکھے تھے اور وہ تھوڑے خطرناک دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری نے سوچا کہ یہ بہت عجیب بات تھی کہ بیگ مین ہفتے کے اختتام پر تھری بروم سٹکس میں تھے جبکہ سہ فریقی مقابلے کا کوئی سلسلہ نہیں چل رہا تھا اور ججوں کی وہاں کوئی ضرورت باقی نہیں تھی۔اس نے آئینے میں بیگ مین کو دیکھا، وہ کافی مضطرب دکھائی دے رہے تھے۔دراصل وہ اتنے ہی مضطرب دکھائی دے رہے تھے جتنا کہ وہ تاریکی کا نشان دیکھنے سے پہلے اس رات کو جنگل میں دکھائی دیئے تھے لیکن اسی وقت بیگ مین نے کیفے کے آئینے میں اپنی نظر دوڑائی اور انہیں ہیری دکھائی دے گیا۔وہ اچانک اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''ایک منٹ میں ابھی آتا ہوں۔بس ایک منٹ میں......'' ہیری نے انہیں اونچی آواز میں یہ کہتے ہوئے سنا۔ بیگ مین لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے ہیری کی طرف بڑھے۔اب ان کے چہرے پر ایک بار پھر لڑکوں جیسی شوخ مسکراہٹ دوڑ رہی تھی۔

''اوہ ہیری! کیسے ہو؟'' انہوں نے چہکتے ہوئے کہا۔''تم سے ملنے کی امید ہی کر رہا تھا۔سب کچھ ٹھیک ہے نا؟''

''جی ہاں!'' ہیری نے کہا۔

''میں تم سے تنہائی میں کچھ بات کر سکتا ہوں؟'' بیگ مین نے امید بھرے لہجے میں کہا۔''اوہ! تم دونوں کو یہ برا تو نہیں لگے گا......؟''

''بالکل نہیں......'' رون نے جلدی سے کہا پھر وہ اور ہرمائنی دوسری میز کی تلاش میں ان سے دور چلے گئے۔

بیگ مین، ہیری کو میڈم روزمرتا کی نظروں سے دور ایک کونے میں لے گئے۔

''میں تو سوچ رہا تھا کہ ایک بار پھر تمہیں ہارن ٹیل کے خلاف بہترین کارکردگی کیلئے مبارکباد پیش کروں ہیری!'' بیگ مین نے کہا۔''انتہائی شاندار......''

''شکریہ!'' ہیری نے کہا لیکن وہ جانتا تھا کہ بیگ مین صرف یہی کہنا نہیں چاہتے ہوں گے کیونکہ وہ مبارکباد کی بات تو رون اور

ہرمائنی کے سامنے بھی کر سکتے تھے۔ بہر حال، بیگ میں اپنی رازدارنہ بات کہنے میں کی کوئی خاص جلدی میں نہیں لگ رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ بار میں لگے آئینے میں غوبلن گروہ ان کی ہی طرف متوجہ تھا جو اپنی سیاہ اور تیکھی آنکھوں سے انہیں اور ہیری کو خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔

جب بیگ مین نے دیکھا کہ ہیری بھی غوبلنوں کی طرف دیکھ رہا ہے تو دھیمی آواز میں بولے۔ ''یہ برے خواب کی طرح لگتا ہے، انہیں انگریزی نہیں آتی ہے...... وہی کیوڈچ ورلڈ کپ میں بلغاریہ کے وزیراعظم جیسا حال ہے......لیکن کم ازکم وہ تو اشاروں کی زبان تو استعمال کر رہے تھے...... جیسے کوئی بھی سمجھ سکتا تھا۔ یہ لوگ تو غوبلنی زبان میں اناپ شناپ کہتے رہتے ہیں......اور مجھے غوبلنی زبان کا صرف ایک ہی لفظ آتا ہے...... والدک' جس کے معنی ہیں کلہاڑی...... میں اسے بولنا نہیں چاہتا کیونکہ کہیں انہیں یہ نہ لگے کہ میں انہیں دھمکا رہا ہوں۔'' وہ دھیمی آواز میں بولے۔

''مگر وہ چاہتے کیا ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔اس کا دھیان اس طرف گیا تھا کہ غوبلن اب بھی بیگ مین کو بڑے غور سے دیکھ رہے تھے۔

''ار...... دیکھو!'' بیگ مین اچانک گھبراتے ہوئے بولے۔''وہ لوگ بارٹی کراؤچ کو تلاش کر رہے ہیں......''

''وہ انہیں یہاں کیوں ڈھونڈ رہے ہیں؟ ...... وہ تو لندن میں محکمے کے دفتر میں ہوں گے۔'' ہیری نے حیرانگی سے کہا۔

''معلوم نہیں، وہ کہاں ہوں گے؟'' بیگ مین نے دھیمی آواز میں آہ بھر کر کہا۔''انہوں نے دفتر آنا چھوڑ دیا ہے، وہ گزشتہ دو ہفتوں سے غائب ہیں۔ان کے نائب پرسی کا کہنا ہے کہ وہ بیمار ہیں۔اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ الّو کے ذریعے اپنے احکامات اور پیغامات بھیج دیتے ہیں لیکن دھیان رہے ہیری! تم اس کا ذکر کسی سے بھی مت کرنا کیونکہ ریٹا سٹیکر اب بھی ہر جگہ خبر کی تلاش میں بھٹک رہی ہے اور میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ وہ بارٹی کی بیماری کو کسی بھیانک واردات میں بدل دے گی۔شاید وہ یہ کہے گی کہ برتھا جورکنس کی طرح وہ بھی غائب ہو چکے ہیں......''

''آپ کو برتھا جورکنس کے بارے میں کچھ سراغ ملا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''نہیں......'' بیگ مین نے دوبارہ مضطرب ہوتے ہوئے کہا۔''میں نے اس کی تلاش میں آدمی لگا رکھے ہیں...... (ہیری نے سوچا کہ کافی دیر بعد یہ خیال آیا) اور وہ معاملہ بہت الجھ گیا ہے۔ وہ یقینی طور پر البانیہ تو پہنچی تھی کیونکہ وہاں پر وہ اپنی خالہ زاد سے ملی تھی......اور پھر وہ اپنی خالہ زاد کے گھر سے نکل کر شمال کی طرف مقیم اپنی خالہ سے ملنے کیلئے نکلی......لیکن وہ راستے میں ہی کہیں غائب ہوگئی۔اس کا کوئی سراغ نہیں مل رہا ہے...... مجھے ذرا بھی سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ وہ کہاں جا سکتی ہے؟......اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہوگی۔ وہ اس طرح کی لڑکی نہیں لگتی تھی......لیکن پھر بھی......لو ہم بھی کن باتوں میں مصروف ہو کر رہ گئے؟......غوبلن اور برتھا جورکنس کی؟......میں تو دراصل تم یہ پوچھنا چاہ رہا تھا......'' انہوں نے اپنی آواز

مزید دھیمی کرلی تھی۔ ''تم اپنے سنہری انڈے کے معاملے میں کہاں تک پہنچے ہو؟''

''ار......ٹھیک ٹھاک ہے۔'' ہیری نے جلدی سے جھوٹ بولا۔

بیگ مین نے اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھا۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ ہیری جھوٹ بول رہا ہے۔ انہوں نے اب اور دھیمی آواز میں کہا۔ ''سنو ہیری! مجھے اس کے بارے میں بہت برا لگتا ہے...... تمہیں زبردستی ان مقابلوں میں حصہ لینا پڑ رہا ہے۔ تم اپنی مرضی سے اس میں شامل نہیں ہوئے ہو......اور اگر......'' ان کی آواز مزید دھیمی ہوگئی، ہیری کو ان کی بات کو سننے کیلئے آگے جھک کر ان کے منہ کے قریب آنا پڑا۔ ''اگر میں تمہاری مدد کرسکوں...... صحیح سمت میں رہنمائی کرسکوں...... میں تمہیں پسند کرتا ہوں...... جس طرح تم نے اس ڈریگن کو مات دی تھی، وہ طریقہ مجھے بہت شاندار لگا......بس مجھے ذرا سا اشارہ کرنے دو......''

ہیری نے بیگ مین کے گول اور گلابی چہرے کو دیکھا اور ان کی بڑی بڑی نیلی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔

''دیکھئے! ہمیں اپنے سراغوں کو تنہا ہی کھوجنا کیلئے کہا گیا تھا، ہے نا؟'' اس نے الفاظ سنبھال سنبھال کر ادا کئے۔ وہ کوشش کررہا تھا کہ بیگ مین کہیں برا نہ منا جائیں۔ وہ بات بھی قطعی نہیں چاہتا تھا کہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کے اس معزز جج پر جو کہ ایک انتہائی ذمہ دار شعبے کے سربراہ بھی تھے، کسی الزام کی زد میں نہ آجائیں۔

''ہاں...... ہاں! یہ بات تو ہے۔'' بیگ مین نے خجالت بھرے انداز میں کہا۔ ''لیکن دیکھو ہیری!...... ہم سب ہوگورٹس کی جیت چاہتے ہیں ہے نا؟''

''کیا آپ نے سیڈرک ڈیگوری کے سامنے مدد کی پیشکش رکھی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

بیگ مین کے چہرے پر تیوریاں ہلکی سی متحرک دکھائی دیں۔

''نہیں! میں نے ایسا نہیں کیا ہے لیکن میں نے کہا ہے کہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں اس لئے میں نے سوچا کہ تمہاری تھوڑی سی مدد کردوں......''

''آپ کا شکریہ!'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''لیکن مجھے لگتا ہے کہ میں انڈے کے مسئلے کو سلجھانے میں کافی قریب پہنچ چکا ہوں......ایک دو دن میں ہی میں اس کی تہ تک پہنچ جاؤں گا۔''

اسے پکا یقین نہیں تھا کہ وہ بیگ مین کی مدد لینے سے انکار کیوں کررہا تھا۔ ایسا شاید اس لئے تھا کیونکہ بیگ مین لگ بھگ اجنبی تھے اور ان کی مدد لینا دھوکے بازی ہوتی جبکہ رون اور ہرمائنی یا سیریس سے مشورہ لینے میں اسے ایسا نہیں لگتا تھا۔

بیگ مین کو دیکھ کر لگا کہ انہیں کسی قدر برا لگ چکا تھا لیکن وہ آگے کچھ نہیں کہہ پائے کیونکہ اسی وقت فریڈ اور جارج آن کے پاس دھمکے تھے۔

''ہیلو مسٹر بیگ مین!'' فریڈ چہکتے ہوئے بولا۔ ''کیا ہم آپ کے لئے بٹر بیئر خرید سکتے ہیں؟''

''ار......نہیں!'' بیگ مین نے جلدی سے کہا اور آخری بار ہیری کو مایوس نظروں سے دیکھا۔ ''پیشکش کا شکریہ لڑکو......!''

فریڈ اور جارج بھی بیگ مین جتنے مایوس دکھائی دینے لگے۔ بیگ مین ہیری کو اس انداز سے دیکھ رہے تھے جیسے اس نے ان کی خواہش پوری نہیں کی ہو۔

''اچھا تو اب مجھے نکلنا ہوگا۔'' انہوں نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ ''تم سب سے مل کر اچھا لگا۔ تمہارے لئے نیک تمنائیں ہیری!''

وہ جلدی سے تھری بروم سٹکس کے باہر نکل گئے۔ غوبلن بھی اپنی اپنی کرسیوں سے اترے اور ان کے تعاقب میں چل دیئے۔ ہیری ایک بار پھر رون اور ہرمائنی کے پاس لوٹ آیا۔

''وہ کیا کہہ رہے تھے؟'' رون نے جلدی سے پوچھا جب ہیری ان کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ رہا تھا۔

''وہ سنہری انڈے کے معاملے میں میری مدد کرنا چاہتے تھے۔'' ہیری نے بتایا۔

''انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔'' ہرمائنی نے متوحش لہجے میں بولی۔ وہ صدمے کی سی کیفیت میں مبتلا دکھائی دینے لگی۔ ''وہ ان مقابلوں کے منصف ہیں اور ویسے بھی تم نے اس کی گتھی تو پہلے ہی سلجھالی ہے، ہے نا؟''

''ہاں......لگ بھگ!'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

''دیکھو...... مجھے لگتا ہے کہ اگر ڈمبل ڈور کو یہ معلوم ہو گیا کہ بیگ مین تمہارے سامنے دھوکے بازی کی تجویز رکھ رہے ہیں تو انہیں یہ بات بالکل بھی پسند نہیں آئے گی۔'' ہرمائنی نے کہا جو اب بھی بہت مضطرب دکھائی دے رہی تھی۔ ''کاش وہ سیڈرک کی مدد کرنے کیلئے بھی اتنی ہی کوشش کرتے؟''

''وہ ایسا کچھ نہیں کر رہے ہیں؟ میں نے ان سے پوچھا تھا......'' ہیری نے بتایا۔

''کسے پرواہ ہے کہ سیڈرک کو کہیں سے مدد ملتی بھی ہے یا نہیں؟'' رون نے منہ بنا کر کہا۔ ہیری دل ہی دل میں اس کی بات سے سو فیصد متفق تھا۔

''اُن غوبلن لوگوں کے ارادے کچھ اچھے نہیں دکھائی دے رہے تھے ہے نا؟'' ہرمائنی نے بٹر بیئر پیتے ہوئے کہا۔ ''وہ یہاں کیا کر رہے تھے ہیری؟''

''بیگ مین کے مطابق وہ لوگ مسٹر کراؤچ کی تلاش کر رہے ہیں؟'' ہیری نے دھیمی آواز میں بتایا۔ ''کراؤچ اب بھی بیمار ہیں، وہ دفتر میں بھی نہیں جا رہے ہیں......''

''شاید پرسی نے ان کے کھانے میں زہر ملا دیا ہوگا۔'' رون نے کہا۔ ''شاید وہ سوچ رہا ہوگا کہ اگر کراؤچ کا پتہ صاف ہو گیا تو اسے بین الاقوامی تعلقات عامہ و مفاہمت والے شعبے کا سربراہ بنا دیا جائے گا......''

ہرمائنی نے رون کی ایسی کٹیلی نظروں سے دیکھا جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ ایسی چیزوں کے متعلق مذاق مت کرو، پھر وہ بولی۔ ''عجیب

بات ہے کہ غوبلن مسٹر کراؤچ کو ڈھونڈ رہے ہیں؟......غوبلن تو عام طور پر محکمے کے شعبہ قاعدہ عملدرآمد اور شعبہ جادوئی جانداروں کے قابو سے منسلک رہتے ہیں؟''

''کراؤچ سینکڑوں زبانیں بول اور سمجھ سکتے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔''شاید غوبلن کو مترجم کی ضرورت درپیش ہے۔''

''کیا اب تم ان بیچارے غوبلنوں کیلئے پریشان ہو رہی ہو؟'' رون نے ہرمائنی سے پوچھا۔''شاید سپیو کے ساتھ ساتھ ایس پی یو جی شروع کرنے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہی ہو؟ بدصورت غوبلن کے تحفظ کی تنظیم......''

''ہاہاہا......'' ہرمائنی نے لطف اندوز ہو کر قہقہہ لگایا۔''غوبلن کو کسی تحفظ کی ضرورت نہیں ہے۔ جب پروفیسر بینز ہمیں غوبلن گروہ کی بغاوت کے بارے میں پڑھا رہے تھے تو کیا تم نے کچھ نہیں سنا......؟''

''ہم نے کچھ نہیں سنا......'' ہیری اور رون ایک ساتھ بولے۔

''وہ لوگ جادوگروں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا اور اپنی بٹر بیئر کا ایک اور گھونٹ حلق سے نیچے اتارا۔''وہ نہایت مکار اور عیار ہوتے ہیں، وہ گھریلو خرس کی طرح نہیں ہوتے ہیں جو خود کے لئے انصاف مانگنے کی آواز تک بلند نہیں کر پاتے ہیں۔''

''اوہ......اوہ!'' رون نے دروازے کی طرف یکا یک دیکھتے ہوئے لب کھولے۔

ریٹا سٹیکر ابھی ابھی اندر آئی تھیں۔ وہ آج پکے ہوئے کیلے کے رنگ کا پیلا چوغہ پہنے ہوئے تھیں۔ ان کے لمبے ناخن گلابی رنگ کے تھے اور ان کے ساتھ موٹی توند والا فوٹوگرافر بھی تھا۔ انہوں نے مشروبات خریدے اور پھر وہ فوٹوگرافر کے ساتھ بھیڑ سے راستہ بناتی ہوئی ان کے قریب والی میز پر آ کر بیٹھ گئیں۔ ان کے پاس پہنچنے پر ہیری، رون اور ہرمائنی نے ان کی طرف غصہ بھری نظروں سے دیکھا۔ وہ تیزی سے بول رہی تھیں اور کسی چیز کے بارے میں بہت متجسس دکھائی دے رہی تھیں۔

''......وہ ہم سے بات کرنے کیلئے آمادہ دکھائی نہیں دیتا تھا ہے نا بوزو؟ تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ اور ویسے بھی وہ غوبلن کے جھرمٹ میں کیا کر رہا ہے؟ انہیں یہاں کی سیر کروا رہا ہے؟ لگتا ہے کہ ہمیں تھوڑی ہوشیاری سے کام لینا ہوگا جادوئی کھیلوں کے شعبے کے پرانے سربراہ لیوڈو بیگ مین کی ذلت......اوہ یہ شہ سرخی کیسی رہے گی بوزو؟......ہمیں بس اس کے ساتھ والی خبر کی ضرورت ہے......''

''کسی اور زندگی برباد کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہیں نا؟'' ہیری گرجتی ہوئی آواز کے ساتھ غرا کر دھاڑا۔

کچھ لوگوں نے پلٹ کر دیکھا۔ ریٹا سٹیکر کی آنکھیں ان کے دلکش چشمے کے پیچھے پھیل گئیں جب انہوں نے دیکھا کہ یہ بات کس نے کہی تھی۔

''اوہ ہیری!'' انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔''تمہیں دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ تم ہمارے پاس آ کر کیوں نہیں بیٹھتے ہو؟''

''میں دس فٹ کی جھاڑو لے کر بھی آپ کے پاس نہیں آؤں گا۔'' ھیری نے غصے سے کہا۔'' آپ نے ہیگرڈ کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟''

ریٹا سکیٹر نے پنسل سے تراشی ہوئی اپنی بھنوئیں اُٹھائیں۔

''ہمارے قارئین کو سچائی جاننے کی پورا پورا حق حاصل ہے ھیری! میں تو صرف اپنی ذمہ داری کو نبھا رہی تھی......''

''کسے پرواہ ہے کہ وہ نصف دیو ہے؟'' ھیری چیخ کر بولا۔''اس میں تو کوئی خرابی نہیں ہے۔''

تھری بروم سٹکس میں اب مکمل خاموشی چھا گئی تھی۔ میڈم روزمرتا کیفے کے استقبالیہ ڈیسک کے پیچھے سے اس کی طرف گھور کر دیکھ رہی تھیں اور اس بات کا بھی احساس تک نہیں رہا تھا کہ وہ جس گلاس میں بٹر بیئر انڈیل رہی تھیں، وہ کب کا بھر چکا تھا اور بہنے لگا تھا۔

ریٹا سکیٹر کی مسکراہٹ تھوڑی دیر کیلئے غائب ہوگئی لیکن جلد ہی انہوں نے خود کو سنبھال لیا اور دھیمے انداز میں مسکرائیں۔ انہوں نے مگرمچھ کی کھال والا اپنا ہینڈ بگ کھولا اور اس میں سرعت رفتار قلم باہر نکال لیا۔

''تو پھر ھیری!......ایسا کرو کہ تم مجھے اپنے دوست ہیگرڈ کی خوبیوں اور اچھے پہلوؤں کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔ دیوہیکل جنگلی جسم کے پیچھے چھپا ہوا معصوم دل؟ تمہاری بے مثال دوستی اور اس کے پیچھے چھپی ہوئی سچائی......کیا وہ تمہیں اپنے باپ کا نعم البدل لگتا ہے؟''

ہرمائنی اچانک اُٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ اس نے اپنے ہاتھ میں بٹر بیئر کی بوتل اس طرح پکڑی ہوئی تھی جیسے وہ کوئی بم ہو۔

''خبیث چڑیل!'' اس نے بھنچے ہوئے دانتوں کو کٹکٹاتے ہوئے کہا۔''تمہیں کسی بھی بات کی پرواہ نہیں ہے، ہے نا؟ تم دھماکے دار خبر کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہو۔ کسی کی جان بھی لے سکتی ہو۔ یہاں تک کہ تم تو لیوڈو بیگ مین کو بھی نہیں بخش رہی ہو......''

''بدتمیز لڑکی......بیٹھ جاؤ اور ان چیزوں کے بارے میں اپنا منہ بند رکھو جن کے بارے میں تمہیں کچھ بھی نہیں جانتی ہو۔'' ریٹا سکیٹر نے سرد لہجے میں کہا اور ہرمائنی کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔''میں لیوڈو بیگ مین کے بارے میں ایسی باتیں جانتی ہوں جنہیں سن کر تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے......حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمہارے بال تو پہلے ہی الجھے اور کھڑے ہیں......'' انہوں نے ہرمائنی کے الجھے بالوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''چلو چلتے ہیں......چلو ھیری......رون!'' ہرمائنی غصے سے غراتی ہوئی بولی۔

وہ باہر نکل گئے۔ کئی لوگ انہیں باہر نکلتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ دروازے تک پہنچ کر ھیری نے پلٹ کر دیکھا۔ ریٹا سکیٹر کی سرعت رفتار قلم باہر تھی اور ان کے سامنے میز پر پڑے ایک چرمئی کاغذ پر سرعت رفتار سے کچھ لکھ رہی تھی۔

جب وہ واپس سڑک پر آ کر تیزی سے چلنے لگے تو رون دھیمی آواز میں پریشان ہوتے ہوئے بولا۔''اب وہ تمہارے پیچھے پڑ

جائے گی ہرمائنی!''

''اسے کوشش تو کرنے دو۔'' ہرمائنی نے غصے سے کانپتے ہوئے تیکھی آواز میں کہا۔ ''میں اسے ایسا سبق سکھاؤں گی کہ وہ جان جائے گی کہ میں بدتمیز لڑکی ہوں۔ اوہ! میں اس بات کیلئے اس سے بدلہ ضرور لوں گی، پہلے ہیری...... پھر ہیگرڈ......''

''تم ریٹا سٹیکر سے مت الجھو!'' رون نے گھبراتے ہوئے کہا۔ ''میں سچ کہہ رہا ہوں ہرمائنی! وہ تمہارے بارے میں کوئی بھی من گھڑت خبر چھاپ سکتی ہے......''

''میرے ممی ڈیڈی روزنامہ جادوگر اخبار نہیں پڑھتے ہیں اس لئے وہ مجھے منہ چھپانے کیلئے مجبور نہیں کر سکتے ہیں۔'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔ وہ اب اتنی تیزی سے چل رہی تھی کہ ہیری اور رون کو اس کے ساتھ چلنے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔ پچھلی بار ہیری نے ہرمائنی کو اتنے غصے میں تب دیکھا تھا جب اس نے ڈریکو ملفوائے کو زوردار تھپڑ مارا تھا۔ ''اور ہیگرڈ بھی اب منہ نہیں چھپائے گا۔ اسے اس گھٹیا عورت کی وجہ سے کبھی شرمندگی نہیں ہونا چاہئے...... چلو!''

آگے آگے بھاگتے ہوئے وہ ان دنوں کو سڑک پر تیزی سے لے گئی۔ وہ پنکھ والے بارہ مجسموں کے درمیان بنے ہوئے اس گیٹ سے نکلے اور ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف جانے لگے۔ جھونپڑے کے پردے اب بھی بند تھے۔ قریب پہنچنے پر انہیں فینگ کے بھونکنے کی آواز سنائی دی۔

''ہیگرڈ!'' ہرمائنی سامنے والے دروازے کو بری طرح کھٹکھٹاتے ہوئے زور سے گرجی۔ ''ہیگرڈ! بہت ہو گیا۔ ہم جانتے ہیں کہ تم اندر ہی ہو۔ کسی کو پرواہ نہیں ہے کہ تمہاری ماں دیونی تھی۔ ہیگرڈ! تم اس گھٹیا عورت سٹیکر کی وجہ سے ایسا مت کرو۔ ہیگرڈ باہر آ جاؤ...... تم بھی کمال کرتے ہو......''

اچانک دروازہ کھل گیا۔

''تم بھی نا......'' ہرمائنی بولتے بولتے اچانک خاموش ہو گئی تھی کیونکہ ان کے سامنے ہیگرڈ نہیں تھا بلکہ پروفیسر ڈمبل ڈور کھڑے تھے۔

''خوبصورت دوپہر......'' ڈمبل ڈور نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''ہہ...... ہم ہیگرڈ سے ملنا چاہتے ہیں......'' ہرمائنی نے تھوڑا ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''ہاں! میں اتنا تو سمجھ ہی گیا تھا......'' ڈمبل ڈور نے کہا اور ان کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ''تم باہر کیوں کھڑے ہو؟ اندر آ جاؤ۔''

''اوہ...... ہاں!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

پھر وہ تینوں اندر داخل ہو گئے۔ جیسے ہی ہیری نے اندر قدم رکھا تو فینگ نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ پاگلوں کی طرح بھونکتے ہوئے اس کے کان چاٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ہیری نے فینگ کو پرے ہٹایا اور چاروں طرف نظر دوڑائی۔ ہیگرڈ اپنی بڑی میز کے

پاس بیٹھا ہوا تھا جس پر چائے کے دو بڑے مگ رکھے ہوئے تھے۔اس کی حالت سچ مچ بہت خراب دکھائی دے رہی تھی۔اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں کافی سوجی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ جہاں اس کے بالوں کا سوال تھا اب وہ الجھی ہوئی بجلی کی تاروں جیسے لگ رہے تھے۔

''ہیگرڈ!'' ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہیگرڈ نے آنکھیں اُٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''اوہ ہیری!'' اس نے کمزور مگر بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''مجھے لگتا ہے کہ اب ہمیں مزید چائے کی ضرورت پڑے گی۔'' ڈمبل ڈور نے ہیری، رون اور ہرمائنی کے اندر آ جانے کے بعد دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکال کر ہلائی۔ چائے کی گھومتا ہوا تھال ہوا میں نمودار ہوا جس میں چائے کی کیتلی اور کپ کے ساتھ ساتھ کیک کی ایک بڑی پلیٹ بھی موجود تھی۔ڈمبل ڈور نے جادو سے تھال کو میز پر رکھا اور پھر سب لوگ میز کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی اور پھر ڈمبل ڈور بولے۔''ہیگرڈ! تم نے سنا کہ مس گرینجر چلا چلا کر کیا کہہ رہی تھیں؟'' ہرمائنی کا چہرہ تھوڑا گلابی پڑ گیا لیکن ڈمبل ڈور اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور پھر بولے۔

''ہرمائنی، ہیری اور رون اب بھی تم سے دوستی رکھنا چاہتے ہیں جیسا کہ ان کے دروازہ توڑنے کی کوشش سے صاف عیاں ہوتا ہے......''

''اور کیا؟ ہم اب بھی تم سے دوستی رکھنا چاہتے ہیں۔'' ہیری نے ہیگرڈ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہوئے کہا۔''تمہیں یہ نہیں لگتا کہ وہ سٹیکر کتیا...... معاف کیجئے پروفیسر!'' اس نے جلدی سے اپنی غلطی کا احساس ہونے پر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھتے ہوئے خجالت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے افسوس ہے ہیری! میں کچھ دیر کیلئے بہرا ہو گیا تھا، اس لئے تمہاری بات بالکل نہیں سن پایا۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔انہوں نے اپنے انگوٹھے چٹخنے کی کوشش کی اور چھت کی طرف دیکھنے لگے۔

''ار...... ہاں!'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔''میرا مطلب تھا...... ہیگرڈ! تم نے سوچ کیسے لیا کہ اس عورت نے تمہارے بارے میں کو لکھا ہے، اس سے ہمیں کوئی فرق پڑے گا؟''

ہیگرڈ کی گولی جیسی آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو چھلکے اور اس کی کھچڑی ڈاڑھی پر دھیرے دھیرے رینگنے لگے۔

''ہیگرڈ! میں تم سے جو کہہ رہا تھا، یہ اسی بات کا ثبوت ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔وہ اب بھی محتاط نظروں سے چھت کو گھور رہے تھے جیسے اس میں کوئی سوراخ ہو چکا ہو۔''میں تمہیں ان گنت والدین کے خطوط دکھا دیئے ہیں جو ہوگورٹس میں پڑھتے وقت تمہیں جانتے تھے، انہوں نے نہایت سخت الفاظ میں مجھے خبردار کیا ہے کہ اگر میں نے تمہیں ملازمت سے برخاست کیا تو وہ خاموش نہیں

بیٹھیں گے......''

''لیکن سب لوگ تو ایسا نہیں کہہ رہے ہیں نا؟'' ہیگرڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''سبھی تو یہ نہیں چاہتے کہ ہم یہاں پر رُکیں......''

''دیکھو ہیگرڈ! اگر تم پوری کائنات سے بے گناہی کی قبولیت پانے کے چکر میں ہو تو مجھے لگتا ہے کہ تمہیں اس جھونپڑے میں کافی طویل عرصے تک بند رہنا پڑے گا۔'' ڈمبل ڈور بولے جو اپنے نصف چاند کی شکل والے چشمے کے اوپر سے اب اسے گھور رہے تھے۔ ''اس سکول کا ہیڈ ماسٹر بننے کے بعد سے کبھی ایک ہفتہ ایسا نہیں گزرا، جب کم از کم ایک الّو یہ شکایت لے کر میرے پاس نہیں آیا کہ میں سکول ٹھیک طریقے سے نہیں چلا رہا ہوں۔ اب بتاؤ، مجھے کیا کرنا چاہئے؟ خود کو اپنے دفتر میں بند کرلوں اور کسی سے بات بھی نہ کروں......''

''لیکن آپ نصف دیو بھی تو نہیں ہیں......'' ہیگرڈ نے شکستہ آواز میں کہا۔

''ہیگرڈ! میرے رشتے داروں کو دیکھو!'' ہیری نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''ڈرسلی گھرانے کو تم جانتے ہی ہو......''

''بالکل صحیح بات کہی......'' پروفیسر ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میرے سگے بھائی ابرفورتھ پر بکری کے اوپر ناموزوں جادوئی کلمے کے استعمال کرنے کیلئے مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اس کے بارے میں اخباروں میں کافی کچھ چھپا تھا لیکن کیا ابرفورتھ نے منہ چھپالیا؟ نہیں اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ وہ اپنا سر تان کر ہمیشہ کی طرح اپنے کاموں میں جتا رہا۔ ویسے مجھے پورا یقین نہیں ہے کہ وہ اخبار پڑھ سکتا تھا، اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس میں بہادری کی کوئی بات نہ ہو......''

''تم پھر سے ہمیں پڑھانا شروع کرو ہیگرڈ!'' ہرمائنی نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔ ''واپس آجاؤ......ہمیں تمہاری بہت یاد ستاتی ہے......''

ہیگرڈ نے بمشکل تھوک نگلا۔ اس کے رخساروں پر اور آنسو بہنے لگے اور اس کی کھچڑی ڈاڑھی کو بھگونے لگے۔ ڈمبل ڈور اُٹھ کر کھڑے ہوگئے۔

''ہیگرڈ! میں تمہارا استعفیٰ مسترد کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ تم پیر کو اپنے کام پر لوٹ آؤ گے۔ تم صبح ساڑھے آٹھ بجے بڑے ہال میں میرے ساتھ ناشتہ کرو گے۔ کوئی بہانہ نہیں چلے گا......اچھا اس خوبصورت دوپہر میں سب لوگوں کو میرا اسلام!''

ڈمبل ڈور جھونپڑے سے باہر چلے گئے اور وہ صرف فینگ کے کان کھجانے کیلئے وہ کچھ پل کیلئے ٹھہرے تھے۔ جب دروازہ ان کے پیچھے بند ہوگیا تو ہیگرڈ اپنے کوڑے دان کے ڈھکن جتنے بڑے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر سبکیاں لینے لگا۔ ہرمائنی نے اس کا بازو تھپتھپاتی رہی۔ بالآخر ہیگرڈ نے اوپر دیکھا۔ اس کی آنکھیں واقعی بے حد سرخ ہو رہی تھیں۔

''ڈمبل ڈور بہت عظیم ہیں......سچ مچ بہت باکردار ہیں......'' اس نے کہا۔

''ہاں! وہ عظیم ہیں......'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''کیا میں ان میں سے ایک کیک لے سکتا ہوں ہیگرڈ؟''

''کیوں نہیں......'' ہیگرڈ نے اپنی ہتھیلی کی پشت سے اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے کہا۔ ''اوہ وہ ٹھیک کہتے ہیں...... یقینی طور پر...... تم سب ٹھیک ہی کہتے ہو...... ہم ہی احمق تھے...... ہمارے ڈیڈی ہمارے رویئے کو دیکھ کر شرمندہ ہوتے......'' اس کی آنکھوں سے اور آنسو بہنے لگے لیکن اس نے انہیں قوت کے ساتھ پونچھتے ہوئے کہا۔ ''میں نے تم لوگوں کو کبھی اپنے ڈیڈی کی تصویر نہیں دکھائی۔ ہے نا؟''

ہیگرڈ اپنی جگہ سے اُٹھا اور الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کا کواڑ کھولا اور اس میں ہاتھ ڈال کر کچھ تلاش کرنے لگا۔ پھر جب وہ پیچھے ہٹا تو اس کے ہاتھ میں ایک تصویر تھی۔ تصویر میں ایک پستہ قامت جادوگر دکھائی دے رہا تھا، اس کی آنکھیں بھی کافی حد تک ہیگرڈ جیسی ہی دکھائی دے رہی تھیں اور وہ ہیگرڈ کے کندھے پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہیگرڈ کی لمبائی سات آٹھ فٹ ہوگی۔ یہ بات اس کے پاس لگے سیب کے درخت کو دیکھ کر سمجھ میں آ رہی تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر ڈاڑھی اور مونچھیں بالکل نہیں تھیں۔ اس کا چہرہ کم سن بچے جیسا گول اور چکنا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بمشکل تیرہ سال کا لگ رہا تھا۔

''یہ تصویر اس وقت کی ہے جب ہمیں ہوگورٹس میں داخلہ ملا تھا۔'' ہیگرڈ نے شکستہ آواز میں بتایا۔ ''ڈیڈی کو ہماری بے حد فکر تھی...... انہیں لگ رہا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ ہم جادوگر ہی نہ ہوں...... ہماری ماں کی وجہ سے...... انہیں اندیشہ تھا...... چاہے جو بھی ہو، ظاہر ہے کہ ہم آنے والے وقت میں کبھی جادو میں بہت زیادہ مہارت حاصل نہ کر پائے...... لیکن کم از کم ڈیڈی کو ہمارے ہوگورٹس سے نکالے جانے کا صدمہ نہیں جھیلنا پڑا۔ جب ہم دوسرے سال کی پڑھائی کر رہے تھے اسی وقت وہ چل بسے......''

''ڈیڈی کے جانے کے بعد ڈمبل ڈور نے ہمیں سہارا دیا۔ انہوں نے ہمیں میدان کی چابیوں کا چوکیدار بنا دیا...... وہ لوگوں پر بھروسہ کرتے ہیں۔ انہیں دوسرا موقعہ دیتے ہیں...... اسی وجہ سے وہ باقی ہیڈ ماسٹروں سے بہت الگ ہیں۔ وہ کسی کو بھی ہوگورٹس میں جگہ دے سکتے ہیں، بشرطیکہ اس میں تھوڑی بہت صلاحیت پائی جاتی ہو...... وہ جانتے ہیں کہ لوگ اچھائی کی طرف مائل ہوسکتے ہیں۔ بھلے ہی ان کے خاندان...... ار...... انہیں بالکل بھی عزت نہ دیتے ہوں لیکن کچھ لوگ یہ بات نہیں سمجھتے ہیں۔ کچھ لوگ ہمیشہ اس بات کی وجہ سے آپ کے خلاف ہو جاتے ہیں...... کچھ لوگ یہ اداکاری کرتے ہیں کہ ان کی ہڈیاں بڑی ہوگئی ہیں، بجائے اس حقیقت کو تسلیم کرنے...... کہ ہم جو ہیں، وہ ہیں۔ اور ہمیں یہ ماننے میں کوئی عار نہیں ہونا چاہئے کہ 'اس وجہ سے کبھی شرمندہ مت ہونا' ہمارے ڈیڈی ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے۔ 'اس وجہ سے کچھ لوگ تمہارے خلاف ہو جائیں گے لیکن ان کے بارے میں سوچ کر پریشان مت ہونا۔' اور وہ صحیح کہتے تھے، ہم بھی کتنے بڑے بیوقوف تھے۔ ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ اب ہم اس بارے میں بالکل پریشان نہیں ہوں گے۔ بڑی ہڈیاں...... دیکھتے جاؤ، اب ہم اس کی ہڈیوں کو بڑا کر کے بتائیں گے۔''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری ہیگرڈ کو یہ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ اس نے میڈم میکسم کے

ساتھ اس کی ہونے والی گفتگو سن لی تھی۔ اس کے بجائے تو وہ پچاس دھماکے دار سقرطوں کو گھمانے لے جانا زیادہ پسند کرتا۔ لیکن ہیگرڈ اب بھی بولے جا رہا تھا اور اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ اس کے منہ سے کوئی عجیب بات نکل گئی تھی۔

''تم جانتے ہو ہیری!'' اس نے اپنے باپ کی تصویر سے اپنی نظریں ہٹائیں جو اب چمک رہی تھیں۔ ''جب ہم تم سے پہلی بار ملے تھے تو تمہیں دیکھ کر ہمیں اپنے ماضی کی یاد آ گئی تھی۔ تمہارے ممی ڈیڈی دونوں جا چکے تھے اور ہمیں ایسا لگ رہا تھا جیسے تم ہوگورٹس میں کامیاب ہی نہیں ہو پاؤ گے۔ ہمیں یقین ہی نہیں تھا کہ تم میں اتنی قابلیت چھپی ہوئی ہے...... اور اب کوئی تمہاری طرف دیکھے تو سہی ...... ہیری...... سکول چمپئن......''

اس نے ہیری کو ایک لمحے کیلئے دیکھا اور بہت گھمبیر لہجے میں بولا۔ ''تم جانتے ہو، ہمیں کس بات میں مزہ آئے گا ہیری؟ ہمیں تمہاری جیت دیکھنے میں مزہ آئے گا۔ اس سے سب لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ خالص خون ہونا ہی کافی نہیں ہوتا۔ کسی کو خود پر شرم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم جو ہیں، وہ ہیں۔ اس سے انہیں یہ پتہ چل جائے گا کہ ڈمبل ڈور صحیح ہیں جو جادوئی صلاحیت کے حامل کسی بھی بچے کو ہوگورٹس میں پڑھنے کیلئے داخلہ دیتے ہیں...... اس انڈے کا حال اب کیسا ہے ہیری؟''

''شاندار......'' ہیری نے کہا۔ ''بہت شاندار......''

ہیگرڈ کے غمگین چہرے پر ایک چوڑی سی مسکان دکھائی دینے لگی۔

''یہ ہوئی نا بات...... تمہیں انہیں بتا دو، ہیری! تم انہیں بتا دو، تم ان سب کو ہرا دو......!''

ہیگرڈ سے جھوٹ بولنا باقی لوگوں سے جھوٹ سے کافی الگ تھا۔ اس دوپہر کو ہیری جب رون اور ہرمائنی کے ساتھ واپس سکول لوٹا تو اس کے دماغ میں اتھل پتھل مچی ہوئی تھی۔ اسے اب بھی ہیگرڈ کا خوشی سے چمکتا ہوا چہرہ دکھائی دے رہا تھا، جب وہ ہیری کے مقابلہ جیتنے کا تصور کر رہا تھا۔ اس شام ہیری کو اپنے سینے پر سنہرے انڈے کا بوجھ جتنا بھاری محسوس ہو رہا تھا اتنا پہلے نہیں ہوا تھا۔ اپنے پلنگ پر سونے کیلئے جاتے وقت تک ہیری فیصلہ کر چکا تھا...... اب اپنے گھمنڈ کو خیر باد کہنے کا وقت آ گیا تھا۔ اب یہ دیکھنے کا وقت آ چکا تھا کہ کیا سیڈرک کا سراغ سچ مچ کارآمد تھا......

☆☆☆☆

پچیسواں باب

سنہری انڈا اور آنکھ

چونکہ ھیری یہ نہیں جانتا تھا کہ سنہری انڈے کے اسرار کو جاننے کیلئے اسے کتنی دیر تک نہانا پڑے گا اس لئے اس نے یہ کام رات میں کرنے کا فیصلہ کیا تا کہ وہ جتنی دیر تک چاہے نہاتا رہے۔ وہ سیڈرک کا مزید احسان نہیں لینا چاہتا تھا اس لئے اس نے مانیٹرز کے باتھ روم کا استعمال ہی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہاں پر بہت کم لوگوں کو جانے کی اجازت تھی۔ اس لئے اس بات کی توقع بہت کم تھی کہ کوئی وہاں پر آکر اس کے کام میں دخل اندازی کرے گا۔

ھیری نے اپنے اس منصوبے کی کڑیاں نہایت احتیاط سے ترتیب دیں، ایک بار پہلے بھی چوکیدار فلیچ اسے آدھی رات کو گھومتے ہوئے پکڑ چکا تھا اور ھیری نہیں چاہتا تھا کہ ایسا دوبارہ ہو۔ ظاہر ہے کہ اسے غیبی چوغے کا استعمال کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ اس نے یہ فیصلہ بھی کیا تھا کہ وہ احتیاط کے طور پر ہوگورٹس کا نقشہ بھی ساتھ لے جائے گا۔ قانون توڑتے ہوئے چوغے کے بعد یہ نقشہ ھیری کی سب سے زیادہ مدد کرتا تھا۔ اس نقشے میں پورا ہوگورٹس دکھائی دیتا تھا۔ اس میں اس کی سبھی مختصر اور خفیہ راہداریاں دکھائی دیتی تھیں۔ سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ تھی کہ ان راہداریوں میں گھومنے پھرنے والے سبھی لوگ نقطوں کی شکل میں راہداریوں میں چلتے ہوئے دکھائی دیتے تھے، ان نقطوں پر ان کے اصلی نام کا فیتہ بھی موجود ہوتا تھا جس نے دیکھنے والے کو معلوم ہو جاتا تھا کہ اس کون کس راہداری میں چل رہا ہے؟ ھیری نے سوچا کہ اگر کوئی اس باتھ روم کے آس پاس آیا تو متحرک نقطے اسے پہلے ہی خبردار کر دیں گے۔

جمعرات کی رات کو ھیری اپنے پلنگ سے دھیرے سے اترا۔ اس نے اپنا غیبی چوغہ پہنا، سیڑھیاں نیچے اترا اور تصویر کے قریب پہنچ کر خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔ وہ آج بھی دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔ یہ بالکل ویسا ہی طریقہ تھا جیسے اس نے اُس رات کو اختیار کیا تھا جب ہیگرڈ اسے ڈریگن دکھانے کیلئے ساتھ لے جانے والا تھا۔ اس بار وہ رون کے باہر کھڑے ہو کر فربہ عورت کو شناخت بتانے کا انتظار کر رہا تھا۔ کچھ ہی ساعتوں بعد اسے شناخت بولنے کی آواز سنائی دی۔ ''کیلے کی چپس'' رون کی آواز آئی اور پھر دروازہ کھل گیا۔ رون نے کچھ پل وہیں ٹھہر کر ھیری کے باہر نکلنے کا انتظار کیا جب اسے ھیری کے قریب سے گزرنے کی سرسراہٹ سنائی دی تو اس نے دھیمی آواز میں 'گڈ لک' کہا اور پھر تصویر کے راستے اندر داخل ہو گیا۔

آج رات چوغے کے نیچے چلنا کافی دشوار محسوس ہو رہا تھا کیونکہ ہیری کے ایک بازو کے نیچے اس کا وزنی سنہری انڈا دبا ہوا تھا اور دوسرے بازو پر نقشہ پھیلا ہوا تھا جو اس نے اپنی آنکھ کے بہت قریب کر رکھا تھا۔ بہرحال، چاندنی کی روشنی نہائی ہوئی راہداریاں بالکل خالی اور خاموش تھیں۔ بار بار نقشے کو دیکھنے کی وجہ سے ہیری کو راستے میں کوئی نہیں ملا۔ وہ بوکھلائے ہوئے بورس کے مجسمے کے پاس پہنچا۔ مجسمے والا جادوگر بہت حیران اور پریشان دکھائی دے رہا تھا اور اس نے اپنے دستانے غلط ہاتھوں میں پہن رکھے تھے۔ ہیری نے سیڈرک کے کہنے کے مطابق مانیٹرز کے باتھ روم کا دروازہ تلاش کیا اور اس کے سامنے کھڑے ہو کر شناخت دہرائی۔ ''تازہ رنج......''

دروازہ کھل گیا۔ ہیری خاموشی سے اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر پہنچ کر دروازہ کی کنڈی لگالی اور غیبی چوغہ اتار کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس کے دماغ میں پہلا خیال یہی آیا کہ اسے مانیٹر بن جانا چاہئے تاکہ وہ اتنے بہترین باتھ روم کا استعمال کر سکے۔ باتھ روم موم بتیوں سے بھرے ہوئے بہترین فانوس کی روشنی میں چمک رہا تھا۔ ہر چیز سفید سنگ مرمر سے بنی ہوئی تھی۔ وہاں ایک بڑا، خالی اور ملائم نہانے کا ٹب بھی تھا جو فرش کے اندر کافی گہرائی تک دھنسا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نہانے والے ٹب کے کناروں پر چاروں تقریباً سو سنہری نل لگے ہوئے تھے اور ہر نل کے دستی پر الگ الگ رنگ نگینے جڑے ہوئے تھے۔ ایک چھلانگ لگانے والا تختہ بھی تھا۔ کھڑکیوں پر سفید لیلین کے لمبے چمکدار پردے لگے ہوئے تھے۔ ایک کونے میں میں ملائم سفید تولیوں کا ڈھیر رکھا ہوا تھا۔ دیوار پر ٹنگے ہوئے سنہری فریم میں ایک سنہری جل پری کی تصویر دکھائی دے رہی تھی جو ایک بڑی چٹان پر گہری نیند سو رہی تھی جب وہ خراٹے بھرتی تو اس کے لمبے سنہری بال اُڑ کر اس کے چہرے پر آجاتے تھے۔

ہیری نے اپنا چوغہ، انڈہ اور نقشہ نیچے رکھ دیا۔ وہ چاروں طرف دیکھتے ہوئے آگے بڑھا۔ خالی دیواروں کی وجہ سے باتھ روم میں اس کے قدموں کی آہٹ گونجنے لگی۔ باتھ روم بے حد شاندار تھا اور باتھ ٹب کے گرد لگے ہوئے نلوں نے ہیری کے تجسس کو ہوا دے دی تھی، وہ انہیں کھولنے کیلئے بے قرار تھا۔ یہاں آنے کے بعد ایک بار پھر اس کے دل میں وسوسہ اُٹھا کہ یقیناً سیڈرک اس کا مذاق اُڑوانے کا خواہش مند ہوگا۔ نہانے سے اسے انڈے کا راز سمجھنے میں کیسے مدد ملی گی؟ بہرحال اس نے ایک موٹا تولیہ باندھا۔ چوغہ، نقشہ اور انڈے کو سوئمنگ پول جیسے ٹب کے کنارے پر رکھا اور پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے کچھ نل کھول دیئے۔

ہیری نے کبھی اس طرح کے بلبلوں کے بیچ میں نہانے کا لطف نہیں اُٹھایا تھا۔ اس نے دیکھا کہ الگ الگ نلوں سے پانی کے ساتھ الگ الگ طرح کے بلبلے نکل رہے تھے۔ ایک نل سے گلابی اور نیلے بلبلے نکلنے لگے جو فٹ بال جتنے بڑے ہو گئے تھے۔ دوسرے سے برف جیسا سفید جھاگ نکلنے لگا جو اتنا موٹا تھا کہ ہیری کو لگا کہ اگر وہ اس پر بیٹھ جائے تو وہ اس کا وزن کا بآسانی سنبھال لے گا۔ تیسرے نل سے تیزی سے خوشبو بینگنی بادل نکل کر پانی کی سطح پر منڈلانے لگے۔ ہیری کافی دیر تک نلوں کو کھولنے اور بند کرنے مشغلے میں مگن رہا، اس میں اسے کافی مزہ آرہا تھا۔ اسے خاص طور پر اس نل کو کھولنے اور بند کرنے میں بڑا لطف آیا جس کی دھار پانی کی سطح سے ٹکرا کر بڑی سی

قوس وقزح بنا دیتی تھی۔ جب گہرا باتھ ٹب گرم پانی، بلبلوں اور ڈھیر ساری جھاگ سے بھر گیا (اس کے حسن کو دیکھتے ہوئے بہت کم وقت لگا) تو ہیری نے تمام نلوں کو بند کر دیا اور پھر اس نے پاجامہ، چپل اور سونے والا گاؤن اتار دیا اور گرم پانی میں گھس گیا۔

پانی اتنا گہرا تھا کہ اس کے پیر بمشکل نچلی سطح تک پہنچ پائے۔ وہ انڈے کو گھورتے ہوئے دو بار ایک سرے سے دوسرے سر تک تیرتا رہا۔ حالانکہ جھاگ بھرے گرم پانی میں تیرتے ہوئے اسے اور زیادہ مزہ آ رہا تھا۔ حالانکہ اس کے چاروں طرف الگ الگ رنگوں کے بادل اُٹھ رہے تھے لیکن اس کے دماغ میں کوئی زبردست خیال پیدا نہیں ہو پایا۔ اسے اب بھی انڈے کا سراغ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

ہیری نے اپنے ہاتھ پھیلائے اور انڈے کو اپنے گیلے ہاتھوں سے اُٹھا کر کھولا۔ باتھ روم میں رونے جیسی چیخوں کی بلند آواز گونجنے لگی، وہ سنگ مرمر کی دیواروں سے ٹکرا کر اور زیادہ شور پیدا کر رہی تھی۔ ہیری کو اب بھی کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے انڈے کو دوبارہ بند کر دیا کیونکہ اسے یہ پریشانی ہونے لگی تھی کہ کہیں شور شرابہ سن کر فلیچ نے وہاں پہنچ جائے۔ اس نے سوچا کہ کہیں سیڈرک کا ارادہ ایسا ہی تو نہیں تھا؟ اسی وقت کسی کی آواز باتھ روم میں سنائی دی۔ وہ اتنی زور سے اچھل پڑا کہ اس کے ہاتھ انڈہ چھوٹ کر ٹب کے کنارے کے فرش پر لڑھکتا ہوا دور چلا گیا۔

''اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو اسے پانی کے اندر کھولتی!''

ہیری اس قدر بری طرح جھٹکا کھا گیا تھا کہ وہ کئی لمحوں تک گنگ رہ گیا۔ گھبراہٹ کے مارے وہ کافی سارے بلبلے لاشعوری پر نگل گیا تھا۔ وہ جھٹ پٹ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک نل کے اوپر منڈلانے والے بادل پر مایوس مائرٹل ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ ایک معصوم بھوتنی تھی جس کی سسکیاں عام طور پر تین منزل نیچے والے لڑکیوں کے باتھ روم میں سنائی دیتی تھیں۔

''مائرٹل!......'' ہیری غصے سے چلایا۔ ''میں...... میں کچھ بھی نہیں پہنے ہوئے ہوں۔''

جھاگ اتنی گھنی تھی کہ اس بات پر کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ بہرحال، ہیری کو اچانک یہ خوفناک احساس ہوا کہ جب وہ اندر داخل ہوا تھا سی وقت مائرٹل کسی نل سے جھانک کر سے دیکھ رہی ہوگی۔

''تمہارے اندر آتے ہی میں نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ تم مجھ سے کافی لمبے عرصے سے ملنے نہیں آئے ہو ہیری!'' مائرٹل نے اپنے موٹے چشمے کے پیچھے چمکتی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے کہا اور اپنے گھٹنے تھوڑے سکیڑ لئے تاکہ مائرٹل اس کے سر کے علاوہ اور کچھ نہ دیکھ پائے۔ ''مجھے تمہارے باتھ روم میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ تو لڑکیوں کا باتھ روم ہے، ہے نا؟''

''پہلے تو تمہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں رہتی تھی۔'' مائرٹل نے غمگین لہجے میں کہا۔ ''تب تو تم سارا وقت وہیں گزارتے تھے......''

یہ سچ تھا حالانکہ ایسا صرف اس لئے تھا کہ اس وقت ہیری، رون اور ہرمائنی بھیس بدل سیال بنانے کی کوشش کررہے تھے اور اس کام کیلئے مائرٹل کے بند باتھ روم سے زیادہ محفوظ جگہ اور کوئی نہیں تھی۔ کڑوے بھیس بدل سیال کو پینے کے بعد ہیری اور رون ایک گھنٹے کیلئے ہوبہو کریب اور گوئل جیسے بن گئے تھے اور ملفوائے سے بات اگلوانے کیلئے سلے درن کے ہال میں جا پہنچے تھے۔

''مجھے وہاں پر جانے کیلئے منع کر دیا گیا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس کی بات سچ تھی۔ پرسی نے ایک بار اسے مائرٹل کے باتھ روم سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ ''اس کے بعد میں نے سوچا کہ وہاں نہیں جانا ہی بہتر رہے گا۔''

''اوہ...... ٹھیک ہے......'' مائرٹل نے اپنی ٹھوڑی کے مہاسوں کو اکھاڑتے ہوئے کہا۔ ''کوئی بات نہیں...... اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو انڈے کو پانی کے اندر کھولتی۔ سیڈرک ڈیگوری نے ایسا ہی کیا تھا......''

''تم اسے بھی چوروں کی طرح دیکھ رہی تھی؟'' ہیری نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ ''تم کیا ہر شام یہاں پر چھپ چھپ کر مانیٹروں کو نہاتے ہوئے دیکھتی ہو......؟''

''کبھی کبھی......'' مائرٹل نے شرماتے ہوئے کہا۔ ''لیکن میں نے آج تک باہر آکر کبھی کسی سے بات نہیں کی؟''

''مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ تم نے مجھے یہ عزت بخشی ہے لیکن اب تم اپنی آنکھیں بند کرلو۔'' ہیری نے بھرائی ہوئی آواز میں اسے کہا۔

اس نے تب تک انتظار کیا جب تک مائرٹل نے اپنے چشمے کو دونوں ہاتھوں سے ٹھیک طرح ڈھک نہیں لیا تھا۔ پھر وہ باتھ ٹب سے باہر نکلا اور اپنے جسم پر تولیا باندھ کر انڈے کی طرف بڑھا۔ وہ انڈہ اُٹھا کر واپس ٹب کی طرف لوٹ آیا۔ جب وہ پانی کی گہری سطح میں اتر گیا تو مائرٹل نے اپنی انگلیوں کے بیچ سے جھانکتے ہوئے کہا۔

''چلو...... اب انڈے کو پانی کے نیچے کھولو......''

ہیری نے انڈے کو جھاگ بھری سطح کے نیچے کیا اور اسے کھول دیا...... اس بار اسے رونے والی چیخ سنائی نہیں دی۔ اس کے باوجود انڈے سے میں سے ایک بلبلے بھرا گیت باہر نکلا لیکن اسے گیت کے بول پانی کے بارہ بالکل سمجھ میں نہیں آرہے تھے۔

''تمہیں اپنا سر بھی پانی کے اندر گھسانا پڑے گا ہیری!'' مائرٹل نے جلدی سے بولی۔ سے ہیری پر حکم چلانے میں بڑا مزہ آرہا تھا۔ ''چلو جلدی کرو......''

ہیری نے گہری سانس بھری اور اپنا سر پانی کے اندر ڈال دیا۔ اب وہ بلبلوں سے بھرے باتھ ٹب کی سنگ مرمر کی نچلی سطح پر بیٹھ گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کھلا ہوا انڈہ تھا جس میں سے اسے عجیب سی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو شاید گا رہی تھیں......

ہمیں آکر تلاش کرو......

جہاں سنائی دیتی ہیں ہماری آوازیں......

ہم زمین کے اوپر گا نہیں سکتے......

اور تلاش کرتے ہوئے یہ خیال رکھو......

ہم تمہاری سب سے قیمتی چیز چرا لائے ہیں......

تمہارے پاس صرف ایک گھنٹے کا وقت ہے......

تم آ کر اپنی قیمتی چیز ہم سے واپس لے سکتے ہو......

لیکن ایک گھنٹے بعد...... بہت برا ہوگا......

بہت دیر ہو جائے گی، وہ چیز تم سے دور چلی جائے گی......

اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئے گی......

ہیری اُٹھ کر پانی کی جھاگ والی سطح کے اوپر آیا اور اپنی آنکھوں پر بکھرے ہوئے بال ہٹا کر گہری سانسیں لینے لگا۔

''سن لیا......'' مائرٹل نے پوچھا۔

''ہاں!...... ہمیں آ کر وہاں تلاش کرو جہاں ہماری آوازیں سنائی دیتی ہیں...... اس ہدف کو پورا کرنے کیلئے انہوں نے مجھے اشارہ بھی دیا ہے...... ذرا ٹھہرو! مجھے دوبارہ سننا پڑے گا......'' وہ ایک بار پھر پانی کے نیچے چلا گیا۔

ہیری نے اس کے بعد انڈے کے گیت کو پانی کے نیچے تین بار سنا تب جا کر کہیں اسے یہ گیت یاد ہو پایا۔ پھر وہ کچھ دیر سوچتے ہوئے پانی میں ہی بیٹھا رہا اور وہیں بیٹھ کر اسے گھورتا رہا۔

''مجھے جا کر ایسے لوگوں کو تلاش کرنا ہے جس کی آواز زمین کے اوپر سنائی نہیں دیتی......'' اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ار...... ایسے کون لوگ ہو سکتے ہیں؟''

''تمہارا دماغ کتنی سست رفتار سے کام کرتا ہے، ہے نا؟''

اس نے پہلے کبھی مایوس مائرٹل کو اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔ آخری بار وہ اتنی خوش تب دکھائی دی تھی جب بھیس بدل سیال پینے کی وجہ سے ہرمائنی کے چہرے پر بلی کے بال نکل آئے تھے اور اس کی دم بھی پیچھے نکل کر لٹکنے لگی تھی۔

ہیری نے باتھ روم میں چاروں طرف گھور کر دیکھا اور سوچنے لگا۔ اگر آوازیں صرف پانی کے اندر ہی سنی جا سکتی ہیں تو شاید وہ پانی کے اندر رہنے والے لوگ ہوں گے جب اس نے یہ بات مائرٹل سے کہا تو وہ زور سے ہنس پڑی۔

''بالکل یہی ...... یہی بات ڈیگوری نے بھی سوچی تھی۔'' اس نے کہا۔ ''وہ وہاں لیٹا لیٹا خود سے اس بارے میں کافی دیر تک باتیں کرتا رہا...... اتنی دیر تک کہ پانی کے سارے بلبلے ختم ہو گئے تھے۔''

''پانی کے اندر......'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''مائرٹل...... جھیل میں دیو ہیکل سمندری اخبوط کے علاوہ اور کون سے جاندار

رہتے ہیں؟''

''اوہ...... بہت سارے جاندار رہتے ہیں۔'' وہ جلدی سے بولی۔ ''میں کئی بار وہاں جا چکی ہوں......کئی بار تو میرے پاس کوئی اور چارہ ہی نہیں ہوتا...... جب کوئی اچانک میرے ٹوائلٹ کا فلش چلا دے تو مجھے وہاں جانا ہی پڑتا ہے......''

ہیری یہ نہیں سوچنا چاہتا تھا کہ مایوس مائرٹل فلش کی گندگی کے ساتھ پائپ کے راستے سے ہوتی ہوئی جھیل میں جا رہی تھی، اس لئے اس نے کہا۔ ''کیا وہاں پر ایسے جاندار رہتے ہیں جن کی آواز انسانوں جیسی ہوں......اوہ ذرا ٹھہرو......''

ہیری کی نگاہ اچانک دیوار پر ٹنگی ہوئی تصویر پر جا پڑی جس میں جل پری ابھی خراٹے بھر رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ ''وہاں پر جل مانس یعنی نر مچھ تو نہیں رہتے ہیں؟''

''اوہ...... بہت شاندار!'' اس نے کہا اور اس کے موٹے چشمے کے نیچے اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ''ڈیگوری کو یہ سوچنے میں اس سے کہیں زیادہ دیر لگی تھی اور وہ بھی تب جب وہ جاگ رہی تھی......'' مائرٹل نے جل پری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ہر وقت کھی کھی کرتی رہتی ہے، اتراتی رہتی ہے اور اپنے پنکھ ہلاتی رہتی ہے......''

''تو یہ بات ہے...... ہے نا؟'' ہیری نے پرجوش لہجے میں کہا۔ ''دوسرا ہدف جھیل کے گہرے پانی میں جل مانسوں کو تلاش کرنا ہے اور......''

لیکن اسی وقت اسے اچانک ایک احساس ہوا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ اس کا سارا جوش ایک جھٹکے سے ٹھنڈا پڑ گیا جیسے کسی نے اس کے پیٹ کا پلگ کھینچ لیا ہو۔ وہ ایک اچھا تیراک نہیں تھا۔ اس نے کبھی تیرنے کی مشق ہی نہیں کی تھی۔ ڈڈلی کو تیرنا سکھایا گیا تھا لیکن پٹونیہ آنٹی اور ورنن انکل کو یہ امید تھی کہ ہیری ایک دن ڈوب کر مر جائے گا، اسی لئے انہوں نے اسے تیرنا نہیں سکھایا تھا۔ اس باتھ ٹب کے دو چکر لگانے میں تو ہیری کو کوئی مشکل نہیں پیش آئی تھی لیکن وہ جھیل بہت بڑی اور گہری تھی......اور جل مانس یقینی طور اس کی تہہ میں ہی کہیں رہتے ہوں گے۔

''مائرٹل......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''لیکن میں سانس کیسے لوں گا؟''

اس پر مائرٹل کی آنکھوں میں اچانک آنسو بھر آئے۔

''تم میں ذرا بھی بات کرنے کی تک نہیں ہے۔'' وہ بڑبڑائی اور اپنے چوغے میں رومال ڈھونڈنے لگی۔

''میں اسی کون ایسی غلط بات کہہ دی؟'' ہیری نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''میرے سامنے سانس لینے کی بات کر رہے تھے۔'' اس نے تیکھی آواز میں اسے گھورتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز باتھ روم میں چاروں طرف گونج رہی تھی۔ ''جبکہ میں سانس نہیں لے سکتی...... جبکہ میں نے برسوں سے سانس نہیں لی ہے......'' اس نے اپنا چہرہ رومال میں چھپا کر زور سے ناک سڑکی۔

ہیری کو یاد آیا کہ مائرٹل اپنی موت کے معاملے میں کتنی حساس واقع ہوئی تھی حالانکہ اس کی جان پہچان والے تمام بھوتوں اس بارے میں بالکل بھول چکے تھے۔ اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

''معاف کرنا...... میرا یہ مطلب نہیں تھا...... میں بھول گیا تھا......''

''اوہ ہاں! یہ بھولنا بہت آسان کام ہے کہ مائرٹل مر چکی ہے۔'' اس نے اپنی سوجی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''جب میں زندہ تھی تب بھی کوئی مجھے یاد نہیں رکھتا تھا۔ انہیں میری لاش کا پتہ بھی کئی گھنٹوں بعد چلا تھا۔ میں جانتی ہوں...... میں وہاں بیٹھی بیٹھی ان کا انتظار کر رہی تھی۔ اولیو ہارنبی باتھ روم میں آئی اور بولی۔ 'کیا تم اب بھی یہیں بیٹھ کر رو رہی ہو مائرٹل؟ پروفیسر ڈپٹ نے مجھے تمہاری تلاش میں بھیجا ہے......' اور پھر اسے میری لاش دکھائی دی...... اوووہ وہ مجھے مرتے دم تک نہیں بھولی۔ میں نے اسے بھولنے ہی نہیں دیا...... میں اس کے پیچھے لگی رہی اور اسے بار بار یاد دلاتی رہی۔ مجھے یاد ہے کہ اس کے بھائی کی شادی......''

لیکن ہیری مائرٹل کی بات نہیں سن رہا تھا۔ وہ تو پھر سے جل مانس کے گیت کے بارے میں سوچنے لگا۔ 'ہم تمہاری سب سے قیمتی چیز لے آئے ہیں۔' جیسے وہ اس کا کوئی سامان چرانے والے ہیں کوئی ایسا سامان جو اسے واپس لینا ہوگا۔ وہ کون سا سامان چرائیں گے؟

''......اور پھر اس نے جادوئی محکمے میں میری شکایت کر دی لہٰذا مجھے یہاں واپس لوٹنا پڑا اور اپنے باتھ روم کا ٹوائلٹ ہی میرے مقدر میں لکھ دیا گیا......''

''اچھا......'' ہیری نے بنا دھیان دیئے کہا۔ ''دیکھو اب میں کافی کچھ سمجھ گیا ہوں...... اب تم دوبارہ اپنی آنکھیں بند کر لو تا کہ میں باہر نکل کر اپنے کپڑے پہن سکوں!''

اس نے انڈے کو باتھ ٹب کی نچلی تہہ سے اُٹھا کر باہر نکالا اور کنارے پر ٹکا دیا۔ اس کے بعد وہ پانی سے باہر نکلا اور تولئے سے جلدی جلدی بدن خشک کرنے لگا۔ پھر اس نے اپنا پاجامہ اور گاؤن پہن لیا۔ جب ہیری نے اپنا غیبی چوغہ اُٹھایا تو مایوس مائرٹل غمگین دکھائی دینے لگی۔

''کیا مجھ سے ملنے کیلئے میرے باتھ روم میں آؤ گے...... آؤ گے نا؟''

''ار...... میں کوشش کروں گا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا حالانکہ وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ وہ مائرٹل کے باتھ روم میں تبھی جائے گا جب سکول کے سارے باتھ روم بند ہو جائیں گے۔ ''اچھا پھر ملاقات ہوگی مائرٹل!...... مدد کیلئے شکریہ!''

''بائے ہیری!'' مائرٹل نے اُداسی سے کہا۔ اپنا غیبی چوغہ پہنتے ہوئے ہیری نے دیکھا کہ مائرٹل دوبارہ ایک نل کے اندر گھس گئی تھی۔

باہر اندھیری راہداری میں آ کر ہیری نے نقشے کی طرف دھیان سے دیکھا۔ وہ یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کے آس پاس

کوئی ہے تو نہیں۔ ہاں! فلیچ اور مسز نورس اپنے دفتر میں موجود تھے...... پیوس کو چھوڑ کر کوئی نہیں ہل رہا تھا جو اوپر کی منزل پر ٹرافی روم میں ادھر ادھر بھٹک رہا تھا۔ ہیری نے گری فنڈر کے ہال کی طرف اپنا پہلا قدم بڑھایا......لیکن اسی وقت نقشے میں اس کی نگاہ کسی چیز پر پڑی جو بہت عجیب تھی......

صرف پیوس ہی نہیں متحرک تھا، بائیں طرف کے کونے میں موجود ایک کمرے میں......یعنی پروفیسر سنیپ کے دفتر میں......ایک اور نقطہ متحرک تھا لیکن اس نقطے پر 'سیورس سنیپ' کا فیتہ نہیں چمک رہا تھا......اس پر تو بارٹی میوس کراؤچ کا نام لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری نے اس نقطے کو گھور کر دیکھا۔ مسٹر کراؤچ تو اتنے بیمار تھے کہ اپنے دفتر تک نہیں جا رہے تھے اور ژلبال رقص تقریب میں بھی شامل نہیں ہوئے تھے......پھر وہ ہوگورٹس میں چوری چھپے پروفیسر سنیپ کے دفتر میں رات کے ایک بجے کیا کر رہے تھے؟ ہیری نے غور سے اس نقطے کو دیکھ رہا تھا کمرے میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا......

ہیری ٹھٹک کر رُک گیا اور سوچنے لگا......اور پھر اس کی متجسس طبیعت جیت گئی۔ وہ مڑا اور بائیں جانب کی سب سے نزدیکی سیڑھیوں کی طرف چل دیا۔ وہ یہ دیکھنے کیلئے جا رہا تھا کہ آخر وہاں کراؤچ کیا کر رہے ہیں؟

ہیری چپ چاپ سیڑھیاں اترنے لگا حالانکہ اس کے پاجامے کی سرسراہٹ اور فرش کی چرچراہٹ سن کر کئی تصویروں کے چہرے غصیلی نگاہوں سے اس کی طرف مڑے۔ شاید انہیں وہاں کوئی دکھائی دیا تھا۔ ہیری چپ چاپ نیچے والی راہداری میں پہنچ گیا۔۔ نصف راستے پر لگے پردوں کو ہٹایا اور تنگ سیڑھی سے نیچے اترنے لگا۔ اسے معلوم ہی نہ تھا کہ وہ اس راستے سے جلد ہی دو منزلیں نیچے پہنچ جائے گا۔ وہ نقشے کی طرف دیکھتا رہا اور سوچتا رہا...... بڑی عجیب بات تھی کہ قانون پر سختی سے کاربند رہنے والے مسٹر کراؤچ اتنی رات گئے دوسروں کے دفتر میں چوری سے گھسے ہوئے تھے......

وہ بنا دھیان دیئے چل رہا تھا۔ وہ مسٹر کراؤچ کے عجیب رویئے سے ہٹ کر کسی اور چیز کے بارے میں سوچ ہی نہیں رہا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نصف سیڑھیاں اترنے کے بعد ہیری کا پیر اچانک کھوکھلی سیڑھی میں دھنس کر رہ گیا جسے پھلانگنا نیول ہمیشہ بھول جاتا تھا۔ ہیری لڑکھڑایا اور اس کا سنہری انڈہ جو ابھی تک گیلا ہی تھا، اس کے بازو سے پھسل کر نیچے گرتا چلا گیا۔ ہیری اسے پھسلنے سے بچانے کیلئے آگے کی طرف جھکا لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ انڈہ سیڑھی پر دھم سے گرا اور پھر ہر سیڑھی پر اتنی تیز آواز کرتا ہوا نیچے گیا جیسے کوئی ڈھول کو ڈنڈے سے پیٹ رہا ہو۔ انڈے کو پکڑنے کی کوشش میں ہیری کا غیبی چوغہ بھی جسم سے پھسل گیا۔ ہیری نے چوغے کو تو لپک کر پکڑ لیا تھا لیکن اس چکر میں اس کے ہاتھ سے نقشہ نکل گیا اور ہوا میں تیرتا ہوا چھ سیڑھیاں نیچے پہنچ گیا۔ ہیری سیڑھی میں گھٹنوں تک دھنس چکا تھا، اس لئے وہ اسے واپس اُٹھا نہیں سکتا تھا۔

سنہری انڈہ نیچے والے پردوں سے زور سے ٹکرایا اور پھر ٹھاہ کی تیز آواز کے ساتھ فرش پر جا گرا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ کھل گیا

تھا...... نیچے والی راہداری میں رونے والی چیخوں کی کان پھاڑ آواز گونجنے لگی۔ ھیری نے آگے جھکتے ہوئے اپنی چھڑی باہر نکال کر نقشے کی طرف بڑھائی۔ وہ اسے ٹھونک کر اس کی عبارت کو مٹا دینا چاہتا تھا لیکن وہ اتنی دور پہنچ چکا تھا کہ ھیری کی یہ کوشش بری طرح سے ناکام ثابت ہوئی۔

غیبی چوغے کو اچھی طرح اپنے گرد لپیٹتے ہوئے ھیری سیدھا کھڑا ہو گیا اور کان لگا کر سننے لگا۔ اس کی آنکھیں دہشت کے مارے پھٹی پڑی تھیں اور پھر کچھ پلوں بعد......

''پیوس!''

یہ چوکیدار فلیچ کی چیختی ہوئی آواز تھی۔ ھیری کو سنائی دے رہا تھا کہ فلیچ تیزی سے چلتا ہوا اسی طرف آ رہا تھا۔ اس کی دھڑ دھڑاتی ہوئی آواز غصے کی وجہ سے کافی تیکھی ہو گئی تھی۔

''کیا ہنگامہ مچا رکھا ہے؟...... پورے سکول کو جگاؤ گے کیا؟ میں تمہیں ابھی مزہ چکھاتا ہوں پیوس! میں تمہیں ابھی سبق سکھاتا ہوں...... ارے یہ کیا ہے؟''

فلیچ کے قدموں کی آہٹ رُک گئی۔ کسی دھات کے ٹکرانے کی آواز سنائی دی اور پھر چیخ کی آواز یکایک رُک گئی...... فلیچ نے انڈہ اُٹھا کر اسے بند کر دیا تھا۔ ھیری بہت خاموشی سے اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ اس کا ایک پیر اب بھی کھوکھلی سیڑھی کے اندر بری طرح پھنسا ہوا تھا اور وہ سن رہا تھا۔ اب کسی بھی پل فلیچ پردوں کو ہٹا کر پیوس کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گا...... لیکن وہاں اسے پیوس نہیں دکھائی دے گا۔ اور اگر وہ سیڑھیوں کے اوپر آیا تو اسے نقشہ دکھائی دے جائے گا...... تب غیبی چوغہ بھی ھیری کو نہیں بچا پائے گا کیونکہ نقشے بتا دے گا کہ وہاں پر ھیری کھڑا ہے۔

''انڈہ؟'' فلیچ نے نیچے کھڑے ہو کر اطمینان بھری آواز میں کہا۔ ''میری پیاری......'' ظاہر ہے کہ مسز نورس اس کے ساتھ ہی تھیں۔ ''یہ تو سہ فریقی ٹورنامنٹ کا سراغ والا انڈہ ہے، یہ تو سکول کے کسی چمپئن کا ہے......''

ھیری دہشت میں لرزنے لگا۔ اس کا دل بہت تیز تیز دھڑک رہا تھا۔

''پیوس......'' فلیچ خوشی سے دھاڑا۔ ''تم اب چوری بھی کرنے لگے ہو......''

اس نے نیچے لگے پردے کو یکدم کھول دیا۔ ھیری نے دیکھا کہ اس کا بھیانک بھدا چہرہ سیڑھیوں پر جھانک رہا تھا اور اس کی باہر نکلی ہوئی پیلی آنکھیں اندھیری اور ویران سیڑھیوں کو گھور رہی تھیں۔

''چھپ گئے ہو کیا؟'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''میں تمہیں پکڑنے آ رہا ہوں پیوس...... تم نے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا سراغ چرایا ہے پیوس...... ڈمبل ڈور اس کام کیلئے تمہیں یہاں سے ہمیشہ کیلئے باہر نکال دیں گے، گندے چور بھوت......''

فلیچ سیڑھی چڑھنے لگا۔ اس کی دبلی پتلی سی بلی مسز نورس بھی اس کے ساتھ تھی۔ مسز نورس کی گاڑی کی بتی جیسی آنکھیں جو اپنے

مالک سے ملتی جلتی تھی، سیدھے ھیری پر آ کر جم گئیں۔ ھیری پہلے ہی یہ سوچ چکا تھا کہ کیا غیبی چوغہ بلیوں پر بھی کام کرتا ہے نہیں...... دہشت میں اس نے فلالین کا گاؤن پہنے ہوئے فلیچ کو اپنے قریب آتے ہوئے دیکھا۔ اس نے بدحواسی میں اپنے پھنسے ہوئے پاؤں کو آزاد کرانے کی بھرپور کوشش کی لیکن اس کوشش میں وہ کچھ انچ مزید اندر دھنس گیا تھا۔ اب کسی بھی پل فلیچ نقشے کو دیکھ لے گا یا سیدھے ھیری سے ٹکرا جائے گا۔

''فلیچ ...... کیا ہو رہا ہے؟''

فلیچ کچھ ہی سیڑھیاں نیچے رُک گیا اور مڑ کر نیچے کی طرف دیکھا۔ سیڑھیوں پر سب سے فرش پر وہ خطرناک شخص کھڑا تھا جس کی وجہ سے ھیری کی حالت اور بگڑ سکتی تھی...... پروفیسر سنیپ! وہ ایک لمبا بھورا سوتی والا لبادہ پہنے ہوئے تھے اور خاصے آگ بگولا دکھائی دے رہے تھے۔

''پیوس ہے پروفیسر!'' فلیچ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ''اس نے اس انڈے کو سیڑھیوں کے نیچے پھینک دیا ہے۔''

سنیپ سیڑھیوں پر تیزی سے چڑھے اور فلیچ کے پاس آ کر رُک گئے۔ ھیری نے اپنے دانت سختی سے بھینچ لئے۔ اسے پورا یقین تھا کہ اس کا تیزی سے دھڑکتا ہوا دل کسی بھی پل اس کا بھانڈا پھوڑ دے گا......

''پیوس؟'' سنیپ نے فلیچ کے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے انڈے کی طرف گھورتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ''لیکن پیوس میرے دفتر میں نہیں گھس سکتا......؟''

''کیا یہ انڈہ آپ کے دفتر میں تھا پروفیسر؟''

''نہیں تو......'' سنیپ نے جلدی سے کہا۔ ''میں نے تو دھماکے اور چیخوں کی آواز سنی تھی۔''

''ہاں پروفیسر! وہ اسی انڈے کی آوازیں تھیں...... میں تحقیق کرنے کیلئے آ رہا تھا...... پیوس نے اسے پھینکا تھا پروفیسر!...... اور جب میں آپ کے دفتر کے پاس سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ وہاں پر مشعل جل رہی تھی اور ایک الماری کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا تھا جیسے کوئی اس کی تلاشی لے رہا تھا......''

''مگر پیوس ایسا نہیں کر سکتا...... میں اچھی طرح جانتا ہوں فلیچ! وہ ایسا نہیں کر سکتا۔'' سنیپ نے گھورتے ہوئے کہا۔ ''میں اپنے دفتر کو ایک ایسے جادوئی کلمے سے بند کرتا ہوں جسے جادوگر کے سوا کوئی دوسرا نہیں کھول سکتا۔'' سنیپ نے سیڑھیوں پر اوپر کی طرف سیدھے ھیری کے پار دیکھتے ہوئے کہا پھر ان کی نظریں نیچے راہداری میں دیکھنے لگی۔ ''فلیچ! میں چاہتا ہوں کہ تم چل کر پراسرار اجنبی کی تلاش میں میری مدد کرو۔''

''میں...... ہاں پروفیسر...... لیکن......''

فلیچ نے حسرت بھری نظروں سے سیڑھیوں کے اوپر کی طرف سیدھے ھیری کے پار دیکھا۔ ھیری کو سمجھ میں آ گیا کہ فلیچ پیوس کو

پھنسانے کے اس سنہری موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔ ہیری نے خاموشی سے دل میں دُعا کی۔ جاؤ......سنیپ کے ساتھ جاؤ......جاؤ فلیچ!

مسز نورس فلیچ کے پیروں کے پاس گھوم رہی تھی...... ہیری کو لگ رہا تھا کہ مسز نورس کو اس کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے باتھ ٹب میں اتنا سارا خوشبودار جھاگ کیوں بھر لیا تھا؟

''بات یہ ہے پروفیسر!'' فلیچ نے شکایت کرتے ہوئے کہا۔ ''ہیڈ ماسٹر کو اس بار میری بات سننا ہی پڑے گی۔ پیوس کسی طالبعلم کا سامان چرا رہا ہے۔ یہ اچھا موقع ہے جب میں اسے سکول سے ہمیشہ کیلئے باہر نکلوا سکتا ہوں......''

''فلیچ! مجھے تمہارے اس بیہودہ بھوت کی قطعی پرواہ نہیں ہے۔ مجھے تو اپنے دفتر کی فکر ہے......'' اچانک سنیپ ٹھٹک گئے۔

ٹھک ٹھک ٹھک......

سنیپ نے بولنا بند کر دیا۔ انہوں نے اور فلیچ نے سیڑھیوں کے نیچے دیکھا۔ ان کے سروں کے بیچ میں تنگ جگہ سے ہیری کو دکھائی دیا کہ وہاں پروفیسر موڈی آ رہے تھے۔ موڈی نے اپنا سونے والا لباس پہن رکھا تھا جس کے اوپر انہوں نے اپنا پرانا سفری چوغہ چڑھایا ہوا تھا اور وہ ہمیشہ کی طرح اپنے عصا پر ٹیک لگائے کھڑے تھے۔

''پاجامہ پارٹی چل رہی ہے کیا؟'' انہوں نے غراتے ہوئے پوچھا۔

''پروفیسر سنیپ اور میں نے آوازیں سنی تھیں پروفیسر!'' فلیچ نے فوراً جواب دیا۔ ''پیوس نامی بھوت ہمیشہ کی طرح سامان پھینک رہا تھا......اور پھر پروفیسر سنیپ کو یہ پتہ چلا کہ کوئی ان کے دفتر میں گھس گیا تھا......''

''چپ رہو......'' سنیپ نے پھنکارتے ہوئے فلیچ سے کہا۔

پروفیسر موڈی نے سیڑھی پر ایک قدم آگے بڑھایا۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کی جادوئی آنکھ سنیپ پر پڑی اور پھر گھومتی ہوئی اس پر آ کر ٹھہر گئی تھی۔ ہیری کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔ پروفیسر موڈی غیبی چوغے کے اندر بھی جھانک لیتے تھے......صرف انہیں یہ حالات بہت عجیب دکھائی دے رہے ہوں گے......سنیپ اپنے سونے والے لبادے میں کھڑے ہوئے تھے، فلیچ انڈے کو پکڑے ہوئے تھا اور ان کے پیچھے ہیری سیڑھی میں پھنسا ہوا تھا۔ پروفیسر موڈی کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ کچھ سیکنڈ تک وہ اور ہیری ایک دوسرے کو دیکھتے رہے، پھر پروفیسر موڈی نے اپنا منہ بند کر لیا اور اپنی نیلی آنکھ دوبارہ سنیپ پر جما دی۔

''کیا میں نے صحیح سنا ہے سنیپ؟'' انہوں نے آہستگی سے پوچھا۔ ''کوئی تمہارے دفتر میں گھس گیا تھا......''

''یہ اتنا اہم نہیں ہے......'' سنیپ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

''نہیں......نہیں! یہ تو بہت اہم ہے، تمہارے دفتر میں کون گھسنے کی کوشش کر سکتا ہے؟'' پروفیسر موڈی غرا کر بولے۔

''مجھے لگتا ہے کہ کوئی طالبعلم گھسا ہوگا......'' سنیپ نے جلدی سے کہا۔ ہیری کو دکھائی دیا کہ سنیپ کے چپچپے ماتھے پر ایک رگ

پھڑ کنے لگی تھی۔ ''یہ پہلے بھی ہو چکا ہے، میری نچلی الماری سے مرکب بنانے کا سامان غائب ہو چکا ہے......اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کوئی طالبعلم غیر قانونی طور کر کوئی مرکب بنانے کی کوشش کر رہا ہوگا......''

''تمہیں یہ لگتا ہے کہ کوئی طالبعلم مرکب بنانے کا سامان چرانے آیا ہوگا ہے نا؟'' پروفیسر موڈی نے کہا۔ ''کہیں تم نے اپنے دفتر میں کوئی اور چیز تو چھپا نہیں رکھی ہے؟''

ہیری نے دیکھا کہ سنیپ کا پتلا چہرہ اچانک اونٹ جیسے رنگ کا ہو گیا تھا اور ان کے ماتھے کی رگ اور زیادہ تیزی سے پھڑ کنے لگی تھی۔

''مجھے تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے دفتر میں کوئی چیز نہیں چھپائی ہے کیونکہ تم میرے دفتر میں آ چکے ہو اور اس کی اچھی طرح تلاشی لے چکے ہو۔'' انہوں نے دھیمی اور خونخوار آواز میں کہا۔

''یہ تو ایرور کی تربیت میں شامل ہوتا ہے اور اب تو یہ میری عادت ہو چکی ہے، ویسے بھی ڈمبل ڈور نے مجھے کہا تھا کہ میں نظر رکھوں......''

''ڈمبل ڈور مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' سنیپ نے بھنچے ہوئے دانتوں سے سختی سے کہا۔ ''مجھے یقین نہیں ہے کہ انہوں نے تمہیں میرے دفتر کی تلاشی لینے کے لئے کہا ہوگا......''

''ظاہر ہے، ڈمبل ڈور کو تم پر بھروسہ ہے۔'' پروفیسر موڈی غرائے۔ ''وہ لوگوں پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ دوسرا موقع دینے پر یقین رکھتے ہیں لیکن جہاں تک میرا سوال ہے......میں جانتا ہوں کہ کئی نشان ایسے ہوتے ہیں جو کبھی نہیں مٹتے نہیں ہیں، سنیپ! تم میری بات کا مطلب تو سمجھ ہی گئے ہو گے...... ہے نا؟''

سنیپ نے اچانک ایک بہت عجیب سی حرکت کی۔ انہوں نے اپنی بائیں کلائی کو اپنے دائیں ہاتھ سے کس کر پکڑ لیا جیسے اس پر لگی کسی چیز سے انہیں چوٹ پہنچ رہی ہو۔

''اپنے بستر پر جاؤ سنیپ!'' پروفیسر موڈی ہنستے ہوئے بولے۔

''تمہیں مجھے کہیں بھیجنے کا اختیار نہیں ہے......'' سنیپ نے پھنکارتے ہوئے کہا اور اپنی کلائی کو چھوڑ دیا جیسے انہیں خود پر غصہ آ رہا ہو۔ ''مجھے بھی رات کو اس سکول میں گھومنے کا اتنا ہی اختیار حاصل ہے جتنا کہ تمہیں ہے......''

''تو پھر شوق سے گھومو......'' پروفیسر موڈی نے کہا، لیکن ان کی آواز دھمکی محسوس بھری ہو رہی تھی۔ ''میں کسی بھی وقت کسی اندھیری راہداری میں تم سے ٹکرانا چاہوں گا......ویسے تمہارے ہاتھ سے کوئی چیز گر گئی ہے......''

ہیری نے دہشت سے دیکھا کہ پروفیسر موڈی نقشے کی طرف اشارہ کر رہے تھے جو اب بھی اس سے کچھ سیڑھیاں نیچے پڑا تھا۔ جب سنیپ اور فلیچ دونوں نقشے کو دیکھنے کیلئے مڑے تو ہیری نے احتیاط ترک کر دی۔ اس نے چوغے کے نیچے سے اپنے ہاتھ اُٹھا کر

پروفیسر موڈی کی طرف لہرائے تاکہ ان کا دھیان اس کی طرف ہو جائے، وہ لب کھول کر اس طرح کے الفاظ بولنے کا اشارہ کرنے لگا۔
'وہ میرا ہے......'

سنیپ نقشے کے قریب پہنچ چکے تھے اور ان کے چہرے پر ایک خوفناک تاثر ابھر چکا تھا جیسے وہ سب کچھ سمجھ گئے ہوں۔

''ایکوشیم چرمئی کاغذ......''

نقشہ ہوا میں بلند ہوا اور سنیپ کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو چکمہ دے کر سیدھا پروفیسر موڈی کے ہاتھ میں پہنچ گیا۔

''مجھ سے شاید غلطی ہوگئی۔'' پروفیسر موڈی نے آہستگی سے کہا۔ ''یہ تو میرا ہے......شاید پہلے مجھ سے گر گیا ہو......''

لیکن سنیپ کی سیاہ آنکھیں کبھی فلیچ کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے انڈے کو اور کبھی پروفیسر موڈی کے ہاتھ میں دبے ہوئے نقشے کو ٹٹول رہی تھیں۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ دو اور دو کو جوڑ کر چار کر رہے ہوں گے جیسا کہ صرف سنیپ ہی کر سکتے تھے......

''پوٹر......!'' ان کے لبوں سے دھیمی آواز میں نکلا۔

''کیا؟'' پروفیسر موڈی نے اطمینان سے نقشے کو موڑا اور پھر اپنی جیب میں ڈال لیا۔

''پوٹر!'' سنیپ غرائے اور انہوں نے اپنا سر اس طرف گھما دیا جہاں ہیری کھڑا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہیری انہیں اچانک نظر آنے لگا ہو۔ ''یہ انڈہ پوٹر کا ہے، اور یہ چرمئی کاغذ بھی پوٹر کا ہے، میں اس نقشے کو پہلے بھی دیکھ چکا ہوں۔ میں اسے خوب پہچانتا ہوں۔ پوٹر یہیں ہے، اس نے یقیناً اپنا غیبی چوغہ پہن رکھا ہوگا......''

سنیپ اندھے آدمی کی طرح اپنی بانہیں پھیلا کر سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ ہیری کا ان کے بڑے نتھنے پھولتے ہوئے نظر آ رہے تھے جیسے وہ ہیری کی خوشبو سونگھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ پھنسا ہوا ہیری پیچھے کی طرف جھک گیا تاکہ سنیپ کی انگلیاں اسے چھو نہ پائیں لیکن اب کسی بھی پل......

''وہاں کوئی نہیں ہے سنیپ!'' پروفیسر موڈی نے تیزی سے کہا۔ ''لیکن مجھے ہیڈ ماسٹر کو بتا کر خوشی ہوگی کہ تمہارے دماغ میں ہیری پوٹر کا خیال کتنی جلدی آ گیا......''

''کیا مطلب؟'' سنیپ وہیں ٹھٹک کر رک گئے اور گردن گھما کر موڈی کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کے ہاتھ ابھی تک ہیری کی طرف ہی پھیلے ہوئے تھے اور اس کے سینے سے چند انچ ہی دور تھے۔

''اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈمبل ڈور کو یہ جاننے میں بہت دلچسپی ہے کہ اس لڑکے کو کس نے پھنسایا ہے؟'' پروفیسر موڈی نے لنگڑاتے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔ ''اور سنیپ میری بھی ...... بہت دلچسپی ہے......''، مشعل کی روشنی اب ان کے بھیانک چہرے پر پڑ رہی تھی جس سے ان کی ناک کا زخم اور ان کے چہرے کے نشانات پہلے سے زیادہ گہرے اور سیاہ دکھائی دینے لگے۔

سنیپ چونکہ موڈی کی طرف دیکھ رہے تھے اس لئے ہیری کو ان کے تاثرات دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ ایک پل کیلئے کوئی بھی

کچھ نہیں بولا۔ نہ ہی کوئی اپنی جگہ سے ہلا اور پھر سنیپ نے اپنے ہاتھ دھیرے سے جھکا لئے۔

''میں تو صرف یہی سوچ رہا تھا کہ اگر پوٹر رات کو بھٹک رہا ہے...... یہ اس کی بہت بری عادت ہے......تو اسے روکا جانا چاہئے، اس کی بھلائی کیلئے......'' سنیپ نے مجبوراً دھیمی آواز میں کہا۔

''اوہ اچھا!'' پروفیسر موڈی نے آہستگی سے کہا۔ ''تم دل سے پوٹر کی بھلائی چاہتے ہو، ہے نا؟''

ایک پل تک پھر خاموشی چھا گئی۔ سنیپ اور موڈی اب بھی ایک دوسرے کی طرف غصے بھری نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ مسز نورس نے زور سے میاؤں کی آواز نکالی۔ وہ اب بھی فلیچ کے پیروں کے ارد گرد گھوم رہی تھی اور خوشبودار جھاگ کی مہک کا سراغ لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔

''مجھے لگتا ہے کہ مجھے سونے کیلئے جانا چاہئے۔'' سنیپ نے دھیرے سے کہا۔

''آج رات میں تمہارے دماغ میں آنے والا یہ سب سے اچھا خیال ہے۔'' پروفیسر موڈی نے کہا۔ ''اور فلیچ تم مجھے وہ انڈہ دے دو......''

''نہیں!'' فلیچ نے انکار کرتے ہوئے کسمسا کر کہا اور انڈے پر اپنے ہاتھوں کی جکڑ اس طرح مضبوط کر لی جیسے انڈہ نہ ہو بلکہ اس کا پلوٹھی کا بچہ ہو۔ ''پروفیسر موڈی! یہ پیوس کو چور ثابت کرنے واحد ثبوت ہے......''

''یہ اس چمپئن کی امانت ہے جس سے اس نے چرایا ہے۔'' پروفیسر موڈی نے کہا۔ ''اسے مجھے دو اسی وقت......''

سنیپ سیڑھیاں اتر کر بغیر کچھ کہے موڈی کے پاس سے گزر گئے۔ فلیچ نے مسز نورس کی طرف پچکارا جس نے کچھ پل تک ھیری کی طرف گھور کر دیکھا اور اس کے بعد مڑ کر اپنے مالک کے پیچھے پیچھے جانے لگی۔ ھیری کی سانس اب بھی بہت تیز تیز چل رہی تھی۔ قدموں کی آہٹ سے اسے پتہ چل رہا تھا کہ سنیپ نچلی راہداری کی طرف جا رہے ہیں۔ پروفیسر موڈی کو انڈہ دینے کے بعد فلیچ بھی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ جاتے جاتے وہ مسز نورس کو کہہ رہا تھا۔ ''فکر مت کرو میری پیاری!......ہم ثبوت پاتے ہی ڈمبل ڈور سے ملیں گے......انہیں پیوس کی حرکت کے بارے میں بتا دیں گے۔''

کسی دروازے کے بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ ھیری پروفیسر موڈی کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہا تھا جنہوں نے اپنی لاٹھی سب سے نیچے والی سیڑھی پر رکھا اور پوری محنت سے سیڑھیاں چڑھ کر اس کی طرف آنے لگے۔ ہر سیڑھی پر ٹھک کی آواز گونجتی رہی۔

''بال بال بچے پوٹر......'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔

''ہاں......میں......شکریہ......'' ھیری ہکلا کر بولا۔

''یہ کیا ہے؟'' پروفیسر موڈی نے نقشہ اپنی جیب سے دوبارہ نکالتے ہوئے کہا۔

''ہوگورٹس کا نقشہ ہے۔'' ھیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش پروفیسر موڈی اسے کھوکھلی سیڑھی سے جلدی باہر کھینچ

لیں۔اس کے پاؤں میں بہت ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔

''اچھا!'' پروفیسر موڈی نے نقشے کو گھورتے ہوئے کہا اوران کی جادوئی آنکھ اس پر سرپٹ دوڑنے لگی۔ ''یہ تو کمال کا نقشہ ہے، پوٹر!''

''ہاں......کافی کارآمد ہے۔'' ہیری نے کہا اس کی آنکھوں میں اب درد کی وجہ سے آنسو آ گئے تھے۔ ''ار...... پروفیسر موڈی کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟''

''کیا؟......اوہ ہاں......کیوں نہیں؟''

پروفیسر موڈی نے ہیری کا بازو پکڑ کر اسے اوپر کھینچا۔ ہیری کا پاؤں دھنسے والی سیڑھی سے بالآخر آزاد ہو گیا اور وہ اس کے اوپر والی سیڑھی پر پہنچ گیا۔

پروفیسر موڈی اب بھی نقشے کو گھور رہے تھے۔

''پوٹر!......کہیں تمہیں یہ تو نہیں دکھائی دیا کہ سنیپ کے دفتر میں کون گھسا ہوا تھا؟ میرا مطلب ہے کہ اس نقشے میں......'' پروفیسر موڈی نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔

''اوہ ہاں!......ہاں میں نے دیکھا تھا......'' ہیری نے تسلیم کرتے ہوئے کہا۔ ''وہ مسٹر کراؤچ تھے۔''

پروفیسر موڈی کی جادوئی آنکھ پورے نقشے پر تیزی سے بھاگنے لگی۔ اچانک ان کے چہرے پر عجیب سی دہشت کی جھلک بکھر گئی

۔

''کراؤچ؟'' انہوں نے پوچھا۔ ''تمہیں......تمہیں پورا یقین ہے پوٹر؟''

''سو فیصد!'' ہیری نے جواب دیا۔

''لیکن اب تو وہ اس نقشے میں کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں؟'' پروفیسر موڈی نے کہا ان کی آنکھ اب بھی نقشے پر سرپٹ دوڑ رہی تھی۔ ''کراؤچ!......یہ تو بہت......بہت ہی دلچسپ ہے......''

وہ ایک پل تک کچھ نہیں بولے اور نقشے کو گھورتے رہے۔ ہیری کو لگا کہ اس خبر سے موڈی کو کچھ سمجھ میں آیا تھا اور وہ یہ جاننے کیلئے بے تاب تھا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں۔ اس نے سوچا کہ کیا وہ کچھ پوچھنے کی ہمت کر سکتا ہے؟ پروفیسر موڈی سے اسے تھوڑا ڈر لگتا تھا......لیکن موڈی نے ابھی ابھی اسے بہت بڑی مشکل سے بچایا تھا......

''ار...... پروفیسر موڈی!......آپ کو کیا لگتا ہے؟ مسٹر کراؤچ اس وقت سنیپ کے دفتر میں کیا کر رہے ہوں گے؟''

پروفیسر موڈی کی جادوئی آنکھ نقشے سے ہٹ کر ہیری پر آ ٹکی۔ ان کی باریک بین نگاہ سے ہیری کو لگ رہا تھا کہ وہ اسے ٹٹول رہے ہیں اور یہ سوچ رہے ہیں کہ اس کا جواب دینا چاہئے یا نہیں اور اگر دینا چاہئے تو اسے کتنا بتانا صحیح رہے گا......؟

''اسے اس طرح سے دیکھو پوٹر!'' پروفیسر موڈی نے بالآخر دھیمے لہجے میں کہا۔ ''لوگ کہتے ہیں کہ میڈ آئی موڈی شیطانی جادوگروں کو پکڑنے کے پیچھے پاگل ہے...... لیکن بارٹی کراؤچ کے مقابلے میں تو میڈ آئی موڈی کچھ نہیں ہے...... کچھ بھی نہیں۔''

وہ نقشے کو دوبارہ گھورنے لگے۔ ھیری اور زیادہ جاننے کیلئے بے تاب تھا۔

''پروفیسر موڈی؟'' اس نے دوبارہ کہا۔ ''آپ کو کیا لگتا ہے...... کیا اس کا کوئی گہرا مطلب ہے...... شاید مسٹر کراؤچ کو اندیشہ ہو گیا ہو کہ کچھ ہو رہا ہے......''

''جیسے......'' پروفیسر موڈی نے تیزی سے پوچھا۔

ھیری نے سوچا کہ وہ کتنی بات بتائے، وہ پروفیسر موڈی کو یہ شک نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کہ اس کے پاس ہوگورٹس کے باہر کی بھی خبریں تھیں۔ اس سے سیریس کے بارے میں مشکل سوال پوچھے جا سکتے تھے۔

''میں نہیں جانتا۔'' ھیری نے آہستگی سے کہا۔ ''کچھ عرصے سے عجیب چیزوں کے ہونے کی خبریں پھیل رہی ہیں...... روزنامہ جادوگر میں چھپی خبر...... ورلڈ کپ میں دکھائی دینے والا تاریکی کا نشان اور مرگ خور...... اور کافی چیزیں......''

پروفیسر موڈی کی دونوں آنکھیں پھیل کر چوڑی ہو گئیں۔

''تم بہت تیز ہو پوٹر!'' انہوں نے کہا اور ان کی جادوئی آنکھ دوبارہ نقشے کو کھنگالنے میں مصروف ہو گئی۔ ''کراؤچ بھی اسی سمت میں سوچ سکتا ہے۔'' انہوں نے دھیرے سے کہا۔ ''یہ ممکن ہے...... کچھ عرصے سے کافی عجیب افواہیں پھیل رہی ہیں...... کچھ تو ریٹا سٹیکر نے پھیلا رکھی ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ اس وجہ سے بہت سے لوگ گھبرا رہے ہیں۔'' ان کے کٹے پھٹے چہرے پر گھمبیر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ ''اوہ! مجھے سب سے زیادہ نفرت اس مرگ خور سے ہے۔'' وہ بڑبڑائے، ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ ھیری کے بجائے خود سے باتیں کر رہے ہوں اور ان کی جادوئی آنکھ نقشے کے بائیں کونے پر جمی ہوئی تھی۔ ''مجھے سب سے زیادہ نفرت ہے اس مرگ خور سے ہے جو آزاد گھوم رہا ہے......''

ھیری نے انہیں گھور کر دیکھا۔ کیا پروفیسر موڈی کی بات وہی مطلب تھا جو ھیری سمجھ رہا تھا؟

''اور اب میں تم سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں پوٹر؟'' پروفیسر موڈی نے مشتبہ انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ھیری ایک بار پھر دہشت زدہ دکھائی دینے لگا۔ اسے لگا کہ موڈی اس سے یہ پوچھنے والے ہیں کہ اسے یہ نقشہ کہاں سے ملا؟ جو ایک بہت ہی خطرناک جادوئی چیز تھی...... اور یہ اس کے ہاتھوں میں کیسے پہنچا؟ اسے احساس تھا کہ اگر وہ اس کی پوری کہانی سچ سچ بتا دے تو اس سے نہ صرف وہ بلکہ اس کا باپ، فریڈ اور جارج ویزلی اور ساتھ ہی اس کا پسندیدہ تاریک جادو سے تحفظ کے فن والا استاد پروفیسر لوپن بھی خطرے میں پڑ جائیں گے۔ پروفیسر موڈی نے نقشہ ھیری کے سامنے لہرایا اور ھیری نے خود کو تیار کر لیا تھا......

''کیا اسے میں کچھ عرصے کیلئے اپنے پاس رکھ سکتا ہوں؟''

''اوہ!'' ہیری نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ ویسے تو اسے یہ نقشہ بہت زیادہ عزیز تھا لیکن دوسری طرف راحت کا احساس بھی تھا کہ موڈی نے یہ نہیں پوچھا لیا تھا کہ اسے یہ نقشہ کہاں سے ملا تھا۔ ویسے بھی اسے ان کے احسان کا بدلہ بھی اتارنا ہی تھا۔ ''ہاں! ٹھیک ہے۔''

''بہت شاندار!'' پروفیسر موڈی غرا کر بولے۔ ''میں اس کا عمدہ استعمال کر سکتا ہوں ......شاید مجھے اسی کی ہی ضرورت تھی...... ٹھیک ہے پوٹر! تم اب اپنے بستر پر جاؤ۔''

وہ ساتھ ساتھ سیڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔ موڈی اب بھی نقشے کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے یہ کوئی ایسا خزانہ ہو جسے انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ موڈی کے ساتھ دفتر کے دروازہ تک پہنچا۔ اس دوران دونوں میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ دروازے کے سامنے موڈی رُکے اور انہوں نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہارے دماغ میں کبھی ایرور بننے کا خیال آیا ہے پوٹر؟''

''نہیں!'' ہیری نے ان کی طرف حیرانگی سے دیکھ کر کہا۔

''تم اس بارے میں سوچنا......'' موڈی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''ہاں سچ مچ......اور مجھے لگتا ہے کہ تم آج رات صرف اپنے انڈے کو سیر کروانے نہیں لے جا رہے تھے؟''

''ار......نہیں!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں تو اس کا سراغ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔''

پروفیسر موڈی نے اس کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری۔ ان کی جادوئی آنکھ بہت تیزی سے گھومنے لگی تھی۔ ''تمہیں رات کو گھومتے ہوئے ہی خیالات آتے ہیں پوٹر......صبح ملاقات ہوگی۔'' وہ نقشے کو گھورتے ہوئے اپنے دفتر میں داخل ہوگئے اور دروازہ بند کر لیا۔

ہیری دھیرے دھیرے گری فنڈر ہال کی طرف چلنے لگا۔ وہ کراؤچ اور سنیپ کی گتھی سلجھانے اور اس کا صحیح نتیجہ نکالنے کی کوشش کر رہا تھا......اگر کراؤچ اپنی مرضی سے آدھی رات کو ہوگورٹس میں آسکتے ہیں تو وہ بیمار ہونے کی ڈرامہ بازی کیوں کر رہے ہیں؟ انہیں کیا ایسا لگتا ہے کہ سنیپ نے اپنے دفتر کے اندر کوئی غیر قانونی چیز چھپا رکھی ہے......آخر وہ کیا چیز ہوگی؟

اور موڈی نے یہ مشورہ کیوں دیا کہ اسے ایرور بننے کی طرف سوچنا چاہئے؟ یہ مشورہ کافی حد تک عمدہ بھی تھا...... جب ہیری انڈے اور غیبی چوغے کو احتیاط کے ساتھ اپنے صندوق میں محفوظ کر چکا تھا تو وہ چپ چاپ اپنے پردوں والے بستر پر آ کر بیٹھ گیا۔ دس منٹ تک وہ اسی کشمکش میں مبتلا رہا۔ بالآخر اس نے سوچا کہ وہ پہلے یہ چھان بین کرے گا کہ باقی ایرورز کے چہرے کتنے کٹے پھٹے ہیں، اس کے بعد ہی وہ ایرور بننے کے بارے میں حتمی غور کرے گا......

☆☆☆☆

چھبیسواں باب

دوسرا ہدف

''تم نے تو کہا تھا کہ تم اس انڈے کے سراغ کو کافی پہلے ہی سمجھ چکے تھے۔'' ہرمائنی غصے سے بولی۔

''ذرا آہستہ بولو!'' ہیری نے چڑ کر کہا۔ ''مجھے تو بس اسے...... اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت تھی۔''

ہری، رون اور ہرمائنی اشیاء کی جادوئی پرواز والی کلاس میں سب سے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں آج اندری جادوئی کلمے کی مشق کرنا تھی جو کہ بدری جادوئی کلمے کے بالکل متضاد کام کرتا تھا۔ کمرے میں چیزوں کو ادھر ادھر اُڑانے کے خطرے کو بھانپتے ہوئے پروفیسر فلنٹ وک نے ہر طالبعلم کو نرم کشن دے دیئے تھے۔ طلباء کو یہ کشن اُڑا کر اپنے جادوئی کلمے کی مشق کرنا تھی۔ پروفیسر فلنٹ وک چاہتے تھے کہ اگر کسی طالبعلم کا نشانہ خطا ہو جائے تو بھی کسی کو چوٹ نہ پہنچے۔ ان کا خیال تو اچھا تھا لیکن اس کا نتیجہ کچھ اتنا اچھا ثابت نہیں ہوا۔ نیول کا نشانہ اتنا خراب تھا کہ وہ اپنے کشن سے زیادہ بھاری چیزوں کو بھی کمرے میں اُڑا رہا تھا...... جیسے پروفیسر فلنٹ وک کو......

جب پروفیسر فلنٹ وک ان کے پاس سے اُڑتے ہوئے گئے اور ایک بڑی الماری کے اوپر پہنچ کر بیٹھ گئے تو ہیری جلدی سے بولا۔ ''ایک منٹ کیلئے انڈے کو بھول جاؤ۔ میں تمہیں سنیپ اور موڈی کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں......''

یہ کلاس نجی گفتگو کیلئے کافی موزوں ثابت ہوئی۔ باقی تمام طلباء کو اس کام میں اتنا مزہ آ رہا تھا کہ کوئی بھی ان کی طرف بالکل توجہ نہ دے رہا تھا۔ ہیری دھیمے لہجے میں آدھ گھنٹے تک گذشتہ رات کی دہشت ناک حادثاتی روداد سناتا رہا۔

''سنیپ نے کہا کہ موڈی نے اس کے دفتر کی تلاشی لی تھی؟'' رون نے سرگوشی کی۔ اس کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک عود کر آئی تھی اور اس نے ایک کشن کو اپنی چھڑی سے دور اُڑایا (وہ ہوا میں اُڑا لیکن صحیح جگہ پر پہنچنے کے بجائے سیدھے پاروتی کے ہیٹ سے جا ٹکرایا) ''تمہیں کیا لگتا ہے، موڈی یہاں کارکروف کے ساتھ ساتھ سنیپ پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں؟''

''معلوم نہیں...... پروفیسر ڈمبل ڈور نے ان سے ایسا کرنے کیلئے کہا ہے یا نہیں۔ لیکن وہ یقینی طور پر ایسا کچھ ضرور کر رہے ہیں۔''

''اس نے اپنی چھڑی لاپرواہی سے لہرائی جس کی وجہ سے اس کا کشن ڈیسک پر عجیب طریقے سے نیچے گر گیا۔'' موڈی نے کہا تھا کہ ڈمبل ڈور سنیپ کو یہاں اس لئے رُکنے دیا ہے کیونکہ وہ انہیں دوسرا موقع دے رہے ہیں۔''

''کیا؟'' رون نے تیزی سے کہا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس کا اگلا کشن ہوا میں اڑ کر فانوس سے ٹکرایا اور پروفیسر فلنٹ وک کی میز پر دھم کی آواز نکالتا ہوا جا گرا۔ ''ہیری! شاید موڈی کو شک ہو رہا ہے کہ سنیپ نے ہی تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا ہوگا......''

''اوہ رون!'' ہرمائنی نے بے یقینی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ہم نے پہلے بھی تو سوچا تھا کہ سنیپ ہیری کو مارنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن بعد میں ہمیں یہ پتہ چلا کہ وہ تو ہیری کی جان بچانے کی کوشش کر رہے تھے، یاد ہے نا؟''

اس نے اپنی چھڑی لہرا کر کشن کو دور اُڑایا۔ کشن کمرے کے دوسرے کونے میں اُڑتا ہوا اس صندوق میں جا گرا جس میں سبھی طلبہ کو اپنے اپنے کشن پہنچانے تھے۔ ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا...... یہ سچ ہی تھا کہ سنیپ نے ایک بار اس کی جان بچائی تھی لیکن عجیب بات یہ تھی کہ سنیپ اس سے بہت نفرت کرتے تھے اور اس نفرت کی وجہ صرف اتنی تھی کہ سنیپ اس کے باپ جیمس پوٹر کو سخت ناپسند کرتے تھے جو ہوگورٹس میں ان کے ساتھ پڑھتے تھے۔ سنیپ ہیری کے پوائنٹس کم کرنے یا اسے سزا دینے کا ایک بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ یہی نہیں وہ ایک دو بار تو یہ تجویز بھی دے چکے تھے کہ ہیری کو سکول سے نکال دینا زیادہ اچھا رہے گا۔

''مجھے پرواہ نہیں ہے کہ موڈی کیا کہتے ہیں؟'' ہرمائنی نے اپنی بات آگے بڑھائی۔ ''ڈمبل ڈور اتنے نادان نہیں ہیں، انہوں نے ہیگرڈ اور پروفیسر لوپن پر صحیح بھروسہ کیا تھا حالانکہ زیادہ تر لوگ انہیں ملازمت پر بالکل نہیں رکھتے......تو پھر سنیپ کے بارے میں ان کا بھروسہ صحیح کیوں نہیں ہو سکتا؟ حالانکہ سنیپ تھوڑے......''

''برے ہیں......'' رون نے جلدی سے ہرمائنی کی بات اچک کر پوری کی۔ ''چھوڑو ہرمائنی! اگر ایسا ہے تو شیطانی جادوگروں کو پکڑنے والے سبھی لوگ ان کے دفتر کی تلاشی کیوں لے رہے ہیں؟''

''مسٹر کراؤچ بیمار ہونے کی ڈرامہ بازی کیوں کر رہے ہیں؟'' ہرمائنی نے رون کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔ ''بڑی عجیب بات ہے، ہے نا؟ کہ وہ ژلبال رقص تقریب میں تو آ نہیں سکتے لیکن وہ آدھی رات کو یہاں اچانک آ سکتے ہیں؟''

''تم تو صرف کراؤچ کی گھریلو خرس ونکی کو گھر سے نکالے جانے کی وجہ سے انہیں ناپسند کرتی ہو۔'' رون نے ایک کشن اُڑا کر کھڑکی کے باہر پھینک دیا تھا۔

''اور تم تو سنیپ کے بارے میں صرف منفی ہی سوچتے ہو۔'' ہرمائنی نے کہا اور اپنے ایک اور کشن کو اُڑا کر سیدھے صندوق میں بھیج دیا تھا۔

''میں تو صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اگر سنیپ کو یہ دوسرا موقع ملا ہے تو انہوں نے پہلے موقع پر ایسا کیا کیا تھا؟'' ہیری نے سنجیدگی سے کہا اور اسے یہ دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی کہ اس کا کشن کمرے کے بیچ میں سے اُڑتا ہوا سیدھا صندوق کی طرف بڑھا اور ہرمائنی

کے کشن کے بالکل اوپر جا گرا......

☆☆☆☆

سیریس، ہوگورٹس میں ہونے والی ہر نئی تبدیلی اور انوکھی بات کے بارے میں پوری طرح باخبر رہنا چاہتا تھا، اسی لئے اس کی بات کو دھیان میں رکھتے ہوئے ہیری نے اسے اُسی رات بھورے الّو کے ذریعے تفصیلی خط لکھ کر بھیج دیا۔ اس خط میں اس نے واشگاف الفاظ میں لکھ دیا کہ مسٹر کراؤچ سنیپ کے دفتر میں گھسے ہوئے تھے، یہی نہیں اس نے موڈی اور سنیپ کے درمیان ہونے والی تند و تلخ جملوں کی جھڑپ کو بھی لکھ ڈالا تھا۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد ہیری نے اپنی توجہ اپنے سامنے کھڑے سب سے ضروری مسئلے کی طرف مبذول کی۔ 'چوبیس فروری کو پانی کی تہہ میں ایک گھنٹے تک زندہ رہنا...... یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا؟'

رون چاہتا تھا کہ ہیری ایک بار پھر جادوئی پرواز کے اسی جادوئی کلمے کا استعمال کرے جس کے ذریعے اس نے ڈریگن سے مقابلے کرتے ہوئے جادوئی چھڑی کو اپنے فائربولٹ جوڑ لیا تھا۔ ہیری نے اسے آب شش (مچھلی کے مصنوعی گل پھڑے) کے بارے بتا دیا تھا جسے پہن کر غوطہ خور پانی کے اندر بھی سانس لے سکتے تھے۔ رون کا خیال تھا کہ ہیری کو جادوئی کلمے کی مدد سے سب سے قریبی ماگلو شہر کے کسی بھی سٹور سے آب شش منگوا لینا چاہئے۔ بہرحال، ہرمائنی نے ان کے ارادوں کو یہ بتا کر چوپٹ کر دیا تھا کہ یہ ناقابل عمل کام ہے، اگر ہیری ایک گھنٹے کی مختصر مدت میں آب شش کو پہننے کی تربیت حاصل کر بھی لے، تب بھی وہ جادوگروں کے ضابطہ برائے پوشیدگی کے دفعات کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو جائے گا اور اسے قانون توڑنے کی وجہ سے ان مقابلوں سے نکال دیا جائے گا۔ اس نے کہا کہ یہ سوچنا ہی حماقت ہے کہ کوئی ماگلو ہوا میں 'آب شش' کو یوں خود بخود اُڑتا ہوا دیکھ کر نہیں چونکے گا اور ان کے پیچھے پیچھے بھاگ کھڑا نہیں ہوگا۔ اس طرح تو ہوگورٹس کی پوشیدگی بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

"ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ بہتر تو یہی رہے گا کہ تم تبدیلی ہیئت کے علم کا عمدہ استعمال کر کے خود کو آبدوز یا اس جیسی کسی چیز کے بھیس میں بدل لو۔" اس نے کہا۔ "کاش ہم اتنی حد تک تبدیلی ہیئت کا فن سیکھ چکے ہوتے۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ ہم چھٹے سال سے پہلے شروع نہیں کریں گے اور اگر اسے کرنے کا صحیح طریقہ معلوم نہ ہو تو یہ بہت گڑبڑ بھی کر سکتا ہے......"

"ہاں! مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ میرے سر پر آبدوز کی حول بین جیسی کوئی چیز نکل آئے اور مجھے اسے ہر وقت ساتھ لے کر گھومنا پڑے۔" ہیری نے بیزاری سے کہا۔ "ویسے مجھے لگتا ہے کہ اگر میں پروفیسر موڈی کے سامنے کسی پر حملہ کر دوں تو وہ میرا روپ بدل کر مجھے مچھلی ضرور بنا سکتے ہیں......"

"لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ تمہیں تمہاری پسندیدہ چیز میں ہی بدلیں گے!" ہرمائنی نے سنجیدگی سے کہا۔ "نہیں! مجھے اب بھی یہی لگتا ہے کہ کسی جادوئی کلمے کا استعمال کرنا ہی تمہارے لئے سب سے صحیح رہے گا......"

ہیری نے سوچا کہ اب اسے لائبریری میں اتنی ساری کتابیں پڑھنا ہوں گی کہ اس کی زندگی بھر کا کوٹہ پورا ہو جائے گا۔ اس نے

خود کو ایک بار پھر دھول سے اٹی ہوئی کتابوں کے ڈھیر میں دفن کر لیا جن میں وہ ایک ایسے جادوئی کلمے کی تلاش کر رہا تھا جس کی بدولت آب شش کے بغیر ہی پانی کے اندر زندہ رہا جا سکے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی دوپہر کے کھانے کے وقت، شام کو اور ہفتے کے اختتام بمعہ اتوار کو لائبریری کی کتابوں کو چھاننے میں جتے ہوئے تھے۔ ہیری نے پروفیسر میک گوناگل سے لائبریری کے ممنوعہ حصے میں جانے کی اجازت نامہ بھی حاصل کر لیا تھا تاکہ وہ ممنوعہ علوم کی کتابوں کو بھی دیکھ سکے۔ اس کے علاوہ اس نے گدھ جیسی چڑچڑی بدمزاج لائبریرین مسز پینس سے بھی مدد مانگی لیکن انہیں ایسا کوئی جادوئی کلمہ نہیں مل پایا جس سے ہیری پانی کے اندر ایک گھنٹہ تک رہ سکے اور اس کے بعد اپنا حال چال سنانے کیلئے زندہ واپس لوٹ سکے۔

دہشت کی جانی پہچانی لہریں اب ہیری کو ایک بار پھر پریشان کرنے لگی تھیں۔ اسے کلاسوں میں اپنا دھیان مرتکز رکھنے میں ایک بار پھر دشواری پیش آ رہی تھی۔ ہیری اب تک جھیل کو میدان کا صرف ایک عام سا حصہ ہی سمجھتا رہا تھا اور اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دیتا تھا لیکن آج کل وہ جب بھی کسی کلاس روم کی کھڑکی کے پاس ہوتا تھا تو اس کی نظریں خود بخود جھیل کی طرف مڑ جاتی تھیں۔ جھیل میں بہت زیادہ پانی تھا جو بہت ٹھنڈا اور گہرا تھا۔ ہیری کو اب اس کی اندھیری گہرائیاں چاند جتنی دور دکھائی دینے لگی تھیں۔

جیسے ہارن ٹیل کا سامنا کرنے سے پہلے ہوا تھا بالکل ویسے ہی وقت کو ایک بار پھر پہیے لگ گئے تھے، وہ اتنی تیزی سے بھاگنے لگا جیسے کسی نے گھڑیوں پر سرعت رفتاری کا جادوئی کلمہ پڑھ دیا ہو۔ چوبیس فروری میں صرف ایک ہی ہفتہ باقی رہ گیا تھا (اب بھی اس کے پاس وقت تھا)......اب پانچ دن بچے تھے (کوئی نہ کوئی جادوئی کلمہ مل ہی جائے گا)......تین دن باقی تھے (اوہ خدایا! مجھے کوئی جادوئی کلمہ مل جائے)۔

جب آخری دو دن باقی رہ گئے تو ہیری نے ایک بار پھر کھانا پینا چھوڑ دیا۔ پیر کی صبح ناشتے کی میز پر ایک ہی اچھی بات رونما ہوئی۔ وہ بھورا الّو واپس لوٹ آیا تھا جسے ہیری نے سیریس کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے چرمئی کاغذ کھول کر دیکھا۔ جس پر سیریس نے اب تک کی سب سے چھوٹی تحریر لکھی تھی۔

اسی الّو کے ذریعے فوراً ہاگس میڈ کی اگلی سیر کی تاریخ بھیجو!

ہیری نے چرمئی کاغذ کو الٹ پلٹ کر دیکھا کہ شاید اس کے پیچھے کچھ اور بھی لکھا ہو مگر وہ بالکل کورا تھا۔

''آئندہ ہفتے کے بعد والے ہفتے کے آخر میں ہاگس میڈ جانا ہوگا۔'' ہرمائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا جس نے ہیری کے کندھے کے پیچھے سے جھک کر خط کا مضمون پڑھ لیا تھا۔ ''یہ لو میرا قلم......اور اس الّو کو فوراً واپس بھیج دو۔''

ہیری نے سیریس کے خط کی پشت پر تاریخ لکھی اور اسے بھورے الّو کے پیر میں واپس باندھ دیا پھر اس نے بھورے الّو کو دوبارہ باہر اُڑتے ہوئے دیکھا۔ اسے کیا امید تھی؟ پانی کے نیچے زندہ رہنے کیلئے مشورہ؟......لیکن وہ تو سیریس کو اپنے خط میں سنیپ اور موڈی کے بارے میں بتانے کیلئے اس قدر کھو گیا تھا کہ اس کے دماغ سے ہی نکل گیا تھا کہ وہ اپنے انڈے کے سراغ کا بھی اس سے ذکر

کرتا......شاید وہ اسے پانی کے اندر رہنے کیلئے کوئی صلاح ہی دے دیتا......

''وہ ہاؤس میڈ میں ہماری اگلی سیر کی تاریخ کیوں جاننا چاہتا ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''معلوم نہیں!'' ہیری نے مایوسی سے کہا۔ الّو کو دیکھ کر اس کے اندر جو مختصر سی خوشی پیدا ہوئی تھی وہ اب کافور ہو چکی تھی۔ ''چلو! جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس کا وقت ہو گیا ہے۔''

ہیگرڈ شاید اب دھماکے دار سقرطوں کے پہنچائے گئے نقصان کی تلافی کر رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی تھی کہ اب صرف دو ہی سقرط زندہ بچے تھے یا پھر وہ یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ پروفیسر غروبلی پلانک جو کام کر سکتی ہیں، وہ بھی وہی کر سکتا ہے۔ چاہے وجہ کوئی بھی ہو، ہیگرڈ جب سے دوبارہ اپنی ملازمت پر واپس لوٹا تھا تب سے ہی وہ یک سنگھے کے بارے میں پڑھا رہا تھا سب کو یہ پتہ چل گیا کہ ہیگرڈ کو یک سنگھوں کے بارے میں اتنا ہی علم حاصل تھا جتنا کہ بھیانک جانوروں کے بارے میں تھا حالانکہ اسے اس بات پر مایوسی ہوتی تھی کہ ان کے دانت زہریلے کیوں نہیں ہیں۔

آج وہ یک سنگھے کے دو ننھے بچھیروں کو پکڑ لانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ وہ عام یک سنگھے کے مقابلے میں بالکل مختلف دکھائی دے رہے تھے، ان کی رنگت دودھیا سفید کے بجائے سونے جیسی سنہری تھی۔ پاروتی اور لیونڈر انہیں دیکھتے ہی خوشی سے پاگل ہو گئی تھیں اور پینسی پارکنسن کو بھی اپنی خوشی چھپانے کیلئے کافی کوشش کرنا پڑی تھی۔

''جوان یک سنگھوں کے مقابلے میں ان کے بچے زیادہ آسانی سے دکھائی دے جاتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے کلاس کو بتایا۔ ''جب یک سنگھے دو سال کے ہوتے ہیں تو ان کی رنگت چاندی جیسی ہوتی ہے، چار سال کے قریب ان کے سینگ نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ وہ تب تک پورے سفید نہیں ہوتے جب تک کہ وہ پوری طرح جوان نہ ہو جائیں یعنی سات سال کی عمر تک۔ بچپن میں وہ زیادہ بھروسہ کرتے ہیں......تب وہ لڑکوں سے اتنا نہیں گھبراتے ......چلو تھوڑا قریب جاؤ۔ اگر تم چاہو تو انہیں تھپتھپا سکتے ہو......انہیں گڑ کی ڈلی بھی کھلا سکتے ہو......''

''تم ٹھیک تو ہو ہیری؟'' ہیگرڈ تھوڑا قریب آتے ہوئے بولا۔ جب زیادہ تر طلبہ یک سنگھوں کے بچھیروں کے چاروں طرف جمع ہو کر دلچسپی سے انہیں چھو رہے تھے۔

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔

''تھوڑی گھبراہٹ ہو رہی ہو گی؟'' ہیگرڈ نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے جواب دیا۔

ہیگرڈ نے اپنا بڑا ہاتھ اس کے کندھے پر مارا جس سے ہیری کو گھٹنوں تک جھکنا پڑ گیا۔ ''ہیری! ہم نے تمہیں ہارن ٹیل سے مقابلہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر تم اس سے پہلے یہ کام کر رہے ہوتے تو ہمیں یقیناً فکر لاحق رہتی لیکن اب ہم جانتے ہیں کہ تم کوئی

بھی کام کر سکتے ہو۔ بشرطیکہ تم کرنے کی ٹھان لو۔ اب ہمیں ذرا بھی فکر نہیں ہو رہی ہے۔ تم بالکل ٹھیک ٹھاک رہو گے۔ تم نے سراغ کا مطلب سمجھ لیا ہے، ہے نا؟''

ہیری نے اثبات میں سر ہلایا لیکن اس کے دل میں آیا کہ وہ ہیگرڈ کو بتا دے کہ اسے ذرا اندازہ نہیں ہے کہ جھیل کی تہہ میں ایک گھنٹے تک زندہ کیسے رہا جا سکتا ہے؟ اس نے ہیگرڈ کی طرف دیکھا...... شاید جھیل میں رہنے والی مخلوق کی دیکھ بھال کے سلسلے میں وہ کبھی کبھار جھیل میں گیا ہو۔ وہ ضرور گیا ہوگا...... آخر وہ میدان کے سبھی جانداروں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔

''تم ضرور جیتو گے۔'' ہیگرڈ نے ایک بار پھر ہیری کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا جس سے ہیری گیلی زمین میں دو انچ نیچے دھنس گیا۔ ''ہم جانتے ہیں، ہمیں اپنے اندر سے یہ سنائی دے رہا ہے کہ تم ضرور جیتو گے...... ہیری!''

ہیگرڈ کے چہرے پر خوشی اور یقین کی جو مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی، ہیری اسے مٹانا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ بھی ایک سنگھے کے بچھیروں کے پاس جانا چاہتا ہے۔ پھر وہ زبردستی مسکرایا اور ہیگرڈ سے دور جا کر باقی طلبہ کے ساتھ بچھیروں کو تھپتھپانے لگا۔

☆☆☆☆

دوسرے ہدف سے پہلی شام ہیری کو محسوس ہوا جیسے وہ کسی برے خواب میں پھنس گیا ہو۔ وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اگر اب کوئی معجزہ ہو جائے اور اسے کوئی کارآمد جادوئی کلمہ مل جائے تو بھی وہ ایک ہی رات میں اس میں مہارت حاصل نہیں کر سکتا۔ اس نے یہ نوبت کیوں آنے دی؟ اس نے انڈے کے سراغ کو جلدی کیوں نہیں تلاش کیا؟ اس نے کلاس میں اپنے اساتذہ کی باتیں دھیان سے کیوں نہیں سنیں؟ ہو سکتا ہے کہ کسی استاد نے کبھی یہ بتایا ہو کہ پانی کے اندر سانس کیسے لی جا سکتی ہے؟

اس دن شام کو سورج غروب ہونے کے وقت ہیری، رون اور ہرمائنی لائبریری میں بیٹھے تھے اور تیزی سے جادوئی کلمات کی کتابوں کے صفحات الٹ پلٹ رہے تھے۔ انہیں ایک دوسرے کی شکل بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی کیونکہ ان سبھی کے سامنے کتابوں کے اونچے اونچے انبار لگے ہوئے تھے۔ کسی بھی صفحے پر پانی کا لفظ دیکھ کر ہیری کا دل زور سے دھڑکتا تھا لیکن اکثر ان صفحات پر کچھ یوں عبارت لکھی ہوئی ملتی تھی۔ 'آدھا لیٹر پانی لیں، مردم گیاہ کی ڈھائی سو گرام کتری ہوئی پتیاں لیں اور ایک چھٹانک......

''مجھے لگتا ہے کہ یہ ہدف پورا کیا ہی نہیں جا سکتا ہے۔'' میز کی دوسری طرف سے رون کی آواز سنائی دی۔ ''کچھ بھی نہیں ملا...... کچھ بھی نہیں! سب سے قریب تو خشک سالی والا جادوئی کلمہ ہی ہے۔ جس سے گڑھوں اور تالابوں کا پانی سکھایا جا سکتا ہے لیکن یہ اتنا طاقتور نہیں ہوتا کہ اس سے پوری جھیل کا پانی ہی خشک کر لیا جائے۔''

''کچھ نہ کچھ تو ہوگا ہی......'' ہرمائنی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک موم بتی کو اپنے اور نزدیک کھینچ لیا تھا۔ اس کی آنکھیں اتنی تھک چکی تھیں کہ وہ 'قدیمی اور گمشدہ جادوئی کلمات، پاگل چڑیلوں کی حقیقی طاقت کے راز' نامی کتاب کے باریک سطور کو پڑھنے کیلئے بہت آگے جھک گئی تھی۔ اس کی ناک صفحے سے ایک انچ ہی دور رہ گئی تھی۔ ''وہ چمپئن کو ایسا کچھ کام ہرگز نہیں دیں گے جو حقیقت

میں کیا ہی نہ جا سکتا ہو۔''

''انہوں نے اس ہدف کے بارے میں کچھ ایسا ہی سوچا ہے۔'' رون نے کہا۔ ''ہیری! کل تم جھیل کے اندر اپنا سر ڈال کر جل مانسوں سے کہنا کہ انہوں نے جو بھی چیز چرائی ہو، وہ تمہیں واپس کر دیں اور پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے؟ اس سے زیادہ تو اور کچھ کیا نہیں جا سکتا......دوست!''

''اسے کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ تو ہوگا ہی......'' ہرمائنی نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ''کوئی نہ کوئی طریقہ ضرور ہوگا......''

لائبریری کی کتابوں سے مدد نہ مل پانے کو وہ بہت ہتک سمجھ رہی تھی۔ آج تک لائبریری نے اسے کبھی سرنگوں نہیں ہونے دیا تھا۔

''میں جانتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے تھا؟'' ہیری نے اپنا چہرہ 'گستاخ جادوگروں کیلئے گستاخ جادوئی کلمات' نامی کتاب پر جماتے ہوئے کہا۔ ''مجھے سیریس کی طرح بھیس بدل چوپائی جادوگر بننا سیکھ لینا چاہئے تھا......''

''ہاں! پھر تم جب چاہتے، مچھلی بن سکتے تھے۔'' رون نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''یا پھر مینڈک......'' ہیری نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔ وہ بے حد تھک چکا تھا۔

''بھیس بدل چوپائی جادوگر بننے میں برسوں بیت جاتے ہیں اور پھر اس کا باقاعدہ اندراج بھی کروانا پڑتا ہے۔'' ہرمائنی نے کہا جو کہ اب 'پریشان جادوگروں کے عجیب وغریب مسائل اور ان کے حل' نامی کتاب کی لمبی فہرست پر نظر ڈال رہی تھی۔ ''یاد ہے پروفیسر میک گوناگل نے ہمیں بتایا تھا......اس کیلئے جادوئی محکمہ کے شعبہ شماریات میں اندراج کروانا ضروری ہوتا ہے اور انہیں یہ بھی واضح بتانا پڑتا ہے کہ تم کس جانور کا بہروپ لینے کی مشقیں کر رہے ہو؟ اور تمہاری خاص نشانی کیا ہوگی؟......تاکہ تم اس کا کوئی غلط استعمال نہ کر سکو......''

''ہرمائنی! میں تو صرف مذاق کر رہا تھا۔'' ہیری نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ کل صبح تک میں مینڈک میں بدلنا کبھی نہیں سیکھ سکتا......''

''اوہ! اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے پریشان جادوگروں کے عجیب غریب مسائل اور ان کے حل نامی کتاب کو ایک طرف پٹختے ہوئے کہا۔ ''اس میں بتائے گئے عجیب ٹوٹکے بھلا کسے پسند آئیں گے جس سے اس کی ناک کے بال گھنگھریالے بن کر باہر لٹکنے لگیں......؟''

''مجھے تو کوئی پریشانی نہیں ہوگی!'' فریڈ ویزلی کی آواز سنائی دی۔ ''اس سے میں لوگوں میں خاصا مقبول ہو جاؤں گا، ہے نا؟''

ہیری، رون اور ہرمائنی نے اپنے سر اوپر اُٹھا کر دیکھا۔ فریڈ اور جارج کتابوں کی الماریوں کے عقب سے نکل کر ان کے سامنے آئے تھے۔

''تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟'' رون نے تنک کر پوچھا۔

''تمہاری تلاش میں آئے ہیں۔'' جارج بولا۔''رون! پروفیسر میک گوناگل تمہیں بلارہی ہیں اور تمہیں بھی ہرمائنی......''

''کیوں؟'' ہرمائنی نے حیرانگی سے پوچھا۔

''معلوم نہیں......وہ کچھ سنجیدہ دکھائی دے رہی تھیں۔'' فریڈ نے جواب دیا۔

''ہمیں کہا گیا ہے کہ تم دونوں کو لے کرفوراًان کے دفتر میں پہنچیں۔'' جارج نے کہا۔

رون اور ہرمائنی نے گھور کر ہیری کی طرف دیکھا جس کا پیٹ ہچکولے کھا رہا تھا۔کیا پروفیسر میک گوناگل رون اور ہرمائنی کو ڈانٹنے کیلئے بلا رہی تھیں؟ شاید ان کا دھیان اس طرف چلا گیا تھا کہ وہ دونوں اس کی کتنی زیادہ مدد کر رہے تھے جبکہ اسے اکیلے ہی اپنی گتھی سلجھانا چاہئے تھی۔

ہرمائنی اور رون بھی خاصے پریشان دکھائی دے رہے تھے جب ہرمائنی رون کے ساتھ جانے کیلئے اُٹھی تو اس نے ہیری سے کہا۔''ہم واپس لوٹ کر تم سے گری فنڈر کے ہال میں ملیں گے۔تم ان میں جتنی کتابیں ساتھ لے جا سکتے ہو، لے جانا......ٹھیک ہے؟''

''اوہ ہاں!......ٹھیک ہے۔'' ہیری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

آٹھ بجے میڈم پینس نے ساری بتیاں گل کر دیں اور ہیری کو لائبریری سے بھگانے کیلئے اس کے قریب پہنچیں۔ ہیری جتنی کتابیں اُٹھا سکتا تھا اس نے اُٹھالیں اور پھر ان کے بوجھ سے لڑکھڑاتا ہوا گری فنڈر کے ہال میں آ گیا۔اس نے ایک کونے کی میز منتخب کی اور پھر جادوئی کلمات کی تلاش میں ایک بار پھر جت گیا۔'سنکی جادوگروں کیلئے جذباتی جادوئی کلمات' نامی کتاب کو ایک طرف پھینکتے ہوئے غرایا۔''اس میں کچھ بھی نہیں ہے'' ......'قرون وسطیٰ کا رہنما جادو'......''اس میں بھی کچھ نہیں ہے۔''......'اٹھارہویں صدی کے جادو کا بیاض'......'اتھاہ گہرائیوں میں رہنے والے جادوئی باسی'......'ایسی طاقتیں جو آپ نہیں جانتے تھے کہ آپ میں ہیں اور اب جبکہ آپ جان چکے ہیں تو ان کا کیا کیا جائے؟' نامی کتابوں کے ہزاروں صفحات میں پانی کے اندر زندہ رہنے کا رتی بھر بھی ذکر موجود نہیں تھا۔

کروک شانکس ہیری کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گئی اور انگڑائی لیتے ہوئے میاؤں کر رہی تھی۔ ہال دھیرے دھیرے خالی ہوتا گیا۔ طلباء ہیگر ڈ جیسی خوشی اور یقین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے جوشیلے انداز میں اگلی صبح کیلئے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے جاتے رہے۔ان سب کو یقین تھا کہ وہ ایک بار پھر اسی طرح کا شاندار مظاہرہ پیش کرے گا، جیسا کہ اس نے پہلے ہدف کو مکمل کرتے ہوئے کیا تھا۔ ہیری ان سے کچھ بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔اس نے بس اپنا سر ہلا دیا تھا۔اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس کے گلے میں گولف کی گیند اٹک کر رہ گئی ہو۔رات کے بارہ بجنے میں دس منٹ باقی تھے۔وہ اب کروک شانکس کے ہمراہ ہال میں تنہا بیٹھا ہوا تھا۔اس نے بچی کھچی تمام کتابیں چھان لی تھیں اور رون یا ہرمائنی ابھی تک واپس نہیں لوٹے تھے۔

اس نے سوچا، اب کھیل ختم ہو گیا ہے، تمہیں کل صبح جھیل کے پاس بیٹھے ہوئے ججوں کو بتانا ہوگا کہ تم یہ ہدف کسی بھی صورت پورا نہیں کر سکتے......

اس نے تخیل کی آنکھ سے اگلی صبح کا منظر دیکھا جب وہ ججوں کو یہ حقیقت بتا رہا تھا کہ وہ اس ہدف کو عبور نہیں کر سکتا۔ اس کے سامنے تصویر ابھر آئی کہ بیگ مین کی گول آنکھوں میں حیرانی کے جذبات ٹپک رہے تھے، کارکروف کے چہرے پر زرد دانتوں والی طنزیہ مسکراہٹ تھی اور اسے فلیور کی آواز سنائی دینے لگی جو کہہ رہی تھی۔ 'میں یہ بات پہلے ہی جانتی تھی ...... وہ بہت چھوٹا ہے، وہ تو ابھی چھوٹا بچہ ہے۔' اس نے دیکھا کہ ملفوائے ہجوم کے سامنے 'ہیری پوٹر زیرو ہے۔' والا بیج چمکا رہا ہے اور اسے یہ بھی دکھائی دیا کہ ہیگرڈ کا چہرہ اتر سا گیا ہے اور وہ حیرت و پریشانی سے اس کی طرف دیکھ رہا ہے......

ہیری یہ بھول گیا کہ کروک شانکس اس کی گود میں بیٹھی تھی اور وہ اچانک اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کروک شانکس جھٹکے سے فرش پر جا گری اور غصے سے پھنکارنے لگی۔ اس نے ہیری کی طرف حقارت بھری نظروں سے دیکھا اور اپنی بوتل صاف کرنے والے برش جیسی دُم ہلاتے ہوئے دور چلی گئی لیکن ہیری اسے دیکھنے کے بجائے اپنے کمرے کی طرف جانے والی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا...... وہ اپنا غیبی چوغہ نکالے گا اور لائبریری میں جائے گا۔ اگر ضرورت پڑی تو وہ ساری رات لائبریری میں ہی رہے گا......

''اجالا ہو......'' ہیری نے پندرہ منٹ بعد لائبریری کا دروازہ کھولتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ چھڑی کی نوک پر روشنی کی کرنیں پھوٹنے لگیں۔ وہ کتابوں کی الماریوں کے اندر گھس گیا اور اس نے بہت ساری کتابیں نکال لیں...... تسخیر بلیات اور جادوئی کلمات کی ڈھیر ساری کتابیں...... جل مانسوں اور آبی مخلوق سے متعلق کتابیں...... مشہور جادوگروں اور جادوگرنیوں پر کتابیں...... مشہور جادوئی ایجادات کی کتابیں...... اس نے ایسی ہر کتاب نکال لی جس میں پانی کے اندر زندہ رہنے کے بارے میں کچھ بھی مل سکتا تھا۔ وہ ان سبھی کو لے کر ایک میز کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ اپنی تلاش میں ایک بار پھر مشغول ہو گیا۔ وہ چھڑی کی مدھم روشنی میں جادوئی کلمات کو تلاش کرتا رہا۔ بیچ بیچ میں وہ اپنی گھڑی کو بھی دیکھے جا رہا تھا......

رات کا ایک بج چکا تھا...... دو بج گئے تھے...... جاگتے رہنے کی بس ایک ہی ترکیب تھی کہ وہ خود کو بار بار یاد دلاتا رہے، اگلی کتاب میں...... اگلی کتاب میں...... اگلی کتاب میں......

☆☆☆☆

مانیٹرز کے باتھ روم میں لگی تصویر میں جل پری اب ہنس رہی تھی۔ ہیری اس کی چٹان کے پاس کے بلبلے دار پانی میں بوتل کے کارک کی طرح لڑھکنیاں کھا رہا تھا۔ جل پری اس کا فائر بولٹ اس کے سر کے اوپر ہلا رہی تھی۔

''آؤ! آ کر اسے لے جاؤ......'' وہ تضحیک آمیز انداز میں ہنس رہی تھی۔ ''آؤ...... کود و!''

''نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا اور فائر بولٹ کو چھیننے کی کوشش کرتے ہوئے پانی میں ڈوبنے کیلئے قدم

آگے بڑھایا۔ ''یہ مجھے واپس دے دو۔''

لیکن جل پری نے بھاری ڈنڈے کا سرا اس کی کمر میں چبھو دیا اور پھر وہ ہنسنے لگی۔

''آہ درد ہوتا ہے...... اسے دور ہٹاؤ...... اووچ!''

''ھیری پوٹر کو جاگنا ہوگا...... سر!''

''مجھے مت مارو......''

''ڈوبی کو ھیری پوٹر کو اپنی کہنی مارنا ہی پڑے گی، سر! ھیری پوٹر کو اب بیدار ہو جانا چاہئے۔''

ھیری نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ وہ اب بھی لائبریری میں ہی تھا۔ غیبی چوغہ نیند میں اس کے جسم سے پھسل چکا تھا۔ اس کا چہرہ چھڑی کے بالکل اوپر، کھلی ہوئی کتاب کے صفحات میں دھنسا ہوا تھا۔ وہ اُٹھ کر سیدھا ہوا اور کرسی پر سنبھل کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی آنکھوں پر عینک لگائی اور ارد گرد کے ماحول کو دیکھنے کی کوشش کی۔ دن کی چمکدار روشنی میں اس کی آنکھیں چندھیا سی گئیں۔

''ھیری پوٹر کو جلدی کرنا ہوگا...... سر'' ڈوبی نے تیزی سے کہا۔ ''دوسرے ہدف کا وقت ٹھیک دس منٹ بعد شروع ہونے والا ہے سر!''

''دس منٹ میں......؟'' ھیری نے بوکھلائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''دس...... دس منٹ میں؟''

اس نے جلدی سے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ڈوبی سچ کہہ رہا تھا۔ نو بج کر بیس منٹ ہو چکے تھے۔ ھیری کے سینے میں ایک بڑا بوجھ پھسل کر اس کے پیٹ میں پہنچ گیا۔

''جلدی کرو...... ھیری پوٹر سر!'' ڈوبی چیخا اور اس نے ھیری کی آستین پکڑ کر کھینچی۔ ''آپ کو اس وقت باقی سب چمپئن کے ساتھ جھیل کے کنارے پر ہونا چاہئے سر!''

''اب بہت دیر ہو چکی ہے ڈوبی!'' ھیری مایوسانہ انداز میں تھکے ہوئے لہجے میں بولا۔ ''میں وہ ہدف نہیں پورا کر پاؤں گا...... مجھے اسے کرنے کا طریقہ ہی معلوم نہیں ہے......''

''ھیری پوٹر یہ ہدف ضرور پورا کرے گا سر!'' ڈوبی چیختا ہوا بولا۔ ''ڈوبی جانتا تھا کہ ھیری پوٹر کو صحیح کتاب نہیں ملی ہے، اس لئے یہ کام ڈوبی نے کر دیا ہے۔''

''کیا؟'' ھیری حیرانگی سے بولا۔ ''لیکن تمہیں تو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ دوسرا ہدف کیا ہے؟''

''ڈوبی کو سب کچھ پتہ ہے سر۔ ھیری پوٹر کو جھیل میں جا کر اپنے لال بال کو تلاش کرنا ہے۔''

''کیا تلاش کرنا ہے......؟''

''اپنے لال بال کو جل مانسوں سے واپس لے کر آنا ہے۔''

''یہ لال بال کیا ہے؟''

''آپ کا لال بال سر..... آپ کا لال بال..... وہ لال بال، جس نے ڈوبی کو یہ سوئیٹر دیا تھا۔'' اس نے اپنے سکڑے ہوئے کلیجی رنگ کے سوئیٹر کی طرف اشارہ کیا جو وہ اپنی نیکر کے اوپر پہنے ہوئے تھا۔

''کک..... کیا؟'' ہیری بوکھلاہٹ میں ہکلایا۔ ''انہوں نے..... انہوں نے رون کو پکڑ لیا ہے؟''

اس کا رنگ یکلخت فق پڑ گیا تھا۔

''ہیری پوٹر کی سب سے قیمتی چیز سر!'' ڈوبی چیخا۔ ''اور ایک گھنٹے میں.....''

''..... بہت برا ہوگا۔'' ہیری دہشت کے مارے دہرانے لگا اور گھریلو خرس کو گھور کر دیکھنے لگا۔ ''بہت دیر ہو جائے گی۔ وہ چیز چلی جائے گی اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئے گی.....'' ہیری نے ڈوبی سے پوچھا۔ ''اب میں کیا کروں.....؟''

''آپ اسے کھا لیں سر!'' ڈوبی چیخا اور اس نے اپنی نیکر کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چیز نکالی۔ یہ سبز چوہے کی گندی دُموں کے ڈھیر جیسی دکھائی دے رہی تھی جس پر سبز کائی کی موٹی تہہ جمی ہوئی تھی۔ ''جھیل میں جانے سے ٹھیک پہلے اسے کھا لینا سر..... گل پھڑ پودا!''

''اس سے کیا ہوگا.....؟'' ہیری نے اس کے ننھے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے گل پھڑ پودے کو گھورتے ہوئے کہا۔

''اس سے ہیری پوٹر پانی کے اندر بھی سانس لے پائے گا۔ سر!''

''ڈوبی!'' ہیری نے دہشت بھرے لہجے میں کہا۔ ''سنو! کیا تمہیں اس کے بارے میں اچھی طرح سے پورا یقین ہے؟'' وہ یہ نہیں بھلا پایا تھا کہ آخری بار ڈوبی نے اس کی مدد کرنے کی کوشش کی تھی تو کیا ہوا تھا؟ تب اس کے دائیں ہاتھ کی ساری ہڈیاں غائب ہو گئی تھیں۔

''ڈوبی کو پورا بھروسہ ہے سر!'' گھریلو خرس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ ''ڈوبی لوگوں کی باتیں سنتا ہے سر! وہ گھریلو خرس ہے۔ وہ پورے سکول میں گھومتا ہے۔ آگ جلاتا ہے اور فرش صاف کرتا ہے۔ ڈوبی نے سٹاف روم میں پروفیسر میک گونا گل اور پروفیسر موڈی کی باتیں سنی تھیں۔ وہ اگلے ہدف کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے..... ڈوبی نہیں چاہتا کہ ہیری پوٹر اپنے لال بال کو کھو دے.....''

ہیری کا اندیشہ کافور ہونے لگا۔ اس نے کھڑے ہو کر اپنا غیبی چوغہ اتارا اور اسے لپیٹ کر بستے میں ڈال دیا۔ گل پھڑ پودا ڈوبی کے ہاتھ سے لیا اور اپنی جیب میں ٹھونس لیا اور پھر لائبریری سے باہر دوڑ لگا دی۔ ڈوبی اس کے ٹھیک پیچھے تھا۔

''ڈوبی کو باورچی خانے میں جانا ہوگا سر!'' ڈوبی چیخ کر بولا جب ہیری باہر والی راہداری میں پہنچ گیا تھا۔ ''ڈوبی کی وہاں ضرورت ہے..... گڈ لک، ہیری پوٹر سر..... گڈ لک!''

''ٹھیک ہے، بعد میں ملاقات ہوگی ڈوبی......'' ہیری نے چلا کر جواب دیا اور راہداری میں پوری رفتار سے بھاگنے لگا۔ وہ ایک بار پھر تین تین سیڑھیاں ایک جست میں پھلانگ رہا تھا۔

بیرونی ہال میں اب بھی کچھ سست طلباء موجود تھے جو بڑے ہال میں ناشتہ کرنے کے بعد دوسرے ہدف کا کھیل دیکھنے کیلئے باہر کی طرف جا رہے تھے۔ جب ہیری ان کے قریب سے دوڑتا ہوا گزرا تو انہوں نے اسے گھور کر تعجب بھری نظروں سے دیکھا۔ جب وہ پتھر کی سیڑھیاں اترا اور سرد میدان میں پہنچ گیا تو سامنے موجود کولن اور ڈینس کریوی نے گھبرا کر اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

صحن میں بھاگتے ہوئے اس نے دیکھا کہ نومبر میں ڈریگن کے احاطے کے چاروں طرف موجود وسیع وعریض سٹیڈیم اب جھیل کے دوسرے کنارے پر پہنچ گیا تھا۔ سٹیڈیم تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرا پڑا تھا اور جھیل کے پانی میں ان کی پرچھائیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ جھیل کے دوسری طرف سے تماشائیوں کی جوشیلی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو نعرہ بازی، قہقہے اور شور مچا رہے تھے۔ ہیری پوری رفتار سے بھاگتا ہوا ججوں کے چبوترے کے پاس پہنچا۔ جج اونچے چبوترے پر ایک بڑی میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ سیڈرک، فلیور اور کیرم جھیل کے کنارے پر لگے عرشے پر کھڑے تھے اور ان کی نگاہیں ہیری کی طرف تھیں جو اسے دوڑتے ہوئے قریب آتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔

''مم...... میں آ گیا......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ اس نے کیچڑ میں ایک دم رُکنے کی کوشش کی جس سے کیچڑ کے چھینٹے اُڑ کر فلیور کے لبادے پر پڑ گئے۔

''تم نے اتنی دیر کیوں لگا دی؟'' ایک تیکھی اور رعب دار آواز سنائی دی۔ ''مقابلہ بس شروع ہونے والا ہے۔''

ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔ پرسی ویزلی ججوں کی میز پر بیٹھا ہوا اس کی طرف غصے بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ مسٹر کراؤچ ایک بار پھر نہیں آئے تھے۔

''ٹھہرو پرسی!'' لیوڈو بیگ مین نے جلدی سے کہا جو ہیری کو دیکھ کر بہت مسرت محسوس کر رہے تھے۔ ''اسے اپنی سانس تو درست کر لینے دو......''

ڈمبل ڈور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائے لیکن کارکروف اور میڈم میکسم اسے دیکھ کر ذرا بھی خوش نہیں تھے۔ ان کے چہروں سے عیاں تھا کہ انہیں اس کے آنے کی ذرا امید نہیں تھی۔

ہیری آگے جھکا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر ہانپنے لگا۔ اس کے پیٹ کے دونوں کناروں پر ایسی اینٹھن ہو رہی تھی جیسے کسی نے اس کی پسلیوں میں چاقو گھونپ دیا ہو لیکن اس کے پاس اس چاقو کو نکالنے کا بالکل وقت نہیں تھا۔ لیوڈو بیگ مین اترے اور سبھی چمپئن کو کنارے پر ایک دوسرے سے دس فٹ کے فاصلے پر کھڑا کرنے لگے۔ ہیری قطار میں وکٹر کیرم کے بعد بالکل آخری سرے پر کھڑا تھا۔ کیرم تیرنے والا چرمئی لباس پہنے ہوئے تھا اور اس نے اپنی چھڑی تیار کر رکھی تھی۔

''ٹھیک ہو ہیری؟'' بیگ مین نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ جب انہوں نے ہیری کو کیرم سے کچھ فٹ دور سرکایا تھا۔ ''تم جانتے ہو کہ تمہیں کیا کرنا ہے؟''

''ہاں!'' ہیری نے ہانپتے ہوئے اور اپنی پسلیاں مسلتے ہوئے کہا۔

بیگ مین نے اس کے کندھے کو ہلکا سا دبایا اور پھر پلٹ کر ججوں کی میز کی طرف چلے گئے۔ انہوں نے اپنی چھڑی اپنے حلق کی طرف کر لی جیسا کہ انہوں نے کیوڈچ ورلڈ کپ میں کیا تھا پھر وہ بولے۔ ''فلسم والسم ......!'' ان کی آواز بلند ہو کر جھیل کے گہرے پانی کی سطح کے اوپر دوڑتی ہوئی سٹیڈیم میں بیٹھے ہوئے تماشائیوں تک پہنچ گئی۔

''ہمارے سبھی چمپئن دوسرے ہدف کو پورا کرنے کیلئے تیار ہیں۔ مقابلہ میری سیٹی کے بجنے کی آواز کے ساتھ شروع ہو جائے گا۔ ان کے پاس ایک گھنٹے کا وقت ہے، جس میں انہیں اپنی سب سے قیمتی چیز واپس لانا ہو گی جو اس جھیل کی تہہ میں کہیں پڑی ہوئی ہے۔ تو پھر تین کی گنتی شروع ہوتی ہے۔ ایک......دو......تین!''

سرد پرسکون ہوا میں ان کی سیٹی کی آواز گونجی۔ تماشائیوں کی طرف سے بھرپور تالیوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ دوسرے چمپئن کیا کر رہے تھے، یہ دیکھے بغیر ہیری نیچے جھکا اور اپنے جوتے اور جرابیں اتارنے لگا۔ اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور گل پھڑ پودے کو باہر نکالا اور جلدی سے منہ میں ٹھونس لیا۔ وہ آہستگی کے ساتھ جھیل کے پانی میں اترنے لگا۔ جھیل کا پانی اتنا سرد تھا کہ اس کے پیروں کی کھال اس طرح جلنے لگی جیسے یہ برفیلا پانی نہ ہو بلکہ دہکتی ہوئی آگ ہو......

جیسے جیسے وہ آگے بڑھا۔ اس کا بدن پانی میں اترنے لگا۔ اس کے گیلے کپڑے وزنی ہو کر اسے اب نیچے کی طرف کھینچ رہے تھے۔ وہ پانی میں اتنا اتر گیا تھا کہ پانی اس کے گھٹنوں سے اوپر رانوں کو چھو رہا تھا۔ اس کے تیزی سے سن ہوتے ہوئے پاؤں اب تلچھٹ تہہ میں پتھروں بھری ریت کے اوپر پھسلنے لگے تھے۔ وہ گل پھڑی پودے کو جلدی جلدی چبا رہا تھا جس کا ذائقہ بہت گندا اور کسیلا سا تھا اور ربڑ کی طرح منہ میں ادھر ادھر پھسل رہا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ننھے اخبوط کے ہشت پائی بازو چبا رہا ہو۔ برفیلے پانی میں کمر کی گہرائی تک پہنچنے کے بعد وہ رُک گیا اور اس نے گل پھڑی پودے کو چبانے کی بجائے اب جلدی جلدی سے نگل لیا۔ اس کے بعد وہ کچھ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

اسے ہجوم کے ہنسنے اور قہقہوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ جانتا تھا کہ یوں جھیل میں کھڑا کھڑا وہ سب تماشائیوں کو احمق ہی دکھائی دے رہا ہو گا کیونکہ اس نے جادوئی صلاحیت کا کسی قسم کا کوئی مظاہرہ ابھی تک نہیں پیش کیا تھا۔ اس کے بدن کا جو حصہ ابھی تک پانی سے باہر موجود تھا اس کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔ اس کا نصف دھڑ پانی میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہوا بے رحمی سے اس کے بال اُڑا رہی تھی۔ ہیری بری برح کانپنے لگا۔ وہ تماشائیوں کی طرف دیکھنے سے کترا رہا تھا۔ ہنسی کی آوازیں اب اور زیادہ تیز ہو گئیں اور سلے درن کے طلباء سیٹیاں بجا بجا کر اور طعنہ زنی کرتے ہوئے اس کا مذاق اُڑا رہے تھے۔

پھر اچانک ہیری کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کے منہ اور ناک پر ایک نادیدہ تکیہ رکھ دیا ہو۔ اس نے سانس لینے کی کوشش کی لیکن اس سے اس کا سر چکرا گیا۔ اس کے پھیپھڑے بالکل خالی تھے اور اسے اچانک اپنی گردن کے دونوں سروں پر تیز درد کا احساس ہونے لگا۔

ہیری نے اپنے ہاتھوں سے اپنا گلا جکڑ لیا اور اسے دبانے لگا۔ اسے فوراً پتہ چل گیا کہ اس کے کانوں کے نیچے دو بڑے بڑے درز پیدا ہو گئے تھے جو ٹھنڈی ہوا میں پھڑ پھڑا رہے تھے۔ مچھلیوں کی طرح اس کے بھی گل پھڑے نکل آئے تھے۔ سوچنے کے کیلئے رُکے بنا اس نے وہ اکلوتا کام سرانجام دیا جس میں سمجھداری دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے اپنی میں آگے کی طرف چھلانگ لگا دی تھی۔

جھیل کے برفیلے پانی کا پہلا گھونٹ اسے زندگی کے گھونٹ جیسا لگا۔ اس کا سر چکرانا بند ہو گیا۔ اس نے پانی کا ایک اور گھونٹ لیا۔ پانی اس کے حلق تک پہنچا اور آکسیجن کا جھونکا اس کے دماغ میں بھیجتے ہوئے آہستگی کے ساتھ اس کے گل پھڑوں سے باہر نکل گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ آگے کی طرف پھیلائے اور انہیں دیکھا۔ اس کے ہاتھ پانی کے نیچے سبز اور بھوتوں جیسے دکھائی دے رہے تھے لیکن اب وہ جھلی دار ہو چکے تھے۔ اس نے پلٹ کر اپنے ننگے پیروں کی طرف دیکھا۔ وہ لمبے ہو گئے تھے اور اس کے پیروں کی انگلیوں بھی ریشے دار ہو گئی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے بدن میں ربڑ جیسے چپو اُگ چکے تھے۔

پانی اب برف جیسا ٹھنڈا نہیں لگ رہا تھا۔ اس کے برعکس اب یہ متعدل اور ہلکا لگ رہا تھا۔ ہیری نے ایک بار پھر پیروں کو حرکت دی۔ اسے یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ اس کے مچھلی جیسے چپو والے پیر اسے کتنی تیزی سے دور تک دھکیلتے ہوئے لے گئے تھے۔ اس کا دھیان اس طرف بھی گیا کہ اسے پانی کے اندر بالکل صاف دکھائی دے رہا تھا اور اسے پلکیں جھپکانے کی ضرورت نہیں تھی۔ جلد ہی وہ جھیل میں اتنی دور نکل آیا کہ گہرے میلے پانی کے باعث اسے دھوپ کی روشنی دکھائی دینا بند ہو گئی۔ اس نے اچھل کر گہرائی میں غوطہ لگا دیا۔

گہری خاموشی اس کے کانوں پر دباؤ ڈال رہی تھی جب وہ ایک عجیب اور دھندلی جگہ کے اوپر سے تیرتا ہوا آگے بڑھا۔ اب اسے اپنے چاروں طرف صرف دس فٹ کی دوری تک ہی دکھائی دے رہا تھا جس کی وجہ سے آگے تیرتے ہوئے اسے نئے ہیولے دکھائی دے رہے تھے۔ ہچکولے کھاتے ہوئے سیاہ پودے...... کیچڑ میں لت پت چمکیلے پتھر۔ وہ جھیل کے وسطی حصے کی طرف تیرنے لگا۔ اس کی آنکھیں پوری طرح کھلی ہوئی تھیں اور وہ اپنے چاروں طرف عجیب روشنی والے پانی میں دور پرچھائیوں کو دیکھنے لگا جہاں پانی غیر شفاف نہیں تھا۔

چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اس کے قریب سے چاندی جیسے ستاروں کی مانند گزریں۔ ایک دو بار تو اس نے سوچا کہ اسے سامنے کوئی بڑی چیز حرکت کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے لیکن پاس جانے پر اسے معلوم ہوا کہ وہ اور کچھ نہیں بلکہ بڑے آبی پودے کا لٹھ یا پھر پتھر پر اُگے ہوئے سیاہ پودوں کا کنج تھا۔ اس کے اردگرد کسی دوسرے چمپئن، جل مانس یا رون کی ہلکی سی شبیہ تک موجود نہیں تھی اور نہ ہی دیوہیکل ہشت پائی اچھوتوں کا کوئی نشان تھا جنہیں عام حالات میں طلباء کناروں پر کھڑے ہو کر طرح طرح کی چیزیں کھلایا کرتے تھے۔

جہاں تک اسے دکھائی دے رہا تھا اس کے سامنے سبز پودوں کے وسیع کھیت پھیلے ہوئے تھے جو پانی کی لہروں میں ہچکولے کھا رہے تھے۔ دو فٹ گہرے یہ پودے لمبی گھاس یا سرکنڈوں جیسے دکھائی دے رہے تھے ہیری بنا پلکیں جھپکائے اپنے سامنے پانی کے خلا میں گھور رہا تھا اور اندھیرے میں کسی قسم کے ہیولوں کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا...... اور اسی وقت کسی اطلاع کے بغیر کسی نے اس کا ٹخنا دبوچ لیا۔

خوف کی لہر اس کے بدن میں دوڑتی چلی گئی۔ اس نے ہڑبڑاہٹ میں مڑ کر پیچھے دیکھا۔ ایک چھوٹا سینگوں والا جل مانس گھاس جیسے پودوں میں سے باہر نکل آیا تھا اور اس نے اپنی نوکیلی لمبی انگلیوں سے اس کا پاؤں دبوچ رکھا تھا۔ اس کے نوکیلے خونخوار دانت صاف دکھائی دے رہے تھے اور اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔ ہیری نے جلدی سے اپنے جھلی دار ہاتھوں کو اپنے چوغے کے اندر گھسایا اور اپنی چھڑی تلاش کرنے کی کوشش کی...... جب تک اسے چھڑی ملی تب تک دو اور جل مانس پودوں کے بیچ میں سے نمودار ہو چکے تھے۔ انہوں نے ہیری کے چوغے کو پکڑ لیا اور اسے نیچے کی طرف کھینچنے لگے۔ وہ اسے لمبی گھاس والے پودوں میں لے جانا چاہتے تھے۔

''خلاصتم شوم......'' ہیری نے جادوئی کلمہ پڑھ کر چلانے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکلی۔ اس کے برعکس اس کے منہ سے ایک بڑا بلبلہ نکلا۔ اس کی چھڑی سے چنگاری کے بجائے ابلتے پانی کی تیز دھار نکل کر ان جل مانسوں سے ٹکرائی۔ جل مانسوں کے بدن پر ابلتے ہوئے پانی کی گرم دھار جہاں جہاں پڑی، وہاں ان کی کھال پر سرخ دھبے ابھر آئے تھے۔ ہیری نے زور لگا کر جل مانسوں سے اپنا ٹخنہ اور چوغہ چھڑایا اور تیزی سے آگے کی طرف تیرنے لگا۔ وہ پیچھے دیکھے بغیر اپنے عقب میں ابلتے پانی کی گرم دھاریں چھوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کبھی کبھار اسے جب یہ محسوس ہوتا کہ جل مانس اس کے پیر دوبارہ دبوچنا چاہتے ہوں تو وہ کس کر لات بھی مار دیتا تھا۔ آخر کار اس نے محسوس کیا کہ اس کے پیر کسی سینگ دار کھوپڑی سے ٹکرایا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو دکھائی دیا کہ اب جل مانس پانی میں غوطہ کھا ایک طرف دور جا رہے تھے۔ وہ ہیری کی طرف دیکھ کر بری طرح مٹھیاں بھینچ کر تان رہے تھے کہ پھر سہی...... چھوڑیں گے نہیں!

جل مانس پودوں کے کنج میں جا کر کہیں گم ہو گئے تھے۔ ہیری تھوڑا دھیما ہوا اور اس نے اپنی چھڑی دوبارہ چوغے کے اندر رکھ لی۔ اس نے چاروں طرف دیکھا اور کچھ سننے کی کوشش کی۔ اس نے پانی میں دائروی انداز میں چکر کاٹا۔ خاموشی اس کی سماعت پر بری طرح سے حاوی ہو رہی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اب جھیل میں بہت دور پہنچ چکا ہو گا لیکن پودوں کے سوا کوئی اور چیز ہلتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی تھی......

''تمہارا کیا حال ہے ہیری؟''

ہیری کو لگا اسے دل کا دورہ پڑ جائے گا۔ اس نے دیکھا کہ مایوس مائرٹل پانی میں اس کے سامنے تیر رہی تھی اور اپنے موٹے چشمے سے اسے گھور کر دیکھ رہی تھی۔

''مائرٹل......'' ہیری نے چلانے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر اس کے منہ سے آواز کی جگہ صرف ایک بڑا ابلبلہ خارج ہوا۔ مایوس مائرٹل اس کی حالت دیکھ کر کھی کھی کرنے لگی۔

''تمہیں وہاں جانے کی کوشش کرنا چاہئے ہیری!'' مائرٹل نے ایک سمت میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''میں تمہارے ساتھ بالکل نہیں جاؤں گی...... میں ان لوگوں کو زیادہ پسند نہیں کرتی ہوں جب میں زیادہ قریب جاتی ہوں تو وہ لوگ مجھے وہاں سے بھگا دیتے ہیں۔''

ہیری نے اپنا انگوٹھا اُٹھا کر اس کا شکریہ ادا کیا اور ایک بار پھر اس کی بتائی ہوئی سمت کی طرف چل پڑا۔ وہ پودوں سے کافی اوپر تیر رہا تھا تاکہ وہاں پر چھپے ہوئے جل مانسوں کے حملے کی زد سے بچا رہے۔ وہ کم از کم بیس منٹ تک تیرتا رہا۔ اب وہ کالے کیچڑ کے اوپر تیر رہا تھا جو اس کی ہلچل کی وجہ سے اتھل پتھل ہو رہا تھا۔ آخر کار اسے مانوس سی آواز سنائی دی۔

''تمہارے پاس ایک گھنٹہ ہے، اس میں تم وہ چیز تلاش کر لو اور لے جاؤ جو ہم نے چرا لی ہے......''

ہیری اور تیز تیرنے لگا۔ جلدی ہی اسے مٹیالے پانی میں ایک بڑی چٹان دکھائی دی۔ اس پر جل مانسوں کی تصویریں منقش تھیں۔ تصویروں میں بھالے پکڑے جل مانس ایک دیوہیکل ہشت پائی اخبوط کا تعاقب کر رہے تھے۔ ہیری جل مانسوں کے گیت کی آواز کا پیچھا کرتے ہوئے چٹان کے پاس سے تیرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

''......تمہارا وقت نصف سے زیادہ ختم ہو چکا ہے اس لئے اب دیر مت کرو۔ ورنہ تم جسے تلاش کر رہے ہو وہ یہیں پڑا پڑا اسڑ جائے گا......''

اچانک مٹیالے پانی میں کھردرے پتھر کے غار دکھائی دینے لگے جن پر کائی کی پرت جمی ہوئی تھی۔ غاروں کے قریب قریب سیاہ کھڑکیوں جیسے طاق دکھائی دے رہے تھے جن پر ہیری کو کچھ چہرے بھی دکھائی دیئے...... ایسے چہرے جو مانیٹرز کے باتھ روم میں موجود تصویر والی جل پری سے بالکل مختلف اور ڈراؤنے تھے۔

جل مانسوں کی کھال بھوری تھی اور ان کے بال لمبے، سبز اور الجھے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھیں اور دانت زرد تھے۔ وہ اپنی گردن کے چاروں طرف پتھروں کی موٹی رسیاں پہنے ہوئے تھے۔ جب ہیری ان کے قریب سے گزرا تو انہوں نے اسے گھور کر للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا۔ ان میں سے ایک دو تو اسے زیادہ اچھی طرح سے دیکھنے کیلئے اپنے غاروں سے باہر نکل آئے تھے۔ ان کی مضبوط اور طاقتور دُم پانی کو بری طرح کاٹ رہی تھی اور ان کے ہاتھوں میں بھالے اور نیزے پکڑے ہوئے تھے۔

ہیری چاروں طرف دیکھتے ہوئے تیزی سے تیرتا ہوا آگے بڑھا۔ جلد ہی اسے متعدد غار دکھائی دینے لگے۔ ان میں سے کچھ کے چاروں طرف کئی باغیچے بھی تھے۔ جل مانس اب چاروں طرف سے آرہے تھے اور اسے تعجب بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ اپنے جھلی دار ہاتھوں اور گل پھڑوں سے اس کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور ایک دوسرے سے چہ میگوئیاں کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ہیری جب ایک موڑ پر مڑا تو اسے ایک بہت عجیب منظر دکھائی دیا۔

جل مانس کا ہجوم ان کے گھر کے چاروں طرف ادھر ادھر تیر رہا تھا۔ یہ جگہ کسی گاؤں کے چوراہے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ جل مانسوں کا ایک طائفہ ان کے درمیان میں زور زور سے گا رہا تھا اور چمپئن کو اپنی طرف بلا رہا تھا۔ ان کے پیچھے ایک عجیب قسم کا مجسمہ تھا۔ ایک بڑی چٹان سے ایک دیوہیکل جل مانس کا مجسمہ تراشا گیا تھا اس پتھریلے مجسمے کی دُم میں چار لوگ بندھے ہوئے تھے۔

رون، ہرمائنی اور چو چینگ کے درمیان میں بندھا ہوا تھا۔ وہاں پر ایک اور لڑکی بھی بندھی ہوئی تھی جس کی عمر آٹھ سال سے کم ہی لگ رہی تھی۔ اس کے چاندی جیسے بال اور نین نقش دیکھ کر ہیری کو اندازہ ہو گیا کہ وہ فلیور ڈیلا کور کی بہن ہی ہو گی۔ وہ چاروں بہت گہری نیند میں سوئے ہوئے لگ رہے تھے۔ ان کے سر ان کے کندھوں پر ڈھلکے ہوئے تھے اور ان کے منہ سے بلبلے نکل رہے تھے۔

ہیری پوری رفتار سے ان یرغمالیوں کی طرف بڑھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ جل مانس اپنے بھالے تان کر اس پر حملہ کر دیں گے لیکن انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ پودوں کی جن رسیوں سے یرغمالیوں کو مجسمے کے ساتھ باندھا گیا تھا، وہ کافی موٹی اور سخت تھیں۔ ہیری نے انہیں کھینچنے کی کوشش کی مگر وہ چپچپائی تھیں، ہیری کے ہاتھ ان پر پھسلنے لگے۔ ایک لمحے کیلئے ہیری نے اس قلم چاقو کے متعلق سوچا جو اسے سیریس نے کرسمس کے موقعے پر تحفے میں دیا تھا۔ لیکن وہ قلم چاقو تو ایک چوتھائی میل دور گری فنڈر ہال کے بالائی کمرے میں اس کے صندوق کے اندر بند پڑا تھا اور اس کے کسی کام نہیں آ سکتا تھا۔

اس نے چاروں طرف دیکھا۔ ہر طرف جل مانس اپنے اپنے بھالے اور نیزے تھامے ہوئے تیر رہے تھے اور اس کی طرف استفامیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ہیری تیزی سے ایک سات فٹ لمبے جل مانس کی طرف بڑھا جس کی لمبی سبز ڈاڑھی اور شارک مچھلی جیسے دانت دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے اشارہ کر کے اس سے بھالا دینے کیلئے کہا۔ جل مانس زور سے ہنسنے لگا اور اس نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

''ہم مدد نہیں کریں گے!'' اس نے روکھے لہجے سے بے سری آواز میں کہا۔

''مان بھی جاؤ......'' ہیری نے خونخوار انداز میں کہا (لیکن اس کے منہ سے صرف بلبلہ ہی نکلا) اس نے جل مانس سے بھالا چھیننے کی کوشش کی لیکن جل مانس نے سے پیچھے دھکیل دیا اور اپنا سر نفی میں سر کر ہنستا رہا۔

ہیری گھوما اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ کوئی نوکیلی چیز......کوئی بھی چیز......

جھیل کی تلچھٹ تہہ میں کئی پتھر پڑے ہوئے تھے، اس نے غوطہ لگایا اور ایک نوکیلا پتھر تلاش کر لیا۔ وہ اسے اُٹھا کر مجسمے کے پاس واپس لوٹا۔ وہ اب رون کی رسیوں پر پتھر رگڑنے لگا۔ یہ خاصا مشکل کام تھا لیکن چند منٹ کی محنت کے بعد رسیاں ٹوٹ گئیں۔ رون رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو کر پانی میں ڈولنے لگا۔ ہیری نے اپنے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ باقی چمپئن کا دور دور تک نام و نشان نہیں تھا۔ وہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ وہ اب تک کیوں نہیں آئے؟ اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھا، اپنا نوکیلا پتھر دوبارہ اُٹھایا اور اس کی رسیاں کاٹنے لگا......

اسی وقت کئی مضبوط ہاتھوں نے اسے پکڑ لیا۔ تقریباً نصف درجن جل مانسوں نے اسے ہرمائنی سے دور کھینچ لیا۔ وہ اپنے سبز بالوں والے سر ہلاتے ہوئے ہنس رہے تھے۔

''تم اپنا یرغمالی لے جاؤ......'' ان میں ایک غراتے ہوئے بے سری آواز میں بولا۔ ''باقی یرغمالیوں کو یہیں چھوڑ دو......''

''کبھی نہیں۔'' ہیری نے غصے سے کہا لیکن اس کے منہ سے صرف دو بڑے بلبلے ہی نکلے۔

''تمہارا ہدف صرف یہ ہے کہ تم اپنے دوست کو لے جاؤ۔ باقی یرغمالیوں کو یہیں چھوڑ جاؤ!''

''وہ بھی میری دوست ہے۔'' ہیری نے ہرمائنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ایک بہت بڑا سفید بلبلہ اس کے ہونٹوں سے باہر نکلا۔ ''اور میں نہیں چاہتا کہ ان میں سے کوئی بھی یہیں مر جائے......''

چو چینگ کا سر ہرمائنی کے کندھے پر پڑا تھا۔ چھوٹی سفید بالوں والی بچی سبز رنگ کے پانی میں بہتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے جل مانسوں سے بھڑنے کی کوشش کی مگر وہ پہلے سے زیادہ زور سے ہنسنے لگے اور اس کی ہر کوشش کو ناکام بنا رہے تھے۔ ہیری نے پریشان ہو کر چاروں طرف دیکھا۔ باقی چمپئن کہاں رہ گئے؟ کیا اس کے پاس اتنا وقت تھا کہ وہ رون کو اوپر چھوڑ کر دوبارہ نیچے آپاتا اور ہرمائنی کے ساتھ دوسرے لوگوں کو بھی ساتھ لے جا پاتا؟ کیا وہ دوبارہ صحیح راستہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکتا تھا؟ اس نے یہ دیکھنے کیلئے اپنی کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھا کہ کتنا وقت باقی رہ گیا ہے مگر...... پانی میں اس کی گھڑی بند ہو گئی تھی۔

عین اسی وقت اس کے چاروں طرف کے جل مانس تعجب بھری نظروں سے اوپر کی طرف دیکھنے لگے اور اشارہ کرنے لگے۔ ہیری نے اوپر کی طرف دیکھا۔ سیڈرک ڈیگوری تیرتا ہوا ان کی طرف آ رہا تھا۔ اس کے سر کے چاروں طرف ایک بڑا بلبلہ تھا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ عجیب طریقے سے چوڑا اور کھنچا دکھائی دے رہا تھا۔

''راستہ بھٹک گیا تھا......'' اس نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''فلیور اور کیرم بھی پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔''

ہیری کو اپنے اندر اطمینان کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے دیکھا کہ سیڈرک نے اپنی جیب سے ایک تیز دھار والا چاقو نکالا اور رسی کاٹ کر چو چینگ کو آزاد کروایا اور اوپر کی طرف کھینچا۔ اس نے اپنے بازو کے حلقے میں دبوچا اور پھر تیزی سے اوپر اُٹھتا ہوا نظروں کے سامنے سے اوجھل ہو گیا۔

ہیری ایک بار پھر چاروں طرف دیکھنے لگا اور انتظار کرنے لگا۔ فلیور اور کیرم کہاں اٹک کر رہ گئے ہیں؟ وقت ختم ہوتا جا رہا تھا اور گیت کے مطابق یرغمالی ایک گھنٹے بعد مر جائیں گے۔

جل مانس ایک بار پھر جوشیلے انداز میں چیخنے لگے۔ جن جل مانسوں نے ہیری کو جکڑ رکھا تھا انہوں نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی تھی اور پیچھے مڑ کر دیکھنے لگے۔ ہیری بھی مڑ گیا۔ اس نے دیکھا کہ پانی میں کوئی خوفناک چیز آ رہی تھی۔ ایک انسانی جسم جس پر شارک کا سر لگا ہوا تھا۔ یہ کیرم ہی تھا۔ اس نے خود پر تبدیلی ہیئت کے جادو کا استعمال کیا تھا لیکن وہ یہ کام شاید اچھے انداز سے نہیں کر پایا تھا۔

شارک نصف انسان، کیرم سیدھا ہرمائنی کے پاس پہنچا اور اس کی رسیاں کو اپنے نوکیلے دانتوں سے کاٹنے کی کوشش کرنے لگا۔ پریشانی یہ تھی کہ کیرم کے نئے دانت اتنی عجیب جگہوں پر نصب تھے کہ وہ ڈولفن سے چھوٹی کسی بھی چیز کو نہیں کاٹ سکتے تھے۔ ہیری نے کو پورا یقین تھا کہ اگر کیرم نے احتیاط نہ کی تو ہرمائنی کے دو ٹکڑے ضرور ہو جائیں گے۔ آگے بڑھ کر ہیری نے کیرم کا کندھا تھپتھپایا اور اس کی طرف نوکیلا پتھر بڑھا دیا۔ کیرم پتھر لے کر ہرمائنی کی رسیاں کاٹنے لگا۔ کچھ ہی پلوں بعد اس نے یہ کام کر لیا۔ اس نے ہرمائنی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر مضبوطی سے پکڑا اور پیچھے دیکھے بغیر تیزی سے اوپر اُٹھنے لگا۔

اب کیا ہوگا؟ ہیری نے متوحش انداز میں سوچا۔ کاش اسے پکا پتہ چل جائے کہ فلیور بھی آ رہی ہے لیکن اب بھی اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔ اب تو ایک ہی راستہ بچا تھا......

اس نے وہ پتھر اُٹھایا جسے کیرم نیچے پھینک گیا تھا۔ یہ دیکھ کر جل مانسوں نے رون اور چھوٹی لڑکی کو گھیرے میں لے لیا۔ انہوں نے اس کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔ ہیری نے اپنی چھڑی باہر نکال لی اور چلا کر کہا۔ ''راستے سے ہٹ جاؤ......''

اس کے منہ سے بلبلے ہی خارج ہوئے لیکن اسے لگا کہ جل مانس اس کی بات سمجھ گئے تھے کیونکہ انہوں نے اچانک ہنسنا بند کر دیا تھا۔ ان کی زرد آنکھوں اب ہیری کی چھڑی پر جمی ہوئی تھیں اور وہ عجیب پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے آس پاس سینکڑوں جل مانس موجود تھے لیکن ہیری ان کے چہروں کے تاثرات دیکھ کر سمجھ گیا کہ انہیں دیوہیکل آبی ہشت پائی اخبوط جتنا ہی جادو آتا ہوگا......

''میں تین تک گنوں گا، تب تک پیچھے ہٹ جانا۔'' ہیری نے چیخ کر کہا۔ اس کے منہ سے بہت سارے بلبلے نکلے۔ اس نے انہیں اپنی بات کا مطلب سمجھانے کیلئے اپنی تین انگلیاں اُٹھا لیں تھی۔ ''ایک......(اس نے ایک انگلی نیچے کر لی) دو......(اس نے دوسری انگلی بھی نیچے کر لی)۔''

جل مانس پیچھے ہٹنے لگے اور راستہ چھوڑنے لگے۔ ہیری سرعت کے ساتھ آگے لپکا اور ننھی لڑکی کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے تیزی سے اس کی رسیاں کاٹنا شروع کر دیں۔ بالآخر اس نے ننھی لڑکی کو بھی مجسمے کی جکڑ سے آزاد کرا لیا تھا۔ اس نے لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے مضبوطی سے پکڑا اور تلچھٹ تہہ میں زور سے پاؤں مار کر اوپر اُٹھنے لگا۔ اس نے ڈولتے ہوئے رون کا چوغے کندھے سے پکڑا اور دھیمی رفتار سے اوپر اُٹھنے لگا۔

اس کی رفتار بے حد سست تھی۔ اب وہ آگے بڑھنے کیلئے اپنے جھلی دار ہاتھوں کا استعمال بالکل نہیں کر سکتا تھا کیونکہ دونوں ہاتھوں میں اس نے ایک ایک فرد کو دبوچ رکھا تھا۔ اس نے اپنی مچھلی جیسے چپو والے پاؤں کو پوری قوت سے حرکت دینے کی کوشش کی......مگر رون اور فلیور کی بہن آلوؤں کی بوریوں جتنے بھاری لگ رہے تھے جنہیں اوپر کھینچنا کافی دشوار تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھائیں حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہ بھی بہت گہرائی میں ہوگا کیونکہ اوپر کے پانی میں گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

جل مانس بھی اس کے ساتھ ساتھ اوپر اُٹھ رہے تھے۔ وہ کچھ فاصلے پر اطمینان کے ساتھ اس کے چاروں طرف تیر رہے تھے۔

وہ اسے پانی کے ساتھ بھڑتے ہوئے دیکھ رہے تھے...... ھیری نے سوچا کہ جب وقت ختم ہو جائے گا تو کیا وہ ان تینوں کو پانیوں کی گہرائیوں میں دوبارہ کھینچ لے جائیں گے؟ کیا وہ انسانوں کو زندہ کھا جاتے ہوں گے؟ ھیری کے پاؤں تیرنے کی کوشش میں اکھڑنے لگے تھے۔اس کے کندھے رون اورلڑکی کو کھینچنے کی وجہ سے بری طرح شل ہو رہے تھے۔

اب اسے سانس لینے میں بھی بہت دشواری پیش آنے لگی تھی۔اس کی گردن کے سرے پر ایک بار پھر شدید درد ہونے لگا۔اسے اپنے منہ میں پانی بھی گیلا لگنے لگا...... بہر حال، اندھیرا اب چھٹنے لگا تھا اور حیرت انگیز طور پر اسے اوپر دھوپ کی روشنی دکھائی دینے لگی تھی۔اس نے اپنے مچھلی جیسے چپو والے پیروں کو پوری قوت سے حرکت دی تبھی اسے احساس ہوا کہ اس کے پیروں کی ہیئت بدل چکی تھی اور وہ اب مچھلی جیسے نہیں رہے تھے۔پانی اس کے منہ سے ہو کر پھیپھڑوں میں جانے لگا۔گل پھڑ پودے کا جادوئی اثر ختم ہو چکا تھا۔ اس کا دماغ چکرانے لگا لیکن وہ جانتا تھا کہ روشنی اور ہوا صرف دس فٹ کے فاصلے پر موجود ہے۔اسے وہاں پہنچنا تھا......اسے جلد ہی وہاں پہنچنا تھا۔ھیری نے اپنے پیروں کو اتنی تیزی سے چلایا کہ اسے لگا جیسے اس کی ہڈیاں اس سے چیخ چیخ کر احتجاج کر رہی ہوں۔وہ پانی میں گھرا ہوا تھا۔وہ سانس نہیں لے سکتا تھا لیکن اسے آکسیجن کی سخت ضرورت تھی۔اسے چلتے رہنا ہوگا۔اب ایک پل کیلئے رُکنا ممکن نہیں تھا......

اور پھر اس کا سر جھیل کی سطح پر باہر نکل آیا۔سرد اور تازہ ہوا کا جھونکا اس کے چہرے پر کسی زہریلے ڈنک کی طرح چبھا۔اس نے بھرپور گہری سانس لے کر تازہ ہوا اپنے پھیپھڑوں میں بھر لی۔اسے لگا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار ڈھنگ سے سانس لے رہا ہو۔پھر ہانپتے ہوئے اس نے رون اور چھوٹی لڑکی کو اوپر کی طرف کھینچا۔اس کے چاروں طرف سے بھالے اور سبز بالوں والے سر نمودار ہو رہے تھے لیکن اب وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

سٹیڈیم میں بیٹھی ہوئی بھیڑ میں یکدم خوشیاں بھر گئی اور وہ تالیوں اور شور شرابے میں اتنے مست تھے کہ انہیں ھیری کی کیفیت کا ذرا بھی احساس نہیں تھا۔ہجوم اب اپنی اپنی نشستوں پر اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ھیری کو یہ لگا کہ تماشائی یہ سوچ رہے ہوں گے کہ لڑکی اور رون مر چکے ہوں گے......لیکن وہ غلط سوچ رہے تھے۔ان دونوں نے تازہ ہوا کا جھونکا لگتے ہی اپنی اپنی آنکھیں کھول دی تھیں۔ننھی لڑکی سہمی ہوئی اور پریشان دکھائی دے رہی تھی لیکن رون نے مسکراتے ہوئے پانی کی ایک پھوار منہ سے باہر نکالی۔اس نے تیز روشنی میں اپنی پلکیں بار بار جھپکائیں اور ھیری کی طرف مڑا اور بولا۔''کتنا گیلا ہو گیا ہوں ہے نا؟'' پھر اس نے فلیور کی بہن کی طرف دیکھا۔ ''تم اسے کیوں ساتھ لائے؟''

''فلیور نہیں آئی تھی، میں اسے وہاں چھوڑ کر کیسے آ سکتا تھا؟'' ھیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔

''ھیری! تم بھی بالکل گدھے ہو......'' رون چڑ کر بولا۔''کہیں تم نے اس گیت کو سچ تو نہیں مان لیا تھا؟ ڈمبل ڈور ہم میں سے کسی کو بھی وہاں مرنے کیلئے نہیں چھوڑ سکتے تھے۔''

''لیکن اس گیت میں تو کہا تھا......''

''ہاں! وہ تو صرف اس لئے کہا کہ تم مقررہ وقت میں واپس لوٹ آؤ'' رون نے کہا۔ ''مجھے امید ہے کہ تم نے ہیرو بننے کے چکر میں اپنا وقت برباد نہیں کیا ہوگا؟''

ہیری کو دل میں اپنی حماقت اور چڑ چڑے پن کا ملا جلا احساس ہوا۔ رون کو یہ سب سمجھ میں کیسے آپائے گا وہ تو سویا ہوا تھا۔ رون کو یہ محسوس بھی نہیں ہوسکتا کہ جھیل میں نیچے کتنا عجیب اور ڈراؤنا ماحول تھا۔ جب بھالے تانے جل مانس اسے تیکھی نظروں سے گھور رہے تھے اور اس کی جان لینے کے درپے دکھائی دیتے تھے۔

''چلو......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔ ''اسے نکالنے میں میری مدد کرو۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ اچھی طرح سے تیر سکتی ہے۔''

وہ فلیور کی بہن کو اس کنارے کی طرف کھینچنے لگے جہاں جج کھڑے ہو کر ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ بیس جل مانس اب بھی سپاہیوں کی مانند ان کے ساتھ ساتھ پانی میں چل رہے تھے اور اپنا گھمبیر چیخوں والا گیت گا رہے تھے۔

ہیری نے دیکھا کہ میڈم پامفری کیرم، ہرمائنی اور چوچینگ کے طبی معائنے میں مصروف تھیں۔ وہ سبھی موٹے کمبلوں میں لپٹے ہوئے تھے۔ ڈمبل ڈور اور لیوڈو بیگ مین کنارے پر کھڑے ہو کر ہیری اور رون کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے لیکن پرسی کا چہرہ کافی سفید اور پہلے سے چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ پانی میں گھس کر ان کے پاس پہنچ گیا۔ اس دوران میڈم میکسم، فلیور ڈیلا کور کو روکنے کی کوشش کر رہی تھیں جو بری طرح پانی کی طرف جھپٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ اپنی بہن کو جلد از جلد پانی سے باہر نکالنے کی لئے بے قرار دکھائی دے رہی تھی اور پانی میں اترنے کیلئے میڈم میکسم سے الجھ رہی تھی۔

''گبرئیل...... گبرئیل! وہ زندہ تو ہے؟ اسے چوٹ تو نہیں لگی......؟''

''وہ ٹھیک ہے......'' ہیری نے اسے بتانے کی کوشش کی لیکن وہ اتنا تھک گیا تھا کہ چلانے کی بات تو ایک طرف رہی، اس سے صحیح طرح سے بولا تک نہیں جا رہا تھا۔

پرسی نے رون کو پکڑ لیا اور اسے کھینچ کر کنارے کی طرف لے جانے لگا۔ (چھوڑو پرسی! میں بالکل ٹھیک ہوں) ڈمبل ڈور اور بیگ مین ہیری کو سیدھا کھڑا کر کے کھینچ رہے تھے۔ آخر کار فلیور، میڈم میکسم کی گرفت سے نکل کر ان کی طرف بھاگی اور اس نے اپنی بہن کو گلے سے لگا کر پاگلوں کی طرح چومنا شروع کر دیا۔ ''جل مانسوں نے مجھے بیچ میں پکڑ لیا تھا...... انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا تھا...... اوہ گبرئیل! مجھے لگ رہا تھا...... مجھے لگ رہا تھا......''

''تم یہاں آؤ......'' میڈم پامفری کی تیکھی آواز آئی۔ انہوں نے ہیری کو پکڑ کر ہرمائنی اور باقی لوگوں کے پاس کھینچ لیا اور اسے ایک کمبل میں کس کر لپیٹ دیا۔ اسے لگا جیسے اسے کوئی شکنجہ پہنا دیا ہو۔ اس کے بعد انہوں نے ایک لبالب بھرا ہوا گرم مرکب دوا کا گلاس اس کے منہ سے لگا دیا۔ مرکب دوا کے حلق سے اترتے ہی اس کے کانوں میں سے دُھواں نکلنا شروع ہو گیا۔

''شاباش ھیری!'' ہرمائنی نے چیخ کر کہا۔ ''تم نے یہ ہدف پورا کر ہی لیا۔تم نے خود ہی اس کا طریقہ تلاش کر ہی لیا......''

''دیکھو!'' ھیری نے دھیمے انداز میں کہا۔ وہ اسے ڈوبی کے بارے میں بتانے ہی والا تھا لیکن اسی وقت اس کی نظر پروفیسر کارکروف کے چہرے پر جا پڑی جو اس کی طرف شعلہ بار نگاہوں سے گھور رہے تھے۔وہ اکلوتے جج تھے جو اپنی نشست پر ابھی تک جمے ہوئے تھے۔ وہ واحد جج تھے جن کے چہرے پر خوشی اور اطمینان کی ذراسی جھلک موجود نہیں تھی کہ ھیری، رون اور گبرئیل کو صحیح سلامت جھیل کی گہرائیوں میں باہر نکال لایا تھا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔'' ھیری نے کہا اور اپنی آواز تھوڑی بلند کر لی تاکہ کارکروف بھی اس کی بات سن لے۔

''تمہارے بالوں میں ایک بھونرا پھنسا ہوا ہے ہر...... ما...... ننی!'' کیرم نے کہا۔

ھیری کو لگا کہ کیرم ہرمائنی کا دھیان اپنی طرف مبذول کرنا چاہتا تھا شاید وہ اسے یاد دلانا چاہتا تھا کہ وہ ابھی ابھی اسے جھیل کے نیچے سے بچا کر لایا ہے لیکن ہرمائنی نے لاپرواہی سے بھونرا بالوں سے کھینچ کر پانی میں پھینک دیا اور بولی۔ ''تم وقت کی مقررہ حد کے بعد پہنچے ہو ھیری...... کیا تمہیں ہمیں تلاش کرنے میں بہت زیادہ دیر لگی تھی؟''

''نہیں...... تم لوگ تو مجھے جلدی مل گئے تھے......''

اب ھیری کو اپنی حماقت کا احساس شدت سے ہو رہا تھا۔ پانی سے باہر آنے کے بعد اب اسے یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ڈمبل ڈور کا حفاظتی انتظام تو کسی بھی فرد کی موت واقع نہ ہونے دیتا۔ بھلے ہی اس کا چمپئن اسے لینے کیلئے وہاں نہ پہنچ پاتا۔ وہ رون کو پکڑ کر سیدھا واپس کیوں نہیں لوٹ آیا؟ وہ تو سب سے پہلے ان کے پاس پہنچ گیا تھا...... سیڈرک اور کیرم نے تو کسی اور کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔ انہوں نے تو وہاں ایک پل بھی نہیں گنوایا تھا۔ انہوں نے تو جل مانس کے گیت کو اتنی سنجیدگی سے بالکل نہیں لیا تھا......

ڈمبل ڈور پانی کے کنارے پر جھکے ہوئے تھے۔ وہ جل مانسوں کی سردار سے باتیں کر رہے تھے جو نہایت خونخوار دکھائی دینے والی ایک بڑھیا جل چڑیل تھی۔ ڈمبل ڈور کے منہ سے بھی اسی طرح کی چیخ بھری آوازیں نکل رہی تھیں جیسی جل مانس پانی سے باہر نکل کر نکالتے تھے۔ یہ عیاں تھا کہ ڈمبل ڈور بھی جل مانسوں کی بولی بول سکتے تھے۔ آخر کار وہ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وہ اپنے ساتھی ججوں کے پاس پہنچ گئے اور تماشائیوں کی طرف مڑ کر بلند آواز میں بولے۔ ''سکور نمبر دینے سے پہلے ہمیں ایک مشاورتی ملاقات کرنا ہوگی۔''

تمام جج مشاورتی اجلاس کیلئے وہاں سے چلے گئے۔ میڈم پامفری رون کو پرسی کے چنگل سے چھڑانے کیلئے گئیں۔ وہ اسے ھیری اور باقی لوگوں کے پاس لے آئیں پھر انہوں نے اسے ایک کمبل میں لپیٹ دیا اور پودینے کا گرم گرم قہوہ اس کے حلق میں اتار دیا۔ اس کے بعد وہ فلیور کی طرف بڑھیں تاکہ اس کی ننھی بہن کو بھی طبی سہولت دی جا سکے۔ فلیور کے چہرے اور بازوؤں پر کئی زخموں کے نشان دکھائی دے رہے تھے اور اس کا چوغہ بھی پھٹا ہوا تھا لیکن اسے ان سب چیزوں کی قطعی پرواہ نہیں تھی۔ نہ ہی اس نے میڈم پامفری

کو اپنے زخم صاف کرنے دیئے تھے۔

''آپ صرف گبرئیل کا دھیان رکھئے۔'' فلیور نے میڈم پامفری سے کہا اور پھر وہ ہیری کی طرف گھومی۔ ''تم نے اسے بچایا۔'' اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''حالانکہ وہ تمہاری ذمہ داری نہیں تھی۔''

''ہاں!'' ہیری نے کہا جواب دل ہی دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ کاش وہ تینوں لڑکیوں کو مجسمے سے بندھا ہوا ہی چھوڑ کر لوٹ آیا ہوتا۔ فلیور نے جھک کر ہیری کے دونوں رخساروں کو دوبار چوما (اسے محسوس ہوا کہ اس کا چہرہ جل رہا ہے اور اگر اس کے کانوں سے دوبارہ دھواں باہر نکلنے لگتا ہے تو اسے بالکل حیرانگی نہیں ہوگی) پھر وہ رون کی طرف مڑی اور بولی۔ ''اور تم نے بھی..... تم نے بھی مدد کی تھی......''

''ہاں......'' رون نے فلیور کی طرف بہت امید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''ہاں!...... تھوڑی سی......''

فلیور نے اسے بھی چوم لیا۔ ہرمائنی بہت غصے میں دکھائی دینے لگی لیکن اسی وقت لیوڈو بیگ مین کی بلند آواز فضا میں گونجی جسے سن کر وہ سبھی چونک پڑے تھے۔ سٹیڈیم کا شور شرابا یکدم تھم سا گیا۔ ہر کسی نظر بیگ مین پر جمی ہوئی تھی۔

''پیارے بچو اور بچیو! ہم باہمی مشاورت کے بعد اپنے فیصلے پر پہنچ چکے ہیں۔ جل مانسوں کی ملکہ مورکوس نے ہمیں بتادیا کہ جھیل کی گہرائیوں میں کیا ہوا تھا، اس لئے ہم نے ہر چمپئن کو پچاس میں سے نمبر دینے کا فیصلہ کیا ہے......''

''مس فلیور ڈیلاکور...... نے بلبلہ آب شش جادو کا بہت اچھا استعمال کیا لیکن جب وہ اپنے ہدف کے قریب پہنچ رہی تھی تو ان پر جل مانسوں نے حملہ کر دیا اور وہ اپنے یرغمالی کو بچانے میں کامیاب نہیں ہو سکی اور اپنے ہدف کو ادھورا چھوڑ کر واپس لوٹ آئی۔ لہٰذا اسے پچاس میں پچیس نمبر دیئے جاتے ہیں......''

تماشائیوں نے تالیاں بجا کر اسے مبارک باد دی۔

''مجھے تو صفر ملنا چاہئے تھا۔'' فلیور ڈیلاکور رندھے ہوئے لہجے میں بولی اور اپنا خوبصورت چہرہ نفی میں ہلانے لگی۔

''مسٹر سیڈرک ڈیگوری نے بھی بلبلہ آب شش جادو کا استعمال کیا اور وہ اپنے یرغمالی کے ساتھ سب سے پہلے لوٹے۔ حالانکہ وہ مقررہ وقت کی حدود یعنی ایک گھنٹے کے بعد ایک منٹ کی تاخیر سے پہنچے تھے۔'' تماشائیوں میں ہفل پف کے طلباء نے زوردار تالیاں بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ ہیری نے دیکھا کہ چوچینگ سیڈرک کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ ''اس لئے ہم انہیں سینتالیس نمبر دیتے ہیں......''

ہیری کا دل ڈوب سا گیا اگر سیڈرک مقررہ وقت کے بعد آیا تھا تو وہ تو سب سے آخر میں پہنچا تھا۔

''مسٹر وکٹر کیرم نے تبدیلی ہیئت کا استعمال کیا لیکن وہ پوری طرح اس جادوئی صلاحیت کا مظاہرہ کرنے میں ناکام رہے۔ وہ اپنے یرغمالی کو لے کر دوسرے نمبر پر لوٹے۔ ہم انہیں چالیس نمبر دیتے ہیں......''

کارکروف نے بہت تیز تالیاں بجائیں اور بہت رعب دار دکھائی دینے لگا۔

''اور مسٹر ہیری پوٹر...... نے گل پھڑ پودے کا بہت ہی عمدہ استعمال کیا۔'' بیگ مین نے مسکرا کر آگے بات بڑھائی۔ ''وہ سب سے آخر میں لوٹے اور ایک گھنٹے کی مقررہ حد سے کافی زیادہ تاخیر کی۔ بہرحال، جل مانسوں کی رانی نے ہمیں بتایا ہے کہ مسٹر پوٹر سب سے پہلے اپنے ہدف پر پہنچ گئے تھے اور انہوں نے لوٹنے میں تاخیر کا سبب صرف یہ رہا کہ وہ اپنے یرغمالی کو ہی نہیں بلکہ تمام یرغمالیوں کو ساتھ لانا چاہتے تھے۔ انہوں نے وہیں رُک کر یرغمالیوں کے حفاظت کا فیصلہ کرلیا اور آنے والے چمپئن کی مدد بھی کی......''

رون اور ہرمائنی دونوں نے غصیلی نظروں سے ہیری کی طرف گھورا۔

''ججوں کی اکثریت......'' بیگ مین نے کارکروف کی طرف حقارت بھری نگاہیں ڈالتے ہوئے آگے کہا۔ ''محسوس کرتی ہے کہ یہ یہ اخلاقی کردار اور احساس ذمہ داری قابل تعریف ہے اور تقاضا تو یہی ہے کہ اسے پورے پورے نمبر ملنا چاہئیں۔ بہرحال، مسٹر پوٹر کو پینتالیس نمبر دیئے جاتے ہیں......''

ہیری کا دل خوشی و سرشاری سے جھوم اُٹھا۔ اب وہ سیڈرک کے ساتھ پہلے نمبر پر آ گیا تھا اور ہرمائنی حیرت بھری نظروں سے اسے گھورنے لگی اور پھر وہ ہنس پڑی اور باقی تماشائیوں کے ساتھ مل کر زور زور سے تالیاں بجانے لگی۔

''دیکھا ہیری!'' رون نے اس شوروغل کے بیچ میں کہا۔ ''تم حماقت نہیں دکھا رہے تھے۔ تم تو اپنا اخلاقی کردار اور احساس ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہے تھے......''

فلیور بھی بہت زور زور سے تالیاں بجا رہی تھی لیکن کیرم ذرا بھی خوش نہیں دکھائی دے رہا تھا، اس نے ہرمائنی سے دوبارہ بات چیت کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ہیری کے لئے تالیاں بجانے میں اتنی مگن تھی کہ اس نے اس کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں دی۔

''تیسرا اور آخری ہدف...... چوبیس جون کی شام کو پورا کیا جائے گا۔'' بیگ مین کی آواز تماشائیوں کے شوروغل کے بیچ میں بلند ہوئی۔ ''تمام چمپئن کو اس کے بارے میں ٹھیک ایک ماہ پہلے آگاہی دی جائے گی۔ تمام چمپئن کی حوصلہ افزائی کیلئے آپ سب کا بے حد شکریہ!''

اسی کے ساتھ آج یہ مقابلہ اپنے اختتام کو پہنچ گیا تھا۔ جب میڈم پامفری چمپئنوں اور یرغمالیوں کو ساتھ لے کر سکول کی طرف جا رہی تھیں تاکہ انہیں خشک کپڑے پہنائے جاسکیں تو ہیری نے پرسکون انداز میں سوچا کہ شکر ہے دوسرا ہدف بھی پورا ہو گیا...... یہ ختم ہو گیا اور وہ اس میں کامیاب رہا...... اب اسے چوبیس جون تک کسی قسم کی کوئی فکر نہیں ستائے گی۔

سکول کی پتھر کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ اگلی مرتبہ جب وہ ہاگس میڈ جائے گا تو ڈوبی کیلئے ڈھیر سارے موزے ضرور خرید کر لائے گا۔ وہ بھی پورے تین سو پینسٹھ...... تاکہ ڈوبی روزانہ ایک نیا موزہ پہن سکے......!

☆☆☆☆

ستائیسواں باب

پیڈ فٹ کی واپسی

دوسرے ہدف کی تکمیل کے بعد ایک اچھی بات یہ ہوئی تھی کہ ہر طالبعلم یہ جاننے کیلئے بہت بے تاب تھا کہ جھیل کے نیچے کیا ہوا تھا؟ اس کا سیدھا مطلب یہ تھا کہ رون بھی ہیری کی طرح مشہور ہو گیا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ رون کی کہانی ہر دفعہ تھوڑی بدل جاتی تھی۔ پہلے پہل تو اس نے سچائی تک ہی قناعت کی تھی۔ کم از کم اس کی کہانی ہر مائنی کی کہانی سے میل کھاتی تھی...... ڈمبل ڈور نے سبھی یرغمالیوں کو پروفیسر میک گوناگل کے دفتر میں جادو سے گہری نیند میں سلا دیا لیکن اس سے پہلے انہیں پوری یقین دہانی کرا دی گئی تھی کہ وہ مکمل طور پر صحیح سلامت رہیں گے اور پانی سے اوپر پہنچتے ہی اس نیند سے بیدار ہو جائیں گے۔ بہر حال، ایک ہفتے بعد رون اغوا کی ایک سنسنی خیز کہانی سنانے لگا، جس میں وہ اکیلا ہی پچاس جل مانسوں سے بھڑا ہوا تھا۔ طویل جدوجہد کے بعد جل مانس اس پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئے، لیکن بندھنے سے پہلے اس نے جل مانسوں کو خوب مزہ چکھا دیا تھا......

''لیکن میں نے اپنی چھڑی اپنی آستین میں چھپا رکھی تھی۔'' اس نے پدما پاٹیل کو قائل کرتے ہوئے کہا جواب رون میں زیادہ دلچسپی لینے لگی تھی کیونکہ وہ لوگوں کی آنکھوں کا تارہ بن چکا تھا۔ جب بھی راہداریوں میں ان کا آمنا سامنا ہوتا تو پدما پاٹیل رون سے ہر بار کسی نہ کسی بہانے سے بات کرنے کی کوشش کرتی تھی۔ رون نے اس سے آگے کہا۔ ''میں ان جل مانسوں کو جب چاہتا، شکست دے سکتا تھا......''

''اور تم کیا کرتے، ان پر ناخنوں سے حملہ کرتے؟'' ہر مائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔ ان دنوں وہ چڑ چڑی ہو گئی تھی۔ وہ وکٹر کیرم کی سب سے قیمتی چیز تھی، یہ کہہ کہہ کر لوگوں نے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا۔ ہر مائنی کی بات سن کر رون کے کان سرخ ہو گئے اور وہ ایک بار پھر جادوئی نیند والی کہانی پر لوٹ آیا۔

مارچ آنے پر موسم تھوڑا خشک ہو گیا لیکن وہ جب بھی میدان میں جاتے تھے، ہوا کے بے رحم تھپیڑے ان کے ہاتھوں اور چہروں کو جھنجوڑ دیتے تھے۔ ڈاک بھی تاخیر سے آ رہی تھی کیونکہ ہوا کے تھپیڑوں کی وجہ سے الّو غلط راستے میں نکل جاتے تھے۔ جس بھورے الّو کو ہیری نے سیریس کے پاس ہاگس میڈ کی سیر والی تاریخ کے خط کے ساتھ بھیجا تھا، وہ جمعہ کی صبح ناشتے کی میز پر لوٹ آیا تھا۔ اس

کے آدھے پنکھ الٹی سمت میں مڑے ہوئے تھے۔ جیسے ہی ہیری نے اس کے پیر سے سیریس کا خط الگ کیا، وہ فوراً اُڑ گیا۔ ظاہر ہے کہ وہ ڈر رہا تھا کہ کہیں اسے پھر سے نئے سفر پر نہ روانہ کر دیا جائے۔

سیریس کا خط اس بار بھی پچھلی مرتبہ جتنا ہی مختصر تھا۔

ہفتے کی دوپہر دو بجے ہاگس میڈ کے باہر والی سڑک پر (درویش اینڈ بنگش نامی دکان کے پار) آنا اور سڑک کے اختتام پر بنی سیڑھیوں کے پاس انتظار کرنا۔ کھانے پینے کا جتنا سامان ہو سکے ساتھ لے آنا۔

''وہ ہاگس میڈ تو نہیں آ گیا......؟'' رون نے حیرت سے پوچھا۔

''لگتا تو ایسا ہی ہے......'' ہرمائنی نے سوچتے ہوئے کہا۔

''میں اس کی بات بالکل نہیں مانوں گا۔'' ہیری نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔ ''اگر وہ پکڑا گیا تو......؟''

''دیکھو! وہ یہاں تک آ گیا ہے، ہے نا؟'' رون نے دھیرے سے کہا۔ ''اور اب تو روح کھچڑ بھی نہیں منڈلا رہے ہیں......''

ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے خط کو تہ کیا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ وہ سیریس سے دوبارہ ملنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ دوپہر کی آخری کلاس یعنی جادوئی مرکبات کی کلاس میں تھوڑا زیادہ خوشی سے گیا۔

کلاس کے دروازے کے باہر ملفوائے، کریب اور گوئل کھڑے تھے۔ ان کے آس پاس پینسی پارکنسن کے گینگ کی سلے درن کی لڑکیاں بھی جھرمٹ بنا کر کھڑی ہوئی تھیں۔ وہ سبھی کسی چیز کو دیکھ رہی تھیں جو ہیری کو دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ زور زور سے ہنس رہی تھیں۔ جب ہیری، رون اور ہرمائنی وہاں پہنچے تو پینسی کے بدصورت چہرہ جوشیلا دکھائی دینے لگا۔ وہ گوئل کی چوڑی پشت کے عقب میں سے جھانک کر ہنسنے لگی۔

''وہ لوگ آ گئے ہیں......'' وہ کھی کھی کرتی ہوئی بولی۔ سلے درن کے طلباء کا جھرمٹ فوراً بکھر گیا۔ ہیری نے دیکھا کہ پینسی کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھما ہوا تھا...... 'ہفت روزہ جادوگرنیاں'...... سرورق پر ایک متحرک تصویر میں گھنگھریالے بالوں والی ایک جادوگرنی دکھائی دے رہی تھی جو دانت نکال کر ہنس رہی تھی اور اپنی چھڑی سے ایک بڑے اسفنج کیک کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔

''گرینجر...... تمہیں اس میں ایک دلچسپ مضمون پڑھنے کو ملے گا!'' پینسی نے زور سے کہا اور رسالہ ہرمائنی کی طرف اچھال دیا۔ ہرمائنی نے حیرت بھری نظروں سے رسالے کو پکڑا اور اس کے سرورق کو گھورنے لگی۔ اسی لمحے تہہ خانے کا دروازہ کھل گیا اور سنیپ نے اشارہ کر کے انہیں اندر آنے کی ہدایت کی۔

ہرمائنی، ہیری اور رون ہمیشہ کی طرح تہہ خانے والی کلاس میں سب سے پیچھے والی نشستوں کی طرف چل دیئے۔ جب سنیپ نے ان کی طرف پشت موڑی اور تختہ سیاہ پر آج کے جادوئی مرکب میں ڈالنے والی اشیاء کی فہرست لکھنے میں مصروف ہو گئے تو ہرمائنی نے جلدی سے ڈیسک کے نیچے رسالہ کھول لیا۔ ہیری اور رون بھی اس کے تھوڑے نزدیک ہو گئے اور جھک کر اسے دیکھنے لگے۔ چند

ہی صفحے پلٹنے کے بعد انہیں ایک چونکا دینے والا مضمون دکھائی دیا۔ ہیری کی ایک بڑی رنگین تصویر وہاں چھپی ہوئی تھی اور اس کے نیچے شہ سرخی میں لکھا ہوا تھا۔

'ہیری پوٹر کی چھپی محبت!'

شاید سب سے انوکھا لڑکا...... لیکن ایک ایسا لڑکا جو حسب سابق نوعمری کی اذیت سے پریشان ہے۔ ریٹا سٹیکر کے مطابق، اپنے ماں باپ کی اچانک حادثاتی موت کے بعد محبت سے خالی دامن چودہ برس گزارنے کے بعد اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے ہوگورٹس میں پڑھنے والی اپنی ساتھی دوست طالبہ ہرمائنی گرینجر کی محبت حاصل ہو چکی ہے جو ماگلو گھرانے میں پیدا ہوئی ہے۔ ہیری کو اپنی چھوٹی سی زندگی میں بہت سی اذیتیں سہنی پڑی ہیں لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ اسے اپنی محبت میں بھی بے وفائی کا کرب سہنا پڑے گا۔

مس گرینجر سادہ مگر اولوالعزم قسم کی لڑکی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مشہور جادوگروں میں اس کی دلچسپی صرف ہیری پوٹر تک ہی محدود نہیں رہ سکتی تھی۔ جب سے بلغاریہ کا متلاشی اور گزشتہ کیوڈچ ورلڈ کپ کا ہیرو وکٹر کیرم ہوگورٹس آیا ہے، مس گرینجر ان دنوں لڑکوں کے دلوں سے خوب کھیل رہی ہیں۔ کیرم چالاک مس گرینجر کے دام الفت میں اس قدر گرفتار ہو چکا ہے کہ اس نے اسے گرمیوں کی تعطیلات میں بلغاریہ میں اپنے یہاں آنے کی باقاعدہ دعوت بھی دے دی ہے۔ کیرم کا کہنا ہے کہ اس نے کسی اور لڑکی کے بارے میں ایسا کبھی محسوس نہیں کیا ہے۔

بہر حال، ہوسکتا ہے کہ مس گرینجر ان بدنصیب لڑکوں کو اپنی محبت کے جال میں پھنسانے کیلئے صرف اپنے روپ رنگ ہی کا سہارا نہ لے رہی ہو، جو کہ محض واجبی سا ہے۔ چوتھے سال کی خوبصورت اور ذہین طالبہ پینسی پارکنسن کا کہنا ہے کہ 'ہرمائنی دراصل بدصورت لڑکی ہے لیکن اس کا دماغ بہت تیز ہے۔ اس نے یقیناً عشقال تیار کر لیا ہوگا۔ مجھے لگتا ہے کہ عشقال سے وہ ان لڑکوں کا دل جیت رہی ہے۔'

ظاہر ہے کہ ہوگورٹس میں جادوئی مرکب 'عشقال' تیار کرنے پر ممانعت ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ایلبس ڈمبل ڈور اس جرم کی تحقیقات کرنا چاہیں گے۔ اس دوران ہیری پوٹر کے پرستار یہ امید کریں گے کہ اگلی مرتبہ جب وہ کسی کو محبت کیلئے منتخب کرے تو کوئی زیادہ نیک دل اور نیک سیرت لڑکی ہی اس کے حصے میں آئے۔

''میں نے تم سے کہا تھا......'' رون نے ہرمائنی سے کہا جب وہ مضمون کو گھور دیکھ رہا تھا۔ ''میں نے تم سے کہا تھا نا کہ ریٹا سٹیکر سے پنگا مت لو۔ اس کی باتوں سے تو ایسا ہی لگتا تھا جیسے تم چالباز لڑکی ہو......''

ہرمائنی ہنس پڑی...... ''چالباز......؟'' اس نے دہرایا اور اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کی۔

''میری ممی ایسی لڑکیوں کے بارے میں یہی کہتی ہیں۔'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اس کے کان سرخ ہو گئے۔

''اگر ریٹا یہی کچھ سب سے برا سمجھتی ہے تو اس کے ہتھیار بہت کمزور ہیں۔'' ہر مائنی اب بھی ہنستے ہوئے بول رہی تھی اور اس نے 'ہفت روزہ جادوگرنیاں' کو پہلو والی خالی کرسی پر پٹخ دیا۔ ''پرانے کچرے کا ڈھیر......''

اس نے سلے درن کے طلباء وطالبات کی طرف دیکھا۔ وہ سب اسے اور ہیری کے چہروں کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ وہ یہ جاننے کی کوشش میں بے قرار دکھائی دے رہے تھے کہ یہ مضمون پڑھ کر وہ دونوں کس قدر کوفت کا شکار ہوئے ہیں؟ ہر مائنی نے ان کی طرف جو شیلے انداز میں مسکرا کر دیکھا اور ہاتھ لہرایا۔ پھر ہر مائنی، ہیری اور رون ان اجزا ٔ کو نکالنے لگے جن سے انہیں 'تیز حافظہ' نامی مرکب تیار کرنا تھا۔

''ایسے اس مضمون میں ایک چیز عجیب ہے۔'' ہر مائنی نے دس منٹ بعد کہا۔ جب وہ پتھر کے کٹورے میں بھونروں کے مردہ جسموں کے اجزا ٔ کو ڈال کر ہاتھ میں ہاون دستے پکڑ رہی تھی۔

''وہ کیا......؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔ ''تم کہیں واقعی عشقال تو نہیں بنا رہی ہو؟''

''گدھوں جیسی باتیں مت کرو......'' ہر مائنی نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا اور اپنے بھونروں کو پیسنے لگی۔ ''نہیں!......اسے یہ کیسے پتہ چلا کہ وکٹر نے مجھے گرمیوں میں بلغاریہ آنے کی دعوت دی تھی؟'' یہ کہتے ہوئے اس کا چہرہ گلابی ہو گیا تھا اور اس نے رون سے جان بوجھ کر نظر نہیں ملائی۔

''کیا مطلب......؟'' رون کے ہاتھ سے ہاون دستہ اچانک چھوٹ گیا اور تیز آواز کے ساتھ زمین پر جا گرا۔

''جھیل سے باہر نکلنے کے فوراً بعد اس نے مجھے یہ کہا تھا۔'' ہر مائنی نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ ''جب اس نے اپنے شارک جیسے سر سے چھٹکارا پا لیا اور میڈم پامفری نے ہم دونوں کو دو کمبل دیئے تو اس نے مجھے ججوں سے دور ایک جانب کھینچا تا کہ کہیں وہ اس کی بات سن نہ لیں۔ اس کے بعد اس نے مجھ سے کہا کہ اگر میں گرمیوں میں کسی دوسری مصروفیت میں مشغول نہیں ہوں تو کیا میں بلغاریہ آسکتی ہوں؟''

''اور تم نے کیا جواب دیا؟'' رون نے پوچھا جس نے اپنا ہاون دستہ اُٹھا لیا تھا اور اب خالی ڈیسک کو کچل رہا تھا۔ ہاون دستہ اس کے پتھر کے کٹورے سے چھ انچ دور تھا کیونکہ اس کی آنکھیں تو ہر مائنی پر جمی ہوئی تھیں۔

''اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اس نے کسی اور لڑکی کے بارے میں ایسا کبھی محسوس نہیں کیا۔'' ہر مائنی نے مزید کہا۔ اب اس کا چہرہ اتنا گلابی ہو گیا تھا کہ اس کے پاس سے حرارت پھوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ''لیکن ریٹا سٹیکر اس کی بات کیسے سن سکتی ہے؟ وہ تو وہاں بالکل نہیں تھی......شاید وہ دوسرے ہدف کا کھیل دیکھنے کیلئے میدان میں گھس آئی ہو۔''

''اور تم نے اسے کیا جواب دیا؟'' رون نے اپنا سوال دہرایا اور اپنے ہاون دستے سے ڈیسک کو اتنی بری طرح سے کچلا کہ اس میں نشان پڑ گیا۔

''میں تو صرف یہ دیکھنے میں مگن رہی کہ تم اور ہیری ٹھیک ہو یا نہیں......''

''بلاشبہ آپ کی سماجی زندگی کافی مسحور کن ہے مس گرینجر!'' ان کے ٹھیک عقب میں ایک کرخت اور سرد آواز سنائی دی۔ ''لیکن میں یہ چاہوں گا کہ آپ اس کے بارے میں میری کلاس میں گفتگو نہ کریں...... گری فنڈر کے دس پوائنٹس کم کئے جاتے ہیں۔''

ان سے بات کرتے ہوئے سنیپ ان کے ڈیسک کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ اب پوری کلاس ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ملفوائے نے موقع پاتے ہی ہیری کی طرف 'ہیری پوٹر زیرو ہے۔' والا بیج چمکا دیا۔

''اوہ...... ڈیسک کے نیچے رسالہ بھی پڑھا جا رہا ہے؟'' سنیپ نے ہفت روزہ جادوگرنیاں اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''گری فنڈر کے دس پوائنٹس اور کم کئے جاتے ہیں...... اوہ شاید......'' سنیپ کی سیاہ آنکھیں ریٹا سٹیکر کے مضمون کو دیکھ کر چمکنے لگیں۔ ''پوٹر کو اپنا محبت بھرا تراشہ رکھنا پڑتا ہو گا......''

تہہ خانہ سلے درن کے طلباء کی ہنسی اور قہقہوں کے شور سے گونج اُٹھا۔ سنیپ کے زرد چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ ہیری کو دہشت ہونے لگی جب وہ مضمون کو بلند آواز میں پڑھنے لگے۔

''ہیری پوٹر کی چھپی ہوئی محبت!...... اوہ، اوہو...... پوٹر اب تم چھپ چھپ کر محبت بھی کرنے لگے ہو؟ شاید سب سے انوکھی لڑکی......''

ہیری کا چہرہ جلنے لگا۔ سنیپ ہر جملے کے بعد تھوڑا توقف برت رہے تھے تاکہ سلے درن کے طلباء اچھی طرح ہنس سکیں۔ سنیپ کے پڑھتے ہوئے مضمون پہلے کی بہ نسبت دس گنا زیادہ سنگین اور برا محسوس ہو رہا تھا۔

''...... ہیری پوٹر کے پرستار یہ امید کریں گے کہ اگلی مرتبہ جب وہ کسی کو محبت کیلئے منتخب کرے تو کوئی زیادہ نیک دل اور نیک سیرت لڑکی ہی اس کے حصے میں آئے...... کتنا عمدہ مضمون ہے۔'' سنیپ نے ہونٹ سکوڑ کر کہا اور سلے درن کے طلباء کے ٹھٹھوں کے درمیان رسالے کو بند کر دیا۔ ''میرا خیال ہے کہ اچھا یہی رہے گا کہ میں تم تینوں کو الگ کر دوں تاکہ تم لوگ اپنے اُلجھی ہوئی محبت کو سلجھانے کے بجائے اپنے مرکب کو بنانے پر زیادہ دھیان دے سکو۔ ویزلی تم یہیں بیٹھے رہو۔ مس گرینجر تم پنیسی پارکنسن کے ساتھ جا کر بیٹھ جاؤ...... اور تم پوٹر! میری میز کے سامنے والی ڈیسک پر جا کر بیٹھ جاؤ...... چلو جلدی کرو۔''

غصے میں کھولتا ہوا ہیری اپنی جگہ سے اُٹھا۔ اس نے اپنے مرکباتی اجزأ سمیٹ کر کڑاہی میں ڈالے اور کتابیں بستے میں ٹھونس کر اسے کندھے پر لٹکایا اور پھر وہ تہہ خانے کے سب سے اگلی قطار میں موجود ڈیسک پر جا بیٹھا۔ سنیپ بھی خاموشی سے چلتے ہوئے اپنی میز کے پیچھے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے اور کالی آنکھوں سے ہیری کو دیکھنے لگے جو اب اپنی کڑاہی خالی کر رہا تھا اور اجزأ کو ڈیسک پر پھیلا رہا تھا۔ ہیری نے یہ طے کر لیا تھا کہ وہ اپنے کام پر توجہ دے گا اور سنیپ کی طرف بالکل نہیں دیکھے گا۔ وہ اپنے بھونروں کو پتھر کے کٹورے میں ڈال کر پیستا رہا اور یہ تصور کرتا رہا کہ ہر بھونرا سنیپ کا چہرہ ہی ہو......

''اخبار میں ملی شہرت سے تمہارا پہلے سے بڑا سر اور زیادہ پھول گیا ہوگا۔'' سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا، جب باقی کلاس ایک بار پھر اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو چکی تھی۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ جانتا تھا کہ سنیپ اسے اکسانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ یہ کام پہلے بھی کر چکے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ کلاس ختم ہونے سے پہلے گری فنڈر کے پچاس پوائنٹس کم کرنے کا بہانہ تلاش کر رہے تھے۔

''تم اس غلط فہمی میں مت رہنا کہ پوری جادوئی دُنیا تم سے متاثر ہے۔'' سنیپ نے بات آگے بڑھائی۔ وہ اتنی دھیمی آواز میں بول رہے تھے کہ کسی اور کو ان کی بات سنائی نہیں دے سکتی تھی (ہیری اپنے بھونروں کو کچلتا رہا حالانکہ وہ پہلے ہی بہت باریک سفوف بن چکے تھے) ''لیکن مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ تمہاری تصویر اخباروں اور رسالوں میں کتنی بار چھپتی ہے، پوٹر! میرے لئے تم اور کچھ بھی نہیں بلکہ ایک ضدی اور خود سر لڑکے ہو جو خود کو قوانین سے بالاتر چیز سمجھتا ہے۔''

ہیری نے بھونروں کے سفوف کو اپنی کڑاہی میں انڈیلا اور پھر ادرک کی جڑیں صاف کرنے لگا۔ اس کے ہاتھ غصے کے مارے تھوڑا کانپ رہے تھے لیکن اس نے اپنی آنکھیں نیچے ہی رکھیں جیسے سنیپ کی باتیں اسے سنائی ہی نہ دے رہی ہوں۔

''میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں پوٹر!'' سنیپ نے تھوڑی دھیمی لیکن زیادہ خطرناک آواز میں بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ''چاہے تم مشہور ہو گئے ہو لیکن اگر میں نے تمہیں ایک بار دوبارہ اپنے دفتر میں چوری کرتے ہوئے پکڑ لیا......''

''میں آپ کے دفتر کے آس پاس بھی نہیں گیا تھا......'' ہیری نے بپھرتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی بہرے پن کی اداکاری کو فراموش کر چکا تھا۔

''مجھ سے جھوٹ مت بولو، پوٹر!'' سنیپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ ان کی گہری سیاہ آنکھیں ہیری کو ٹٹول رہی تھیں۔ ''کچلے سانپ کی کینچلی......گل پھڑ پودا......دونوں ہی میری الماری سے چرائے گئے ہیں اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ انہیں کس نے چرایا ہے؟''

ہیری نے سنیپ کو گھور کر دیکھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ پلکیں نہیں جھپکائے گا یا مجرم نہیں دکھائی دے گا۔ سچ تو یہ تھا کہ اس نے سنیپ کی الماری سے یہ دونوں چیزیں نہیں چرائی تھیں۔ جب وہ دوسرے سال کی پڑھائی کر رہا تھا تو ہرمائنی کچلے سانپ کی کینچلی چرا لائی تھی......انہیں بھیس بدل مرکب بنانے کیلئے اس کی ضرورت تھی......حالانکہ سنیپ کو ہیری پر اس وقت بھی شک تھا لیکن وہ اسے کبھی ثابت نہیں کر پائے تھے۔ ظاہر ہے کہ گل پھڑ پودا یقیناً ڈوبی نے ہی چرایا ہوگا......

''میں نہیں جانتا کہ آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں؟'' ہیری نے ٹھنڈے پن سے جھوٹ بول دیا۔

''جس رات میرے دفتر میں چوری ہوئی تھی، تم اپنے کمرے سے باہر گھوم رہے تھے۔'' سنیپ پھنکارتے ہوئے بولے۔ ''میں یہ بات جانتا ہوں پوٹر!......ہو سکتا ہے کہ میڈ آئی موڈی تمہارے پرستاروں کی جماعت میں شامل ہو گئے ہوں لیکن میں تمہاری حرکتوں

کو برداشت نہیں کروں گا پوٹر! اگر پھر کبھی رات کو میرے دفتر میں گھسے تو تمہیں اس کی بہت بھاری قیمت چکانا پڑے گی...... سمجھے!''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے پرسکون لہجے میں کہا اور اپنی ادرک کی جڑوں کی طرف واپس متوجہ ہو گیا۔ ''اگر میرا کبھی وہاں جانے کا ارادہ ہوا تو میں یہ بات یاد رکھوں گا۔''

سنیپ کی آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں۔ انہوں نے اپنے کالے چوغے کے اندر ہاتھ ڈالا۔ ایک لمحے کیلئے تو ہیری کو لگا کہ شاید سنیپ اپنی چھڑی نکال کر اس پر جادوئی وار کرنے والے ہیں...... پھر اس نے دیکھا کہ سنیپ نے ایک شیشے کی چھوٹی بوتل نکالی جس میں شفاف سیال بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے اسے گھور کر دیکھا۔

''پوٹر! تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟'' سنیپ نے پوچھا اور ان کی آنکھیں ایک بار پھر خطرناک انداز میں چمکنے لگیں۔

''نہیں......'' ہیری نے اس بار پوری ایمانداری سے کہا۔

''یہ سچائی اگلوانے کی دوا ہے...... صدقیال!...... یہ مرکب اتنا طاقتور ہے کہ اس کی تین بوندوں سے ہی تم اپنے سب سے گہرے راز کو سب کے سامنے اگلنے پر مجبور ہو جاؤ گے اور پوری کلاس تمہاری حقیقتوں سے اچھی طرح آگاہ ہو جائے گی۔'' سنیپ نے کٹیلے لہجے میں لفظ چباتے ہوئے کہا۔ ''ویسے اس دوا کے استعمال کے بارے میں محکمے کی طرف سے کڑی ممانعت کی ہدایات ہیں مگر...... اگر تم نے اپنی عادتیں نہیں سدھاریں تو ہو سکتا ہے کہ میرا ہاتھ بہک جائے۔'' انہوں نے کانچ کی بوتل کو تھوڑا ہلایا۔ ''اور تم شام کو جو کدو کا جوس پیتے ہوئے اس میں یہ صدقیال شامل ہو جائے اور پھر پوٹر...... ہم سبھی کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ تم میرے دفتر میں گھسے تھے یا نہیں......''

ہیری کچھ نہیں بولا۔ وہ ایک بار پھر اپنی ادرک کی جڑوں پر دھیان دینے لگا۔ اس نے اپنا چاقو نکالا اور ان کے ٹکڑے کرنے لگا۔ اسے صدقیال کے بارے میں سن کر ذرا بھی اچھا نہیں لگا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سنیپ کا کوئی بھروسہ نہیں ہے، وہ اس کی بوندیں کسی بھی وقت اس کے گلاس میں ڈال سکتے ہیں۔ وہ یہ سوچ کر کانپ اُٹھا کہ اگر سنیپ نے ایسا کیا تو اس کے منہ سے کیا کیا نکل سکتا ہے...... اس کے باعث بہت سے لوگ مشکل کا شکار ہو جائیں گے...... سب سے پہلے ہرمائنی اور ڈوبی...... اس کے علاوہ وہ اور بھی کتنی چیزیں چھپائے ہوئے تھا...... یہ بات کہ وہ سیریس کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے...... اور اس کے پیٹ میں اس خیال سے کھلبلی مچ گئی۔ وہ چوچینگ کے بارے میں کیسا محسوس کرتا ہے...... اس نے اپنی ادرک کی جڑوں کو بھی کڑاہی میں ڈال دیا اور سوچنے لگا کہ کیا اسے بھی موڈی کی نقالی کرنا چاہئے اور اپنی چھاگل میں سے ہی جوس پینا شروع کر دینا چاہئے۔

اسی لمحے تہہ خانے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

''اندر آجاؤ......'' سنیپ نے اپنی معمول کی آواز میں دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جب دروازہ کھلا تو کلاس کے تمام بچوں نے مڑ کر دیکھا۔ پروفیسر کارکروف اندر آ گئے تھے۔ جب وہ لمبے ڈگ بھرتے ہوئے

سنیپ کی میز کی طرف بڑھے تو سبھی انہیں غور سے دیکھنے لگے۔ وہ اپنی بکری جیسی ڈاڑھی میں انگلیاں گھما رہے تھے اور کافی پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

''مجھے کچھ بات کرنا ہے سیورس!'' کارکروف، سنیپ کے پاس پہنچنے کے بعد رُک کر بولے۔ وہ کوشش کر رہے تھے کہ کوئی تیسرا ان کی بات نہ سن پائے۔ اس لئے انہوں نے اپنے ہونٹ بس معمولی سے ہی کھولے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ ہونٹوں کی زبان بولنے میں کچھ زیادہ مہارت نہیں رکھتے تھے۔ ہیری نے اپنی نظریں تو ادرک کی جڑوں پر ہی رہنے دیں لیکن پورا دھیان کارکروف کی طرف مبذول رکھا۔ وہ کان لگا کر سننے کی کوشش کر رہا تھا۔

''کارکروف! میں تم سے اس کلاس کے بعد بات کروں گا......'' سنیپ نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا لیکن کارکروف بے صبری سے بیچ میں ہی بول پڑے۔

''سیورس! میں تم سے ابھی بات کرنا چاہتا ہوں تاکہ تم کہیں مجھے چکمہ دے کر بھاگ نہ جاؤ۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ان دنوں تم ملنے سے کترا رہے ہو......''

''کلاس کے بعد......'' سنیپ نے جھلا کر کہا۔

ہیری نے ماپ والے کپ کو اوپر اُٹھا کر یہ دیکھنے کی اداکاری کی کہ کیا اس نے بکتر بند چکوندر کا صفرائی تیل پیمائش کے خط کے مطابق صحیح ڈالا ہے۔ اسی بہانے سے اس نے ان دونوں کو کنکھیوں سے دیکھا۔ پروفیسر کارکروف بہت زیادہ پریشان اور سنیپ بہت ناراض دکھائی دے رہے تھے۔

کارکروف باقی تمام وقت پروفیسر سنیپ کی میز کے عقبی خلا میں ٹہلتے رہے۔ لگتا تھا کہ وہ اس بات پر آمادہ ہیں کہ کلاس ختم ہونے کے بعد سنیپ کو بھاگنے نہیں دیں گے۔ ہیری یہ سننے کیلئے بہت بے چین تھا کہ کارکروف آخر سنیپ سے کیا کہنا چاہتے ہیں؟ اس لئے جب گھنٹی بجنے میں صرف دو منٹ باقی رہ گئے تو ہیری نے جان بوجھ کر اپنی صفرائی تیل کی بوتل فرش پر گرا دی جس سے تیل فرش پر پھیل گیا۔ اس طرح ہیری کو اپنے ڈیسک کے نیچے جھک کر پھیلے ہوئے صفرائی تیل کو صاف کرنے کا بہانہ مل گیا تھا جبکہ باقی طلبہ شور مچاتے ہوئے دروازے کی طرف جا رہے تھے۔

''اتنی ضروری کیا بات ہے کارکروف؟'' اس نے سنیپ کی آواز سنی جواب بھی دھیمے لہجے میں بات کر رہے تھے۔

''یہ دیکھو......'' کارکروف نے کہا۔ ہیری نے اپنی کڑاہی کے کونے سے جھانکتے ہوئے دیکھا کہ کارکروف نے اپنے چوغے کی بائیں آستین اوپر چڑھا لی اور سنیپ کو کچھ دکھایا۔

''دیکھو......!'' کارکروف نے اب بھی ہونٹ نہ ہلانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''تم نے دیکھا......؟ یہ اتنا صاف کبھی نہیں تھا جب سے......''

''اسے ڈھانپ لو، کارکروف!'' سنیپ نے غراتے ہوئے کہا۔ ان کی سیاہ آنکھوں کلاس روم کے چاروں طرف گھوم رہی تھیں۔
''لیکن تمہارا ابھی اس طرف دھیان گیا ہوگا؟'' کارکروف نے پریشانی بھری آواز میں کہا۔
''کارکروف! ہم اس موضوع پر بعد میں بھی بات کر سکتے ہیں۔'' سنیپ نے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''پوٹر!...... تم کیا کر رہے ہو؟''

''اوہ! اپنا صفرائی تیل صاف کر رہا ہوں پروفیسر!'' ہیری نے معصومیت بھرے لہجے میں کہا اور کھڑے ہو کر سنیپ کو گیلا کپڑا لہرا کر دکھایا۔

کارکروف ایڑیوں کے بل گھومے اور دھڑ دھڑاتے ہوئے تہہ خانے والی کلاس سے باہر نکل گئے۔ وہ پریشان اور ناراض دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری آگ بگولا سنیپ کے ساتھ تنہا نہیں رہنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے جلدی سے اپنی کتابیں اور کڑاہی کا سامان بستے میں گھسایا اور پوری رفتار سے دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔ وہ ران اور ہرمائنی کو یہ بتانے جا رہا تھا کہ اس نے ابھی ابھی کیا دیکھا اور سنا تھا......

☆☆☆☆

وہ اگلے دن دوپہر کے وقت ہوگورٹس کے بیرونی میدان میں پہنچے۔ میدان میں بہت ہلکی دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ موسم پورے سال جتنا ٹھنڈا رہا تھا، آج اس سے کم ہی ٹھنڈا تھا۔ ہاگس میڈ پہنچنے تک وہ تینوں اپنے اپنے چوغے اتار کر اپنے کندھوں پر ڈال چکے تھے۔ سیریس نے انہیں کھانے پینے کی جو چیزیں لانے کی ہدایت کی تھی، وہ ہیری کے بستے میں بھری ہوئی تھیں، انہوں نے دوپہر کے کھانے کی میز سے چکن کی ایک درجن ٹانگیں، ڈبل روٹی کے کثیر ٹکڑے اور کدو کے رس کی بڑی بوتل چرا لی تھی۔

ڈوبی کے کیلئے موزوں کا تحفہ خریدنے کیلئے وہ گلڈر ریگز جادوئی ٹیلرز پر گئے، جہاں انہوں نے سب سے بھڑ کیلے موزے چننے میں بڑا لطف آیا۔ ایک موزے میں سنہرے اور چاندی کے چمکیلے ستارے چمک رہے تھے۔ ایک اور موزہ زیادہ گندا ہونے پر زور زور سے چیخنے لگتا تھا۔ پھر ڈیڑھ بجے وہ مرکزی سڑک کی طرف نکل آئے۔ وہ درویش اینڈ بنگش نامی دکان کے قریب سے گزرتے ہوئے قصبے کے باہر جانے والی سمت میں جانے لگے۔

ہیری پہلے کبھی اس سمت میں نہیں آیا تھا۔ بل دار سڑک انہیں ہاگس میڈ کے چاروں طرف پھیلے ہوئے گھنے جنگل کی طرف لے جا رہی تھی۔ یہاں مکان کم اور ان کے باغیچے زیادہ بڑے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ لوگ اس پہاڑ کی طرف بڑھ رہے تھے جس کے سائے میں ہاگس میڈ نامی یہ جادوئی قصبہ آباد تھا۔ وہ چلتے ہوئے ایک موڑ پر مڑ گئے اور انہیں سڑک کے کنارے پر بنی ہوئی سیڑھیاں دکھائی دینے لگیں۔ وہاں پر ایک بہت بڑا کالا کتا بیٹھا ہوا ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے اگلے پنجے سیڑھیوں کے اوپر پھیلے ہوئے تھے، اس کتے کے منہ میں کچھ اخبار دبے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور وہ کافی جانا پہچانا سا لگ رہا تھا......

''کیسے ہو سیریس؟......'' ہیری نے پاس پہنچ کر پوچھا۔

کالے کتے نے لگاوٹ کے ساتھ ہیری کے بستے کو سونگھا اور ایک مرتبہ اپنی دُم ہلائی۔ پھر وہ مڑ کر ان سے دور جانے لگا۔ وہ میدان کے اس حصے کے پار جا رہا تھا جو پہاڑ کی چٹانی تلچھٹ سے ملنے کیلئے اوپر اُٹھ رہا تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی سیڑھیوں سے اتر کر اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔

سیریس انہیں پہاڑ کی پگڈنڈی پر لے گیا جہاں چٹانیں اور بڑے بڑے پتھر پڑے تھے۔ چار پیر ہونے کی وجہ سے سیریس کیلئے یہ کام آسان تھا لیکن جلد ہی ہیری، رون اور ہرمائنی کا دم پھولنے لگا۔ وہ سیریس کے پیچھے پیچھے پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ لگ بھگ نصف گھنٹے تک وہ سیریس کی ہلتی ہوئی دُم کا تعاقب کرتے رہے۔ وہ خم دار گھاٹیوں سے گھومتے ہوئے، پتھریلے راستے پر گرتے پڑتے چڑھائی چڑھتے رہے۔ ہیری نے اپنے کندھے پر جو بستہ ٹانگ رکھا تھا اس کا فیتہ اب اس کے کندھے میں بری طرح چبھنے لگا تھا۔

آخر کار سیریس نگاہوں سے اوجھل ہو گیا اور جب وہ اس جگہ کے پاس پہنچے جہاں وہ اوجھل ہو گیا تھا تو انہیں چٹان میں ایک تنگ دراڑ دکھائی دی۔ وہ جیسے تیسے سکڑ کر اس کے اندر داخل ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک ٹھنڈی اور کم روشنی والی غار میں پہنچ گئے تھے۔ اس کے سرے پر ایک بڑی چٹان تھی جس سے بک بیک نامی قشنگر رسی سے بندھا ہوا تھا۔ آدھے عقاب اور آدھا گھوڑے جیسا دکھائی دینے والا بک بیک کی خونخوار نارنجی آنکھیں انہیں دیکھ کر چمکنے لگیں۔ ان تینوں نے اس کی طرف دیکھ کر سر جھکایا۔ ایک پل کیلئے انہیں خونخوار نظروں سے دیکھنے کے بعد بک بیک نے اپنے سامنے والے پپڑی دار گھٹنے موڑے اور ہرمائنی کو اپنے پنکھ بھری گردن سہلانے دی۔ بہرحال، ہیری اس طرف دیکھ رہا تھا جہاں کالا کتا ابھی ابھی اس کے قانونی سرپرست کی صورت میں تبدیل ہو چکا تھا۔

سیریس پھٹے ہوئے بھورے چوغے میں ملبوس تھا۔ یہ وہی چوغہ تھا جو وہ اژقبان سے فرار ہوتے ہوئے پہنے تھا۔ اس کے سیاہ بال آتشدان میں ظاہر ہونے والی شبیہ کی بہ نسبت زیادہ لمبے ہو چکے تھے۔ وہ ایک بار پھر گندے، بڑے اور الجھے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ بہت دبلا دکھائی دے رہا تھا۔

سیریس بلیک نے 'روزنامہ جادوگر' کے پرانے اخبار منہ سے نکال کر زمین پر پھینک دیئے جنہیں اس نے کتے کی شکل میں اپنے منہ میں دبا رکھا تھا پھر وہ بھرائے ہوئے حلق سے بولا۔ ''مرغی دو......!''

ہیری نے اپنا بستہ کھول کر مرغی کی ٹانگیں اور ڈبل روٹی کے ٹکڑے اس کی طرف بڑھائے۔

''شکریہ!'' سیریس نے پیکٹ کھولتے ہوئے کہا۔ وہ غار کے فرش پر بیٹھ کر اپنے دانتوں سے ایک ٹکڑا کاٹنے لگا۔ ''میں زیادہ تر پیٹ کی آگ بجھانے کیلئے چوہے کھاتا ہوں۔ ہاگس میڈ سے کھانے پینے کا زیادہ سامان نہیں چرایا جا سکتا۔ اس سے لوگوں کا دھیان میری طرف ہو جائے گا۔'' وہ ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرایا لیکن ہیری اس کے بدلے میں بڑی بے چینی سے مسکرایا تھا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو سیریس؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''قانونی سرپرست ہونے کا فرض نبھا رہا ہوں۔'' سیریس نے کتے کی طرح بوٹی کو بھنبھوڑتے ہوئے کہا۔ ''میری فکر بالکل نہ کرو۔ میں بہت اچھا آوارہ کتا ہونے کی اداکاری اچھی طرح کر رہا ہوں......''

وہ اب بھی مسکرا رہا تھا لیکن ہیری کے تفکرات میں ڈوبے چہرے کو دیکھ کر اس نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ ''میں خطرے کے قریب رہنا چاہتا ہوں، تمہارا آخری خط...... دیکھو! حادثات اور عجیب واقعات میں تیزی واقع ہونے لگی ہے۔ جب بھی کوئی پرانا اخبار پھینکتا ہے تو میں اسے چرا لیتا ہوں۔ خبروں کے پڑھنے کے بعد مجھے ایسا لگتا ہے کہ صرف میں ہی تنہا فکرمند نہیں ہوں......''

اس نے غار کے فرش پر پڑے ہوئے روزنامہ جادوگر اخباروں کی طرف سر ہلا کر اشارہ کیا۔ رون نے انہیں اُٹھا کر کھول لیا۔ بہرحال، ہیری سیریس کو بدستور گھورتا رہا۔

''کہیں وہ تمہیں دوبارہ پکڑ نہ لیں، کوئی تمہیں دیکھ نہ لے......''

''صرف تم تینوں اور ڈمبل ڈور ہی جانتے ہیں کہ میں بھیس بدل چوپائی جادوگر ہوں۔'' سیریس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور مرغی کی ٹانگ کو بھنبھوڑنے لگا۔

رون نے ہیری کو کہنی ماری اور اس کی طرف روزنامہ جادوگر کے دو پرانے اخبار بڑھا دیئے۔ پہلے میں یہ شہ سرخی تھی، 'بارٹی میوس کراؤچ کی پراسرار بیماری'......اور دوسرے اخبار کی شہ سرخی تھی، 'محکمے کی جادوگرنی اب بھی لاپتہ ہے......جادوئی وزیراعظم اب خود دلچسپی لے رہے ہیں۔'

ہیری نے کراؤچ والی خبر پڑھی۔ اس کا دھیان کچھ واقعات کی طرف بٹ گیا۔ 'وہ نومبر سے حیرت انگیز طور پر دکھائی نہیں دیئے ہیں......مکان بالکل خالی ہے......سینٹ مونگوز ہسپتال برائے جادوئی عوارض اور حادثات نے کسی بھی قسم کے بیان دینے سے انکار کر دیا ہے......محکمہ جادواں کی گھمبیر بیماری سے متعلق من گھڑت افواہوں کو بری طرح مسترد کر رہا ہے......'

''وہ لوگ تو ایسا ظاہر کر رہے ہیں جیسے کراؤچ مر رہے ہیں؟'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''لیکن اگر وہ آدھی رات کو ہوگورٹس میں آسکتے ہیں تو وہ اتنے بیمار تو نہیں ہو سکے......؟''

''میرا بھائی کراؤچ کا مشیر خاص ہے۔'' رون نے سیریس کو بتایا۔ ''اس کا کہنا ہے کہ کراؤچ زیادہ کام کرنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں۔''

''دیکھو! آخری بار جب میں نے انہیں قریب سے دیکھا تھا تو وہ واقعی بیمار دکھائی دے رہے تھے۔'' ہیری نے دھیرے سے کہا اور اب بھی خبر پڑھتا رہا۔ ''جس رات میرا نام شعلوں کے پیالے میں نکلا تھا......''

''وہ بے گناہ ونکی کو گھر بدر کرنے سزا بھگت رہے ہیں، اور کیا؟'' ہرمائنی نے روکھے پن سے کہا۔ وہ بک بیک کو تھپتھپا رہی تھی جو سیریس کی پھینکی ہوئی مرغی کی ہڈیاں چبا رہا تھا۔ ''مجھے یقین ہے کہ اب وہ سوچ رہے ہوں کہ کاش انہوں نے اسے نہ نکالا ہوتا...... مجھے

یقین ہے کہ اب جب وہ ان کی دیکھ بھال کیلئے موجود نہیں ہے تو انہیں اس کی کمی محسوس ہو رہی ہو گی۔‘‘

’’ہرمائنی تو گھریلو خرسوں کے معاملے میں بالکل پاگل ہے۔‘‘ رون نے سیریس سے بڑبڑا کر کہا اور ہرمائنی کو گھور کر دیکھنے لگا۔ بہرحال سیریس کی دلچسپی بڑھ گئی۔

’’کراؤچ نے اپنی گھریلو خرس کو نکال دیا......؟‘‘ اس نے دریافت کیا۔

’’ہاں! کیوڈچ ورلڈکپ کے دوران ......‘‘ ہیری نے کہا اور وہ تاریکی کے نشان کے نمودار ہونے کی کہانی سنانے لگا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ ونکی کے ہاتھ میں اس کی چھڑی ملی تھی اور مسٹر کراؤچ یہ دیکھ کر آگ بگولا ہو گئے تھے۔

جب ہیری نے اپنی بات ختم کی تو سیریس ایک بار پھر اُٹھ کر کھڑا ہوا اور غار میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ٹہلنے لگا۔ اس نے کچھ دیر بعد مرغی کی ایک اور ٹانگ لہراتے ہوئے کہا۔ ’’پہلے میں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لوں۔ تم نے سب سے پہلے اس گھریلو خرس کو مہمانوں کے بالائی کیبن میں دیکھا......وہ کراؤچ کیلئے نشست روکے ہوئے تھی، ٹھیک ہے؟‘‘

’’ہاں!‘‘ ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔

’’لیکن کراؤچ کھیل دیکھنے کیلئے نہیں آیا؟‘‘

’’نہیں!‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’ان کا کہنا تھا کہ وہ نہایت مصروف تھے۔‘‘

سیریس خاموشی سے غار میں چاروں طرف ٹہلتا رہا پھر وہ بولا۔ ’’ہیری! جب تم مہمانوں کے کیبن سے اترے، تب کیا تم نے اپنی چوغے میں چھڑی کو ٹٹولا تھا؟‘‘

’’اوں......‘‘ ہیری نے اپنے دماغ پر زور دالتے ہوئے کہا۔ ’’نہیں! جنگل میں جانے سے پہلے مجھے اس کے استعمال کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔ جنگل میں پہنچ کر جب میں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس میں مجھے اپنی مناظر پکڑ دوربین ہی ملی تھی......‘‘ اس نے سیریس کو گھور کر دیکھا۔ ’’کہیں تم یہ تو کہنا نہیں چاہ رہے ہو کہ جس نے بھی تاریکی کا نشان بنایا تھا، اس نے میری چھڑی مہمانوں کے کیبن میں ہی چرالی تھی......؟‘‘

’’ایسا ہو سکتا ہے!‘‘ سیریس نے سر ہلا کر کہا۔

’’ونکی نے وہ چھڑی نہیں چرائی تھی۔‘‘ ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔

’’اس کیبن میں گھریلو خرس تنہا تو نہیں تھی؟‘‘ سیریس نے کہا اور چلتے چلتے اپنا بازو اُٹھا لیا۔ ’’تمہارے پیچھے کون بیٹھا تھا؟‘‘

’’کافی سارے لوگ تھے۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’کارنیلوس فج، بلغاریہ کے جادوئی وزیر......ملفوائے گھرانے کے افراد......‘‘

’’ملفوائے گھرانا......‘‘ رون نے اچانک اتنی زور سے کہا کہ اس کی آواز پورے غار میں گونج اُٹھی اور بک بیک گھبرا کر اپنا سر ہلانے لگا۔ ’’میں شرط لگا سکتا ہوں کہ لوسیس ملفوائے نے تمہاری چھڑی چرائی ہو گی......‘‘

''کوئی اور......؟'' سیریس نے پوچھا۔

''کوئی اور نہیں......'' ہیری نے سر نفی میں ہلایا۔

''وہاں پر......وہاں لیوڈو بیگ مین بھی تو تھا۔'' ہرمائنی نے اسے یاد دلایا۔

''اوہ ہاں......''

''میں بیگ مین کے بارے سوائے اس کے اور کچھ بھی نہیں جانتا کہ وہ ویمبورن ویپس کی کیوڈچ ٹیم کا نقاش تھا۔'' سیریس نے اب بھی ٹہلتے ہوئے کہا۔ ''تم اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو کہ وہ کیسا ہے؟''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے جواب دیا۔ ''وہ بار بار سہ فریقی ٹورنامنٹ میں میری مدد کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔''

''اچھا......ایسا ہے۔'' سیریس کی تیوریاں تفکر سے گہری ہوگئیں۔ ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟''

''ان کا کہنا ہے کہ وہ مجھے پسند کرتے ہیں۔'' ہیری نے بتایا۔

''ہونہہ......'' سیریس گردن جھکا کر کچھ سوچنے لگا۔

''تاریکی کے نشان کے نمودار ہونے کچھ دیر پہلے وہ ہمیں جنگل میں ملے تھے۔'' ہرمائنی نے سیریس کو بتایا۔ ''یاد ہے نا؟'' اس نے ہیری اور رون کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں! لیکن وہ جنگل میں بالکل نہیں رُکے تھے، ہے نا؟'' رون نے وضاحت کی۔ ''جس پل ہم نے انہیں بتایا کہ وہاں دنگا فساد برپا ہے تو وہ فوراً خیمہ بستی کی طرف چلے گئے تھے۔''

''تمہیں کیسے معلوم؟'' ہرمائنی نے تپاک انداز میں کہا۔ ''تمہیں کیا معلوم کہ وہ خیمہ بستی کی طرف ہی گئے تھے؟''

''چھوڑو بھی......'' رون نے حیرانگی سے کہا۔ ''کہیں تم یہ تو کہنا نہیں چاہتی کہ لیوڈو بیگ مین نے تاریکی کا نشان بنایا ہوگا؟''

''ونکی کی بہ نسبت تو انہیں کے ایسا کرنے کے امکانات زیادہ ہیں۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''تم سے کہا تھا نا!'' رون نے تمسخرانہ انداز میں مسکراتے ہوئے سیریس سے کہا۔ ''میں نے تم سے کہا تھا نا کہ وہ تو گھریلو خرسوں کے پیچھے دیوانی ہوگئی ہے......''

لیکن سیریس نے ہاتھ اُٹھا کر رون کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔

''جب تاریکی کا نشان نمودار ہوا اور گھریلو خرس ہیری کی چھڑی کے ساتھ پکڑی گئی تو کراؤچ نے کیا کیا؟''

''وہ جھاڑیوں کی تلاشی لینے گئے۔'' ہیری نے بتایا۔ ''لیکن انہیں وہاں پر اور کوئی نہیں ملا۔''

''ظاہر ہے......'' سیریس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ظاہر ہے کہ وہ چاہتے ہوں گے کہ اس کی گھریلو خرس پر الزام نہ ہی آئے اور دوسرے کو پھنسایا جا سکے......اور پھر اس نے گھریلو خرس کو اپنے گھر سے نکال دیا......؟''

''ہاں!'' ہرمائنی نے تلخی سے جواب دیا۔''انہوں نے اسے نکال دیا، صرف اس لئے کہ وہ ہجوم کی بھگڈر میں پیروں کے نیچے کچلنے جانے کے خوف کے باعث اپنے خیمے میں نہیں رُکی تھی۔''

''ہرمائنی! کیا تم اس گھریلو خرس کی طرفداری کرنا بند کرو گی؟'' رون نے چڑ کر کہا۔

''رون! تمہاری بہ نسبت وہ کراؤچ کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔'' سیریس نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔''اگر تم جاننا چاہتے ہو کہ کوئی انسان کیا ہے تو یہ مت دیکھو کہ وہ اپنے برابری کے لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتا ہے بلکہ یہ دیکھنے کی کوشش کرو کہ وہ اپنے سے نیچے چھوٹے لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کر رہا ہے؟'' اس نے اپنی ڈاڑھی بھرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور سوچتے ہوئے بولا۔

''بارٹی کراؤچ کی لگاتار غیر حاضری...... وہ اپنی گھریلو خرس کو کیوڈچ ورلڈ کپ میں بھیج کر اپنے لئے نشست رکھوا تا ہے لیکن وہاں آ کر کھیل دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا ہے۔ وہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کو از سر نو شروع کروانے کیلئے بہت محنت کرتا ہے، دن رات باگ دوڑ کے بعد اس میں شمولیت ترک کر دیتا ہے...... ایسا تو کراؤچ کی فطرت میں شامل نہیں ہے۔ اگر اس نے پہلے کبھی بیماری کی وجہ سے ایک دن کی بھی رخصت لی ہو تو میں بک بیک کو کچا کھا جاؤں گا۔''

''تو کیا تم کراؤچ کو پہلے جانتے ہو؟'' ھیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

سیریس کا چہرہ یکدم سیاہ پڑ گیا۔ وہ اچانک اتنا ہی خطرناک دکھائی دینے لگا جتنا اس رات کو دکھائی دیا تھا جب ھیری نے اسے پہلی بار دیکھا تھا۔ اس رات کو جب ھیری کو یقین تھا کہ سیریس اس کے ماں باپ کا قاتل ہے۔

''ہاں! میں کراؤچ کو پہلے سے جانتا ہوں۔'' اس نے دھیرے سے کہا۔''اسی نے تو مجھے اژقبان بھیجنے کا حکم جاری کیا...... وہ بھی بغیر کسی مقدمے کے......''

''تم مذاق کر رہے ہو......'' ھیری نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

''نہیں...... میں مذاق نہیں کر رہا ہوں۔'' سیریس نے مرغی کی ٹانگ کا بڑا ٹکڑا توڑتے ہوئے کہا۔''کراؤچ جادوئی تحفظ قانون کی عدالت کا سربراہ جج ہوا کرتا تھا۔ کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے؟''

ھیری، رون اور ہرمائنی نے اپنے سر انکار میں ہلا دیئے۔

''لوگ کہتے ہیں کہ وہ اگلا وزیر اعظم بننے والا ہے۔'' سیریس نے کہا۔''بارٹی کراؤچ ایک بڑا اور طاقتور جادوگر ہے...... اور طاقت کا بھوکا بھی...... نہیں نہیں! وہ کبھی بھی والڈی موورٹ کا ساتھی نہیں رہا۔'' اس نے ھیری کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا۔''نہیں! بارٹی کراؤچ ہمیشہ تاریک جادو کے مخالف رہا ہے لیکن تاریک جادو کے خلاف رہنے والے بہت سے لوگوں کی طرح...... لیکن رہنے دو...... تم لوگ نہیں سمجھ سکتے...... تم ابھی بہت چھوٹے ہو......''

''یہی میرے ڈیڈی نے کیوڈچ ورلڈ کپ میں کہا تھا۔'' رون نے تھوڑا چڑ چڑے پن میں کہا۔''ہمیں سمجھنے کا موقع دو...... ہم سمجھ

جائیں گے۔''

سیریس غار کے دوسرے کنارے تک گیا اور پھر لوٹا تو اس نے ان تینوں کی طرف گہری نظروں سے دیکھا اور گویا ہوا۔ ''تصور کرو کہ والڈی مورٹ ابھی طاقتور اور چھایا ہوا ہے۔ تم نہیں جانتے کہ کون اس کا چیلا ہے اور کون نہیں ہے؟...... تم نہیں جانتے کہ کون اس کیلئے کام کر رہا ہے اور کون نہیں کر رہا؟...... بہر حال، تم جانتے ہو کہ وہ لوگوں کو مسخر کر کے ان سے بھیانک کام کروا سکتا ہے۔ تم اپنے لئے، اپنے گھرانے کیلئے، اپنے دوستوں کیلئے ڈرے ہوئے ہو۔ ہر ہفتہ خبر آتی ہے کہ کئی لوگ مارے گئے ہیں، کئی لوگ لاپتہ ہو چکے ہیں، کئی لوگوں کو دھمکیاں دی گئی ہیں۔ محکمہ جادو افراتفری اور ابتری کا شکار ہو چکا ہے۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے؟ وہ ماگلوؤں سے ہر چیز کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن اس دوران ماگلو بھی مارے جا رہے ہیں، ہر جگہ خون خرابہ...... دہشت گردی...... متشدد گری...... نفرت وخوف...... اندیشوں بھرا ماحول طاری ہے۔ ایسا ہی ماحول ہوا کرتا تھا......''

''ایسے وقت میں کچھ لوگوں کا مثبت روپ ظاہر ہوتا ہے اور کچھ لوگوں کا بدترین روپ۔ ہو سکتا ہے کہ آغاز میں کراؤچ کے خیالات صحیح ڈگر پر ہی چلتے رہے ہوں...... مجھے معلوم نہیں، چاہے جو بھی ہو۔ اس نے محکمہ میں بہت تیزی سے اثر ورسوخ بنالیا اور ترقی پالی اور والڈی مورٹ کے چیلوں اور کارندوں کے خلاف بہت سخت اقدام اُٹھائے۔ ایرورز کو نئی طاقتیں اور اختیارات دیئے گئے، موقع پر جان سے مار دینے کے اختیارات، گرفتار کرنے کے بجائے ہلاک کر دینے کے اختیارات۔ اور میں بھی اکیلا نہیں تھا جسے بے گناہی کا موقع دیئے بغیر، مقدمہ چلائے بغیر سیدھے روح کھچڑوں کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ کراؤچ نے تشدد کے خاتمے کیلئے متشدد رویہ اپنایا۔ اس نے مشکوک لوگوں کے خلاف ممنوعہ جادوئی واروں کے استعمال کی بھی اجازت دے دی۔ میں تو یہ کہوں گا کہ وہ شیطانی جادوگروں جتنا ہی بے رحم اور سفاک بن گیا لیکن دھیان رہے کہ اس کے بہت سارے ہمدرد اور بہت سارے امن پسند لوگوں کو یہ لگ رہا تھا کہ وہ صحیح سمت میں جا رہا ہے۔ بہت سے جادوگر اور جادوگرنیاں اسے جادوئی وزیراعظم بنانے کے حق میں شور مچانے لگے، ہنگامہ آرائی کرنے لگے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کراؤچ جلد یا بدیر جادوئی وزیراعظم بن ہی جائے گا لیکن اسی وقت ایک بدقسمت حادثہ رونما ہو گیا۔'' سیریس سنجیدگی سے مسکرایا۔

''کراؤچ کا حقیقی بیٹا مرگ خوروں کے گروہ کے ساتھ گرفتار ہو گیا جو اژقبان سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ والڈی مورٹ کو تلاش کر کے اسے دوبارہ طاقتور بنانے کی کوششوں میں مصروف تھا......''

''ایسا کرتے ہوئے کراؤچ کا بیٹا پکڑا گیا؟'' ہرمائنی نے حیرانگی سے پوچھا۔

''ہاں!'' سیریس نے نوچی ہوئی ہڈی بک بیک کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ پھر وہ خود ہی زمین پر بیٹھ گیا اور ڈبل روٹی کے ٹکڑے کو آدھا کاٹ کر کھانے لگا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ بارٹی کو زبردست صدمہ پہنچا ہو گا۔ اسے اپنے گھرانے کے ساتھ ہر فرد پر زیادہ وقت صرف کرنے کی ضرورت تھی...... کبھی کبھار دفتر سے جلد گھر لوٹ آنا چاہئے تھا...... اپنے بیٹے کے بارے میں زیادہ معلومات رکھنا

چاہئے تھیں۔'' وہ ڈبل روٹی کے بڑے بڑے ٹکڑے نگلنے لگا۔

''کیا اس کا بیٹا بھی مرگ خور تھا......؟'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

''معلوم نہیں!'' سیریس نے کہا اور ڈبل روٹی کے نوالے کو نگل لیا۔'' جب وہ اژقبان آیا تو میں خود وہیں تھا۔ زیادہ تر باتیں تو مجھے وہاں سے باہر نکلنے پر ہی معلوم ہوئی تھیں۔ لڑکا حیرت انگیز طور پر ایسے لوگوں کے ساتھ پکڑا گیا تھا جو میرے حساب سے مرگ خور ہی تھے......لیکن ہوسکتا ہے کہ اس گھریلو خرس کی طرح وہ بھی غلط موقع پر غلط جگہ پر موجود ہو......''

''کیا کراؤچ نے اپنے بیٹے کو چھڑوانے کی کوشش نہیں کی؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

سیریس کے منہ سے ایسی ہنسی نکلی جو بھونکنے جیسی ہی تھی۔

''کراؤچ اور اپنے بیٹے کو چھڑواتا؟ مجھے لگا تھا کہ تم اسے خاصا سمجھ چکی ہو، ہرمائنی! وہ ہر اس چیز کو نیست و نابود کر دیتا ہے جو اس کی ساکھ کو آلودہ کرنے کی دھمکی دے سکتی ہو۔ اس نے جادوئی وزیر اعظم بننے کیلئے اپنی پوری زندگی داؤ پر لگا دی تھی۔ تم نے خود دیکھا کہ اس نے اپنی وفادار گھریلو خرس کو محض اس لئے اپنی زندگی سے باہر نکال دیا کیونکہ وہ اس کی وجہ سے دوسری بار تاریکی کے نشان سے اس کا تعلق جڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کیا اس سے تمہیں یہ پتہ نہیں چلا کہ وہ کیسا ہے؟ کراؤچ میں باپ کی شفقت اتنی ہی تھی کہ اس نے دوسرے مجرموں کی بہ نسبت اپنے بیٹے کو بے گناہی کا موقع فراہم کیا تھا۔ ویسے یہ بھی صرف ایک بہانہ ہی تھا کیونکہ کراؤچ نے اس دوران سب کے سامنے یہ عیاں کر دیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے سے کتنی نفرت کرتا تھا......پھر اس نے اپنے بیٹے کو سیدھے اژقبان بھیج دیا۔''

''اس نے اپنے سگے بیٹے کو روح کھچڑوں کے حوالے کر دیا؟'' ہیری نے آہستگی سے پوچھا۔

''ہاں!'' سیریس نے کہا اور اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ کی جھلک بھی نہیں تھی۔'' جب روح کھچڑ اسے وہاں لائے تو میں نے اسے دیکھا تھا۔ میں نے اپنی کوٹھڑی کی سلاخوں کے بیچ میں سے اسے دیکھا تھا۔ وہ انیس سال سے زیادہ کا نہیں لگتا ہوگا۔ انہوں نے اسے میرے ساتھ والی کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ رات بھر وہ اپنی ماں کو چیخ چیخ کر پکارتا رہتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ پرسکون ہو گیا......بعد میں سب پرسکون ہی ہو جاتے ہیں......صرف نیند میں ہی چیختے ہیں۔''

ایک پل کیلئے سیریس کی آنکھوں کے مردہ جذبات پہلے سے زیادہ واضح دکھائی دینے لگے، جیسے ان کے پیچھے پتلیاں ساکت کر دی گئی ہوں۔

''تو کیا وہ اب بھی اژقبان میں ہی موجود ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''نہیں......'' سیریس نے آہستگی سے کہا۔''نہیں! وہ اب وہاں نہیں ہے، وہ تو وہاں اپنے آنے کے ایک ہی سال بعد مر گیا تھا۔''

''وہ مر گیا......؟''

''صرف وہ ہی نہیں مرا......'' سیریس نے تلخ لہجے میں کہا۔'' زیادہ تر لوگ وہاں پاگل ہو جاتے ہیں اور بہت سے لوگ تھوڑے

ہی عرصے بعد کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ ان کی جینے کی خواہش ختم ہو جاتی ہے۔ یہ آسانی سے پتہ چل جاتا ہے کہ کون مرے گا؟ کیونکہ روح کھچڑ آنے والی موت کو فوراً بھانپ لیتے ہیں اور خاصے پر جوش دکھائی دینے لگتے ہیں۔ وہ لڑکا جب آیا تھا تبھی بیمار دکھائی دے رہا تھا۔ چونکہ کراؤچ محکمے کا ایک معزز اور قابل ذکر فرد تھا اس لئے اسے اور اس کی بیوی کو اپنے بیٹے سے ملنے کی اجازت دی گئی۔ تب میں نے آخری بار بارٹی کراؤچ کو دیکھا تھا۔ وہ اپنی بیوی کے ساتھ میری کوٹھڑی کے سامنے سے جا رہا تھا۔ ظاہر ہے اس کی بیوی بھی کچھ ہی عرصے بعد مر گئی تھی۔ اپنے بیٹے کی جدائی کے دُکھ کی وجہ سے......لڑکے کی طرح اس کا انجام بھی برا ہی ہوا۔ کراؤچ اپنے بیٹے کی لاش لینے کیلئے بھی نہیں آیا۔ روح کھچڑوں نے اسے زمین میں دفن کر دیا تھا۔ میں انہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا۔'' سیریس نے اس ڈبل روٹی کو ایک طرف رکھ دیا جسے اس نے ابھی ابھی اپنے منہ تک اُٹھایا تھا۔ اس کا ہاتھ بوتل کی طرف بڑھ گیا اور اس نے کدو کا جوس ایک ہی سانس میں حلق سے نیچے اتار لیا۔

''کامیابی کی آخری سیڑھی پر پہنچ کر کراؤچ نے سب کچھ گنوا دیا۔'' سیریس نے اپنی ہتھیلی کی پشت سے اپنا منہ پونچھتے ہوئے بتایا۔ ''ایک پل تک تو ہر ایک کی نظروں کا تارہ تھا اور جادوئی وزیر اعظم بننے والا تھا......اگلے ہی پل اس کا بیٹا مر گیا، اسکی بیوی بھی مر گئی، گھرانے کے نام پر نہ مٹنے والا داغ لگ گیا۔ فرار ہونے کے بعد میں سنا کہ اس کی شہرت اور پسندیدگی میں بھی بھاری گراوٹ رونما ہوئی۔ لڑکے کی موت کے بعد لوگوں میں لڑکے کے حوالے سے زیادہ ہمدردی پیدا ہونے لگی۔ وہ متعجب اور متجسس انداز میں کریدنے لگے کہ اتنے اعلیٰ خاندان کا اچھا خاصا لڑکا اتنا بگڑ کیسے گیا؟ کراؤچ کے انتظام اور دیکھ بھال پر انگلیاں اُٹھنے لگیں......اور پھر کارنیلوس فج کو جادوئی وزیر اعظم منتخب کر لیا تھا اور کراؤچ کو نظر انداز کر کے اسے بین الاقوامی تعلقات عامہ و مفاہمت کے شعبے میں دھکیل کر دامن چھڑا لیا گیا۔''

ایک طویل خاموشی چھا گئی۔ ہیری یاد کر رہا تھا کہ کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران جنگل میں اپنی وفادار گھریلو خرس کی طرف دیکھتے ہوئے کراؤچ کی آنکھیں کس طرح باہر نکلی پڑی تھیں؟ تو کراؤچ نے ونکی کو تاریکی کے نشان کے نیچے پائے جانے پر محض اس وجہ سے شدید ردعمل کا اظہار کیا تھا کہ اس سے ان کے بیٹے کی یادیں تازہ ہو گئی ہوں گی اور پرانی بدنامی کی بھی اور محکمے کی اعلیٰ حیثیت سے گراوٹ کی بھی۔

''موڈی کا کہنا ہے کہ کراؤچ شیطانی جادوگروں کو پکڑنے کے پیچھے دیوانگی کی حد تک پاگل ہیں؟'' ہیری نے سیریس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں میں نے ایسا ہی سنا ہے کہ کراؤچ شیطانی جادوگروں کی سرکوبی کیلئے پاگل پن کی انتہا تک پہنچ چکے ہیں۔'' سیریس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ وہ اب یہ سوچ رہا ہوگا کہ اگر وہ اور مرگ خور کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائے تو پہلے کی طرح لوگوں کے دلوں میں ہر دلعزیز ہو جائے گا۔''

''اور وہ چوری سے ہوگورٹس میں سنیپ کے دفتر کی تلاشی لینے آئے تھے؟'' رون نے تعجب بھری نظروں سے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں! لیکن اس سے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا ہے۔'' سیریس نے آہستگی سے کہا۔

''لیکن مجھے سمجھ میں آتا ہے۔'' رون نے پرجوش لہجے میں کہا۔

لیکن سیریس نے اپنا سر ہلایا۔ ''سنو اگر واقعی کراؤچ سنیپ کی نگرانی اور تفتیش کرنا چاہتا تھا تو اس نے مقابلے کے جج کے طور پر ہوگورٹس آنا کیوں موقوف کر دیا؟ یہ تو یقینی طور پر ہوگورٹس میں آنے اور اس پر گہری نظر رکھنے کا بہترین بہانہ تھا......''

''تمہیں لگتا ہے کہ سنیپ کچھ کر سکتے ہیں؟'' ہیری نے تعجب سے پوچھا لیکن ہرمائنی بیچ میں کود پڑی۔

''دیکھو! مجھے پرواہ نہیں ہے کہ تم کیا کہتے ہو؟ ڈمبل ڈور کو سنیپ پر پورا بھروسہ ہے......''

''اور چھوڑ بھی ہرمائنی......'' رون نے اکتاہٹ بھرے انداز میں کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ ڈمبل ڈور بہت بہترین جادوگر ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی چالاک شیطانی جادوگر انہیں بیوقوف نہیں بنا سکتا......''

''تو پہلے سال میں ہی سنیپ نے ہیری کی جان کیوں بچائی تھی؟ انہوں نے اسے مرجانے کیوں نہیں دیا؟''

''یہ میں نہیں جانتا......شاید انہوں نے یہ سوچا ہو کہ ڈمبل ڈور انہیں لات مار کر باہر نکال دیں گے۔'' رون نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''تم کیا سوچتے ہو سیریس؟'' ہیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔ رون اور ہرمائنی اپنی بحث چھوڑ کر سیریس کی بات سننے لگے۔

''مجھے لگتا ہے کہ یہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک ہیں۔'' سیریس نے دھیان سے رون اور ہرمائنی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''جب سے مجھے پتہ چلا ہے کہ سنیپ ہوگورٹس میں پڑھا رہا ہے تبھی سے میں یہ سوچ رہا ہوں کہ ڈمبل ڈور نے اسے یہ موقع کیوں دیا؟ سنیپ کی شروع سے ہی تاریک جادو کے فنون میں گہری دلچسپی رہی ہے۔ وہ سکول میں اس کے لئے خاصا مشہور بھی تھا۔ وہ چپچپے، تیل سے لت پت، کیچڑ جیسے بالوں والا لڑکا تھا۔'' سیریس نے کہا۔ ہیری اور رون ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے۔ ''سنیپ جب سکول میں آیا تھا اسی وقت وہ اتنے زیادہ تاریک جادوئی واروں سے باخبر تھا جتنا کہ چھٹے سال میں پڑھنے والے آدھے سے زیادہ طلباء بھی ان کے بارے میں نہیں جانتے ہوں گے۔ اس کے علاوہ وہ سلے درن کے طلباء کے ایسے گینگ میں رہتا تھا جو سبھی بعد میں مرگ خور بن گئے تھے۔''

سیریس نے اپنی انگلیاں اُٹھائیں اور ان پر نام گننے لگا۔

روزیئر اور ولکس......ان دونوں کو والڈی مورٹ کی شکست سے ایک سال پہلے ایرورز نے مار ڈالا تھا۔ لیسٹرینج گھرانہ......ان دونوں نے شادی کر لی تھی اور وہ اس وقت اژقبان میں قید ہیں۔ آیوری...... جہاں تک میں نے سنا ہے، اس نے خود کو یہ کہہ کر مشکل

سے بچالیا تھا کہ وہ جادوئی اثر کے تحت یہ سب کام کرر ہا تھا...... وہ اب بھی آزاد گھوم رہا ہے لیکن جہاں تک میں جانتا ہوں سنیپ پر کبھی مرگ خور ہونے کا الزام نہیں لگا۔ ویسے اس سے زیادہ فرق نہیں پڑتا ہے۔ بہت سے مرگ خور کبھی بھی پکڑے نہیں گئے۔ اس کے علاوہ سنیپ اتنا چالاک اور مکار ہے وہ خود کو مشکل سے ہمیشہ بچا کر ہی رکھے گا......

''سنیپ کارکروف کو اچھی طرح سے جانتے ہیں لیکن وہ اپنے تعلق کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔'' رون نے کہا۔

''ہاں! جب کل کارکروف جادوئی مرکبات کی کلاس میں گھس آئے تھے تو تمہیں سنیپ کا چہرہ دیکھنا چاہئے تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔'' کارکروف سنیپ سے گفتگو کرنا چاہتے تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ سنیپ ان سے ملنے سے کترا رہا ہے۔ کارکروف سچ مچ خاصے پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے سنیپ کو اپنے بازو پر کچھ دکھایا تھا لیکن میں یہ نہیں دیکھ پایا کہ وہ کیا دکھا رہے تھے؟''

''اس نے سنیپ کو اپنے بازو پر کچھ دکھایا تھا؟'' سیریس نے واضح طور پر چکراتے ہوئے پوچھا۔ اس نے اپنی انگلیاں اپنے گندے بالوں میں پھیریں اور پھر کندھے اچکا دیئے۔'' مجھے ذرا بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ کیا ہو سکتا ہے...... لیکن اگر کارکروف سچ مچ پریشان ہے اور وہ جواب کیلئے سنیپ کے پاس جا رہا ہے......''

سیریس نے غار کو گھورا اور پھر اس کے چہرے پر ہراساں سا اضطراب پھیل گیا۔

''ہمیں یہ بات نہیں بھولنا چاہئے کہ ڈمبل ڈور کو سنیپ پر بھروسہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ڈمبل ڈور ایسے لوگوں پر بھی بھروسہ کر لیتے ہیں جن پر زیادہ تر لوگ کبھی بھروسہ نہیں کریں گے۔ لیکن اگر سنیپ نے ماضی میں کبھی بھی والڈی مورٹ کیلئے کام کیا ہوتا تو شاید وہ اسے ہوگورٹس میں کبھی پڑھانے کی اجازت نہ دیتے۔''

''تو پھر موڈی اور کراؤچ دونوں ہی سنیپ کے دفتر کی تلاشی لینے کیلئے اتنے بے قرار کیوں دکھائی دے رہے ہیں؟'' رون نے تنک کر بھنویں کھینچتے ہوئے کہا۔

''دیکھو!'' سیریس نے دھیمے لہجے میں کہا۔'' مجھے لگتا ہے کہ ہوگورٹس میں آنے کے بعد میڈ آئی موڈی نے تو ہر استاد کے دفتر کی تلاشی لی ہوگی۔ وہ تاریک جادو سے حفاظت کے معاملے میں اپنی ذمہ داری کو نہایت سنجیدگی سے لیتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرتے ہیں۔ انہوں نے زندگی میں جتنا کچھ دیکھا ہے، اس کے بعد اس میں حیرانگی والی کوئی بات نہیں ہے۔ اس لئے میں موڈی کے لئے یہ ضرور کہوں گا انہوں نے شیطانی جادوگروں کو تب ہی ہلاک کیا جب اور کوئی چارہ باقی نہیں بچا تھا۔ جب بھی ممکن ہوا، وہ انہیں زندہ گرفتار کر کے ہی لائے تھے۔ وہ سخت گیر ضرور تھے لیکن وہ کبھی مرگ خوروں کی سطح تک نہیں گرے تھے۔ کراؤچ...... کا معاملہ الگ ہے...... کیا وہ سچ مچ بیمار ہے؟ اگر وہ ہے تو پھر اس نے سنیپ کے دفتر میں آنے کی تکلیف کیوں کی؟ ورلڈ کپ میں وہ ایسے کس ضروری کام میں مصروف تھا جو مہمانوں کے کیبن میں کھیل دیکھنے کیلئے نہیں آیا؟ وہ ایسا کیا کر رہا تھا جو سہ فریقی مقابلوں میں جج کے فرائض نبھانے بھی نہیں آ سکا؟''

سیریس خاموش ہو گیا۔ وہ اب بھی غار کی دیوار کو گھورے جا رہا تھا۔ بک بیک چٹانی فرش اب مزید ہڈیاں تلاش کر رہا تھا۔

''تم نے مجھے بتایا تھا کہ تمہارا بھائی کراؤچ کا مشیر خاص ہے؟ تم اس سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ کیا اس نے کراؤچ کو حال ہی میں دیکھا ہے؟'' سیریس نے نظر اُٹھا کر رون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں کوشش کر کے دیکھتا ہوں۔'' رون نے کہا۔ ''ایسا نہیں لگنا چاہئے کہ مجھے کراؤچ پر کسی غلط کام کا شک ہے۔ پرسی دیوانگی کی حد تک کراؤچ سے حد عقیدت رکھتا ہے۔''

''اگر تم یہ بھی پتہ لگانے کی کوشش کر سکتے ہو کہ کیا انہیں برتھا جورکنس کے بارے میں کوئی سراغ ملا ہے۔'' سیریس 'روزنامہ جادوگر' کے اس صفحے کو الٹتے پلٹتے ہوئے کہا جس پر برتھا جورکنس کی شہ سرخی چھپی ہوئی تھی۔

''بیگ مین نے مجھے اس بارے میں بتایا تھا کہ انہیں اب تک کوئی سراغ نہیں مل پایا۔'' ہیری نے سیریس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں! اس اداریئے میں بھی بیگ مین کا بیان بھی چھپا ہوا ہے۔'' سیریس نے اخبار کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس نے کہا ہے کہ برتھا جورکنس کی یادداشت بہت خراب ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بعد میں بدل گئی ہو لیکن جب میں اسے جانتا تھا تب اس کی یادداشت بالکل خراب نہیں تھی ...... معاملہ اس کے برعکس تھا۔ وہ تھوڑی احمق تھی لیکن گپ شپ کی گفتگو اسے خوب یاد رہتی تھی۔ اس کی وجہ سے وہ بہت ہی مشکل سے بھی دوچار ہو جایا کرتی تھی کیونکہ اسے یہ پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ اسے اپنا منہ کب بند رکھنا چاہئے۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ جادوئی محکمے پر وہ یقیناً بوجھ ہی ہو گی ...... شاید اسی وجہ سے بیگ مین نے اسے اتنے عرصے تک اسے تلاش کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی ......''

سیریس نے ایک زوردار آہ بھری اور اپنی بوجھل آنکھوں کو مسلا۔ ''کیا وقت ہو گیا ہے؟''

ہیری نے اپنی گھڑی دیکھی لیکن تبھی اسے یاد آیا کہ جھیل میں ایک گھنٹہ گزارنے کے بعد سے ہی اس کی گھڑی بند ہو چکی تھی۔

''ساڑھے تین بج گئے ہیں......'' ہرمائنی نے وقت بتایا۔

''اوہ! اب اچھا یہ رہے گا کہ تم لوگ سکول واپس لوٹ جاؤ۔'' سیریس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ''اب سنو! ......'' اس نے خصوصاً ہیری کی طرف کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے دیکھنے کیلئے سکول سے بھاگ کر چوری چھپے یہاں آؤ......؟ بس مجھے یہیں خط بھیجتے رہنا۔ میں ہر عجیب اور انوکھی بات کے بارے میں جاننا چاہوں گا لیکن تم بنا اجازت ہوگورٹس سے باہر مت نکلنا...... یہ میری تحکمانہ ہدایت ہے، ممکن ہے کہ تمہاری جذباتیت کا فائدہ اُٹھا کر کوئی بھی تم پر حملہ کر سکتا ہے۔''

''ایک ڈریگن اور کچھ جل مانسوں کے علاوہ کسی نے بھی اب تک مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''مجھے پرواہ نہیں ہے......'' سیریس کی تیوریاں چڑھ گئیں۔ ''مجھے تب تک چین نہیں ملے گا جب تک ان مقابلوں کا سلسلہ ختم

نہیں ہو جائے گا اور ایسا جون میں ہی ہو گا اور یاد رکھنا...... تم لوگ آپس میں میرے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے مجھے سنوفلس کے نام سے بلانا...... ٹھیک ہے؟''

اس نے ہیری کو خالی نیپکن اور بوتل واپس دے دی۔ پھر وہ لوگ بک بیک کو تھپتھپا کر الوداع کرنے لگے۔

''میں ہاگس میڈ قصبے کی سرحد تک تم لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں۔ دیکھتا ہوں شاید کہیں سے کوئی اور اخبار کوڑے کی ٹوکری میں پڑا مل جائے۔'' سیریس بولا۔ غار سے نکلنے سے پہلے ہی وہ بڑے کالے کتے میں روپ میں بدل گیا۔ پھر وہ اس کے ساتھ پہاڑ سے نیچے اترے اور پتھریلی زمین پر چلنے لگے۔ بالآخر وہ قصبے کی سیڑھیوں تک پہنچ گئے۔ یہاں سیریس نے ان سب کو اپنا سر تھپتھپانے دیا اور پھر وہ قصبے کی بیرونی سرحد کی طرف مڑ کر دوڑتا ہوا ان کے نظروں کے سامنے سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ہاگس میڈ کی ذیلی سڑک پر چلنے لگے اور پھر مرکزی سڑک سے مڑ کر ہوگورٹس کی طرف بڑھ گئے۔

''کیا معلوم! پرسی کو کراؤچ کے بارے میں یہ سب معلوم ہے یا نہیں؟'' رون نے کہا جب وہ سکول کے پاس پہنچ گئے تھے۔ ''لیکن شاید اسے پرواہ نہیں ہو گی...... شاید اس وجہ سے وہ کراؤچ کو اور زیادہ پسند کرنے لگے گا۔ ہاں! پرسی کو قوانین سے محبت ہے۔ وہ تو یہی کہے گا کہ کراؤچ نے اپنے بیٹے کیلئے بھی قوانین سے انحراف نہیں کیا۔''

''پرسی کبھی بھی اپنے گھرانے کے فرد کو روح کھچڑوں کے حوالے نہیں کرے گا۔'' ہرمائنی نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''کیا معلوم؟'' رون نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''اگر اسے کبھی لگا کہ ہم اس کے مستقبل کی راہ میں رکاوٹ بن گئے ہیں...... دیکھو وہ امنگوں کے پیچھے بہت پرجوش ہے۔''

وہ پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر بیرونی ہال میں پہنچے جہاں رات کے کھانے کی مہک بڑے ہال سے تیرتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔

''بیچارہ سنوفلس!'' رون نے تیز تیز سانسیں لیتے ہوئے کہا۔ ''ہیری! وہ تم سے سچ مچ بہت پیار کرتا ہے...... ذرا سوچو تو سہی، وہ چوہے کھا کر اپنا پیٹ بھر رہا ہے......''

☆☆☆☆

اٹھائیسواں باب

مسٹر کراؤچ کی دیوانگی

اتوار کی صبح ناشتے کے بعد ہیری، رون اور ہرمائنی الّو گھر پہنچے۔ وہ سیریس کی تجویز کے مطابق پرسی کو خط بھیج کر یہ پوچھنا چاہ رہے تھے کہ کیا اس نے مسٹر کراؤچ کو حال ہی میں دیکھا ہے۔ انہوں نے ہیڈوگ کا انتخاب کیا کیونکہ انہوں نے اسے کافی عرصے سے کوئی کام نہیں دیا تھا۔ جب وہ الّو گھر کی کھڑکی سے اُڑ کر ان کی نظروں سے اوجھل ہوگئی تو اس کے بعد وہ ڈوبی کو اس کے نئے موزے دینے کیلئے نیچے باورچی خانے میں جا پہنچے۔

گھریلو خرسوں نے بہت خوش ہو کر ان کا استقبال کیا۔ انہوں نے سر خم کر کے انہیں تنظیمی سلام پیش کیا اور پھر ان کیلئے چائے بنانے کیلئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ ڈوبی ہیری کے دیئے ہوئے تحفے کو دیکھ کر پھولے نہ سمایا۔

''ہیری پوٹر نے ڈوبی پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔'' دوہ چیخ کر بولا اور اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے نکلنے والے موٹے موٹے آنسو پونچھنے لگا۔

''تم نے گل پھڑ پودے سے میری جان بچائی ہے ڈوبی!'' ہیری نے کہا۔

''کیا یہ چاکلیٹی پیسٹری مل سکتی ہے؟'' رون نے مسکراتے اور سر جھکاتے ہوئے کہا۔ وہ ان گھریلو خرسوں کی طرف دیکھ رہا تھا جو ان کے گرد حلقہ بنائے کھڑے تھے۔

''تم نے ابھی ابھی ناشتہ کیا ہے رون!'' ہرمائنی نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا لیکن چار گھریلو خرس چاکلیٹی پیسٹری سے بھری ہوئی بڑی سفید پلیٹ پل بھر میں وہاں لے آئے۔

''ہمیں سنوفلس کو بھیجنے کیلئے بھی کچھ سامان چاہئے؟'' ہیری بڑبڑایا۔

''یہ اچھا خیال ہے......'' رون نے مسکرا کر کہا۔ ''پگ کو کرنے کیلئے کوئی کام تو دینا ہی چاہئے۔ تم لوگ ہمیں کھانے پینے کا تھوڑا اضافی سامان بھی دے سکتے ہو کیا؟'' اس نے اپنے گرد کھڑے گھریلو خرسوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ انہوں نے خوشی سے سر ہلایا اور کھانے پینے کا سامان لینے کیلئے چل دیئے۔

''ڈوبی! ونکی کہاں ہے؟'' ہرمائنی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ونکی وہیں اپنے آتشدان کے پاس ہی ہے مس!'' ڈوبی نے آہستگی سے کہا اور اس کے کان تھوڑے لٹک گئے۔

''اوہ خدایا......'' ہرمائنی نے ونکی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

ھیری نے بھی آتشدان کی طرف دیکھا۔ ونکی اسی سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی جس پر وہ پچھلی مرتبہ بیٹھی ہوئی دکھائی دی تھی لیکن اس کے کپڑے اتنے گندے ہو چکے تھے کہ وہ اپنے پیچھے دھوئیں سے سیاہ ہوئی اینٹوں کے بیچ آسانی سے دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے لگتا تھا کہ انہیں دھونے کی نوبت ہی نہیں آ پائی تھی۔ اس کے ہاتھ میں بٹر بیئر کی بوتل تھی اور وہ اپنے سٹول پر بیٹھی ہوئی آگے پیچھے ہچکولے کھا رہی تھی۔ انہیں دیکھتے ہی اس نے بہت تیز ہچکی لی۔

''ونکی آج کل دن میں چھ بوتلیں چڑھا رہی ہے۔'' ڈوبی نے ھیری سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن بٹر بیئر...... میں تو نشہ نہیں ہوتا ہے۔'' ھیری نے حیرانگی سے کہا۔

''سر! گھریلو خرسوں کیلئے یہ بہت بڑا نشہ ہوتا ہے۔'' ڈوبی نے اپنا سر ہلا کر بتایا۔

ونکی نے ایک بار پھر ہچکی لی، جو گھریلو خرس رون کیلئے چاکلیٹ پیسٹریاں لائے تھے، انہوں نے ونکی پر غصیلی نظریں ڈالیں اور پھر وہ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔

''ونکی بے حد مایوس ہے سر۔ وہ مسٹر کراؤچ کی جدائی میں ہر دم تڑپتی رہتی ہے، ھیری پوٹر!'' ڈوبی نے دُکھ بھری آواز میں پھسپھساتے ہوئے کہا۔ ''ونکی اپنے گھر واپس جانا چاہتی ہے۔ وہ ابھی تک مسٹر کراؤچ کو ہی اپنا مالک تصور کرتی ہے سر۔ اور وہ ڈوبی کی یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں ہے کہ اب پروفیسر ڈمبل ڈور اس کے مالک ہیں......''

''سنو ونکی!'' ھیری نے کہا اس کے دماغ میں اچانک ایک بات آئی تھی اور وہ ونکی سے بات کرنے کیلئے آگے جھک گیا۔ ''سنو! تمہیں پتہ ہے کہ مسٹر کراؤچ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے سہ فریقی مقابلوں میں آنا چھوڑ دیا ہے......''

ونکی نے آنکھیں جھپکیں، اس کی بڑی بڑی پتلیاں ھیری کے چہرے پر جم گئی تھیں پھر وہ تھوڑا سا لہرائی اور خوابیدہ آواز میں بولی۔

''ما...... مالک نے آنا...... ہچ...... چھوڑ دیا ہے؟''

''ہاں!'' ھیری نے جلدی سے کہا۔ ''ہم نے انہیں مقابلوں کے پہلے ہدف کے بعد سے نہیں دیکھا ہے۔ روزنامہ جادوگر میں یہ خبر چھپی ہے کہ وہ بیمار ہیں۔''

''مالک...... ہچ...... بیمار ہیں؟'' ونکی پھر سے تھوڑا لہرائی اور ھیری کو گھورنے لگی۔ ان کے نچلے ہونٹ کپکپانے لگے۔

''لیکن ہمیں اس بات پر یقین نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''مالک کو اپنی...... ونکی...... ہچ...... ونکی کی ضرورت ہے۔'' ونکی سسک کر بولی۔ ''مالک...... ہچ...... اکیلے سب کچھ...... ہچ......

نہیں سنبھال سکتے......''

''باقی لوگ بھی تو ان کے گھر میں کام کرتے ہیں......!'' ہرمائنی نے چڑتے ہوئے کہا۔

''ونکی...... ہچ...... مسٹر کراؤچ کے لئے صرف گھر کا کام ہی نہیں کرتی تھی......'' ونکی نے غصے سے کہا۔ وہ اب پہلے سے بھی زیادہ ہچکولے کھانے لگی تھی جس وجہ سے اس کے داغ دار چولی پر بٹر بیئر چھلک گئی۔ ''مالک...... ہچ...... ونکی پر اپنے سب سے اہم ترین...... ہچ...... سب سے خفیہ رازوں کیلئے...... ہچ...... بھروسہ کرتے تھے......''

''کیسے راز......؟'' ہیری نے پوچھا۔

لیکن ونکی نے بہت تیزی سے اپنا سر ہلایا جس سے اسے پر اور بٹر بیئر چھلک گئی۔

''ونکی اپنے مالک...... ہچ...... کے راز چھپا کر رکھتی ہے۔'' اس نے جھومتے ہوئے سر ہلا کر کہا۔ وہ اب بہت بری طرح سے لہرا رہی تھی اور اپنی آنکھیں چڑھا کر ہیری کو گھور رہی تھی۔ ''آپ...... ہچ...... جاسوسی کر رہے ہیں...... ہے نا؟''

''ونکی کو ہیری پوٹر کے بارے میں اس طرح نہیں کہنا چاہئے۔'' ڈوبی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ ''ہیری پوٹر بہادر ہیں، نیک دل انسان ہیں اور ہیری پوٹر جاسوس نہیں ہیں......''

''وہ جاسوسی کر رہے ہیں...... ہچ...... میرے مالک کی نجی اور خفیہ رازوں کو...... ہچ...... جاننا چاہتے ہیں...... ہچ...... ونکی ایک اچھی گھریلو خرس ہے...... ہچ...... ونکی اپنا منہ بند رکھ سکتی ہے...... ہچ...... لوگ اس کے راز جاننا چاہتے ہیں...... ہچ!'' ونکی کی پلکیں بند ہوگئیں اور پھر وہ اچانک کچھ کہے بغیر اپنے سٹول سے نیچے لڑھک گئی اور فرش پر گر کر بے ہوش ہوگئی۔ اس کے حلق سے تیز تیز خراٹوں کی سی آوازیں نکلنے لگیں۔ بٹر بیئر کی خالی بوتل پتھر کے فرش پر لڑھک ان سے دور چلی گئی تھی۔

نصف درجن کے قریب گھریلو خرس جلدی سے وہاں آ گئے اور انہوں نے ونکی پر حقارت سے نظریں ڈالتے ہوئے اسے سیدھا کر کے لٹایا۔ ایک گھریلو خرس نے لڑھکی ہوئی بوتل اُٹھالی۔ باقی گھریلو خرسوں نے چوڑے خانوں والے چھاپے کے ایک میز پوش سے ونکی کو ڈھانپ دیا اور اس کے سروں کو اس کے بدن کے نیچے پھنسا دیا تا کہ وہ پوری طرح سے چھپ جائے۔

''سر اور مس! آپ نے جو سب دیکھا اس کیلئے ہمیں بے حد افسوس ہے۔'' پاس کھڑے ایک گھریلو خرس نے اپنا سر ہلاتے ہوئے اور بہت شرمندگی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں امید ہے کہ آپ ونکی کی اس حالت کو دیکھتے ہوئے ہمیں مورود الزام نہیں ٹھہرائیں گے اور نہ ہی ہمیں ایسا سمجھیں گے......''

''وہ غمگین ہے۔'' ہرمائنی نے چڑتے ہوئے کہا۔ ''تم لوگ اسے ڈھانپنے کے بجائے اس کی دلجوئی کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔''

''معاف کیجئے مس!'' گھریلو خرس نے ایک بار پھر سر جھکاتے ہوئے کہا۔ ''جب کام ادھورے پڑے ہوں اور مالکوں کی خدمت کرنا مقصود ہو تو گھریلو خرس کو غمگین ہونے کا کوئی حق نہیں ہے۔''

''اُف خدا کیلئے......'' ہرمائنی غصے سے چیخی۔ ''تم سبھی میری بات سنو! تمہیں بھی غمگین ہونے کا اتنا ہی حق حاصل ہے جتنا کہ جادوگروں کو ہے۔ تمہیں تنخواہ، چھٹیاں اور عمدہ کپڑے پہننے کا پورا پورا حق ہے۔ تمہیں ہر وقت دوسروں کی غلامی میں ہی نہیں جتے رہنا چاہئے......ڈوبی کی طرف دیکھو!''

''مس! آپ مہربانی کر کے ڈوبی کو اس معاملے کے بیچ میں مت گھسیٹیں۔'' ڈوبی نے جلدی سے کہا۔ اچانک اس کا رنگ اُڑا ہوا دکھائی دینے لگا تھا۔ باورچی خانے میں موجود سبھی گھریلو خرسوں کے چہروں سے مسکراہٹ یکلخت غائب ہوگئی۔ وہ سب اچانک ہرمائنی کی طرف ایسے دیکھنے لگے جیسے وہ کوئی پاگل اور خطرناک لڑکی ہو۔

''ہم آپ کا مطلوبہ کھانے پینے کا سامان لے آئے ہیں۔'' ہیری کے پہلو میں کھڑے ایک گھریلو خرس نے جلدی سے کہا اور ہیری کی طرف روسٹ ران کا بڑا پیکٹ، ایک درجن کیک اور کچھ پھلوں سے بھرا ہوا تھیلا بڑھا دیا اور سپاٹ آواز میں بولا۔ ''الوداع......''

گھریلو خرس ہیری، رون اور ہرمائنی کو گھیر کر کھڑے ہوگئے اور اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے انہیں باورچی خانے سے باہر دھکیلنے لگے۔

''موزوں کیلئے بہت بہت شکریہ ہیری پوٹر!'' ڈوبی نے انگیٹھی کے پاس سے کسی قدر پریشان ہوتے ہوئے چلا کر کہا۔ وہ اب ونکی پر ڈھکے ہوئے میز پوش کے قریب ہی کھڑا تھا۔

''تم نے اپنا منہ بند کیوں نہیں رکھا ہرمائنی؟'' رون نے غصیلے لہجے میں کہا۔ جب ان کے پیچھے سے باورچی خانے کا دروازہ زوردار آواز میں بند ہوگیا تھا۔ ''وہ اب ہمیں باورچی خانے میں نہیں گھسنے دیں گے۔ ہم ونکی سے کراؤچ کے بارے میں اور معلومات اگلوا سکتے تھے۔''

''اوہ! جیسے تمہیں اس کی بڑی پرواہ تھی!'' ہرمائنی نے طنزیہ لہجے میں طعنہ مارا۔ ''تم تو وہاں صرف کھانے پینے کا سامان لینے کیلئے جاتے ہو......''

اس کے بعد پورا دن ماحول چڑ چڑا ہی رہا۔ رون اور ہرمائنی ہال میں اپنا ہوم ورک کرتے ہوئے ایک دوسرے پر طنزوں کے اتنے نشتر چلاتے رہے کہ ہیری کو کوفت ہونے لگی۔ اس شام وہ اکیلا ہی سیریس کیلئے کھانے پینے کا سامان لے کر الّو گھر پہنچا۔

پگ وجیون اس قدر چھوٹا تھا کہ وہ روسٹ ران کو تنہا پہاڑ پر لے جانے کی بات تو دور رہی وہ اسے کسی بھی صورت اُٹھا بھی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے ہیری کو سکول کے دو کٹیلی آوازوں سے شور مچاتے ہوئے الّوؤں کی مدد لینا پڑی۔ شام کے دھندلکے میں اُڑتے ہوئے وہ بہت عجیب دکھائی دے رہے تھے کیونکہ ان تینوں نے مل کر ایک بڑا پیکٹ اُٹھا رکھا تھا۔ ہیری کھڑکی کی چوکھٹ پر جھک گیا۔ اس نے باہر میدان کی طرف دیکھا پھر اس نے تاریک جنگل میں سرسراتے درختوں کے نیچے بیاوکس بیٹن کی بڑی بگھی اور جھیل میں

ہچکولے بھرتے ہوئے ڈرم سڑانگ کے جہاز کے پال کی طرف دیکھا۔ ہیگرڈ کے جھونپڑے کی چمنی سے اُڑتے دھوئیں کے درمیان اسے ایک شکرے جیسا الّو دکھائی دیا۔ وہ پھڑ پھڑاتا ہوا سکول کی طرف آیا اور الّو گھر کے چاروں طرف چکر کاٹ کر آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری کی نگاہ ہیگرڈ کے جھونپڑے سے ہوتی ہوئی آگے پڑی تو اسے ہیگرڈ دکھائی دینے لگا جو اپنے جھونپڑے سے کچھ فاصلے پر پھاوڑے کی مدد سے زمین کی کھدائی کر رہا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ وہ جانے کیا کر رہا ہوگا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سبزیوں کا کوئی نیا باغیچہ بنانے کا سوچ رہا ہوگا۔ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے بیاوکس بیٹن کی بگھی کا دروازہ کھلا اور میڈم میکسم اس میں سے باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی ہیگرڈ کے قریب پہنچ گئیں۔ ایسا لگا رہا تھا کہ وہ اس سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ ہیگرڈ اپنے کام میں مشغول رہا اور سر جھکائے ان کے سوالوں کا جواب دیتا رہا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ میڈم میکسم کے ساتھ گفتگو کرنے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لے رہا تھا اس لئے میڈم میکسم جلد ہی اپنی بگھی کی طرف لوٹ گئی تھیں۔

ہیری گری فنڈر ہال میں جا کر رون اور ہرمائنی کی جھک جھک نہیں سننا چاہتا تھا اس لئے وہ ہیگرڈ کو کھدائی کرتے ہوئے دیکھتا رہا۔ جب تک کہ اندھیرا اس قدر نہیں پھیل گیا کہ اسے ہیگرڈ کا ہیولا بھی دکھائی دینا بند ہو گیا۔ الّو گھر میں سوئے ہوئے الّو اب بیدار ہو گئے اور چیخ کر کلکاریاں بھرتے ہوئے تاریک جنگل کی طرف جانے لگے۔

☆☆☆☆

اگلے دن کی صبح ناشتے کے وقت تک رون اور ہرمائنی کے رویئے میں خاصا فرق پڑ چکا تھا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر اطمینان نصیب ہوا۔ اسے یہ دیکھ کر بھی خوشی ہوئی کہ رون کی پیش گوئی صحیح ثابت نہیں ہوئی تھی۔ رون نے کہا تھا کہ ہرمائنی نے گھریلو خرسوں کا دل دُکھا کر ناراض کر دیا ہے، اس لئے وہ گری فنڈر کی میز پر خراب کھانے ہی بھیجیں گے۔ بہر حال، ڈبل روٹی، انڈے اور مچھلی کے قتلے ہمیشہ کی طرح لذیذ اور مزیدار ہی تھے۔

جب الّو ڈاک لے کر آئے تو ہرمائنی نے اشتیاق سے سر اُٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ اسے کسی چیز کی آمد کی امید تھی۔

''پرسی کا جواب اتنی جلدی کیسے آسکتا ہے؟'' رون نے بھنویں تان کر کہا۔ ''ہم نے ہیڈوگ کو کل ہی تو بھیجا ہے......''

''نہیں یہ بات نہیں ہے۔'' ہرمائنی نے ہنس کر کہا۔ ''میں نے روزنامہ جادوگر لگوا لیا ہے۔ مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ ہمیں ہر خبر سلے درن والوں سے ہی ملے۔''

''یہ اچھا سوچا تم نے......'' ہیری نے بھی اوپر اُڑتے ہوئے الّوؤں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''سنو ہرمائنی! مجھے لگتا ہے کہ تمہاری قسمت اچھی ہے......''

لیکن اسی وقت ایک بڑا بھورا الّو ہرمائنی کی طرف اُڑ کر آتا دکھائی دیا۔ ہرمائنی نے مایوسی سے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''وہ اخبار

لے کر نہیں آیا ہے......''

لیکن اسے حیرانی ہوئی جب بھورا الّو اسی کی پلیٹ کے سامنے اتر گیا۔ اس کے ٹھیک پیچھے چار کرٹیل الّو، ایک بھورا الّو، ایک دھاری دار الّو بھی ہرمائنی کے سامنے اترنے لگے۔

''تم نے کتنے اخبار لگوائے ہیں ہرمائنی......؟'' ہیری نے ہرمائنی کی پلیٹ کو اُٹھاتے ہوئے کہا جو الّوؤں کے جھرمٹ کی وجہ سے کسی بھی وقت گر سکتی تھی کیونکہ وہ سبھی الّو ہرمائنی کے پاس پہنچ کر اسے سب سے پہلے اپنا خط دینے کی کوشش کر رہے تھے اور آپس میں دھکم پیل مچا رہے تھے۔

''آخر معاملہ کیا ہے؟'' ہرمائنی نے بھورے الّو کا خط کھول کر اسے پڑھتے ہوئے کہا۔ ''اوہ!......'' وہ چونکی اور پھر اس کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔

''کیا ہوا......؟'' رون نے جلدی سے پوچھا۔

''یہ تو......اوہ! یہ تو بہت حماقت والی بات ہے......'' اس نے خط ہیری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس خط کو ہاتھ سے نہیں لکھا گیا تھا بلکہ روزنامہ جادوگر کے چھپے حرفوں سے کاٹ کر بنایا گیا تھا۔

'تم بری لڑکی ہو۔ ہیری پوٹر کو تم سے اچھی لڑکی مل جائے گی۔ ماگلو! تم جہاں سے آئی ہو وہیں واپس چلی جاؤ۔'

''سارے خط ایسے ہی ہیں۔'' ہرمائنی متوحش لہجے میں بولی۔ وہ ایک کے بعد ایک خط کھول رہی تھی۔ *'ہیری پوٹر کو تم سے اچھی لڑکی مل جائے گی'...... 'تمہیں تو مینڈک کے انڈے میں ڈال کر ابالنا چاہیے'...... 'میرے سامنے ہوتی تو تمہارا چہرہ ڈائن جیسا بنا دیتی'......* ''اووچ......''

اس نے جیسے ہی آخری لفافہ کھولا۔ پٹرول جیسی بدبو والا زردی مائل سبز مائع اس کے ہاتھوں پر گر گیا اور اگلے ہی لمحے بڑے بڑے سرخ پھوڑے اس کے ہاتھوں سے ابھر آئے۔

''املبوند کا عرق......'' رون نے لفافے کو بڑی احتیاط سے اُٹھا کر سونگھتے ہوئے کہا۔

''اوہ!'' ہرمائنی کے منہ سے سسکی نکلی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اس نے جلدی سے اپنے نیپکن سے ہاتھ پونچھنے کی کوشش کی لیکن اب تک اس کی انگلیاں سوج گئی تھیں اور ان پر بڑے بڑے پھوڑے ابھرتے جا رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس نے موٹے دستانے پہن رکھے ہوں۔

''بہتر یہی ہوگا کہ تم فوراً ہسپتال چلی جاؤ۔'' ہیری نے جلدی سے کہا، جب ہرمائنی کے چاروں طرف سے الّو واپس اُڑ گئے تھے۔ ''ہم پروفیسر سپراؤٹ کو بتا دیں گے کہ تم ہسپتال میں ہو......''

''میں نے اسے خبردار کیا تھا۔'' رون نے کہا جب ہرمائنی اپنے ہاتھوں کو چھپاتے ہوئے تیزی سے بڑے ہال سے باہر نکل گئی

تھی۔ ’’میں نے اسے خبر دار کیا تھا کہ وہ ریتا سٹیکر کے ساتھ مت الجھے...... اس کی طرف دیکھو!‘‘ اس نے خطوط میں سے ایک خط کو پڑھا جنہیں ہرمائنی اپنے پیچھے چھوڑ گئی تھی۔ ’’میں نے ’ ہفت روزہ جادوگرنیاں‘ میں پڑھا ہے کہ تم کس طرح ہیری پوٹر کو دھوکا دے رہی ہو۔ اس لڑکے نے پہلے ہی بہت مصیبتیں جھیلی ہیں۔ جیسے ہی مجھے کوئی بڑا لفافہ ملے گا تو میں جلد ہی تمہیں سبق سکھانے کیلئے ایک بھیانک جادوئی لعنت بھیجوں گی، انتظار کرنا...... اسے اب ان چیزوں سے بچ کر رہنا پڑے گا۔‘‘

ہرمائنی جڑی بوٹیوں کے علوم کی کلاس میں نہیں آئی۔ جب ہیری اور رون گرین ہاؤس سے نکل کر جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال والی کلاس کی طرف جانے لگے تو انہوں نے دیکھا کہ ملفوائے، کریب اور گوئل سکول کی پتھریلی سیڑھیاں نیچے اتر رہے تھے۔ پینسی پارکنسن سلے درن کی لڑکیوں کے گینگ کے ساتھ ان کے پیچھے پیچھے کھسر پھسر کرنے میں مصروف تھی اور بیچ بیچ میں کھلکھلا کر ہنس بھی رہی تھی۔ ہیری کو دیکھتے ہی پینسی چلائی۔

’’پوٹر! کیا تمہاری محبت سے تمہارا جھگڑا ہو گیا ہے؟ وہ ناشتے کی میز پر اتنی پریشان کیوں تھی؟‘‘

ہیری نے اس کی بات پر توجہ دینا ضروری نہیں سمجھا۔ وہ اسے یہ جاننے کا موقعہ بالکل نہیں دینا چاہتا تھا کہ ہفت روزہ جادوگرنیاں کے اس ادارئیے نے ان کیلئے کتنی گھمبیر مشکل کھڑی کر دی تھی۔

ہیگرڈ نے انہیں گذشتہ کلاس میں بتا دیا تھا کہ یک سنگھے کا سبق اب ختم ہو گیا ہے۔ وہ اپنے جھونپڑے سے باہر نکل کر ان کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے پیروں کے پاس نئے صندوق کھلے رکھے تھے۔ صندوق دیکھ کر ہیری کا دل ڈوب گیا...... کہیں پھر سے انہیں دھماکے دار سقرطوں سے پالا تو نہیں پڑنے والا ہے۔ کہیں انہیں دوبارہ گھمانا اور نگہداشت کرنے کا کام تو نہیں سونپا جائے گا؟

لیکن جب وہ اتنی نزدیک پہنچ گیا کہ وہ صندوقوں کے اندر جھانک سکے تو اس نے دیکھا کہ اس میں لمبی تھوتھنی والے روئیں دار جانور تھے، جن کا رنگ کالا تھا اور ان کے اگلے پنجے پھاؤڑے کی طرح چوڑے اور گہرے تھے۔ وہ طلباء کی طرف پلکیں جھپکا کر دیکھ رہے تھے اور اتنے ساروں لوگوں کو اپنے سروں پر دیکھ کر کسی قدر پریشان بھی دکھائی دے رہے تھے۔

’’یہ طلاشرفی ہیں۔‘‘ ہیگرڈ نے جوشیلی آواز میں انہیں بتایا جب وہ سب اس کے قریب پہنچ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ ’’یہ عموماً زمین کے اندر گہرائی میں رہتے ہیں اور دفن خزانوں کے آس پاس پائے جاتے ہیں۔ انہیں چمکیلی چیزیں نہایت پسند ہیں...... دیکھو!‘‘

اسی لمحے ایک طلاشرفی نے صندوق سے اچھل کر پینسی پارکنسن کی کلائی پکڑنے کی کوشش کی جس پر چمکتی ہوئی نقرئی گھڑی بندھی ہوئی تھی۔ وہ چیختی ہوئی صندوق سے کئی قدم پیچھے ہٹ گئی۔

’’یہ خزانہ ڈھونڈنے میں بہترین معاون ثابت ہوتے ہیں۔‘‘ ہیگرڈ نے مسکرا کر بتایا۔ ’’ہم نے سوچا کہ آج ہم تمہیں ان کے ساتھ کچھ کھیل کود کا سامان فراہم کریں۔ اُدھر دیکھو؟‘‘ اس نے حال ہی میں کھدی ہوئی خستہ زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ یہ بالکل وہی جگہ تھی جسے ہیری نے الّو گھر سے کل شام کو ہیگرڈ کو وہاں کی کھدائی کرتے ہوئے دیکھا تھا لیکن اب یہ بالکل ہموار دکھائی

دے رہی تھی۔ ''ہم وہاں سونے کے کچھ سکوں کو دفن کر دیا ہے جس کا طلاشرفی سب سے زیادہ سکے تلاش کر کے لائے گا، ہم اسے انعام دیں گے۔ بس اپنی تمام قیمتی چیزوں کو جسم سے الگ کر کے اپنے اپنے بستوں میں ڈال دو اور انہیں ایک طرف رکھ دو۔ پھر اس صندوق سے ایک ایک طلاشرفی پکڑو اور اسے اپنے جسم کی مہک سونگھا کر چھوڑ دو۔''

ہیری نے اپنی گھڑی اتار لی جو وہ صرف عادت کے باعث اس کی کلائی پر بندھی ہوئی تھی کیونکہ وہ تو کافی عرصے سے بند پڑی ہوئی تھی۔ اس نے گھڑی اپنی جیب میں رکھ لی اور پھر ایک طلاشرفی کو صندوق میں سے اُٹھا لیا۔ وہ مرغی جتنا بڑا تھا اور دیکھنے میں کیوی جیسا ہی لگتا تھا۔ طلاشرفی نے اپنی لمبی تھوتھنی سے ہیری کے کان چبانے کی کوشش کی اور پھر متجسس ہو کر اسے سونگھا۔ اس کا جسم سچ مچ بے حد ملائم اور نرم تھا۔

''ابھی رُکو...... ہیگرڈ نے صندوق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہاں تو ایک طلاشرفی باقی بچا ہے...... کون آج کلاس میں نہیں آیا ہے؟...... ہرمائنی کہاں ہے؟''

''وہ ہسپتال میں ہے......'' رون نے جلدی سے بتایا۔

''ہم بعد میں اس بارے میں تم سے بات کریں گے۔'' ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا کیونکہ پینسی پارکنسن دلچسپی سے ان کی بات سن رہی تھی۔

جادوئی جانداروں کی دیکھ بھال کی کلاس میں پہلے انہیں کبھی اتنا مزہ نہیں آیا تھا۔ طلاشرفی واقعی دلچسپ اور شرارتی تھے۔ وہ زمین کی مٹی میں اتنی آسانی سے اوپر نیچے ہو رہے تھے جیسے وہ مٹی نہ ہو بلکہ پانی ہو۔ ہر طلاشرفی لوٹ کر اسی طالبعلم کے پاس ہی آتا تھا جس نے اسے چھوڑا تھا۔ طلاشرفی ہر مرتبہ لوٹنے پر اپنے مالک کو ایک ایک سونے کا سکہ تھما دیتا تھا اور پھر دوبارہ اپنے کام کیلئے روانہ ہو جاتا تھا۔ رون کا طلاشرفی تو ان سے سب سے زیادہ پھرتیلا اور ہوشیار نکلا۔ وہ نے جلد ہی رون کی گود سونے کے سکوں سے بھر ڈالی تھی۔

''کیا انہیں پالا جا سکتا ہے ہیگرڈ؟'' رون نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔ وہ ان سے کافی متاثر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا طلاشرفی ایک بار پھر سکہ تھما کر زمین میں غوطہ لگاتے ہوئے گھس گیا تھا اور اس نے اپنے پیچھے کافی دھول اُڑائی تھی جو رون کے چوغے پر تیزی سے گرنے لگی۔

''تمہاری ممی اس سے قطعی خوش نہیں ہوں گی رون!'' ہیگرڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''طلاشرفی پورے گھر کو لمحوں میں برباد کر دیتے ہیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ انہوں نے اب تک سارے سکے نکال لئے ہوں گے۔'' اس نے طلاشرفیوں کو زمین میں غوطے کھاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ ''ہم نے صرف پانچ سو سکے ہی دفن کئے تھے...... اوہ لو! ہرمائنی بھی آ گئی......''

ہرمائنی گھاس کے میدان کو عبور کرتی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں پر موٹی موٹی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ وہ کافی رنجیدہ دکھائی دے رہی تھی۔ پینسی پارکنسن اسے کافی غور سے دیکھ رہی تھی، شاید وہ اصل بات جاننے کیلئے بے چین تھی۔

''چلو اب تم سب ایک جگہ اکٹھے ہو جاؤ۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تم نے کیسی کارکردگی دکھائی ہے؟'' ہیگرڈ نے کہا۔ ''اپنے اپنے سکوں کی گنتی کرو اور سکے چرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا گوئل!'' اس کی بلی جیسی آنکھیں سکڑ گئیں اور وہ گوئل کو دیکھنے لگیں۔ ''یہ سب مایا سکے ہیں، ایک گھنٹے بعد یہ خود بخود غائب ہو جائیں گے۔''

گوئل نے خجالت بھرے انداز میں اپنی جیبیں خالی کر دیں اور کافی چڑچڑا دکھائی دینے لگا۔ گنتی کرنے پر پتہ چلا کہ رون کا طلاشرفی سب پر سبقت لے گیا تھا، اس لئے ہیگرڈ نے اسے وعدے کے مطابق انعام کے طور پر ہنی ڈیوکس کی بہت بڑی چاکلیٹ تھما دی۔ میدان کے پار دوپہر کے کھانے کیلئے گھنٹی بج اُٹھی۔ کلاس کے باقی طلباء جوشیلے انداز میں سکول کی طرف بھاگنے لگے۔ لیکن ہیری، رون اور ہرمائنی وہیں رُک کر طلاشرفیوں کو صندوقوں میں ڈالنے کیلئے ہیگرڈ کی مدد کرنے لگے۔ ہیری کا دھیان اس طرف بھی گیا کہ میڈم میکسم اپنی بگھی کی کھڑکی سے جھانک کر انہیں دیکھ رہی تھیں۔

''تمہارے ہاتھوں کو کیا ہوا ہرمائنی؟'' ہیگرڈ نے پریشانی کے عالم میں دریافت کیا۔

ہرمائنی نے ہیگرڈ کو بتایا کہ اسے صبح ڈھیر ساری نفرت بھرے خطوط ملے تھے ان میں ایک لفافے میں املبوند کا عرق بھرا ہوا تھا جو اس کے ہاتھوں پر گر گیا اور وہ گھائل ہو گئی۔

''اوہ ہو...... فکر مت کرو ہرمائنی!'' ہیگرڈ نے دھیمی آواز میں کہا اور اس کی طرف دیکھا۔ ''جب ریٹا سٹیکر نے ہماری ماں کے بارے میں لکھا تھا تو ہمیں بھی ایسے ہی خطوط آئے تھے۔ جن میں لکھا تھا...... 'تم ایک دیو ہو اور تمہیں تو موت کے گھاٹ اتار دینا چاہئے'...... تمہاری ماں نے کئی معصوم لوگوں کو ہلاک کیا ہے اور اگر تم میں ذرا سی بھی شرم ہو تو تم کسی ندی میں کود کر اب تک ڈوب گئے ہوتے...... اور بھی اسی طرح کی کلیجہ نوچ لینے والی باتیں بھری ہوتی تھیں۔''

''نہیں......'' ہرمائنی سکتے میں آ گئی تھی۔

''ہاں!'' ہیگرڈ بولا اور اس نے طلاشرفیوں کے صندوقوں کو اپنے جھونپڑے کی بیرونی دیوار پر رکھ دیا۔ ''لوگ ایسی ہی بکواس لکھتے ہیں ہرمائنی! اب اگر ایسے خطوط آئیں تو انہیں کھولنا ہی مت۔ سیدھے آتشدان میں جھونک دینا۔ میں بھی ایسا ہی کرتا تھا......''

''تم سے آج سچ مچ ایک اچھی کلاس چھوٹ گئی ہرمائنی!'' ہیری نے ہرمائنی سے کہا جب وہ سکول کی طرف واپس لوٹ رہے تھے۔ ''طلاشرفی خاصے دلچسپ اور شرارتی ہوتے ہیں۔''

بہرحال، رون ابھی تک ہیگرڈ کی دی ہوئی چاکلیٹ کو گھورے جا رہا تھا جیسے اس میں کوئی عجیب چیز نکلنے والی ہو۔ وہ کسی وجہ سے پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''تمہیں کیا ہوا؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''اس کے ذائقے میں کوئی گڑبڑ ہے کیا؟''

''نہیں!'' رون سپاٹ لہجے میں بولا۔ ''تم نے مجھے سونے کے سکوں کے بارے میں پہلے کیوں نہیں بتایا؟''

''کون سے سکے......؟'' ھیری متحیر ہو کر اس کی صورت دیکھنے لگا۔

''وہ سکے جو میں نے تمہیں کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران دیئے تھے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''اپنی جادوئی پیتل کی دوربین کے بدلے میں، تمہیں مہمانوں کے کیبن میں دیئے تھے جنہیں آئرشی بونے ہوا میں لوگوں کی طرف اچھال رہے تھے۔ تم نے مجھے ان کے بارے بتایا کیوں نہیں؟ تم نے مجھے یہ کیوں نہیں بتایا کہ وہ سب غائب ہو گئے تھے......''

ھیری کو ایک لمحے کیلئے رُک کر سوچنا پڑا تب جا کر اسے یاد آیا کہ رون کن سکوں کے بارے میں بات کر رہا تھا۔

''اوہ!'' اس نے اچانک کہا اور اس رات کے سنگین حادثہ اسے یاد آ گیا۔ ''مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ سکے غائب ہو گئے تھے۔ میں اپنی چھڑی کی گمشدگی کے بارے میں اتنا پریشان تھا کہ سکوں کا ذرا بھی خیال نہیں آ پایا......'' وہ سیڑھیاں چڑھ کر بیرونی ہال میں پہنچے اور دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال میں چلے گئے۔

''کتنی عمدہ بات ہے۔'' رون نے اچانک کہا جب وہ بیٹھ گئے اور انہوں نے اپنی پلیٹ میں بھنا ہوئی مرغی کے ٹکڑے اور دہی کا مسالے دار رائتہ ڈالا۔ ''اتنے زیادہ پیسے کے مالک ہونے میں کتنی عمدہ خصوصیت ہے کہ مٹھی بھر سونے کے سکوں کے غائب ہونے کا پتہ ہی نہیں چلتا......''

''سنو! میرے دماغ میں اُس رات بہت سی پریشان کرنے والی دوسری باتیں بھری پڑی تھیں۔'' ھیری نے ناگواری سے منہ بنا کر کہا۔ ''ہم سب ہی پریشان تھے، یاد ہے نا؟''

''میں نہیں جانتا کہ طلاشرفی کے سونے کے سکے غائب ہو جاتے ہیں۔'' رون بڑبڑایا۔ ''مجھے لگا تھا کہ میں نے تمہارا حساب کتاب چکتا کر دیا ہے۔ تمہیں کرسمس پر مجھے ہیٹ کا تحفہ نہیں دینا چاہئے تھا۔''

''اس بات کو بھول جاؤ......ٹھیک ہے!'' ھیری نے سرد لہجے میں کہا۔

رون نے بھنے آلو کو اپنے کانٹے سے کچل دیا تھا اور وہ غصے بھری نظروں سے ھیری کو گھور رہا تھا۔ پھر وہ بولا۔ ''مجھے غربت سے سخت نفرت ہے۔''

ھیری اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ دونوں کو ہی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس موقع پر کیا جواب دیں؟

''یہ بکواس ہے۔'' رون نے کہا جواب بھی بھنے ہوئے آلو کو کانٹے سے ملیدہ بنا رہا تھا اور اس کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔ ''میں فریڈ اور جارج کو غلط نہیں مانتا ہوں کہ وہ پیسے کمانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کاش میں بھی کما پاتا۔ کاش میرے پاس بھی ایک طلاشرفی ہوتا......''

''اب بس کرو......ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تمہیں اگلی کرسمس پر کیا تحفہ دینا چاہئے؟'' ہرمائنی نے ہنستے ہوئے کہا لیکن جب اس کے بعد بھی رون کی اُداسی دور نہیں ہو پائی تو وہ مزید بولی۔ ''چھوڑو بھی رون! تمہاری حالت اور خراب ہو سکتی تھی۔ کم از کم تمہاری انگلیوں پر املبوند کا عرق تو نہیں گرا ہے۔'' ہرمائنی کو اپنے چھری کانٹے کو استعمال کرنے میں بہت تکلیف ہو رہی تھی۔ اس کی انگلیاں

بہت سوج چکی تھیں اور شدید درد کر رہی تھیں۔ ''میں اس خبیث سٹیکر سے نفرت کرتی ہوں،'' وہ تیکھی آواز میں غراتی ہوئی بولی۔ ''میں اس سے بدلہ لے کر ہی دم لوں، بھلے ہی یہ میری زندگی کا آخری کام کیوں نہ ثابت ہو......''

☆☆☆☆

اگلے ہفتے بھی ہرمائنی کیلئے نفرت بھرے خطوط آنے کا سلسلہ جاری رہا۔ حالانکہ اس نے ہیگرڈ کے مشورے کے مطابق انہیں بالکل نہیں کھولا تھا اور سیدھا آتشدان کے حوالے کر دیا تھا لیکن اس کے بعد ہیری کے کئی پرستاروں نے خطوط پر توقف نہیں کیا بلکہ اسے غل غپاڑے بھی بھیجے۔ غل غپارہ گری فنڈر کی میز پر آ کر پھٹ جاتے اور پھر اس پر نفرت بھرے ہتک آمیز جملوں کی بوچھاڑ کر دیتے تھے، جنہیں پورے ہال میں بیٹھے ہوئے لوگ سنتے تھے۔ جو لوگ ہفت روزہ جادوگرنیاں نہیں پڑھتے تھے، اب تک انہیں بھی پتہ چل گیا تھا کہ ہیری، کیرم اور ہرمائنی کے مابین محبت بھری کہانی کیا ہے؟ ہیری کو لوگوں کو یہ بتا بتا کر تھک چکا تھا کہ ہرمائنی اس کی محبوبہ نہیں بلکہ صرف اچھی دوست ہے۔

''اگر ہم یہ سب مل کر اسے نظر انداز کر دیں گے تو یہ خبر خود بخود ٹھنڈی پڑ جائے گی۔'' ہیری نے ہرمائنی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''تم نے دیکھا تھا کہ پچھلی بار اس نے میرے بارے میں جو من گھڑت کہانی لکھی تھی، اس سے لوگ جلد ہی بیزار ہو گئے تھے......''

''میں تو صرف یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس نے ہماری نجی گفتگو کیسے سن لی جبکہ اسے میدان میں آنے کی کڑی ممانعت تھی؟......'' ہرمائنی غصے سے آگ بگولا ہوتی ہوئی بولی۔

ہرمائنی تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس میں چھٹی کے بعد بھی تھوڑی دیر تک اندر ہی رُکی رہی۔ وہ پروفیسر موڈی سے کچھ پوچھنا چاہتی تھی، جب باقی کے طلباء باہر نکلنے کیلئے بہت بے تاب تھے۔ آج پروفیسر موڈی نے سفاک کٹ وار سے بچاؤ کی سخت تکلیف دہ ریاضت کروائی تھی، جس سے کئی طلبہ اپنے جسم پر لگی اندرونی چوٹوں کو ابھی تک سہلا رہے تھے۔ ہیری کو کان اینٹھنے کا اتنا برا دورہ پڑا تھا کہ کلاس سے باہر نکلتے ہوئے وہ اپنے کان پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔

''دیکھو ریٹا سٹیکر نے یقینی طور پر غیبی چوغہ بالکل نہیں پہنا ہوا تھا۔'' ہرمائنی پانچ منٹ بعد ہانپتی ہوئی باہر آئی۔ وہ ہیری اور رون سے بیرونی ہال میں آملی تھی۔ اس نے ہیری کا ہاتھ اس کے اینٹھتے کان سے دور ہٹا دیا تاکہ وہ اس کی بات سن سکے۔ ''موڈی کا کہنا ہے کہ انہوں نے اسے دوسرے ہدف کے دوران ججوں کی میز پر یا جھیل کے آس پاس منڈلاتے بالکل نہیں دیکھا تھا......''

''ہرمائنی! اس معاملے کو اب چھوڑ دو بس!'' رون نے جھنجلائے ہوئے انداز میں کہا۔

''کبھی نہیں!'' ہرمائنی ضد کرتے ہوئے غرائی۔ ''میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس نے میری اور وکٹر کی باتیں کیسے سنیں اور اسے ہیگرڈ کی ماں کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟''

''شاید اس نے مائیکروفون کا استعمال کیا ہو ہرمائنی!'' ہیری آہستگی سے بولا۔

''مائیکروفون......؟'' رون کو یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ ''...... یہ کیا ہوتا ہے؟''

ہیری اسے چھپائے گئے مائیکروفون اور ریکارڈنگ ٹیپ کے بارے میں بتانے لگا، جسے سن کر رون کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔

''کیا تم دونوں ہوگورٹس ایک مطالعہ نامی کتاب کبھی نہیں پڑھو گے؟'' ہرمائنی نے ہیری کی بات کاٹتے ہوئے بیچ میں کہا۔

''اس سے کیا فائدہ ہوگا؟'' رون نے منہ بنا کر کہا۔ ''تم نے پوری کتاب چاٹ رکھی ہے، جب ضرورت پڑے گی تو ہم تم سے پوچھ لیں گے۔''

''ماگلوؤں کے ہاں جادو سے ہٹ کر جتنی بھی چیزیں استعمال ہوتی ہیں یعنی بجلی، کمپیوٹر، ریڈار، مائیکروفون اور ان جیسی تمام چیزیں...... وہ سب ہوگورٹس کی حدود میں پہنچتے ہی خراب ہو جاتی ہیں۔ یہاں کی ہوا میں گہرا جادو بھرا ہوا ہے، یعنی ایک مضبوط جادوئی حصار نے اس تمام علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ ایسا بالکل نہیں ہوسکتا کہ ریٹا سٹیکر نے کسی مائیکروفون کا استعمال کیا ہو یقیناً اس نے کسی پوشیدہ جادو کا ہی استعمال کیا ہوگا...... وہ ایسا ہی کر رہی ہوگی...... کاش مجھے پتہ لگ جائے کہ وہ کیا کر رہی تھی...... اوہ! اگر یہ غیر قانونی ہوا تو میں اسے ایسا مزہ چکھاؤں گی کہ وہ زندگی بھر یاد رکھے گی۔''

''ہمارے پاس پریشان ہونے کیلئے پہلے ہی بہت ساری باتیں ہیں ہرمائنی!'' رون نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ ''ہم ریٹا سٹیکر کے خلاف ایک نیا محاذ کھول کر اپنی پریشانیوں میں مزید اضافہ کیوں کریں؟''

''میں تم سے مدد نہیں مانگ رہی ہوں!'' ہرمائنی تمتماتے ہوئے غرائی۔ ''میں یہ کام تنہا ہی کر لوں گی...... سمجھے!'' وہ پلٹ کر دیکھے بغیر دھڑ دھڑاتی ہوئی سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر چڑھتی چلی گئی۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ وہ اب یقیناً لائبریری جا رہی ہوگی۔

''اب کہیں وہ...... 'مجھے ریٹا سٹیکر سے نفرت ہے' ...... والے بیجز سے بھرا ہوا ڈبہ اُٹھا کر نہ لے کر آئے۔'' رون نے اس کے عقب میں دیکھتے ہوئے کہا۔

بہرحال، ریٹا سٹیکر کے راز کا پتہ لگانے کیلئے ہرمائنی نے ہیری اور رون سے بالکل مدد نہیں مانگی تھی۔ اس کیلئے وہ دونوں ہی اس کے بہت شکرگزار دکھائی دیئے۔ ایسٹر کی چھٹیوں سے پہلے ہی ہوم ورک کا بوجھ کافی بڑھتا جا رہا تھا۔ ہیری اس بات پر بہت حیران تھا کہ ہرمائنی اپنے ہوم ورک کے ساتھ ساتھ چوری چھپے سننے والے جادوئی طریقوں کی تلاش کیلئے اتنی ہمت کہاں سے پیدا کر رہی تھی؟ ہیری تو دن رات اپنا ہوم ورک مکمل کرنے میں ہی مصروف رہتا تھا حالانکہ وہ حیرت انگیز طور پر سیریس کیلئے پہاڑ کے غار تک کھانے پینے کا سامان بھی روزانہ بھیج رہا تھا۔ پچھلی گرمیوں کے بعد وہ اچھی طرح جان چکا تھا کہ لگاتار بھوکا رہنا کیسا ہوتا ہے؟ اس نے سیریس کو کھانے پینے کے سامان کے ساتھ ساتھ خطوط بھیجنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ ان خطوط میں اس نے اُسے بتایا کہ سب کچھ معمول کے مطابق ہی چل رہا ہے اور پرسی کا جواب ابھی تک نہیں مل پایا ہے۔

ہیڈوگ ایسٹر کی چھٹیاں ختم ہونے پر ہی لوٹی تھی۔ پرسی کا خط مسز ویزلی کے بھیجے ہوئے ایسٹر کے انڈوں کے پیکٹ کے ساتھ آیا تھا۔ ہیری اور رون کے انڈے ڈریگن کے انڈوں کی طرح بڑے تھے اوران میں گھر میں تیار کیا گیا میٹھا چاکلیٹ بھرا ہوا تھا بہرحال، ہرمائنی کا انڈہ مرغی کے انڈے سے بھی کہیں چھوٹا تھا۔ اسے دیکھتے ہی ہرمائنی کا چہرہ اتر گیا۔

''رون! کہیں تمہاری ممی ہفت روزہ جادوگرنیاں تو نہیں پڑھتی ہیں؟'' اس نے آہستگی سے پوچھا۔

''بالکل......'' رون نے ہنس کر بتایا جس کے منہ میں چاکلیٹ بھری ہوئی تھی۔ ''انہوں نے یہ رسالہ تو بڑے عرصے سے لگوا رکھا ہے، اس میں گھریلو خانہ داری کی بڑی اچھی اچھی باتیں ہوتی ہیں۔''

ہرمائنی نے اپنے چھوٹے سے انڈے کی طرف رنجیدہ نظروں سے دیکھا۔

''کیا تم یہ نہیں جاننا چاہو گی کہ پرسی کے خط میں کیا لکھا ہے؟'' ہیری نے اس سے جلدی سے پوچھا۔ پرسی کا خط مختصر مگر چڑچڑے پن سے بھرا ہوا تھا۔

جیسا کہ میں روزنامہ جادوگر کو لگاتار بتا رہا ہوں کہ مسٹر کراؤچ ابھی چھٹیاں منا رہے ہیں، جن کا انہیں پورا حق حاصل ہے۔ وہ الّوؤں کے ذریعے بلاتعطل اپنی ہدایات مجھے بھیج رہے ہیں۔ میں نے نہیں ......انہیں کافی عرصے سے دیکھا تو نہیں ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ میں اپنے باس کی لکھائی کو خوب اچھی طرح پہچان سکتا ہوں۔ میرے پاس ان من گھڑت افواہوں کو مسترد کرنے کے علاوہ بھی ڈھیر سارا کام ہوتا ہے۔ جب تک کوئی بہت زیادہ اہم بات نہ ہو تب تک مہربانی کرکے مجھے دوبارہ پریشان مت کرنا۔ پرسی ویزلی

☆☆☆☆

گرمیوں کی نئی نصابی سہ ماہی کے شروع ہونے کا عموماً یہی مطلب ہوتا ہے کہ ہیری اس موسم کے آخری کیوڈچ میچ کیلئے جم کر مشقیں کر رہا ہوتا۔ بہرحال، اس سال اسے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے تیسرے اور آخری ہدف کی تیاری کرنا تھی لیکن اسے اب تک معلوم نہیں ہوا تھا کہ اسے کیا کرنا ہوگا؟ بہرحال، مئی کے آخری ہفتے میں پروفیسر میک گوناگل نے اسے تبدیلی ہیئت کی کلاس کے بعد روک لیا۔

''تمہیں آج رات نو بجے کیوڈچ کے میدان پر جانا ہوگا پوٹر! مسٹر بیگ مین وہاں پر سب چیمپئن کو تیسرے ہدف کے بارے میں بتائیں گے۔'' انہوں نے اپنی عینک کے اوپر سے اسے گھورتے ہوئے بتایا۔

اسی لئے اس رات کو ساڑھے آٹھ بجے ہیری نے گری فنڈر ہال میں رون اور ہرمائنی سے جلدی رخصت لی اور سیڑھیاں اتر کر نیچے چلا آیا۔ جب وہ بیرونی ہال تک پہنچا تو اسی وقت سیڈرک ہفل پف کی راہداریوں سے نکل کر اسے آملا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ تیسرا ہدف کیا ہوسکتا ہے؟'' اس نے ہیری سے پوچھا جب وہ ساتھ ساتھ پتھریلی سیڑھیاں اتر کر بادلوں

سے بھری رات میں باہر نکلے۔''فلیور کا کہنا ہے کہ زمین دوز سرنگوں جیسا کوئی چکر چل رہا ہے۔اسے لگتا ہے کہ ہمیں سرنگوں میں جا کر کوئی خزانہ تلاش کرنا ہوگا۔''

''یہ تو کچھ زیادہ مشکل کام نہیں ہوگا۔'' ہیری نے کہا اور سوچا کہ اس ہدف کو پورا کرنے کیلئے وہ ہیگرڈ سے ایک طلاشرفی ادھار لے لے گا۔

وہ اندھیرے صحن سے ہوتے ہوئے کیوڈچ سٹیڈیم کی طرف بڑھنے لگے۔تماشائیوں کے جانے والے راستے سے ہوکر وہ اندرونی دروازے کی طرف بڑھے اور پھر وہ کیوڈچ کے میدان میں آ گئے۔کیوڈچ میدان کا ماحول اب بالکل پہلے جیسا نہیں تھا۔ایسا لگ رہا تھا کہ پورے میدان میں کسی نے دوفٹ اونچی طویل دیواریں بنا دی ہوں جو ہر سمت میں گھوم رہی تھیں اور ایک دوسرے کو کاٹ رہی تھیں،ان کے بیچ تنگ ہی راہداریاں تھیں جن سے گزرا جا سکتا تھا۔

''یہ تو باڑھ کی دیواریں ہیں۔'' ہیری نے سب سے قریب والی دیوار کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ خوش آمدید......'' ایک مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

مسٹر لیوڈو بیگ مین میدان کے وسط میں کیرم اور فلیور کے ساتھ کھڑے تھے۔ ہیری اور سیڈرک باڑھ کی دیواریں پھلانگتے ہوئے ان کی طرف بڑھے۔ جب ہیری پاس پہنچا تو فلیور نے اسے مسکرا کر دیکھا۔ جب سے ہیری نے اس کی بہن کو جھیل سے باہر نکالا تھا تب سے ہی اس کے حوالے سے فلیور کا برتاؤ بالکل بدل سا گیا تھا۔

''تو تمہیں کیا لگتا ہے؟'' مسٹر بیگ مین نے کہا جب ہیری اور سیڈرک نے آخری باڑھ کو پھلانگ کر ان کی طرف قدم بڑھائے۔''پودوں کی یہ دیواریں اچھی طرح بڑھ رہی ہیں ہے نا؟ ایک مہینے بعد دیکھنا،تب تک ہیگرڈ انہیں بیس فٹ اونچا کر دے گا۔'' پھر ان کی نگاہ ہیری اور سیڈرک کے اُداس چہروں کی طرف پڑی اور وہ مسکراتے ہوئے بولے۔''پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، جب یہ ٹورنامنٹ ختم ہو جائے گا تو تمہارا کیوڈچ میدان بالکل پہلے جیسا ہو جائے گا۔ مجھے لگتا ہے کہ تم لوگوں نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ ہم یہاں کیا بنا رہے ہیں؟''

کوئی بھی ایک پل کچھ نہیں بولا......پھر

''بھول بھلیاں......'' کیرم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''بالکل صحیح کہا......'' بیگ مین بولے۔''بھول بھلیاں! تیسرا ہدف دراصل بالکل سیدھا سادا ہے۔سہ فریقی مقابلوں کا انعامی کپ ان بھول بھلیوں کے درمیان میں کہیں رکھ دیا جائے گا جو چمپئن اسے سب سے پہلے چھو لے گا،اسے پورے نمبر ملیں گے۔''

''ہمیں صرف بھول بھلیوں کو ہی عبور کرنا ہوگا؟'' فلیور نے پوچھا۔

''نہیں......اس میں رکاوٹیں بھی حائل ہوں گی......'' بیگ مین نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔''ہیگرڈ ان میں کئی درندے

چھپانے والا ہے۔اس کے علاوہ بہت سارے جادوئی کلمات کے رکاوٹی دروازے ہوں گے جنہیں تم لوگوں نے توڑنا ہوگا......اسی طرح کی کئی چیزیں ہوں گی...... جو چمپئن اب تک سب سے آگے ہیں، انہیں بھول بھلیوں میں سب سے پہلے جانے کا موقع دیا جائے گا۔'' بیگ مین نے ہیری اور سیڈرک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' پھر مسٹر کیرم جائیں گے اور پھر...... مس ڈیلا کور۔لیکن تم سب کے پاس جیتنے کا موقع رہے گا۔سب کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ تم لوگ ان حائل رکاوٹوں سے کتنی عمدگی سے نمٹ سکتے ہو۔اس میں یقیناً مزہ آئے گا ہے نا؟''

ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ ہیگرڈ اس طرح کے مقابلوں کیلئے کیسے جانوروں کا انتخاب کرسکتا ہے؟ اسے قطعی امید نہیں تھی کہ اس میں ذرا بھی مزہ آئے گا۔بہر حال، اس نے بھی باقی چمپئوں کی طرح اپنا سر ہلا دیا تھا۔

''بہت اعلیٰ......اب اگر تم میں سے کسی کو کوئی سوال نہ پوچھنا ہو تو ہم سکول کی طرف لوٹ چلتے ہیں......ٹھیک ہے، باہر تھوڑی خنکی ہے......''

جب سب چمپئن بھول بھلیوں کی دیواریں پھلانگ کر باہر جانے لگے تو بیگ مین جلدی سے ہیری کے ساتھ ساتھ چل دیئے۔ ہیری کو لگ رہا تھا کہ بیگ مین ایک بار پھر اس کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن اسی وقت کیرم نے ہیری کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا دبایا۔

''کیا ہم بات کرسکتے ہیں؟''

''ہاں......ہاں! کیوں نہیں؟'' ہیری تھوڑا سا حیران بھی ہوا تھا۔

''کیا تم میرے ساتھ کچھ دور پیدل چلو گے؟''

''ٹھیک ہے۔'' ہیری نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہیری! میں یہیں تمہارا انتظار کرتا ہوں، ٹھیک ہے!'' بیگ مین نے کسی قدر پریشان دکھائی دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں! پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے مسٹر بیگ مین!'' ہیری نے اپنی مسکراہٹ کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔'' مجھے سکول کا راستہ اچھی طرح معلوم ہے۔میں خود بخود وہاں پہنچ سکتا ہوں......شکریہ!''

ہیری اور کیرم ایک ساتھ سٹیڈیم سے باہر نکلے۔لیکن کیرم اسے ڈرم سٹرانگ کے جہاز کی طرف نہیں لے کر گیا، اس کے برعکس وہ اسے جنگل کی طرف لے کر چلنے لگا۔ہیگرڈ کے جھونپڑے اور بیاوکس بیٹن کی بگھی کے پاس سے گزرتے ہوئے ہیری نے اس سے پوچھا۔

''ہم اس طرف کیوں جا رہے ہیں؟''

''میں نہیں چاہتا ہوں کہ کوئی بھی ہماری بات چیت سن پائے۔'' کیرم نے جواب دیا۔

جب آخر کار وہ بیاوکس بیٹن کے گھوڑوں کے اصطبل سے تھوڑے فاصلے پر تاریک جنگل کے اندر پہنچ گئے تو کیرم درختوں کے سائے میں رُک گیا اور ہیری کی طرف مڑ گیا۔

''میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارے اور ہر۔ما۔نی کے بیچ کیا چکر چل رہا ہے؟'' کیرم غصیلے لہجے میں غرایا۔ ہیری کو کیرم کے پراسرار انداز سے ایسا لگا کہ معاملہ اس سے زیادہ گھمبیر ہوگا۔ اس نے کیرم کی طرف حیرت زدہ نظروں سے گھور کر دیکھا۔

''کچھ نہیں!'' اس نے دوٹوک انداز میں کہا لیکن کیرم اب بھی اس کی طرف غصے سے گھور رہا تھا۔ ہیری کو اچانک ایک بار پھر یہ احساس ہوا کہ کیرم کتنا لمبا اور بڑا ہے، اس لئے اس نے اپنی بات کو واضح کرتے ہوئے کہا۔ ''ہم لوگ بس دوست ہیں۔ وہ میری محبوبہ وغیرہ بالکل نہیں۔ یہ سب افواہیں ہیں اور وہ ایسی بالکل نہیں ہے۔ اس سٹیکر عورت نے تو من گھڑت باتیں لکھی ہیں۔''

''ہر۔ما۔نی تمہارے بارے میں اکثر باتیں کرتی رہتی ہے۔'' کیرم نے ہیری کو شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں!'' ہیری نے مضبوط لہجے میں کہا۔ ''کیونکہ ہم اچھے دوست ہیں۔''

اسے بالکل یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ وکٹر کیرم کے ساتھ یہ بات چیت کر رہا تھا جو مشہور بین الاقوامی کیوڈچ کھلاڑی بھی تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اٹھارہ برس کا منچلا کیرم اسے اپنی برابری کا اصلی حریف سمجھ رہا ہو......

''تم نے کبھی......تم نے اسے کبھی......''

''بالکل نہیں......'' ہیری بہت سخت لہجے میں بولا۔

کیرم تھوڑا خوش دکھائی دینے لگا۔ اس نے ہیری کو کچھ پل تک ٹٹولا پھر بولا۔ ''تم جادوئی بہاری ڈنڈے پر عمدہ اُڑ لیتے ہو۔ میں نے تمہارا پہلا مقابلہ دیکھا تھا......''

''شکریہ!'' ہیری نے کھل کر مسکراتے ہوئے کہا اور اچانک خود کو زیادہ لمبا محسوس کرنے لگا۔ ''میں نے بھی تمہیں کیوڈچ ورلڈ کپ میں دیکھا تھا...... چھلاوہ اچھال! تم غضب کے......''

لیکن عین اسی وقت کیرم کے پیچھے کوئی چیز ہلی۔ ہیری کو جنگل میں منڈلانے والی چیزوں کا احساس تھا اس لئے اس نے فوراً کیرم کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

''کیا ہوا......؟''

ہیری نے اپنا سر ہلایا اور اس طرف دیکھا جہاں اس نے ہلچل دیکھی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ اپنے چوغے کے اندر ڈال کر چھڑی نکال لی۔ اگلے ہی پل بلوط کے اونچے درخت کے پیچھے سے ایک آدمی لڑکھڑاتا ہوا باہر نکلا۔ ایک پل کیلئے تو ہیری اسے پہچان نہیں پایا...... پھر اسے احساس ہوا کہ یہ تو مسٹر کراؤچ تھے......

ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے مسٹر کراؤچ کئی دنوں سے سفر کر رہے ہوں۔ ان کے چوغے کے گھٹنے پھٹے اور خون سے بھرے ہوئے

تھے۔ان کے چہرے پر کھرونچیں پڑی ہوئی تھیں۔ان کی ڈاڑھی کافی بڑھی ہوئی تھی۔ان کے بالوں اور مونچھیں کو دھونے اور تراشنے کی کڑی ضرورت تھی۔بہرحال،ان کی حرکتوں ان کیلئے زیادہ عجیب تھیں۔بڑبڑاتے ہوئے اور اشارہ کرتے ہوئے مسٹر کراؤچ کسی ایسے آدمی سے باتیں کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو انہیں بالکل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔انہیں دیکھ کر ہیری کو اس آوارہ بوڑھے کی یاد آ گئی جسے اس نے ایک بارڈرسلی گھرانے کے ساتھ خریداری کرتے ہوئے دیکھا تھا۔وہ آدمی بھی ہوا سے باتیں کر رہا تھا اور اس سے بچنے کیلئے پٹونیہ آنٹی نے ڈڈلی کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کر لی تھی جس کی انہیں بالکل ضرورت نہیں تھی۔اس کے بعد ورنن انکل نے پورے گھرانے کو ایک لمبی تقریر سنائی تھی کہ ان بھکاریوں اور آوارہ لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟

''وہ تو جج ہیں شاید...... ہے نا؟'' کیرم نے مسٹر کراؤچ کو گھورتے ہوئے کہا۔''وہ تو شاید تمہارے محکمہ جادو میں ہیں......''

ہیری نے سر ہلایا،ایک پل جھجکا اور پھر دھیرے دھیرے مسٹر کراؤچ کی طرف بڑھا۔انہوں نے ہیری نہیں دیکھا اور پاس والے درخت سے باتیں کرنے میں مگن رہے......''ہونہار!اور جب تم یہ کام کر لو تو ڈمبل ڈور کو ایک الو بھیج کر یہ بتا دینا کہ ڈرم سٹرانگ کے کتنے طلباء ان مقابلوں میں حصہ لیں گے۔کارکروف نے حال ہی میں خبر بھجوائی ہے کہ وہ بارہ طلباء کو لیکر آ رہے ہیں......''

''مسٹر کراؤچ......'' ہیری نے محتاط انداز میں کہا۔

''اور پھر میڈم میکسم کو بھی ایک الو بھیج دینا۔جب انہیں یہ پتہ چلے گا کہ کارکروف بارہ طلباء کو لے کر آ رہا ہے تو شاید وہ بھی اپنے طلباء کی تعداد بڑھا دینا چاہئیں...... یہ کام کر دو،ہونہار!ٹھیک ہے؟......ٹھیک ہے؟......'' مسٹر کراؤچ کی آنکھیں باہر نکلی پڑی تھیں اور وہ درخت کو گھور کر دیکھتے رہے اور بڑبڑاتے رہے پھر وہ لڑکھڑائے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔

''مسٹر کراؤچ......آپ ٹھیک تو ہیں؟'' ہیری نے زور سے کہا۔

کراؤچ کی آنکھیں اوپر چڑھی ہوئی تھیں۔ہیری نے پلٹ کر کیرم کی طرف دیکھا جو اس کے پیچھے بلوط کے درخت کے کچھ نزدیک چلا آیا تھا اور زمین پر بیٹھے کراؤچ کو خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔''ان کے ساتھ کیا گڑبڑ ہو گئی؟''

''معلوم نہیں......'' ہیری نے آہستگی سے جواب دیا۔''سنو تم جا کر کسی کو بلا لاؤ......''

''ڈمبل ڈور!'' مسٹر کراؤچ نے سانس کھینچتے ہوئے کہا۔انہوں نے ہاتھ بڑھا کر ہیری کا چوغہ دبوچ لیا اور اسے اپنی طرف کھینچا حالانکہ ان کی آنکھیں ہیری کو نہیں بلکہ اس کے سر سے اوپر کسی دوسری سمت میں دیکھ رہی تھیں۔''مجھے ضرورت ہے......ملنا ہے...... ڈمبل ڈور سے......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری بولا۔''اُٹھیے تو سہی......مسٹر کراؤچ!ہم سیدھے ڈمبل ڈور کے پاس......''

''میں نے......احمقانہ......کام کیا ہے......'' مسٹر کراؤچ سانس کھینچتے ہوئے بولے۔وہ سچ مچ پاگل دکھائی دے رہے تھے۔ان کی آنکھیں گول گول گھوم رہی تھیں اور باہر نکلی پڑی تھیں۔ان کی رال اب ان کی ٹھوڑی پر بہنے لگی تھی۔ایسا لگ رہا تھا کہ ہر جملہ بولنے

کیلئے انہیں خود سے جدوجہد کرنے کی کوشش کرنا پڑ رہی تھی۔ ''ڈمبل ڈور کو...... بتانا ہی ہوگا......''

''اُٹھیئے مسٹر کراؤچ!'' ہیری نے زیادہ زور سے اور انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''اُٹھیئے! میں آپ کو ڈمبل ڈور کے پاس لے چلتا ہوں۔''

مسٹر کراؤچ کی آنکھیں اچانک ٹھہر گئیں اور ہیری کے چہرے کو گھورنے لگیں۔

''تم کون......؟'' انہوں نے رعب دار آواز میں پوچھا۔

''میں سکول کا طالعلم ہوں۔'' ہیری نے جواب دیا اور کیرم کی طرف مدد کیلئے دیکھا لیکن بری طرح گھبرایا ہوا کیرم ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''تم......اس کے آدمی......تو نہیں؟'' مسٹر کراؤچ نے جلدی سے کہا اور ان کا چہرہ لٹک گیا۔

''نہیں......'' ہیری نے کہا حالانکہ اسے ذرا بھی پتہ نہیں تھا کہ کراؤچ کی بات کا مطلب کیا تھا؟

''ڈمبل ڈور کے ہونا؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔

کراؤچ نے اسے اپنے اور قریب کھینچ لیا۔ ہیری نے اپنے چوغے پر کراؤچ کی جکڑ چھڑانے کی کوشش کی لیکن انہوں نے بہت مضبوطی سے اسے پکڑ رکھا تھا۔

''میں ڈمبل ڈور کو بلا کر لاتا ہوں، لیکن آپ مجھے چھوڑیں تو سہی۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے چھوڑ دیں مسٹر کراؤچ! میں انہیں بلا کر لاتا ہوں......''

''شکریہ ہونہار!......اور اب تم یہ کام کر لو تو میں ایک کپ چائے کا پینا چاہوں گا۔ میری بیوی اور بیٹا کچھ ہی دیر میں آنے والے ہیں۔ ہمیں آج رات کو مسٹر اینڈ مسز فج کے ساتھ ایک موسیقی کی تقریب میں جانا ہے۔'' کراؤچ نزدیک موجود ایک دوسرے درخت سے دوبارہ گفتگو کرنے لگے اور ہیری پوٹر سے لاپرواہ دکھائی دینے لگے۔ یہ دیکھ کر ہیری کو اتنی حیرت ہوئی کہ اسے پتہ ہی نہ چلا کہ کراؤچ اسے چھوڑ چکے تھے۔ ''ہاں! میرے بیٹے کو حال ہی میں بارہ او ڈبلیو ایل (OWLs) ملے ہیں۔ وہ نہایت ذہین اور سمجھدار لڑکا ہے۔ ہاں...... ہاں! شکریہ مجھے بہت فخر ہے۔ اب اگر تم جادوئی وزیراعظم انڈرون کا نامہ لے آؤ...... میں تمہیں اس کا جواب لکھوا دیتا ہوں......''

''تم یہیں پر ان کے پاس رُکو......'' ہیری نے کیرم سے کہا۔ ''میں ڈمبل ڈور کو بلا کر لاتا ہوں۔ میرے جانے سے کام جلدی ہو جائے گا۔ میں جانتا ہوں کہ ان کا دفتر کہاں ہے؟''

''یہ تو پاگل ہو چکے ہیں۔'' کیرم نے شک بھری نظروں سے کراؤچ کی طرف گھورتے ہوئے کہا جو اب بھی درخت سے باتیں

کرتے ہوئے مسٹر کراؤچ کو دیکھ رہا تھا جو یہ یقین کر چکے تھے کہ وہ کوئی درخت نہیں ہے بلکہ ان کا مشیر خاص پرسی ویزلی ہے......

''بس ان کے پاس رہو۔'' ہیری نے اُٹھتے ہوئے کہا لیکن اس کے ملتے ہی مسٹر کراؤچ بھی متحرک ہو گئے، انہوں نے جلدی سے ہیری کا گھٹنا پکڑ لیا اور اسے دوبارہ زمین پر کھینچ لیا۔

''مجھے چھوڑ کر......مت جاؤ'' وہ منت سماجت کرتے ہوئے بولے۔ ان کی آنکھیں ایک بار پھر باہر نکل آئی تھیں۔ ''میں بچ کر بھاگا ہوں......خبردار کرنا......ہوگا......بتانا ہی ہوگا......ڈمبل ڈور سے......ملنا ہوگا......میری غلطی......سب میری غلطی......برتھا......مر چکی ہے......میری غلطی......میرا بیٹا......میری غلطی......ڈمبل ڈور کو بتانا ہوگا......ہیری پوٹر......عظیم شیطانی جادوگر......پہلے سے زیادہ طاقتور......میری غلطی......ہیری پوٹر......''

''مسٹر کراؤچ آپ مجھے چھوڑیں تو سہی! میں ڈمبل ڈور کو بلا کر لاتا ہوں۔'' ہیری کسمسا کر بولا۔ اس نے کیرم کی پلٹ کر دیکھا غصے سے چیخا۔ ''میری مدد کرو......''

کیرم نہایت خوفزدہ انداز میں آگے بڑھا اور وہ مسٹر کراؤچ کے پاس بیٹھ گیا۔

''تم انہیں یہیں روک کر رکھنا بس......میں ابھی ڈمبل ڈور کو بلا کر لاتا ہوں۔'' ہیری نے اپنا گھٹنا کراؤچ کی گرفت سے چھڑایا اور پیچھے ہٹا۔

''جلدی کرنا۔'' کیرم نے پیچھے سے آواز لگائی جب ہیری جنگل سے دور بھاگتا ہوا تاریکی میں ڈوبے ہوئے میدان کی طرف جا رہا تھا۔ میدان بالکل خالی تھا۔ بیگ مین، سیڈرک اور فلیور غائب ہو چکے تھے۔ ہیری پتھر کی سیڑھیوں پر دھڑ دھڑاتے ہوئے چڑھا۔ دروازے کے اندر داخل ہوا۔ بیرونی ہال کو عبور کرتا ہوا سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر پہنچا۔ وہ دوسری منزل پر پہنچ گیا تھا۔

پانچ منٹ کے بعد وہ ایک بڑے عفریتی جانور کے مجسمے کی طرف بھاگ رہا تھا جو ایک خالی راہداری میں نصف فاصلے پر نصب تھا۔ اس نے بھاگتے ہوئے شناخت بولی۔ ''لیموں کا شربت!''

یہ ڈمبل ڈور کے دفتر تک جانے والی پوشیدہ سیڑھیاں تھیں جو اس مجسمے کے عقب میں چھپی ہوئی تھیں۔ یہ شناخت کم از کم دو سال پہلے تک تھی۔ بہرحال ایسا لگتا تھا کہ شناخت بدل چکی تھی کیونکہ خوفناک جانور کا مجسمہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ مجسمہ اب اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا تھا۔

''پیچھے ہٹو......چلو......جلدی!'' ہیری زور سے چیخا۔

لیکن ہوگورٹس میں کوئی چیز کبھی صرف چیخنے چلانے سے حرکت نہیں کرتی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہونا تھا۔ اس نے اندھیری راہداری میں دونوں طرف دیکھا۔ شاید ڈمبل ڈور سٹاف روم میں ہوں؟ وہ پوری تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگنے لگا۔

''پوٹر......''

ہیری تقریباً جھٹکا کھا کر رُک گیا اور وہ چاروں طرف دیکھنے لگا۔

سنیپ ابھی ابھی خوفناک جانور کے پتھریلے مجسمے کے پیچھے پوشیدہ سیڑھیوں سے باہر نکلے تھے۔ جب انہوں نے ہیری کو اشارہ کر کے اپنی طرف بلایا تو پوشیدہ سیڑھیوں کی دیوار بند ہو رہی تھی۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو پوٹر؟'' انہوں نے پوچھا۔

''مجھے پروفیسر ڈمبل ڈور سے ملنا ہے۔'' ہیری نے راہداری میں دوبارہ پلٹ کر بھاگتے ہوئے کہا۔ وہ اب سنیپ کے بالکل سامنے آ کر رُک گیا تھا۔ ''مجھے مسٹر کراؤچ کے بارے میں بتانا ہے...... وہ ابھی ابھی آئے ہیں...... وہ جنگل میں ہیں...... وہ ڈمبل ڈور سے ملنا چاہتے ہیں......''

''یہ سب کیا بکواس ہے پوٹر؟'' سنیپ نے سخت لہجے میں کہا اور ان کی سیاہ آنکھیں کسی وجہ سے چمکنے لگی تھیں۔ ''تم جانتے ہو کہ تم کیا بول رہے ہو؟''

''مسٹر کراؤچ......'' ہیری پوری طاقت سے چیخا۔ ''محکمے والے...... وہ بیمار ہیں...... وہ جنگل میں ہیں اور ڈمبل ڈور سے ملنا چاہتے ہیں۔ آپ مجھے بس شناخت بتا دیجئے۔''

''ہیڈ ماسٹر اس وقت مصروف ہیں پوٹر!'' سنیپ نے کہا۔ ان کے پتلے چہرے پر اب ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

''مجھے ڈمبل ڈور کو بتانا ہوگا......'' ہیری ایک بار پھر چیخ کر بولا۔

''کیا تمہیں میری بات سنائی نہیں دی پوٹر؟''

ہیری کو معلوم تھا کہ سنیپ کو اس کی کیفیت دیکھ کر بڑا مزہ آ رہا ہوگا کیونکہ وہ ہیری کو کوئی ایسی چیز نہیں دے رہے تھے جسے پانے کیلئے وہ بڑا بے چین تھا۔

''دیکھئے......'' ہیری نے غصے سے کہا۔ ''کراؤچ ٹھیک نہیں ہیں...... ان کا...... ان کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے...... وہ کہتے ہیں کہ انہیں ڈمبل ڈور کو خبردار کرنا ہے......''

سنیپ کے پیچھے پتھر والی دیوار اچانک کھلی اور وہاں ڈمبل ڈور کا چہرہ دکھائی دیا جو سبز چوغے میں ملبوس تھے اور ان کے چہرے پر ایک عجیب سا تاثر پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا کوئی مسئلہ درپیش ہے؟'' انہوں نے ہیری اور سنیپ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''پروفیسر!'' ہیری نے سنیپ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی بات چھیڑ دی۔ ''مسٹر کراؤچ یہاں آ گئے ہیں...... وہ جنگل میں ہیں...... وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔''

ہیری کو امید تھی کہ ڈمبل ڈور اس بارے میں سوال جواب کریں گے لیکن اسے بہت سکون نصیب ہوا جب ڈمبل ڈور نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے فوراً کہا۔ ''راستہ دکھاؤ......''

اس کے بعد وہ راہداریوں میں ہیری کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ سنیپ خوفناک جانور کے مجسمے کے پہلو میں ہی کھڑے رہے اور اس سے دوگنے بدصورت دکھائی دے رہے تھے۔

''ہیری! مسٹر کراؤچ کیا کہہ رہے تھے؟'' ڈمبل ڈور نے تیزی سے سنگ مرمر کی سیڑھیاں اترتے ہوئے پوچھا۔

''انہوں نے کہا تھا کہ وہ آپ کو خبردار کرنا چاہتے ہیں...... کہا تھا کہ انہوں نے کوئی بھیانک غلطی کردی ہے...... انہوں نے اپنے بیٹے کا...... اور برتھا جورکنس کا...... اور والڈی مورٹ کا ذکر کیا تھا...... یہ بھی کہا تھا کہ والڈی مورٹ زیادہ طاقتور بن رہا ہے......''

''اچھا......'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اپنی رفتار بڑھا دی تھی۔

''ان کا برتاؤ معمول کے مطابق نہیں ہے......'' ہیری نے تیزی سے ڈمبل ڈور کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔ ''انہیں یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں؟ وہ کبھی تو اس طرح بات کرتے ہیں جیسے وہ پرسی ویزلی کو اپنے سامنے کھڑے دیکھ رہے ہیں پھر وہ اچانک کہنے لگتے ہیں کہ انہیں آپ سے ملنا چاہتے ہیں...... میں انہیں وکٹر کیرم کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں۔''

''اچھا؟'' ڈمبل ڈور سے تیکھی آواز میں کہا اور اب ان کی رفتار اور زیادہ تیز ہوگئی تھی۔ جس کی وجہ سے ہیری کو ان کے برابر رہنے کیلئے دوڑنا پڑ رہا تھا۔ ''کسی اور نے مسٹر کراؤچ کو دیکھا؟''

''نہیں......'' ہیری نے کہا۔ ''مسٹر بیگ مین نے ہمیں تیسرے ہدف کے بارے میں بتایا۔ اس کے بعد کیرم اور میں رُک کر باتیں کرنے لگے پھر ہم نے مسٹر کراؤچ کو جنگل سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا......''

جب اندھیرے میں بیاوکس بیٹن کی بگھی دکھائی دی تو ڈمبل ڈور نے پوچھا۔

''وہ کہاں ہیں؟''

''یہیں پر......!'' ہیری نے ڈمبل ڈور کے سامنے آتے ہوئے اور درختوں کے بیچ سے راستہ بناتے ہوئے کہا۔ انہیں کراؤچ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی لیکن ہیری کو پورا یقین تھا کہ وہ جگہ بیاوکس بیٹن سے زیادہ دور نہیں تھی...... یہیں کہیں ہوگی......

''وکٹر......'' ہیری نے چیخ کر آواز دی۔

کوئی جواب نہیں ملا۔

''وہ یہیں تو تھے......'' ہیری نے ڈمبل ڈور سے کہا۔ ''یقینی طور پر آس پاس ہی ہوں گے......''

''اجالا ہو......'' ڈمبل ڈور نے کہا اور اپنی چھڑی کی روشنی ہر طرف پھیلائی۔

کمزور روشنی درختوں کے تنوں پر پڑی اور زمین کو روشن کرنے لگی۔ ڈمبل ڈور کی چھڑی لہرا کر جنگل کے منظر کو واضح کرنے لگی اور

پھر انہیں دو پیر دکھائی دیئے۔

ہیری اور ڈمبل ڈور جلدی سے ان کی طرف آگے بڑھے۔ کیرم جنگل میں زمین پر گرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بے ہوش لگ رہا تھا۔ مسٹر کراؤچ کا نام ونشان نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ ڈمبل ڈور کیرم کے اوپر جھک گئے اور آہستگی سے اس کی پلکیں کھول کر معائنہ کرنے لگے۔

''اوہ...... اسے تو ششدر ساکت کر دیا گیا ہے۔'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔ ان کی چھڑی کی روشنی میں ان کے نصف چاند کی شکل کی عینک چمک رہی تھی۔ انہوں نے اردگرد کے درختوں کی طرف محتاط انداز میں دیکھا۔

''کیا میں جا کر کسی اور کو بلا لاؤں...... میڈم پامفری کو......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''نہیں...... تم یہیں رکو!'' ڈمبل ڈور جلدی سے بولے۔

انہوں نے اپنی چھڑی کا رُخ ہیگرڈ کے جھونپڑے کی طرف کر دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کی نوک سے کوئی سفید چیز باہر نکلی اور بھوتوں جیسی شفاف دکھائی دینے والی چیز درختوں کے بیچ میں سے راستہ بناتی ہوئی اُڑ کر جانے لگی۔ پھر ڈمبل ڈور دوبارہ کیرم کے اوپر جھکے اور اپنی چھڑی اس کے چہرے کی طرف کرتے سرگوشی کی۔ ''رینیو کیریتیم......''

کیرم نے اپنی آنکھیں جھپکتے ہوئے کھول دیں۔ وہ بھونچکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ڈمبل ڈور کو دیکھتے ہی اس نے اُٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن ڈمبل ڈور نے اس کے کندھے پر اپنا ایک ہاتھ رکھ کر اسے لیٹا رہنے کا اشارہ کیا۔

''اس نے مجھ پر حملہ کر دیا......'' کیرم نے بڑبڑا کر کہا اور اس نے ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر اسے سہلایا۔ ''اس پاگل آدمی نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ میں جب پلٹ کر یہ دیکھنے لگا کہ پوٹر کہاں چلا گیا ہے تو اس نے پیچھے سے مجھ پر حملہ کر دیا......''

''تھوڑی دیر تک خاموش لیٹے رہو۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔

انہیں تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہیگرڈ ہانپتا ہوا وہاں آ رہا تھا۔ فینگ اس کے پیچھے پیچھے دوڑ رہا تھا۔ ہیگرڈ اپنی بڑی آڑی کمان ساتھ لایا تھا۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور...... ہیری...... کیا ہوا......؟'' اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی دکھائی دیں۔

''ہیگرڈ! میں چاہتا ہوں کہ تم جا کر کارکروف کو فوراً بلا لاؤ'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ان کے طالبعلم پر حملہ ہوا ہے۔ اس کے بعد مہربانی کر کے پروفیسر موڈی کو بھی خبر کر دو......''

''اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ڈمبل ڈور......'' ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔ ''میں آ چکا ہوں۔'' موڈی ان کی طرف لڑکھڑاتے ہوئے آ رہے تھے، ان کی جادوئی چھڑی روشنی بکھیرے ہوئے تھی اور وہ اپنی لاٹھی پر سہارا لیئے ہوئے تھے۔

''کم بخت ٹانگ......'' انہوں نے غصے سے کہا۔ ''ورنہ میں یہاں جلدی پہنچ گیا ہوتا...... کیا ہوا؟ سنیپ نے کراؤچ کے بارے

میں بتایا تھا......''

''کراؤچ......؟'' ہیگر ڈ چونک کر بولا۔

''کارکروف کو جلدی بلا کر لاؤ، ہیگرڈ!'' ڈمبل ڈور نے تیکھی آواز میں کہا۔

''اوہ ہاں!...... بالکل پروفیسر......'' ہیگرڈ نے کہا۔ وہ مڑا اور اندھیرے درختوں میں غائب ہو گیا۔ فینگ اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

''میں نہیں جانتا ہوں کہ بارٹی کراؤچ کہاں ہے؟'' ڈمبل ڈور نے موڈی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن ہمیں انہیں تلاش کرنا ہی ہوگا......''

''میں یہ کام کر دیتا ہوں۔'' پروفیسر موڈی نے غرا کر کہا۔ وہ مڑے اور جنگل کی طرف واپس لوٹ گئے۔ وہ اپنی چھڑی کی روشنی میں تاریک جنگل کے اندر گھس گئے تھے۔

جنگل میں گہرا سکوت چھا گیا۔ ہیری اور ڈمبل ڈور نے آپس میں کوئی بات نہیں کی، جب تک انہیں ہیگرڈ اور فینگ کے لوٹنے کی آوازیں سنائی دینے نہ لگیں۔ کارکروف، ہیگرڈ کے پیچھے پیچھے لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے آ رہے تھے۔ انہوں نے چمکدار اون کا سفید چوغہ پہن رکھا تھا اور ان کا چہرہ فق اور پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ سب کیا ہے؟'' وہ چیخ کر گرجے، جب انہوں نے کیرم کو زمین پر پڑے دیکھا۔ ڈمبل ڈور اور ہیری کو اس کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا۔ ''یہ کیا ہو رہا ہے......؟''

کیرم ان کو دیکھتے ہی اُٹھ بیٹھا اور سر مسلتے ہوئے بولا۔ ''کسی نے مجھ پر حملہ کیا تھا مسٹر کراؤچ یا جو بھی ان کا نام تھا......؟''

''کراؤچ نے تم پر حملہ کیا؟...... کراؤچ نے تم پر حملہ کیا؟ سہ فریقی ٹورنامنٹ کے ایک جج نے...... تم پر حملہ کیا؟'' کارکروف ہکلا کر حیرت بھری آواز میں چیخے۔

''ایگور......'' ڈمبل ڈور نے بولنے کی کوشش کی لیکن کارکروف نے لہراتے ہوئے اپنے سفید چوغے کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اور آگ بگولا ہوتے ہوئے ان کی بات کاٹ دی۔

''دھوکا......'' وہ گرج کر ڈمبل ڈور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے غرائے۔ ''یہ ایک کھلا ثبوت ہے، تم اور تمہارے جادوئی محکمے نے مجھ سے جھوٹے قول قرار کر کے مجھے یہاں دھوکے بازی سے بلایا ہے ڈمبل ڈور! یہ کوئی مساویانہ مقابلے نہیں ہیں۔ پہلے تو تم نے دھوکے بازی سے پوٹر کو مقابلوں میں شامل کیا۔ اب محکمے کے تمہارے دوست نے میرے چمپئن کو گھائل کر کے مقابلے سے باہر کرنے کی کوشش کی۔ مجھے اس پورے معاملے میں دھوکے بازی اور سازش کی بو آ رہی ہے اور ڈمبل ڈور! تم کس منہ سے بین الاقوامی جادوگری کی مفاہمت اور دوستی کی بات کر رہے تھے۔ باہمی تعلقات کو مضبوط کرنے کی بات کر رہے تھے...... دیرینہ عداوتوں کو فراموش

کرنے کی بات کررہے تھے...... حقیقت تو یہ ہے کہ اس ثبوت کے بعد میں تمہارے جھوٹے وعدوں کو اپنے جوتوں کی نوک پر بھی لکھنا پسند نہیں کروں گا۔''

کارکروف نے ڈمبل ڈور کے پیروں کے پاس زمین پر تھوک دیا۔ اگلے ہی پل لمبا ڈگ بھرتے ہوئے ہیگرڈ نے کارکروف کے چوغے کا گریبان پکڑ لیا اور اسے ہوا میں کئی فٹ اونچا اُٹھا دیا اور قریبی درخت کے تنے کے ساتھ رگیدنے لگا۔

''تمہیں معافی مانگنا پڑے گی......'' ہیگرڈ نے غراتے ہوئے کہا۔ جب کارکروف نے اپنی سانسیں درست کرنے کی کوشش کررہا تھا۔ ہیگرڈ کی بڑی مٹھی کا حلقہ اس کی گردن کو پوری طرح جکڑے ہوئے تھا۔ کارکروف کے پیر ہوا میں بری طرح چل رہے تھے۔

''ہیگرڈ...... نہیں!'' ڈمبل ڈور سرد لہجے میں غرائے۔ ان کی آنکھیں سلگتی ہوئی دکھائی دیں۔

ہیگرڈ نے اپنا بازو جھٹکے سے واپس کھینچ لیا۔ جس کی وجہ سے کارکروف ہوا میں کٹے ہوئے تنے کی مانند لہراتے ہوئے زمین بوس ہوگئے۔ وہ تنے کی سخت اور کھردری سطح سے گھسٹتے ہوئے گرے تھے، ان کی کمر یقیناً خراشوں سے بھر گئی ہوگی۔ وہ درخت کی باہر نکلی ہوئی جڑوں میں پھنس کر الجھ کر رہ گئے تھے۔ ان کے سر پر ٹوٹی ہوئی ٹہنوں اور پتوں کی بارش ہونے لگی۔

''ہیگرڈ! مہربانی کرکے تم ہیری کو سکول تک لے جاؤ۔'' ڈمبل ڈور نے سخت آواز میں کہا۔

تیزی سے سانس لیتے ہوئے ہیگرڈ نے کارکروف کی طرف کھا جانے والی خونخوار نظروں سے دیکھا۔ ''شاید بہتر یہی ہوگا کہ میں یہیں پر ہی ٹھہرا رہوں پروفیسر......''

''تم ہیری کو سکول لے جاؤ ہیگرڈ!'' ڈمبل ڈور نے سختی سے دہرایا۔ ''سیدھے اسے گری فنڈر کے ہال تک چھوڑ آؤ...... اور ہیری! میں چاہتا ہوں کہ تم وہیں رکو! تم جو بھی کام کرنا چاہتے ہو...... تم جو بھی الّو بھیجنا چاہتے ہو، وہ صبح تک انتظار کرسکتا ہے۔ تم میری بات سمجھ گئے ہو نا؟''

''ار...... ہاں!'' ہیری نے انہیں گھورتے ہوئے جواب دیا۔ ڈمبل ڈور نے یہ کیسے جان لیا؟ کہ اس پل وہ یہی سوچ رہا تھا کہ پگ وجیون کو سیریس کے پاس بھیج کر اسے ساری خبر دے دی جائے۔

''ہم فینگ کو یہیں آپ کے پاس چھوڑ جاتے ہیں پروفیسر!'' ہیگرڈ نے کہا اور خطرناک انداز سے کارکروف کو گھورا جو ابھی تک درخت کی جڑوں میں الجھا ہوا پڑا تھا۔ ''فینگ یہیں رکنا...... چلو ہیری!'' وہ خاموشی میں بیاوکس بیٹن کی بگھی کے پاس سے ہوتے ہوئے سکول کی طرف چل پڑے۔

''اس کی ہمت کیسے ہوئی؟'' ہیگرڈ ابھی تک غصے سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اب جھیل کے قریب سے گزر رہے تھے۔ ''اس کی ہمت کیسے ہوئی کہ وہ ڈمبل ڈور پر الزام لگائے؟ جیسے ڈمبل ڈور ایسا کوئی کام کرسکتے ہیں۔ جیسے ڈمبل ڈور یہ چاہتے ہیں کہ تم ان خونی مقابلوں میں حصہ لو...... وہ تو اس بارے میں پہلے ہی دن سے نہایت پریشان ہیں۔ ہم نے پہلے کبھی انہیں اتنا پریشان نہیں

دیکھا اور تم ......‘‘ ہیگرڈ غصے سے تھوک اُڑاتا ہوا اس کی طرف متوجہ ہوا۔ جو اس بات پر خاصا متذبذب دکھائی دے رہا تھا کہ ہیری بھی وہاں موجود تھا۔

’’تم اس غیر ملکی کیرم کے ساتھ جنگل میں اس وقت کیا کر رہے تھے؟ وہ اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ ڈرم سٹرانگ کا چمپئن ہے۔ ہیری! وہ تمہیں کسی شیطانی جادو کے استعمال سے نقصان بھی پہنچا سکتا تھا...... کیا موڈی سے تم اس بارے میں کچھ نہیں سیکھا؟ ذرا سوچو تو سہی......وہ تمہیں بدھو بنا کر اکیلا جنگل میں لے آیا......‘‘

’’کیرم اچھا لڑکا ہے۔‘‘ ہیری نے آہستگی سے کہا جب وہ بیرونی ہال کی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔ ’’وہ مجھ پر کسی جادوئی کلمے کا استعمال کر کے حملہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ تو بس ہرمائنی کے بارے میں بات کرنے کا خواہشمند تھا......‘‘

’’ہم ہرمائنی سے بھی بات کریں گے۔‘‘ ہیگرڈ نے سنجیدگی سے سیڑھیوں پر اپنا پاؤں پٹختے ہوئے کہا۔ ’’تم لوگ ان غیر ملکیوں کے ساتھ جتنا بھی کم میل ملاپ رکھ سکتے ہو، اتنا ہی زیادہ اچھا رہے گا۔ کوئی بھی غیر ملکی بھروسے کے لائق نہیں ہوتا سمجھے!‘‘

’’تمہاری تو میڈم میکسم کے ساتھ بڑی چھنتی ہے۔‘‘ ہیری نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

’’تم ہم سے اس کے بارے میں بات مت کرو ہیری!‘‘ ہیگرڈ غرا کر بولا اور ایک پل کیلئے وہ نہایت ڈراؤنا دکھائی دینے لگا۔ ’’اب ہم اس کی اصلیت جان چکے ہیں۔ دوبارہ ہماری قربت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ ہم اسے یہ پہلے کی طرح بتا دیں کہ تیسرے ہدف میں کون کون سے درندے بھول بھلیوں میں رکھنے والا ہوں...... ہاں! ان میں کسی بھی غیر ملکی پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا......‘‘

ہیگرڈ اتنے غصے میں تھا کہ ہیری کو فربہ عورت کی تصویر کے سامنے اس کو الوداع کہہ کر خوشی نصیب ہوئی۔ وہ دروازے سے اندر گھس گیا اور جلدی سے اس کونے کی طرف بڑھا جہاں ہرمائنی اور رون بیٹھے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ وہ انہیں سارا واقعہ بتا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لینا چاہتا تھا......

☆☆☆☆

انتیس واں باب

ایک اور خواب

''دیکھو! دو باتیں ہو سکتی ہیں۔'' ہرمائنی نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔ ''وکٹر کی نظر ہٹتے ہی یا تو مسٹر کراؤچ نے اس پر حملہ کیا ہوگا یا پھر کسی اور نے ان دونوں پر حملہ کیا ہوگا......''

''یہ یقیناً مسٹر کراؤچ کا ہی کام ہوگا۔'' رون نے فوراً فیصلہ صادر کر دیا۔ ''اس لئے تو ہیری اور ڈمبل ڈور کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ چلے گئے۔ وہ پوری رفتار سے بھاگ کھڑے ہوئے ہوں گے۔''

''مجھے ایسا نہیں لگتا......'' ہیری نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''وہ بہت کمزور لگ رہے تھے۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ ثقاب اُڑان بھی بھر سکتے ہوں گے یا ایسا ہی کوئی کام کر سکتے ہوں گے۔''

''میں نے تمہیں کتنی بار بتایا ہے کہ ہوگورٹس میں کوئی بھی فرد ثقاب اُڑان نہیں بھر سکتا ہے۔'' ہرمائنی نے یقینی انداز میں بلند آواز میں بتایا۔

''اوہ ٹھیک ہے......تو پھر یہ قیاس کیسا رہے گا؟'' رون نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''کیرم نے کراؤچ پر حملہ کیا......نہیں! ذرا ٹھہرو......اور اس نے خود پر ہی ششدر ساکت والا جادوئی کلمہ پڑھ لیا ہوگا......''

''اور مسٹر کراؤچ غائب ہو گئے، ہے نا؟'' ہرمائنی نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی علی الصبح ہی اپنے کمروں سے باہر نکل آئے تھے اور سیریس کو خط بھیجنے کیلئے ایک ساتھ الّو گھر تک گئے تھے۔ اب وہ وہیں کھڑے کھڑے اوس میں بھیگے ہوئے میدان کو دیکھ رہے تھے۔ تینوں کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں اور چہرے زرد تھے کیونکہ وہ رات گئے تک مسٹر کراؤچ کے بارے میں باتیں کرتے رہے تھے۔

''دوبارہ پورا واقعہ بتاؤ ہیری!'' ہرمائنی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''مسٹر کراؤچ نے بولتے ہوئے کیا کیا کہا؟''

''میں نے تمہیں بتایا تو تھا......وہ اناپ شناپ بولے جا رہے تھے۔'' ہیری نے کوفت بھرے انداز میں کہا۔ ''وہ کہہ رہے تھے کہ وہ ڈمبل ڈور کو کسی چیز کے بارے میں خبردار کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے غیر معمولی طور پر برتھا جورکنس کا ذکر کیا تھا۔ ان کے لحاظ سے

وہ مر چکی ہے...... انہوں نے کہا کہ یہ ان کی غلطی تھی...... انہوں نے اپنے بیٹے کا بھی ذکر کیا تھا......''

''ہاں وہ تو ان کی ہی غلطی ہی تھی!'' ہرمائنی نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

''وہ ہوش میں باتیں نہیں کر رہے تھے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''آدھے وقت تک تو وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ ان کی بیوی اور بیٹا دونوں زندہ ہیں۔ وہ پرسی سے دفتری امور کی باتیں کر رہے تھے اور اسے ہدایات دے رہے تھے......''

''اور...... مجھے یہ بتاؤ کہ انہوں نے 'تم جانتے ہو کون؟' کے بارے میں کیا کہا تھا؟'' رون نے تجسس سے پوچھا۔

''اوہو! میں نے تمہیں بتایا تھا......'' ہیری نے دھیرے سے جھنجلاتے ہوئے کہا۔ ''انہوں نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ طاقتور بن چکا ہے......''

ایک لمحے کیلئے گہری خاموشی چھا گئی۔

''لیکن جیسا تم نے کہا کہ وہ ہوش نہیں تھے......'' رون نے کھوکھلے ٹھوس انداز میں کہا۔ اس کے لہجے سے صاف لگ رہا تھا کہ اس کا یقین مصنوعی ہی تھا۔ ''اس لئے ان کی آدھی سے زیادہ باتیں تو بے سروپا ہی تھیں......''

''جب وہ والڈی مورٹ کے بارے میں بات کرنے کی کوشش کر رہے تھے، تب ان کے انداز میں دیوانگی کی جھلک بالکل دکھائی نہیں دے رہی تھی۔'' ہیری نے بتایا اور رون اور ہرمائنی کی چڑھتی ہوئی تیوریوں کو بالکل نظرانداز کر دیا۔ ''اس وقت انہیں بولنے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی لیکن تب وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ کہاں تھے اور کیا کرنا چاہتے تھے۔ وہ بار بار کہہ رہے تھے کہ انہیں ڈمبل ڈور سے ملنا ہے......''

ہیری کھڑکی سے مڑا اور الوؤں کے گھروندوں کو گھورنے لگا۔ الوؤں کے بیٹھنے والے سٹینڈ آدھے سے زیادہ خالی دکھائی دے رہے تھے۔ کبھی کبھار ایک آدھ الو کھڑکی سے ہوتا ہوا اندر آ جاتا اور رات کے شکار کئے ہوئے چوہے کو اپنی چونچ میں دبا کر گھروندے میں داخل ہو جاتا۔

''اگر سنیپ نے مجھے نہ روکا ہوتا۔'' ہیری نے کڑھتے ہوئے کہا۔ ''تو ہم وقت پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو جاتے...... ہیڈ ماسٹر مصروف ہیں پوٹر!...... یہ کیا بکواس ہے پوٹر؟...... وہ میرے راستے سے ہٹ کیوں نہیں گئے؟''

''شاید وہ یہ نہیں چاہتے ہوں گے کہ تم ہیڈ ماسٹر سے مل سکو!'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''شاید...... ذرا ٹھہرو...... تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کتنی جنگل پہنچ سکتے تھے؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ تم سے اور ڈمبل ڈور سے پہلے وہاں پہنچ سکتے تھے؟''

''نہیں! جب تک کہ وہ خود کو کسی چمگادڑ یا رات میں اُڑنے والے کسی پرندے میں نہ بدل سکتے ہوں۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''وہ یہ کام بھی کر سکتے ہیں......'' رون نے سرگوشی کی۔

''ہمیں پروفیسر موڈی سے ملنا چاہئے۔'' ہرمائنی نے بات پلٹتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں یہ معلوم کرنا چاہئے کہ کیا انہیں مسٹر کراؤچ

ملے یا دکھائی دیئے تھے؟''

''اگر ان کے پاس وہ نقشہ ہوتا تو یہ کام آسان ہوتا۔'' ہیری نے کہا۔

''جب تک کراؤچ پہلے ہی ہوگورٹس کے باہر نہ پہنچ ہوں۔'' رون نے کہا۔ '' کیونکہ نقشہ صرف ہوگورٹس کی سرحدوں تک ہی لوگوں کو دکھاتا ہے، ہے نا؟''

''شش......'' ہرمائنی نے اچانک خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

کوئی سیڑھیاں چڑھ کر الّو گھر کی طرف آ رہا تھا۔ ہیری کو دو افراد کے بحث کرنے کی آوازیں سنائی دیں جو لگاتار پاس آتے جا رہے تھے۔

''یہ تو صاف بلیک میلنگ ہے، ایسا کرنے پر تو ہم بہت مشکل میں پھنس سکتے ہیں......''

''ہم نے سیدھے طریقے سے بہت ساری کوششیں کر کے دیکھ لیا ہے، اب انہی کی طرح گندا کھیل کھیلنے کا وقت آ گیا ہے۔ وہ یہ کبھی پسند نہیں کریں گے کہ جادوئی محکمہ کو ان کے کرتوتوں کا پتہ چل جائے......''

''میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ لکھ دینے پر یہ بات بلیک میلنگ کی شکل میں بدل جائے گی۔''

''ہاں! اگر اس سے تمہیں کافی پیسے مل گئے تو تم کوئی شکایت نہیں کرو گے، ہے نا؟''

الّو گھر کا دروازہ زوردار آواز میں کھل گیا۔ فریڈ اور جارج دروازے کی چوکھٹ پر دکھائی دیئے۔ لیکن جونہی ان کی نگاہ ہیری، رون اور ہرمائنی پر پڑی تو وہ ٹھٹک کر رُک گئے۔

''تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟'' رون اور فریڈ نے ایک ساتھ پوچھا۔

''خط بھیج رہے ہیں۔'' ہیری اور جارج نے ایک ساتھ جواب دیا۔

''کیا اس وقت......؟'' ہرمائنی اور فریڈ نے ایک سانس میں بول اُٹھے۔

فریڈ مسکرایا۔ ''ٹھیک ہے، اگر تم ہم سے یہ پوچھو کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ تو ہم بھی تم یہ یہی سوال نہیں پوچھیں گے۔'' وہ اپنے ہاتھوں میں ایک بند لفافہ پکڑے ہوئے تھا۔ ہیری نے اس کی طرف دیکھنا چاہا لیکن فریڈ نے اس کی نظروں کو بھانپ لیا اور لاشعوری طور پر اپنے ہاتھ کو پیچھے کھسکا لیا تاکہ اس کے اوپر لکھا ہوا نام ہیری کو دکھائی دے پائے۔

''ٹھیک ہے۔ اب ہم تمہیں رُکنے کیلئے نہیں کہیں گے۔ تم لوگ جا سکتے ہو۔'' فریڈ نے کہا اور جھک کر مصنوعی انداز میں غصہ دکھاتے ہوئے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ جارج ایک کڑیل الّو کو پکڑ کر اس کے پاؤں میں اپنا خط باندھنے لگا۔

رون اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔

''تم لوگ کسے بلیک میل کر رہے ہو؟'' اس نے تنک کر پوچھا۔

فریڈ کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوگئی۔ ہیری نے دیکھا کہ جارج نے فریڈ کی طرف کنکھیوں سے دیکھا اور رون کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

''بیوقوفوں کی باتیں مت کرو۔ ہم تو صرف مذاق کر رہے تھے۔'' اس نے آرام سے کہا۔

''یہ مذاق جیسا تو نہیں لگ رہا تھا؟'' رون نے تیوریاں کھینچتے ہوئے کہا۔

فریڈ اور جارج نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے رون۔'' فریڈ نے اچانک غصیلے لہجے میں کہا۔ ''اگر تم اپنی ناک کے حلیئے کو پسند کرتے ہو تو اسے دوسروں کے معاملوں سے دور ہی رکھا کرو۔ تمہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ تم ہر معاملے میں اپنی ناک کیوں گھسانے کی کوشش کیوں کرتے ہو؟''

''اگر تم لوگ کسی کو بلیک میل کرتے ہو تو اس سے صرف مجھے ہی فرق نہیں پڑتا ہے۔'' رون بولا۔ ''جارج نے صحیح کہا تھا کہ تم یقیناً کسی گھمبیر مشکل میں پڑ جاؤ گے۔''

''میں نے تم سے کہا ہے نا کہ ہم لوگ مذاق کر رہے تھے۔'' جارج نے جلدی سے کہا۔ وہ اب فریڈ کے قریب آ گیا تھا۔ ''تم تو اب ہمارے پیارے بڑے بھائی پرسی جیسی باتیں کر رہے ہو رون! اسی سمت میں چلتے رہے تو تم بھی جلدی مانیٹر بن جاؤ گے......''

''نہیں...... میں نہیں بنوں گا!'' رون نے جوشیلے لہجے میں جواب دیا۔

جارج کرڑیل الّو کو لے کر کھڑکی تک گیا اور اسے باہر اُڑا دیا۔ وہ گھوما اور اس نے رون کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ ''تو پھر لوگوں کو یہ بتانا چھوڑ دو کہ انہیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں...... بعد میں ملاقات ہوگی۔''

وہ اور فریڈ الّو گھر سے باہر نکل گئے اور سیڑھیاں اترنے لگے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی ایک دوسرے کی طرف گھور کر دیکھنے لگے۔

''تمہیں یہ تو نہیں لگتا کہ ان لوگوں کو اس معاملے کے بارے میں کچھ معلوم ہے...... مسٹر کراؤچ کے معاملے کے بارے میں......'' ہرمائنی نے سرگوشی بھرے انداز میں کہا۔

''نہیں......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''اگر معاملہ اتنا سنجیدہ ہوتا تو وہ اب تک کسی کو بتا چکے ہوتے۔ وہ ڈمبل ڈور کو ضرور بتا دیتے......''

بہرحال، رون کسی قدر پریشان دکھائی دینے لگا۔

''تمہیں کیا ہوا؟......'' ہرمائنی نے اس سے دریافت کیا۔

''دیکھو!'' رون نے آہستگی سے کہا۔ ''مجھے نہیں لگتا کہ وہ بتاتے۔ ان لوگوں...... ان لوگوں کے سر پر تو ان دنوں پیسہ کمانے کا بھوت سوار ہے۔ یہ مجھے اس وقت سمجھ میں آیا تھا جب میں ان کے ساتھ کافی دیر تک رہتا تھا...... جب ہم......''

''جب ہم لوگوں میں بول چال بند تھی۔'' ہیری نے اس کا ادھورا جملہ پورا کرتے ہوئے کہا۔ ''ہاں! لیکن بلیک میل......''

''ان کے دماغ میں جوک شاپ کھولنے کا خیال پنپ رہا ہے۔'' رون بولا۔ ''مجھے لگ رہا ہے کہ وہ صرف ممی کو چڑانے کیلئے ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ ہوگورٹس میں اب ان کا بس ایک ہی سال باقی رہ گیا ہے۔ وہ لگاتار کہتے رہتے ہیں کہ اب انہیں اپنے مستقبل کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہئے۔ چونکہ ڈیڈی ان کی مدد نہیں کر سکتے اسی لئے انہیں اپنے بل بوتے پر یہ کام کرنے کیلئے پیسوں کی ضرورت ہے۔''

''ہوسکتا ہے ہاں......'' ہرمائنی اب پریشان دکھائی دینے لگی۔ ''لیکن...... پیسے کمانے کیلئے وہ کوئی ایسا کام تو نہیں کریں گے جو قانون کی خلاف ورزی میں آتا ہو، ہے نا؟''

''معلوم نہیں!'' رون نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔ ''میں نہیں جانتا......وہ قوانین کو توڑنے کی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔''

''ہاں! لیکن وہ تو قانون ہے۔'' ہرمائنی تھوڑا خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ ''وہ سکول جیسا کوئی غیر اہم اور معمولی سرزنش والا قانون نہیں ہے......بلیک میلنگ کیلئے انہیں سخت سزا مل سکتی ہے رون!......شاید تمہیں یہ بات پرسی کو بتا دینا چاہئے......''

''کیا تم پاگل ہوگئی ہو کیا؟'' رون بھڑکتے ہوئے غرایا۔ ''پرسی کو بتا دوں؟ وہ شاید کراؤچ کی طرح انہیں روح کھچڑوں کے حوالے کر دے گا؟'' اس نے اس کھڑکی کے باہر دیکھا۔ جس سے فریڈ اور جارج کا الو ابھی ابھی باہر گیا تھا۔ پھر وہ بولا۔ ''چلو چل کر ناشتہ کر لیتے ہیں......''

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ ہمیں اتنی صبح سویرے چل کر پروفیسر موڈی سے بات کر لینا چاہئے؟'' ہرمائنی نے بل دار سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

''نہیں!'' ہیری نے جلدی سے جواب دیا۔ ''اگر ہم نے اتنی صبح ان کا دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ شاید دروازے کے اندر سے ہی ہمیں اُڑا ڈالیں گے۔ وہ یہ سوچیں گے کہ ہم سوتے میں ان پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم چھٹی کے بعد ان سے مل لیں گے۔''

'جادو کی تاریخ۔ ایک مطالعہ' کی کلاس پہلے کبھی اتنی لمبی اور سست روی سے نہیں ہوئی تھی۔ ہیری بار بار رون کی گھڑی میں وقت دیکھتا رہا۔ اس نے اب اپنی گھڑی کلائی سے اتار دی تھی کیونکہ وہ بدستور بند پڑی تھی۔ رون کی گھڑی ضرورت سے کچھ زیادہ ہی دھیمی رفتار سے چل رہی تھی اسے پورا یقین ہو چکا تھا کہ یہ بھی بند ہو چکی ہے۔ وہ تینوں اتنے تھک چکے تھے کہ اپنے سر ڈیسک پر رکھ کر آسانی سو سکتے تھے۔ یہاں تک کہ ہرمائنی بھی عام دنوں کی طرح اپنے نوٹس نہیں بنا رہی تھی بلکہ اپنی ٹھوڑی دونوں ہاتھوں پر ٹکا کر پروفیسر بینز کو گھور رہی تھی۔ حالانکہ اس کی آنکھیں کہیں اور دیکھ رہی تھیں۔

جب آخر کار گھنٹی بجی تو وہ سرعت رفتاری کے ساتھ تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے کلاس کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ پروفیسر موڈی اس میں سے باہر نکلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ بھی انہی کی طرح تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کی قدرتی آنکھ

کی پلکیں جھکی ہوئی تھیں جس سے ان کا چہرہ اور بھی عجیب لگ رہا تھا۔

''پروفیسر موڈی!'' ہیری نے انہیں پکارا جب وہ طلباء کی بھیڑ میں سے ان کے پاس جانے کا راستہ بنانے لگے۔

''اوہ پوٹر!'' موڈی غرائے۔ ان کی جادوئی آنکھ پہلے سال میں پڑھنے والے دو بچوں پر پڑی جو ان کے قریب سے گزر رہے تھے، انہوں نے گھبرا کر اپنی رفتار بڑھا دی اور تیزی سے ایک طرف چلے گئے۔ ان کی جادوئی آنکھ مسلسل ان بچوں کا تعاقب کرنے میں مصروف دکھائی دی، جب تک کہ وہ راہداری کے موڑ پر مڑ کر آنکھوں سے اوجھل نہ ہو گئے تھے۔

''ٹھیک ہے...... اندر آ جاؤ!'' انہوں نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ دروازے کے قریب کھڑے رہے۔ ہیری، رون اور ہرمائنی خاموشی سے چلتے ہوئے ان کے قریب پہنچے اور دروازہ عبور کر کے اندر چلے گئے۔ کلاس روم اب خالی ہو چکا تھا۔ پروفیسر موڈی ان کے پیچھے اندر آئے اور انہوں نے کلاس روم کا دروازہ بند کر دیا۔

''کیا وہ آپ کو ملے پروفیسر؟'' ہیری نے کوئی تمہید باندھے بغیر براہ راست سوال کر دیا۔ ''مسٹر کراؤچ......؟''

''نہیں!'' موڈی نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی میز کی طرف بڑھے اور کرسی کھینچ کر ہلکی سی کراہ نکالتے ہوئے بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنی لنگڑاتی ہوئی ٹانگ کو عجیب انداز میں پھیلا دیا تھا۔ انہوں نے اپنے پہلو میں موجود چھاگل کو باہر نکالا۔

''کیا آپ نے نقشہ استعمال کیا تھا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ظاہر ہے۔'' موڈی نے اپنی چھاگل میں موجود دوا کا ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے کہا۔ ''پوٹر! میں نے تمہاری طرح سے یہ کام کیا تھا۔ میں نے جادوئی کلمے کی مدد سے نقشے کو اپنے دفتر سے جنگل میں بلوا لیا تھا۔ وہ اس میں دور دور تک کہیں بھی نہیں دکھائی دیئے۔''

''تو کیا وہ ثقاب اُڑان بھر گئے ہوں گے؟'' رون نے جلدی سے کہا۔

''ہوگورٹس میں کوئی بھی ثقاب اُڑان نہیں بھر سکتا رون۔'' ہرمائنی جلدی سے بولی۔ ''وہ کسی دوسرے طریقے سے بھی غائب ہو سکتے ہیں ہے نا پروفیسر؟''

موڈی کی جادوئی آنکھ متحرک ہوئی اور ہرمائنی پر آ کر جم گئی۔

''تم بھی ایرور کے روپ میں مستقبل بنانے کے بارے میں سوچ سکتی ہو۔'' انہوں نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''تمہارا دماغ صحیح سمت میں کام کرتا ہے گرینجر!''

ہرمائنی کا چہرہ خوشی سے گلابی ہو گیا۔

''وہ غائب نہیں تھے۔'' ہیری نے کہا۔ ''نقشہ غائب لوگوں کو بھی دیکھ لیتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ میدان سے چلے گئے ہوں گے۔''

''لیکن اپنے دم پر؟'' ہرمائنی نے جلدی سے اتراتے ہوئے کہا۔ ''یا پھر کوئی اور انہیں لے گیا ہوگا؟''

''ہاں کوئی بھی لے جاسکتا تھا......شاید بہاری ڈنڈے پر کھینچ کر بٹھایا گیا ہو اور اپنے ساتھ اُڑا کر لے گیا ہو؟'' رون نے جلدی سے اپنا اندازہ پیش کرنے کی کوشش کی اور موڈی کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھا۔ شاید وہ بھی یہ سننے کا خواہشمند تھا کہ موڈی اسے بھی ایرور بننے کی قابلیت کی سند دیں گے۔

''ہم اغوا کے قیاس کو بھی نظرانداز نہیں کر سکتے۔'' موڈی غراتے ہوئے بولے۔

''تو آپ کو کیا لگتا ہے کہ وہ ہوگورٹس میں ہی کہیں موجود ہوں گے؟'' رون نے پوچھا۔

''کہیں بھی ہو سکتے ہیں؟ موڈی نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''ہم تو یقین کے ساتھ صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ اب یہاں نہیں ہیں!''

انہوں نے اتنی زوردار جمائی لی کہ ان کا پورا منہ کھل گیا اور حلق تک کا نقشہ دکھائی دینے لگا۔ ان کے منہ کے اندر کئی دانت غائب دکھائی دے رہے تھے۔

''ڈمبل ڈور نے مجھے بتایا تھا کہ تم تینوں خود کو جاسوس سمجھتے ہو لیکن تم کراؤچ کے معاملے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ اب محکمہ ان کی تلاش میں سرگرم ہو جائے گا۔ ڈمبل ڈور نے انہیں خبر بھجوا دی ہے پوٹر! تم اپنا دھیان تیسرے ہدف کی طرف لگاؤ، سمجھے!''

''کیا مطلب؟......او...... ہاں!'' ہیری ہکلا کر گڑبڑا سا گیا۔ وہ جب گذشتہ رات کیرم کے ساتھ بھول بھلیوں سے واپس آیا تھا۔ اس وقت سے ایک بار بھی اس بارے میں کچھ نہیں سوچ پایا تھا۔

''اس بار معاملہ تمہارا لئے اجنبی نہیں ہے پوٹر!'' موڈی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ اب اپنی زخموں کے نشانوں سے بھری ٹھوڑی کو کھجا رہے تھے۔ ''جیسا ڈمبل ڈور نے مجھے بتایا ہے کہ تم اس طرح کے کام کئی بار کر چکے ہو۔ تم نے اپنے پہلے سال میں پارس پتھر کے بہت سارے حفاظتی جادوئی حصاروں کو عبور کر لیا تھا؟''

''ہم نے بھی مدد کی تھی۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''میں نے اور ہرمائنی نے مدد کی تھی۔''

''تو اس بار بھی مشق کرنے میں اس کی مدد کرو۔'' موڈی مسکرا کر بولے۔ ''اس کے بعد بھی اگر وہ نہیں جیت پائے تو مجھے بہت حیرانگی ہوگی...... پوٹر! مسلسل ہوشیاری...... مسلسل ہوشیاری!'' انہوں نے اپنی چھاگل سے ایک اور گھونٹ پیا اور ان کی جادوئی آنکھ کھڑکی پر مرتکز ہوگئی۔ کھڑکی سے ڈرم سٹرانگ کا بادبانی جہاز کا سب سے اوپر والا پال دکھائی دے رہا تھا۔

''تم دونوں......!'' ان کی قدرتی آنکھ رون اور ہرمائنی کی تھی۔ ''تم دونوں ہیری پوٹر کے قریب ہی رہنا، ٹھیک ہے؟ میں چیزوں پر نظر رکھے ہوئے ہوں لیکن پھر بھی...... جتنی زیادہ آنکھیں ہوں، اتنا ہی اچھا رہے گا۔''

☆☆☆☆

سیریس نے اگلی صبح ہی ان کے الّو کو واپس بھیج دیا تھا۔ وہ اسی وقت ہیری کے پنکھ پھڑ پھڑاتا ہوا آیا جب ایک گندمی رنگت والا الّو روزنامہ جادوگر کا تازہ اخبار لے کر ہرمائنی کے پاس پہنچا تھا۔ اس نے اخبار لیا۔ پہلے کچھ صفحات دیکھے اور بولی۔ ''ہاں! اسے کراؤچ کی ہوا تک نہیں لگی ہے۔'' پھر وہ رون اور ہیری کے ساتھ سیریس کا خط پڑھنے لگی تاکہ یہ جان سکے کہ رات کو وقوع پذیر ہوا پراسرار واقعے کے بارے میں سیریس کا نقطہ نظر کیا ہے؟

ہیری! تم کیا کر رہے ہو؟ وکٹر کیرم کے ساتھ جنگل کے پاس کیوں گھوم رہے تھے؟ میں چاہتا ہوں کہ لوٹتے الّو سے خط بھیج کر تم یہ قسم کھاؤ کہ رات کو کسی کے بھی ساتھ نہیں گھومو گے۔ ہوگورٹس میں کوئی خطرناک فرد موجود ہے۔ مجھے صاف دکھائی دے رہا ہے کہ وہ کراؤچ کو ڈمبل ڈور تک پہنچنے نہیں دینا چاہتا تھا اور تم اندھیرے میں شاید اس سے کچھ ہی فاصلے پر رہے ہو گے۔ تمہاری جان بھی جا سکتی تھی۔

تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں نکلنا محض اتفاق نہیں ہے۔ اگر کوئی تم پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو یہ اس کا آخری موقع ہے۔ رون اور ہرمائنی کے ساتھ ہی رہنا۔ شام کے بعد گری فنڈر کے ہال میں ہی رہنا، باہر مت نکلنا۔ پوری محنت کے ساتھ تیسرے کام کی تیاری کرنا۔ ششدر ساکت اور دھماکے دار وار کے جادوئی کلمات کا استعمال کرنا۔ کچھ دم بخود جادوئی کلموں سے بھی مدد ملے گی۔ کراؤچ کے بارے میں تم کچھ نہیں کر سکتے۔ اپنا دماغ حاضر رکھو اور اپنا پورا دھیان رکھو۔ میں تمہارے خط کا انتظار کر رہا ہوں، جس میں تم یہ وعدہ کرو گے کہ تم دوبارہ کبھی رات کو باہر نہیں نکلو گے۔

سیریس

''رات کو باہر نکلنے کے بارے میں مجھے وعظ کرنے والا وہ کون ہوتا ہے؟'' ہیری ہتھے سے اکھڑ کر بولا۔ جب اس نے سیریس کا خط تہہ کر کے اپنے چوغے کے اندر رکھ لیا تھا۔ ''وہ بھی تو سکول میں رات کو گھومتا رہتا تھا......''

''وہ تمہارے بارے میں پریشان ہے۔'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''موڈی اور ہیگرڈ کی طرح......اس لئے اس کی بات مان لو۔''

''کسی نے بھی پورے سال میں مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔'' ہیری نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ''کسی نے بھی میرے ساتھ اب تک کچھ نہیں کیا ہے......''

''صرف تمہارا ہی نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا گیا تھا ہیری!'' ہرمائنی چڑ کر بولی۔ ''اور ہیری! جس نے بھی یہ کام کیا ہے، اس نے ایسا کسی مقصد کے تحت ہی کیا ہوگا۔ سنوفلس صحیح کہتا ہے۔ شاید وہ شخص صحیح موقع کا انتظار کر رہا ہوگا۔ شاید وہ اس آخری ہدف کے دوران تم پر حملہ کر دے۔''

''دیکھو ہرمائنی!'' ہیری جھنجلاتے ہوئے بولا۔ ''چلو مان لیا کہ سنوفلس صحیح کہتا ہے اور کسی نے کیرم کو ششدر ساکت کر کے کراؤچ کا اغوا کرلیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمارے آس پاس کے درختوں میں ہی کہیں چھپا ہوگا۔ لیکن اس نے تب تک انتظار کیا جب تک کہ میں وہاں سے چلا نہیں گیا۔ اس کے بعد ہی اس نے یہ کام کیا، ہے نا؟ تو اس کا مطلب یہی ہوسکتا ہے کہ میں اس کا نشانہ نہیں ہوں، ہے نا؟''

''اگر جنگل میں تمہاری موت واقع ہو جاتی تو حادثہ بالکل نہیں لگتا۔'' ہرمائنی نے تنک کر کہا۔ ''لیکن اگر تم کسی ہدف کی تکمیل کے دوران مرجاتے ہوتو......''

''جس نے بھی یہ کیا ہوگا، اس نے کیرم پر حملہ کرتے وقت تو ایسا نہیں سوچا ہوگا۔ ہے نا؟'' ہیری نے اپنے موقف کا دفاع کرتے ہوئے کہا۔ ''اس نے اسی وقت مجھے بھی کیوں نہیں ششدر ساکت کیوں نہیں کیا؟ اگر وہ ایسا کر دیتا تو یہی کہ کیرم اور مجھ میں توں توں میں میں یا پھر لڑائی ہوئی ہوگی۔''

''ہیری! مجھے یہ معاملہ ذرا بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔'' ہرمائنی متوحش لہجے میں بولی۔ ''میں تو بس اتنا جانتی ہوں کہ بہت سی عجیب چیزیں ہو رہی ہیں جو مجھے اچھی نہیں لگ رہی ہیں۔ موڈی صحیح کہہ رہے ہیں...... سنوفلس کے خدشات بھی صحیح ہیں...... تمہیں تیسرے ہدف کی تیاری کرنا چاہئے، فوراً...... لیکن پہلے تم سنوفلس کو لکھ کر یہ وعدہ کرو کہ تم دوبارہ چوری چھپے اکیلے نہیں گھومو گے۔''

☆☆☆☆

ہوگورٹس کا میدان کبھی اتنا مرغوب نہیں لگا تھا جتنا کہ اب لگ رہا تھا۔ جب ہیری کو سکول کے اندر ہی ٹھہرنا پڑ رہا تھا۔ اس تنہائی کے کچھ دن اس نے اپنا تمام فارغ وقت ہرمائنی اور رون کے ساتھ لائبریری میں دم بخود کر دینے والے جادوئی کلمات کی تلاش گزار دیئے یا پھر خالی کلاس روم میں چوری چھپے ان کی مشقوں میں۔ ہیری کئی کارآمد جادوئی کلمات سیکھ چکا تھا جس کا اس نے پہلے کبھی استعمال نہیں کیا تھا۔ مسئلہ یہ تھا کہ اس کی مشقوں کیلئے رون اور ہرمائنی کو اپنے مشاغل کی کافی قربانی دینا پڑ رہی تھی۔

''کیا ہم مسز نورس کا اغوا کر سکتے ہیں؟'' رون نے پیر کی دوپہر کھانے کی میز پر انہیں مشورہ دیا۔ جب وہ ٹھوس اشیاء کی جادوئی پرواز کی کلاس سے اپنی دہری کمر کے بل واپس لوٹا تھا کیونکہ ہیری نے پانچویں بار اس پر ششدر ساکت اور از سر نو بیداری کے جادوئی کلمات کی مشق کی تھی۔ ''ہم اس پر ششدر ساکت کرنے کی مشق کر سکتے ہیں یا پھر ہم ڈوبی کا استعمال کر سکتے ہیں ہیری! میں شرط لگاتا ہوں کہ وہ تمہاری مدد کرنے کیلئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ میں شکایت نہیں کر رہا ہوں۔'' اس نے اپنی کمر سہلاتے ہوئے کہا جب وہ آہستگی سے کھڑے ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''لیکن میرا پورا بدن پھوڑے کی طرح دُکھ رہا ہے......''

''تم کشن پر ٹھیک طرح سے گر نہیں رہے ہو، ہے نا؟'' ہرمائنی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ جب وہ ان کشنوں کے ڈھیر کو دوبارہ ترتیب سے لگا رہی تھی۔ جن کا استعمال انہوں نے جادوئی پرواز کی کلاس میں بدری جادوئی کلمے کی مشق کے دوران کیا تھا۔ انہیں

پروفیسر فلنٹ وک نے ایک الماری میں سنبھال کر رکھ دیا تھا۔ ''کشنوں پر گرنے کی کوشش کرو......''

''ششدر ساکت ہو جانے کے بعد نشانہ زیادہ اچھا نہیں ہوتا ہے ہرمائنی!'' رون نے غصے سے کہا۔ ''تم خود یہ کوشش کر کے کیوں نہیں دیکھ لیتی؟''

''میرا خیال ہے کہ ھیری کو یہ جادوئی کلمہ اچھی طرح سے استعمال کرنا آ چکا ہے۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''اب ہمیں دھماکے دار جادوئی کلمات کے بارے میں فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ کافی پہلے سے ہی اس کام میں ماہر ہے...... مجھے لگتا ہے کہ ہمیں آج شام کو ان میں سے کچھ دم بخود جادوئی کلمات پر کام کرنا چاہئے......'' اس نے دم بخود جادوئی کلمات کی اس فہرست پر نظر ڈالی جو انہوں نے لائبریری میں بیٹھ کر تیار کی تھی۔ ''مجھے یہ والا اچھا لگ رہا ہے...... مزاحم جادوئی وار...... ھیری! جو بھی تم پر حملہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ یہ اس کی رفتار کو دھیما کر دے گا...... ہم اسی سے آغاز کرتے ہیں۔'' اسی وقت گھنٹی بج اُٹھی۔ انہوں نے جلدی جلدی کشنوں کو پروفیسر فلنٹ وک کی الماری میں ٹھونسا اور کلاس روم سے باہر نکل آئے۔

''دوپہر کے کھانے پر ملاقات ہوگی۔'' ہرمائنی نے کہا اور جادوئی علم الاعداد کے کلاس روم کی طرف جانے لگی۔ ھیری اور رون شمال کی سمت والے بلند مینار کی طرف بڑھ گئے جہاں علم جوتش کی کلاس شروع ہونے والی تھی۔ انہوں نے تیز تیز قدموں کے ساتھ اونچی کھڑکیوں والی راہداری کو عبور کیا اور بل دار سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ باہر آسمان بھرپور نیلا دکھائی دے رہا تھا جیسے اس پر کسی نے نہایت عمدگی کے ساتھ ایک سارنگ پینٹ کیا ہو۔

''پروفیسر ٹراؤلینی کا کمرہ آج ابل رہا ہوگا۔ وہ کبھی اپنے آتشدان کو ٹھنڈا نہیں ہونے دیتیں۔'' رون نے کہا جب وہ سفید سیڑھی اور چور دروازے کی طرف جانے والی بل دار سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔

اس کی بات بالکل درست نکلی۔ دھندلی روشنی سے بھرا کمرہ واقعی بہت گرم تھا۔ آگ کے کثیف دھوئیں کی مہک آج پہلے کی بہ نسبت کچھ زیادہ بھری ہوئی تھی۔ ھیری کا دماغ چکرانے لگا۔ وہ ایک پردے والی کھڑکی کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ جب پروفیسر ٹراؤلینی دوسری طرف دیکھ رہی تھیں اور اپنی پھنسی ہوئی شال کا ایک پلو نکال رہی تھیں تو اس نے موقعہ پا کر ایک انچ کھڑکی کھول دی اور اپنی کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ تا کہ کھڑکی کی درز میں سے آنے والی ہلکی ہلکی ہوا اس کے چہرے پر پڑتی رہے۔ یہ چٹکلا نہایت آرام دہ ثابت ہوا تھا۔

''پیارے بچو!'' پروفیسر ٹراؤلینی نے طلباء کے بالکل سامنے اپنی پنکھ دار کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ان کی بڑی بڑی آنکھوں نے سب کے چہروں کو ٹٹولا۔ ''ہم نے طالع کے زائچوں کے ذریعے پیش گوئیوں کا کام لگ بھگ پورا کر لیا ہے۔ بہر حال، آج مریخ کی شدت کے اثرات کی جانچ کرنے کا سنہرا موقعہ ہے جس کا دورہ اس وقت نہایت دلچسپ ثابت ہوتا ہے۔ تم سبھی لوگ اس طرف دیکھو۔ میں روشنی تھوڑی دھیمی کر دیتی ہوں......''

انہوں نے اپنی چھڑی لہرا کر لالٹین کو بجھا ہی دیا تھا۔ اب صرف آگ کی ہی روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ پروفیسر ٹراؤلینی

تھوڑا سا جھکیں اور انہوں نے اپنی کرسی کے نیچے سے اجرام فلکی کا ایک چھوٹا سانچہ نکالا جو ایک شیشے کے گنبد میں بند تھا۔ یہ بہت خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔نو سیاروں کے چاروں طرف ان کی علامتیں گھوم رہی تھیں۔ سورج اور تمام سیارے شیشے کے نیچے ہوا میں گھوم رہے تھے۔ ہیری نے سستی بھرے انداز سے ان کی طرف دیکھا۔ جب پروفیسر ٹراؤلینی یہ بتانے لگیں کہ مریخ، نیچون کے ساتھ کتنی عمدہ تسدیس بنا رہا تھا۔ بھاری خوشبودار ہوائیں اس کی طرف آرہی تھیں اور کھڑکی سے خوشگوار ہوا اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ پردے کے پیچھے اسے کہیں پر کسی بھونرے کی بھنبھناہٹ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔اس کی پلکیں بوجھل ہونے لگیں۔

وہ ایک عقابی الّو تھا جس کی پیٹھ پر وہ سوار تھا اور صاف نیلے آسمان میں اُڑتا ہوا ایک پہاڑی پر بنے ہوئے ایک پرانے مکان کی طرف جا رہا تھا جو عشق پیچاں کی گھنی بیلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ ہیری کے چہرے پر بھینی بھینی ہوا کے جھونکے پڑ رہے تھے۔ پھر وہ الّو نیچے اترنے لگا۔ جب تک کہ وہ مکان کی بالائی منزل کی ادھوری اور ٹوٹی ہوئی کھڑکی تک نہیں پہنچ گئے اور اس میں اندر داخل نہیں ہو گئے۔

اب ایک اندھیری راہداری میں اُڑتے ہوئے بالکل آخری کنارے پر بنے کمرے کی طرف جا رہے تھے۔ وہ دروازے سے اندر داخل ہو کر ایک نیم تاریک کمرے میں پہنچ گئے جس کی سب کھڑکیاں بند تھیں......

ہیری الّو کی پشت سے نیچے اتر گیا۔ اب الّو کمرے میں پنکھ اُڑاتے ہوئے اُڑ رہا تھا...... ہیری کی نگاہ ایک کرسی پر جمی ہوئی تھی جس کی پشت اس کی طرف تھی...... کرسی کے پاس فرش پر کالے ہیولے بھی تھے۔ دونوں ہل رہے تھے......

وہ ایک بڑا اژدہا تھا...... دوسرا ایک آدمی تھا۔ ایک پستہ قامت بالوں سے گنجا ہوتا ہوا آدمی، جس کی آنکھیں چھوٹی اور قریب تھیں۔ وہ آتشدان کے پاس والی دری پر سسکیاں بھر رہا تھا۔

"تمہاری قسمت اچھی ہے، وارم ٹیل!" ایک سرد اور تیکھی آواز اس کرسی کی گہرائی سے سنائی دی جس پر الّو اترا تھا۔ "تم سچ مچ بہت خوش قسمت ہو۔ تمہاری سنگین کوتاہی سے سب کچھ برباد نہیں ہوا۔ وہ مر چکا ہے۔"

"میرے آقا!" فرش پر پڑے آدمی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ "میرے آقا...... میں بہت خوش ہوں...... اور بہت رنجیدہ بھی......"

"اوہ ناگنی!" سرد آواز گونجی۔ "تمہاری قسمت خراب ہے، میں اب وارم ٹیل کو تمہیں نہیں کھلاؤں گا...... لیکن پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے...... ابھی ہیری پوٹر تو ہے......"

اژدہا بل کھا کر پھنکارنے لگا۔ ہیری کو اس کی متحرک زبان دکھائی دی۔

"وارم ٹیل!" برفیلی آواز کا لہجہ کرخت ہو گیا۔ "اب میں تمہیں آخری بار خبردار کرتا ہوں کہ تمہاری ایک بھی غلطی برداشت نہیں کروں گا......"

"میرے آقا...... نہیں...... میں آپ سے رحم کی درخواست کرتا ہوں......"

کرسی کی گہرائی سے چھڑی کی ایک نوک باہر نکلی اور اس کا رُخ وارم ٹیل ہو گیا۔ ٹھنڈی آواز گرجی۔ "اینگوریسم......"

وارم ٹیل چیخنے لگا۔ وہ اس طرح چیخ رہا تھا جیسے اس کا پورا بدن شعلوں میں جھلس رہا ہو۔ وہ چیخ ہیری کے کانوں سے ہوتی ہوئی اس کے دماغ کو بری طرح جھنجنانے لگی۔ ہیری کو اپنے دماغ کی دیواروں پر ہتھوڑوں کی ضربیں محسوس ہونے لگیں۔ درد......شدید درد کی لہر نے اس کے ماتھے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس کا ماتھا جلنے لگا اور زخم کے نشان میں آگ بھر گئی۔ وہ جان جائے گا کہ ہیری بھی وہاں پر تھا......

''ہیری......ہیری......!''

ہیری نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ وہ پروفیسر ٹراؤلینی کے کلاس روم کے فرش پر لیٹا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ اس کے ماتھے پر جمے ہوئے تھے۔ اس کا نشان اب بھی اتنی ہی بری طرح سے جل رہا تھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔ درد بہت زیادہ اور ناقابل برداشت تھا۔ سبھی طلباء اس کے چاروں طرف کھڑے تھے۔ رون اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا اور اس کی طرف دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو......'' اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''نہیں...... غیر معمولی طور وہ ٹھیک نہیں ہے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے بہت جوشیلے انداز میں کہا۔ ان کی بڑی بڑی آنکھیں ہیری کے چہرے کو ٹٹول رہی تھیں۔ ''کیا ہوا پوٹر؟ ......کوئی خبردار کرنے والی جھلک ...... مستقبل کا دھندلکا......تم نے کیا دیکھا؟''

''کچھ نہیں......'' ہیری نے فوراً جھوٹ بول دیا۔ وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کا بدن کپکپا رہا تھا۔ وہ اپنے پیچھے تاریک سایوں میں دیکھے بنا نہ رہ پایا۔ والڈی مورٹ کی آواز اتنی قریب سے آئی تھی......

''تم اپنے نشان کو پکڑے ہوئے تھے۔'' پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا۔ ''تم فرش پر گر کر بری طرح تڑپ رہے تھے اور پھر تم نے اپنے نشان پر ہاتھ رکھ کر اسے سہلانا شروع کر دیا۔ سنو پوٹر! مجھے ان معاملوں سے آگاہی ہے۔''

ہیری نے ان کی آنکھوں میں گھور کر دیکھا۔ ''میرا خیال ہے کہ مجھے ہسپتال جانا چاہئے۔'' اس نے کہا۔ ''میرے سر میں شدید درد ہو رہی ہے۔''

''میرے پیارے بچے! بلاشبہ میرے کمرے کی روشن ضمیری کی ترغیبی لہروں نے تمہیں غیر معمولی طور پر پریشان کیا ہوگا؟'' پروفیسر ٹراؤلینی نے کہا۔ ''اگر تم اس وقت یہاں سے جاؤ گے تو مستقبل دیکھنے اور غیب بینی کے اسرار جاننے کا سنہرا موقع گنوا دو گے۔''

''میں اس وقت سر درد کے علاج کے علاوہ مستقبل میں اور کچھ دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔'' ہیری نے کمزور آواز میں جواب دیا۔

وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ باقی طلباء پیچھے ہٹ گئے۔ وہ سہمے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''بعد میں ملاقات ہو گی۔'' ہیری نے رون سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے اپنا بستہ سمیٹ کر اُٹھایا اور چور دروازے کی طرف چل دیا۔ اس نے پروفیسر ٹراؤلینی کو نظرانداز کر دیا جو نہایت یاس بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھیں جیسے انہیں کسی بہت

بڑی خوشی سے محروم کر دیا گیا ہو۔

جب ہیری سیڑھی سے نیچے اترا تو وہ ہسپتال کی طرف نہیں گیا۔ اس کا وہاں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ سیریس نے اسے کہا تھا کہ اگر نشان میں دوبارہ تکلیف ہو تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ ہیری اس کی ہدایت کے مطابق وہی کام کرنے جا رہا تھا۔ وہ سیدھا ڈمبل ڈور کے دفتر کی طرف جا رہا تھا۔ وہ راہداری میں چلتا رہا اور یہ سوچنے لگا کہ اس نے خواب میں کیا دیکھا تھا...... یہ خواب بھی اتنا ہی واضح لگ رہا تھا جتنا کہ پہلے والا خواب، جو اس نے پرائیویٹ ڈرائیو میں دیکھا تھا، جس کی شدت سے وہ بیدار ہو گیا تھا......اس نے اپنے دماغ میں خواب کی ساری باتیں یکجا کیں اور انہیں ترتیب سے یاد رکھنے کی کوشش کرنے لگا......اس نے سنا تھا کہ والڈی مورٹ وارم ٹیل پر کوئی غلطی کرنے کا الزام لگا رہا تھا......لیکن الو اچھی خبر لایا تھا......اس لئے وارم ٹیل کو ناگنی کا لقمہ نہیں بنایا جائے گا......اس کے بجائے ہیری پوٹر کو ناگنی کی خوراک بنایا جائے گا......

ہیری بے دھیانی میں خوفناک عفریت کے مجسمے کو عبور کر کے بہت آگے نکل گیا تھا جو ڈمبل ڈور کے دفتر کے پوشیدہ راستے پر پہرہ دیتا تھا۔ اس نے پلکیں جھپکا کر چاروں طرف دیکھا اور تب جا کر اسے احساس ہوا کہ وہ بہت آگے نکل آیا تھا۔ وہ واپس مڑا اور پتھر کے مجسمے کے سامنے آ کر رُک گیا۔ پھر اسے یاد آیا کہ اسے شناخت تو معلوم ہی نہیں تھی۔

''لیموں کا شربت......'' اس نے کہا۔ مجسمے میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ ''ناشپاتی کا قطرہ......ار......ملٹھی کی چھڑی......لوزہ ٹافیاں......ڈروبل کی دھماکے دار چیونگم......بارٹی باٹ کی ہر ذائقے والی ٹافیاں......اوہ نہیں! وہ تو انہیں پسند ہی نہیں ہیں......اوہ! صرف کھل جاؤ'' اس نے غصے سے کہا۔ ''مجھے سچ مچ ان سے ملنا ہے، بہت ضرور کام ہے......''

لیکن مجسمے میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔ ہیری نے جھنجلا کر مجسمے کو لات دے ماری لیکن اس سے پاؤں کے انگوٹھے میں درد کی تیز لہر پیدا ہو گئی اور کچھ بھی نہیں ہوا۔

''چاکلیٹی مینڈک......'' وہ غصے سے ایک پیر پر کھڑے کھڑے چیخا۔ ''شکر کی قلم......کاکروچ کا خوشہ......''

مجسمے میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ ایک طرف ہٹتی چلی گئی۔ ہیری نے حیرت سے پلکیں جھپکائیں۔

''کاکروچ کا خوشہ؟'' اس نے تعجب بھرے انداز میں دہرایا۔ ''میں تو صرف مذاق کر رہا تھا......''

وہ جلدی سے دیواروں کے درمیان کی دراڑ میں گھس گیا اور پتھر کی بل دار سیڑھیوں پر چڑھ گیا جو آہستگی سے خود بخود اوپر کی طرف اُٹھتی جا رہی تھیں۔ پیچھے دیوار کی دراڑ بند ہو چکی تھی۔ سیڑھیاں اسے بلوط کی لکڑی سے بنے دروازے تک لے آئیں۔ دروازے پر پیتل کی کنڈی لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

اسے دفتر کے اندر سے کچھ آوازیں سنائی دیں۔ وہ چلتا ہوا سیڑھی سے اترا اور دروازے کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ وہ جھجکتے

ہوئے سننے لگا۔

''ڈمبل ڈور! مجھے تو کوئی تعلق جڑتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا ہے، بالکل بھی نہیں۔'' یہ جادوئی وزیراعظم کارنیلوس فج کی آواز تھی جسے ہیری اچھی طرح پہچانتا تھا۔ ''لیوڈو کا کہنا ہے کہ برتھا غائب ہونے میں پوری طرح خود قصوروار ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہمیں اب تک اس کا اتہ پتہ لگ جانا چاہئے تھا لیکن ہمارے پاس گڑبڑ کا کوئی ثبوت نہیں ہے ڈمبل ڈور! ایک بھی ثبوت نہیں ہے۔ اس کے لاپتہ ہونے کا، بارٹی کراؤچ کے غائب ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

''وزیراعظم صاحب! آپ کو کیا لگتا ہے کہ بارٹی کراؤچ کے ساتھ کیا ہوا ہوگا؟'' موڈی کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''مجھے دو امکانات دکھائی دیتے ہیں الیسٹر!'' فج کی آواز آئی۔ ''یا تو کراؤچ کا ذہنی توازن خراب ہو چکا ہے، جس کا امکان بہت زیادہ ہے۔ میرے خیال سے اس کے نجی حالات اور اعصاب شکن صدمات کو دیکھتے ہوئے ہم سب اس بات سے متفق ہوں گے۔ یقیناً اس کا ذہنی توازن بگڑ چکا ہوگا اور وہ اب کہیں ویرانوں میں بھٹک رہا ہوگا......''

''اگر ایسی بات ہے تو وہ یہاں سے بہت جلدی چلے گئے کارنیلوس!'' ڈمبل ڈور نے جلدی سے کہا۔

''یا پھر...... دیکھو!'' فج تھوڑا پریشان دکھائی دینے لگے۔ ''دیکھو! میں جب تک وہ جگہ نہ دیکھ لوں، جہاں انہیں آخری مرتبہ پایا گیا تھا تب تک میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن تم لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ جگہ بیاوکس بیٹن کی بگھی نما قیام گاہ کے پاس ہی تھی؟...... ڈمبل ڈور! تم جانتے ہو کہ وہ عورت کون ہے؟''

''میں انہیں نہایت قابل ہیڈ مسٹرس سمجھتا ہوں کارنیلوس! اور بہت باکردار عورت بھی۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''جانے دو ڈمبل ڈور!'' فج نے چبھتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''کیا تمہیں نہیں لگتا کہ تم ہیگرڈ کی وجہ سے تعصب سے چشم پوشی کرتے ہوئے اس کی طرفداری کر رہے ہو۔ وہ سب بے ضرر نہیں ہوتے ہیں...... ایسی ماں کے ہونے کے بعد تم ہیگرڈ کو بے ضرر کیسے مان سکتے ہو؟''

''مجھے میڈم میکسم پر ہیگرڈ جتنا ہی بھروسہ ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اپنی پرسکون آواز میں جواب دیا۔ ''کارنیلوس! مجھے لگتا ہے کہ شاید آپ ہی تعصب کے باعث ایسی بات کہہ رہے ہیں۔''

''کیا ہم اس گفتگو کو جلدی سمیٹ نہیں سکتے۔'' موڈی اچانک گرجتے ہوئے بیچ میں بول اُٹھے۔

''ہاں...... ہاں! چلو میدان کا جائزہ لیتے ہیں۔'' فج نے بے صبری سے کہا۔

''نہیں یہ بات نہیں ہے۔'' موڈی نے کہا۔ ''بات یہ ہے کہ پوٹر آپ سے ملنا چاہتا ہے ڈمبل ڈور! وہ دروازے کے باہر کھڑا ہوا ہے۔''

☆☆☆☆

تیسواں باب

تیشہ یادداشت

دفتر کا دروازہ کھل گیا۔

''کیسے ہو پوٹر؟'' موڈی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ ''اندر آ جاؤ۔''

ہیری دفتر کے اندر داخل ہو گیا۔ وہ ایک بار پہلے بھی ڈمبل ڈور کے دفتر میں آ چکا تھا۔ یہ بہت خوبصورت گولائی میں بنا ہوا کمرہ تھا۔ جس کی دیواروں پر ہوگورٹس کے سابقہ ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹرسوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ تصویروں میں لوگ موجود گہری نیند سو رہے تھے اور ان کے سینے آہستہ آہستہ پھول اور پچک رہے تھے۔ کارنیلوس فج، ڈمبل ڈور کی میز کے پاس کھڑے تھے اور وہ ہمیشہ کی طرح اپنے دھاری دار چوغے میں ملبوس تھے اور لیموں کی رنگت والا ہیٹ ان کے ہاتھ میں تھما ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ ہیری! تم کیسے ہو؟'' فج نے خوشی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''اچھا ہوں!'' ہیری نے مصلحتاً جواب دیا جبکہ وہ ٹھیک نہیں تھا۔

''ہم ابھی اس رات کے عجیب حادثے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے، جب مسٹر کراؤچ میدان میں دکھائی دیئے تھے۔'' فج نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''وہ تم ہی سے ملے تھے، ہے نا؟''

''جی!'' ہیری نے جواب دیا۔ پھر اسے محسوس ہوا کہ یہ اداکاری کرنا بے کار ہے کہ اس نے ان کی باتیں نہیں سنی تھیں۔ اس لئے اس نے بات رکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن مجھے میڈم میکسم آس پاس کہیں بھی نہیں دکھائی نہیں دی تھیں، انہیں وہاں چھپنے میں بہت زیادہ مشکل پیش آتی، ہے نا؟''

فج کے ٹھیک پیچھے ڈمبل ڈور ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور ان کی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی۔

''ہاں! یہ بات تو سچ ہے۔'' فج نے تھوڑی خجالت بھرے انداز میں کہا۔ ''ہیری! اگر تم برا نہ مانو!...... تو ہم میدان میں گھومنے جا رہے ہیں...... شاید تم اپنی کلاس میں لوٹنا چاہو گے۔''

''میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں پروفیسر!'' ہیری نے جلدی سے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ انہوں نے

سنجیدگی سے اس پر باریک بین نظر ڈالی۔

''ٹھیک ہے، میرا یہیں پر انتظار کرو، ہیری!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میدان کا جائزہ لینے میں ہمیں کچھ زیادہ وقت نہیں لگے گا۔''

وہ خاموشی سے ہیری کے پاس سے نکل گئے اور دروازہ بند کر گئے۔ ایک آدھ منٹ بعد ہیری کو نیچے کی راہداری میں موڈی کے لکڑی کے پاؤں کی ٹھک ٹھک کی آواز دھیمی ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے اپنے چاروں طرف نظر دوڑائی۔

''کیسے ہو فاکس؟'' اس نے ایک طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

فاکس پروفیسر ڈمبل ڈور کا ققنس تھا۔ (فینکس کو عربی میں عنقاء اور فارسی و اردو میں ققنس کہتے ہیں، یہ دیومالائی داستانوں کا طاقتور پنجوں والا پرندہ تھا جو عرب کی رزمیہ داستانوں میں صحرا میں رواں دواں قافلوں میں سے چھوٹے اونٹ اُٹھا کر لے جاتا تھا) وہ دروازے کے قریب اپنے سنہرے پائیدان پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ہنس کی شکل کا ہرندہ تھا اور اس کے سرخ سنہرے پر بے حد خوبصورت دکھائی دیتے تھے۔ اس نے اپنی لمبی دُم ہلائی اور ہیری کی طرف دیکھ کر پلکیں جھپکائیں۔

ہیری ڈمبل ڈور کی میز کے سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ کئی منٹ تک ان سابقہ ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹرسوں کی تصویروں کو دیکھتا رہا جو اپنی اپنی تصویروں میں سوئے ہوئے تھے۔ وہ ابھی ابھی سنی باتوں کے بارے میں سوچتا رہا اور اپنے نشان کو انگلیوں سے سہلاتا رہا۔ اب اس میں درد بالکل نہیں ہو رہی تھی۔

ڈمبل ڈور کے دفتر میں آنے کے بعد وہ خود کو کافی پرسکون محسوس کر رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کچھ ہی دیر بعد وہ انہیں اپنے خواب کے بارے میں بتا دے گا۔ ہیری نے میز کی عقبی سمت کی دیواروں کی طرف نظر دوڑائی۔ ایک الماری میں پھٹی پرانی بولتی ٹوپی رکھی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے ساتھ والی شیشے کی الماری میں چاندی کی ایک شاندار تلوار پڑی تھی۔ جس کے دستے میں بڑے بڑے چمکتے ہوئے نگینے جڑے ہوئے تھے۔ ہیری اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ اس نے اس تلوار کو دوسرے سال کی پڑھائی کے دوران بولتی ٹوپی میں سے کھینچ کر باہر نکالا تھا۔ یہ تلوار ہیری کے فریق کے بانی استاد بہادر شجاع گری فنڈر کی ملکیت تھی۔ ہیری تلوار کی ہیئت کو ٹٹولتا رہا اور یاد کرنے لگا کہ اس نے اس کی مدد اس وقت کی تھی جب وہ ہر طرف سے مدد ملنے میں مایوسی کا شکار ہو گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ شیشے کی اس الماری پر سفید دودھیا روشنی چمکتی ہوئی تھرک رہی تھی۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ یہ روشنی کہاں سے آ رہی ہے؟ جو الماری کے شیشے پر پڑ رہی ہے۔ اسے جلد ہی معلوم ہو گیا کہ یہ چاندی کی سی چمکتی ہوئی سفید روشنی اس کے عقبی سمت میں موجود سیاہ الماری کے اندر سے پھوٹ رہی تھی جس کا دروازہ صحیح انداز میں بند نہیں تھا۔ ہیری جھجکا اور اس نے فاکس پر نگاہ ڈالی پھر وہ اپنے تجسس سے مجبور ہو کر اُٹھا اور دفتر کے عقبی سمت کی طرف بڑھا۔ اس نے ڈرتے ڈرتے الماری کا دروازہ کھول دیا۔

وہاں پر پتھر سے بنی ہوئی ایک گول پرات رکھی ہوئی تھی۔ اس کے کناروں پر عجیب قسم کے نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ اس پر ایسی زبان میں الفاظ اور تصویریں منقش تھیں جو ہیری کو بالکل سمجھ میں نہیں آئیں۔ سفید روشنی اسی پرات کے اندر سے پھوٹ رہی تھی۔ ہیری

نے آج سے پہلے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی تھی۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ اس پرات میں مائع سیال بھرا ہوا تھا یا پھر کوئی چمکتی ہوئی گیس۔ یہ تو چاندی جیسی رنگت کی ایک سفید چیز تھی جو آہستہ آہستہ تھرک رہی تھی اور دائروی انداز میں گھومتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کی سطح ہوا میں لہریں بناتے ہوئے پانی جیسی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے روشنی مائع شکل میں بدل گئی ہو یا پھر ہوا ٹھوس کر دی گئی ہو۔ ہیری یہ طے نہیں کر پایا کہ ان دونوں میں سے یہ کیا ہو سکتا تھا؟

وہ اسے چھونا چاہتا تھا۔ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ چیز کیسی محسوس ہوتی ہے؟ لیکن جادوئی دنیا میں گزرے ان چار سالوں نے اسے سکھا دیا تھا کہ عجیب سیال سے بھری ہوئی پرات میں اپنا ہاتھ ڈالنا بہت احمقانہ کام ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس نے اپنے چوغے کے اندر سے اپنی چھڑی باہر نکالی اور ایک بار گھبرا کر دفتر میں چاروں طرف نظر دوڑائی۔ پھر اس نے اپنی چھڑی سے مائع سیال کو ہلایا۔ پرات کے اندر کی موجود چاندی جیسا دودھیا مائع بہت تیزی سے گھومنے لگا۔

ہیری جھک کر اور قریب ہو گیا۔ اب اس کا سر الماری کے اندر پہنچ گیا تھا۔ سفید مائع میں کافی شفافیت پیدا ہو گئی تھی اور شیشے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے اس کی تہہ میں نیچے دیکھنے کی کوشش کی۔ اسے امید تھی کہ اسے پرات کی پتھر کی تہہ دکھائی دے گی لیکن اس کے بجائے اسے پراسرار پرات کی سطح کے نیچے ایک بڑا کمرہ دکھائی دینے لگا۔ ایک ایسا کمرہ جس میں وہ چھت کی گول کھڑکیوں میں سے جھک کر اندر کا منظر دیکھ رہا تھا۔

کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی لیکن اس میں کوئی کھڑکی نہیں تھی۔ ہیری نے سوچا، شاید یہ کمرہ کسی تہہ خانے میں موجود ہوگا۔ کمرے میں سکول کی راہداریوں میں جلنے والی مشعلوں کی طرح مشعلیں روشن تھیں۔ ہیری نے کمرے کے منظر کو واضح دیکھنے کیلئے اپنا سر اتنا جھکا لیا کہ اس کی ناک پرات میں موجود سفید مائع سے صرف ایک ہی انچ کے فاصلے پر رہ گئی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ جادوگر اور جادوگرنیوں کی بڑی تعداد ہر دیوار کے چاروں طرف بنی ہوئی قطاروں میں نشستوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک خالی کرسی کمرے کے بالکل وسط میں پڑی ہوئی تھی۔ اس کرسی میں ایسا کچھ تھا کہ ہیری کو ڈراؤنا احساس ہونے لگا۔ کرسی میں زنجیریں بھی تھیں جیسے اس میں بیٹھنے والے کو عام طور پر ان سے باندھ دیا جاتا ہو۔

یہ کون سی جگہ تھی؟ یقینی طور پر یہ ہوگورٹس تو نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے سکول میں ایسا کوئی کمرہ آج تک نہیں دیکھا تھا۔ اس کے علاوہ پرات کے نیچے والے اس پراسرار کمرے میں بہت سے عمدہ پوش اجنبی جادوگر اور جادوگرنیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ہیری جانتا تھا کہ ہوگورٹس میں اتنے اساتذہ نہیں تھے حالانکہ اسے ان کے نوکیلے ہیٹ کے بالائی حصے ہی دکھائی دے رہے تھے۔ لیکن اسے محسوس ہوا کہ وہ لوگ کسی چیز کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ سب ایک ہی سمت میں دیکھ رہے تھے اور کوئی بھی کسی سے بات نہیں کر رہا تھا۔

پرات کے کنارے گولائی میں بنے ہوئے تھے اور وہ کمرہ بالکل چوکور تھا۔ اس لئے ہیری کو یہ دکھائی نہیں دے پایا کہ اس کے کناروں میں کیا ہو رہا تھا۔ وہ اور قریب جھک گیا۔ اس نے اپنا سر نیچے کیا اور کناروں کی طرف دیکھنے کی کوشش کی۔ اس کی ناک اس

عجیب مائع سیال سے چھوگئی جس میں وہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اسی لمحے ڈمبل ڈور کے دفتر کو زوردار جھٹکا لگا...... ہیری نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی جگہ سے اچھل پڑا اور پھر وہ سر کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔ وہ پرات کے پراسرار مائع کی تہہ میں گر چکا تھا۔ لیکن اس کا سر پتھر کی سطح والی تہہ سے نہیں ٹکرایا۔ وہ تو برف جیسی ٹھنڈی اور اندھیری چیز سے ہوتا ہوا نیچے گر رہا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی خوفناک تاریکی اسے اپنے اندر نگلتی جا رہی ہو۔

اور اچانک اس نے محسوس کیا کہ وہ پرات کے اندر والے کمرے میں ایک نشست پر بیٹھ چکا تھا۔ یہ نشست دوسری نشستوں سے کافی بلندی پر موجود تھی۔ اس نے اپنے اوپر پتھر کی بنی ہوئی ٹھوس چھت کی طرف دیکھا۔ وہ اس میں موجود گول شگاف کو تلاش کر رہا تھا جس سے وہ نیچے جھانک رہا تھا لیکن وہاں پر سیاہ اور ٹھوس چھت کے سوا کوئی نشان موجود نہیں تھا۔

ہیری نے گھبراہٹ میں تیز تیز سانسیں لیتے ہوئے اپنے چاروں طرف دیکھا۔ حالانکہ کمرے میں کم از کم دوسو لوگ موجود ہوں گے لیکن کسی بھی جادوگر یا جادوگرنی کی نگاہ اس کی طرف نہیں اُٹھی تھی۔ ان میں سے کسی کا بھی دھیان اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا تھا۔ ہیری لکڑی کی نشست پر اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے جادوگر کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کے منہ سے حیرت بھری زوردار چیخ نکل گئی جو خاموش کمرے میں زوردار آواز میں گونجنے لگی۔

وہ ایلبس ڈمبل ڈور تھے، جن کے پہلو میں وہ اس وقت بیٹھا ہوا تھا۔

''پروفیسر!'' ہیری نے دبی ہوئی آواز میں انہیں مخاطب کیا۔ ''مجھے افسوس ہے...... میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا...... میں تو صرف آپ کی الماری میں رکھی اس پرات میں دیکھ رہا تھا کہ میں...... میں!...... ہم اس وقت کہاں ہیں؟''

لیکن ڈمبل ڈور نے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہوں نے ہیری کو پوری طرح نظرانداز کر دیا تھا جیسے وہ وہاں تھا ہی نہیں...... نشستوں پر بیٹھے باقی تمام جادوگروں اور جادوگرنیوں کی طرح وہ بھی کمرے کے ایک کونے کی طرف گھور کر دیکھ رہے تھے، جہاں ایک دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری نے پریشان ہو کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا پھر خاموشی سے کمرے کے موجود لوگوں کو دیکھا جن کی نگاہیں ایک ہی سمت میں پتھرائی ہوئی لگ رہی تھیں۔ وہ بھی اسی طرف دیکھنے لگا اور پھر اسے سمجھ میں آنے لگا......

ایک بار پہلے بھی ہیری ایسی جگہ پر پہنچ گیا تھا جہاں کوئی بھی اسے دیکھ یا سن نہیں سکتا تھا۔ اس بار وہ ایک جادوئی ڈائری کے صفحات سے کسی کی یادداشت میں پہنچ گیا تھا...... اور اگر وہ سمجھنے میں غلطی نہیں کر رہا تھا تو وہ ایک بار پھر اسی قسم کے حادثے کا شکار ہو گیا تھا......

ہیری نے اپنا دایاں ہاتھ اُٹھایا اور پھر جھجکتے ہوئے اسے تیزی سے ڈمبل ڈور کے چہرے کے سامنے لہرانے لگا۔ ڈمبل ڈور نے نہ تو پلکیں جھپکائیں اور نہ ہی ہیری کی طرف مڑ کر دیکھا۔ وہ اپنی جگہ سے ہلے تک نہیں تھے۔ اور پھر ہیری کی رائے میں اس سے معاملہ

صاف ہو گیا۔ ڈمبل ڈور اسے اس طرح کبھی نظرانداز نہیں کریں گے۔ وہ ایک یادداشت کے اندر آ چکا تھا اور یہ حقیقی ڈمبل ڈور نہیں تھے لیکن یہ بہت پہلے کی بات نہیں ہو سکتی تھی...... اس کے پہلو میں بیٹھے ڈمبل ڈور کے بال بھی سفید ہی تھے، جیسے حقیقت میں ان کے بال تھے۔ لیکن یہ جگہ کون سی تھی؟ یہ جادوگر کس کا انتظار کر رہے تھے؟

ہیری نے محتاط انداز میں اپنے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ جیسا اسے اوپر سے دیکھتے ہوئے محسوس ہوا تھا، کمرہ بالکل چوکور تھا۔ اس نے سوچا کہ یہ کمرہ کم اور تہہ خانہ زیادہ لگ رہا تھا۔ ماحول کافی ڈراؤنا تھا۔ دیواریوں پر تصویریں یا سجاوٹی اشیاء موجود نہیں تھیں۔ صرف نشستیں قطاروں میں لگی ہوئی تھیں۔ وہ تمام اس انداز میں بنی ہوئی تھی کہ ان پر بیٹھے ہر شخص کو وسط میں موجود کرسی اور اس کا منظر بخوبی واضح دکھائی دے سکے۔

اس سے پہلے ہیری کسی نتیجے پر پہنچ پاتا کہ وہ کس جگہ پر موجود تھا؟ اسے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ تہہ خانے کا کونے والا دروازہ کھلا اور اس میں سے تین لوگ اندر داخل ہوئے...... یا زیادہ صحیح بات تو یہ تھی کہ اس میں سے ایک آدمی اندر داخل ہوا تھا جس کے دونوں پہلوؤں میں ایک ایک روح کھچڑ موجود تھا۔

ہیری کے بدن میں سرد لہر دوڑ گئی۔ لمبی قامت کے روح کھچڑوں نے چہروں پر سیاہ نقاب ڈال رکھے تھے، جن سے ان کے چہروں کی ہیئت بالکل چھپی ہوئی تھی۔ وہ دھیرے دھیرے کمرے کے درمیان میں رکھی ہوئی کرسی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دونوں نے ہی اپنے ایک ایک مردہ اور گلے سڑے ہوئے ہاتھ سے اس آدمی کو دبوچ رکھا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ان کی گرفت میں جکڑا ہوا شخص بے ہوش ہونے والا تھا۔ ہیری اسے قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا تھا...... وہ جانتا تھا کہ یادداشت میں ہونے کی وجہ سے اس پر روح کھچڑوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ روح کھچڑوں کی نادیدہ طاقت کو اچھی سے جانتا تھا۔ کمرے میں موجود ناظرین آہستگی سے پیچھے ہٹ گئے۔ جب روح کھچڑوں نے اس آدمی کو کرسی پر بٹھایا اور اسے بھاری زنجیروں سے جکڑ ڈالا۔ اس کے بعد وہ دھیمی رفتار سے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔ ان کے جاتے ہی کمرے کا دروازہ بند ہو گیا۔

ہیری نے اس شخص کی طرف دیکھا جو زنجیروں میں جکڑا کرسی پر موجود تھا۔ اسے حیرت کا زوردار جھٹکا لگا...... وہ شخص کوئی اور نہیں ایگور کارکروف تھا۔

ڈمبل ڈور کے مقابلے میں کارکروف زیادہ جوان دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے بال اور بکری جیسی ڈاڑھی کالی تھی۔ وہ ملائم اونی لباس نہیں پہنے ہوئے تھا بلکہ پتلے اور پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس تھا۔ وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔ ہیری کے دیکھتے ہی دیکھتے کرسی پر لگی ہوئی زنجیریں اچانک سنہری ہو گئیں اور کارکروف کے ہاتھوں پر سانپوں کی طرح بل کھا کر لپٹنے لگیں۔ اس کے دونوں ہاتھ بندھ چکے تھے۔

''ایگور کارکروف......'' ہیری کے بائیں طرف سے ایک روکھی آواز سنائی دی۔ ہیری نے چاروں طرف نظر دوڑائی اور اس نے

دیکھا، مسٹر کراؤچ اس کے قریب والی نشستوں کے بالکل وسط میں کھڑے تھے۔ ان کے بال سیاہ تھے اور چہرے پر عمر کے لحاظ سے کسی قدر کم جھریاں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ کافی چست اور جوان دکھائی دے رہے تھے۔ ''تمہیں یہاں اژقبان سے محکمہ جادو کی اس عدالت کے سامنے گواہی دینے کیلئے بلایا گیا ہے۔ تم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ تم گذشتہ صورتحال پر اہم معلومات دینے پر رضامند ہو۔''

کارکروف سنبھل کر پہلو بدلتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گئے حالانکہ زنجیروں نے انہیں کرسی سے مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا۔

''میرے پاس واقعی اہم اور چونکا دینے والی معلومات ہیں سر۔'' انہوں نے کہا۔ ان کی آواز میں گہری پریشانی اور گھبراہٹ کی جھلک نمایاں تھی۔ ''میں محکمے کے کام آنا چاہتا ہوں۔ میں مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میں ...... میں جانتا ہوں کہ محکمہ شیطانی جادوگروں کے بچے کھچے گروہ کو پکڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں اس کام میں اپنی طرف سے پوری مدد کرنے کیلئے تیار ہوں......''

نشستوں سے طرح طرح کی چہ میگوئیاں سنائی دیں۔ کچھ جادوگر اور جادوگرنیاں تو کارکروف کی طرف دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ زیادہ تر لوگوں کی آنکھوں میں اس کیلئے نفرت بھرے جذبات جھلک رہے تھے۔ پھر ہیری کو ڈمبل ڈور کے دوسرے پہلو میں بیٹھے ہوئے جادوگر کی غراہٹ سے بھری جانی پہچانی آواز سنائی دی۔ ''بالکل جھوٹ......''

ہیری آگے کی طرف جھکا تاکہ وہ ڈمبل ڈور کے دوسری طرف بیٹھے ہوئے شخص کو دیکھ سکے۔ وہاں پر میڈ آئی موڈی بیٹھے ہوئے تھے حالانکہ ان کا حلیہ کافی مختلف دکھائی دے رہا تھا۔ ان کی جادوئی آنکھ ان کے چہرے پر نہیں تھی بلکہ وہاں دو قدرتی آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ دونوں ہی کارکروف پر جمی ہوئی تھیں اور ان میں گہری نفرت کے جذبات جھلک رہے تھے۔

''کراؤچ اسے رہا کرنے والا ہے......'' موڈی نے آہستگی سے ڈمبل ڈور کو بتایا۔ ''اس نے اس کے ساتھ سودا کرلیا ہے۔ مجھے اسے پکڑنے میں چھ مہینے لگے تھے اور کراؤچ اسے صرف اس لئے رہا کر رہا ہے کہ وہ کچھ نئے نام بتانے والا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس سے نام معلوم کرلو اور دوبارہ اسے روح کھچڑوں کے حوالے کردو......''

ڈمبل ڈور نے اپنی لمبی خمدار ناک سے ناگواری کا ہلکا سا تاثر دکھایا۔

''اوہ! میں تو بھول ہی گیا تھا...... تمہیں روح کھچڑ پسند نہیں ہیں، ہے نا ایلبس؟'' موڈی نے زہرخند مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

''نہیں!'' ڈمبل ڈور نے اطمینان سے جواب دیا۔ ''مجھے وہ بالکل پسند نہیں ہیں۔ مجھے کافی عرصے سے محسوس ہو رہا ہے کہ محکمے کو اس طرح کے وحشی عفریتوں کے ساتھ تعلقات استوار رکھنے کی غلطی نہیں کرنا چاہئے۔''

''لیکن اس جیسے گھٹیا آدمی کیلئے......'' موڈی نے آہستگی سے کہا۔

''کارکروف! تمہارا کہنا ہے کہ تم ہمیں کچھ نئے لوگوں کے ناموں کے بارے میں بتا سکتے ہو جو سزا کے مستحق ہیں اور آزاد پھر رہے ہیں۔'' کراؤچ نے سخت لہجے میں کہا۔ ''نام بتاؤ......''

''آپ یہ سمجھ لیں۔'' کارکروف نے جلدی سے کہا۔ ''کہ تم جانتے ہو کون؟ ہمیشہ بہت پراسرار انداز میں کام کرتا تھا...... وہ یہ

پسند کرتا تھا کہ ہم...... میرا مطلب ہے کہ اس کے سبھی چیلے......اور اب مجھے بہت افسوس ہے کہ میں کبھی اس کا چیلا رہا تھا......''

''کام کی بات کرو، کارکروف!'' موڈی نے دھیمی آواز میں کہا۔

''......ہم اپنے ہر ساتھی کا نام نہیں جانتے تھے...... کیونکہ صرف وہی جانتا تھا کہ ہم لوگ کون ہیں؟......''

''اس نے بہت عقلمندی کا کام کیا، ہے نا؟ کیونکہ اس سے تم جیسے آدمی کو ان سبھی کو پکڑوانے کا موقع نہیں مل پائے گا۔'' موڈی نے بڑبڑا کر کہا۔

''پھر بھی تم دعویٰ کرتے ہو کہ تم ہمیں کچھ نام بتا سکتے ہو؟'' کراؤچ نے سختی سے کہا۔

''ہاں! میں بتا سکتا ہوں۔'' کارکروف نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''اگر اس بات پر دھیان دیں کہ یہ اس کے اہم چیلے تھے۔ میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے اُس کے احکامات کی تعمیل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں یہ معلومات دے کر یہ ثابت کر رہا ہوں کہ میں پوری طرح سے اسے ترک کر چکا ہوں اور مجھے سچ مچ گہرا پچھتاوا ہو رہا ہے کہ میں......''

''نام بتاؤ......'' مسٹر کراؤچ نے تیکھی آواز میں غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں!......ایک تو تھا 'انتونین دولوہاف!'' کارکروف نے جلدی سے کہا۔ ''میں نے...... میں نے اسے ماگلوؤں پر پرتشدد کارروائیاں کرتے دیکھا ہے......اور ان جادوگروں پر بھی جو عظیم شیطانی جادوگر (والڈی مورٹ) کی حمایت میں نہیں آنا چاہتے تھے......''

''اس کام میں تم نے بھی یقیناً اس کی مدد کی ہوگی؟'' موڈی غرا کر دھیمی آواز میں بولے۔

''ہم پہلے ہی انتونین کو گرفتار کر چکے ہیں۔'' کراؤچ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''وہ تمہاری گرفتاری کے کچھ ہی عرصے بعد پکڑا گیا تھا......''

''واقعی؟'' کارکروف نے کہا اور اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''مجھے...... مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی۔'' لیکن وہ خوش نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کو صاف نظر آ رہا تھا کہ یہ خبر سن کر اسے سچ مچ جھٹکا لگا تھا کیونکہ اس کا بتایا ہوا ایک نام ضائع ہو چکا تھا۔

''کوئی اور نام......؟'' کراؤچ نے ٹھنڈے پن سے پوچھا۔

''کیوں نہیں!...... ہاں...... روزیئر تھا۔'' کارکروف نے جلدی سے کہا۔ ''ایوین روزیئر''

''روزیئر مر چکا ہے۔'' کراؤچ نے تیزی سے کہا۔ ''وہ بھی تمہاری گرفتاری کے کچھ ہی عرصے بعد پکڑا گیا تھا۔ اس نے خاموشی سے ہتھیار ڈال کر خود کو ہمارے حوالے کرنے کے بجائے مقابلہ کرنے کو ترجیح دی تھی اور وہ اس لڑائی میں مارا گیا......''

''وہ اپنے ساتھ میری ناک کا ٹکڑا بھی لے گیا۔'' موڈی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ہیری نے ایک بار پھر کے چہرے کی طرف دیکھا۔ موڈی اب پروفیسر ڈمبل ڈور کو اپنی کٹی ہوئی ناک کا گڑھا دکھا رہے تھے۔

''اوہ! روزیئر اسی قابل تھا۔'' کارکروف نے کہا۔ اب اس کی آواز میں سچ مچ دہشت کا عنصر جھلکنے لگا تھا۔ ہیری کو سمجھ میں آ رہا تھا کہ اب انہیں اس بات کی پریشانی ہونے لگی تھی کہ اگر ان کی دی گئی کوئی بھی معلومات محکمے کے کام نہ نکلیں تو کیا ہو سکتا ہے؟ کارکروف کی نگاہیں کونے میں بنے ہوئے دروازے کی طرف اُٹھ گئیں جس کے پیچھے روح کھچڑ بے صبری سے اس کا انتظار کر رہے ہوں گے۔

''کوئی اور......'' کراؤچ نے اکتائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

''ہاں!'' کارکروف بولا۔ ''ٹرئیس...... اس نے میکوئینس کو مارنے میں مدد کی تھی۔ مولس بر!...... وہ غیر قانونی جادوئی واروں کو استعمال کرنے میں ماہر تھا۔ اس نے معصوم اور بے گناہ لوگوں کو سفا کانہ واروں کے نرغے میں لاکر جرم کرنے پر مجبور کیا تھا۔ رکاورڈ بھی تھا!...... رکاورڈ نے جاسوسی کر کے محکمے کے اندرونی خفیہ احکامات اور معلومات 'تم جانتے ہو کون؟' تک پہنچائی تھی۔''

ہیری بتا سکتا تھا کہ اس بار کارکروف کی چاندی ہو گئی تھی، حاضرین حیرت بھرے لہجوں میں اب آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔

''رکاورڈ؟'' مسٹر کراؤچ نے کہا اور اپنے سامنے بیٹھی ہوئی جادوگرنی کی طرف اشارہ کیا۔ جو اپنے چرمئی کاغذ پر تیزی سے لکھنے لگی۔ ''شعبہ اسراریات و مخفی کارروائی کا ملازم او گسٹس رکاورڈ!''

''ہاں وہی......'' کارکروف نے امید بھرے لہجے میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ اس نے خفیہ معلومات اکٹھی کرنے کیلئے محکمے کے اندر اور باہر کے جادوگروں کی منظّم کڑیاں تشکیل دے رکھی تھیں۔''

''ہم ٹرئیس اور مولس بر کو پکڑ چکے ہیں۔'' مسٹر کراؤچ نے روکھے پن سے کہا۔ ''بہت اچھا! کارکروف اگر تمہارے پاس اتنی ہی معلومات ہیں تو ہمیں فیصلہ کر لینے تک تمہیں اژقبان لوٹنا پڑے گا......''

''ابھی نہیں......'' کارکروف دہشت میں چیخ پڑا۔ ''رُکئے! میرے پاس اور بھی نام ہیں......''

مشعلوں کی روشنی میں ہیری دیکھ سکتا تھا کہ کارکروف کی پیشانی پر پسینہ بہنے لگا تھا اور اس کا چہرہ فق پڑ گیا تھا جو اس کے بکھرے ہوئے کالے بالوں اور ڈاڑھی کے درمیان عجیب دکھائی دے رہا تھا۔

''سنیپ......'' کارکروف نے چلا کر کہا۔ ''سیورس سنیپ......''

''یہ عدالت سنیپ کو بے گناہ قرار دے چکی ہے۔'' کراؤچ نے ٹھنڈے پن میں جواب دیا۔ ''اس کی سچائی کی ذمہ داری ایلبس ڈمبل ڈور نے لی ہے۔''

''نہیں!'' کارکروف نے چیخ کر کہا اور ان زنجیروں کو کھینچنے کی کوشش کی جنہوں نے اسے کرسی پر باندھ رکھا تھا۔ ''میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سیورس سنیپ مرگ خور تھا......''

ڈمبل ڈور اپنی نشست سے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اطمینان بھری آواز میں بولے۔

''میں اس معاملے میں پہلے ہی گواہی دے چکا ہوں ۔سیورس سنیپ سچ مچ ایک مرگ خور تھے۔ بہر حال، لارڈ والڈی کی شکست سے پہلے ہی وہ ہماری طرف آ گئے تھے اور اپنی جان خطرے میں ڈال کر ہمارے جاسوس بن گئے تھے۔ وہ اب اس طرح مرگ خور نہیں ہیں جس طرح میں نہیں ہوں......''

ہیری میڈ آئی موڈی کو دیکھنے کیلئے مڑا۔ ڈمبل ڈور کی پشت کے پیچھے موڈی کے چہرے پر تفکرات کی گہری شکنیں پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''ٹھیک ہے کارکروف!'' مسٹر کراؤچ نے سرد لہجے میں کہا۔''تم نے محکمے کی مدد کی ہے، میں تمہارے معاملے میں کچھ کروں گا۔ اس دوران تم اژقبان میں ہی رہو گے......''

مسٹر کراؤچ کی آواز دھندلی ہوگئی۔ ہیری نے چاروں دیکھا۔تہہ خانہ اس طرح غائب ہو گیا تھا جیسے وہ دھوئیں کا بنا ہوا ہو۔ ہر چیز دھندلی ہو رہی تھی۔ وہ صرف اپنے بدن کو دیکھ سکتا تھا۔ باقی ہر چیز اندھیرے میں گم ہوتی جا رہی تھی۔

اور پھر تہہ خانہ دوبارہ نمودار ہونے لگا۔ ہیری اب ایک دوسری جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اب بھی سب سے اونچی نشست پر موجود تھا لیکن اس بار وہ مسٹر کراؤچ کی بائیں طرف والی قطار میں بیٹھا ہوا تھا۔ ماحول بھی کافی الگ تھلگ دکھائی دے رہا تھا۔ آرام دہ اور خوشنما...... دیواروں کے چاروں طرف جادوگر اور جادوگرنیاں اس طرح باتیں کر رہے تھے جیسے وہ کوئی میچ دیکھنے کیلئے اکٹھے ہوئے ہوں۔اسی وقت ہیری کی نگاہ باقی قطاروں میں دوڑتی ہوئی نصف فاصلے پر موجود ایک جادوگرنی پر جا کر ٹھہر گئی۔اس کے بال چھوٹے اور سنہری تھے۔وہ سرخ لباس میں ملبوس تھی اور سبز رنگ کی قلم کو منہ میں ڈال کر چوس رہی تھی۔ یہ پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ ریٹا سٹیکر ہی تھی جو کافی جوان اور کم عمر دکھائی دے رہی تھی۔ ہیری نے چاروں نگاہ دوڑائی۔ ڈمبل ڈور دوبارہ اس کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے حالانکہ اس بار ان کے لباس کا رنگ کچھ مختلف تھا۔ مسٹر کراؤچ پہلے سے زیادہ تھکے اور خونخوار دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری سمجھ گیا کہ یہ ایک اگلی یادداشت تھی۔ایک الگ دن...... ایک الگ مقدمے کی کارروائی۔

کونے کا دروازہ کھل گیا اور ایک شخص اندر داخل ہوا، وہ لیوڈو بیگ مین تھا۔

بہر حال۔اس وقت ان کی توند نہیں نکلی ہوئی تھی۔ اس وقت وہ کیوڈچ کے جاندار اور گٹھیلے بدن کے مالک دے رہے تھے۔ ان کی ناک بھی ٹوٹی ہوئی نہیں تھی۔ وہ لمبے، دبلے پتلے مگر ورزشی آدمی لگ رہے تھے۔ زنجیروں والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بیگ مین کسی قدر پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ بہر حال، انہیں کارکروف کی طرح زنجیروں میں جکڑا نہیں گیا تھا۔ شاید اس سے بیگ مین کو اطمینان نصیب ہوا ہو۔انہوں نے حاضرین کی طرف دیکھا اور پھر انہوں نے دو چار لوگوں کی طرف دیکھ کر اپنا ہاتھ بھی ہلایا۔ وہ اب دھیمے انداز میں مسکرا رہے تھے۔

''لیوڈو بیگ مین! تمہیں جادوئی قانون کی عدالت کے سامنے اس لئے لایا گیا ہے تاکہ تم مرگ خوروں کی مجرمانہ کارروائیوں

سے وابستہ اپنے تعلق کے الزام کیلئے صفائی دے سکو۔'' مسٹر کراؤچ نے بلند آواز میں کہا۔ ''ہم نے تمہارے اوپر لگے تمام الزامات کیلئے ضروری سماعت کر لی ہے اور ہم اب اپنے حتمی فیصلے پر پہنچنے والے ہیں۔ ہمارا فیصلہ صادر ہونے سے پہلے تمہیں اپنے دفاع میں کچھ کہنا ہے......''

ہیری کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ لیوڈو بیگ مین اور مرگ خور......؟

''مجھے صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ میں تھوڑا بیوقوف تھا......'' بیگ مین نے تھوڑا عجیب انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

قریب بیٹھے ہوئے جادوگر اور جادوگرنیوں ہلکا سا ہنس پڑے لیکن مسٹر کراؤچ کے چہرے کے تاثرات ان جیسے بالکل نہیں تھے۔ وہ لیوڈو بیگ مین کو بہت سنجیدگی اور نفرت بھری ناپسندیدگی سے گھور رہے تھے۔

''تم نے بالکل سچ کہا، لیوڈو!'' ہیری کے پیچھے سے کسی نے کہا۔ اس نے گھور کر اس سمت میں دیکھا۔ وہاں پر میڈ آئی موڈی بیٹھے ہوئے تھے۔ ''اگر میں یہ بات نہیں جانتا کہ وہ ہمیشہ سے احمق تھا تو میں یہی کہتا کہ بالجروں نے ٹکرا ٹکرا اس کا دماغ ضرور پوپلا کر ڈالا ہوگا......''

''لیوڈوک بیگ مین! تم لارڈ والڈی موورٹ کے چیلوں کو معلومات فراہم کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے۔'' مسٹر کراؤچ نے لفظ چبا چبا کر کہا۔ ''اس کے لئے میں اژقبان میں قید کی سزا سنانے کی تجویز دیتا ہوں جو کم از کم......''

لیکن اسی وقت قریب کی نشستوں سے غصے بھری آوازیں سنائی دینے لگیں۔ کئی جادوگر اور جادوگرنیاں کھڑے ہو کر اپنے سر ہلاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ یہاں تک کہ مسٹر کراؤچ کی طرف مکے بھی تانتے ہوئے نظر آئے۔

''لیکن میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔'' بیگ مین نے ہجوم کے شور سے بلند آواز میں سنجیدگی کے ساتھ کہا۔ ان کی گول نیلی آنکھیں پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''مجھے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا۔ رکاورڈ میرے ڈیڈی کا دوست تھا...... میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ 'تم جانتے ہو کون؟' کا آدمی ہو سکتا ہے۔ مجھے لگا کہ میں اپنے فائدے کیلئے معلومات اکٹھی کر رہا ہوں اور رکاورڈ بار بار یقین دہانی کرا رہا تھا کہ کیوڈچ کا کیریئر ختم ہونے کے بعد وہ مجھے محکمے میں ملازمت دلوا دے گا...... میرا مطلب ہے کہ میں زندگی بھر تو بالجروں کی چوٹیں تو برداشت نہیں کر سکتا، ہے نا؟''

حاضرین کھی کھی کر کے ہنسنے لگی۔

''اس پر جیوری کی رائے حاصل کر لیتے ہیں۔'' مسٹر کراؤچ نے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور تہہ خانے کی دائیں طرف مڑے۔ ''جیوری کے جو معززین سزا دینے کے حق میں ہیں...... وہ براہ مہربانی اپنے ہاتھ اُٹھائیں......''

ہیری نے سر گھما کر تہہ خانے کی دائیں طرف دیکھا، کسی نے بھی ہاتھ نہیں اُٹھایا تھا۔ حاضرین میں بیٹھے ہوئے کئی جادوگر اور جادوگرنیوں نے تالیاں بجائیں۔ جیوری میں بیٹھی ہوئی ایک جادوگرنی اُٹھ کر کھڑی ہوگئی۔

''فرمایئے!''مسٹر کراؤچ خشک لہجے میں غراتے ہوئے بولے۔

''ہم مسٹر بیگ مین کو مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں کیونکہ انہوں نے گذشتہ ہفتہ کے دن ترکی کے خلاف کھیلے گئے کیوڈچ میچ میں برطانیہ کی طرف سے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔''

مسٹر کراؤچ آگ بگولا دکھائی دینے لگے۔تہہ خانہ شور سے گونجنے لگا۔مسٹر بیگ مین اُٹھ کر کھڑے ہوئے اورانہوں نے سر جھکا کراور مسکراتے ہوئے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

جب بیگ مین تہہ خانے سے باہر نکلنے لگے تو مسٹر کراؤچ بیٹھتے ہوئے ڈمبل ڈور کی طرف کر بولے۔''گدھا آدمی! رکاورڈا سے ملازمت دلوائے گا......جس دن لیوڈو بیگ مین محکمے میں نوکری کرے گا،وہ محکمے کیلئے بہت بدقسمتی کا دن ثابت ہوگا۔''

تہہ خانہ ایک بار پھر دھندلا ہونے لگا۔جب منظر دوبارہ صاف ہوا تو ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔وہ اورڈمبل ڈوراب بھی مسٹر کراؤچ کے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھےلیکن ماحول بالکل الگ تھلگ تھا۔وہاں پوری طرح خاموشی چھائی ہوئی تھی جوصرف مسٹر کراؤچ کے پہلو میں بیٹھی ہوئی ایک دبلی پتلی جادوگرنی کے سبکنے کی آواز سے ٹوٹ رہی تھی۔اس نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اپنے منہ پر رومال لگا رکھا تھا۔ہیری نے کراؤچ کی طرف دیکھا۔وہ اب پہلے سے زیادہ کمزوراور زرد دکھائی دے رہے تھے۔ان کی کنپٹی پر ایک رگ بری طرح پھڑک رہی تھی۔

''انہیں اندر لاؤ......''کراؤچ نے کہا اوران کی آواز خاموش تہہ خانے میں گونجنے لگی۔

کونے والا دروازہ ایک بار پھر کھل گیا۔اس بار چھ روح کھچڑ چار افراد کو گھیر کر اندر لا رہے تھے۔ہیری نے دیکھا کہ ہجوم میں بیٹھے ہوئے لوگ بار بار سر گھما گھما کر مسٹر کراؤچ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ان میں سے کچھ سرگوشیوں میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔

روح کھچڑوں نے چاروں افراد کو ایک ایک کر کے زنجیر والی چار کرسیوں پر الگ الگ بیٹھا دیا اوران کے گرد زنجیروں کا حلقہ جکڑ دیا۔وہ اب چاروں تہہ خانے کے بالکل وسط میں بیٹھے ہوئے تھے۔ان چار لوگوں میں ایک گٹھیلا آدمی تھا جو کراؤچ کی طرف سونی نظروں سے گھور رہا تھا۔ایک دبلا اور تھوڑا سا پریشان آدمی تھا جس کی آنکھیں ہجوم پر گھوم رہی تھیں۔چمکدار سیاہ بالوں اور بھاری پلکوں والی ایک جادوگرنی تھی جو اپنی زنجیر والی کرسی پر اس طرح اکڑ کر بیٹھی ہوئی تھی جیسے وہ کوئی عزت والا تخت ہو۔اور ایک اٹھارہ انیس سال کا نوجوان بھی تھا جو بہت دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔اس کا بدن کانپ رہا تھا اوراس کے ہلکے زرد بال اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔اس کی چمکدار جلد دودھ کی طرح سفید تھی۔کراؤچ کے پاس بیٹھی دبلی اور پستہ قامت جادوگرنی اپنی نشست پر آگے پیچھے پہلو بدلتی ہوئی دکھائی دی اور رومال میں اپنا چہرہ چھپا کر رونے لگی۔کراؤچ کھڑے ہوئے۔انہوں نے اپنے سامنے بیٹھے چاروں مجرموں کو گہری نفرت سے دیکھا۔

''تم لوگوں کو یہاں جادوئی قانون کی عدالت میں اس لئے لایا گیا ہے کہ ہم تم لوگوں کے بے حد گھناؤنے جرم کیلئے اپنا فیصلہ سنا سکیں۔''

''ڈیڈی......!'' ہلکے زرد رنگ کے بالوں والے نوجوان نے کہا۔''ڈیڈی......رحم کیجئے!''

''......ہم نے اس عدالت میں آج تک اس سے زیادہ گھناؤنے جرم کا ذکر نہیں سنا ہے۔'' مسٹر کراؤچ نے اور زیادہ اونچی آواز میں کہا تاکہ ان کے بیٹے کی آواز دب جائے۔''ہم نے تم لوگوں کے خلاف اور حق میں تمام شہادتوں کی سماعت مکمل کر لی ہے۔ تم لوگوں پر الزام ہے کہ تم چاروں نے ایک ایرور......فرینک لانگ باٹم کو پکڑا......اور اس پر سفاک کٹ جادوئی وار کا استعمال کیا کیونکہ تمہیں یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اسے تمہارے شکست خوردہ مالک 'تم جانتے ہو کون؟' کا موجودہ پتہ ٹھکانہ معلوم ہوگا......''

''ڈیڈی میں نے ایسا نہیں کیا......'' زنجیروں میں بندھا ہوا نوجوان لڑکا زور سے چلایا۔''میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں ڈیڈی! مجھے روح کھچڑوں کے پاس واپس مت بھیجئے ڈیڈی......''

''تم پر یہ الزام ہے۔'' مسٹر کراؤچ گرجتے ہوئے بولے۔''جب فرینک لانگ باٹم سے تمہیں کوئی معلومات نہیں حاصل ہو پائی تو تم نے ان کی بیوی پر غیر قانونی جادوئی وار کا استعمال کیا۔ تم لوگ 'تم جانے ہو کون؟' کو دوبارہ طاقتور بنانے کی منصوبہ بندی بنا رہے تھے تاکہ تم اپنی خون خرابے والی پرانی روش پر لوٹ سکو...... جو اس کے طاقتور ہونے کے دورانئے میں تمہیں میسر تھی۔ اب میں جیوری سے درخواست کرتا ہوں......''

''ممی......'' وہ نوجوان چیخا۔ اس کی چیخ سن کر کراؤچ کے پاس بیٹھی ہوئی دبلی اور پستہ قامت جادوگرنی اپنی سسکیوں پر قابو نہ رکھ پائی اور پہلو بدل بدل کر بے چینی سے چہرہ چھپانے لگی۔''ممی انہیں روکئے۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا...... میں نے ایسا کچھ نہیں کیا......''

''اب میں جیوری کے اراکین سے درخواست کرتا ہوں۔'' مسٹر کراؤچ چیختے ہوئے غرائے۔''اگر انہیں یہ لگتا ہے کہ اس جرم کیلئے انہیں اژقبان میں عمر قید کی سزا دی جانا چاہئے تو وہ اپنے ہاتھ اُٹھائیں......''

تہہ خانے کی دائیں طرف بیٹھے ہوئے جیوری کے سبھی ارکان جادوگر اور جادوگرنیوں نے ایک ساتھ اپنے ہاتھ بلند کر دیئے۔ دیواروں کے پاس بیٹھے ہوئے ہجوم نے اسی طرح تالیاں بجائیں جیسے بیگ مین کے مقدمے میں تالیاں بجائی گئی تھیں۔ ان کے چہروں پر جنگلی مسکراہٹ کے جذبات رقصاں تھے۔ نوجوان یہ دیکھ کر چیخنے چلانے لگا۔

''نہیں ممی نہیں...... میں نے یہ کام نہیں کیا...... میں نے یہ کام نہیں کیا...... میں انہیں بالکل نہیں جانتا تھا...... مجھے وہاں مت بھیجو۔ مجھے وہاں جانے سے بچالو......ممی!''

روح کھچڑ دوبارہ کمرے میں آ گئے۔ نوجوان کے تینوں ساتھی چپ چاپ اپنی کرسیوں سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ بھاری پلکوں

والی عورت نے کراؤچ کی طرف دیکھا اور کڑی آواز میں بولی۔ ''کراؤچ! تاریکیوں کا شہنشاہ دوبارہ طاقت ور بن جائے گا۔ تم بھلے ہمیں اژقبان بھیج دو لیکن ہم انتظار کریں گے۔ طاقتور اور عظیم آقا جلد ہی ہمیں بچانے کیلئے آئے گا۔ وہ ہمیں اپنے باقی سب چیلوں کے ساتھ لے جائے گا اور وہ دوسروں کی بہ نسبت ہمیں زیادہ عزت بخشے گا کیونکہ صرف ہم ہی وفادار تھے...... کیونکہ ہم نے ہی انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی تھی......''

دوسری طرف نوجوان لڑکا روح کھچڑوں سے الجھنے کی کوشش کر رہا تھا حالانکہ ہیری کو دکھائی دے رہا تھا کہ روح کھچڑوں کی سرد موت کی لہریں اسے اپنی لپیٹ میں دبوچ رہی تھیں جن کے اثرات اس کے چہرے پر نمودار ہونے لگے تھے۔ حاضرین اب ان تینوں پر طعنہ زنی کر رہی تھی۔ اب کچھ لوگ اپنی نشستوں سے اُٹھ کھڑے ہوئے، جب اس ملزمہ جادوگرنی کو تہہ خانے سے باہر لے جایا گیا تھا۔ لڑکا اب بھی احتجاج کر رہا تھا مگر اس کی آواز لحہ بہ لحہ کمزور پڑتی جا رہی تھی۔

''میں آپ کا بیٹا ہوں......'' اس نے چیخ کر مسٹر کراؤچ سے کہا۔ ''میں آپ کا بیٹا ہوں۔''

''تم میرے بیٹے نہیں ہو......'' مسٹر کراؤچ نے چیخ کر غصیلے لہجے میں کہا اور ان کی آنکھیں اچانک باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں۔ ''میرا کوئی بیٹا نہیں ہے......کوئی بھی نہیں......''

ان کے پہلو میں بیٹھی ہوئی دبلی جادوگرنی نے زور سے آہ بھری اور روتے ہوئے اپنی نشست پر لڑھک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی لیکن کراؤچ کا دھیان اس کی طرف بالکل نہیں تھا۔

''انہیں لے جاؤ......انہیں لے جاؤ اور وہیں سڑنے دو......'' مسٹر کراؤچ روح کھچڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے اتنی زور سے گرجے کہ ان کے منہ سے تھوک اُڑنے لگا تھا۔

''ڈیڈی......ڈیڈی! میں شامل نہیں تھا......نہیں ڈیڈی...... براہ مہربانی......رحم کیجئے......''

''مجھے لگتا ہے ہیری! میرے دفتر واپس لوٹنے کا وقت ہو چکا ہے۔''

ہیری کے کانوں میں ایک دھیمی آواز سنائی دی۔ ہیری چونک گیا۔ اس نے اپنے اردگرد سر گھما کر دیکھا۔ یہ بڑا عجیب منظر تھا۔ اس کے دائیں طرف ڈمبل ڈور بیٹھے ہوئے تھے اور بائیں طرف ایک اور ڈمبل ڈور بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ نوجوان لڑکے کو روح کھچڑوں کے چنگل میں باہر نکلتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ بائیں طرف والے ڈمبل ڈور کی نظریں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔

''چلو!'' بائیں طرف والے ڈمبل ڈور نے کہا اور انہوں نے ہیری کی کہنی کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ وہ ہوا میں اوپر اُٹھ رہا ہے اور اس کے چاروں طرف کا تہہ خانہ ہوا میں گم ہوتا جا رہا ہے۔ ایک پل کیلئے تو ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا اور پھر اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے دھیرے دھیرے گٹھلی نگل لی ہو۔ اچانک وہ اپنے پیروں پر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ وہ ڈمبل ڈور کے دفتر میں واپس لوٹ آیا تھا۔ جہاں دھوپ کی چبھتی ہوئی روشنی بھری ہوئی تھی۔ پتھر کی پرات اس کے سامنے والی الماری میں پوری

آب وتاب سے چمک رہی تھی اور ایلبس ڈمبل ڈور اس کے پاس کھڑے تھے۔

''پروفیسر!'' ھیری نے تھوک نگلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ مجھے یہ نہیں کرنا چاہئے تھا...... میں کرنا بھی نہیں چاہتا تھا......لیکن الماری کا دروازہ تھوڑا کھلا تھا اور......''

''میں سمجھ سکتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اس پرات کو اُٹھا کر اپنی میز پر رکھ دیا اور اس کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے ھیری کو اپنے سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ھیری بیٹھ گیا مگر وہ چمکتی ہوئی پرات کو بدستور گھورتا رہا۔ اس کے اندر کا مائع سیال ایک بار پھر پہلے جیسا سفید ہو چکا تھا اور آہستگی کے ساتھ گھومتا ہوا تھرک رہا تھا۔

''یہ کیا ہے؟'' ھیری نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

''یہ......اسے 'تیشہ یادداشت' کہتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے بتایا۔ ''مجھے کئی بار لگتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمہیں بھی ایسا ہی لگتا ہوگا کہ دماغ میں بہت زیادہ خیال اور پرانی یادیں جمع ہوگئی ہیں۔''

''ار......'' ھیری کو کبھی ایسا نہیں لگا تھا لیکن اس نے یہ بات نہیں بتائی۔

''ایسے وقت میں ہمیشہ تیشہ یادداشت استعمال کرتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے پتھر کی پرات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''میں اپنی یادداشت میں موجود ان وقائع کو نلکی کے ذریعے باہر نکالتا ہوں اور محفوظ کر لیتا ہوں، جب مجھے انہیں پرکھنا ہوتا ہے تو نلکی سے نکال کر انہیں تیشہ یادداشت میں ڈال دیتا ہوں اور پھر اطمینان سے ان کا جائزہ لیتا ہوں۔ جب وہ اس روپ میں ہوتے ہیں تو ان کے باہمی تعلق کی جانچ کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے......''

''آپ کا مطلب ہے...... یہ سب آپ کے خیال ہیں؟'' ھیری نے پرات میں گھومتے ہوئے سفید مائع کو گھورتے ہوئے کہا۔

''یقیناً......'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔ ''آؤ! میں تمہیں دکھاتا ہوں......''

ڈمبل ڈور نے اپنے چوغے سے چھڑی باہر نکالی اور اس کی نوک اپنی کنپٹی کے پاس چاندی جیسے چمکتے ہوئے بالوں پر رکھی۔ جب انہوں نے چھڑی ہٹائی تو ایسا لگ رہا تھا کہ چھڑی میں بال چپک گئے ہوں۔ لیکن پھر ھیری نے دیکھا کہ یہ تو اسی سفید مائع کا ایک چمکتا ہوا دھاگہ ہے جو چمکتی ہوئی پرات میں بھرا ہوا تھا۔ ڈمبل ڈور نے اس نئے خیال کو پرات میں ڈال دیا اور ھیری یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پرات کی تہہ پر اس کا چہرہ چاروں طرف تیرنے لگا۔

ڈمبل ڈور نے اپنے لمبے ہاتھ تیشہ یادداشت کے دونوں طرف رکھ کر اسے اس طرح ہلایا جیسے سونے تلاش کرنے والا سونے کے ٹکڑوں کو تلاش کرنے کیلئے ہلاتا ہے......اور ھیری نے دیکھا کہ اس کا چہرہ سنیپ کے چہرے میں بدل گیا تھا۔ انہوں نے اپنا منہ کھولا اور چھت کی طرف منہ کر کے بولنے لگے۔ ''یہ نشان دوبارہ گہرا ہو رہا ہے...... کارکروف کا بھی...... پہلے سے زیادہ صاف اور گہرا......''

''میں کسی معاونت کے بغیر بھی اس تعلق کو دیکھ سکتا تھا۔'' ڈمبل ڈور نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''لیکن کوئی بات نہیں......'' انہوں نے اپنے نصف چاند کی شکل والی عینک کے اوپر سے ہیری کی طرف دیکھا جو پرات میں تیرتے ہوئے مائع میں سنیپ کے چہرے کو منہ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔ ''جب مسٹر فج مجھ سے ملنے کیلئے یہاں پہنچے تو میں تیشہ یادداشت کے استعمال میں مصروف تھا۔ میں نے اسے جلدی میں واپس رکھ دیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میں نے الماری کا دروازہ ٹھیک سے بند نہیں کیا تھا۔ ظاہر ہے اس سے تمہارا دھیان اس کی طرف بھٹک گیا ہوگا۔''

''مجھے افسوس ہے پروفیسر!'' ہیری شرمندگی سے بولا۔

ڈمبل ڈور نے محض اپنا سر ہلا دیا۔

''متجسس ہونا کوئی غلط بات نہیں ہے لیکن ہمیں اپنے تجسس کا محتاط انداز میں استعمال کرنا چاہئے...... ہاں...... واقعی!''

انہوں نے ہلکی سی تیوریاں چڑھاتے ہوئے اپنی چھڑی کی نوک سے پرات کے چمکتے ہوئے مائع کے اندر تیرتے ہوئے خیالوں کو ہلایا۔ اس میں سے فوراً ایک ہیولا ابھرا۔ لگ بھگ سولہ سال کی ایک موٹی لڑکی دھیرے دھیرے تھرکتی ہوئی دکھائی دی۔ جس کے پاؤں اب بھی پرات کے اندر ہی ڈوبے ہوئے تھے۔ اس نے ہیری یا ڈمبل ڈور کی طرف قطعی دھیان نہیں دیا۔ جب وہ بولی تو اس کی آواز بھی پروفیسر سنیپ کی آواز کی طرح دفتر میں گونج اُٹھی۔ جیسے یہ پتھر کی پرات کی گہرائیوں میں سے آرہی ہو۔ ''پروفیسر ڈمبل ڈور! اس نے مجھ پر دم بخود جادوئی کلمے سے حملہ کیا۔ میں تو اسے صرف چڑا رہی تھی سر! میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ پچھلی جمعرات کو میں نے گرین ہاؤس کے عقبی سمت میں اسے فلورنس کا بوسہ لیتے دیکھا تھا......''

''لیکن برتھا کیوں......؟'' ڈمبل ڈور نے خاموش ہو چکی لڑکی کو تاسف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم اس کے پیچھے گئی ہی کیوں تھی؟''

''برتھا......؟'' ہیری نے اس لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''کیا...... یہ...... کیا یہی برتھا جورکنس تھی؟''

''ہاں!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور ایک بار پھر پرات کی سطح کے خیالوں کو ہلانے لگے۔ برتھا اس میں کھو گئی تھی۔ پرات کی مائع سطح ایک بار پھر دودھیا سفید ہو گئی تھی۔ ''یہ برتھا کے سکول کے دنوں کی یاد تھی۔''

تیشہ یادداشت کی سفید روشنی ڈمبل ڈور کے چہرے پر پڑ رہی تھی اور اچانک ہیری نے دیکھا کہ وہ کتنے زیادہ بوڑھے دکھائی دے رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ وہ جانتا تھا کہ ڈمبل ڈور کی عمر کافی زیادہ ہے لیکن نہ جانے کیوں اس نے کبھی ڈمبل ڈور کو بوڑھا تسلیم نہیں کیا تھا۔

''تو ہیری!'' ڈمبل ڈور نے جلدی سے کہا۔ ''میرے خیالوں میں کھونے سے پہلے تم مجھے کچھ بتانا چاہتے تھے......؟''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے چونک کر کہا۔ ''پروفیسر! کچھ دیر پہلے میں علم جوتش کی کلاس میں بیٹھا ہوا تھا...... اور...... میری آنکھ لگ

گئی......''

وہ تھوڑا سا جھجکا اور سوچنے لگا کہ شاید اس بات پر ڈمبل ڈور اسے ڈانٹیں لیکن ڈمبل ڈور نے صرف اتنا ہی کہا۔ ''میں سمجھ سکتا ہوں، آگے کہو......''

''میں نے ایک خواب دیکھا......'' ہیری نے کہا۔ ''لارڈ والڈی مورٹ کے بارے میں۔ خواب میں وہ وارم ٹیل کو سزا دے رہا تھا......آپ جانتے ہیں نا......وارم ٹیل کون ہے؟''

''ہاں! میں جانتا ہوں......آگے بتاؤ!'' ڈمبل ڈور نے فوراً کہا۔

''والڈی مورٹ کے پاس ایک الّو کسی کا خط لے کر گیا۔ اسے پڑھنے کے بعد والڈی مورٹ نے کہ وارم ٹیل کی غلطی کی تلافی ہو گئی ہے۔ اس نے کہا کہ کوئی مر گیا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ وہ وارم ٹیل کو ناگنی کو نہیں کھلایا جائے گا۔ اس کی کرسی کے پاس ایک اژدہا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا......اس نے کہا کہ وارم ٹیل کی جگہ اب وہ مجھے ناگنی کو کھلائے گا۔ پھر اس نے وارم ٹیل پر سفاک کٹ وار کے جادوئی کلمے کا استعمال کیا......اور میرا ماتھے کا نشان بری طرح درد کرنے لگا۔'' ہیری نے کہا۔ ''اس کی وجہ سے میں بیدار ہو گیا کیونکہ اس میں شدید درد کی ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔''

ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھا۔

''ار......بس اتنی سی بات ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''اچھا!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''اچھا اب مجھے یہ بتاؤ کہ کیا گرمیوں کے بعد تمہارے نشان میں اس سے پہلے درد ہوئی تھی؟''

''نہیں! لیکن آ کو کیسے معلوم ہوا کہ گرمیوں میں میرے نشان میں درد ہوئی تھی؟'' ہیری نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

''سیریس سے صرف تمہارا ہی خط و کتابت کا رابطہ نہیں ہوتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''جب سے وہ گذشتہ سال ہوگورٹس سے گیا ہے تب سے میں بھی اس کے ساتھ رابطے میں ہوں۔ میں نے ہی اسے پہاڑ والے غار کا مشورہ دیا تھا اور بتایا تھا کہ وہ اس کے چھپنے کیلئے سب سے محفوظ جگہ رہے گی۔''

ڈمبل ڈور کھڑے ہو گئے اور اپنی میز کے پیچھے پیچھے ادھر ادھر ٹہلنے لگے۔ کبھی کبھار وہ اپنی چھڑی اپنی کنپٹی کے ساتھ لگاتے اور ایک چمکتا ہوا سفید دھاگے والا خیال نکال کر تیشہ یادداشت میں ڈال دیتے تھے۔ تیشہ یادداشت کے اندر کے خیال اب اتنی تیزی کے ساتھ لہرانے لگے تھے کہ ہیری کو کچھ بھی صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہاں تو صرف رنگوں سے قوس وقزح جیسی جھلک بکھری ہوئی تھی۔

''پروفیسر......'' اس نے دو منٹ بعد آہستگی کے ساتھ کہا۔

ڈمبل ڈور رُک گئے اور اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''اوہ معاف کرنا.....'' انہوں نے آہستگی کے ساتھ کہا اور دوبارہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئے۔

''کک.....کیا آپ جانتے ہیں کہ میرے نشان میں درد کیوں ہوتا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

ڈمبل ڈور نے ہیری کی طرف ایک پل کیلئے غور سے دیکھا اور پھر بولے۔ ''میرا قیاس ہے اور یہ قیاس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے.....میرا خیال ہے کہ تمہارے نشان میں درد تب ہوتا ہے جب یا تو والڈی مورٹ تمہارے آس پاس ہوتا ہے یا پھر وہ نفرت کے سمندر میں موجزن ہوتا ہے۔''

''لیکن کیوں.....؟''

''کیونکہ تم اور وہ اس جادوئی کلمے سے جڑے ہوئے ہو، جو اپنی بھرپور طاقت کے باوجود ناکام ہو گیا تھا'' ڈمبل ڈور بولے۔ ''یہ کوئی عام معمولی نشان نہیں ہے۔''

''تو آپ کو لگتا ہے.....وہ خواب.....کیا یہ باتیں سچ مچ ہوئی ہوں گی؟''

''اس کا پورا امکان ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''میں تو کہوں گا کہ شاید یہی ہوا ہوگا ہیری.....کیا تم نے خواب میں والڈی مورٹ کو دیکھا تھا؟''

''نہیں.....'' ہیری نے جھٹ سے کہا۔ ''میں نے اس کی کرسی کی پشت ہی دیکھی تھی لیکن وہاں پر دیکھنے کیلئے زیادہ کچھ نہیں ہوتا، ہے نا؟ میرا مطلب ہے کہ اس کے پاس تو بدن ہی نہیں ہے.....لیکن.....لیکن پھر وہ چھڑی کیسے اُٹھا سکتا تھا؟'' ہیری آہستگی سے بولا۔

''ہاں کیسے اُٹھا سکتا تھا؟'' ڈمبل ڈور نے اس کا جملہ دہرایا۔ ''ہاں کیسے.....؟''

کچھ دیر تک ہیری اور ڈمبل ڈور دونوں ہی خاموش بیٹھے رہے۔ ڈمبل ڈور کمرے کے خلا میں کچھ ٹٹولتے رہے۔ کبھی کبھار وہ درمیان میں وہ اپنی چھڑی کو کنپٹی پر رکھتے اور ایک نیا چمکدار سفید چاندی جیسا دھاگہ نکال کر تیشہ یادداشت میں ڈال دیتے جہاں خیالوں کا ایک بھنور اُبل رہا تھا۔

''پروفیسر!'' ہیری نے آخرکار کہا۔ ''آپ کو کیا لگتا ہے کہ وہ واقعی طاقتور بن رہا ہے؟''

''والڈی مورٹ.....؟'' ڈمبل ڈور نے تیشہ یادداشت کے اوپر سے ہیری کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ڈمبل ڈور اسے باریک بین نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ جس سے وہ اسے پہلے بھی کئی بار دیکھ چکے تھے۔ اس سے ہیری کو ہمیشہ یہی محسوس ہوتا تھا کہ ڈمبل ڈور اس کے دل میں چھپی ہوئی باتوں کو بھی دیکھ سکتے ہیں جو موڈی کی جادوئی آنکھ بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔ ''ایک بار پھر.....ہیری! میں تمہیں اپنا قیاس ہی بتا سکتا ہوں۔''

انہوں نے دوبارہ آہ بھری اور وہ پہلے سے زیادہ بوڑھے اور تھکے ہوئے دکھائی دیئے۔

''اس سے پہلے جب والڈی مورٹ طاقتور بن رہا تھا تو اُس دور میں لا پتہ ہونے والے لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تھی۔'' ڈمبل نے دھیمے انداز میں کہا۔''اور اب برتھا جورکنس اسی جگہ پر لا پتہ ہوئی ہے جہاں والڈی مورٹ کچھ عرصہ پہلے چھپا ہوا تھا۔ مسٹر کراؤچ بھی غائب ہو گئے ہیں...... اسی میدان کے اندر۔ اور ایک تیسرا شخص بھی غائب ہوا ہے حالانکہ مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ محکمہ اس کے لا پتہ ہونے کی خبر کو صحیح نہیں تسلیم کرتا کیونکہ وہ شخص ماگلو ہے۔ اس کا نام فرینک برائس ہے جو اسی قصبے میں رہتا تھا جہاں والڈی مورٹ کے والد بڑے ہوئے تھے۔ فرینک برائس اگست سے آج تک دکھائی نہیں دیا ہے۔ دیکھو! میں ماگلوؤں کے اخبار پڑھتا ہوں حالانکہ میرے محکمے کے دوست ایسا بالکل نہیں کرتے ہیں۔''

ڈمبل ڈور نے ہیری کی طرف بہت سنجیدگی سے دیکھا۔''اس سبھی لوگوں کے لا پتہ ہونے میں مجھ ایک ہی کڑی دکھائی دیتی ہے۔ محکمہ اس بات سے متفق نہیں ہے...... جیسا کہ تم نے میرے دفتر کے باہر انتظار کرتے وقت سنا ہوگا۔''

ہیری نے اثبات میں سر ہلایا۔ دونوں کے بیچ پھر خاموشی چھا گئی۔ ڈمبل ڈور بیچ بیچ میں اپنی یادیں نکال نکال کر تیتشہ یادداشت میں ڈالتے جا رہے تھے۔ ہیری نے محسوس کیا کہ اب اسے جانا چاہئے لیکن تجسس کی وجہ سے وہ اپنی کرسی پر جما رہا۔

''پروفیسر......'' اس نے پھر کہا۔

''ہاں ہیری......'' ڈمبل ڈور نے پوچھا۔

''ار...... کیا میں آپ سے...... اس عدالت کے بارے میں پوچھ سکتا ہوں...... جو تیتشہ یادداشت میں دکھائی دی تھی......؟''

''ہاں!'' ڈمبل ڈور نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔''میں کئی بار عدالت میں جا چکا ہوں لیکن کئی مقدمے مجھے زیادہ اچھی طرح یاد آتے ہیں...... خاص طور پر اب......''

''آ...... آپ مجھے جس مقدمے سے باہر لائے تھے، وہ مقدمہ جس میں کراؤچ کا بیٹا تھا...... کیا وہ نیول کے ممی ڈیڈی کے بارے میں باتیں کر رہے تھے......؟''

ڈمبل ڈور نے ہیری پر بہت باریک بین نظر ڈالی۔

''کیا نیول نے تمہیں یہ کبھی نہیں بتایا کہ اسے اس کی دادی پال رہی ہیں؟'' انہوں نے کہا۔

ہیری نے اپنا سر ہلایا اور سوچا کہ گذشتہ چار سالوں میں اس نے آج تک نیول سے یہ سوال کیوں نہیں پوچھا۔

''ہاں! وہ نیول کے والدین کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''اس کے والد صرف ایک ایرور تھے...... پروفیسر موڈی کی ہی طرح۔ جب والڈی مورٹ کی تمام طاقتیں بھسم ہو گئیں تو اس کے چیلوں نے والڈی مورٹ کا پتہ ٹھکانہ معلوم کرنے کیلئے انہیں اور ان کی بیوی پر تشدد کیا جیسا کہ تم نے سنا ہی تھا......''

''تو وہ مر چکے ہیں؟'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''نہیں!'' ڈمبل ڈور نے دھیمی آواز میں کہا۔ ان کے لہجے میں کڑواہٹ بھری ہوئی تھی۔ ہیری نے ان کی آواز میں اتنی تلخی پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ ''وہ پاگل ہو گئے ہیں۔ دونوں ہی سینٹ مونگوز ہسپتال برائے جادوئی عوارض اور حادثات میں داخل ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ نیول اپنی دادی کے ساتھ چھٹیوں میں ان سے ملنے کیلئے جاتا ہے لیکن وہ اسے پہچان نہیں پاتے ہیں۔''

ہیری صدمے کی کیفیت میں مبتلا ہو گیا تھا۔ اسے کبھی پتہ ہی نہیں چلا تھا...... چار سال میں اس نے کبھی معلوم کرنے کی زحمت تک نہیں کی تھی......

''لانگ باٹم گھرانہ بہت مقبول اور ہردلعزیز تھا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ان پر حملہ والڈی مورٹ کی شکست کے بعد کیا گیا تھا، جب سبھی سوچ رہے تھے کہ اب وہ محفوظ اور خطرے سے باہر ہیں۔ اس حملے سے غم وغصے کی ایک ایسی لہر اُٹھی جیسی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ محکمے پر مجرموں کو پکڑنے کیلئے بھاری دباؤ پڑ گیا تھا۔ بدقسمتی سے لانگ باٹم کی حالت کی وجہ سے اس کی گواہی بہت مؤثر اور یقینی نہیں تھی......''

''تب تو ہو سکتا ہے کہ کراؤچ کا بیٹا ان میں شامل ہی نہ ہو؟'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''اس کے بارے میں مجھے کچھ بھی پتہ نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے ایک بار پھر خاموشی سے بیٹھ کر تیشہ یادداشت میں ابلتے ہوئے خیالوں کو دیکھتا رہا۔ اس کے دماغ میں دو سوال اور تھے جنہیں پوچھنے کیلئے وہ بے تاب دکھائی دے رہا تھا لیکن وہ زندہ لوگوں کے بارے میں تھے۔

''ار...... مسٹر بیگ مین......'' وہ ہکلاتے ہوئے بولا۔

''......ان پر اس کے بعد کبھی شیطانی جادوگروں میں شامل ہونے یا تعلق ہونے کا کوئی الزام نہیں لگا۔'' ڈمبل ڈور نے اطمینان سے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا اور تیشہ یادداشت کی طرف دوبارہ دیکھا جواب دھیرے دھیرے ابل رہا تھا کیونکہ ڈمبل ڈور اب اس مائع سیال میں نئی یادیں نہیں ڈال رہے تھے۔ ''اور...... ار......''

لیکن تیشہ یادداشت نے اس کی طرف سے سوال پوچھ لیا۔ سنیپ کا چہرہ دوبارہ سطح پر تیرنے لگا۔ ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھا اور پھر ہیری کے چہرے کی طرف دیکھا۔

''نہ ہی سنیپ پر......'' انہوں نے کہا۔

ہیری نے ڈمبل ڈور کی ہلکی نیلی آنکھوں میں دیکھا اور جو وہ سچ مچ جاننا چاہتا تھا۔ وہ اچانک اس کے منہ سے نکل ہی گیا۔

''پروفیسر! آپ یہ بات کیسے جانتے ہیں کہ انہوں نے والڈی مورٹ کی معاونت کرنا چھوڑ دی ہے؟''

ڈمبل ڈور نے کچھ لمحوں تک ہیری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔ ''ہیری! یہ پروفیسر

سنیپ اور میرے درمیان نجی معاملہ ہے۔''

ہیری جانتا تھا کہ اب ملاقات ختم ہو چکی ہے۔ ڈمبل ڈور غصہ تو نہیں دکھا رہے تھے لیکن ان کے رویئے میں اس طرح کا عنصر جھلکنے لگا تھا جس سے ہیری سمجھ گیا کہ اب چلنے کا وقت ہو چکا ہے۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اسی کے ساتھ ڈمبل ڈور بھی اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

جب ہیری دروازے تک پہنچا تو پیچھے سے ڈمبل ڈور کی آواز سنائی دی۔

''ہیری! نیول کے والدین کے بارے میں کسی کو کچھ مت بتانا۔ اسے یہ حق ہے کہ وہ یہ بات لوگوں کو خود بتائے، جب بھی اس کیلئے تیار ہو......''

''جی پروفیسر......'' ہیری نے واپس جانے کیلئے مڑتے ہوئے کہا۔

''اور......''

ہیری نے پلٹ کر دیکھا۔

ڈمبل ڈور تیشہ یادداشت کے اوپر جھکے کھڑے تھے۔ ان کا چہرہ نیچے سے پھوٹتی ہوئی روشنی میں شمک رہا تھا اور وہ پہلے سے زیادہ بوڑھے آرہے تھے۔ انہوں نے ہیری کو ایک پل کیلئے گھورا اور پھر کہا۔ ''تیسرے ہدف کیلئے نیک تمنائیں......''

☆☆☆☆

اکتیسواں باب

تیسرا ہدف

''ڈمبل ڈور کو بھی لگتا ہے کہ 'تم جانتے ہو کون؟' اب زیادہ طاقتور ہو رہا ہے؟'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری نے تیشہ یادداشت میں جو کچھ دیکھا تھا، وہ سب اس نے رون اور ہرمائنی کو بتا دیا تھا۔ اس نے انہیں ڈمبل ڈور کی کہی زیادہ تر باتیں بھی بتا دیں تھی۔ ظاہر ہے کہ سیریس کو بھی آگاہ کر دیا تھا۔ جیسے ہی ہیری ڈمبل ڈور کے دفتر سے باہر نکلا تھا، اسی وقت اس نے سیریس کو الو بھیج کر ان ساری باتوں کی خبر بھیج دی تھی۔ ہیری، رون اور ہرمائنی اس دن ایک بار پھر رات گئے تک گری فنڈر کے ہال میں بیٹھے رہے اور خوب گرم جوشی کے ساتھ ان کا تجزیہ کرتے رہے۔ یہ سلسلہ تب تک جاری رہا جب تک ہیری کا سر واقعی چکرانے نہیں لگا تھا۔ تب جا کر اسے ڈمبل ڈور کی اس بات کا مطلب صحیح طرح سے سمجھ میں آپایا کہ کئی بار دماغ میں اتنے سارے خیال بھر جاتے ہیں کہ ان میں سے کچھ کو باہر نکال دینے سے سکون میسر ہوتا ہے۔ رون نے ہال کے آتشدان میں میں روشن آگ کی طرف گھور کر دیکھا۔ ہیری کو لگا کہ اتنی گرمی کے باوجود اس کا بدن تھوڑا کانپ رہا تھا۔

''اور وہ سنیپ پر بھروسہ کرتے ہیں؟'' رون نے کہا۔ ''وہ سچ مچ سنیپ پر بھروسہ کرتے ہیں حالانکہ انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ سنیپ پہلے مرگ خور تھے؟''

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

ہرمائنی دس منٹ سے کچھ نہیں بولی تھی۔ وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر اپنے گھٹنوں کو گھور رہی تھی۔ ہیری نے سوچا کہ تیشہ یادداشت کا استعمال کرنے سے اسے بھی بہتر محسوس ہوگا۔

''ریٹا سٹیکر......'' وہ بالآخر سکوت کو توڑتے ہوئے بڑبڑائی۔

''اس وقت تم اس کے بارے میں فکرمند کیسے ہو سکتی ہو؟'' رون نے حیرت سے کہا۔

''میں اس کے بارے میں قطعی فکرمند نہیں ہوں۔'' ہرمائنی نے رون کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ''میں تو بس سوچ رہی ہوں...... یاد ہے نا! اس نے مجھ سے تھری ڈرم سٹکس کیفے میں کیا کہا تھا؟ 'میں لیوڈو بیگ مین کے بارے میں ایسی باتیں جانتی ہوں

جنہیں سن کر تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔'اس کا یہی مطلب تھا ہے نا؟ اس نے اس مقدمے کی خبر بنائی تھی، اس لئے وہ جانتی تھی کہ بیگ مین نے مرگ خوروں کو معلومات دی تھیں۔ اور ونکی بھی۔ یاد ہے...... 'مسٹر بیگ مین بڑے جادوگر ہیں۔' بیگ مین کے رہا ہونے پر مسٹر کراؤچ بہت آگ بگولا ہوئے ہوں گے اور انہوں نے گھر پر اس کے بارے میں باتیں کی ہوں گی۔''

''ہاں! لیکن بیگ مین نے معلومات کا تبادلہ جان بوجھ کر نہیں کیا تھا ہے نا؟'' ھیری نے کہا

ہرمائنی نے اپنے کندھے اچکا دیئے۔

''وزیر اعظم فج کا یہ دعویٰ ہے کہ میڈم میکسم نے کراؤچ پر حملہ کیا تھا؟'' رون نے ھیری کی طرف گھومتے ہوئے کہا۔

''ہاں!'' ھیری نے اثبات میں کہا۔ ''لیکن وہ ایسا صرف اس لئے کہتے ہیں کہ مسٹر کراؤچ بیاوکس بیٹن کے بگھی کے قریب غائب ہوئے تھے۔''

''ہم نے میڈم میکسم کے بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا ہے نا؟'' رون نے آہستگی سے کہا۔ ''دیکھو! غیر معمولی طور پر ان میں دیو مخلوق کا خون ہے اور اسے تسلیم نہیں کرنا چاہتی ہیں......''

''اگر وہ یہ سچائی تسلیم نہیں کر رہی ہیں تو اس میں غلط بات کیا ہے؟'' ہرمائنی نے تیکھی آواز میں نظریں اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''تم نے دیکھا تھا، جب ریٹا سٹیکر کو ہیگرڈ کی دیونی ماں کے بارے میں پتہ چلا تھا تو ہیگرڈ کے ساتھ کیا سلوک ہوا تھا۔ فج کو ہی دیکھ لو۔ وہ میڈم میکسم پر صرف اس لئے شک کر رہے ہیں کیونکہ وہ نصف دیو ہیں۔ اپنے لئے جان بوجھ کر اس طرح کی تضحیک اور نفرت بھلا کون خریدنا چاہے گا۔ اگر مجھے معلوم ہو کہ سچ بتانے پر مجھے کتنے صدمے برداشت کرنا پڑیں گے تو شاید میں بھی یہی کہوں گی کہ میری تو ہڈیاں بڑھی ہوئی ہے!''

ہرمائنی نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا اور اچانک خوفزدہ ہوتے کہا۔

''ہم نے آج جادوئی کلمات کی مشق تو کی ہی نہیں۔ ہمیں آج بدری کلمات کی مشق کرنا تھی۔ ہمیں یہ کام کل ضرور کرنا ہوگا...... چلو ھیری! تمہیں اب تھوڑی نیند کی ضرور ہوگی۔''

ھیری اور رون دھیرے دھیرے اپنے کمرے میں لوٹ گئے۔ اپنا پاجامہ بدلتے ہوئے ھیری نے نیول کے پلنگ کی طرف دیکھا۔ ڈمبل ڈور سے کئے گئے وعدے کے مطابق اس نے رون اور ہرمائنی کو نیول کے والدین کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ جب ھیری اپنی عینک اتار کر پردوں سے گھرے پلنگ بیٹھ گیا تو اس نے تصور کیا کہ جس شخص کے والدین زندہ تو ہوں لیکن اسے بالکل نہ پہچانتے ہوں، اسے کیسا محسوس ہوتا ہوگا۔ یتیم ہونے کے باعث ھیری کو اکثر اجنبیوں سے بھی ہمدردی میسر ہو جاتی تھی لیکن نیول کے خراٹے سنتے ہوئے اس نے سوچا کہ دراصل نیول ہمدردی کا اس سے زیادہ حقدار تھا۔ اندھیرے میں لیٹے لیٹے ھیری کے دماغ میں ان لوگوں کیلئے غم وغصہ اور گہری نفرت کے جذبات دوڑ رہے تھے، جنہوں نے مسٹر اینڈ مسز لانگ باٹم پر جان لیوا تشدد کیا تھا۔ اسے یاد

آیا کہ جب روح کھچڑ مسٹر کراؤچ کے بیٹے اور اس کے ساتھیوں کو عدالت سے لے جا رہے تھے تو حاضرین نے کس طرح طعنہ زنی کی...... وہ سمجھ گیا کہ ان لوگوں کو کیسا محسوس ہو رہا ہوگا؟ پھر...... اسے چیختے ہوئے نوجوان کا دودھ جیسا سفید چہرہ یاد آیا اور ایک جھٹکے کے ساتھ یہ بھی یاد آیا کہ وہ اژقبان جانے کے ایک ہی سال مر گیا تھا......

ہیری نے اندھیرے میں چھتری جیسی چھت کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔ ان سب وارداتوں کا ذمہ دار صرف ایک شخص تھا اور وہ والڈی مورٹ تھا۔ ہر تباہی اور ہر بربادی واضح طور پر والڈی مورٹ کے باعث ہی وجود میں آئی تھی...... اسی نے ان سب خوش وخرم گھرانوں کو اجاڑ دیا تھا...... اسی نے بچوں سے والدین محبت اور شفقت کی چھت چھین لی تھی......

☆☆☆☆

رون اور ہرمائنی کو اپنے امتحانات کیلئے دہرائی کرنا تھی جو ٹھیک تیسرے مقابلے کے دن میں ختم ہونے والے تھے۔ بہرحال، وہ دونوں ہیری کی مدد کرنے میں اپنا کافی قیمتی وقت خرچ کر رہے تھے۔ جب ہیری نے انہیں یہ بات یاد دلائی اور کہا کہ وہ کچھ وقت تنہائی میں بھی مشق کر سکتا ہے تو ہرمائنی نے متفکر لہجے میں کہا۔ ''ہمارے بارے میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہیری! کم ازکم ہم تاریک جادو سے تحفظ کے فن کے مضمون میں تو پورے پورے نمبر مل ہی جائیں گے۔ ویسے سچی بات تو یہی ہے کہ کلاس میں بیٹھ کر ہم کبھی بھی ان جادوئی کلمات کو سیکھ نہیں سکتے تھے اور نہ ہی ان کے بارے میں جان سکتے تھے......''

''جب ہم سب ایرور بن جائیں گے، تب یہ ایک اچھی تربیت ثابت ہوگی۔'' رون نے گرم جوشی کے ساتھ کہا اور کمرے میں بھیں بھیں کرتے ہوئے بھونرے پر ششدر منتر کا استعمال کیا۔ بھونرا ہوا کے بیچوں بیچ ایک دم ساکت ہو گیا تھا۔

جب جون کا مہینہ شروع ہو گیا تو سکول کے ماحول میں ایک بار پھر جوشیلا پن اور اضطرابی ہیجان پیدا ہو گیا۔ تمام لوگ اشتیاق بھری نظروں سے تیسرے مقابلے کی راہ دیکھتے ہوئے دکھائی دیئے جو سہ ماہی ختم ہونے ایک ہفتہ پہلے ہونے والا تھا۔ ہیری ہر پل، ہر موقع پر نئے سیکھے ہوئے جادوئی کلمات کی مشقیں کرتا ہوا مصروف دکھائی دیتا تھا۔ اسے گذشتہ مقابلوں کے بجائے اس کام کے بارے میں زیادہ اطمینان محسوس ہو رہا تھا حالانکہ یہ مقابلہ بے شک مشکل اور خطرناک ہوگا لیکن موڈی نے صحیح کہا تھا۔ ہیری پہلے بھی بھیانک جانداروں اور جادوئی رکاوٹی حصاروں کو نہایت کامیابی کے ساتھ عبور کر چکا تھا اور اس بار تو اسے پہلے سے ہی معلوم تھا۔ اس لئے وہ رکاوٹوں سے نبٹنے کی پوری تیاری میں جتا ہوا تھا۔

جب پروفیسر میک گوناگل سے پورے سکول میں بار بار ان کا آمنا سامنا ہوا تو انہوں نے تنگ آ کر ہیری کو دوپہر کے کھانے کے دوران تبدیلی ہیئت کے خالی کلاس روم کا استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔ اس نے جلدی ہی مزاحم جادوئی کلمات میں مہارت حاصل کر لی تھی۔ مزاحم جادوئی کلمات حملے کو دھیما کر دیتے تھے اور اس کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کر دیتے تھے۔ اس نے تخفیفی جادوئی کلمہ بھی سیکھ لیا تھا جو دھماکہ کر کے ٹھوس چیزوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیتا تھا اور انہیں راہ سے ہٹا دیتا تھا۔ چوسمتی جادوئی کلمہ

بھی، جو ہرمائنی کی شاندار دریافت تھی۔ یہ چوسمتی جادوئی کلمہ چھڑی کی نوک کو گھما کر شمال کی طرف پھیر دیتا تھا۔ اس سے ہیری یہ جائزہ لے سکتا تھا کہ وہ بھول بھلیوں میں کہاں موجود ہے اور اسے کس سمت میں جانا چاہیئے؟ اسے اب تک ڈھالی جادوئی کلمے کے استعمال میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ اس جادوئی کلمے سے چاروں طرف ایک غیبی چادر تن جاتی تھی جو ایک خول کی مانند فرد کو اپنے اندر محفوظ کر لیتی ہے اور پھر چھوٹے موٹے حملے اس ڈھال سے ٹکرا کر راہ بھٹک جاتے ہیں۔ بہرحال، ہرمائنی نے ایک پوپلی لات والے جادوئی کلمے سے ہیری کے ڈھال جادوئی کلمے کی حفاظتی دیوار توڑ ڈالی تھی۔ ہیری دس منٹ تک کمرے میں دونوں پیروں پر اچھال اچھال کر بھاگتا رہا کیونکہ اس دوران ہرمائنی اس جادوئی کلمے کا توڑ ڈھونڈنے میں مصروف رہی تھی۔

''تم کافی کچھ سیکھ چکے ہو۔'' ہرمائنی نے معترف انداز میں اپنی فہرست کا جائزہ لیتے ہوئے کہا اور اس نے ان جادوئی کلمات کو فہرست میں کاٹ دیا جنہیں وہ سیکھ چکے تھے۔ ''ان میں سے کچھ تمہارے کام ضرور آئیں گے۔''

''یہاں آ کر میدان کی طرف تو دیکھو!'' رون نے کہا جو کھڑکی کے پاس کھڑا تھا اور نیچے جھانک رہا تھا۔ ''دیکھو تو سہی! ملفوائے کیا کر رہا ہے؟''

ہیری اور ہرمائنی بھی اس کے پاس جا کر نیچے دیکھنے لگے۔ ملفوائے، کریب اور گوئل نیچے ایک درخت کے سائے میں کھڑے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ کریب اور گوئل اس کی نگرانی کر رہے تھے۔ دونوں کی بتیسی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ ملفوائے اپنا ہاتھ اپنے منہ کے پاس رکھے ہوئے تھا اور اس کی آڑ میں کچھ بول رہا تھا......

''ایسا لگتا ہے کہ جیسے وہ واکی ٹاکی کا استعمال کر رہا ہو۔'' ہیری نے تجسس سے بتایا۔

''وہ ایسا نہیں کر سکتا۔'' ہرمائنی نے فوراً کہا۔ ''میں نے تمہیں کتنی بار بتایا ہے، ہوگورٹس میں اس طرح کی چیزیں کام نہیں کر سکتیں۔ چلو ہیری!'' اس نے کھلی ہوئی کھڑکی کے پاس سے ہٹتے ہوئے کہا۔ وہ کمرے کے وسط میں واپس لوٹ چکی تھی۔ ''ہم ڈھالی جادوئی کلمے پر دوبارہ کوشش کر کے دیکھتے ہیں......''

☆☆☆☆

سیریس اب ہر روز الّو کے ذریعے خط بھیج رہا تھا۔ ہرمائنی کی طرح وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ ہیری اور معاملات پر متوجہ نہ ہو پائے بلکہ اسے ہونے والے تیسرے اور آخری مقابلے میں کامیابی پر بھی اپنا دھیان یکسو رکھنا چاہیئے۔ ہر خط میں وہ ہیری کو یاد دلاتا تھا کہ ہوگورٹس کی دیواروں کے باہر جو بھی ہو رہا ہے، وہ ہیری کی ذمہ داری بالکل نہیں تھی۔ نہ ہی وہ ان معاملات میں کسی قسم کی دخل اندازی کر سکنے کی حالت میں تھا۔ اس نے لکھا تھا:

اگر والڈی مورٹ سچ مچ دوبارہ طاقتور بن رہا ہے تو میری پہلی فکر صرف یہی ہے کہ تم اس سے محفوظ رہو۔ جب تک تم ڈمبل ڈور کی حفاظتی تحویل میں ہو۔ تب تک وہ تم پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش تک نہیں

کر سکتا۔ لیکن پھر بھی مشکلات میں مت پڑنا۔ اس بھول بھلیوں سے محفوظ گزرنے پر ہی اپنے دھیان کو مرتکز رکھنے کی کوشش کرو۔ اس کے بعد ہم باقی معاملات کے بارے میں اطمینان سے سوچ سکتے ہیں۔

جوں جوں چوبیس جون کا دن قریب آرہا تھا، ہیری کی گھبراہٹ بڑھنے لگی لیکن یہ گھبراہٹ سابقہ مقابلوں میں ہونے والی گھبراہٹ کے مقابلے میں زیادہ سنگین نہیں تھی۔ ایک بات تو یہ تھی کہ اس بار اس نے مقابلے کیلئے بھرپور انداز میں محنت کرتے ہوئے تیاری کرلی تھی اور دوسری بات یہ تھی کہ یہ آخری مرحلہ تھا اور چاہے وہ اس بار عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرے یا پھر ناکارہ کارکردگی کا، سہ فریقی ٹورنامنٹ تو ختم ہو ہی جائے گا۔ اس خیال سے اس کے پورے وجود میں اطمینان کی لہر دوڑ اُٹھتی تھی......

☆☆☆☆

تیسرا مقابلہ جس دن ہونے والا تھا۔ اس دن صبح گری فنڈر کی میز پر ناشتے کے وقت کافی زیادہ شور سنائی دے رہا تھا۔ اسی وقت الّو ڈاک لے کر پہنچے۔ ہیری کو سیریس نے نیک تمناؤں کا کارڈ بھیجا تھا۔ یہ چرمئی کاغذ کا مڑا ہوا ٹکڑا تھا اور اس کے سامنے کی طرف کیچڑ بھرے پنجے کا نشان تھا لیکن پھر بھی ہیری اسے پا کر خوش ہوا تھا۔ ایک چیختا ہوا الّو ہمیشہ کی طرح ہرمائنی کو روزنامہ جادوگر کا تازہ شمارہ تھما گیا تھا۔ ہرمائنی نے اخبار لپیٹ کر ایک طرف رکھ دیا۔ سیریس کے خط کے بعد وہ اخبار کی طرف متوجہ ہوئی، اس نے اخبار کو اپنے سامنے پھیلایا پہلے صفحے پر نظر ڈالی اور اس کے منہ سے بے اختیار اوہ نکل گیا جس سے اس کے منہ میں بھرا ہوا کدو کے جوس کا گھونٹ نکل کر اخبار پر چھلک گیا۔

''کیا ہوا؟'' ہیری اور رون نے اس کی طرف گھورتے ہوئے ایک ساتھ پوچھا۔

''کچھ نہیں......'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا اور اخبار کو پیچھے چھپانے کی کوشش کی، لیکن رون نے ٹھیک وقت پر اس کے ہاتھوں سے اخبار چھین لیا۔ اس نے شہ سرخی کو گھور کر دیکھا اور بے اختیار بولتا چلا گیا...... ''اوہ نہیں!...... آج نہیں...... بڑھیا گائے کہیں کی......''

''کیا ہوا؟'' ہیری نے پوچھا۔ ''ریٹا سکیٹر نے پھر سے کچھ لکھ دیا کیا؟''

''نہیں......'' رون نے کہا اور ہرمائنی کی طرح اس نے اخبار کو چھپانے کی کوشش کی۔

''میرے بارے میں کوئی خبر ہے نا؟'' ہیری نے منہ بنا کر پوچھا۔

''نہیں......'' رون نے ایسے انداز میں کہا جس پر پوری طرح یقین نہیں کیا جا سکتا تھا۔

اس سے پہلے کہ ہیری اخبار دیکھنے کیلئے اصرار کرتا، ڈریکو ملفوائے سلے درن کی میز سے تیزی سے بول پڑا۔ ''سنو پوٹر!...... تمہارے سر کا درد کیسا ہے؟...... تم ٹھیک تو ہو؟...... تم اپنی دیوانگی کا شکار ہمیں نہ بنانا......''

ملفوائے کے ہاتھوں میں روزنامہ جادوگر کا تازہ اخبار صاف دکھائی دے رہا تھا۔ سلے درن کی میز پر بیٹھے سبھی طلباء اپنے دانت

دکھا رہے تھے اور ہیری کا ردعمل دیکھنے کیلئے بار بار مڑ مڑ کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''مجھے بھی پڑھنے دو۔'' ہیری نے رون سے کہا۔''لاؤ! اخبار مجھے دے دو۔''

رون نے بہت ہچکچاتے ہوئے اخبار اس کی طرف بڑھا دیا۔ ہیری نے جھپٹ کر اخبار پکڑا اور اس کا پہلا صفحہ کھول کر اس کی شہ سرخی پر نظر ڈالی جس کے اوپر اس کی تصویر چھپی ہوئی تھی۔

ہیری پوٹر......مخلل اور خطرناک

خصوصی نامہ نگار ریٹا سٹیکر کے مطابق جس لڑکے نے 'تم جانتے ہو کون؟' کو شکست دی تھی، جسے لوگ 'لڑکا جو بچ گیا' کے نام سے بھی جانتے ہیں، وہ مخلل اور خطرناک ہے؟

گذشتہ کچھ عرصے سے ہیری پوٹر کے عجیب وغریب رویئے کے بارے میں ایک بھیانک ثبوت سامنے آیا ہے، جس نے اس شک کو ہوا دی ہے کہ وہ سہ فریقی ٹورنامنٹ میں بین الاقوامی سطح پر حصہ لینے یا ہوگورٹس سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔

روزنامہ جادوگر کا یہ دعویٰ ہے کہ پوٹر سکول میں بار بار بیمار پڑتا رہتا ہے اور اکثر اپنے ماتھے کے نشان میں درد کی شکایت بھی کرتا ہے (یہ نشان اس شیطانی جادوئی کلمے کی نشانی ہے، جس سے 'تم جانتے ہو کون؟' نے اسے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی) گذشتہ پیر کو علم جوتش کی کلاس میں روزنامہ جادوگر کی آپ کی پسندیدہ نامہ نگار نے دیکھا کہ پوٹر اپنی کلاس سے باہر نکل رہا اور یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ اس کا نشان اتنا بری طرح درد کر رہا ہے کہ وہ کلاس میں پڑھ نہیں سکتا۔

سینٹ مونگوز ہسپتال برائے جادوئی عوارض اور حادثات کے اعلیٰ تجربہ کار ماہرین میں ایک قابل ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ 'یہ ممکن ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ کے حملے سے پوٹر کے دماغ پر گہرا اثر ہو گیا ہو اور نشان کا درد یا جلن اس کی گہری الجھن کے سطح سے نیچے کے بہاؤ سے وجود میں آتا ہو۔'

'ہوسکتا ہے کہ وہ محض ڈرامائی اداکاری کر رہا ہو' یہ ایک دوسرے ماہر کا کہنا ہے جو مزید کہتے ہیں کہ 'یہ لوگوں کا دھیان اپنی طرف متوجہ کرنے کی چال بھی تو ہوسکتی ہے۔'

بہر حال روزنامہ جادوگر نے ہیری پوٹر کے بارے میں ایسے پریشان کن حقائق کی دریافت کی ہے جنہیں ہوگورٹس کے ہیڈ ماسٹر ایلبس ڈمبل ڈور نے جادوگر قارئین سے پوشیدہ رکھا تھا۔

ہوگورٹس میں چوتھے سال میں پڑھنے والے ڈریکو ملفوائے نے نامہ نگار روزنامہ جادوگر سے بات کرتے ہوئے بتایا ہے کہ 'پوٹر مار باسی زبان بول سکتا ہے۔ دو سال پہلے طلباء پر بہت سے حملے ہوئے تھے۔ مبازرتی انجمن میں پوٹر اپنا

ہوش وحواس کھو بیٹھا اور اس نے ایک طالبعلم پر سانپ چھوڑ دیا تھا۔ یہ دیکھنے کے بعد زیادہ تر طلباء نے یہ تسلیم کر لیا کہ ان حملوں کے پیچھے پوٹر کا ہی ہاتھ ہو سکتا تھا حالانکہ اس معاملے کو جیسے تیسے کر کے رفع دفع کر دیا گیا ہے لیکن اس کی بھیڑیائی انسانوں اور دیو مخلوق کے لوگوں سے دوستی ہے۔ ہم سوچتے ہیں کہ وہ ذرا سی طاقت حاصل کرنے کیلئے کوئی بھی قدم اُٹھا سکتا ہے۔'

مار باسی زبان یعنی سانپوں سے باتیں کرنے کی شیطانی صلاحیت، کافی طویل دورانئے سے تاریک جادو کی علامت تسلیم کی جاتی ہے۔ دراصل ہماری صدی کا سب سے مشہور مار باسی کوئی اور نہیں بلکہ 'تم جانتے ہو کون؟' ہے۔ تاریک جادو کی دفاعی تنظیم کے ایک ماہر جادوگر نے ہمیں اس شرط کر کچھ تفصیلات بتائی ہیں کہ اس کا نام ظاہر نہ کیا جائے۔ اس کا کہنا ہے کہ 'وہ ہر اس جادوگر کو عزت کے قابل تسلیم کرے گا جو مار باسی زبان بول سکتا ہو۔ چونکہ یہ بات دائرہ تفتیش سے ہی ثابت ہو سکتی ہے۔ ذاتی طور پر میرے لئے کسی بھی فرد کیلئے بے حد تجسس ہوگا جو سانپوں یا اژدہوں سے بات چیت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو کیونکہ سانپوں کو عموماً برے امور کیلئے ہی استعمال کیا جاتا ہے خصوصاً تاریک جادو کے معاملے میں۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ سانپوں کا استعمال صرف برے لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بھی بھیڑیائی انسانوں اور دیو مخلوق جیسے ناپسندیدہ افراد سے دوستی کرتا ہے، اس کا میلان طبیعت متشددانہ ہونا طے ہے۔'

ایلبس ڈمبل ڈور کو یقینی طور پر یہ سوچنا چاہئے کہ اس طرح کے لڑکے کو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کی اجازت دینا چاہئے تھی یا نہیں۔ کچھ لوگوں کو اس بات کا خوف ہے کہ ٹورنامنٹ جیتنے کیلئے بے قرار پوٹر تاریک جادو کا سہارا بھی لے سکتا ہے جس کا تیسرا مقابلہ آج شام کو ہونے والا ہے۔

''مجھ سے تھوڑا اکھڑی ہوئی لگتی ہے، ہے نا!'' ہیری نے اخبار لپیٹتے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔ سلے درن کی میز پر ملفوائے، کریب اور گوئل اس کی طرف دیکھ کر ہنس رہے تھے اور انگلیوں سے اپنے سر پر جیسے طبلہ بجا رہے تھے۔ وہ پاگلوں کی طرح برے برے منہ بنا رہے تھے اور سانپوں کی طرح زبان نکال نکال کر ہلا رہے تھے۔

''اسے کیسے معلوم ہوا کہ علم جوتش کی کلاس میں تمہارے نشان میں درد ہوا تھا؟'' رون نے حیرانگی سے کہا۔ ''وہ کسی بھی طرح وہاں پر نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ وہاں کی کوئی بات کیسے سن سکتی تھی؟''

''کھڑکی کھلی ہوئی تھی......'' ہیری نے کہا۔ ''میں نے اسے سانس لینے کیلئے کھول دیا تھا۔''

''تم شمالی مینار کی سب سے اوپر والی منزل پر تھے ہیری!'' ہرمائنی آنکھیں نکال کر غرائی۔ ''تمہاری آواز زمین پر کیسے پہنچ سکتی تھی......ناممکن!''

''تم ہی بتاؤ...... کیونکہ آج کل تم ہی جاسوسی کے جادوئی طریقوں پر گہرا غور وخوص کر رہی ہو؟'' ہیری نے کہا۔ ''ریٹا سٹیکر پورا سال بھونرے کی طرح خبروں کیلئے بھنبھناتی ہوئی ہمارے ارد گرد منڈلا رہی ہے...... تم ہی بتاؤ کہ اس نے یہ کام کیسے کیا ہوگا؟''

''میں کوشش کر رہی ہوں!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''لیکن میں...... لیکن!''

اچانک ہرمائنی کے چہرے پر ایک عجیب سا کٹیلا تاثر پھیل گیا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اُٹھایا اور دھیرے سے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی۔

''تم ٹھیک تو ہو......؟'' رون نے اس کی طرف دیکھ کر تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''ہاں!'' ہرمائنی نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک بار پھر اپنی انگلیاں اپنے بالوں میں چلائیں اور اس کے بعد اپنا ہاتھ اُٹھا کر اپنے منہ کے پاس رکھ لیا جیسے وہ کسی غیبی واکی ٹاکی سے بات کر رہی ہو۔ ہیری اور روان نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''میرے دماغ میں ایک خیال آیا ہے۔'' ہرمائنی نے خلا میں گھورتے ہوئے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے...... کیونکہ تب کوئی بھی نہیں دیکھ پائے گا...... مجھے بھی نہیں...... اور تب وہ کھڑکی کی منڈیر پر بیٹھ سکتی تھی...... لیکن اسے تو ہوگورٹس میں آنے کی اجازت نہیں ہے...... اسے یقینی طور پر اجازت نہیں حاصل ہے...... مجھے لگتا ہے کہ اب وہ میری مٹھی میں ہے۔ بس مجھے دو منٹ دے دو۔ میں لائبریری سے ہو کر آتی ہوں۔ صرف اس لئے تا کہ پورا یقین ہو جائے۔''

اتنا کہہ کر ہرمائنی نے اپنا بستہ اُٹھایا اور بھاگ کر بڑے ہال سے باہر چلی گئی۔

''سنو!'' رون نے پیچھے سے آواز لگائی۔ ''جادو کی تاریخ ایک مطالعہ کی کلاس میں ہمارا امتحان دس منٹ میں ہی شروع ہونے والا ہے۔'' اس نے ہیری کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''وہ اس سٹیکر چڑیل سے بہت نفرت کرتی ہوگی، اسی لئے وہ امتحان میں دیر سے آنے کا خطرہ مول لے رہی ہے۔ تم بینز کی کلاس میں کیا کرو گے...... دوبارہ پڑھو گے؟''

سہ فریقی ٹورنامنٹ کا چمپئن ہونے کے باعث ہیری کو نصابی امتحان نہ دینے کی سہولت ملی ہوئی تھی۔ اب تک وہ ہر مضمون کے امتحان میں سب سے پیچھے بیٹھ جاتا تھا اور تیسرے مقابلے لئے نئے سیکھے ہوئے جادوئی کلمات کی پوری تیاری کرتا رہتا تھا۔

''ایسا لگتا ہے......'' ہیری نے رون سے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ پروفیسر میک گوناگل گری فنڈر کی میز پر آ دھمکیں۔ وہ سیدھی ان کے پاس پہنچیں۔

''پوٹر! ناشتے کے بعد سبھی چمپئن کو ہال کے پاس والے کمرے میں جانا ہے۔'' انہوں نے کہا۔

''لیکن مقابلے کا وقت تو آج شام کو تھا......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اس کے ہاتھ سے انڈہ چھوٹ گیا۔ وہ دہشت میں آ گیا تھا کہ شاید اس نے کچھ غلط سن لیا تھا کہ تیسرا مقابلہ رات کو ہونے والا تھا۔

''میں جانتی ہوں پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے تیکھی آواز میں کہا۔ ''آخری مقابلے کو دیکھنے کیلئے سب چمپئنوں کے گھر والے

کو خصوصی دعوت دی گئی ہے۔ یہ تو بس اپنے گھر والوں سے ملنے کا ایک بہانہ ہے......''

وہ چلی گئیں لیکن پھر بھی ہیری ان کی طرف منہ پھاڑے دیکھتا رہ گیا تھا۔

''انہیں یہ امید تو نہیں ہے کہ مسٹر اینڈ مسز ڈرسلی یہاں آئیں گے؟'' ہیری نے رون کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''معلوم نہیں!'' رون نے کندھے اچکا کر کہا۔ ''ہیری! اب مجھے فوراً جانا ہوگا، ورنہ بینز کے امتحان میں دیر ہو جائے گی۔ بعد میں ملاقات ہوگی۔''

ہیری تنہا رہ گیا تو اس نے سب باتوں کو فراموش کر کے ناشتے کی طرف دھیان دیا۔ ناشتے ختم کرنے کے بعد اس نے دیکھا کہ فلیور ڈیلا کور ریون کلا کی میز سے اُٹھی اور سیڈرک ڈیگوری کے ساتھ چل دی۔ وہ دونوں پہلو میں موجود ایک کمرے میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد کیرم بھی لنگڑاتا ہوا وہاں سے اسی کمرے میں چلا گیا۔ ہیری جہاں تھا وہیں بیٹھا رہا۔ دراصل اس کمرے میں جانے کیلئے اس کے دل میں کوئی خواہش نہیں تھی۔ اس کے کوئی گھر والے نہیں تھے...... کم از کم کوئی ایسا فرد تو نہیں تھا جو اسے جان خطروں میں ڈالتے ہوئے دیکھنے کیلئے آنا چاہے لیکن جب وہ اُٹھ کر کھڑا ہو رہا تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ اسے لائبریری جا کر سیکھے ہوئے جادوئی کلمات کو ایک بار پھر دہرا لینا چاہئے تبھی پہلو والے کمرے کا دروازہ کھلا اور سیڈرک نے باہر جھانکا۔

''ہیری! اندر آؤ...... وہ لوگ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔''

ہیری بری طرح دنگ رہ گیا۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ ڈرسلی گھرانا تو یہاں آ ہی نہیں سکتا۔ وہ ہال کو عبور کرتا ہوا آگے بڑھا اور دروازہ کھولا۔ سیڈرک اور اس کے ماں باپ دروازے کے پاس ہی کھڑے تھے۔ وکٹر کیرم ایک کونے میں اپنی کالی بالوں والی ماں سے بلغارین زبان میں باتیں کر رہا تھا۔ اسے خمدار ناک اپنے باپ سے وراثت میں ملی تھی۔ کمرے کی دوسری طرف فلیور ڈیلا کور اپنی ماں سے فرانسیسی زبان میں باتیں کر رہی تھی۔ اس کی چھوٹی بہن گبرئیل اپنی ماں کا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور جواب میں ہیری نے بھی اپنا ہاتھ ہلا دیا۔ پھر اس نے مسز ویزلی اور بل کو آتشدان کے قریب کھڑے دیکھا جو اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

''ہمیں دیکھ کر دنگ رہ گئے نا؟'' مسز ویزلی نے جوشیلے انداز میں کہا۔ جب ہیری کھل کر مسکراتے ہوئے ان کے قریب پہنچا۔ ''سوچا کہ ہم ہی آ کر تمہیں دیکھ لیں ہیری!'' وہ جھکیں اور اس کے رخسار پر محبت سے بوسہ لیا۔

''تم ٹھیک تو ہو نا ہیری!'' بل نے مسکرا کر ہیری سے مصافحہ کرتے ہوئے پوچھا۔ ''چارلی بھی آنا چاہتا تھا مگر اسے رخصت نہیں مل پائی۔ اس نے بتایا تھا کہ ہارن ٹیل کے خلاف تمہاری کارکردگی نہایت شاندار تھی......''

ہیری نے دیکھا کہ فلیور ڈیلا کور اپنی ماں کے کندھے کے اوپر سے بل ویزلی کو بہت دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ اسے اس کے لمبے بالوں یا زہریلے دانت والی بالی سے کوئی پریشانی نہیں تھی۔

''آپ نے یہ بہت اچھا کیا'' ہیری نے مسز ویزلی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔''مجھے ایک پل کیلئے ایسا لگا کہ جیسے مسٹر ڈرسلی......''

''ہونہہ!'' مسز ویزلی نے اپنے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔ وہ ہیری کے سامنے ڈرسلی گھرانے کی کبھی برائی تو نہیں کرسکتی تھیں لیکن جب بھی ان کا ذکر ہوتا تھا تو ان کی آنکھیں دہکنے لگتی تھیں۔

''یہاں واپس آنا بہت اچھا لگ رہا ہے۔'' بل نے کمرے میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا (فربہ عورت کی سہیلی وائلٹ نے اپنے فریم سے اس کی طرف دیکھ کر آنکھ ماری)''اس جگہ کو پانچ سال بعد دیکھ رہا ہوں۔ کیا اس پاگل فوجی یعنی سرکیڈوگن کی تصویر اب بھی لگی ہے۔''

''اوہ ہاں!'' ہیری نے ذرا سوچتے ہوئے کہا۔ اسے یاد آ گیا کہ سرکیڈوگن سے گذشتہ سال میں کیسی ملاقاتیں رہی تھیں؟

''اور وہ فربہ عورت......؟'' بل نے پوچھا۔

''وہ تو میرے دور میں بھی تھی۔'' مسز ویزلی نے مسکرا کر کہا۔''اس نے مجھے ایک رات کو خوب ڈانٹا تھا، جب میں صبح چار بجے واپس لوٹی تھی......''

''آپ صبح کے چار بجے تک باہر کیا کرتی رہیں ممی؟'' بل نے حیرانگی سے مسز ویزلی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

مسز ویزلی مسکرائیں اور ان کی آنکھوں میں چمک دکھائی دی۔

''تمہارے ڈیڈی اور میں رات کو باہر ٹہلتے رہے تھے اور باتیں کرتے رہے، وقت کا پتہ ہی نہیں چلا'' انہوں نے کہا۔''تمہاری ڈیڈی کو اپولین پرینگل نے پکڑ لیا تھا......اس زمانے میں وہی چوکیدار ہوا کرتا تھا......تمہارے ڈیڈی کے بدن پر اس کی سزا کے نشان اب تک موجود ہیں۔''

''ہمیں گھماؤ گے نہیں......ہیری؟'' بل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں! کیوں نہیں......'' ہیری نے کہا اور وہ سبھی بڑے ہال میں باہر نکلنے کیلئے دروازے کی طرف بڑھے۔ جب وہ آموس ڈیگوری کے قریب سے گزرنے لگے تو انہوں نے مڑ کر دیکھا۔ مسٹر ڈیگوری ہیری کو اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھ رہے تھے۔

''اوہ تم بھی آ گئے۔ مجھے یقین ہے کہ اب تم پہلے جتنے نہیں اترا رہے ہوگے کیونکہ سیڈرک بھی تمہارے مساوی آ چکا ہے ہے نا؟'' انہوں نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟'' ہیری متعجب لہجے میں ان کی طرف دیکھنے لگا۔

''ان کی بات پر دھیان مت دو ہیری!'' سیڈرک نے آہستگی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اپنے باپ کی طرف تیوریاں چڑھا کر دیکھا۔''وہ تب سے غصے میں ہیں جب سے انہوں نے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں ریٹا سٹیکر کا اداریہ پڑھا ہے......اس

کے ادارئیے سے تو سبھی کو ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے تم ہی ہوگورٹس کے اکیلے چیمپئن ہو۔''

''لیکن اس نے اس کی غلطی کی تردید کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا، ہے نا؟'' آموس ڈیگوری نے اتنی زور سے کہا کہ ہیری بھی اس کی بات سن لے، جب وہ مسز ویزلی اور بل کے ساتھ دروازے سے باہر نکل رہے تھے۔ ''پھر بھی تم اسے دکھا دینا سیڈ......تم اسے ایک بار پہلے بھی تو شکست دے چکے ہو، ہے نا؟''

''ریٹا سکیٹر ہمیشہ مشکلیں ہی کھڑی کرتی رہتی ہے آموس!'' مسز ویزلی نے غصے سے کہا۔ ''میرا خیال تھا کہ محکمے میں ملازمت کرنے کی وجہ سے تم یہ بات خوب اچھی طرح جانتے ہی ہوگے۔''

ایسا لگ رہا تھا کہ مسٹر ڈیگوری غصے میں کچھ جواب دینے کی کوشش کر رہے تھے کہ ان کی بیوی نے ان کا ہاتھ دبا کر انہیں ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے صرف اپنے کندھے اچکائے اور پھر مڑ گئے۔

ہیری کی صبح بہت شاندار گزری۔ وہ بل اور مسز ویزلی کے ساتھ دھوپ سے نہائے میدان میں گھومتا رہا۔ اس نے انہیں بیاؤکس بیٹن کی دیوہیکل بگھی اور ڈرمسٹرانگ کا بادبانی جہاز بھی دکھایا۔ مسز ویزلی جھگڑالو درخت کو دیکھ کر حیران ہوئیں جو ان کے سکول چھوڑنے کے کافی بعد لگایا گیا تھا۔ وہ ہیگرڈ سے پہلے والے چابیوں کے رکھوالے مسٹر اوگ کو بھی یاد کرتی رہیں۔

''پرسی کیسا ہے؟'' گرین ہاؤس کے پاس سے گزرتے ہوئے ہیری نے پوچھا۔

''وہ اچھا نہیں ہے......'' بل نے جلدی سے بتایا۔

''وہ بہت پریشان ہے۔'' مسز ویزلی نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے اور چاروں طرف محتاط نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''محکمہ مسٹر کراؤچ کے لاپتہ ہونے کی خبر دبا رہا ہے، بہرحال پرسی کو مسٹر کراؤچ کے بھیجے گئے خطوط کے متعلق پوچھ گچھ کیلئے کئی بار بلایا جا چکا ہے۔ محکمے کا خیال ہے کہ شاید وہ احکامات براہ راست مسٹر کراؤچ نے نہیں بھیجے ہوں گے۔ پرسی کافی دباؤ کا شکار ہے، اس لئے آج رات کو مسٹر کراؤچ کی جگہ پر اسے پانچواں جج نہیں بنایا گیا ہے۔ آج اس کی جگہ پر جج کے فرائض کارنیلوس فج انجام دیں گے۔''

وہ دوپہر کے کھانے کیلئے واپس سکول میں لوٹ آئے۔

''اوہ ممی......بل؟'' رون نے حیرانگی سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے آواز لگائی، وہ کمرۂ امتحان سے نکل کر ابھی ابھی گری فنڈر کی میز پر پہنچا تھا۔ ''آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''ہیری کا آخری مقابلہ دیکھنے کیلئے آئے ہیں۔'' مسز ویزلی نے گہری دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''میں تو کہوں گی کہ یہ بہت اچھا ہوا کیونکہ مجھے آج رات کھانا بھی نہیں بنانا پڑے گا......تم بتاؤ، امتحان کیسا رہا؟''

''اوہ ہاں......ٹھیک ہی ہوا'' رون نے کہا۔ ''ماضی کے غوبلن باغیوں کے نام مجھے یاد نہیں تھے اس لئے میں نے کچھ نام اپنی طرف سے ہی لکھ دیئے۔ سب چلتا ہے۔'' اس نے اپنی پلیٹ دوغلی مرغی کا قورمہ ڈالتے ہوئے کہا۔ اس نے اس بات پر دھیان نہیں

دیا کہ مسز ویزلی اسے کڑی نظروں سے گھور رہی تھیں۔’’ان کے نام ہمیشہ بوڈروڈ، ڈیڈل اوراورگ جیسے ہی تو ہوتے ہیں، اس لئے نئے نام بنانے میں ذرا بھی مشکل نہیں ہوئی......‘‘

فریڈ، جارج اور جینی بھی آ کران کے پاس بیٹھ گئے۔ ہیری کا وقت اتنا اچھا گزرا کہ اسے ایسا لگا کہ وہ اس وقت رون کے گھر پر ہی رہ رہا ہو۔ وہ شام کے مقابلے کے بارے میں ہر قسم کے ذہنی دباؤ اور گھبراہٹ سے آزاد ہو گیا تھا۔ جب وہ لوگ نصف کھانا کھا چکے تو ہرمائنی وہاں پہنچی۔ تب جا کر ہیری کو یاد آیا کہ ہرمائنی کو ریٹا سٹیکر کے بارے میں کوئی بات سمجھ میں آئی تھی......

’’ہاں! اب بتاؤ کہ تمہیں کیا......‘‘

ہرمائنی نے مسز ویزلی کی طرف اشارہ کر کے اپنا سر ہلایا اور ہیری کو خاموش رہنے کی تاکید کی۔

’’کیسی ہو ہرمائنی؟‘‘ مسز ویزلی نے روکھے پن سے پوچھا۔ ان کے لہجے میں ناپسندیدگی کی جھلک عیاں تھی۔

’’میں ٹھیک ہوں!‘‘ ہرمائنی نے جواب دیا۔ اسکی مسکان مسز ویزلی کے چہرے کے ٹھنڈے پن کو دیکھ کر ادھوری رہ گئی تھی جسے ہیری نے فوراً محسوس کر لیا۔

’’مسز ویزلی! کہیں آپ بھی تو اس من گھڑت کہانی کو سچ نہیں سمجھ رہی ہیں جو ریٹا سٹیکر نے ہفت روزہ جادوگرنیاں میں چھپوائی تھی؟...... ہرمائنی اور میرے بیچ کوئی ایسا تعلق کبھی نہیں تھا۔‘‘

’’اوہ...... معاف کرنا! نہیں بالکل نہیں......‘‘ مسز ویزلی ندامت سے بولیں۔

لیکن یہ سننے کے بعد ہرمائنی کے حق میں ان کا رویہ پہلے سے زیادہ اچھا ہو گیا تھا۔

ہیری، بل اور مسز ویزلی دوپہر کو سکول میں اچھی طرح گھومے اور پھر شام کو جشن کی دعوت کیلئے بڑے ہال میں واپس لوٹ آئے۔ لیوڈو بیگ مین اور کارنیلوس فج اساتذہ کی میز پر براجمان تھے۔ بیگ مین کافی خوش دکھائی دے رہے تھے لیکن میڈم میکسم کے پاس بیٹھے کارنیلوس فج کافی بیزار دکھائی دے رہے تھے۔ وہ بالکل خاموش تھے۔ میڈم میکسم اپنی پلیٹ پر آنکھیں گڑائے ہوئے تھیں اور ہیری کو محسوس ہوا کہ ان کی آنکھیں سرخ تھیں۔ ہیگرڈ بھی انہی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

آج کھانوں کے پکوان پہلے کی بہ نسبت زیادہ اور عمدہ تھے لیکن ہیری کو اب اتنی گھبراہٹ ہونے لگی کہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کھایا گیا۔ جب ہال کی جادوئی چھت کی نیلگوں رنگت بینگنی رنگت میں ڈھلنے لگی تو پروفیسر ڈمبل ڈور اپنی کرسی سے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہیں دیکھ کر تمام ہال میں گہری خاموشی چھا گئی۔

’’معزز خواتین و حضرات! پانچ منٹ کے بعد میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے آخری مقابلہ دیکھنے کیلئے کیوڈچ میدان کی طرف تشریف لے جائیے۔ اس وقت میں سبھی چمپئینوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ مسٹر بیگ مین کے ہمراہ سٹیڈیم میں چلے جائیں۔‘‘

ہیری اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ میز پر بیٹھے گری فنڈر کے طلباء نے زوردار تالیوں کے ساتھ اس کی حوصلہ افزائی کی۔ ویزلی گھرانے کے افراد اور ہرمائنی نے بھی ہیری کو نیک تمنائیں اور دعائیں دیں اور وہ بڑے ہال سے باہر نکل کر سیڈرک، فلیور اور کیرم کے ساتھ چل دیا۔

جب وہ باہر پتھر کی سیڑھیاں اتر کر میدان کی طرف جا رہے تھے تو بیگ مین نے پوچھا۔ ''ٹھیک تو ہو ہیری؟...... خود پر بھروسہ ہے نا؟''

''جی ہاں!...... میں ٹھیک ہوں، آپ فکر نہ کیجئے۔'' ہیری نے جواب دیا۔

یہ کافی حد تک سچ تھا کہ وہ گھبرایا ہوا تو تھا لیکن وہ چلتے وقت بھی نئے سیکھے ہوئے جادوئی کلمات اور ان کے توڑوں کی دہرائی کر رہا تھا۔ اسے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ اسے تمام جادوئی کلمات اچھی طرح یاد ہو چکے تھے۔

وہ کیوڈچ میدان میں داخل ہوئے جو اب بالکل بھی پہچانا نہیں جا رہا تھا۔ میدان کے کنارے پر ہر طرف بیس فٹ اونچی دیوار جیسی باڑھ لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ان کے ٹھیک سامنے ایک راستہ تھا۔ یہ دیوقامت بھول بھلیوں کا داخلی دروازہ تھا۔ اس کے آگے جاتی ہوئی راہداری بالکل تاریک تھی جو ایک حد ڈراؤنی دکھائی دے رہی تھی۔

پانچ منٹ بعد سٹیڈیم میں لوگ آنے لگے۔ جب سینکڑوں طلباء اور تماشائی اپنی اپنی نشستوں پر جم کر بیٹھ گئے تو جوشیلی آوازوں اور پاؤں پٹخنے کا شور سنائی دینے لگا۔ آسمان اب گہرا نیلا اور بالکل صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی گہرائیوں میں ستارے چمکنے لگے تھے۔ ہیگرڈ، پروفیسر موڈی، پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر فلنٹ وک سٹیڈیم سے نیچے ان لوگوں کے پاس چلے آئے۔ ان کے ہمراہ بیگ مین بھی تھے۔ سب لوگوں نے اپنے اپنے ہیٹوں پر چمکدار سرخ ستارے لگا رکھے تھے البتہ ہیگرڈ نے ستارہ اپنے چھچھوندر کی کھال والے پرانے اوورکوٹ کی پشت پر لگایا ہوا تھا۔

''ہم بھول بھلیوں کے باہر چاروں طرف پہرہ دیں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سب چمپئنوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ اور یہ چاہو کہ ہم تمہاری مدد کریں یعنی باہر نکال لیں تو تو اوپر ہوا میں سرخ چنگاری چھوڑ دینا۔ ہم میں سے کوئی بھی آ کر تمہیں باہر نکال لے گا۔ تم لوگ سمجھ گئے ہو؟''

سب چمپئنوں نے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔

''تو پھر آپ لوگ جائیے۔'' بیگ مین نے چاروں پہرے داروں کی طرف دیکھتے ہوئے جوشیلے انداز میں کہا۔

''اپنا خیال رکھنا ہیری!'' ہیگرڈ نے مسکرا کر کہا۔ چاروں پہرے دار بھول بھلیوں کے گرد پہرہ دینے کیلئے اپنی اپنی جگہوں کی طرف چل دیئے۔ وہ سب الگ الگ سمتوں کی طرف جا رہے تھے۔ بیگ مین نے اپنی چھڑی نکال کر حلق کے ساتھ لگائی اور بڑبڑائے۔ ''فلسم والسم!''

جادو سے فوراً ان کی آواز کئی گنا بلند ہوگئی اور پورے سٹیڈیم میں گونجنے لگی۔

''خواتین وحضرات! جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کے سلسلے کا تیسرا اور آخری مقابلہ اب شروع ہونے والا ہے۔ میں آپ کو اب تک کے سکور نمبر بتا دیتا ہوں۔ پہلے نمبر پر جو چیمپئن ہیں...... مسٹر سیڈرک ڈیگوری اور ہیری پوٹر، جو کہ دونوں ہی ہوگورٹس کی طرف سے چیمپئن ہیں۔ دونوں کے سکور نمبر ہیں 85۔'' پورے سٹیڈیم میں زوردار ہنگامے کے ساتھ تالیوں کا شور بلند ہوا۔ اس غلغلے کی آوازیں سن کر تاریک جنگل میں درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندے گھبرا کر اُڑ کر آسمان میں بکھر گئے تھے۔ ''دوسرے نمبر پر ڈرم سٹرانگ سکول کے مسٹر وکٹر کیرم ہیں جن کے 80 نمبر ہیں۔'' تالیاں ایک بار پھر گونجیں۔ ''اور تیسرے نمبر پر ہیں...... بیاوکس بیٹن اکیڈمی کی مس فلیور ڈیلاکور......'' تالیاں ایک بار پھر بجنے لگیں۔

ہیری کو دور سے ہی دکھائی دیا کہ مسز ویزلی، بل، رون اور ہرمائنی تماشائیوں میں بیٹھ کر فلیور کیلئے تالیاں بجا رہے تھے۔ ہیری نے ان کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور انہوں نے بھی مسکراتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ ہلا کر حوصلہ افزائی کی۔

''تو...... ہیری اور سیڈرک...... میری سیٹی بجتے ہی تم دونوں اندر چلے جاؤ گے۔'' بیگ مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تین...... دو...... ایک!''

انہوں نے سیٹی بجائی اور ہیری اور سیڈرک دونوں بھول بھلیوں میں داخل ہوگئے۔ بڑی بڑی دیواریں راہداری نما راستے پر سیاہ سائے ڈال رہی تھیں۔ وہ یا تو بہت اونچی اور ٹھوس تھیں یا پھر ان پر جادو کیا گیا تھا۔ وجہ چاہے جو بھی ہو جیسے ہی انہوں نے بھول بھلیوں میں قدم رکھا سٹیڈیم کے ہجوم کا کان پھاڑ شور ایک دم گم ہوگیا۔ گہرا سکوت اور ڈراؤنا سناٹا پھیلا ہوا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا جیسے وہ ایک بار پھر پانی کے نیچے پہنچ گیا ہو۔ اس نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور بڑبڑایا۔

''اجالا ہو......''

اسی لمحے اسے آواز سنائی دی، سیڈرک بھی اس کے عقب میں یہی کر رہا تھا۔ پچاس گز دور پہنچنے کے بعد وہ ایک دوراہے پر پہنچ گئے، انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''جلد ہی ملاقات ہوگی۔'' ہیری نے بائیں راستے کا انتخاب کرتے ہوئے کہا جبکہ سیڈرک دائیں راستے پر مڑ گیا۔ ہیری نے دوسری بار بیگ مین کی سیٹی کی آواز سنی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اب کیرم بھی بھول بھلیوں میں داخل ہو چکا تھا۔ ہیری نے اپنی رفتار بڑھا لی۔ اس کا منتخب راستہ بالکل خالی نظر آ رہا تھا۔ وہ دائیں طرف مڑا اور جلدی جلدی آگے جانے لگا۔ اس نے اپنی چھڑی اپنے سر کے اوپر اُٹھا رکھی تھی اور وہ آگے زیادہ سے زیادہ فاصلے تک دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اب اسے کچھ بھی صحیح طرح سے دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

کچھ فاصلے پر اس نے بیگ مین کی سیٹی کی آواز تیسری بار سنی۔ اب چاروں چیمپئن بھول بھلیوں کے اندر آ چکے تھے۔ ہیری بار بار

مڑ کر اپنے پیچھے دیکھتا جا رہا تھا۔ اسے ایسا احساس ہو رہا تھا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو۔ بھول بھلیاں ہر پل زیادہ اندھیری اور ڈراؤنی ہوتی جا رہی تھیں کیونکہ اوپر آسمان کی نیلگوں رنگت سیاہی میں بدل رہی تھی۔ ستاروں کی روشنی ان تاریکیوں کو مٹا نہیں سکتی تھی۔ وہ ایک بار پھر ایک دوراہے پر پہنچ گیا تھا۔

''ستم درستم ......'' اس نے اپنی چھڑی کو ہتھیلی پر لیٹاتے ہوئے کہا۔ یہ چوسمتی جادوئی کلمہ تھا جس سے اسے صحیح سمت کا اندازہ ہو سکتا تھا۔ چھڑی اس کے ہتھیلی پر گھوم گئی اور اس کی نوک کا رُخ شمال کی طرف مڑ گیا۔ اس طرف باڑھ کی موٹی دیوار دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا مطلب صاف تھا کہ مغربی سمت دوسری طرف تھی۔ ہیری جانتا تھا کہ ہدف تک پہنچنے کیلئے اسے شمال مغربی سمت میں جانا ہوگا۔ سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ وہ بائیں راستے کو منتخب کرے اور پھر دائیں طرف مڑ جائے۔ جتنا جلدی ممکن ہو ہدف تک پہنچنے کی کوشش کرے۔

آگے کا راستہ بھی خالی ہی ملا۔ ہیری اب دائیں موڑ پر پہنچ کر آگے بڑھا تو ایک بار پھر اسے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں ملی۔ رکاوٹوں کے نہ ہونے سے ہیری کو الجھن سی ہونے لگی۔ حیرت انگیز طور پر اب تک اس کے سامنے کوئی نہ کوئی رکاوٹ نہیں آ پائی تھی۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ غلط سمت میں سفر کر رہا تھا؟ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے بھول بھلیاں اسے محفوظ رکھنے کا جھوٹا احساس دلا کر ورغلانا چاہتی ہوں۔ اسی وقت ٹھیک پیچھے ہلچل سنائی دی۔ اس نے اپنی چھڑی اُٹھا کر حملے کیلئے تیار کر لی لیکن اس کی روشنی میں سیڈرک کا چہرہ دکھائی دیا جو ابھی ابھی دائیں طرف والے راستے سے باہر نکلا تھا۔ سیڈرک کافی دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چوغے کی آستین میں سے دُھواں اُٹھ رہا تھا۔

''ہیگرڈ کا دھماکے دار سقرط!'' اس نے ہانپتے ہوئے بتایا۔ ''وہ اب بہت بڑا ہو گیا ہے...... بڑی مشکل سے بچ کر نکلا ہوں......''

اس نے اپنا سر ہلایا اور دوسرے راستے پر دوڑتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اپنے اور دھماکے دار سقرط کے درمیان فاصلہ برقرار رکھنے کیلئے ہیری تیزی سے چلنے لگا پھر جب وہ ایک موڑ پر مڑا تو اس نے دیکھا۔ ایک روح کھچڑ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ بارہ فٹ لمبا تھا اور اس کا چہرہ نقاب میں چھپا ہوا تھا۔ اس کے سڑے گلے اور پپڑی دار ہاتھ آگے کی طرف پھیلے ہوئے تھے اور وہ آنکھوں کے بغیر صرف جذبات کے احساس سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ہیری کو اس کے سانس کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسے اپنے اندر سرد لہروں کے دوڑنے کا احساس ہونے لگا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے......؟

اس نے اپنی سب سے خوشگوار یاد کو مرتکز کیا...... اس نے بھول بھلیوں سے باہر نکل کر رون اور ہرمائنی کے ساتھ خوشیوں بھرا جشن منانے پر اپنی پوری توجہ یکسو کی، پھر اپنی چھڑی کا رُخ روح کھچڑ کی طرف کرتے ہوئے چلایا...... ''پشت بان نمودارم......''

ہیری کی چھڑی کے سرے سے ایک سفید مرغ باہر نکلا اور وہ روح کھچڑ کی طرف کلانچیاں بھرنے لگا۔ روح کھچڑ اپنی جگہ پر لڑکھڑایا...... اور اپنے چوغے کے کنارے میں الجھ گیا...... ہیری نے پہلے کبھی کسی روح کھچڑ کو لڑکھڑاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا......

’’ذرا ٹھہرو......‘‘ وہ چلایا اور اپنے سفید تخیل کی روشنی میں آگے بڑھا۔’’اوہ! تم تو چھلاوے ہو...... ہانسم تگرم......!‘‘

ایک زوردار کھٹاک کی آواز سنائی دی اور دھماکے کے ساتھ چھلاوہ دھوئیں کی لہر میں بدل کر غائب ہوگیا۔ سفید مرغ بھی اگلے ہی پل نظروں سے اوجھل ہوگیا تھا۔ ہیری سوچ رہا تھا کہ کاش اگر مرغ رُک جاتا تو کم از کم کوئی تو اس کے ساتھ رہتا...... ہیری جلدی جلدی چلنے لگا۔ وہ سننے کی کوشش کر رہا تھا اور اس نے اپنی چھڑی تان رکھی تھی۔

بائیں...... دائیں ایک بار پھر بائیں...... دوبارا اسے سامنے بند دیوار ملی۔ اس نے ایک بار پھر چوسمتی جادوئی کلمہ کا استعمال کیا اور پایا کہ وہ مشرق کی سمت میں تھوڑا زیادہ آگے چلا گیا تھا۔ دائیں طرف مڑنے پر اس نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک عجیب سی سنہری دھند تیر رہی تھی۔ ہیری اس کی طرف محتاط قدموں سے بڑھنے لگا۔ اس نے اپنی چھڑی تان کر اس کی طرف موڑ دی۔ یہ دھند چھلاوہ ہی لگ رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ شاید وہ اس میں دھماکہ کر کے اسے راہ سے ہٹا سکتا ہے۔

’’گمگم راستم......‘‘ وہ زور سے چلایا۔

چھڑی کی نوک سے تیز روشنی نکلی اور دھند کے بیچ سے گزر کر دوسری طرف نکل گئی۔ دھند کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ اسے یہ بات معلوم ہونا چاہئے کہ تخفیفی جادوئی کلمے کا اثر صرف ٹھوس چیزوں پر ہوتا تھا۔ پھر اس نے سوچا کہ اگر وہ دھند سے آگے نکلنے کی کوشش کرے گا تو کیا ہوگا؟ کیا یہ خطرہ مول لینا چاہئے؟ یا پھر اسے پیچھے مڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کر لینا چاہئے؟

وہ ابھی فیصلہ کرنے میں جھجک رہا تھا کہ تبھی ایک چیخ نے خاموشی کو درہم برہم کر ڈالا۔

’’فلیور......؟‘‘ ہیری چیخا۔

گہری خاموشی پھر دوبارہ چھا گئی تھی۔ اس نے اپنے چاروں طرف گھورا۔ فلیور کو کیا ہوا ہوگا؟ فلیور کی چیخ آگے کی طرف سے سنائی دی تھی۔ اس نے ایک گہری سانس لی اور جادوئی دھند میں دوڑ لگا دی۔

ہیری کو جیسے چکر آ گیا، دنیا نیچے کی اوپر ہوگئی تھی۔ ہیری زمین سے لٹکنے لگا۔ اس کے بال نیچے کی طرف کھڑے ہوگئے اور اس کی عینک پھسل کر ناک کے سر پر آ گیا۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ آسمان کی گہرائیوں میں گرنے والا ہے۔ اس کے نیچے وسیع وعریض آسمان پھیلا ہوا تھا جس کی گہرائی کو دیکھ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔ وہ اپنی عینک کو ناک کی نوک پر جکڑنے کی کوشش کر رہا تھا اور دہشت زدہ ہو چکا تھا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ اسے لگا جیسے گھاس نے اس کے پاؤں چپکا رکھے تھے جو اب چھت کی مانند اس کے اوپر ٹکی ہوئی تھی۔ اس کے نیچے ستاروں بھرا سیاہ آسمان تھا۔ اسے لگا کہ اگر اس نے اپنے پیر ہلانے کی کوشش کی تو وہ نیچے آسمان میں گر جائے گا۔

جب اس کا سارا خون اس کے دماغ کی طرف آنے لگا تو اس نے خود سے تیزی سے کہا۔’’سوچو ہیری...... سوچو...... کچھ تو سوچو......‘‘

اس نے جتنے بھی جادوئی کلمات اب تک سیکھے تھے، ان میں سے کسی میں بھی یہ نہیں وضاحت کی گئی تھی کہ زمین اور آسمان کے الٹنے کی صورت میں کیا کیا جائے؟ کیا اسے اپنا پیر ہلانے کا خطرہ مول لینا چاہیے؟ اسے اپنے کانوں میں خون کے تھپیڑوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس کے پاس دو ہی صورتیں تھی...... یا تو وہ ہلنے کی کوشش کرے یا پھر شکست تسلیم کرکے سرخ چنگاری ہوا میں چھوڑ دے، جس سے وہ بچ تو جائے گا لیکن مقابلے سے باہر ہو جائے گا۔

اس نے اپنی آنکھیں بند کیں تاکہ اسے اپنے نیچے پھیلا ہوا گہرا آسمان دکھائی نہ دے۔ پھر اس نے گھاس کی چھت سے اپنے دائیں پاؤں کو پوری طاقت سے کھینچا۔ اگلے ہی لمحے دھند کا جادو ختم ہو گیا اور دنیا خود بخود سیدھی ہو گئی۔ ہیری سامنے کی سیدھی زمین پر گھٹنوں کے بل گر گیا اور گہری سانسیں لینے لگا۔ وہ کچھ دیر تک سکتے کی حالت میں وہیں پڑا رہا۔ پھر اس نے گہری سانس کھینچی اور اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ ایک بار پھر تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ اس نے مڑ کر ایک بار پھر اس سنہری دھند کو دیکھا جو اپنی جگہ پر موجود تھی اور دھیمی چمک کے ساتھ راہداری میں پھیلی ہوئی تھی۔

وہ ایک دوراہے پر رُک گیا اور فلیور کی تلاش میں چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اسے یقین تھا کہ وہ چیخ فلیور کی ہی تھی۔ اس کے سامنے ایسی کون سی رکاوٹ آ گئی تھی؟ کیا وہ ٹھیک تو تھی؟ سرخ چنگاری کا کوئی نام ونشان نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ کیا اس کا مطلب یہ تھا کہ اس نے اپنی رکاوٹ کو عبور کر لیا تھا؟ یا پھر وہ اتنی مشکل میں تھی کہ اپنی چھڑی کا استعمال نہیں کر سکتی تھی؟ ہیری نے الجھن بھری کیفیت میں دائیں راستے کو منتخب کیا...... لیکن ساتھ ہی وہ سوچے بنا نہیں رہ پایا کہ ایک چمپئن تو کم ہوا......

کپ پاس میں کہیں پر تھا اور ایسا لگ رہا تھا جیسے فلیور اب کپ کی طرف نہیں بڑھ رہی تھی۔ وہ یہاں تک آ گیا تھا ہے نا؟ اگر وہ سچ مچ یہ مقابلہ جیت جائے تو پھر کیا ہوگا؟ جب سے وہ چمپئن بنا تھا، تب سے پہلی بار اس نے پل بھر کیلئے یہ تصور اپنے تخیل کی آنکھ سے دیکھا کہ وہ پورے سکول کے سامنے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعامی کپ اُٹھائے کھڑا تھا......

دس منٹ تک اسے اپنے سامنے بند راستوں کے سوا اور کچھ نہیں ملا۔ کوئی رکاوٹ یا درندہ اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔ وہ دو بار غلط موڑ پر مڑ کر ہدف سے دور نکل گیا تھا۔ آخر کار اسے ایک نیا راستہ مل ہی گیا اور وہ اس پر تیزی سے چلنے لگا۔ اس کی چھڑی کی روشنی متحرک تھی جس سے اس کی پرچھائی دیواروں پر مدھم ہو کر پڑ رہی تھی پھر وہ جیسے ہی ایک موڑ پر مڑا تو اس نے دیکھا کہ سامنے ایک دھماکے دار سقرط کھڑا تھا۔

سیڈرک نے سچ کہا تھا...... یہ بہت بڑا ہو چکا تھا۔ یہ دس فٹ لمبا اور چوڑا تھا۔ یہ دیوہیکل بچھو جیسا دکھائی دے رہا تھا اور اس کا لمبا ڈنک اس کی کمر پر مڑا ہوا تھا۔ اس کی موٹی کھال ہیری کی چھڑی کی روشنی میں چمک رہی تھی۔ ہیری نے چھڑی اس کی طرف کر کے جادوئی کلمہ پڑھا۔

''ستوفیتم......''

چھڑی سے نکلنے والی چنگاری سقرط کی سخت کھال سے ٹکرائی اور پھر واپس پلٹ گئی۔ ہیری صحیح وقت پر جھک گیا تھا لیکن پھر بھی اسے اپنے بال جلنے کی بو محسوس ہوئی۔ جادوئی کلمے کی چنگاری پلٹ کر ٹھیک اس کے سر کے اوپر سے نکل گئی تھی۔ سقرط نے اپنے سر سے آگ کا ایک دھماکہ کیا اور اس کی طرف چھلانگ لگا دی۔

''بنگھیتوتم ......'' ہیری چلایا۔ جادوئی چنگاری ایک بار پھر سقرط کی موٹی چمڑی سے ٹکرائی اور چھوٹی سی خراش ڈالنے میں کامیاب ہوگئی تھی۔ ہیری کچھ قدم پیچھے ہٹا اور ایک بار پھر چلایا۔ ''بنگھیتوتم ......'' سقرط اس سے کچھ ہی انچ دور رُک گیا...... ہیری کے جادوئی کلمے کی چنگاری اس کے پیٹ کے کھال پر پڑی تھی جہاں اس کی کھال موٹی نہیں تھی۔ ہیری نے ہانپتے ہوئے سقرط سر دور ہٹا اور تیزی سے دوسری سمت میں بھاگ کھڑا ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ مزاحم جادوئی کلمے کا اثر زیادہ دیر تک باقی نہیں رہے گا۔ سقرط کسی بھی پل ہوش میں آ کر اس کا پیچھا کر سکتا تھا۔

اس نے بایاں راستہ منتخب کیا لیکن وہاں اسے بند دیوار دیکھنا پڑی۔ پھر وہ واپس آ کر دائیں راہ کی طرف بڑھ گیا لیکن یہ بھی آگے جا کر بند ہی نکلی۔ رُکے بغیر اس نے ایک بار پھر سمتی کلمے کا استعمال کیا۔ وہ پیچھے پلٹا اور شمال مغربی سمت میں جانے والے راستے پر ہو گیا۔ وہ کچھ منٹ تک اس نئے راستے پر تیزی سے چلتا رہا۔ تبھی اسے اپنے پہلو والے راستے سے کسی کی آواز سنائی دی جسے سن کر وہ رُک گیا۔

''تم کیا کر رہے ہو؟ ...... یہ تم کیا کر رہے ہو؟'' سیڈرک کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور پھر ہیری کو کیرم کی آواز سنائی دی۔

''اینگوریسم ......''

فضا اچانک سیڈرک کی چیخوں سے بھر گئی۔ دہشت میں ہیری اپنے راستے پر تیزی سے چلنے لگا تاکہ وہ سیڈرک تک پہنچنے کا راستہ تلاش کر سکے۔ جب اسے پہلو والی راہداری میں جانے کیلئے کوئی راستہ دکھائی نہیں دیا تو اس نے دوبارہ تخفیفی جادوئی کلمہ استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کا بہت زیادہ اثر تو نہیں ہوا لیکن باڑھ کی دیوار میں ایک چھوٹا سا سوراخ ضرور ہو گیا تھا۔ ہیری نے اس میں اپنا پاؤں ڈال کر موٹی شاخوں پر تب تک چلایا جب تک کہ وہ ٹوٹ نہ گئیں۔ مسلسل کوشش سے وہ سوراخ کو اتنا بڑا کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ اس میں گھس کر دوسری طرف نکلا جا سکے۔ حالانکہ اس کوشش میں اس کا چوغہ پھٹ گیا تھا۔ باہر نکل کر اس نے اپنی دائیں طرف دیکھا۔ سیڈرک زمین پر مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا اور کیرم اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔

ہیری جلدی سے سنبھل کر کھڑا ہوا اور جب کیرم نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے اپنی چھڑی کیرم کی طرف تان دی۔ کیرم مڑ کر الٹی طرف بھاگنے لگا۔

''ستوفیتم ......'' ہیری زور سے چلایا۔

جادوئی چنگاری اُڑتی ہوئی کیرم کی پشت پر لگی۔ وہ آگے کی طرف منہ کے بل گرا اور بنا کسی حرکت کے ساکت پڑا رہا۔ اس کا چہرہ گھا میں چھپا ہوا تھا۔ ہیری بھاگ کر سیڈرک کے پاس پہنچا۔ جس نے اب تڑپنا تو بند کر دیا تھا لیکن وہ اب بری طرح سے ہانپ رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے چہرے کو چھپائے ہوئے تھے۔

''تم ٹھیک تو ہو......؟'' ہیری نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں!'' سیڈرک نے ہانپتے ہوئے جواب دیا۔ ''ہاں!...... مجھے اس بات پر یقین ہی نہیں ہو رہا ہے...... وہ میرے پیچھے سے چپ چاپ آیا...... اس کی آہٹ سن کر جب میں مڑا تو میں نے دیکھا کہ اس نے اپنی چھڑی مجھ پر تان رکھی تھی......'' سیڈرک گہری سانس لے کر اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ ابھی تک ہانپ رہا تھا۔ اس نے اور ہیری نے کیرم کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا۔

''مجھے بھی یقین نہیں ہو رہا ہے...... میرا خیال ہے کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کیرم کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔

''مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے......'' سیڈرک نے جواب دیا۔

''کیا اس سے پہلے تمہیں فلیور کی چیخ سنائی دی تھی؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ہاں!'' سیڈرک نے کہا۔ ''تمہیں یہ تو نہیں لگتا کہ کیرم نے اس پر جادوئی وار کیا ہوگا؟''

''کچھ کہہ نہیں سکتا......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''کیا ہم اسے یہیں چھوڑ دیں......؟'' سیڈرک نے پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ ہمیں سرخ چنگاری چھوڑ دینا چاہئے۔ کوئی آ کر اسے بچا لے جائے گا...... ورنہ شاید سقرط اسے کھا جائے گا!''

''وہ اسی قابل ہی ہے......'' سیڈرک نے نفرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس نے اپنی چھڑی اوپر اُٹھائی اور ہوا میں ایک سرخ چنگاری چھوڑ دی۔ چنگاریاں کیرم کے ٹھیک اوپر آسمان میں منڈلانے لگیں اور اس جگہ کی نشاندہی کرتی رہیں جہاں وہ لیٹا ہوا تھا۔ ہیری اور سیڈرک ایک پل کیلئے یونہی کھڑے رہے اور پھر انہوں نے اپنے چاروں طرف دیکھا، جیسے وہ کسی کے آنے کا انتظار کر رہے ہوں......

''اچھا...... تو میرا خیال ہے کہ اب ہمیں آگے بڑھنا چاہئے!'' سیڈرک نے کہا۔

''کیا......؟'' ہیری چونک پڑا۔ ''اوہ ہاں!...... ٹھیک ہے......''

یہ ایک عجیب بات تھی کہ وہ اور سیڈرک کیرم کے خلاف کچھ دیر کیلئے ایک ہو گئے تھے لیکن اب اچانک انہیں یہ بات سمجھ میں آ گئی تھی کہ وہ تو اس مقابلے میں ایک دوسرے کے حریف تھے۔ وہ کوئی بات کئے بغیر اندھیرے راستے پر چلتے گئے پھر ہیری بائیں طرف مڑ گیا اور سیڈرک دائیں طرف۔ جیسے ہی سیڈرک کے قدموں کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔

ہیری آگے بڑھتا رہا اور چوسمتی جادوئی کلمے کا استعمال کر کے یہ معلوم کرتا رہا کہ کیا وہ صحیح سمت میں ہی جا رہا تھا؟ اب مقابلہ اس کے اور سیڈرک کے درمیان ہی تھا۔ کپ تک سب سے پہلے پہنچنے کی خواہش اب اس کے دل میں بہت شدت سے سر اُٹھا رہی تھی لیکن ابھی ابھی اس نے کیرم کو جو کرتے دیکھا تھا اس پر اسے یقین نہیں ہو رہا تھا۔ موڈی نے انہیں بتایا تھا کہ کسی پر سفاک کٹ وار کا استعمال کرنے کا سیدھا سادا مطلب یہ تھا کہ اسے اژقبان میں عمر قید کی سزا کیلئے تیار رہنا چاہئے۔ کیرم سہ فریقی ٹورنامنٹ کے کپ کے حصول کیلئے یقیناً اتنے سنگین ہتھکنڈے تو استعمال نہیں کرنا چاہتا ہوگا...... ہیری نے اپنی رفتار بڑھا دی۔

اکثر اسے سامنے بند راستے ہی ملتے تھے لیکن اندھیرا بڑھنے کی وجہ سے اسے یہ یقین ہونے لگا کہ وہ بھول بھلیوں کے مرکزی ہدف کے بہت نزدیک پہنچ چکا ہے پھر جب وہ ایک لمبے سیدھے راستے پر چلنے لگا تو اسے سامنے ہلچل محسوس ہوئی۔ چھڑی کی روشنی میں اسے ایک عجیب وغریب چیز دکھائی دی، جس کی اس نے آج تک صرف بھیانک جانداروں کی بھیانک کتاب میں صرف تصویر ہی دیکھی تھی......

وہ ایک ژکیست (ام الھول) تھی۔ اس کا بدن کسی بڑی شیرنی جیسا تھا۔ اس کے بڑے بڑے پنجے تھے اور اس کی لمبی پیلی دُم بالوں بھرے گچھے میں ختم ہو رہی تھی۔ بہرحال، اس کا سر عورت جیسا تھا۔ وہ قنطورس جیسی ہی کوئی مخلوق دکھائی دے رہی تھی۔ وہ مڑ کر اپنی لمبی اور بادامی آنکھوں سے ہیری کی طرف دیکھنے لگی جو لمحہ بہ لمحہ اس کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ ہیری نے جھجکتے ہوئے اپنی چھڑی اُٹھا رکھی تھی۔ ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ ژکیست اس پر حملہ کرنا چاہتی تھی۔ وہ تو سامنے والے راستے پر ادھر ادھر ٹہل رہی تھی صرف اس کا راستہ روکے ہوئے تھی۔

''تم اپنی منزل کے بہت قریب ہو۔ سب سے جلدی پہنچنے والا راستہ یہی ہے۔'' وہ بھرائی ہوئی بھاری بھرکم آواز میں بولی۔

''تو کیا آپ بیچ میں سے ہٹیں گی؟'' ہیری نے جھجکتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کیا جواب ملے گا؟

''بالکل نہیں......'' ژکیست نے ٹہلتے ہوئے اطمینان سے کہا۔ ''جب تک کہ تم میرے معمے کو حل نہ کر لو...... اگر تم نے پہلی بار میں صحیح جواب دے دیا تو میں تمہیں راستہ دے دوں گی۔ اگر تم نے غلط جواب دیا تو میں تم پر حملہ کر دوں گی اور اگر تم خاموش رہے تو میں تمہیں بغیر کسی رکاوٹ کے واپس لوٹنے دوں گی۔''

ہیری کے پیٹ کھلبلی مچ گئی۔ اس طرح کے کام کرنے میں وہ نہیں بلکہ ہرمائنی ماہر تھی۔ اس نے اپنے آپ کو پوری احتیاط سے ٹٹولا کہ وہ کتنے پانی میں ہو سکتا تھا؟ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر معمہ زیادہ مشکل ثابت ہوا تو وہ خاموشی سے واپس لوٹ جائے گا اور اپنے لئے کوئی دوسرا راستہ چن لے گا۔ یہ تیسری بات اس کیلئے خوش آئند تھی۔ وہ سوچ بچار میں زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔

''ٹھیک ہے!'' ہیری نے خود کو تیار کرتے ہوئے کہا۔ ''آپ معمہ بتایئے!''

ژکیست نے ٹہلنا بند کر دیا اور راستے کے بیچوں بیچ اپنی پچھلی ٹانگوں پر بیٹھ گئی۔ اس کی دم متحرک رہی۔ وہ بولنے لگی:

سب سے پہلے اس فرد کے بارے میں سوچو جو بھیس بدل کر رہتا ہے۔

جو رازوں سے کھیلتا ہے اور کبھی صحیح نہیں بتاتا، جھوٹ (Lie) بولتا ہے۔

اس کے بعد مجھے بتاؤ کہ مرمت (Mend) کرنے کیلئے سب سے آخری چیز کیا ہے؟

اور یہ بتاؤ کہ وسط (Middle) کا وسط اور آخر (End) کا اخیر کیا ہے؟

اور آخر میں وہ آواز بتاؤ جو اکثر سنی جاتی ہے۔

جب مطلوبہ لفظ تلاش کرنا مشکل ہو جاتے ہیں۔

اب ان سبھی کو جوڑ دو اور اس کا جواب دو۔

کس جانور کا تم کبھی بوسہ نہیں لینا چاہو گے؟

ہیری نے منہ پھاڑ کر اسے گھورا۔

''کیا میں ایک بار پھر اس معمے کو سن سکتا ہوں.....تھوڑا آہستہ.....'' ہیری نے کہا۔

ژکیست نے ہیری کی طرف دیکھ کر پلکیں جھپکائیں، مسکرائی اور اپنی بات دہرانے لگی۔

''یہ سب اشارے اس جانور کی طرف ہی ہیں، جسے میں کبھی نہیں چومنا چاہوں گا؟'' ہیری نے سوچتے ہوئے پوچھا۔

ژکیست ایک بار پھر پراسرار انداز میں مسکرائی۔ ہیری نے اس کا مطلب ہاں ہی سمجھ لیا تھا۔ ہیری نے اپنے دماغ پر زور ڈالا۔ ایسے بہت سے جانور تھے جنہیں وہ چومنا نہیں چاہتا تھا۔ سب سے پہلے اس کے دماغ میں دھماکے دار سقرط کا خیال آیا لیکن وہ سمجھ گیا کہ وہ صحیح جواب نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے اسے اشاروں کو سمجھ کر حل کرنا ہوگا......

''جو بھیس بدل کر رہتا ہے.....'' ہیری بڑبڑایا اور اس کی طرف گھورنے لگا۔ ''جو جھوٹ بولتا ہے..... یہ تو دھوکے بازی ہوگی، نہیں یہ اندازہ نہیں ہے۔ جاسوس (Spy)؟ میں اس کے بارے میں بعد میں سوچوں گا.....کیا آپ مجھے اگلا اشارہ بتائیں گی؟''

ژکیست نے معمے کی اگلی سطر دہرائی۔

''مرمت کرنے والے (Mend) کی سب سے آخری چیز کیا ہے؟'' ہیری نے دہرایا۔ ''ار.....کیا پتہ.....وسط (Middle) کا وسط.....کیا میں آخری سطر دوبارہ سن سکتا ہوں؟''

ژکیست نے آخری سطر سنائی۔

''ایسی آواز جو اکثر لفظ تلاش کرنے مشکل وقت پر سنائی دیتی ہے۔'' ہیری نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔ ''ار..... یہ تو...... ار......ذرا ٹھہرو......ار بھی تو ایک آواز ہے۔''

ژکیست اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

''جاسوس (Spy)......ڈی (D)......ار (Er)......'' ہیری نے آگے پیچھے ٹہلتے ہوئے کہا۔ ''وہ جانور جس کا میں کبھی بوسہ لینا نہیں چاہوں گا......سپائی......ڈ......ار......سپائڈر......مکڑی!''

ژکیست اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور کھل کر مسکرائی۔ وہ اگلے پیر پھیلا کو ایک طرف ہٹ گئی تا کہ ہیری اس کے پاس سے نکل کر آگے گزر سکے۔

''شکریہ!'' ہیری نے کہا اور اپنی ذہانت پر حیران ہوتے ہوئے آگے بھاگنے لگا۔

اب وہ قریب ہی ہوگا۔ بہت ہی قریب......اس کی چھڑی اسے بتا رہی تھی کہ وہ ٹھیک سمت میں جا رہا ہے۔ جب تک کہ راستے میں اسے کوئی بہت بھیانک چیز نہ مل جائے تب تک اس کے پاس موقع ہے......

آگے دو راستے تھے۔ ''ستم درستم......'' اس نے اپنی چھڑی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ چھڑی نے گھوم کر دائیں راستے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ اسی طرف بھاگنے لگا اور پھر اسے سامنے روشنی دکھائی دی۔ سہ فریقی ٹورنامنٹ کپ سو گز کے فاصلے پر ایک میز پر رکھا ہوا تھا اور پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ ہیری اس کی طرف دوڑنے لگا لیکن اسی وقت اسے سامنے والے راستے پر ایک سیاہ ہیولا دھڑ دھڑاتا ہوا دکھائی دیا۔

سیڈرک وہاں پہلے پہنچ جائے گا۔ سیڈرک پوری رفتار سے کپ کی طرف بھاگا جا رہا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ اس کی برابری نہیں کر پائے گا۔ سیڈرک اس سے زیادہ لمبا اور بڑا تھا۔ اس کے قدموں کا فاصلہ زیادہ طے ہوتا تھا......

پھر ہیری نے دیکھا کہ کوئی بہت بڑی چیز بائیں طرف کی دیوار سے چلتی ہوئی سیڈرک کی جانب بڑھ رہی تھی۔ سیڈرک اس سے ٹکرانے ہی والا تھا لیکن آنکھیں کپ پر مرتکز ہونے کی وجہ سے سیڈرک کو وہ چیز بالکل دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''سیڈرک......بائیں طرف ہوشیار......!'' ہیری زور سے چیخا۔

سیڈرک ہیری کا اشارہ سمجھ گیا اور وہ یکدم غوطہ کھا گیا جس سے وہ اس چیز سے ٹکرانے سے بال بال بچا تھا۔ وہ ہڑبڑاہٹ میں خود پر قابو نہ رکھ پایا اور زمین بوس ہوتا چلا گیا۔ اس کے گرتے ہی اس کی چھڑی اس کے ہاتھ نکل گئی اور وہ نہتا ہو چکا تھا۔ ایک دیوقامت مکڑی ان کے سامنے آ گئی تھی، جس کا رُخ اب ان کی طرف تھا۔ وہ سیڈرک کو دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

''ستوفیتم......'' ہیری دوبارہ چیخا۔ جادوئی چنگاری اُڑتی ہوئی مکڑی کے دیوہیکل بدن پر موجود بالوں پر پڑی لیکن اس سے تو بہتر یہ ہوتا کہ وہ اسے بڑا پتھر مار دیتا کیونکہ جادوئی چنگاری کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا تھا۔ مکڑی اپنی جگہ پر تھرکی، گھومی اور سیڈرک کو چھوڑ کر ہیری کی طرف دوڑنے لگی۔

''ستوفیتم......بنگھیتوتم......ستوفیتم......'' ہیری دوبارہ چیخا۔

لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا......مکڑی یا تو اتنی زیادہ بڑی تھی یا پھر اتنی جادوئی تھی کہ جادوئی کلمے اس کا کچھ نہیں بگاڑ پا رہے

تھے۔اسے کوئی نقصان تو نہیں پہنچا البتہ مکڑی کو غصہ ضرور آ گیا تھا۔ ہیری کو اس کی آٹھ چمکتی ہوئی سیاہ آنکھیں صاف دکھائی دیں۔جن میں اس کیلئے ناپسندیدگی بھری ہوئی تھی اور اس کے منہ کے آگے دونوکیلی تیز دھار چمٹیاں بھی کٹ کٹ کی آواز کے ساتھ بج رہی تھی۔پھر وہ مکڑی ہیری کے عین اوپر پہنچ گئی۔

مکڑی نے اسے اگلی ٹانگوں سے پکڑ کر ہوا میں بلند کر دیا۔وہ پوری جدوجہد کرتے ہوئے مکڑی کو لات مارنے کی کر رہا تھا لیکن اس کی کوشش کچھ زیادہ ہی خطرناک ثابت ہوئی۔اس کا پاؤں لہراتا ہوا مکڑی کی نوکیلی تیز دھار متحرک چمٹیوں سے جاٹکرایا۔اس کے پیر میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی۔نوکیلی چمٹیوں نے اس کے پیر کو زخمی کر دیا تھا۔اسے سیڈرک کے 'ستوفیتم' کہنے کی آواز سنائی دی لیکن اس سے بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔اس کا جادوئی وار بھی ہیری کی طرح بیکار ثابت ہوا تھا۔اب مکڑی نے اپنی تیز دھار چمٹیاں پھر کھولیں اور ہیری کو اپنے منہ کی طرف کھینچا۔ہیری نے فوراً چھڑی اُٹھا کر اس کے منہ کا نشانہ لیا اور چیخا۔''ایگزپلیز تم......''

اس سے کام بن گیا تھا...... ہتھیار چھڑانے والا جادوئی کلمہ کی چنگاری سے مکڑی نے اسے چھوڑ دیا۔ ہیری بارہ فٹ کی اونچائی سے اپنے زخمی پیر کے بل زمین پر جا گرا۔اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔اس کا پیر اب پوری طرح مڑ چکا تھا۔ بنا سوچے سمجھے اس نے مکڑی کے پیٹ پر نیچے سے نشانہ لگایا...... بالکل اسی طرح جس طرح اس نے سقرط کے ساتھ کیا تھا۔وہ زور سے چیخا۔

''ستوفیتم......''

عین اسی لمحے سیڈرک نے بھی یہی کیا تھا۔وہ ہو گیا، جو کام ایک جادوئی کلمے کے وار سے نہیں ہو پا رہا تھا...... مکڑی ایک طرف گر گئی اور اس پہلو والی باڑھ پر بے دم ہو کر جا پڑی۔اس کے بالوں بھری ٹانگیں ابھی بھی راستے میں پڑی تھیں۔

''تم ٹھیک تو ہو ہیری؟'' سیڈرک چیخ کر بولا۔''کیا مکڑی تمہارے اوپر گر گئی ہے؟''

''نہیں......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے جواب دیا۔اس نے اپنے پیر کی طرف دیکھا۔اس میں سے تیزی سے خون نکل رہا تھا۔ اسے اپنے پھٹے چوغے پر مکڑی کی چمٹیوں کا گاڑھا اور چپچپا لعاب دکھائی دیا۔ ہیری نے اُٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا پاؤں اتنی بری طرح سے کانپ رہا تھا کہ وہ اس کا وزن نہیں سنبھال پا رہا تھا۔ وہ باڑھ کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔اس نے لمبے لمبے سانس کھینچے اور اپنے چاروں طرف دیکھا۔سیڈرک کپ سے چند ہی فٹ کے فاصلے پر کھڑا تھا جو اس کے پیچھے چمک رہا تھا......

''اسے اُٹھا لو......'' ہیری نے سیڈرک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''جاؤ! اسے اُٹھا لو تم سب سے پہلے پہنچے تھے......''

لیکن سیڈرک اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔وہ وہیں کھڑے کھڑے ہیری کو دیکھتا رہا۔پھر وہ کپ کی طرف دیکھنے کیلئے مڑا۔ ہیری نے سنہری روشنی میں اس کے چہرے پر حسرت کا تاثر دیکھا۔سیڈرک نے دوبارہ ہیری کو دیکھا جو سہارے کیلئے باڑھ کو پکڑے ہوئے تھا۔

''تم اسے جا کر اُٹھا لو...... جیتنا تو تمہیں چاہئے۔آج تم نے دوبار میری جان بچائی ہے۔'' سیڈرک نے ایک گہری سانس لیتے

ہوئے کہا۔

''مقابلے میں ایسا نہیں ہوتا ہے......'' ہیری نے کہا۔ اسے بہت غصہ آ رہا تھا اس کے پاؤں میں بہت تیز درد ہو رہا تھا اور مکڑی کی پکڑ سے نجات پانے کے بعد گرنے کی وجہ سے اس کا پورا بدن بری طرح دُکھ رہا تھا۔ لیکن اس کی تمام کوششوں کے باوجود سیڈرک اس کی بات ماننے پر تیار نہ ہوا۔ بالآخر ہیری نے ہار مان لی۔ جس طرح اس نے چوچینگ کو رقص تقریب میں لے جانے کے معاملے میں ہیری کو نیچا دکھایا تھا بالکل اسی طرح آج وہ پھر اسے نیچا دکھانے میں کامیاب ہو رہا تھا۔

''جو بھی کپ تک پہلے پہنچے گا اسے پورے نمبر ملیں گے۔ تم پہلے پہنچے ہو۔ دیکھو! اس زخمی پیر کی حالت ایسی نہیں ہے کہ میں اس کے بل بوتے پر کوئی دوڑ لگا سکوں......''

سیڈرک کپ سے کچھ قدم دور چل کر ساکت مکڑی کے پاس پہنچا اور اپنا سر نفی میں ہلانے لگا۔ ''نہیں...... بالکل نہیں!'' اس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''ضدمت کرو سیڈرک!'' ہیری نے چڑتے ہوئے کہا۔ ''بس کپ اُٹھا لو تا کہ ہم یہاں سے باہر نکل سکیں......'' سیڈرک نے دیکھا کہ ہیری نے سیدھا کھڑے ہونے کیلئے باڑھ کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔

''تم نے مجھے ڈریگن کے بارے میں بتایا تھا...... اگر تم مجھے بروقت نہ بتاتے تو میں تو پہلے ہی ہدف میں ناکام رہ جاتا......'' سیڈرک نے کہا۔

''اس معاملے میں کسی نے میری مدد کی تھی۔'' ہیری نے جلدی سے کہا اور اپنے چوغے سے اپنے پیر کا خون صاف کرنے کی کوشش کی۔ ''تم نے انڈے کے سراغ میں میری مدد کی...... ہمارا حساب برابر ہو گیا......''

''میری بھی تو اس انڈے کے معاملے میں کسی نے مدد کی تھی۔'' سیڈرک نے کہا۔

''لیکن حساب تو پھر بھی برابر ہو ہی گیا نا!'' ہیری نے کہا اور اس نے پیر پر ہلکے سے وزن ڈال کر اس کا جائزہ لینے کی کوشش کی۔ اس کا پیر بری طرح کانپنے لگا۔ جب مکڑی نے اسے گرایا تھا تو اس کے ٹخنے کی رگ دب گئی تھی۔

''تمہیں دوسرے ہدف میں زیادہ نمبر ملنا چاہئیں تھے۔'' سیڈرک اڑتے ہوئے کہا۔ ''تم سب یرغمالیوں کو بچانے کیلئے وہیں رُکے رہے۔ یہ کام مجھے کرنا چاہئے تھا۔''

''میں اکیلا ہی احمق تھا...... جس نے اس نغمے کو غیر ضروری سنجیدگی سے لیا تھا۔'' ہیری نے کڑواہٹ سے کہا۔ ''اب تو کپ کو اُٹھا لو......''

''نہیں......'' سیڈرک نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ مکڑی کے الجھے ہوئے پیروں کے اوپر سے ہوتا ہوا ہیری کے پاس پہنچا جو اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ سیڈرک بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ایسی شاندار شہرت کو ٹھوکر مار رہا تھا جو ہفل پف فریق

کو صدیوں میں نصیب نہیں ہوئی تھی۔

''چلو!'' سیڈرک نے اسے کہا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس فیصلے کیلئے اسے خود پر بے تحاشا جبر کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا اور اس نے اپنے ہاتھ بغلوں میں دبا رکھے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ پکا تہیہ کر چکا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے؟

ہیری نے کبھی سیڈرک کو اور کبھی کپ کو دیکھا۔ ایک پل کیلئے تو اس نے یہ تخیل میں یہ تصویر دیکھی کہ وہ بھول بھلیوں سے کپ تھامے باہر نکل رہا ہے۔ اس نے دیکھا کہ اس نے سہ فریقی ٹورنامنٹ کپ ہاتھوں میں اُٹھا رکھا ہے اور سٹیڈیم کے سبھی تماشائی شور مچا رہے ہیں۔ چوچینگ کا چہرہ خوشی اور پسندیدگی سے دمک رہا تھا...... لیکن پھر وہ تصویر غائب ہوگئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ سیڈرک کے ستے ہوئے چہرے کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔

''ہم دونوں ہی اس کپ کو چھوئیں گے۔'' ہیری نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟''

''ہم دونوں ایک ساتھ اسے پکڑتے ہیں۔ جیت تو ہوگورٹس کی ہی ہوگی۔ ہم اس میں برابری کے حصے دار بن جائیں گے۔''

سیڈرک نے ہیری کو گھور کر دیکھا۔ اس نے اپنا بازو کھولا۔ ''تم...... تم سچ مچ ایسا ہی کرنا چاہتے ہو؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ ''...... ہم نے ایک دوسرے کی مدد کی ہے، ہے نا؟ ہم دونوں ہی یہاں تک پہنچے ہیں۔ اب ہم دونوں ہی اسے ساتھ پکڑ لیتے ہیں۔''

ایک پل کیلئے ایسا لگا جیسے سیڈرک کو اپنی سماعت پر یقین نہ آیا ہو پھر اس کے ستے ہوئے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''یہ ٹھیک ہے...... چلو!'' اس نے جلدی سے کہا۔

اس نے ہیری کے بائیں کندھے کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر اسے پکڑا اور سہارا دے کر آگے کی طرف بڑھا۔ لنگڑاتے ہوئے ہیری کو سہارا دے کر اس میز پر لے ہی آیا جہاں بیچوں بیچ کپ رکھا ہوا تھا۔ جب وہ اس کے بالکل پاس پہنچ گئے تو دونوں نے چمکتے ہوئے دستے کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔

''تین کی گنتی پر...... ٹھیک ہے...... ایک...... دو...... تین......'' ہیری نے کہا۔

ہیری اور سیڈرک دونوں نے ایک ہی وقت میں کپ کے دستوں کو پکڑ لیا۔

فوراً ہیری کو اپنے پیچھے جھٹکا لگا۔ اس کے پیر زمین سے اوپر اُٹھ گئے۔ وہ اب سہ فریقی ٹورنامنٹ کے انعامی کپ کے دستوں کو کسی صورت چھوڑ نہیں سکتا تھا۔ کپ کا دستہ اسے آگے کی طرف کھینچ رہا تھا اور ہوا کے شور اور رنگوں کی رنگینوں کے ساتھ موجزن نامعلوم سمت میں رواں دواں تھا۔ سیڈرک بھی اس کے پہلو میں ہی اُڑ رہا تھا......

☆☆☆☆

بتیسواں باب

گوشت، خون اور ہڈی

جب ہیری کے پیر واپس زمین پر پڑے تو اس کا زخمی پیر مڑ گیا اور وہ آگے کی طرف گر گیا۔ آخر کار سہ فریقی ٹورنامنٹ کے کپ سے اس کا ہاتھ چھوٹ ہی گیا۔ اس نے اپنا سر اُٹھا کر ارد گرد دیکھا۔

''ہم کہاں ہیں......؟'' اس نے پوچھا۔

سیڈرک نے اپنا سر ہلایا۔ وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ ہیری کو اس کے پیروں پر کھڑا کیا پھر وہ دونوں چاروں طرف دیکھنے لگے۔ وہ ہوگورٹس کے میدان سے بہت دور آ چکے تھے۔ یہ واضح تھا کہ وہ میلوں دور آ گئے تھے۔ شاید سینکڑوں میل دور...... کیونکہ سکول کے چاروں طرف کے پہاڑ بھی نہیں دکھائی دے رہے تھے، اس کے برعکس وہ ایک اندھیرے اور پیڑ پودوں سے بھرے قبرستان میں کھڑے تھے۔ ان کی دائیں طرف ایک بڑا سدا بہار درخت تھا جس کے دوسری طرف چھوٹے گرجے کی کالا ہیولا دکھائی دے رہا تھا۔ ان کی بائیں طرف ایک پہاڑی تھی جس پر ہیری کو ایک پرانا مکان کا ہیولا دکھائی دیا۔

سیڈرک نے پہلے سہ فریقی ٹورنامنٹ کپ کی طرف اور پھر ہیری کی طرف دیکھا۔

''کیا کسی نے تمہیں بتایا تھا کہ یہ کپ گھریری کنجی ہے؟'' اس نے ہیری سے پوچھا۔

''نہیں......'' ہیری نے جواب دیا۔ وہ قبرستان میں چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ وہاں گہرا سناٹا تھا اور ماحول تھوڑا ڈراؤنا تھا۔

''کیا یہ بھی مقابلے کا ہی حصہ ہے؟''

''معلوم نہیں......'' سیڈرک پریشانی کے عالم میں بولا۔ وہ تھوڑا گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ چھڑیاں باہر نکال لیں......''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ اسے خوشی ہوئی کہ یہ تجویز اس نے نہیں بلکہ سیڈرک نے دی تھی۔

انہوں نے اپنی چھڑیاں باہر نکال لیں۔ ہیری اپنے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ ایک بار پھر اسے ایسا عجیب احساس ہوا جیسے کوئی انہیں دیکھ رہا ہے۔

''کیا کوئی آ رہا ہے......؟'' اس نے اچانک کہا۔

گہرے اضطراب میں مبتلا دونوں اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگے۔ انہیں ایک سیاہ ہیولا قریب آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ ہیولا قبروں کے کتبوں کے درمیان میں سے ہوتا ہوا دھیرے دھیرے ان کے قریب آ رہا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ اوپر اُٹھا رکھے تھے، ہیری کو محسوس ہوا کہ جیسے اس نے کوئی چیز اُٹھا رکھی ہو۔ وہ شخص چاہے جو بھی ہو پستہ قد تھا اور اس نے اپنے چہرے کو چھپانے کیلئے نقاب والا چوغہ پہن رکھا تھا جو اس نے سر کے اوپر تک ڈھانپا ہوا تھا۔ اس کے زیادہ پاس آنے پر ہیری نے دیکھا کہ اس شخص کے ہاتھوں میں ایک گٹھڑی تھی جو کسی بچے جیسی دکھائی دے رہی تھی...... یا پھر اس کے ہاتھوں میں صرف کپڑوں کے گٹھڑی ہی تھی؟

ہیری نے اپنی چھڑی تھوڑا جھکا لی اور کنکھیوں سے سیڈرک کی طرف دیکھا۔ سیڈرک نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔ وہ دونوں آنے والے شخص کو دیکھنے کیلئے پیچھے مڑے۔

ہیولا سنگ مرمر کے ایک بڑے کتبے کے پاس آ کر رُک گئی جوان سے صرف چھ فٹ کے فاصلے پر تھا لگا ہوا تھا۔ ایک پل کیلئے تو ہیری، سیڈرک اور وہ پستہ قامت شخص ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔

اور پھر بغیر کسی وجہ کے ہیری کے ماتھے کے نشان میں درد کی شدید لہر اُٹھی۔ وہ اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے دہرا ہو کر رہ گیا۔ اسے زندگی میں اتنا شدید درد کبھی نہیں ہوا تھا جب اس نے اپنا ہاتھ اپنے نشان پر رکھا تو چھڑی اس کے ہاتھ نکل کر زمین پر جا گری۔ اس کے گھٹنے مڑ گئے اور وہ زمین پر دوہرا ہو کر گر گیا۔ اسے اب کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اس کا سر پھٹنے لگا تھا۔

اس کے سر کے کہیں اوپر بہت دور سے ایک تیکھی برفیلی اور غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''دوسرے کو مار ڈالو......''

چھڑی لہرانے کی آواز آئی اور ایک دوسری آواز رات کے سناٹے میں گونجی۔

''ایوداکوڈیسم......!''

بند پلکوں کے پیچھے سے بھی ہیری کو تیز سبز روشنی کا دھاکہ دکھائی دے گیا اور اسے کسی کی بھاری چیخ سنائی دی اور اپنے قریب زمین پر دھم سے گرنے کی آواز سنائی دی۔ اس کے نشان کا درد بہت زیادہ بڑھ چکا تھا لیکن پھر یہ کم ہو گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کیا دیکھنے کو ملنے والا ہے؟ اس لئے اس نے دہشت میں اپنی دکھتی ہوئی آنکھیں کھولیں......

سیڈرک اس کے پاس زمین پر گرا ہوا تھا۔ وہ مر چکا تھا......

ایک پل کیلئے تو (جو ہیری کو آخری زمانے کی طرح لمبا لگا) ہیری سیڈرک کے چہرے کو گھورتا رہا۔ وہ اس کی کھلی بھوری آنکھوں کو دیکھتا رہا۔ جو ویران مکان کی کھڑکیوں کی طرح سونی اور دم بخود تھیں۔ وہ اس کے پریشان اور تکلیف زدہ آدھ کھلے منہ کو ٹٹولتا رہا جس پر تھوڑی حیرانی کی جھلک پھیلی ہوئی تھی اور پھر اس نے پہلے کہ ہیری کا دماغ اس حقیقت کو تسلیم کر پاتا جو اس کے سامنے کھلی کتاب کی

طرح پڑی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ بے اعتباری کے سکتے کے علاوہ کچھ اور محسوس کر پاتا اسے احساس ہوا کہ کوئی اسے کھینچ کر کھڑا کر رہا ہے۔

چوغے والے پستہ قامت آدمی نے اپنی گٹھڑی نیچے رکھ دی تھی۔ اپنی چھڑی سے روشنی کر لی تھی اور اب وہ ہیری کو کھینچ کر قبر پر لگے سنگ مرمر کے کتبے کی طرف لے جا رہا تھا۔ اس نے ہیری کو کتبے کے سہارے کھڑا کر دیا لیکن اس سے پہلے ہیری نے چھڑی کی روشنی میں اسے پر لکھا ہوا نام پڑھ لیا تھا......

'ٹام رڈل......'

چوغے والا آدمی اب ہیری کو رسیوں سے مضبوطی سے باندھ رہا تھا۔ اس نے ہیری کو گردن سے لے کر ٹخنوں تک کتبے سے باندھ دیا تھا۔ جب اس نے آزادی کیلئے ہاتھ پیر مارنے کی کوشش کی تو اس نقاب پوش نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر اس کے چہرے پر تھپڑ رسید کر دیا۔ ہیری نے دیکھ لیا تھا کہ اس کے ہاتھ کی ایک انگلی غائب تھی۔ اسی وقت ہیری کو احساس ہو گیا کہ اس نقاب کے پیچھے کون تھا۔ وہ وارم ٹیل تھا......

''تم......'' ہیری نے غصے سے تھوک اُڑاتے ہوئے کہا۔

لیکن تب تک وارم ٹیل اسے رسیوں سے باندھ چکا تھا اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تو رسیوں کی مضبوطی کا جائزہ لے رہا تھا۔ جب وارم ٹیل کو یہ یقین ہو گیا کہ ہیری کتبے سے اتنی مضبوطی سے بندھ چکا ہے کہ ایک انچ بھی حرکت نہیں کر سکتا ہے، تب وارم ٹیل نے اپنے چوغے کے اندر سے ایک کالی چیز نکالی اور اسے ہیری کے منہ میں ٹھونس دی۔ پھر وہ بنا کچھ بات کئے مڑا اور ہیری سے دور چلا گیا۔ ہیری نہ تو کچھ بول سکتا تھا اور نہ ہی کچھ دیکھ سکتا تھا کہ وارم ٹیل کہاں چلا گیا ہے؟ وہ کتبے کی دوسری طرف دیکھنے کیلئے اتنا بھی سر اُٹھا نہیں سکتا تھا۔ وہ تو صرف اپنے سامنے کی چیزیں ہی دیکھ سکتا تھا۔

سیڈرک کی لاش کم از کم بیس فٹ کے فاصلے پر پڑی تھی جس سے کچھ ہی دور سہ فریقی ٹورنامنٹ کپ گرا پڑا تھا جو ستاروں کی روشنی میں چمک رہا تھا۔ ہیری کی چھڑی سیڈرک کے پیروں کے پاس زمین پر پڑی ہوئی تھی۔ کپڑوں کی گٹھڑی جسے ہیری کچھ لمحے پہلے بچہ سمجھا تھا قبر کے نزدیک رکھی ہوئی تھی اور تھوڑا ہل جل کر رہی تھی۔ ہیری نے جیسے ہی اس کی طرف دیکھا یکا یک اس کے ماتھے کے نشان میں جلن ہونے لگی اور گہرا درد اُٹھنے لگا......اور اسے اچانک پتہ چل گیا کہ وہ یہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا کہ اس گٹھڑی میں کیا چیز چھپی ہوئی تھی......وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ گٹھڑی کبھی کھلے......

اس نے اپنے پیروں کے پاس عجیب سی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس نے جب نیچے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا اژدہا گھاس پر رینگ رہا تھا۔ وہ یقیناً ناگنی ہی تھی جو اسے خواب دکھائی دی تھی۔ وہ اسی قبر کے گرد چکر کاٹ رہی تھی جس کے کتبے سے ہیری اس وقت بندھا ہوا تھا۔ وارم ٹیل کی گھر گھراتی ہوئی سانس تیز سنائی دیں۔ ایسا لگا کہ جیسے وہ کسی وزنی چیز کو زمین پر دھکا دے رہا ہو۔ پھر وہ

ہیری کے نظروں کے حلقے آ گیا۔ ہیری نے دیکھا کہ وارم ٹیل پتھر کی ایک بڑی کڑاہی کو دھکیلتا ہوا قبر کے پاؤں کی طرف لے جا رہا تھا۔اس میں پانی جیسی کوئی رقیق چیز بھری ہوئی تھی۔ ہیری کو اس کی پھونکیں مارنے کی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہیری نے اتنی بڑی کڑاہی کا استعمال پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پتھر کی یہ کڑاہی اتنی بڑی تھی کہ اس میں ایک صحت مند آدمی اطمینان سے بیٹھ سکتا تھا۔

زمین پر رکھی کپڑوں کی گٹھڑی کے اندر کی چیز زیادہ تیزی سے ہلنے جلنے لگی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ باہر نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وارم ٹیل کڑاہی کے نیچے چھڑی گھمانے لگا۔اچانک کڑاہی کے نیچے تیز شعلے اُٹھنے لگے۔ بڑا اژدہا آگ کی روشنی دیکھ کر وہاں سے دور ہٹ گیا اور نجانے کہاں گم ہو گیا۔اب وہ ہیری کی نگاہ کے دائرے میں نہیں تھا۔

کڑاہی کے اندر کا رقیق سیال بہت جلدی ہی گرم ہو گیا تھا۔اس کی سطح پر نہ صرف بلبلے دکھائی دینے لگے بلکہ آگ کی چنگاریاں بھی اُٹھنے لگیں جیسے اس میں آگ لگ گئی ہو۔دھواں بے حد گھنا اور کثیف ہوتا جا رہا تھا اور آگ کو تیز کرتے ہوئے وارم ٹیل کی انگلیاں دھندلی ہوتی دکھائی دے رہی تھیں۔ گٹھڑی کے نیچے کی ہلچل زیادہ تیز ہو گئی تھی اور ہیری نے دوبارہ دیکھا۔

''جلدی کرو......'' سرد برفیلی آواز غرائی۔

سطح کا پورا پانی اب چنگاریوں سے جل رہا تھا۔ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس میں ہیرے جڑے ہوں۔

''یہ تیار ہے مالک......''

''فوراً......'' سرد برفیلی آواز نے حکم دیا۔

وارم ٹیل نے زمین پڑی گٹھڑی کو کھولا اور اس کے اندر سے کی چیز کو سامنے کیا۔ ہیری کے منہ سے تیز چیخ نکل گئی لیکن اس کے منہ میں ٹھونسے ہوئے کپڑے کی وجہ سے اس کی آواز باہر نہ نکل پائی تھی۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے وارم ٹیل نے ایک پتھر اچھال کر کسی بدصورت چپچپے اور بنا آنکھوں والی چیز کو نمودار کر دیا ہو۔لیکن یہ چیز تو اس سے بھی سو گنا بری تھی۔ وارم ٹیل جس چیز کو اُٹھائے تھا، وہ کسی سوکھے کی بیماری کے شکار نوزائیدہ انسانی بچے جیسی لگ رہی تھی۔ یہ بات اور تھی کہ ہیری نے آج تک ایسا بچہ نہیں دیکھا تھا۔اس کے سر پر بال بالکل نہیں تھے۔ وہ پھپھوندی زدہ دکھائی دے رہا تھا اور اس کا رنگ سرخی مائل سیاہ تھا۔اس کے ہاتھ اور پیر لمبے پتلے اور لاغر تھے کیونکہ اس کا چہرہ کسی بچے جیسا ہرگز نہیں تھا بلکہ سانپ جیسا چکنا اور پتلا تھا۔اس کی سرخ آنکھیں چمک رہی تھیں جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس میں زندگی کی رمق باقی ہے۔

گٹھڑی کے اندر سے نکلنے والی یہ چیز کچھ زیادہ ہی بے قرار دکھائی دے رہی تھی جیسے اسے کسی کام کی جلدی ہو۔اس نے اپنی پتلا بازو اوپر اُٹھا اور وارم ٹیل کی گردن میں ڈال دیا۔ وارم ٹیل نے اسے اُٹھا لیا۔ایسا کرتے ہی اس کا نقاب پیچھے کو سرک گیا۔ ہیری نے آگ کی روشنی میں وارم ٹیل کے کمزور زرد چہرے پر اس چیز کیلئے نفرت کی جھلک دیکھی۔ جب وہ جاندار چیز کو کڑاہی کے قریب لایا۔ کڑاہی میں ابلتے ہوئے سیال کی سطح پر ناچتی ہوئی چنگاریوں میں ایک پل کیلئے رُکا تو ہیری نے اس بدصورت سانپ جیسے چہرے کو

چمکتے ہوئے دیکھا اور پھر وارم ٹیل نے اس جاندار چیز کو کڑاہی کے اندر ڈال دیا۔ایک ہِش کی آواز کے ساتھ وہ بدصورتی چیز کڑاہی کے کھولتے ہوئے سیال کے اندر ڈوب کر غائب ہو گیا۔ ھیری نے اس کمزور بدن کو کڑاہی کی نچلے تلے سے ٹکرانے کی آواز سنی۔

اسے ڈوب جانے دو...... ھیری نے سوچا۔اس کا نشان اب اتنی بری طرح درد ہو رہا تھا کہ اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔خدا کرے...... وہ اس اُبلتے سیال کے اندر ہی ڈوب کر ہلاک ہو جائے!

وارم ٹیل کانپتی آواز میں بول رہا تھا اور بری طرح ڈرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی، آنکھیں بند کیں اور اندھیرے میں بولا۔ ''وراثت میں دی گئی باپ کی اے ہڈی، تم اپنے بیٹے کو از سر نو زندگی لوٹا دو......''

ھیری کے پاس کی قبر کی سطح ٹوٹ گئی۔ ھیری نے دہشت زدہ ہو کر اس کی طرف دیکھا۔وارم ٹیل کے حکم کے مطابق ہوا میں دھول کی بوچھاڑ اُڑی اور دھیرے سے کڑاہی میں جا گری۔ پانی کی ہیروں جیسی سطح چکنا چور ہو گئی۔ایک بار پھر ہِش کی آواز سنائی دی۔ ہر سمت میں چنگاری نکلنے لگیں اور پھر پانی کی رنگت نیلی ہونے لگی۔

اب وارم ٹیل سسکیاں لینے لگا تھا۔اس نے اپنے چوغے کے اندر سے چاندی کا ایک لمبا، پتلا اور چمکتا ہوا خنجر نکالا۔اس کی آواز دہشت بھری سسکیوں کے باعث لڑکھڑا رہی تھی۔

''اپنی مرضی سے خدمت گزار کا دیا ہوا گوشت، تم اپنے آقا کو از سر نو زندگی لوٹا دو۔''

اس نے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے سامنے پھیلا لیا...... وہ ہاتھ جس کی انگلی غائب تھی۔اس نے بائیں ہاتھ میں خنجر کو مضبوطی سے پکڑا اور اسے اوپر کی طرف اُٹھایا......

ھیری کو اس خوفناک حادثے کے ہونے سے ایک ہی پل پہلے احساس ہو گیا تھا کہ وارم ٹیل کیا کرنے جا رہا تھا؟ اس نے اپنی آنکھوں کس کر بند کر لیں لیکن وہ اس چیخ کو سننے سے نہیں بچ سکتا تھا جو رات کے اندھیرے سناٹے میں بری طرح گونج اُٹھی تھی۔اس چیخ کو سن کر ھیری کو ایسا لگا کہ جیسے کسی نے اسے بھی خنجر گھونپ ڈالا ہو۔اس نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی۔ پھر اسے وارم ٹیل کے کراہنے کی درد بھری آواز آئی۔اگلے ہی لمحے چھپاک کی سی آواز گونجی۔ جیسے کڑاہی میں کچھ ڈال گیا ہو۔ ھیری کی آنکھیں مضبوطی سے بند تھیں۔وہ دیکھنے کی ہمت نہیں پیدا نہیں کر پا رہا تھا...... لیکن کڑاہی کا سیال دہکتے سرخ رنگ میں بدل گیا تھا جس کی روشنی اتنی تیز تھی کہ وہ ھیری کی بند پلکوں کے اندر بھی پہنچ رہی تھی۔

وارم ٹیل درد کی وجہ سے بری طرح کراہ رہا تھا اور تیز تیز سانسیں لے رہا تھا۔جب تک ھیری کو وارم ٹیل کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس نہیں ہوئیں م تب تک اسے یہ احساس ہی نہیں ہوا کہ وارم ٹیل اس کے ٹھیک سامنے آ چکا تھا۔

''بلا رضامندی سے لیا گیا دشمن کا خون...... تم اپنے دشمن کو از سر نو زندگی لوٹا دو......''

ھیری اسے روکنے کیلئے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔وہ بہت بری طرح بندھا ہوا تھا...... اور اپنی بندھی ہوئی رسیوں کے بیچ میں بری

طرح لرز رہا تھا۔اس نے ناکام سی جدوجہد کی،اس نے نیچے کی طرف خوفزدہ نظروں سے وارم ٹیل کے صحیح سلامت ہاتھ میں پکڑے خنجر کی نوک کو اپنے دائیں بازو کی طرف بڑھتے دیکھا۔ ہیری کو اسی لمحے درد کا احساس ہوا خنجر کی نوک اس کی دائیں کلائی کے اندر اتر گئی تھی۔اس کے چوغے کی آستین سے خون بہنے لگا۔وارم ٹیل اب بھی درد سے کراہ رہا تھا۔اس نے اپنی جیب سے ایک کانچ کی بوتل نکالی اور کانپتے ہاتھ سے ہیری کے زخم کے ساتھ لگادی۔ بہتا ہوا خون بوتل میں جمع ہونے لگا۔

کچھ دیر بعد وہ ہیری کا خون لے کر کڑاہی کی طرف لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ گیا۔اس نے خون کڑاہی میں ڈال دیا۔کڑاہی میں ابلتا سیال یکدم سفید ہوگیا۔وارم ٹیل کا کام اب مکمل ہوگیا تھا۔وہ کڑاہی کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ترچھا ہوا اور زمین پر لڑھک گیا۔وہ اب بھی اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کی کلائی کو پکڑے ہوئے تھا اور سسک رہا تھا۔

کڑاہی کا سیال ابل رہا تھا اور اس میں سے ہیرے جیسی چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ یہ اتنا چندھیا دینے والی چمک تھی کہ باقی سب کچھ مخملی سیاہی میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔کچھ نہیں ہوا......

''اسے ڈوب جانے دو......'' ہیری نے سوچا۔''سارا عمل غلط ہوجانے دو......''

اور تبھی اچانک کڑاہی سے چنگاریوں کا نکلنا بند ہوگیا اور اس کی جگہ کڑاہی سے سفید دھواں نکلنے لگا۔گھنا اور کثیف سفید دھواں......جس سے ہیری کو سامنے کی ہر چیز دھندلی ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔اب وہ وارم ٹیل کا سیڈرک یا کسی کو بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب اسے صرف فضا میں تیرتا ہوا سفید دھواں ہی دکھائی دے رہا تھا......اس نے سوچا کا سب کچھ گڑبڑ ہوگیا ہو......وہ ڈوب گیا ہو...... خدایا......اوہ خدایا!اسے مرجانے دو......

لیکن اسی وقت دھند کے بیچ سے اس نے دہشت کی یخ بستہ لہر اپنے بدن میں دوڑتی محسوس کی اور پھٹی ہوئی نظروں سے دیکھا......لمبا اور ڈھانچے جیسا دبلا آدمی،دہکتی ہوئی کڑاہی کی سطح سے آہستہ آہستہ اوپر اُٹھ رہا تھا۔

''مجھے چوغہ پہناؤ......'' دھوئیں کے پیچھے ایک تیکھی اور سرد آواز نے کہا۔

وارم ٹیل سسک اور کراہ رہا تھا۔اب بھی اس نے کٹی ہوئی کلائی کو جکڑ رکھا تھا۔وہ اپنے قریب پڑے سیاہ چوغے کو اُٹھانے کیلئے کھسکا۔چوغہ پکڑ کر وہ بمشکل کھڑا ہوا اور پھر اپنے ایک ہاتھ سے اپنے آقا کے سر کے اوپر سے چوغہ پہنانے لگا۔

دبلا آدمی کڑاہی سے باہر نکلا اور ہیری کو گھورنے لگا...... ہیری بھی پلٹ کر اس چہرے کو گھورنے لگا جو تین سال سے اس کے خوابوں میں اسے پریشان کررہا تھا۔وہ ڈھانچے سے بھی زیادہ سفید تھا۔اس کی سرخ آنکھیں چوڑی اور غصے سے بھری ہوئی تھیں۔ اس کی ناک سانپ جیسی ہموار تھی اور اس کے نتھنوں کی جگہ دو سوراخ جھانک رہے تھے......

لارڈ والڈی مورٹ دوبارہ زندہ ہو چکا تھا......

☆☆☆☆

تینتیسواں باب

مرگ خور

والڈی مورٹ نے ہیری پر سے نظریں ہٹائیں اور اپنے بدن کا جائزہ لینے لگا۔اس کے ہاتھ بڑی بڑی زرد مکڑیوں جیسے تھے۔ اس کی لمبی سفید انگلیاں،اس کے سینے اور چہرے ٹٹول رہی تھیں۔اس کی آنکھیں بلی جیسی تھیں اور پتلیوں میں سوراخ بنے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔وہ اندھیرے میں کافی زیادہ چمک رہی تھیں۔اس نے اپنے ہاتھ اُٹھائے اور اپنی انگلیوں موڑیں۔ایسا کرتے ہوئے اس کے چہرے پر خوشی اور فاتحانہ جذبات کے جھلک دکھائی دے رہی تھی۔اس نے وارم ٹیل کی طرف ذرا سا بھی دھیان نہیں دیا جو زمین پر گرا ہوا تھا اور اس کی کٹی ہوئی کلائی سے خون بہہ رہا تھا۔وہ تکلیف اور درد سے تڑپ رہا تھا۔اور نہ ہی اس نے بڑے خونخوار اژدہے کی طرف توجہ دی جو کہ پھنکارتا ہوا ہیری کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔والڈی مورٹ نے اپنی لمبی انگلیوں والا ہاتھ اپنے چوغے میں ڈالا اور اس میں سے جادوئی چھڑی باہر نکالی۔اس نے چھڑی کو پیار سے سہلایا اور پھر اسے وارم ٹیل کی طرف کرتے ہوئے ایک جھٹکا دیا۔وارم ٹیل زمین سے اُٹھ کر اس کتبے کے پاس جا گرا جہاں ہیری بندھا ہوا تھا۔وہ اس کے پائیدان پر گرا اور وہیں پڑے پڑے روتا رہا۔والڈی مورٹ نے اپنی سرخ آنکھوں سے ہیری کی طرف دیکھا اور تیکھی،سرد اور تضحیک بھری ہنسی ہنسنے لگا۔

وارم ٹیل کے چوغے پر خون کے دھبے چمک رہے تھے۔اس نے اس میں اپنی کٹی ہوئی کلائی کو لپیٹ کر مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا اور بہتے ہوئے خون کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

''میرے آقا!......''اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔''میرے آقا!......آپ نے وعدہ کیا تھا......آپ نے وعدہ کیا تھا......''

''اپنا ہاتھ آگے لاؤ وارم ٹیل!''والڈی مورٹ نے اشتیاق بھری آواز میں کہا۔

''اوہ آقا......شکریہ آقا......بہت بہت شکریہ......''

اس نے خون سے لت پت کٹی ہوئی کلائی کو آگے بڑھایا لیکن والڈی مورٹ دوبارہ ہنسنے لگا۔''دوسرا ہاتھ آگے لاؤ......دوسرا ہاتھ وارم ٹیل!''

''آقا......رحم......رحم کیجئے......''

والڈی مورٹ جھکا اور اس نے وارم ٹیل کا بایاں بازو پکڑ کر باہر نکالا۔ اس نے وارم ٹیل کے چوغے کی آستین کو اس کے کہنی کے اوپر کھینچا۔ ہیری نے دیکھا کہ بازو کی کلائی سے کچھ اوپر جلد پر کوئی سرخ نشان کھدا ہوا تھا...... ایک کھوپڑی، جس کے منہ سے سانپ نکل رہا تھا...... تاریکی کے نشان کی وہی تصویر جو کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران آسمان میں نمودار ہوئی تھی۔ والڈی مورٹ نے اسے دھیان سے دیکھا اور وارم ٹیل کے بے تحاشہ واویلے پر ذرا بھی دھیان نہیں دیا۔

''نشان اب صاف ہو گیا ہے۔'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''وہ لوگ سمجھ گئے ہوں گے...... اب ہم دیکھیں گے...... اب ہمیں جلد ہی پتہ چل جائے گا......''

اس نے اپنی لمبی سفید انگلی وارم ٹیل کے ہاتھ پر کھدے ہوئے نشان پر رکھ کر دبا دی۔

وارم ٹیل کے منہ سے زوردار کراہ برآمد ہوئی اور ہیری کے ماتھے کا نشان شدید درد کے ساتھ جلنے لگا۔ والڈی مورٹ نے وارم ٹیل کے نشان سے انگلی ہٹا لی۔ ہیری نے دیکھا کہ نشان کی رنگت اب سیاہ پڑ چکی تھی۔

والڈی مورٹ کے چہرے پر بے رحمی بھرا اطمینان پھیل گیا تھا۔ وہ سیدھا کھڑا ہوا اور اپنا سر پیچھے کی طرف جھٹکتے ہوئے اندھیرے قبرستان میں چاروں طرف دیکھنے لگا۔

''یہ معلوم ہونے کے بعد کتنے لوگ جرأت کے ساتھ واپس لوٹیں گے؟'' اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کی چمکتی سرخ آنکھیں اب ستاروں کو ٹٹول رہی تھیں۔ ''اور کتنے نادان واپس نہیں لوٹیں گے؟''

وہ ہیری اور وارم ٹیل کے سامنے ادھر سے ادھر ٹہلنے لگا اور اس کی آنکھیں قبرستان میں ہی گھومتی رہیں۔ ایک آدھ منٹ بعد اس نے ہیری کی طرف دیکھا اور اس کے سانپ جیسے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ تھرکنے لگی۔

''ہیری پوٹر! تم میرے مرحوم باپ کی قبر پر کھڑے ہو۔'' اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''ماگلو اور ایک احمق شخص...... بہت حد تک تمہاری پیاری ماں کی طرح لیکن وہ دونوں بڑے ہی کام کے تھے ہے نا؟ تمہاری ماں نے تمہیں بچانے کیلئے اپنی جان دے دی...... اور میں اپنے باپ کو مار ڈالا لیکن اس کے باوجود مرنے کے بعد وہ میرے کتنے کام آیا......''

والڈی مورٹ دوبارہ زہریلی ہنسی ہنسا۔ وہ ادھر ادھر ٹہلنے لگا اور اژدہا گھاس پر چکر کاٹتا رہا۔

''تمہیں پہاڑی پر بنا وہ مکان دکھائی دے رہا ہوگا پوٹر؟ میرا باپ وہیں رہتا تھا۔ میری ماں ایک جادوگرنی تھی اور وہ بھی اسی قصبے میں رہتی تھی۔ وہ میرے باپ سے محبت کرنے لگی لیکن جیسے انہوں نے میرے باپ کو اپنی جادوگرنی ہونے کا راز بتایا تو میرے باپ نے اسے فوراً چھوڑ دیا...... میرے باپ کو جادو سے سخت نفرت تھی۔ اس نے میری ماں کو چھوڑ دیا اور اپنے ماگلو ماں باپ کے ساتھ رہنے لگا۔ تب میں پیدا بھی نہیں ہوا تھا پوٹر! میری ماں مجھے پیدا کرنے کے کچھ ہی عرصے بعد مر گئی تھی۔ وہ مجھے ایک یتیم خانے میں پرورش کیلئے چھوڑ گئی...... لیکن میں نے قسم کھالی تھی کہ میں اپنے باپ کو تلاش کروں گا...... اس سے انتقام لوں گا۔ اس احمق ماگلو سے

جس نے مجھے اپنا نام دیا تھا...... ٹام رڈل!''

والڈی مورٹ ابھی ٹہل رہا تھا اور اس کی سرخ آنکھیں بے رحمی سے ایک دوسری قبر کو گھور رہی تھیں۔

''دیکھو تو سہی...... میں تمہیں اپنے خاندان کی تاریخ سنانے لگا......'' اس نے آہستگی سے کہا۔ ''میں شروع سے ہی بہت زیادہ حساس طبیعت کا ہوں...... اوہ دیکھو تو سہی! میری اصلی خاندان آ رہا ہے......''

ہوا میں اچانک چوغوں کی سرسراہٹ کی آواز بھر گئی۔ قبروں کے بیچ سدا بہار کے درخت کے پیچھے، ہر سایہ دار جگہ پر جادوگر نمودار ہو رہے تھے۔ ان سبھی نے نقاب پہن رکھے تھے۔ ایک ایک کر کے وہ آگے بڑھے۔ آہستہ آہستہ محتاط قدموں کے ساتھ...... جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں ہو رہا ہو۔ والڈی مورٹ خاموشی سے کھڑا کھڑا ان کا انتظار کرتا رہا پھر ایک مرگ خور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر والڈی مورٹ کی طرف رینگنے لگا اور اس کے سایہ چوغے کا دامن پکڑ کر اسے چوم لیا۔

''آقا...... آقا......!'' وہ گھگھیایا۔

اس کے پیچھے کھڑے مرگ خوروں نے بھی ایسا ہی کیا۔ سبھی اپنے گھٹنے ٹیک کر والڈی مورٹ کے پاس آئے اور اس کے چوغے کے دامن کو عقیدت بھرے انداز سے چوما اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اس قبر کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور بڑے دائرے کی صورت میں خاموش کھڑے ہو گئے۔ اب ان کے درمیان کھڑا ہوا والڈی مورٹ، بندھا ہوا ہیری اور سسکیاں بھرتا ہوا ورم ٹیل موجود تھے۔ بہر حال، انہوں نے اس دائروی حلقے میں کچھ جگہ خالی چھوڑ دی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں کچھ اور لوگوں کے آنے کا انتظار ہو لیکن والڈی مورٹ کو اور کسی کی آمد کی امید بالکل نہیں تھی۔ اس نے اپنے چاروں طرف کھڑے نقاب پوشوں کو گہری نظروں سے دیکھا۔ حالانکہ ہوا بالکل نہیں چل رہی تھی لیکن دائروی حلقے میں سے ایک ایسی آواز آنے لگی جیسے سبھی لوگ اپنی اپنی جگہ پر کانپ رہے ہوں۔

''خوش آمدید...... خوش آمدید...... میرے وفادار مرگ خورو!'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ ''تیرہ سال...... تیرہ سال بعد ہم مل رہے ہیں۔ لیکن تم میرے بلانے پر ایسے پہنچ گئے جیسے یہ کل ہی بات ہو...... تاریکی کے نشان کے باعث ہماری اتحاد آج بھی برقرار ہے...... مگر کیا واقعی......؟'' اس نے اپنا سنجیدہ چہرہ اُٹھا کر ناک کو سڑک کر صاف کیا۔ اس کی ناک کے نتھنوں جیسے سوراخ کسی قدر چوڑے ہو گئے۔

''مجھے قصورواروں کی بدبو آ رہی ہے......'' اس نے کہا۔ ''فضا میں گناہگاروں کی بہت بری بدبو بھری ہوئی ہے۔''

دائروی حلقے میں کھڑے لوگوں کے بدن میں کپکپی سی چھوٹ گئی تھی، ان کے چوغے بری طرف سرسرا رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر شخص والڈی مورٹ سے دور تو ہٹنا چاہ رہا تھا لیکن ایک قدم بھی پیچھے کھینچنے کی جرأت نہ کر پا رہا ہو......

''مجھے صاف دکھائی دے رہا ہے کہ تم سب لوگ ہٹے کٹے، تندرست ہو اور تمہاری جادوئی قوتیں بھی برقرار ہیں...... تم لوگ

میرے بلانے پر یہاں کتنی سرعت رفتاری سے پہنچ گئے ......لیکن میں خود سے سوال کرتا ہوں...... جادوگروں کا یہ وسیع گروہ اپنے آقا کی مدد کرنے کیلئے کیوں آیا؟ جس کے سامنے انہوں نے زندگی بھر وفاداری کی اٹوٹ قسم کھائی تھی......؟''

کوئی کچھ نہیں بولا۔کوئی ذرا سا بھی نہیں ہلا۔سوائے وارم ٹیل کے، جواب تک زمین پر پڑے پڑے اپنے خون سے لت پت کلائی کو پکڑ کر رو رہا تھا۔

''اور خود ہی جواب دیتا ہوں......'' والڈی موورٹ نے زہر خند لہجے میں کہا۔''انہیں ضرور یہ یقین ہو گیا ہو گا کہ میں مٹ گیا ہوں۔انہیں ایسا لگا ہو گا کہ میں فنا ہو گیا ہوں۔وہ جا کر میرے دشمنوں سے مل گئے ہوں گے اور انہوں نے خود کو معصوم، بے گناہ یا پھر خود کو جادوئی تسخیر کا قیدی قرار دے کر بے گناہی کی سند حاصل کر لی ہو گی یا ان کے سامنے گڑگڑا کر معافی مانگ کر اپنی جان بچا لی ہو گی۔ ہے نا؟''

''اور میں خود سے سوال کرتا ہوں کہ ان لوگوں سے یہ کیسے تسلیم کر لیا کہ میں دوبارہ زندہ نہیں ہو پاؤں گا؟ ان لوگوں نے جو اچھی طرح جانتے تھے کہ میں نے بہت پہلے خود کو موت سے محفوظ رکھنے کیلئے انتہائی قدم اُٹھا لئے تھے؟ ان لوگوں نے جنہوں نے میری ناقابل تسخیر طاقت کے پختہ ثابت اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے جب میں دنیا کا سب سے زیادہ طاقتور اور مضبوط جادوگر ہوا کرتا تھا؟''

''اور میں خود ہی اس کا جواب دیتا ہوں۔شاید وہ یہ مانتے ہوں گے کہ کسی کے پاس مجھ سے زیادہ طاقت ہو سکتی ہے......ایسی طاقت جو لارڈ والڈی موورٹ کو بھی پچھاڑ سکتی ہے......شاید اب وہ کسی دوسرے آقا کے خدمت گزار بن گئے ہیں......شاید معمولی لوگوں، ملاوٹی دوغلے جادوگروں اور ماگلو کے ہمدرد ایلبس ڈمبل ڈور کے......؟''

ڈمبل ڈور کا نام سن کر دائروی حلقے میں ہلکی سی تھرتھری مچی اور کچھ نے بڑبڑا کر اپنے سر ہلائے۔والڈی موورٹ نے ان کی اس حرکت کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''اس سے مجھے بہت مایوسی ہوئی...... بڑے افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس سے مجھے بے حد مایوسی ہوئی......''

ایک آدمی اچانک دائروی حلقے سے نکل کر آگے چلا آیا۔وہ سر سے پاؤں تک بری طرح کانپ رہا تھا۔وہ والڈی موورٹ کے قدموں پر آ کر لیٹ گیا۔

''آقا......'' وہ چیخا۔''آقا مجھے معاف کر دیں۔ہم سبھی کو معاف کر دیں......''

والڈی موورٹ نہایت سفاکی کے ساتھ ہنسنے لگا، اس نے اپنی چھڑی لہرائی اور اس کی طرف رُخ کر دیا۔''اینگوریسم......''

زمین پر پڑا مرگ خوردرد کے مارے تڑپنے اور چیخنے لگا۔ہیری کو پورا یقین تھا کہ اس کی چیخیں آس پاس کی آبادی تک ضرور پہنچ رہی ہوں گی۔اس نے بدحواسی کے عالم میں سوچا......شاید انہیں سن کر کوئی پولیس میں خبر کر دے......شاید کوئی آ جائے......کوئی بھی......کچھ بھی ہو جائے!

والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی ہٹالی۔ سزیافتہ مرگ خور نڈھال ہوکر زمین پر پڑا رہا۔ وہ گہری سانسیں لے رہا تھا اور بری طرح ہانپ رہا تھا۔

''اُٹھو آیوری!'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ ''اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ تم معافی مانگ رہے ہو لیکن میں معاف نہیں کرتا ہوں۔ میں بھولتا بھی نہیں ہوں۔ تیرہ طویل سال...... میں تمہیں معاف کرنے سے پہلے اپنے تیرہ سالوں کا معاوضہ چاہتا ہوں۔ وارم ٹیل نے اپنا کچھ قرض پہلے ہی چکا دیا ہے، ہے نا وارم ٹیل؟''

اس نے وارم ٹیل کی طرف دیکھا جو لگاتار سبک رہا تھا۔

''وارم ٹیل! تم وفاداری کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے پرانے دوستوں کے ڈر کی وجہ سے میرے پاس لوٹ آئے تھے۔ تم اس درد بھری سزا کے حق دار تھے وارم ٹیل! تم یہ بات جانتے تھے، ہے نا وارم ٹیل؟''

''ہاں میرے آقا!'' وارم ٹیل نے کراہتے ہوئے کہا۔ ''رحم میرے آقا...... رحم......''

''اوہ ہاں! تم نے میرا بدن حاصل کرنے میں میری مدد کی۔'' والڈی مورٹ نے مربیانہ انداز میں کہا۔ اس کی نظریں زمین پر گرے ہوئے وارم ٹیل کو ٹٹول رہی تھیں۔ ''حالانکہ تم بالکل ناکارہ اور دھوکے باز ہو لیکن تم نے میری مدد کی...... اور لارڈ والڈی مورٹ اپنی مدد کرنے والوں کو انعام دیتا ہے......''

والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی دوبارہ اٹھائی اور ہوا میں لہرادی۔ چھڑی کی روشنی میں پگھلی ہوئی چاندی جیسی کوئی چیز برآمد ہونے لگی۔ کچھ پل تک یہ ہوا میں ہی جمع ہوتی رہی پھر یہ خود بخود متحرک ہوئی اور ایک انسانی ہاتھ کی شکل میں ڈھلنے لگی جو چاندی کی طرح سفید اور چمک رہا تھا۔ وہ ہاتھ نیچے کی طرف بڑھا اور وارم ٹیل کی خون سے لت پت کلائی کے ساتھ پیوست ہو گیا۔

وارم ٹیل کا رونا دھونا بند ہو گیا تھا حالانکہ اس کی سانس اب بھی تیز تیز چل رہی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ اُٹھایا اور حیرانگی سے چمکتے سفید ہاتھ کی طرف دیکھا جو اب اس کے بازو کے ساتھ اچھی طرح سے جڑ چکا تھا اور کہیں سے بھی الگ دکھائی نہیں دے رہا تھا جیسے وہ اس کے بدن کا ہی حصہ ہو۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس نے چمکدار دستانے پہن رکھے ہوں۔ اس نے اپنی چمکتی انگلیوں کو موڑا اور اوپر نیچے ہلا جلا کر دیکھا پھر کانپتے ہوئے زمین سے ایک چھوٹی سی ٹہنی اُٹھائی اور اسے تروڑ مروڑ ڈالا۔

''میرے آقا!'' اس نے آہستگی سے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ ''آقا...... یہ بہت خوبصورت ہے...... شکریہ...... آپ کا شکریہ......'' وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اس نے والڈی مورٹ کے چوغے کا دامن چوم لیا۔

''وارم ٹیل! اب تمہاری وفاداری کبھی نہیں ڈگمگانا چاہئے۔'' والڈی نے سختی سے کہا۔

''نہیں میرے آقا...... بالکل نہیں...... کبھی نہیں......''

وارم ٹیل اُٹھ کر کھڑا ہوا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا دائروی حلقے میں پہنچ گیا۔ وہ اب بھی اپنے جادوئی ہاتھ کو گھور رہا تھا اور اس کا چہرہ

اب بھی آنسوؤں میں چمک رہا تھا۔ والڈی مورٹ اب وارم ٹیل کی دائیں طرف کھڑے جادوگر کے پاس چلا آیا۔

''لوسیس! میرے دغا باز دوست!'' اس نے اس کے سامنے رُکتے ہوئے کہا۔ ''مجھے پتہ چلا ہے کہ تم نے اپنے پرانے رنگ ڈھنگ نہیں بدلے ہیں۔ حالانکہ دنیا کے سامنے تم اپنے چہرے پر شرافت اور اخلاص کا نقاب چڑھائے رہتے ہو لیکن لوسیس! تم نے مجھے کبھی تلاش کرنے کی کوشش کی ہی نہیں...... کیوڈچ ورلڈ کپ کے دوران تمہاری حرکتیں دلچسپ رہی ہوں گی...... لیکن کیا یہ اچھا نہیں ہوتا کہ تمہاری صلاحیتیں اور طاقتیں اپنے آقا کو تلاش اور اس کی مدد کر پاتیں......؟''

''آقا! میں تمام عرصے تک پوری طرح آمادہ رہا تھا'' نقاب کے پیچھے سے لوسیس کی آواز تیزی سے سنائی دی۔ ''اگر آپ کی طرف سے ایک بھی اشارہ ملتا، ذرا سی خبر مل پاتی، آپ کے پتے ٹھکانے کا ہلکا سا بھی اندازہ مل پاتا تو میں فوراً آپ کے پاس پہنچ جاتا۔ مجھے کوئی بھی چیز نہیں روک سکتی تھی......''

''لیکن پھر بھی...... تم میرے نشان کو آسمان پر دیکھ کر بھاگ نکلے لوسیس! جب میرے ایک وفادار مرگ خور نے اس بار گرمیوں میں اسے آسمان پر تشکیل دیا تھا؟'' والڈی مورٹ نے دھیمی آواز میں کہا اور مسٹر ملفوائے نے فوراً بولنا بند کر دیا۔ ''ہاں! لوسیس! مجھے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے...... تم نے مجھے مایوس کیا ہے...... مستقبل میں میں تم سے زیادہ وفاداری بھری خدمت کی امید رکھوں گا۔''

''ہاں میرے آقا...... آپ بڑے رحم دل ہیں...... شکریہ آقا......'' والڈی مورٹ دو قدم آگے بڑھا اور خالی جگہ کو گھورتے ہوئے رُک گیا۔ ملفوائے اور اگلے آدمی کے درمیان اتنا فاصلہ تھا کہ دو لوگ بآسانی وہاں کھڑے ہو سکتے تھے۔

''یہاں پر لسٹرینج میاں بیوی کو کھڑے ہونا چاہئے تھا۔'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ ''لیکن وہ تو اژقبان میں قید ہیں۔ انہوں نے اپنی وفاداری کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ میرا ساتھ چھوڑنے کے بجائے انہوں نے سب کے سامنے سینہ تان کر میری عظمت کو تسلیم کیا اور اپنے لئے اژقبان کو چن لیا...... جب اژقبان کی قید کو توڑ دیا جائے گا تو لسٹرینج میاں بیوی کو ان کے وہم و گمان سے بھی زیادہ عزت دی جائے گی۔ روح کھچڑ ہمارے ساتھ مل جائیں گے...... وہ ہمارے دیرینہ اور فطری اتحادی ہیں...... ہم جلاوطن دیوؤں کو بھی واپس بلا لیں گے...... میں اپنے سبھی جانثار خدمت گزاروں کو بلا لوں گا اور ایسا لشکر بناؤں گا جسے دیکھ کر سب کے ہوش اُڑ جائیں......'' وہ آگے بڑھا اور کچھ مرگ خوروں کے پاس سے خاموشی سے گزر گیا لیکن کچھ کے سامنے وہ رُکا اور ان سے بولنے لگا۔

''میک نیئر...... وارم ٹیل نے مجھے بتایا تھا کہ اب تم جادوئی محکمے میں خطرناک درندوں کو ہلاک کرنے پر مامور ہو۔ میک نیئر! جلد ہی تمہیں اس سے زیادہ عمدہ شکار ملیں گے۔ لارڈ والڈی مورٹ اس امر کا انتظام کر دے گا۔''

''شکریہ میرے آقا...... بہت بہت شکریہ!'' میک نیئر نے آہستگی سے کہا۔

والڈی مورٹ دو طویل قامت نقاب پوش ہیولوں کی طرف بڑھا۔ ''کریب! تم اس بار زیادہ وفادار رہو گے، ہے نا؟ اور تم بھی گوئل؟''

''ہاں ہمارے آقا!......ہم ایسا ہی کریں گے۔'' وہ دونوں بھی بڑبڑاتے ہوئے پھوہڑپن سے سر جھکاتے ہوئے بولے۔

''اور یہی تمہارے لئے بھی صحیح ہوگا ناٹ!'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا جب وہ گوئل کے سائے میں کھڑے ایک نقاب پوش ہیولے کے قریب سے گزرا۔

''آقا! میں آپ کا تہ دل سے احترام کرتا ہوں۔ میں آپ کا سب سے زیادہ وفادار......''

''یہ بات رہنے دو......'' والڈی مورٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

وہ اب سب سے زیادہ خالی جگہ پر پہنچ گیا اور اسے اپنی سرخ آنکھوں سے اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے وہاں کھڑے لوگ دکھائی دے رہے ہوں۔

''یہاں کے چھ مرگ خور غائب ہیں......تین میری خدمت کرتے ہوئے مرگئے۔ ایک اتنا بزدل ہے کہ وہ واپس نہیں آئے گا...... اسے اس کی قیمت چکانا پڑے گی اور مجھے پورا یقین ہے کہ ایک تو مجھے ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر چلا گیا ہے......ظاہر ہے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا......اور باقی بچا ایک جو میرا سب سے وفادار چیلا ہے، وہ تو پہلے ہی میرے حضور خدمت کیلئے لوٹ آیا تھا......''

مرگ خوروں نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ ہیری نے انہیں نقاب کے نیچے سے ایک دوسرے کو کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے دیکھا۔

''میرا وہ وفادار چیلا اس وقت ہوگورٹس میں ہے اور اسی کی کوششوں کی بدولت ہی ہمارا یہ کم سن دوست ......آج رات یہاں آیا ہے......''

''ہاں!'' والڈی مورٹ نے لہکتے ہوئے کہا۔ جب تمام مرگ خوروں کی نگاہ بندھے ہوئے ہیری کی جانب گھوم گئی تھیں۔ والڈی کے بے لب چہرے پر بے رحمی بھری مسکان تھرک اُٹھی۔ ''ہیری پوٹر! میری نئی پیدائش اور از سرنو واپسی کے اس جشن میں بھرپور انداز میں شامل ہوا ہے۔ ہم اسے اپنا زبردستی کا مہمان بھی کہہ سکتے ہیں......''

کچھ لمحوں تک گہرا سکوت چھایا رہا۔ پھر وارم ٹیل کی دائیں طرف کھڑے مرگ خور آگے بڑھا اور نقاب کے نیچے سے لوسیس ملفوائے کی آواز میں بولا۔

''میرے آقا!......ہم یہ جاننے کیلئے بے چین ہیں ......ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ آپ ہمیں بتائیے ......کہ آپ نے یہ......یہ کرشمہ کیسے کیا؟......آپ از سرنو پیدا ہو کر ہمارے بیچ......کیسے پہنچ پائے؟''

''اوہ! یہ ایک لمبی کہانی ہے لوسیس!'' والڈی مورٹ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''اور یہ میرے اس کم سن دوست سے ہی شروع اور......اسی پر ختم ہوتی ہے!''

والڈی مورٹ آہستگی سے چلتا ہوا ہیری کے پہلو میں آن کھڑا ہوا تا کہ دائروی حلقے میں کھڑے سب ہی لوگوں کی نگاہیں ان دونوں پر ہی مرتکز رہیں۔

''ظاہر ہے تم لوگوں کو معلوم ہی ہے کہ اس لڑکے کو میری ناکامی اور شکست کا باعث کہا جاتا ہے۔ یعنی 'وہ لڑکا جو بچ گیا' ......'' والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ جس کی سرخ آنکھیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔ ہیری کا نشان اتنی شدت سے دُکھ رہا تھا کہ وہ درد کے مارے چلانا چاہتا تھا مگر منہ میں ٹھونسے کپڑے کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کرسکتا تھا۔ ''تم سب جانتے ہو کہ جس رات میں نے اسے مارنے کی کوشش کی تھی، اسی رات میری تمام طاقتیں اور میرا جسم فنا ہو گیا تھا......اس کی ماں نے اسے بچانے کی کوشش میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا تھا اور انجانے میں اسے ایک ایسا حفاظتی جادوئی خول پہنا دیا تھا جس کی مجھے قطعی امید نہیں تھی......میں اس لڑکے کو چھو نہیں سکتا تھا......''

والڈی مورٹ نے اپنی ایک لمبی سفید انگلی اُٹھائی اور اسے ہیری کے رخسار کے بالکل ساتھ لگا دی۔ ''اس کی ماں نے اس کے جسم پر اپنی قربانی کا عکس چھوڑ دیا تھا۔ یہ ایک قدیمی جادو ہے، مجھے یہ یاد رکھنا چاہئے تھا لیکن میری حماقت کہ میں نے اس بات کو نظرانداز کر دیا......لیکن کوئی بات نہیں، اب میں سے چھو سکتا ہوں۔''

ہیری نے محسوس کیا کہ والڈی مورٹ کی لمبی سفید انگلی اس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔ اس کا سر درد کے مارے پھٹا جا رہا تھا۔ والڈی مورٹ آہستگی سے اس کے کان میں ہنسا اور پھر اپنی انگلی ہٹا کر مرگ خوروں کی طرف متوجہ ہوا۔

''میرے دوستو! میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے غلط اندازہ لگا لیا تھا۔ اس عورت کی نادان قربانی کی وجہ سے میرا جادوئی وار پلٹ کر مجھ کو نشانہ بنا گیا۔ اوہ......میرے دوستو! میرے درد کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ میں اس کیلئے قطعی تیار نہیں تھا۔ میرا پورا بدن پل بھر میں جل کر خاکستر ہو گیا۔ میری روح بری طرح جھلس گئی اور بے حد کمزور پڑ گئی تھی۔ میں سب سے زیادہ کمزور بھوت سے ہی کہیں زیادہ کمزور ترین ہو چکا تھا......لیکن پھر بھی میں زندہ تھا۔ میں کیا تھا یہ تو میں بھی نہیں جانتا؟......ایک پرچھائی؟ یا کچھ اور......میں لافانیت کی طرف جانے والی راہ پر باقی سب سے سبقت لے گیا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میری روح موت پر ہمیشہ کیلئے فتح یاب ہوگئی تھی اور یہ میری زندگی کا پہلا امتحانی دور تھا۔ ان گھڑیوں میں مجھے ایسا لگا جیسے میری ساری محنت کامیابی سے ہمکنار ہو چکی تھی......کیونکہ میں مرا نہیں تھا۔ حالانکہ اس جادوئی وار سے مجھے مر جانا چاہئے تھا۔ بہرحال، میں اتنا کمزور تھا کہ کمزور سے کمزور جاندار بھی مجھ سے زیادہ طاقتور تھا۔ میں اپنی مدد آپ نہیں کرسکتا تھا......کیونکہ میرے پاس بدن ہی نہیں تھا اور جو جادوئی کلمات میری مدد کرسکتے تھے، انہیں پڑھنے اور استعمال کرنے کیلئے مجھے بدن اور چھڑی کی ضرورت تھی......''

''مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں بغیر نیند کے، بغیر کسی انجام کے، ہر لمحے خود کو زندہ رکھنے کی ہر ممکنہ سعی کرتا رہا......میں دور نکل گیا اور ایک جنگل میں رہنے لگا اور انتظار کرنے لگا......غیر معمولی طور پر میرا کوئی وفادار چیلا تو وہاں پہنچ کر مجھے تلاش کرنے کی کوشش تو ضرور کرے گا۔ ان میں سے کوئی تو آئے گا اور وہ جادو سے میری مدد کرے گا جو خود اپنے تئیں نہیں کرسکتا تھا۔ وہ آئے گا اور مجھے میرے جسم کو واپس دلوانے میں میری مدد کرے گا......لیکن میں نے بلاوجہ ہی انتظار کی صعوبتیں برداشت کیں کیونکہ کوئی بھی نہیں آیا......''

ایک بار پھر مرگ خوروں کے دائروی حلقے میں بے چینی کی ہلچل سی مچی اور وہ اپنی جگہ پر پہلو بدلنے لگے۔ والڈی موورٹ نے خاموشی کا یہ دورانیہ خوفناک حد تک طویل کر دیا تھا اور پھر اس نے خود ہی اپنی بات کو آگے بڑھا کر خاموشی ختم کر دی۔

''میرے پاس صرف ایک ہی طاقت بچی تھی کہ میرے دوسروں کے بدن میں گھس کر قبضہ کرلوں۔ لیکن میں جادوگروں کے درمیان رہنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ ایرور اب بھی میری تلاش میں بھٹک رہے ہیں۔ میں کئی بار جانوروں میں گھس جاتا تھا...... ظاہر ہے کہ سانپ میری اولین پسند میں شامل تھے...... لیکن ان کے بدنوں میں میری حالت کچھ زیادہ اچھی نہیں رہتی تھی۔ ان کے بدن جادو کرنے کے لائق ہی نہیں تھے...... اور جب میں ان کے بدنوں میں رہتا تھا تو وہ وقت سے پہلے ہی مر جاتے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی زیادہ عرصے تک زندہ نہیں رہ پایا......''

''پھر...... چار سال پہلے...... میرے لوٹنے کا وقت آ گیا۔ ایک نوجوان جادوگر وہاں پہنچا وہ نادان مگر اعتماد کے قابل تھا۔ جب وہ جنگل میں کسی قیمتی جڑی بوٹی کی تلاش میں میری رہائش تک پہنچ گیا۔ تو اسے دیکھ کر خوش ہوا کیونکہ یہی وہ سنہری موقعہ تھا جس کی تلاش میں، میں سالوں سے خواب دیکھتا رہا تھا...... وہ ڈمبل ڈور کے سکول میں ایک استاد تھا...... اسے اپنے قابو میں کرنا آسان ثابت ہوا۔ وہ مجھے اس ملک میں واپس لے آیا اور کچھ عرصے میں ہی میں نے اس کے بدن پر پورا قبضہ حاصل کر لیا تاکہ میں قریب رہ کر اس کی پوری نگرانی کر سکوں اور وہ میرے احکامات کی درست طریقے سے تعمیل کر سکے لیکن میری منصوبہ بندی کامیاب نہیں ہو پائی۔ میں پارس پتھر نہیں چرا پایا۔ میں لافانیت کی اگلی منزل پر قدم نہیں رکھ پایا۔ ایک بار پھر ہیری پوٹر نے میری منصوبہ بندی کو بری طرح چوپٹ کر کے رکھ دیا تھا......''

ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ کوئی بھی اپنی جگہ پر حرکت نہیں کر پایا۔ سدا بہار درخت کے پتے تک نہیں سرسرائے۔ مرگ خور اپنی اپنی جگہ پر بالکل چوکنے کھڑے تھے اور ان سب کی چمکتی ہوئی آنکھیں والڈی موورٹ اور ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔

''جب میں نے اپنے اس چیلے کا جسم چھوڑا تو وہ مر گیا اور میں ایک بار پھر پہلے کی طرح کمزور اور بدن کے بغیر ہو کر رہ گیا۔'' والڈی موورٹ نے آگے کہا۔ ''میں سب سے چھپنے کیلئے لوٹ کر اپنی پرانی جگہ پر واپس آ گیا۔ میں تم لوگوں سے بالکل نہیں چھپاؤں گا کہ مجھے اب یہ ڈر لگنے لگا تھا کہ میں دوبارہ کبھی اپنی طاقتیں حاصل نہیں کر پاؤں گا...... ہاں! یہ شاید میری سب سے سنگین مایوسی کا دور تھا...... میں تو یہ امید بھی نہیں کر سکتا تھا کہ مجھے ایک اور جادوگر ملے گا جس پر میں قبضہ جما سکوں گا...... اور میں نے یہ امید ہی چھوڑ دی تھی کہ میرا کوئی وفادار مرگ خور میرے لیے پریشان ہو رہا ہوگا......''

دائرے میں کھڑے ایک دو نقاب پوش جادوگر بے چینی سے ہل گئے لیکن والڈی موورٹ نے ان پر دھیان نہیں دیا۔

''اور پھر...... ایک سال سے کم عرصہ پہلے...... جب میں امید ترک کر چکا تھا تو یہ ممکن ہو گیا۔ ایک خدمت گزار میرے پاس لوٹ آیا۔ وارم ٹیل، جس نے قانون سے بچنے کیلئے اپنی موت کا ڈرامہ رچایا تھا، اب وہ اپنے پرانے دوستوں کی نظروں میں آ گیا تھا

اوران سے جان بچانے کیلئے ایک بار پھر پوشیدہ ہونا چاہتا تھا۔اس لئے اس نے اپنے پرانے آقا کے پاس لوٹنے کا فیصلہ کیا۔اس نے مجھے اسی سمت میں تلاش کیا جہاں میرے چھپنے کی افواہیں طویل عرصہ سے گرم تھیں......ظاہر ہے کہ راستے میں ملنے والے چوہوں نے اس کام میں اس کی کافی مدد کی۔ وارم ٹیل کی چوہوں کے ساتھ عجیب دوستی ہے، ہے نا وارم ٹیل؟ اس کے ننھے دوستوں نے اسے بتایا کہ البانیہ کے جنگل میں ایک ایسی جگہ ہے جہاں جانے وہ کتراتے ہیں کیونکہ وہاں پر ان جیسے چھوٹے جانور ایک کالی پرچھائی کے باعث جلد مرجاتے ہیں جوان پر قابو کر لیتی ہے......''

''لیکن مجھ تک پہنچنے کا اس کا یہ سفر آسان نہیں تھا، ہے نا وارم ٹیل؟ کیونکہ جس جنگل میں میرے ہونے کی افواہ تھی۔ایک دن اس جنگل کے کنارے پر وارم ٹیل کو بھوک لگی۔ نادانی میں وہ ایک قریبی سرائے میں کھانا کھانے کیلئے چلا گیا......اور جانتے ہو کہ اسے وہاں کون ملا؟ جادوئی محکمے کی ایک جادوگرنی برتھا جورکنس......''

''لیکن دیکھو! قسمت لارڈ والڈی مورٹ پر کتنی مہربان تھی، وارم ٹیل کی یہ نادانی میرے ازسرنو پیدا ہونے کی امید کو ہمیشہ کیلئے ختم کرسکتی تھی۔لیکن وارم ٹیل نے ایسی کمال ہوشیاری کا مظاہرہ کیا جس کی مجھے کم ازکم اس سے امید بالکل نہیں تھی۔اس نے برتھا جورکنس کو اپنے ساتھ چلنے کیلئے رضامند کرلیا۔اس نے اسے اپنے سحر میں جکڑ لیا......وہ اسے میرے پاس لے آیا اور برتھا جورکنس جو سب کچھ چوپٹ کرسکتی تھی، وہ ایک ایسا نایاب تحفہ ثابت ہوئی جو میری امیدوں سے بھی کہیں زیادہ بڑا تھا......کیونکہ......تھوڑی سمجھانے بجھانے کے بعد......برتھا جورکنس، معلومات کا انمول خزانہ ثابت ہوئی۔''

''اس نے مجھے بتایا کہ ہوگورٹس میں اس سال جادوگری کے سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جارہا ہے۔وہ خونی مقابلے جنہیں طویل عرصے سے خیرباد کہا جاچکا تھا۔اس نے مجھے بتایا کہ وہ میرے ایک وفادار خدمت گزار کو جانتی ہے جس سے اگر میں رابطہ کرلوں تو وہ میری مدد کرنے کیلئے خوشی کے ساتھ رضامند ہوجائے گا۔اس نے مجھے بہت ساری مطلب کی باتیں بتائیں......لیکن میں نے اس کے دماغ پر کئے گئے حفاظتی جادو کو توڑنے کیلئے بے تحاشہ جادوئی واروں کا استعمال کیا تھا۔جس کا نتیجہ یہی نکلا کہ اس سے تمام ضروری معلومات اگلوانے کے بعد جب اسے سحر کی جکڑ سے آزاد کیا گیا تو وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھی، اس کا دماغ اور بدن دونوں اس قابل نہیں رہے تھے کہ انہیں دوبارہ سے ٹھیک کیا جاسکتا......اس کا کام پورا ہوچکا تھا، میں اسے زندہ نہیں رکھ سکتا تھا لہٰذا میں نے اسے ہلاک کرڈالا......''

والڈی مورٹ کے چہرے پر ایک خوفناک مسکراہٹ پھیل گئی۔اس کی سرخ آنکھیں بہت بے رحمی سے چمک رہی تھیں۔

''ظاہر ہے، وارم ٹیل کے بدن پر قبضہ کرنے سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوپاتا کیونکہ وہ تو سب لوگوں کی نظروں میں مرچکا تھا، اس کے دوبارہ دکھائی دیئے جانے پر بے شمار سوال اُٹھ کھڑے ہوتے۔ بہرحال، مجھے ایک تندرست اور مضبوط جسم والے خدمت گزار کی ضرورت تھی۔ حالانکہ وارم ٹیل جادوگر کے روپ میں ایک ناکارہ شخص سے بڑھ کر کچھ نہیں، لیکن اس نے میرے احکامات کو بجا لانے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔میں اپنے آپ کو کمزور بدن کے ساتھ لے کر اس مقام تک پہنچ سکوں اور اپنے ازسرنو جنم کیلئے کئے جانے

اقدامات کا صحیح انداز میں جائزہ لے کر مفید ساعت تک انتظار کرسکوں...... میرے تلاش کئے گئے دو ایک جادوئی کلمات...... میری پیاری رفیق ناگنی کی تھوڑی سی مدد......!'' والڈی مورٹ کی سرخ آنکھیں گھومتی ہوئی اژدہے پر جم گئیں۔ ''اور ایک جادوئی سیال۔ جسے یکے سنگھے کے چمکیلے خون اور ناگنی کے عطیہ کئے ہوئے کچھ زہر کو ڈال کر بنایا جاتا...... میں جلد ہی انسانی روپ میں آ گیا اور اس قدر طاقتور بن ہی گیا کہ سفر کرنے کے قابل ہوسکتا......''

''اب پارس پتھر چرانے کی کوئی امید باقی نہیں بچی تھی کیونکہ میں جانتا تھا کہ ڈمبل ڈور نے اب تک اسے نیست و نابود کر ڈالا ہوگا۔ بہر حال، دوبارہ لافانیت کا تعاقب کرنے سے پہلے میں انسان بننا چاہتا تھا۔ میں نے اپنے مقصد کو تھوڑا مختصر کرلیا۔ میں اپنے پرانے جسم اور پرانی طاقتوں سے ہی کام چلانے کیلئے تیار تھا......''

''جس جادوئی مرکب نے آج مجھے نئی زندگی اور نیا جسم بخشا ہے، وہ ایک قدیمی شیطانی جادو ہے۔ میں جانتا تھا کہ اس کیلئے مجھے تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ ان میں سے ایک تو میرے پاس پہلے سے تھی، ہے نا وارم ٹیل؟ کسی خدمت گزار کا انسانی گوشت......''

''اس کے بعد مجھے اپنے باپ کی ہڈی کی ضرورت تھی۔ ظاہر ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ ہمیں یہاں آنا ہی ہوگا کیونکہ یہیں تو اس کی لاش دفن تھی۔ اس کے علاوہ ہمیں ایک دشمن کے خون کی ضرورت تھی۔ وارم ٹیل کا کہنا یہ تھا کہ میں زیادہ وقت گنوائے بغیر کسی بھی جادوگر کو استعمال کرلوں، ہے نا وارم ٹیل؟ کوئی بھی جادوگر جو مجھ سے نفرت کرتا ہو...... جیسا کہ بہت سے جادوگر اب بھی ایسا ہی کرتے ہیں لیکن میں جانتا تھا کہ اگر مجھے پہلے سے زیادہ طاقتور بننا ہے تو مجھے کس کا خون استعمال کرنا زیادہ سودمند رہے گا؟ میں ہیری پوٹر کا خون استعمال کرنا چاہتا تھا۔ میں اس لڑکے کا خون چاہتا تھا جس نے تیرہ سال قبل مجھ سے میری تمام طاقتیں چھین لی تھیں۔ مجھے ایسا اس لئے بھی کرنا چاہئے تھا تاکہ اس کی ماں نے اسے جو حفاظتی جادوئی خول پہنایا تھا وہ میرے بدن میں بھی دوڑنے لگے...... میرے جسم کے دوڑنے والے خون میں اس کا اثر رچ بس جائے۔''

''لیکن ہیری پوٹر کو کیسے لایا جائے؟ وہ لڑکا کڑی حفاظت میں رہ رہا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ اسے خود کو بھی یہ معلوم نہیں ہوگا کہ اس کے گرد حفاظتی اقدامات کا انتظام کس قدر سخت تھا؟ ڈمبل ڈور نے بہت پہلے ہی ہیری پوٹر کی حفاظت کا پختہ انتظام کردیا تھا جب اس پر اس کے مستقبل کی دیکھ بھال کی ذمہ داری پڑی تھی۔ ڈمبل ڈور نے ایک قدیمی جادو کا استعمال کیا۔ جب تک وہ اپنے رشتے داروں کی دیکھ بھال میں رہے گا تب تک اس کا بال بھی نہ بیکا ہوگا، وہاں پر بھی میں اسے بالکل نہیں چھوسکتا تھا...... پھر ظاہر ہے کیوڈچ ورلڈ کپ کا انعقاد ہوا...... مجھے لگا کہ وہاں اس کی حفاظت کچھ کمزور پڑسکتی ہے کیونکہ وہ اپنے رشتے داروں اور ڈمبل ڈور سے دور رہے گا لیکن میں اس وقت تک اتنا طاقتور نہیں ہوا تھا کہ محکمے کے جادوگروں کا جم کر مقابلہ کرپاتا اور ان کی گرفت سے بچتے ہوئے ہیری پوٹر کا اغوا کر پاتا۔ پھر وہ لڑکا ہوگورٹس لوٹ جائے گا جہاں وہ ماگلو ہمدرد احمق کی مڑی ہوئی ناک کے نیچے صبح سے رات تک رہے گا۔ میں اسے کیسے حاصل کرسکتا تھا......؟''

"ظاہر ہے...... برتھا جورکنس کی معلومات کا استعمال کر کے...... میں نے اپنے اس وفادار خدمت گزار مرگ خور کو استعمال کیا۔ جو اس وقت بھی ہوگورٹس میں ہی موجود ہے۔ میں نے اسے کہہ کر اس لڑکے کا نام شعلوں کے پیالے میں ڈلوایا۔ اپنے مرگ خور کا استعمال کر کے میں نے یہ یقینی بنایا کہ یہ لڑکا بھی سہ فریقی ٹورنامنٹ چمپئین شپ کا لازمی حصہ بن جائے۔ میں نے یہ انتظام بھی کروایا کہ ہیری پوٹر ہر ہدف کو کامیابی سے حاصل کر پائے اور انعامی کپ تک پہنچ جائے۔ میں اس بات کو بھی یقینی بنایا کہ صرف ہیری پوٹر ہی اس کپ کو چھوئے، جسے میرے وفادار مرگ خور نے گھریری کنجی میں بدل ڈالا تھا......اس طرح میں یہ ماحول ممکن کر دکھایا کہ وہ ڈمبل ڈور کی حفاظتی نگاہوں سے دور ہر طرح کے حفاظتی انتظامات سے باہر نکل کر ہزاروں میل کے فاصلے پر میری منتظر بانہوں میں کٹے ہوئے پھل کی مانند آ گرے۔ اور بالکل ایسا ہی ہوا اور ہیری پوٹر نہ چاہتے ہوئے بھی یہاں پہنچ ہی گیا...... وہ لڑکا...... جسے میری شکست کی علامت تسلیم کیا جاتا تھا......"

والڈی مورٹ آہستگی سے آگے بڑھا اور ہیری کی طرف گھوم گیا۔ اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور بڑبڑایا...... "اینگوریسم......"

ہیری کو ایسا درد پہلے کبھی نہیں محسوس ہوا تھا۔ اُس کی ہڈیاں، جیسے آگ کے شعلوں میں جلنے لگی تھیں۔ اس کے سر یقینی طور پر اب پھٹ ہی جائے گا۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں بری طرح سے گھومنے لگی تھیں۔ وہ اب یہ چاہنے لگا کہ درد جلدی سے ختم ہو جائے...... وہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھے......اور مر جائے!

پھر درد کا احساس غائب ہو گیا۔ وہ ان رسیوں پر جھول گیا جنہوں نے اسے والڈی مورٹ کے باپ کی قبر کے کتبے کے ساتھ باندھا ہوا تھا۔ اس نے نظریں اُٹھا کر دھند میں چمکتی ہوئی ان سرخ آنکھوں میں دیکھا۔ رات کے اندھیرے میں مرگ خوروں کے شیطانی قہقہوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

"تم نے دیکھا کہ یہ تسلیم کرنا کتنی بڑی حماقت کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے کہ یہ لڑکا کبھی مجھ سے زیادہ طاقتور جادوگر بن سکتا ہے۔" والڈی مورٹ نے کہا۔ "لیکن میں چاہتا ہوں کہ کسی کے بھی دل ودماغ میں کوئی غلط فہمی نہ رہے۔ ہیری پوٹر کی قسمت اچھی تھی جو وہ مجھ سے بچ گیا تھا اور اب میں یہاں پر تم سب کے سامنے اسے مار کر اپنی لازوال طاقت کو ثابت کروں گا جب اس کی مدد کرنے کیلئے ڈمبل ڈور نہیں ہے، جب اس کی خاطر اپنی جان دینے والی اس کی ماں بھی نہیں ہے۔ میں اسے پورا موقعہ دوں گا اسے لڑنے کی اجازت بھی دی جائے گی تا کہ تمہیں اس بارے میں کوئی شک نہ رہے کہ ہم دونوں میں کون زیادہ طاقتور ہے......تھوڑی دیر اور انتظار کرو ناگنی! تمہیں تمہاری خوراک مل ہی جائے گی......" اس نے پھنکارتے ہوئے کہا اور ناگنی ایک بار پھر گھاس پر پھسلتے ہوئے اس طرف چلی گئی جہاں مرگ خور کھڑے تھے۔ ہیری کے رگ وپے میں دہشت دوڑ گئی۔ 'وہ اسے اژدہے کو کھلانے والا ہے۔'

"وارم ٹیل! لڑکے کو کھول دو اور اسے اس کی چھڑی واپس دے دو......"

☆☆☆☆

چونتیس واں باب

جڑواں چھڑیوں کا جادو

وارم ٹیل آگے بڑھا اور ہیری کے پاس پہنچا جو اپنے پاؤں ہلانے جلانے کی کوشش کر رہا تھا تا کہ رسیوں سے آزاد ہونے کے پہلے وہ ان کے سہارے اپنا وزن سنبھال سکے۔ وارم ٹیل نے اپنا نیا سفید ہاتھ بڑھا کر ہیری کے منہ میں ٹھونسا ہوا کپڑا باہر نکال دیا۔ پھر ایک جھٹکے سے اس نے ان رسیوں کو کاٹ ڈالا جن سے ہیری قبر کے کتبے کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔
ایک پل کیلئے تو ہیری کے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ بچ کر بھاگنے کی کوشش کرے، لیکن قبر پر کھڑے کھڑے اس کا زخمی پاؤں بری طرح کانپ رہا تھا۔ اب مرگ خوروں نے اس کے اور والڈی مورٹ کے چاروں طرف بنائے ہوئے حلقے کو آگے بڑھ کر تنگ کر ڈالا تھا۔ جو مرگ خور وہاں نہیں پہنچے تھے، ان کی خالی جگہیں بھی اب بھر چکی تھیں۔ وارم ٹیل آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا ہوا اس دائرے سے دوسری طرف چلا گیا اور سیڈرک کی لاش کے پیروں میں پڑی ہوئی جادوئی چھڑی اُٹھا کر واپس لوٹا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھے بنا ہی چھڑی اس کے ہاتھ تھما دی اور اس کے بعد وہ مڑا اور مرگ خوروں کے حلقے میں اپنی جگہ پر واپس پہنچ گیا۔
''ہیری پوٹر! تم نے مبازرتی تعلیم تو حاصل کی ہی ہوگی، ہے نا؟'' اس کی سرخ آنکھوں اندھیرے میں بلا کی چمک رہی تھیں۔
ان لفظوں کو سن کر ہیری کو ہوگورٹس کی وہ مبازرتی انجمن یاد آ گئی جس میں اس نے دو سال قبل کچھ عرصے تک حصہ لیا تھا...... اس نے وہاں پر صرف ایک ہی جادوئی کلمہ سیکھا تھا۔ دشمن کو نہتا کرنے والا جادوئی کلمہ...... لیکن اس کا یہاں پر کیا فائدہ ہو سکتا تھا کیونکہ اگر وہ اس کا استعمال کر کے والڈی مورٹ کی چھڑی گرا بھی دے تو بھی وہاں پر کھڑے تیس مرگ خوروں کا سخت حلقہ قائم تھا۔ اس نے کوئی ایسی چیز نہیں سیکھی تھی جو اس مشکل گھڑی میں اس کی صحیح مدد کر سکتی ہو۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ اس چیز کا سامنا کر رہا تھا جس کے بارے میں موڈی نے ہمیشہ خبردار کیا کرتا تھا...... نہ روکا جانے والا جھٹ کٹ...... دردناک موت کا جادوئی وار...... اور والڈی مورٹ نے بالکل سچ کہا تھا کہ آج اس کی ماں اس کی خاطر اپنی جان دینے کے لئے وہاں پر نہیں تھی...... اس کی حفاظت کرنے والا کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا......
''ہم ایک دوسرے کی تعظیم میں سر جھکاتے ہیں، ہیری پوٹر!'' والڈی مورٹ نے تھوڑا جھکتے ہوئے کہا حالانکہ اس کا سانپ جیسا

چہرہ ھیری کی طرف اُٹھا ہوا تھا۔’’چلو! رسم دنیا ہے، یہ تو نبھانا ہی پڑے گی نا......ڈمبل ڈور نہیں چاہئیں گے کہ تم روایات کی خلاف ورزی کرو۔ موت کے سامنے اپنا سر جھکاؤ......ھیری پوٹر!‘‘

مرگ خور ایک بار پھر ہنسنے لگے۔ والڈی مورٹ کا بے لب چہرہ اب مسکرا رہا تھا۔ ھیری نے سر نہیں جھکایا۔ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ والڈی مورٹ اسے مارنے سے پہلے اس کے ساتھ کوئی کھیل کھیلے......وہ اسے یہ موقعہ دینا ہی نہیں چاہتا تھا......

’’میں نے کہا سر جھکاؤ لڑکے......‘‘ والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی اُٹھاتے ہوئے کہا اور ھیری نے محسوس کیا جیسے کوئی بڑا غیبی ہاتھ اس کی کمر کو آگے کی طرف سختی کے ساتھ جھکانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مرگ خور پہلے سے بھی زیادہ زور زور سے قہقہے لگانے لگے تھے۔ ھیری نہ چاہتے ہوئے بھی جھکنے پر مجبور ہو گیا۔

’’بہت خوب!‘‘ والڈی مورٹ نے آہستگی سے کہا۔ اس نے دوبارہ اپنی چھڑی اوپر اُٹھائی۔ ھیری کے دماغ پر بھی دباؤ پڑنے لگا کہ وہ بھی اپنی چھڑی اُٹھائے۔ کوئی آواز اس کے دماغ کے اندر اسے کہہ رہی تھی۔ ’اور اب تم مردانگی کے ساتھ اس کا سامنا کرو......سینہ تان کر، فخر کے ساتھ......بالکل اسی طرح جیسے تمہارے باپ نے مرنے سے پہلے والڈی مورٹ کا سامنا کیا تھا۔‘

’’اب ہم......حربی مبازرت کا آغاز کرتے ہیں......‘‘

والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور اس سے پہلے کہ ھیری اپنے دفاع میں کچھ کر پاتا، اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی پاتا......والڈی مورٹ نے ایک بار پھر 'اینگوریسم......' کہہ کر اسے کڑے عذاب میں مبتلا کر دیا تھا۔ سفاک کٹ وار کی اذیت اتنی شدید تھی کہ درد کی زوردار ٹیسوں اور ہڈیوں کی جلن نے اسے اتنا بیگانہ کر ڈالا تھا کہ وہ یہ بھول گیا تھا کہ وہ اس وقت کہاں موجود تھا؟......سفید آگ میں دہکتا ہوا خنجر اس کی جلد کے ذرے ذرے کو چھیدر رہا تھا۔ اس کا سر یقینی طور پر درد کی شدت سے پھٹ جائے گا۔ وہ اب اتنی زور سے چیخ رہا تھا جتنی زور سے وہ زندگی بھر پہلے کبھی نہیں چیخا تھا......

اور پھر درد کی شدت کم ہو گئی اور اگلے چند ہی لمحوں میں وہ غائب ہو گیا۔ ھیری ایک طرف لڑھک گیا لیکن جلد ہی دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ وہ اتنی ہی بری طرح کانپ رہا تھا جس طرح ہاتھ کاٹتے ہوئے وارم ٹیل کانپ رہا تھا۔ وہ لڑکھڑا کر مرگ خوروں کی دیوار سے ٹکرا گیا۔ جنہوں نے قہقہے لگاتے ہوئے اسے واپس والڈی مورٹ کے سامنے دھکیل دیا تھا۔

’’تھوڑی دیر آرام کر لیتے ہیں۔‘‘ والڈی مورٹ نے کہا اور اس کے سوراخ نما نتھنے جوشیلے انداز میں پھڑکنے لگے۔ ’’تھوڑی دیر آرام کر لو......کیا اس سے درد ہوا۔ ھیری پوٹر؟ تم یہ تو نہیں چاہو گے کہ میں تمہارے ساتھ دوبارہ ایسا ہی کروں......؟‘‘

ھیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سفاک سرخ آنکھیں اسے صاف بتا رہی تھیں کہ وہ بھی سیڈرک کی طرح موت کے گھاٹ اترنے والا ہے......لیکن وہ اس کھیل کو نہیں کھیلنا چاہتا تھا۔ وہ اب والڈی مورٹ کا حکم بالکل نہیں مانے گا......وہ رحم کی بھیک نہیں مانگے گا......

''میں نے تم سے پوچھا تھا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ یہ دوبارہ کروں؟'' والڈی مورٹ نے دھیمی آواز میں غرا کر کہا۔''میری بات کا جواب دو ہیری پوٹر......ایمپیروسم!''

اور ہیری کو اپنی زندگی میں تیسری بار یہ محسوس ہوا کہ اس کے دماغ میں سے تمام سوچیں، تمام خیالات مٹ گئے تھے......آہ! دماغ میں کسی بھی خیال کی عدم موجودگی کتنی اندوہناک ہوتی ہے۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پانی میں تیر رہا ہو، کوئی خواب دیکھ رہا ہو......

'صرف نہیں میں جواب دو......نہیں کہو......بس نہیں کہو......'

'میں نہیں......نہیں کہوں گا۔'اس کے دماغ کے کسی خانے سے ایک ضدی آواز مدہم انداز میں بولی۔'میں جواب نہیں دوں گا۔'

'صرف نہیں کہو......'

''میں ایسا نہیں کروں گا......میں یہ بات نہیں کہوں گا......''

'صرف نہیں کہو......فوراً'

''کیوں کہوں؟......''

جیسے ہی ہیری کے منہ سے الفاظ نکلے۔وہ پورے قبرستان میں گونج اُٹھے۔اس کے دماغ پر چھائی ہوئی خاموشی کا بند ٹوٹ گیا۔ وہ عجیب سا بوجھ اور خالی پن کا احساس اس طرح غائب ہو گیا جیسے کسی نے اس پر ٹھنڈے پانی کی بھری ہوئی بالٹی انڈیل دی ہو۔کچھ پل پہلے والا درد کا احساس واپس لوٹ آیا جو سفاک کٹ وار کی بدولت اس کے رگ وپے میں اُٹھ رہا تھا۔یہ احساس لوٹ آیا کہ وہ کہاں کھڑا تھا اور اس کا پالا کس خوفناک چیز سے پڑا تھا؟

''تم ایسا نہیں کرو گے؟'' والڈی مورٹ آہستگی سے بولا۔اب مرگ خوروں کے قہقہے اچانک بند ہو گئے تھے۔جیسے کسی نے ان کے منہ پر تالے ڈال دیئے ہوں۔''تم نہیں نہیں کہو گے؟ ہیری پوٹر! حکم کی تعمیل کرنا ایک ایسا سبق ہے جو میں تمہیں مارنے سے پہلے سکھانا چاہتا ہوں......شاید تھوڑی اور درد کی خوراک دینے کی ضرورت پڑے گی؟''

والڈی مورٹ نے اپنی چھڑی اُٹھائی لیکن اس بار ہیری پوری طرح تیار تھا۔کیوڈچ کی مشقوں سے سیکھے ہوئے چھلاوہ اچھال کا استعمال کرتے ہوئے اس نے زمین پر چھلانگ لگائی اور لڑھکتے ہوئے والڈی مورٹ کے باپ کی قبر کے کتبے کے پیچھے پہنچ کر چھپ گیا۔والڈی مورٹ کا وار اس کا تعاقب کرتا ہوا قبر کے کتبے سے ٹکرایا اور پتھر کا کتبہ بری طرح تڑک گیا۔

''ہم آنکھ مچولی نہیں کھیل رہے ہیں، ہیری پوٹر!'' والڈی مورٹ کی دھیمی سرد آواز قبرستان کی گہری خاموشی میں گونجی۔اس کے قدموں کی آہٹ قریب آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی، مرگ خور ایک بار پھر قہقہے لگا کر ہنسنے لگے۔''تم مجھ سے نہیں چھپ سکتے۔کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اب ہمارے مبازرتی کھیل سے تھک چکے ہو؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اس کھیل کو ایک ہی جھٹکے میں ختم کر دوں؟ باہر نکلو......ہیری پوٹر! باہر نکلو اور مقابلہ کرو......تمہاری موت جلد ہی واقع ہو گی......تمہاری موت دردناک ہو گی......لیکن مجھے اس کے

بارے میں ٹھیک سے اندازہ نہیں ہے......میں کبھی مرا ہی نہیں ہوں......''

ہیری کتبے کی آڑ میں جھکا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کا انجام آ چکا تھا۔ کوئی امید باقی نہیں تھی...... کہیں سے کوئی مدد نہیں مل سکتی تھی۔ اور جب اس نے والڈی مورٹ کے قریب آنے کی آواز سنی تو وہ صرف ایک ہی چیز جانتا تھا۔ ڈر یا شکست سے بالاتر......وہ جانتا تھا کہ وہ یہاں آنکھ مچولی کھیلنے والے بچے کی طرح چھپ کر نہیں مرے گا۔ وہ والڈی مورٹ کے قدموں پر جھک کر نہیں مرے گا......وہ اپنے باپ کی طرح سینہ تان کر مرے گا اور حالانکہ وہ خود کو بچا نہیں سکتا تھا لیکن وہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے مرے گا......

اس سے پہلے کہ والڈی مورٹ اپنے سانپ جیسے چہرے کو کتبے کے پیچھے لا پاتا۔ ہیری اُٹھ کر کھڑا ہو گیا......اس نے اپنے ہاتھ میں چھڑی مضبوطی سے پکڑ لی اور والڈی مورٹ کے سامنے کود کر آ گیا۔ والڈی مورٹ اس کا چہرہ دیکھ کر مسکرایا اور وہ پوری طرح تیار تھا۔ ہیری نے چیخ کر کہا...... ''چھوٹم جھوٹم'' ......والڈی مورٹ نے جواب میں کہا...... ''ایوداکوڈیسم......!''

والڈی مورٹ کی چھڑی سے چمکتی ہوئی سبز روشنی نکلی اور ہیری کی چھڑی سے خون جیسی سرخ روشنی باہر نکلی۔ دونوں چنگاریوں کی لہریں بیچ ہوا میں ایک دوسرے سے ٹکرائیں......اور اچانک ہیری کی چھڑی اس طرح ہلنے لگی جیسے اس میں بجلی دوڑ رہی ہو۔ اس کا ہاتھ چھڑی پر مضبوطی کے ساتھ جکڑا گیا۔ اگر وہ چاہتا بھی تو بھی اپنی چھڑی کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ دونوں چھڑیوں کی روشنی ایک کرن میں پیوست ہو کر رہ گئی۔ روشنی کی یہ کرن سرخ یا سبز نہیں بلکہ سنہری تھی......اور ہیری نے حیرت بھری نظروں سے دیکھا کہ والڈی مورٹ کی لمبی سفید انگلیاں بھی اس کی چھڑی کے ساتھ جکڑی ہوئی تھیں جو ہل اور تھرتھرا رہی تھیں......

اور پھر...... ہیری کو اس بات کیلئے کسی چیز نے تیار نہیں کیا تھا۔ اس کے پیر زمین سے اُٹھ گئے۔ وہ اور والڈی مورٹ دونوں ہی زمین سے اوپر فضا میں اُٹھ چکے تھے۔ ان کی چھڑیاں اب بھی چمکتی ہوئی سنہری روشنی کی کرن کے ساتھ جڑی ہوئی تھیں۔ وہ والڈی مورٹ کے باپ کی قبر کے کتبے سے دور جا رہے تھے اور پھر وہ دونوں زمین کے ایک ایسے ٹکڑے کے اوپر پہنچ گئے جہاں قبریں بالکل نہیں تھیں۔ مرگ خور چیخ چیخ کر والڈی مورٹ سے اجازت مانگ رہے تھے۔ وہ ان دونوں کے قریب آ رہے تھے۔ اور سرعت رفتاری سے ان دونوں کے نیچے زمین پر دائروی حلقہ تشکیل دے رہے تھے۔ بڑا اژدہا مرگ خور کے قدموں میں بے چینی سے ادھر ادھر رینگ رہا تھا۔ کچھ مرگ خوروں نے اپنی اپنی چھڑیاں باہر نکال لی تھیں......

ہیری اور والڈی مورٹ کو جوڑنے والی کرن کے ہزاروں ٹکڑے ہو گئے۔ ان کی چھڑیاں جڑی رہیں لیکن اب ہزاروں سنہری کرنوں نے ہیری اور والڈی مورٹ کے چاروں طرف ایک جال بنا ڈالا تھا۔ اب وہ روشنی کے اس پنجرے یا سنہری جال میں بند ہو چکے تھے جسے مرگ خور پوری طرح گھیرے کھڑے تھے۔ وہ ان کے گرد گھوم رہے تھے، چیخ رہے تھے......لیکن ان کی چیخیں بہت دھیمی اور دبی ہوئی سنائی دے رہی تھیں......

''کچھ مت کرنا......'' والڈی مورٹ نے مرگ خوروں سے چلا کر کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس غیر متوقع منظر کو دیکھ کر والڈی مورٹ کی سرخ آنکھیں تعجب سے پھیل چکی تھیں۔ ہیری نے دیکھا کہ والڈی مورٹ روشنی کی کرن کو توڑنے کی کوشش کر رہا تھا جو اس کی چھڑی کو ہیری کی چھڑی سے جوڑے ہوئے تھی۔ ہیری نے اپنی چھڑی کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑ لیا۔ سنہری کرن صحیح سلامت رہی۔ والڈی مورٹ نے مرگ خوروں سے دوبارہ چیخ کر کہا۔ ''جب تک میں حکم نہ دوں، تب تک بیچ میں کچھ مت کرنا......''

اور پھر ہوا میں ایک سریلی آواز تیرنے لگی...... یہ آواز ہیری اور والڈی مورٹ کے آس پاس کے سنہری جال کی ہر کرن میں سے نکل رہی تھی۔ یہ ایک ایسی آواز تھی جسے ہیری فوراً پہچان گیا حالانکہ اس نے یہ آواز زندگی میں صرف ایک ہی بار سنی تھی...... یہ فاکس نامی ققنس کے گیت کی آواز تھی۔ ہیری کیلئے یہ امید بھری آواز تھی...... یہ وہ سب سے پیاری اور خوش آئند آواز تھی جو اس نے اپنی زندگی میں کبھی سنی تھی...... اسے ایسا محسوس ہوا جیسے ققنس اپنا گیت اس کے چاروں طرف نہیں بلکہ اس کے وجود کے اندر بھی گنگنا رہا تھا...... یہ آواز ڈمبل ڈور کے ساتھ جڑی آواز تھی اور اسے ایسا لگا جیسے کوئی دوست اس کے کان میں کہہ رہا ہو۔

'اس کرن کے دھاگے کو ٹوٹنے مت دینا......'

'میں جانتا ہوں۔' ہیری نے من میں کہا۔ 'میں جانتا ہوں، مجھے اسے نہیں توڑنا چاہئے۔'

لیکن جیسے ہی اس نے یہ سوچا، اسی پل کرن کے دھاگے کو جوڑے رکھنا دشوار ہو گیا۔ اس کی چھڑی اب تیزی سے کانپنے لگی تھی...... اور اب اس کے اور والڈی مورٹ کے بیچ کی کرن کی روشنی کے ہالے بھی بدل گئی...... ایسا لگ رہا تھا جیسے روشنی کے بڑے بڑے موتی چھڑیوں کو جوڑنے والے دھاگے جیسی کرن پر اوپر نیچے پھسل رہے تھے۔ ہیری نے محسوس کیا کہ روشنی کے موتی آہستہ آہستہ اس کی طرف آ رہے تھے جس سے اس کی چھڑی زیادہ زور سے تھرتھرانے لگی تھی۔ اب موتیوں کے چلنے کی سمت والڈی مورٹ کے بجائے اس کی طرف ہو گئی تھی اور اس نے محسوس کیا کہ اس کی چھڑی اب غصے سے کانپ رہی تھی......

جب روشنی کا سب سے قریبی موتی ہیری کی چھڑی کی نوک کے قریب پہنچا تو چھڑی اتنی گرم ہو گئی کہ ہیری کو خوف لاحق ہوا کہ کہیں اس میں آگ نہ لگ جائے۔ وہ موتی جتنا قریب آیا، ہیری کی چھڑی اتنی ہی تیزی سے زیادہ تھرتھرانے لگی۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس مڈبھیڑ میں اس کی چھڑی نہیں بچے گی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اس کی انگلیوں کے نیچے بس اب ٹوٹنے ہی والی تھی......

اس نے ایک بار پھر اپنی توجہ کو یکسو کیا اور پورا دھیان چھڑی پر لگانے کی بھرپور کوشش کی تاکہ روشنی کے موتیوں کو واپس والڈی مورٹ کی طرف بھیجا جا سکے۔ اسے اپنے کانوں میں ققنس کا گیت سنائی دے رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں غصب ناکی کا جنون بھرا ہوا تھا...... اور پھر دھیرے دھیرے...... بہت آہستہ آہستہ روشنی کے موتی جھلملاتے ہوئے رُک گئے۔ کچھ لمحوں کے بعد وہ دوبارہ متحرک ہوئے لیکن اب وہ واپس لوٹ رہے تھے۔ بہت آہستہ آہستہ وہ اپنے مرکز کی طرف جا رہے تھے۔ اب والڈی مورٹ کی چھڑی بری طرح تھرتھرانے لگی۔ والڈی مورٹ یہ دیکھ کر دم بخود سا دکھائی دیا۔ اس کا منہ بے اختیار کھل گیا تھا......

روشنی کا ایک موتی والڈی مورٹ کی چھڑی کی نوک سے کچھ انچ دور بری طرح جھلملا رہا تھا...... وہ بری طرح تھرتھرا رہا تھا...... ھیری یہ سمجھ نہیں پایا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا تھا۔ اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے؟...... لیکن اب وہ اپنی طاقت کے ساتھ اس روشنی کے موتی کو والڈی مورٹ کی چھڑی کے اندر گھسانا چاہتا تھا...... وہ پوری کوشش کر رہا تھا...... اور پھر آہستہ آہستہ...... بہت ہی آہستہ...... وہ موتی سنہری کرن کے دھاگے میں ہلا...... ایک پل کیلئے کانپا...... اور پھر وہ والڈی مورٹ کی چھڑی کے اندر چلا ہی گیا......

اسی لمحے والڈی مورٹ کی چھڑی کے اندر سے چیخ نکلنے کی آواز سنائی دی...... پھر...... والڈی مورٹ کی سرخ آنکھیں سکتے کی حالت میں پھیلتی چلی گئیں...... ایک دھوئیں دار ہاتھ اس کی چھڑی سے باہر نکلا اور غائب ہو گیا...... یہ اس ہاتھ کا عکس تھا جو اس نے وارم ٹیل کیلئے جادو سے نمودار کیا تھا...... دردبھری چیخ دوبارہ سنائی دی...... اور پھر والڈی مورٹ کی چھڑی کی نوک سے ایک زیادہ بڑی چیز باہر نکلی۔ یہ چیز ٹھوس دھوئیں سے بنی ہوئی تھی...... ایک سر...... ایک سینہ اور بازو...... سیڈرک کا بالائی دھڑ......

اگر ھیری اس صدماتی کیفیت میں اپنی چھڑی کو چھوڑ دیتا تو یہ کچھ عجیب نہ ہوتا۔ اس حوصلہ شکن منظر کے باوجود اس کی گرفت چھڑی پر مضبوط ہی رہی۔ وہ سنبھل گیا اور پوری کوشش کرنے میں جت گیا کہ سنہرا دھاگہ کسی بھی قیمت پر ٹوٹ نہ پائے۔ سیڈرک ڈیگوری کا دھوئیں دار بھورا بھوت (کیا یہ بھوت ہی تھا؟ یہ تو ٹھوس دکھائی دے رہا تھا) والڈی مورٹ کی چھڑی میں سے پورا باہر آ گیا تھا جیسے یہ کسی بہت تنگ سرنگ سے نکل کر باہر آیا ہو...... پھر سیڈرک کی اس پرچھائی نے سنہری روشنی کی کرن کی طرف دیکھا اور چیخ کر کہا۔

''ھیری...... پکڑ کر رکھنا...... سنبھل کر......''

یہ آواز کہیں سور سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اور گونج رہی تھی۔ ھیری نے والڈی مورٹ کی طرف دیکھا...... اس کی چوڑی، سرخ آنکھیں اب بھی سکتے میں مبتلا دکھائی دے رہی تھیں...... ھیری کی ہی طرح اسے ایسا ہونے کی قطعی امید نہیں تھی...... اور بہت آہستہ آہستہ ھیری نے سنہری گنبد کے کناروں پر منڈلاتے ہوئے مرگ خوروں کی دہشت بھری چیخیں سنیں۔

چھڑی سے دردبھری ایک اور چیخ سنائی دی...... اور پھر ایک اور چیز باہر نکلی...... دوسرے کنارے کی گھنی پرچھائی جس کے فوراً بعد ہاتھ اور دھڑ باہر آ گیا...... ایک بوڑھا آدمی! جسے ھیری نے ایک بار اپنے خواب میں دیکھا تھا۔ اب سیڈرک کی طرح چھڑی کی نوک سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا...... اس آدمی کا بھوت، پرچھائی یا چاہے جو بھی ہو۔ سیڈرک کے پاس گر گئی اور اس نے ھیری، والڈی مورٹ، سنہری جال اور جڑی ہوئی چھڑیوں کو حیرانی سے دیکھا اور اپنی لاٹھی کو زمین پر جماتے ہوئے کہا۔ ''اس کا مطلب ہے کہ وہ سچ مچ جادوگر ہے؟'' بوڑھے آدمی نے والڈی مورٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس نے مجھے مار ڈالا...... لڑ کے تم اس سے لڑتے رہو۔''

لیکن اسی وقت چھڑی کی نوک سے ایک اور سرا ابھرنے لگا تھا...... یہ ایک عورت کی پرچھائی تھی۔ یہ ایک دھوئیں دار بھورا سر تھا جو

مجسمے جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری کے دونوں ہاتھ کانپنے لگے۔ وہ اپنی چھڑی کو سیدھا رکھنے کی کوشش کر رہا تھا اس نے دیکھا کہ وہ عورت بھی زمین پر گر گئی اور باقی لوگوں کی طرح سیدھی کھڑی ہو کر اسے گھورنے لگی......

ہیری اسے پہچان گیا تھا۔ وہ برتھا جورکنس تھی جو اپنی آنکھیں پھاڑ کر اپنے سامنے ہونے والے اس عجیب مقابلے کو دیکھ رہی تھی۔

''ابھی مت چھوڑنا......'' وہ زور سے چلائی اور اس کی آواز بھی سیڈرک کی طرح کہیں دور سے گونجتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ''اسے اپنے تک پہنچنے مت دینا ہیری!......مت چھوڑنا......''

وہ اور باقی دونوں دھوئیں دار پرچھائیاں اس سنہرے جال میں کی اندرونی سطح پر چلنے لگیں جبکہ مرگ خور اس کے باہر منڈلا رہے تھے......ان دونوں کے چاروں طرف گھومتے ہوئے والڈی مورٹ کے موت کے شکار سرگوشیاں کر رہے تھے۔ وہ ہیری کا حوصلہ بڑھا رہے تھے اور وہ والڈی مورٹ سے غصے سے نجانے کیا کیا کہہ رہے تھے؟ ہیری ان کی آوازیں سن نہیں پایا......

والڈی مورٹ کی چھڑی کی نوک سے ایک اور سر باہر نکلتا ہوا دکھائی دینے لگا......اور اسے دیکھتے ہی ہیری فوراً سمجھ گیا کہ یہ کس کا ہوسکتا ہے......وہ جانتا تھا جیسے اسے اسی پل سے اس کی امید ہو جب سے اس نے سیڈرک کو چھڑی میں سے باہر نکلتے دیکھا تھا......وہ جانتا تھا کیونکہ نکلنے والی عورت وہ تھی جس کی آج رات اسے سب سے زیادہ یاد آئی تھی......

لمبے بالوں والی ایک جوان عورت کی دھوئیں دار پرچھائی چھڑی سے نکل کر سنہری جال کی زمین پر جا گری بالکل اسی طرح جیسے برتھا کی پرچھائی گری تھی۔ وہ سیدھی کھڑی ہوئی اور اس کی طرف دیکھنے لگی......اور ہیری جس کے ہاتھ اب بری طرح کانپنے لگے تھے۔ اپنی ماں کو بھوتنی کے روپ دیکھ کر اس کا دل بری طرح مچلنے لگا تھا۔

''خود پر قابو رکھو ہیری!......تمہاری ڈیڈی آ رہے ہیں......وہ تمہیں دیکھنا چاہتے ہیں......سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا......بس چھڑی کو مضبوطی سے پکڑے رہو......''

اور پھر ہیری کا باپ بھی چھڑی سے باہر نکل آیا۔ پہلے اس کا سر، پھر ان کا دھڑ...... لمبے اور ہیری کی طرح دکھائی دینے والے بالوں کے ساتھ جیمس پوٹر کی دھوئیں دار پرچھائی والڈی مورٹ کی چھڑی کی نوک سے باہر نکلی، زمین پر گری اور پھر اپنی بیوی کی طرح سیدھی کھڑی ہو گئی۔ وہ ہیری کے قریب آئے اور اسے غور سے دیکھنے لگے اور باقی لوگوں کی طرح گونجتی ہوئی آواز کے انداز میں بولے۔ بہرحال، وہ بہت ہی آہستگی سے بول رہے تھے تاکہ والڈی مورٹ ان کی بات سن نہ پائے جواب اپنے چاروں طرف منڈلاتے ہوئے شکاروں کی پرچھائیاں دیکھ کر کسی قدر خوفزدہ اور متحیر دکھائی دے رہا تھا۔

''چھڑیوں کے باہمی تعلق کے ٹوٹنے کے بعد ہم صرف چند ہی پل تک رُکیں گے......لیکن ہم تمہیں وقت دیں گے......تمہیں گھریری کنجی تک واپس پہنچنا ہوگا۔ وہ تمہیں واپس ہوگورٹس لے جائے گی......دیر مت کرنا......سمجھ گئے ہو نا ہیری؟''

''ہاں!'' ہیری نے آہستگی کے ساتھ کہا جواب اپنی چھڑی کو پکڑے رکھنے کیلئے بری طرح الجھ رہا تھا کیونکہ یہ اس کی انگلیوں سے

پھسلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''ہیری......'' سیڈرک نے جلدی سے قریب آتے ہوئے سرگوشی کی۔ ''میرا لاش بھی لے جانا۔ٹھیک ہے؟ میری لاش میرے ماں باپ کو دے دینا ہیری......''

''ٹھیک ہے......'' ہیری نے کہا اور اس کا چہرہ چھڑی پکڑنے کی کوشش میں بھنچ گیا تھا۔

''باہمی تعلق کو اسی لمحے توڑ دو ہیری......'' اس کے باپ نے آہستگی کے ساتھ اسے کہا۔ ''بھاگنے کیلئے تیار ہو جاؤ......اسی وقت اپنی چھڑی ہٹا لو......ابھی......''

''یہ لو......'' ہیری زور سے چلایا۔ ویسے بھی اسے اب ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنی چھڑی کو زیادہ دیر تک سنبھال نہیں سکے گا۔ وہ اس کی گرفت سے چھوٹ جائے گی......اس نے پوری طاقت سے اپنی چھڑی کو اوپر کی طرف اُٹھا دیا اور پھر سنہری کرنوں کا جال چھنا کے ساتھ ٹوٹ گیا۔ روشنی کا پنجرہ یکلخت اوجھل ہو گیا۔ ققنس کے گیتوں کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی......لیکن والڈی مورٹ کے شکاروں کی پرچھائیاں غائب نہیں ہوئی تھیں۔ وہ والڈی مورٹ کے چاروں طرف گھیرا بنانے لگیں تاکہ وہ ہیری کو نہ دیکھ پائے۔

ہیری پوری قوت کے ساتھ اس طرح بھاگا......وہ زندگی میں کبھی اتنی رفتار سے نہیں بھاگا تھا۔ دوڑتے ہوئے اس نے قریب کھڑے دو مرگ خوروں کو بری طرح دھکا دے کر گرا دیا۔ وہ قبرستان کی طرف بڑھا اور پھر قبروں کے بیچ میں سے آڑے ترچھے انداز میں بھاگتا رہا۔ کیونکہ اسے یہ احساس ہو چکا تھا کہ مرگ خور اس کا تعاقب کر رہے تھے، ان کی چھڑیوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں جو آس پاس کی قبروں کے سنگی کتبوں سے ٹکرا رہی تھیں۔ خیرہ کر دینے والی روشنی کے اوجھل ہونے پر سب کی آنکھیں چندھیائی ہوئی تھیں۔ قبرستان کا اندھیرا کافی گہرا اور سیاہ محسوس ہو رہا تھا۔ وہ قبروں کے گڑھوں اور جادوئی واروں سے بچتا بچاتا سیڈرک کی لاش کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اسے اپنے پیر کے درد کا اب احساس تک نہیں تھا۔ اس کا پورا دھیان تو اس کام پر مرتکز تھا جو اسے پورا کرنا تھا......

''اسے ششدر ساکت کر دو......'' اسے والڈی مورٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

سیڈرک کی لاش سے دس فٹ دور ہیری نے سنگ مرمر کے بڑے مجسمے کے پیچھے چھلانگ لگا دی۔ تاکہ وہ سرخ چنگاریوں کی روشنیوں سے بچ سکے۔ اس نے دیکھا کہ جادوئی کلمات کے واروں کے ٹکرانے سے اس مجسمے کا بڑا پنکھ ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے اپنی چھڑی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور بھاگ کر مجسمے کے پیچھے سے باہر نکلا......

''ستوفیتم ......'' وہ گرجا اور اس نے اپنی چھڑی پیچھے کی طرف کر دی۔ اسی طرف سے مرگ خور اس کی طرف تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ دبی ہوئی چیخ کی آواز سن کر وہ سمجھ گیا کہ اس نے کم از کم ایک مرگ خور کو تو روک ہی دیا تھا۔ لیکن اب پلٹ کر پیچھے دیکھنے کا وقت بالکل نہیں تھا۔ وہ سنہری کپ کے اوپر سے کودا اور اپنے پیچھے چھڑی کے دھماکے کی آواز سن کر اس نے آگے کی سمت میں چھلانگ لگا دی۔ اس کے گرتے ہی اس کے اوپر سے روشنی کی ایک بڑی چنگاری اُڑ کر چلی گئی۔ اس نے سیڈرک کا ہاتھ پکڑتے کیلئے اپنا ہاتھ

پھیلایا......

اسی وقت والڈی مورٹ کے چلانے کی آواز سنائی دی۔ ''تم لوگ دور ہٹ جاؤ...... اسے صرف میں ہی ماروں گا...... وہ میرا شکار ہے......''

ہیری نے سیڈرک کی کلائی کو کس کر پکڑ لیا تھا۔ اس کے اور والڈی مورٹ کے درمیان صرف ایک ہی قبر کا کتبہ باقی رہ گیا تھا۔ لیکن سیڈرک بہت وزنی تھا اور کپ بھی دور پڑا تھا......

والڈی مورٹ کی سرخ آنکھیں اندھیرے میں چمکنے لگیں۔ ہیری نے دیکھا کہ والڈی مورٹ کے چہرے پر اب ایک زہریلی مسکراہٹ تھرک رہی تھی اور وہ اپنی چھڑی اس کی طرف تان رہا تھا۔

ہیری نے اپنی چھڑی سنہری چمکتے ہوئے کپ کی طرف کرتے ہوئے چلایا۔ ''ایکوشیم!'' کپ ہوا میں اُڑ کر اس کے پاس آ گیا اور ہیری نے چھڑی والے ہاتھ سے اس کا دستہ پکڑ لیا۔

ہیری کو والڈی مورٹ کی بدحواسی کے عالم میں نکلتی ہوئی چیخ سنائی دی۔ اسی پل ہیری کو اپنے پیروں کے نیچے ایک جھٹکا لگا جس کا مطلب یہ تھا کہ گھریری کنجی نے کام کر دکھایا تھا...... یہ اب اسے ہوا اور رنگوں کی قوس قزح کے بھنور میں دور لے جا رہی تھی۔ سیڈرک بھی اس کے ساتھ ہی تھا جو بے جان لاشے کی مانند اس کے بازو کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ یہ بڑا کٹھن سفر تھا...... لیکن وہ دونوں واپس لوٹ رہے تھے۔

پینتیسواں باب

مرکب صدقیال

ہیری دھڑام سے زمین پر گرا۔ اس کا چہرہ گھاس میں دھنس کر رہ گیا جس کی تیز خوشبو اس کے نتھنوں میں بھر گئی۔ اب جب گھریری کنجی اسے لا رہی تھی تو اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں اور گرنے کے بعد بھی نہیں کھولیں۔ وہ ہلا تک نہیں۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی ساری طاقت جواب دے گئی ہو۔ اس کا سر اتنی بری طرح سے چکرا رہا تھا جیسے اس کے نیچے زمین کسی جہاز کے عرشے کی طرح ہچکولے کھا رہی ہو۔ خود کو سنبھال رکھنے کیلئے اس نے ان دونوں چیزوں کو اور کس کر پکڑ لیا جنہیں وہ اب بھی پکڑے ہوئے تھا...... سہ فریقی مقابلوں کے سنہری کپ کا ٹھنڈا دستہ اور سیڈرک کی کلائی۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اگر اس نے دونوں میں سے کسی کو چھوڑا تو وہ اپنے دماغ میں تیرتے ہوئے اندھیروں میں کہیں کھو جائے گا۔ صدمے اور تکان کی ملی جلی کیفیت کی وجہ سے وہ گھاس کی خوشبو سونگھتے ہوئے زمین پر ہی پڑا رہا۔ وہ انتظار کرنے لگا...... انتظار کرنے لگا کہ کوئی کچھ کرے گا...... کچھ کرے گا...... اور اس دوران تمام وقت اس کے ماتھے کا نشان بری طرح درد کرتا رہا......

عجیب سا بے ہنگم شور شرابہ اس کے کانوں کے پردوں کو پھاڑے جا رہا تھا اور وہ پریشانی محسوس کر رہا تھا۔ ہر طرف آوازیں، قدموں کی آہٹیں اور چیخیں سنائی دے رہی تھیں...... وہ جہاں تھا، وہیں پڑا رہا۔ اس نے شور سن کر اپنا چہرہ تان لیا جیسے یہ بھی کوئی برا خواب ہی ہو جو گزر جائے گا۔

پھر دو ہاتھوں نے اسے پکڑا اور پلٹ دیا۔

''ہیری...... ہیری!''

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ وہ ستاروں سے بھرے آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا اور ایلبس ڈمبل ڈور اس کے اوپر جھکے ہوئے تھے۔ لوگوں کی بھیڑ کی کالی پرچھائیاں چاروں طرف سے اڈتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ قریب آ رہی تھیں۔ ہیری کو لگا کہ لوگوں کے تیز تیز قدموں کی وجہ سے اس کے سر کے نیچے زمین کانپ رہی تھی۔ وہ بھول بھلیوں کی باڑھ کے کنارے پر واپس لوٹ آیا تھا۔ اسے تماشائی دکھائی دے رہے تھے اور وہاں پر ستاروں کے نیچے کے ہیولے بری طرح ہلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

ہیری نے کپ کو چھوڑ دیا لیکن اس نے سیڈرک کو اور مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اس نے اپنا خالی ہاتھ اُٹھایا اور ڈمبل ڈور کی کلائی پکڑ لی جبکہ ڈمبل ڈور کا چہرہ کبھی دکھائی دیتا تو کبھی نظروں سے اوجھل ہو جاتا رہا۔

''وہ لوٹ آیا ہے......'' ہیری نے پوری طاقت کے ساتھ کہا مگر اس کی آواز بے حد دھیمی ہی نکل پائی۔

''والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے......''

''یہ کیا ہو رہا ہے...... کیا ہوا؟''

ہیری کے سامنے کارنیلوس فج کا چہرہ آیا جو سفید اور دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ خدایا...... ڈیگوری!'' فج نے کپکپاتے لہجے میں کہا۔ ''ڈمبل ڈور! یہ تو مر گیا ہے؟''

ان کی طرف آتے ہوئے سیاہ ہیولوں نے یہ بات سن کر اپنے آس پاس والے ہیولوں کو بتائی...... اور پھر باقی لوگ بھی رات کے اندھیرے میں چلائے......

''وہ مر گیا ہے...... وہ مر گیا ہے...... سیڈرک ڈیگوری مر گیا......''

''ہیری اسے چھوڑ دو......'' اسے فج کی آواز سنائی دی اور اسے احساس ہوا کہ کچھ انگلیاں سیڈرک کی وزنی کلائی اس کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن ہیری اسے چھوڑنے پر بالکل راضی نہیں تھا۔

پھر ڈمبل ڈور کا چہرہ جو اب بھی دھندلا دکھائی دے رہا تھا اور زیادہ قریب آیا۔

''ہیری! اب تم اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ اب سب کچھ ختم ہو گیا ہے، اسے چھوڑ دو!''

''وہ چاہتا تھا کہ میں اسے واپس لے آؤں۔'' ہیری دھیمے لہجے میں بڑبڑایا۔ اسے لگ رہا تھا کہ بتانا سوائے حماقت کے اور کچھ نہیں...... ''وہ چاہتا تھا کہ میں اسے اس کے ماں باپ کے پاس لے آؤں......''

''یہ ٹھیک ہے ہیری!...... اب بس چھوڑ دو......''

ڈمبل ڈور نیچے جھکے۔ اتنے بوڑھے اور دبلے پتلے شخص میں زیادہ طاقت کا تصور کرنا محال دکھائی دیتا تھا لیکن انہوں نے ایک ہی جھٹکے میں ہیری کو زمین سے اُٹھا کر اس کے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ ہیری لہرا رہا تھا...... ڈول رہا تھا...... اس کا سر گھوم رہا تھا...... اس کا زخمی پیر اب اس کا وزن نہیں سنبھال پا رہا تھا۔ ان کے چاروں طرف بھیڑ قریب آنے کیلئے دھکم پیل کر رہی تھی اور اس کی طرف دیکھ رہی تھی......

''کیا ہوا؟'' ...... ''اس کے ساتھ کیا گڑبڑ ہوئی؟'' ...... ''کیا واقعی سیڈرک مر گیا ہے؟''

''اسے ہسپتال لے جانا چاہئے ڈمبل ڈور!'' فج زوردار آواز میں کہہ رہے تھے۔ ''وہ بیمار ہے، وہ زخمی ہے...... ڈمبل ڈور! ڈیگوری کے ماں باپ یہاں ہیں۔ وہ تماشائیوں میں ہیں......''

’’میں ہیری کو لے جاتا ہوں ڈمبل ڈور۔ میں سے لے جاتا ہوں......‘‘

’’نہیں! میں چاہوں گا کہ وہ یہیں رہے......‘‘

’’ڈمبل ڈور! آموس ڈیگوری ادھر ہی آ رہا ہے...... وہ یہیں آ رہا ہے...... آپ کو نہیں لگتا کہ اسے یہ بات آپ کو خود بتانا چاہئے......اس سے پہلے کہ وہ اپنے بیٹے کی لاش دیکھے......‘‘

’’ہیری یہیں رُکنا......‘‘

لڑکیاں چیخ رہی تھیں اور بری طرح سسک رہی تھیں۔ ہیری کی آنکھوں کے سامنے کا منظر عجیب طریقے سے لرز رہا تھا۔

’’ٹھیک ہے بیٹے! میں نے تمہیں سنبھال لیا ہے......چلو......ہسپتال......‘‘

’’ڈمبل ڈور نے رُکنے کیلئے کہا ہے......‘‘ ہیری بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ ماتھے کے نشان کی درد کی وجہ سے اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے قے ہونے والی ہو۔ اس کی قوت بصارت پہلے سے بھی زیادہ دھندلی ہوگئی تھی۔

’’تمہیں آرام کی ضرورت ہے......چلو بھی......‘‘

ہیری سے بڑا اور زیادہ طاقتور کوئی شخص اسے شور مچاتی بھیڑ کے بیچوں بیچ سے آدھا کھینچتا ہوا لے جا رہا تھا اور آدھا اس نے اسے اُٹھا رکھا تھا۔ ہیری نے لوگوں کی آہیں اور چیخیں سن رہا تھا۔ جب اسے سہارا دینے والا آدمی ان کے بیچ سے راستہ بناتے ہوئے اسے سکول کی طرف لے جانے لگا۔ جھیل اور ڈرم سٹرانگ کے جہاز کے پاس سے ہوتے ہوئے وہ گھاس کے میدان کو پار کرنے لگا۔ ہیری کو اب کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ اسے صرف اپنے ساتھ چلنے والے آدمی کی سانس لینے کی بھاری آواز سنائی دے رہی تھی۔

’’کیا ہوا ہیری؟‘‘ اس آدمی نے بالآخر پوچھا۔ جب اس نے ہیری کو پتھر کی سیڑھیوں کے اوپر اُٹھایا۔ ٹھک ٹھک کی آواز۔ ہیری پہچان گیا کہ وہ میڈ آئی موڈی تھے۔

’’کپ گھریری کنجی تھا......‘‘ ہیری نے بمشکل کہا۔ جب وہ بیرونی ہال عبور کر رہے تھے۔ ’’وہ مجھے اور سیڈرک کو ایک قبرستان میں لے گیا......اور وہاں پر والڈی مورٹ تھا......لارڈ والڈی مورٹ......‘‘

ٹھک ٹھک ٹھک......وہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں اوپر چڑھ رہے تھے۔

’’تاریکیوں کے شہنشاہ وہاں تھے......پھر کیا ہوا؟‘‘

’’اس نے سیڈرک کو مار ڈالا......اس نے سیڈرک کو مار ڈالا......‘‘

’’اور پھر......؟‘‘

ٹھک ٹھک ٹھک......اب وہ راہداری میں چل رہے تھے۔

’’ایک بڑی کڑاہی میں کوئی سیال پکایا گیا......اور اسے اس کا بدن واپس مل گیا......‘‘

''اوہ! تاریکیوں کے شہنشاہ کو ان کا بدن واپس مل گیا؟ وہ از سر نو زندہ ہو گئے......''

''اور پھر مرگ خور وہاں آ گئے......اور پھر ہمارے درمیان مبازرتی مقابلہ ہوا......''

''تم نے تاریکیوں کے شہنشاہ کے ساتھ مبازرتی مقابلہ کیا؟''

''میں بچ کر بھاگ نکلا......میری چھڑی نے ایک عجیب کمال دکھایا......میں نے اپنے ماں باپ کو وہاں دیکھا......وہ اس کی چھڑی میں سے باہر نکلے تھے......''

''اندر چلو ہیری......اندر چلو اور بیٹھ جاؤ......تم پل بھر میں ٹھیک ہو جاؤ گے......لو اسے پی لو......''

ہیری کو تالے میں چابی لگانے کی آواز سنائی دی اور پھر اس نے محسوس کیا کہ اس کے ہاتھوں میں ایک پیالہ آ گیا ہے۔

''اسے پی لو......تمہاری طبیعت ٹھیک ہو جائے گی......چلو ہیری! میں تمہاری پوری بات جاننا چاہتا ہوں......کہ وہاں کیا کیا ہوا تھا؟''

موڈی نے پیالے میں بھرے مرکب کو اس کے منہ میں ڈال دیا۔ اس کے حلق میں پودینے کی جلن ہوئی اور وہ بری طرح کھانسنے لگا۔ لیکن مرکب پینے کے بعد موڈی کا دفتر صاف دکھائی دینے لگا اور موڈی کا چہرہ بھی......ان کا چہرہ بھی فج کے چہرے کی طرف سفید دکھائی دے رہا تھا اور ان کی دونوں آنکھیں بنا جھپکے ہیری کے چہرے کو ٹٹول رہی تھیں۔

''والڈی مورٹ لوٹ آئے ہیری؟ تمہیں یقین ہے کہ وہ لوٹ آئے ہیں؟ انہوں نے یہ کام کیسے کیا؟''

''اس نے اپنے باپ کی قبر، وارم ٹیل کے ہاتھ اور میرے بازو سے کچھ چیزیں لیں۔'' ہیری نے کہا۔ اس کے سر کا چکرانا اب بند ہو گیا تھا۔ اس کے نشان میں بھی اب پہلے جتنا درد نہیں ہو رہا تھا حالانکہ دفتر میں اندھیرا تھا لیکن اسے موڈی کا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اسے اب بھی دور کیوڈچ کے میدان سے لوگوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''تاریکیوں کے شہنشاہ نے تم کیا لیا؟'' موڈی نے پوچھا۔

''خون......'' ہیری نے اپنا بازو اُٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کی آستین وہاں پر پھٹی ہوئی تھی جہاں وارم ٹیل کا خنجر اندر گھسا تھا۔

''اور مرگ خور؟......وہ لوٹ آئے؟'' موڈی نے لمبی سانس چھوڑتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ ''بہت سارے......''

''تاریکیوں کے شہنشاہ نے ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟'' موڈی نے آہستگی سے پوچھا۔ ''کیا انہوں نے ان لوگوں کو معاف کر دیا......؟''

لیکن ہیری کو اچانک یاد آ گیا۔ اسے ڈمبل ڈور کو یہ بات فوراً بتا دینا چاہئے تھی۔ اسے یہ بات جلدی بتانا چاہئے تھی......

''ہوگورٹس میں ایک مرگ خور چھپا ہوا ہے۔ یہاں پر ایک مرگ خور موجود ہے......اسی نے میرا نام شعلوں کے پیالے میں ڈالا تھا......

اسی نے یہ انتظام کیا تھا کہ میں یہ مقابلہ جیت جاؤں......''

ہیری نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر موڈی نے اسے دھکا دے کر واپس بیٹھا دیا۔

''میں جانتا ہوں کہ وہ مرگ خور کون ہے؟'' موڈی نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''کارکروف......'' ہیری عجلت میں بولا۔''وہ کہاں ہیں؟ کیا آپ نے انہیں پکڑ لیا؟ کیا آپ نے انہیں قید کر لیا ہے؟''

''کارکروف......وہ آج ہی رات سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بھاگ نکلا'' موڈی عجیب انداز میں ہانپتے ہوئے بولے۔''جب اسے اپنے ہاتھ پر بنے تاریکی کے نشان میں جلن محسوس ہوئی۔اس نے تاریکیوں کے شہنشاہ کے بہت سے وفادار چیلوں کو پکڑوایا تھا اس لئے وہ ان کے سامنے نہیں جانا چاہتا تھا......لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ زیادہ دور تک جا پائے گا۔تاریکیوں کے شہنشاہ کے پاس اپنے چیلوں تک پہنچنے کے بہت سارے راستے موجود ہیں۔''

''کارکروف چلے گئے......وہ فرار ہو گئے؟ لیکن اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ انہوں نے میرا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا؟'' ہیری کی آنکھیں تعجب سے چوڑی ہو گئیں۔

''نہیں......'' موڈی نے آہستگی سے کہا۔''نہیں! اس نے تمہارا نام شعلوں کے پیالے میں نہیں ڈالا تھا...... یہ کام تو میں نے کیا تھا......''

ہیری نے یہ بات سن تو لی لیکن اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ہوا۔

''نہیں......آپ نے نہیں ایسا کیا!'' وہ پورے اعتماد کے ساتھ بولا۔''آپ نے یہ کام بالکل نہیں کیا......آپ یہ کام کر ہی نہیں سکتے تھے......''

''میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ کام میں نے ہی کیا تھا'' موڈی نے کہا، ان کی جادوئی آنکھ گھوم کر دروازے پر جم گئی۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ یہ جائزہ لے رہے ہوں گے کہ کوئی دروازے کے باہر تو نہیں کھڑا ہے۔موڈی نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور ہیری کی طرف تان لی۔

''تو لارڈ والڈی مورٹ نے انہیں معاف کر دیا......ان مرگ خوروں کو جو آزاد تھے؟ جو اژقبان جانے سے بچ گئے تھے......؟'' موڈی غرا کر بولے۔

''کیا مطلب......؟'' ہیری نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔وہ اس چھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا جو موڈی نے اس کی طرف تان رکھی تھی۔یہ ضرور کوئی بے ہودہ مذاق ہوگا۔ یہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

''میں نے تم سے پوچھا کہ کیا والڈی مورٹ نے ان گھٹیا لوگوں کو معاف کر دیا'' موڈی سخت لہجے میں غرائے۔''وہ جو کبھی ان کی تلاش میں گھر سے باہر تک نہیں نکلے۔وہ غدار اور دھوکے باز بزدل جادوگر......جو ان کیلئے اژقبان بھی نہیں گئے تھے۔مطلبی، ناکارہ

لوگ جن میں کیوڈچ ورلڈ کپ میں نقاب پہن کر رنگ رلیاں منانے کی ہمت تو تھی لیکن جب میں نے آسمان پر تاریکی کا نشان نمودار کیا تو اسے دیکھ کر دم دبا کر بھاگ نکلے......''

''تاریکی کا نشان......آپ نے بنایا تھا......آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں......؟''

''میں نے تم سے کہا تھا نا ہیری...... میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ مجھے سب سے زیادہ نفرت آزاد گھومنے والے مرگ خوروں سے ہے۔ جب ان کے آقا کو ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی تب انہوں نے اپنے آقا کی طرف پیٹھ پھیر لی۔ میں امید کر رہا تھا کہ آقا انہیں سنگین سزا دیں گے۔ میں امید کر رہا تھا کہ وہ ان پر سفاک کٹ تشدد کریں گے۔ مجھے بتاؤ کہ آقا نے انہیں متشدد سزا دی تھی یا نہیں...... ہیری! مجھے بتاؤ!'' موڈی کے چہرے پر اچانک ایک وحشیانہ مسکراہٹ کھیلنے لگی۔ ''مجھے بتاؤ کہ انہوں نے مرگ خوروں سے یہ کہا کہ صرف میں ہی ان کا وفادار ہوں...... میں نے ہر طرح کا خطرہ مول لیا تاکہ ان تک وہ چیز پہنچا دوں جس کی انہیں سب سے زیادہ ضرورت تھی...... یعنی تم!''

''آپ نہیں...... یہ...... یہ آپ نہیں کر سکتے......''

''تو پھر چوتھے سکول کی طرف سے شعلوں کے پیالے میں تمہارا نام کس نے ڈالا؟ میں نے ڈالا۔ کس نے ہر اس شخص کو ڈرایا دھمکایا جو میرے لحاظ سے تمہیں چوٹ پہنچا سکتا تھا یا تمہیں مقابلہ جیتنے سے روک سکتا تھا؟ میں نے یہ سب کیا۔ کس نے ہیگرڈ کو اکسایا کہ وہ تمہیں ڈریگن دکھا دے؟ میں نے یہ کیا۔ کس نے تمہیں یہ مشورہ دیا کہ ڈریگن کو ہرانے کا صحیح طریقہ کیا ہو سکتا تھا؟ میں نے کیا......'' موڈی کی جادوئی آنکھ اب دروازے سے ہٹ کر ہیری کے چہرے پر جم گئی تھی۔ ان کا کھلا منہ اب پہلے سے زیادہ برا دکھائی دے رہا تھا۔

''ہیری! بنا شک پیدا کئے ان کاموں میں تمہاری مدد کرنا آسان نہیں تھا۔ مجھے اپنی پوری عیاریوں کو استعمال کرنا پڑا تاکہ کسی کو تمہاری کامیابی میں میرا ہاتھ دکھائی نہ دے۔ اگر تم ہر کام میں آسانی سے کامیابی مل جاتی تو یقیناً ڈمبل ڈور کو شک ہو جاتا۔ میں شروع سے ہی یہ چاہتا تھا کہ تم بھول بھلیوں تک پہنچ جاؤ۔ باقی سب چمپئن سے تھوڑا آگے۔ میں جانتا تھا کہ اس کام میں میں باقی چمپئن کو راستے سے ہٹا کر تمہارا راستہ صاف کر دوں گا لیکن مجھے تمہاری حماقتوں سے بھی نبٹنا تھا۔ دوسرے ہدف کی تیاری میں مجھے یہ ڈر لگا کہ میں کامیاب نہیں ہو پاؤں گا۔ میں تم پر نظر رکھ رہا تھا پوٹر! میں جانتا تھا کہ تم انڈے کو نہیں سمجھ پائے ہو اس لئے مجھے تمہیں دوسرا اشارہ بھی کرنا پڑا۔''

''آپ نے نہیں سیڈرک نے مجھے اشارہ دیا تھا'' ہیری بھرائے لہجے میں بولا۔

''اور سیڈرک کو کس نے بتایا کہ اسے اپنے انڈے کو پانی کے نیچے کھولنا چاہئے؟ میں نے بتایا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ تمہیں بھی یہ بات بتا دے گا۔ شریف لوگوں کو دھوکا دینا کتنا آسان ہوتا ہے پوٹر! مجھے یقین تھا کہ تم نے اسے ڈریگن کے بارے میں باخبر کیا تھا اس

لئے وہ تمہارے احسان کو اتارنے کیلئے انڈے کے سراغ کو سمجھنے کا طریقہ ضرور تمہیں بتا دے گا......اور اس نے بالکل ایسا ہی کیا۔لیکن پھر بھی پوٹر! پھر بھی تمہارے ہارنے کی امید دکھائی دے رہی تھی۔ میں ہر وقت تمہیں دیکھ رہا تھا۔لائبریری میں گھنٹوں بیٹھ کر پڑھائی۔ کیا تمہیں یہ احساس نہیں تھا؟ کہ جس کتاب کی تمہیں اشد ضرورت تھی وہ پہلے سے ہی تمہارے کمرے میں موجود تھی۔ میں نے اسے وہاں بہت پہلے ہی وہاں پہنچا دیا تھا۔ میں نے وہ کتاب لانگ باٹم نامی اس بیوقوف لڑکے کو دے دی تھی۔ کیا تمہیں یاد نہیں ہے؟ 'جادوئی آبی نباتات اور ان کی افادیت' نامی کتاب۔ وہ کتاب تمہیں گل پھڑ پودے کے بارے میں وہ سب کچھ بتا سکتی تھی جس کی تمہیں ضرورت تھی۔ مجھے امید تھی کہ تم سب سے مدد مانگو گے۔لانگ باٹم تمہیں ایک پل میں یہ بات بتا دے گا لیکن تم نے ایسا بالکل نہیں کیا۔تم نے ایسا کچھ نہیں کیا......تمہاری نام نہاد اکڑ اور ناسمجھی مل کر میرا سارا کھیل چوپٹ کر سکتی تھی......''

''تو اب میں کیا کر سکتا تھا؟ مجھے کسی اور معصوم فرد کو استعمال کرنا تھا جس کے ذریعے تم تک صحیح معلومات پہنچائی جا سکیں۔تم نے مجھے ژلبال میں بتایا تھا کہ ڈوبی نام کے گھریلو خرس نے تمہیں کرسمس کا تحفہ دیا تھا۔ میں نے اپنے چوغے دھلوانے کیلئے بھیجنے کے بہانے سے اس ڈوبی کو اپنے پاس بلوایا۔ جب وہ مجھ تک پہنچتا۔ میں نے سٹاف روم میں پہنچ کر پروفیسر میک گوناگل سے غیر محسوس انداز میں دوسرے ہدف کے بارے میں بات چھیڑ دی۔ میں نے ان لوگوں کے بارے میں خاص طور پر ذکر کیا جنہیں بطور یرغمالی لے جایا گیا تھا۔ڈوبی وہیں موجود تھا اور وہ یہ سب کچھ سن رہا تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ سن رہا ہے لیکن میں نے جان بوجھ کر اس پر توجہ نہیں دی۔ میں نے جان بوجھ کر پروفیسر میک گوناگل کے سامنے یہ کہا کہ ہوسکتا ہے کہ ہیری کے دل میں گل پھڑ پودے کو استعمال کرنے کا خیال آیا ہو۔اور پھر میری توقع کے عین مطابق تمہارے اس گھریلو خرس نے موقعہ پا کر سنیپ کی الماری سے گل پھڑ پودا چرا لیا۔ وہ صحیح وقت پر تمہاری کامیابی تم تک پہنچا گیا......میرا ایک اور ہدف پورا ہو گیا۔''

موڈی کی چھڑی اب بھی ہیری کے سینے کی طرف تنی ہوئی تھی۔ان کے پیچھے دیوار پر لگے دشمن پکڑ آئینے میں دھندلے ہیولے منڈلا رہے تھے۔

''پوٹر! تم جھیل میں اتنی دیر تک رُکے رہے کہ مجھے خدشہ ہونے لگا کہ تم یقیناً ڈوب گئے ہو گے۔لیکن یہ میری خوش قسمتی تھی کہ ڈمبل ڈور نے تمہاری بیوقوفی کو تمہاری عظمت قرار دے دیا اور تمہیں اس کیلئے اچھے سکور نمبر مل گئے۔تب جا کر میں نے اطمینان کی سانس لی تھی......''

''ظاہر ہے آج رات کو بھول بھلیوں میں تمہارے سامنے کم رکاوٹیں آئی تھیں۔'' موڈی نے تمسخرانہ ہنسی کے ساتھ کہا۔''ایسا اس لئے ہوا تھا کیونکہ میں اس کے چاروں طرف پہرہ دے رہا تھا۔ میں اپنی جادوئی آنکھ کے ذریعے باڑھ کی اونچی اور موٹی دیواروں کے اندر جھانک رہا تھا۔تمہاری راہ میں حائل رکاوٹوں کو میرے جادوئی کلمے دور ہٹا رہے تھے۔ جب فلیور ڈیلا کور میرے قریب سے گزری تو میں نے اسے ششدر ساکت کر ڈالا۔ میں نے کیرم کو جادوئی وار کے ذریعے اپنے قابو میں کر لیا تھا تا کہ وہ ڈیگوری کو ختم کر دے اور

کپ تک صرف تم ہی پہنچ پاؤ۔تمہاری راہ میں کوئی دوسرا چمپئن باقی نہ رہے......''

ہیری عجیب نظروں سے پروفیسر موڈی کو دیکھ رہا تھا۔اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟......ڈمبل ڈور کے دوست......بہترین اور مشہور ایرور......جنہوں نے اتنے سارے مرگ خوروں کو پکڑا تھا......یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا......بالکل بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا......

دشمن پکڑ آئینے کے دھندلے ہیولے اب صاف ہوتے جا رہے تھے۔ ہیری کو موڈی کے پیچھے تین لوگوں کے ہیولے قریب آتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے لیکن موڈی کی آنکھیں انہیں دیکھ نہیں رہی تھیں۔ان کی جادوئی آنکھ تو ہیری پر ہی جمی ہوئی تھی۔

''ہیری! تاریکی کے شہنشاہ تمہیں نہیں مار پائے......جبکہ ایسا کرنے کی ان کی بہت دیرینہ خواہش تھی۔'' موڈی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔''ذرا تصور کرو تو سہی! جب انہیں یہ معلوم ہوگا کہ میں نے ان کا یہ کام بڑی آسانی سے کر دیا ہے تو وہ مجھے کتنا بڑا اعزاز بخشیں گے۔میں نے تمہیں ان تک پہنچایا تھا۔ جب انہیں از سرِ نو زندہ ہونے کیلئے تمہاری سب سے ضرورت تھی۔اور پھر میں نے تمہیں ہلاک کر ڈالا۔ مجھے باقی سب مرگ خوروں سے زیادہ عزت افزائی ملے گی......اس طرح میں ان کا سب سے قریبی، رازدار اور حقیقی وفادار ساتھی بن جاؤں گا......وہ مجھے اپنی سگی اولاد سے زیادہ قریبی مقام دیں گے......ہے نا پوٹر؟''

موڈی کی قدرتی آنکھ کسی قدر ابلی ہوئی دکھائی دینے لگی اور جادوئی آنکھ اس کے چہرے پر پھیلی دہشت اور حیرت کے ملے جلے جذبات کو دیکھ کر لطف اندوز ہو رہی تھی۔ ہیری بخوبی جانتا تھا کہ وہ اس وقت اپنی چھڑی تک قطعی نہیں پہنچ پائے گا کیونکہ اس کی معمولی سی حرکت سے موڈی کی چھڑی آگ اگل سکتی تھی۔ دروازہ پوری طرح بند تھا۔ وقت کی گھڑیاں اس کے ہاتھوں سے نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی کیونکہ موڈی کی آنکھوں سے صاف عیاں تھا کہ وہ کسی بھی لمحے اسے ہلاک کرنے والا تھا۔

''تاریکیوں کے شہنشاہ اور میں......صرف میں!'' موڈی نے کہا جو اب پوری طرح سے پاگل دکھائی دے رہا تھا اور ہیری کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔''ہم دونوں میں کافی کچھ مشابہت رکھتا ہے......حیرت انگیز طور اغوا کرنے کے معاملے میں ہم دونوں ہی بہت پائے کی قابلیت کے حامل ہیں......لیکن بدقسمتی میں بھی انتہائی مایوس کن......بدترین مایوس کن......ہم دونوں کو ہی اپنے باپوں کے نام کا بوجھ اُٹھا کر بے عزت ہونا پڑا۔ہم دونوں نے ہی اپنے اپنے باپوں کو اپنے ہاتھوں سے مارنے کا اعزاز حاصل کیا......یہ بہت بڑا اطمینان تھا......توقع سے بھی بڑا اطمینان! کیونکہ شیطانی جادوگروں کو خاندان کی نیک تمناؤں کو قتل کئے بغیر عروج نہیں مل سکتا تھا......ان کو مارنا بہت ضروری امور میں ایک اہم امر تھا......''

''تم پاگل ہو......'' ہیری نے کہا۔وہ خود کو نہیں روک پایا۔''تم پاگل ہو چکے ہو......''

''پاگل اور میں؟'' موڈی نے کہا اور ان کی آواز بہت اونچی ہوگئی۔''چلو ہم دیکھتے ہیں......ہم دیکھتے ہیں کہ کون پاگل ہوا ہے۔ اب تاریکی کے شہنشاہ لوٹ آئے ہیں اور میں ان کے ساتھ ہوں۔ وہ لوٹ آئے ہیں ہیری پوٹر! تم انہیں شکست نہیں دے پائے......

اوراب......میں تمہیں ہراتا ہوں......''

موڈی نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور اپنا منہ کھولا۔ ہیری نے اپنا ہاتھ اپنے چوغے میں ڈال لیا۔

''ستوفیتم ......'' چندھیا دینے والی سرخ روشنی ہوئی اور موڈی کے دفتر کا دروازہ دھماکے کے ساتھ ٹوٹ کر گر گیا۔ موڈی دفتر کے فرش پر پیچھے کی طرف گر گئے۔ ہیری اب بھی اسی جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں موڈی کا چہرہ تھا۔ اس نے دیکھا کہ دشمن پکڑ آئینے میں ایلبس ڈمبل ڈور، پروفیسر سنیپ اور پروفیسر میک گوناگل اسے دیکھ رہے تھے۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔ وہ تینوں دروازے پر کھڑے تھے۔ ڈمبل ڈور سب سے آگے تھے اور ان کی چھڑی تنی ہوئی تھی۔

اس پل ہیری کو صحیح معنوں میں معلوم ہوا کہ لوگ کیوں یہ کہتے تھے کہ ڈمبل ڈور ہی اکلوتے جادوگر ہیں جن سے والڈی مورٹ بھی ڈرتا تھا۔ میڈ آئی موڈی کے بے ہوش بدن کو دیکھتے ہوئے ڈمبل ڈور کے چہرے پر ایک ایسا خوفناک تاثر پھیلا تھا جس کا ہیری نے زندگی بھر کبھی گمان تک نہیں کیا تھا اور نہ ہی کر سکتا تھا۔ ڈمبل ڈور کے چہرے پر کسی قسم کی نرم مسکان بالکل نہیں تھی۔ عینک کے پیچھے ان کی دہکتی ہوئی آنکھوں میں کسی قسم کی چمک کے آثار باقی نہیں تھے۔ اس کے برعکس ان کے بوڑھے چہرے کی ہر سلوٹ میں غضب ناکی کی تصویر پھیلی ہوئی تھی۔ ان کے بدن سے طاقت کے سرچشمے یوں پھوٹ رہے تھے جیسے موسم گرما کی تیز حرارت نکل رہی ہو۔

ڈمبل ڈور دفتر کے اندر چلے آئے۔ انہوں نے موڈی کے بے ہوش بدن کے نیچے اپنا ایک پاؤں ڈالا اور ایک جھٹکے ساتھ انہیں پلٹ دیا۔ تاکہ ان کا چہرہ دکھائی دے سکے۔ سنیپ پیچھے آئے اور دشمن پکڑ آئینے میں دیکھنے لگے جہاں ان کا غصے سے بھرا چہرہ اب بھی دکھائی دے رہا تھا۔

پروفیسر میک گوناگل بھاگتی ہوئی سیدھی ہیری کے پاس آئیں۔

''چلو پوٹر!'' وہ روہانسے انداز میں بولی۔ ان کے چہرے کی باریک سلوٹیں پھڑک رہی تھیں جیسے وہ بس رونے ہی والی ہیں۔ ''چلو......ہسپتال چلو......!''

''نہیں......'' ڈمبل ڈور نے تیکھی آواز میں کہا۔

''ڈمبل ڈور! اسے ہسپتال جانا چاہئے۔ اس کی حالت تو دیکھئے......آج رات اس نے اپنی عمر کی بہ نسبت کافی مشکلات برداشت کی ہیں۔''

''منروا......وہ یہیں رُکے گا کیونکہ اسے یہ سب سمجھنے کی ضرورت ہے۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''سمجھنا ہمیشہ تسلیم کرنے کی سمت میں پہلا قدم ہے اور صرف تسلیم کرنے کے بعد ہی کوئی چیز سدھر سکتی ہے۔ اسے یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اس نے آج رات جو بھی کچھ برداشت کیا ہے، وہ کس کے باعث اور کیوں کیا ہے؟''

''موڈی......؟'' ہیری نے کہا۔ اسے اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔ ''لیکن یہ موڈی کیسے کر سکتا ہے؟''

''یہ الیسٹر موڈی نہیں ہے......'' ڈمبل ڈور نے آہستگی کے ساتھ کہا۔ ''تم الیسٹر موڈی کو نہیں جانتے۔ اصلی موڈی آج رات کے حادثے کے بعد تمہیں کبھی میرے سامنے سے نہیں ہٹاتا۔ جس پل وہ تمہیں لے گیا، میں فوراً سمجھ گیا......اور پیچھے آ گیا۔''

ڈمبل ڈور بے ہوش موڈی کے جسم پر جھکے اور اس کے چوغے میں ہاتھ ڈالا۔ انہوں نے موڈی کی چھاگل نکالی اور ایک چھلے میں لگی چابیاں تھیں۔ پھر وہ پروفیسر میک گوناگل اور سنیپ کی طرف مڑے۔

''سیورس! تم اپنے پاس رکھا سب سے زیادہ طاقتور صدقیال لے کر آؤ۔ اس کے بعد تم باورچی خانے میں جا کر ونکی نامی گھریلو خرس کو بلا کر ساتھ لے کر آؤ......منروا......تم ہیگرڈ کے جھونپڑے پر جاؤ۔ وہاں تمہیں کدو کے باغیچے میں ایک بڑا کالا کتا بیٹھا ملے گا۔ اس کتے کو میرے دفتر میں پہنچا دینا اور اسے بتا دینا کہ میں کچھ دیر بعد آ کر اسے ملوں گا۔ اس کے بعد تم یہیں لوٹ آنا......''

اگر سنیپ یا میک گوناگل کو ان احکامات میں کوئی بات عجیب لگی بھی تھی تو بھی انہوں نے اپنی الجھن کو ظاہر نہیں ہونے دیا۔ دونوں تیزی سے مڑے اور دفتر سے باہر نکل گئے۔ ڈمبل ڈور سات تالوں والے صندوق کی طرف بڑھے۔ انہوں نے پہلے تالے میں پہلی چابی لگا کر اسے کھولا۔ صندوق میں جادوئی کلمات کی کتابوں کا ڈھیر رکھا ہوا دکھائی دیا۔ ڈمبل ڈور نے صندوق بند کر دیا اور پھر دوسرے تالے میں چابی لگا کر اسے دوبارہ کھولا۔ اب جادوئی کلمات کی کتابیں غائب ہو چکی تھیں، ان کی جگہ اب اس میں بہت سی چیزیں پڑی تھیں۔ ٹوٹے ہوئے مخبر لٹو، چرمئی کاغذ، قلمیں اور ایک سفید غیبی چوغہ۔ ہیری نے حیرانگی سے دیکھا جب ڈمبل ڈور نے چوتھے، پانچویں اور چھٹے تالے میں باری باری چابیاں لگائیں ہر بار صندوق کا ڈھکن کھلنے پر اس میں نیا سامان دکھائی دیتا تھا۔ پھر جیسے ہی انہوں نے تالے میں ساتویں چابی لگائی اور ڈھکن کھولا تو ہیری کے منہ سے حیرانگی کے مارے چیخ نکل گئی۔

وہاں پر ایک طرح کا گڑھا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ ایک گہرے کمرے جیسا تھا اور اس میں دس فٹ نیچے کوئی لیٹا ہوا تھا۔ وہ گہری نیند سو رہا تھا اور کافی دبلا پتلا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اور کوئی نہیں بلکہ اصلی میڈ آئی موڈی تھا۔ ان کا لکڑی کا پیر غائب تھا۔ ان کی جادوئی آنکھ کا پیالہ نما کٹورہ نیچے خالی تھا اور ان کے الجھے ہوئے بالوں کے کئی گچھے بھی غائب تھے۔ ہیری کبھی صندوق میں گہری نیند سوئے ہوئے موڈی کو حیرانی سے دیکھتا تو کبھی دفتر کے فرش پر بے ہوش پڑے موڈی کو سکتے کے عالم میں گھورتا۔

ڈمبل ڈور صندوق میں اترے اور اس سوئے ہوئے موڈی کے پاس پہنچ گئے۔ وہ ان کا معائنہ کرنے کیلئے جھک گئے۔

''اوہ! اسے ششدر ساکت کیا گیا ہے......اسے سنگین جادوئی وار سے نہتا کیا جا رہا ہے۔ وہ بہت کمزور ہے۔'' انہوں نے کہا۔ ''ظاہر ہے، اسے زندہ رکھنا ضروری تھا۔ ہیری! نقلی موڈی کا چوغہ اتار دو۔ الوسٹر کو سردی لگ رہی ہوگی۔ میڈم پامفری کو ان کی دیکھ بھال کرنا ہوگی۔ لیکن اسے فی الوقت کوئی سنگین خطرہ لاحق نہیں ہے......''

ہیری نے جلدی سے ڈمبل ڈور کے حکم کی تعمیل کی۔ ڈمبل ڈور نے موڈی پر چوغہ ڈال دیا اور دوبارہ صندوق سے باہر نکل آئے۔ پھر انہوں نے میز پر رکھی چھاگل کو اُٹھایا اور اس کا ڈھکن کھول کر اسے الٹا کر دیا۔ میز کی سطح پر ایک سیال مرکب گر کر پھیل گیا۔

’’ہیری! بھیس بدل مرکب!‘‘ ڈمبل ڈور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔’’تم نے دیکھا کہ یہ کتنا آسان اور بہترین طریقہ تھا کیونکہ موڈی کبھی اپنی چھاگل کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں پیتا تھا...... سبھی لوگ اس کی اس عادت کے بارے میں جانتے تھے۔ ظاہر ہے، مرکب بنانے کیلئے اس بہروپئے کو اصلی موڈی کو اپنے آس پاس رکھنے کی ضرورت تھی۔ تم نے ان کے بال دیکھے......‘‘ ڈمبل ڈور نے صندوق والے موڈی کی طرف اشارہ کیا۔’’بہروپیا انہیں پورا سال کاٹتا رہا ہے۔ دیکھا وہ کہاں سے کٹے ہوئے ہیں؟ لیکن مجھے لگتا ہے کہ آج رات جوش سے بھرا ہوا نقلی موڈی شاید بھیس بدل مرکب کو اتنی بار پینا بھول گیا ہوگا جتنی بار اسے پینا چاہئے تھا...... ہر گھنٹے بعد......ہم اسے بعد میں دیکھیں گے......‘‘

ڈمبل ڈور نے میز کے پیچھے پڑی کرسی کھینچی اور اطمینان سے بیٹھ گئے۔ ان کی نظریں فرش پر پڑے ہوئے نقلی موڈی پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر کچھ ہی دیر میں ہیری کی آنکھوں کے سامنے فرش پر پڑے آدمی کا چہرہ بدلنے لگا۔ چہرے سے نشان غائب ہونے لگے۔ جلد ایک بار ملائم اور چکنی ہونے لگی۔ ٹوٹی پھوٹی ناک ثابت ہوتی جارہی تھی اور پھر سکڑنے لگی۔ الجھے ہوئے لمبے سفید بال کھوپڑی کے چاروں طرف سے اندر باہر ہورہے تھے۔ ان کی جگہ زرد رنگت کے بال لینے لگے۔ اچانک کھٹاک کی زوردار آواز آئی اور لکڑی کا پاؤں بدن سے الگ ہوکر ایک طرف لڑھک گیا اور اس کی جگہ قدرتی پیر نے لے لی تھی۔ اگلے ہی لمحے اس کے چہرے سے جادوئی آنکھ باہر نکل کر گر گئی اور اس کی جگہ ایک اصلی آنکھ آ گئی۔ جادوئی آنکھ فرش پر گھومنے لگی اور ہر سمت میں دیکھنے لگی۔

ہیری نے دیکھا کہ اس کے سامنے ایک پیلے اور چتکبرے چہرے والا ایک آدمی پڑا ہوا تھا جس کے بال خوبصورت تھے۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ کون ہے؟ اس نے اسے ڈمبل ڈور کے تیشہ یادداشت میں دیکھا تھا۔ اس نے دیکھا تھا کہ روح کھچڑ اسے عدالت سے کھینچ کر لے جارہے تھے۔ اس نے دیکھا تھا کہ یہ مسٹر کراؤچ کو یہ یقین دلانے کی کوشش کررہا تھا کہ وہ بے قصور ہے...... لیکن اب اس کی آنکھوں کے چاروں طرف جھریاں تھیں اور اس کی عمر کچھ زیادہ لگ رہی تھی۔

باہر راہداری میں تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ سنیپ ونکی کو لے کر لوٹ آئے تھے۔ پروفیسر میک گوناگل ان کے ٹھیک پیچھے تھیں۔

’’کراؤچ......‘‘ سنیپ نے بے ہوش گرے ہوئے آدمی کی طرف دیکھ کر کہا۔’’بارٹی کراؤچ......‘‘ وہ یکدم دیوار کا سہارا لے کر کھڑے ہوگئے۔ جیسے انہیں گہرا صدمہ پہنچا ہو۔

’’اوہ خدایا......‘‘ پروفیسر میک گوناگل کا منہ تعجب سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ وہ بھی ٹھٹک کر رُکیں اور فرش پر پڑے آدمی کو گھورنے لگیں۔

میلی کچیلی، گندے اور پریشان کن حلئے والی ونکی سنیپ کے پیروں کے پاس کھڑی تھی، اس نے جب اس طرف دیکھا تو اس کا منہ کھل گیا اور وہ زور سے چیخی۔’’ماسٹر بارٹی...... ماسٹر بارٹی! آپ یہاں کیا کررہے ہیں؟‘‘ وہ چھلانگ لگا کر اس جوان شخص کے سینے

پر جا چڑھی۔ ’’آپ نے اسے مار ڈالا...... آپ نے اسے مار ڈالا...... آپ نے میرے مالک کے بیٹے کو مار ڈالا......‘‘

’’ہم اسے صرف ششدر ساکت کیا ہے ونکی!‘‘ ڈمبل ڈور نے دھیرے سے کہا۔ ’’تم اس سے دور ہٹ جاؤ...... سیورس! تم دوا لے آئے ہو؟‘‘

سنیپ نے ڈمبل ڈور کو ایک چھوٹی بوتل تھما دی جس میں شفاف پانی جیسا کوئی مرکب بھرا ہوا تھا۔ یہ وہی کانچ کی بوتل تھی جس کے استعمال کی دھمکی انہوں نے کچھ ہی عرصہ پہلے ھیری کو کلاس روم میں دی تھی۔ ڈمبل ڈور اپنی کرسی سے اُٹھ کر کھڑے ہوئے۔ فرش پر پڑے آدمی کے اوپر جھکے اور اسے دشمن پکڑ آئینے کی دیوار کے نیچے ٹیک لگا کر بٹھایا۔ دشمن پکڑ آئینے میں اب بھی ڈمبل ڈور، سنیپ اور میک گوناگل کی پرچھائیاں سب کو کمرے میں غصے بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ ونکی اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے بیٹھے کانپتی رہی اور اس نے اپنے ہاتھ چہرے پر رکھ لئے تھے۔ ڈمبل ڈور نے اس آدمی کا منہ کھولا اور اس میں صدقیال مرکب کی تین بوندیں ٹپکا دیں۔ پھر انہوں نے اپنی چھڑی اس کے سینے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ’’ہوشتم گزیدم......‘‘

مسٹر کراؤچ کے بیٹے نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ اس کا چہرہ ستا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور آنکھیں خلا میں گھور رہی تھیں۔ ڈمبل ڈور اس کے سامنے گھٹنوں کے بل جھک گئے، تاکہ ان کا چہرہ مساوی برابری پر رہے۔

’’کیا تمہیں میری آواز سنائی دے رہی ہے؟‘‘ ڈمبل ڈور نے آہستگی سے پوچھا۔

’’ہاں!‘‘ اس آدمی نے پلکیں جھپکائیں اور بڑبڑا کر جواب دیا۔

’’اب تم ہمیں یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیسے پہنچے؟ تم اژقبان سے کیسے فرار ہوئے؟‘‘ ڈمبل ڈور نے دھیرے سے پوچھا۔

ماسٹر کراؤچ نے ایک گہری، کانپتی ہوئی سانس لی اور بھرائی ہوئی آواز میں روبوٹ کی مانند بولنے لگا۔ ’’میری ماں نے مجھے بچایا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ مرنے والی ہے۔ انہوں نے میرے باپ کو رضامند کر لیا کہ وہ ان کی آخری خواہش پوری کر دیں اور مجھے بچا لیں۔ میرا باپ ان سے بہت محبت کرتا تھا جو اس نے مجھ سے کبھی نہیں کی تھی۔ وہ اس کیلئے تیار ہو گیا۔ وہ دونوں مجھ سے ملنے کیلئے اژقبان آئے۔ انہوں نے مجھے بھیس بدل مرکب پلایا، جس میں میری ماں کا ایک بال تھا۔ میری ماں نے بھی بھیس بدل مرکب پیا جس میں میرا ایک بال تھا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کا روپ بدل لیا......‘‘

’’آگے کچھ مت بولنا ماسٹر بارٹی!‘‘ ونکی اپنا سر ہلا رہی تھی اور بری طرح کانپ رہی تھی۔ ’’آگے کچھ مت بولنا۔ تم اپنے مجبور باپ کو مصیبت میں پھنسا رہے ہو......‘‘

لیکن ماسٹر کراؤچ نے ایک لمبی سانس کھینچی اور سپاٹ لہجے میں آگے بولنے لگا۔

’’روح کھچڑ اندھے ہوتے ہیں۔ انہوں نے ایک تندرست اور ایک مرنے والے فرد کو اژقبان میں آتے ہوئے محسوس کیا تھا۔ پھر انہوں نے ایک تندرست اور مرنے والے فرد کو ہی اژقبان سے باہر نکلتے ہوئے محسوس کیا تھا۔ ان کے حساب سے معاملہ صاف

تھا۔ میرے باپ نے مجھے چوری چھپے باہر نکالا۔ میں اپنی ماں کے بھیس میں ہی تھا تاکہ اگر کوئی قیدی سلاخوں کے پیچھے سے دیکھ بھی رہا ہو تو اسے کوئی شک نہ پڑے۔''

''میری ماں کچھ ہی عرصے بعد اژقبان میں مرگئی۔ وہ آخری وقت تک طاقتور بھیس بدل مرکب پیتی رہی جو میرے باپ نے بنا کر اسے دیا تھا۔ انہیں میرے نام اور میرے حلیئے سے ہی دفنا دیا گیا۔ سب کو یقین ہو چکا تھا کہ میں مر چکا ہوں......''

اس آدمی نے پلکیں جھپکائیں۔

''اور گھر پر لانے کے بعد تمہارے باپ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے پوچھا۔

''اس نے میری ماں کی موت کا جھوٹا ناٹک کیا۔ ایک پرسکون، پراسرار مگر نجی تدفین...... سچ تو یہ تھا کہ میری ماں کی قبر خالی ہے۔ گھریلو خرس ونکی نے دن رات میری دیکھ بھال کر کے مجھے تندرست کیا۔ مجھے چھپا کر رکھتے ہوئے حالات کو قابو میں رکھنا تھا۔ مجھے قابو میں رکھنے کیلئے میرے باپ کو بہت سارے طاقتور جادوئی کلمات کا استعمال کرنا پڑا۔ جب مجھ میں تھوڑی طاقت پیدا ہوئی تو میں صرف اپنے آقا کی تلاش...... ان کی خدمت میں لوٹنے کے بارے میں سوچنے لگا۔''

''تمہارے باپ نے تم پر قابو کیسے پایا؟'' ڈمبل ڈور نے نرمی سے پوچھا۔

''جبر کٹ وار سے......'' ماسٹر کراؤچ نے بتایا۔ ''میں اپنے باپ کی پوری نگرانی اور قبضے میں تھا۔ مجھے دن رات غیبی چوغہ پہننے کیلئے مجبور کیا جاتا تھا تاکہ کوئی مجھے دیکھ نہ لے۔ میں ہمیشہ گھریلو خرس ونکی کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ میری پہرے دار اور خدمت گزار تھی۔ اسے مجھ پر رحم آتا تھا۔ اسی نے میرے باپ کو تیار کیا کہ وہ میرے اچھے برتاؤ پر کبھی کبھار مجھے انعام دیا کرے۔''

''ماسٹر بارٹی!...... ماسٹر بارٹی!'' ونکی نے اپنے ہاتھوں کے بیچ سے سسکتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں ان لوگوں کو یہ سب نہیں بتانا چاہئے۔ ہم لوگ مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔''

''کیا کسی کو کبھی پتہ چلا کہ تم اب بھی زندہ ہو؟ میرا مطلب ہے کہ کیا تمہارے گھر کے افراد اور گھریلو خرس کے علاوہ کسی کو پتہ چلا تھا؟'' ڈمبل ڈور نے ونکی کو نظرانداز کرتے ہوئے سوال کیا۔

''ہاں!'' ماسٹر کراؤچ نے کہا اور اس کی پلکیں ایک بار پھر جھپکیں۔ ''میرے باپ کے دفتر کی جادوگرنی برتھا جورکنس یہ بات جان گئی تھی۔ ایک دن وہ کچھ کاغذات پر دستخط کروانے کیلئے گھر آئی تھی۔ میرا باپ گھر پر نہیں تھا۔ ونکی اسے اندر بٹھا کر باورچی خانے میں میرے پاس آ گئی لیکن برتھا جورکنس نے ونکی کو مجھ سے باتیں کرتے ہوئے سن لیا تھا۔ وہ تحقیقات کرنے آئی۔ اس نے جو باتیں سنی تھیں ان سے اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ غیبی چوغے کے اندر کون چھپا ہوا تھا؟ میرا باپ جب واپس لوٹا تو برتھا نے اس سے اس بارے میں سوال جواب کرنا شروع کر دیئے۔ میرے باپ نے اس کی یادداشت سے اس بات کو بھلانے کیلئے نہایت طاقتور جادوئی کلمے کا استعمال کیا۔ بہت ہی زوردار...... اس کا کہنا تھا کہ اس کو توڑنے کی کوشش کے باعث اس کا دماغی توازن ہمیشہ کیلئے بگڑ جائے

گا......''

''وہ میرے مالک کے نجی معاملے میں دخل دینے کیوں آئی تھی؟'' ونکی نے سسکتے ہوئے کہا۔''اس نے ہمیں تنہا کیوں نہیں چھوڑ دیا؟''

''مجھے کیوڈچ ورلڈ کپ کے بارے میں بتاؤ؟'' ڈمبل ڈور نے پرسکون لہجے میں کہا۔

''ونکی نے میرے باپ سے اس بارے میں منت سماجت کی۔'' ماسٹر کراؤچ نے اپنی سپاٹ اور کھوکھلی آواز میں کہا۔''اس نے پورا مہینہ منانے کی بھرپور کوشش کی۔ میں برسوں سے گھر کے باہر نہیں نکلا تھا۔ مجھے کیوڈچ سے بے تحاشہ لگاؤ تھا۔ اس نے کہا کہ لڑکے کو باہر نکلنے دو۔ وہ اپنا غیبی چوغہ پہن کر کھیل دیکھنے جائے گا۔ اسے ایک بار تو کھلی ہوا میں سانس لینے دو۔ اس نے کہا کہ اگر میری ماں زندہ ہوتی تو وہ بھی یہی چاہتی۔ اس نے میرے باپ سے کہا کہ میری ماں مجھے آزادی دلوانے کیلئے مری تھی۔ انہوں نے میری زندگی اس لئے نہیں بچائی تھی کہ ہمیشہ گھر میں ہی قید رہوں......آخر کار وہ مان ہی گیا......''

''آگے کا منصوبہ نہایت ہوشیاری سے بنایا گیا۔ میرا باپ مجھے اور ونکی کو اسے دن کافی پہلے ہی مہمانوں کے کیبن میں بٹھا آیا تھا۔ ونکی کو سبھی سے یہ کہنا پڑ رہا تھا کہ اس نے میرے باپ کیلئے نشست روک رکھی ہے۔ مجھے وہاں پر غیبی چوغہ پہن کر بیٹھنا تھا۔ سب لوگوں کے مہمان کیبن سے نکلنے کے بعد ہی ہمیں باہر نکلنا تھا۔ لوگوں کو صرف ونکی ہی دکھائی دے رہی تھی۔ کسی کو بھی میرے ہونے کا کوئی پتہ نہیں چلا۔''

''لیکن ونکی کو یہ بات معلوم نہیں تھی کہ باپ کے روزانہ کے تشدد کو سہتے سہتے میری قوت برداشت اور طاقت کافی بڑھ چکی تھی۔ میں اپنے باپ کے جادوئی تشدد سے لڑنے کے قابل ہو چکا تھا۔ ایسے کئی دور آتے تھے جب میں ان کے جادوئی واروں سے پوری طرح آزاد ہو جاتا تھا۔ جب میں اس کے جادوئی قابو سے باہر ہو جاتا تھا۔ مہمانوں کے کیبن میں بھی ایسا ہی ہوا۔ یہ گہری نیند سے بیدار ہونے جیسا احساس تھا۔ میں نے خود کو تماشائیوں اور کیوڈچ کے کھیل میں پایا۔ مجھے اپنے سامنے بیٹھے لڑکے کی جیب سے جادوئی چھڑی کا سرا جب باہر نکلا ہوا دکھائی دیا۔ اژقبان سے لوٹنے کے بعد مجھے کبھی چھڑی رکھنے یا استعمال کرنے کی بالکل اجازت نہیں ملی تھی۔ میں نے موقعہ کا پورا فائدہ اُٹھایا اور چپکے سے اس کی چھڑی چرا لی۔ ونکی کو اس بات کا بالکل پتہ نہیں چلا پایا۔ ونکی کو بلندی اور اونچی جگہوں سے خوف آتا تھا، اس لئے اس نے زیادہ وقت اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپائے رکھا تھا۔''

''ماسٹر بارٹی!......گندے لڑکے!'' ونکی نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا۔ اس کی انگلیوں کے درمیان موٹے موٹے آنسو بہہ رہے تھے۔

''تو تم نے چھڑی چرا لی اور پھر تم نے اس سے کیا کیا؟'' ڈمبل ڈور نے پوچھا۔

''ہم واپس اپنے خیمے میں لوٹ آئے۔'' ماسٹر کراؤچ کسی مشین کی مانند دوبارہ سٹارٹ ہو گیا۔''پھر ہم نے ان مرگ خوروں کی

آوازیں سنیں جو کبھی اژقبان نہیں گئے تھے۔ جنہوں نے کبھی میرے آقا کیلئے زحمت نہیں اُٹھائی تھی، جنہوں نے اس کی طرف پیٹھ موڑ لی تھی، وہ اس طرح قید نہیں تھے جس طرح کے میں قید کاٹ رہا تھا۔ وہ آقا کو تلاش کرنے کیلئے آزاد تھے لیکن وہ یہ کام کرنے کیلئے کبھی تیار نہیں ہوئے۔ وہ وہاں ماگلوؤں کے ساتھ کھیل تماشہ کرنے میں مگن تھے۔ ان کی آوازوں سے جیسے میں جاگ گیا۔ میرا دماغ اس قدر روشن اور کھل گیا جتنا کہ گذشتہ کئی سالوں میں کبھی نہیں ایسا ہو پایا تھا۔ مجھے یہ احساس ہوا کہ میں پہلی بار ہر کام کیلئے آزاد تھا، میرے پاس چھڑی تھی۔ میں بے حد ناراض تھا، غصے میں تھا، میں اپنے آقا سے غداری کے جرم میں انہیں سزا دینا چاہتا تھا، ان پر موت کا حملہ کرنا چاہتا تھا......شور شرابا سن کر میرا باپ جلدی سے خیمے سے باہر نکل گیا۔ وہ ماگلوؤں کو ان سے چھڑانے میں جتا ہوا تھا۔ ونکی مجھے اتنا ناراض دیکھ کر گھبرا گئی۔ اس نے اس نے اپنی قدیمی جادو کا استعمال کر کے مجھے اپنے ساتھ باندھ لیا تھا۔ وہ مجھے خیمے سے باہر نکال کر جنگل کی طرف لے گئی۔ تاکہ میں مرگ خوروں سے دور رہ سکوں۔ میں نے اسے روکنے کے بے حد کوشش کی۔ میں خیمہ بستی میں واپس لوٹنا چاہتا تھا۔ میں ان مرگ خوروں کو دکھانا چاہتا تھا کہ تاریکی کے شہنشاہ کے ساتھ وفاداری کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ میں ان کی غداری کیلئے انہیں سزا دینا چاہتا تھا۔ چرائی ہوئی چھڑی کا استعمال کر کے میں نے آسمان پر تاریکی کا نشان نمودار کر دیا۔‘‘

’’پھر وہاں محکمے کے جادوگر آ گئے۔ انہوں نے ہر طرف جادوئی واروں کی بوچھاڑ کر دی۔ ایک وار کی چنگاری درختوں کے بیچ سے ہوتی ہوئی آئی جہاں ونکی اور میں کھڑے تھے۔ ہمیں جوڑنے والا قدیمی جادوئی بندھن پاش پاش ہو گیا۔ ہم دونوں کی ششدر ساکت ہو کر گر گئے۔‘‘

’’جب ونکی ملی تو میرا باپ جان چکا تھا کہ میں بھی کہیں آس پاس ہی ہوں۔ وہ جہاں سے ملی تھی، اس نے وہاں جھاڑیوں میں میری تلاش کی۔ میں جادوئی غیبی چوغے میں تھا لیکن اس نے مجھے وہاں پڑے ہوئے محسوس کر لیا تھا۔ اس نے تب تک انتظار کیا جب تک محکمے کے سب لوگ جنگل سے باہر نہیں نکل گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے دوبارہ مجھ پر جادوئی قبضہ جمایا اور مجھے گھر لے آیا۔ اس نے ونکی کو سنگین غلطی پر گھر سے باہر نکال دیا۔ اس نے اپنی ذمہ داری صحیح طرح سے نہیں نبھائی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ ونکی نے ہی مجھے چھڑی استعمال کرنے کیلئے دی تھی۔ ونکی کی عدم موجودگی کے باعث مجھے گھر سے بھاگنے کا موقع مل گیا......‘‘

ونکی کی مایوسی بھری چیخ نکل گئی۔

’’اب چونکہ گھر پر میں اور میرا باپ ہی بچا تھا......اور پھر......‘‘ ماسٹر کراؤچ کا سر اس کی گردن پر ڈھلک گیا اور پھر اس کے چہرے پر ایک دیوانگی بھری مسکان رقص کرنے لگی۔ ’’میرے آقا مجھ سے ملنے کیلئے آئے۔‘‘

’’وہ آدھی رات کو اپنے خدمت گزار ورم ٹیل کی بانہوں میں ہمارے گھر آئے۔ میرے آقا کو پتہ چل چکا تھا کہ میں اب بھی زندہ ہوں۔ انہوں نے البانیہ میں برتھا جورکنس کو اغوا کر لیا تھا۔ انہوں نے اس کا منہ سنگین تشدد سے کھلوا لیا تھا۔ برتھا نے انہیں سب کچھ بتا دیا۔ اس نے انہیں سہ فریقی ٹورنامنٹ کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ برتھا نے انہیں ہر بات تفصیل کے ساتھ بتائی تھی کہ یہ

مقابلے ہوگورٹس میں ہونے والے تھے۔اس نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ موڈی نام کا ایک سابقہ ایرور ہوگورٹس میں پڑھانے کیلئے اس سال جا رہا ہے۔آقا نے اس پر اُس وقت تک تشدد جاری رکھا جب تک میرے باپ کا کیا ہوا یادداشت بھلانے کا جادوئی وار ٹوٹ نہیں گیا۔ اس نے آقا کو میرے بارے میں سب کچھ بتا دیا کہ میں اژقبان سے بھاگ کر گھر میں چھپا ہوا ہوں اور میرے باپ اس سب کے پیچھے پوری طرح ملوث ہے۔اس نے بتایا کہ میں کس طرح گھر میں قیدی کی زندگی گزار رہا ہوں۔اور اس نے یہ بتایا کہ اس قید کی وجہ صرف یہی ہے کہ میں فرار ہوکر آقا کی تلاش میں نہ نکل کھڑا ہوں۔ یہ سب جان کر میرے آقا کو معلوم ہوگیا کہ میں کتنا وفادار اور سچا خدمت گزار ہوں۔شاید سب سے زیادہ وفادار اور کھرا چیلا...... میرے آقا نے برتھا سے حاصل ہوئی معلومات کے بل بوتے پر ایک شاندار منصوبہ تیار کیا۔انہیں میری ضرورت تھی۔ایک سچے وفادار کی ضرورت...... وہ نصف شب ہمارے گھر آئے۔میرے باپ نے دروازہ کھولا۔''

ماسٹر کراؤچ کے چہرے کی مسکان اور زیادہ چوڑی ہوگئی۔جیسے وہ اپنی زندگی کا سب سے خوشگوار پل یاد کر رہا ہو۔ونکی کی دہشت بھری بھوری آنکھیں اس کی انگلیوں کے بیچ سے دکھائی دینے لگی تھی۔وہ اتنی دم بخود تھی کہ بول بھی نہیں پا رہی تھی۔

''پھر سب کچھ بڑی آسانی سے ہوگیا۔میرے آقا نے میرے باپ کو ایک ہی شیطانی وار سے ڈھیر کر ڈالا۔اب میری جگہ میرے باپ کو قید کر دیا گیا تھا۔اب میری جگہ وہ شیطانی جکڑ کا شکار ہوگئے تھے۔میرے آقا نے انہیں معمول کی زندگی جینے کا حکم دیا۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔اور مجھے آزاد کر دیا۔میں دوبارہ پورے ہوش و حواس میں آچکا تھا۔یہ سب کئی برسوں بعد ہوا تھا۔''

''اور لارڈ والڈی موورٹ نے تمہیں کیا کرنے کا حکم دیا؟'' ڈمبل ڈور نے سوال کیا۔

''انہوں نے مجھ پوچھا کہ کیا میں ان کیلئے اپنا سب کچھ خطرے میں ڈالنے کیلئے تیار ہوں۔میں تو پہلے ہی تیار تھا۔یہ میرا خواب تھا۔میری سب سے قیمتی خواہش تھی کہ ان کے کسی کام آسکوں اور ان کے سامنے اپنی دائمی اور سچی وفاداری کا ثبوت دے سکوں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ وہ ہوگورٹس میں اپنا وفادار خدمت گزار بھیجنا چاہتے ہیں۔ایک ایسا وفادار چیلا جو سہ فریقی ٹورنامنٹ میں ہیری پوٹر کو حصے دار بنائے اور اس کی رہنمائی کرے۔بالکل اس طرح کہ کسی کو ذرا بھر بھی شک پیدا نہ ہو پائے۔ایک ایسا خدمت گزار جو ہیری پوٹر پر نظر رکھے، جو یہ انتہائی ہوشیاری کے ساتھ ایسا انتظام کرے کہ ہیری پوٹر سہ فریقی مقابلوں کے کپ تک سب سے پہلے پہنچ جائے۔جو اس کپ کو غیر محسوس انداز میں گھریری کنجی میں بدل ڈالے تاکہ اسے چھونے والا پہلا فرد یعنی ہیری پوٹر میرے آقا تک پہنچ جائے۔لیکن سب سے پہلے......''

''تمہیں ایلسٹر موڈی کی ضرورت تھی، وہ کیسے ملا؟'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ان کی نیلی آنکھیں اب جلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں حالانکہ ان کی آواز بے حد پرسکون تھی۔

''یہ کام میں نے اور ورم ٹیل نے مل کر کیا تھا۔ہم نے پہلے سے ہی بھیس بدل مرکب تیار کر لیا تھا۔ہم اس کے مکان تک گئے۔

موڈی نے بھرپور مقابلہ کیا۔ کافی شورشرابہ ہوا۔ ہم نے اسے بروقت قابو میں کرلیا۔ اس کے بعد ہم نے اسے اس کے اپنے جادوئی صندوق میں قید کردیا۔ اس کے بعد ہم نے اس کے کچھ بال توڑ کر مرکب میں ڈال دیئے اور میں نے وہ مرکب پی لیا۔ میں موڈی کا ہم شکل بن چکا تھا۔ میں نے اس کا لکڑی کا پیر اور جادوئی آنکھ نکال لی۔ میں آرتھر ویزلی کا سامنا کرنے کیلئے تیار تھا۔ جب وہ ان ماگلوؤں کی یادداشت مٹانے کیلئے آیا تھا جنہوں نے شورشرابہ سنا تھا۔ احاطے میں چاروں طرف کوڑے دان میں نے پھینک دیئے تھے کیونکہ اس وقت میں غیبی چوغہ پہنے ہوئے تھا۔ میں آرتھر ویزلی کو بتایا کہ میں نے اپنے احاطے میں اجنبیوں کی آہٹ سنی تھی اور یہ سب کوڑے دان انہوں نے ہی بکھیرے تھے۔ پھر میں نے موڈی کے کپڑے اور شیطانی جادوگروں کو تلاش کرنے والے تمام جادوئی اوزار اکٹھے کئے اور یہاں ہوگورٹس پہنچ گیا۔ میں نے اسے خاص جادوئی کلمے کے زیر اثر زندہ مگر بے جان لاشے کی طرح سنبھالے رکھا۔ میں اس سے سوال پوچھنا چاہتا تھا، میں اس کے ماضی کے بارے میں جاننا چاہتا تھا، اس کی عادتیں سیکھنا چاہتا تھا تاکہ میں ڈمبل ڈور تک کو فریب دے سکوں۔ بھیس بدل مرکب بنانے کیلئے مجھے اس کے بالوں کی ضرورت تھی، باقی کا سامان آسانی سے مل جاتا تھا۔ میں نے سنیپ کے دفتر سے سانپ کی کینچلی چرالی تھی۔ جب سنیپ نے مجھے اپنے دفتر میں دیکھا تو میں نے اس سے کہہ دیا کہ ڈمبل ڈور نے مجھے تلاشی لینے کا حکم دیا تھا......''

''اور موڈی پر حملہ کرنے کے بعد وارم ٹیل کا کیا ہوا؟'' ڈمبل ڈور نے سوال کیا۔

''وارم ٹیل میرے باپ کے گھر میں میرے آقا کے پاس ان کی دیکھ بھال کرنے کیلئے لوٹ گیا اور میرے باپ پر کڑی نظر رکھنے لگا۔''

''لیکن اس کے باوجود تمہارے باپ کو فرار ہونے کا موقع مل گیا......'' ڈمبل ڈور بولے۔

''کچھ ہی عرصے بعد وہ بھی جادوئی متشدد واروں سے اسی طرح لڑنے کے قابل ہوگئے، جیسے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ ایسے کئی دور آتے ہیں، جب وہ میری طرح جان جاتا تھا کہ کیا ہورہا ہے؟ میرے آقا نے اب یہ فیصلہ کیا کہ اب اسے گھر سے باہر نکلنے کی بالکل اجازت نہیں دینا چاہئے۔ انہوں نے اسے مجبور کردیا کہ وہ محکمے میں جانا بند کردے اور صرف الوؤں کے ذریعے اپنے احکامات بھیجتا رہے۔ انہوں نے اس سے یہ لکھوایا کہ میں بیمار ہوں اور کچھ عرصے تک گھر پر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن وارم ٹیل نے لاپروائی کردی۔ اس نے میرے باپ پر صحیح طریقے سے نظر نہیں رکھی۔ میرا باپ بھاگ نکلا۔ میرے مالک نے اندازہ لگالیا کہ وہ یقیناً ہوگورٹس ہی جائے گا۔ میرا باپ ہوگورٹس میں آکر ڈمبل ڈور سے ملنا چاہتا تھا۔ وہ انہیں سب کچھ بتا دینا چاہتا تھا۔ اپنی ہر ایک غلطی کی حقیقت منکشف کردینا چاہتا تھا۔ وہ یہ بھی بتانا چاہتا تھا کہ اس نے اژقبان میں کیا کھیل کھیلا تھا اور کیسے مجھے وہاں سے نکال لایا تھا......''

''میرے آقا نے فوراً اس کے بھاگ نکلنے کی مجھے خبر کردی۔ انہوں نے مجھے سختی سے حکم دیا کہ میں اسے ہر قیمت پر روکوں۔ اس لئے میں انتظار کرتا رہا اور کھلی آنکھوں سے جائزہ لیتا رہا۔ میں نے اس نقشے کا بھرپور استعمال کیا جو میں نے ہیری پوٹر سے ہتھیایا تھا۔

وہ نقشہ جس کی وجہ سے سارا کھیل بگڑتے بگڑتے بچ گیا تھا......''

''نقشہ......؟ کون سا نقشہ......؟'' ڈمبل ڈور نے جلدی سے پوچھا۔

''پوٹر کے پاس ہوگورٹس کا نقشہ تھا۔ اس نے اس نقشے میں مجھے ایک رات سنیپ کے دفتر میں دیکھ لیا تھا۔ اس وقت میں بھیس بدل مرکب کیلئے سانپ کی کینچلی چرا رہا تھا لیکن چونکہ میرا اور میرے باپ کا نام ایک ہی تھا اس لئے اس نے یہ سوچا کہ یہ میں نہیں ہوں۔ بلکہ میرا باپ ہے۔ اس رات کو میں نے پوٹر سے وہ نقشہ لے لیا۔ میں نے اسے بتایا کہ میرا باپ شیطانی جادوگروں سے سخت نفرت کرتا ہے، اس پر پوٹر کو یہ یقین ہو گیا کہ میرا باپ سنیپ کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہوا ہے۔''

''ایک ہفتے تک میں نے اپنے باپ کے ہوگورٹس پہنچنے کا انتظار کیا۔ آخر کار ایک شام کو نقشے میں میرا باپ دکھائی دیا جو میدان میں داخل ہو رہا تھا۔ میں نے اپنا غیبی چوغہ پہنا اور اس کے پاس پہنچ گیا۔ وہ جنگل کے کنارے پر گھوم رہا تھا۔ اسی وقت پوٹر اور کیرم وہاں پہنچ گئے۔ میں نے انتظار کیا۔ میں پوٹر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا کیونکہ میں نے اپنے آقا سے وعدہ کیا تھا کہ اسے صحیح سلامت ان کے پاس پہنچاؤں گا کیونکہ انہیں اس کی ضرورت تھی۔ پھر جب پوٹر ڈمبل ڈور کو بلانے کیلئے وہاں سے چلا گیا تو میں اس کے واپس لوٹنے سے پہلے ہی کیرم کو ششدر ساکت کر دیا اور اپنے باپ کو ایک ہی جھٹکے میں مار ڈالا......''

''نن......نن......نہیں......نہیں...... ماسٹر بارٹی! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟'' ونکی اپنی جگہ پر دہشت کے مارے چیختی رہ گئی۔

''تم نے اپنے باپ کو مار ڈلا...... لیکن تم نے اس کی لاش کے ساتھ کیا کیا؟'' ڈمبل ڈور پہلے جیسے پرسکون لہجے میں بولے۔ ان کا سینہ اب پھول پچک رہا تھا۔

''میں اسے اُٹھا کر جنگل کے اندر لے گیا اور اپنا غیبی چوغہ اس کو پہنا دیا۔ میرے پاس نقشہ تھا۔ میں نے پوٹر کو سکول میں گھستے ہوئے دیکھا۔ وہ سنیپ سے ٹکرایا پھر ڈمبل ڈور بھی وہاں پہنچ گئے۔ میں نے دیکھا کہ پوٹر ڈمبل ڈور کو اپنے ساتھ سکول سے باہر لا رہا ہے۔ میں جنگل سے باہر نکلا۔ ان کے عقبی سمت میں گیا اور پھر ان سے ملنے کیلئے پلٹ کر ان کے پاس جا دھمکا۔ میں نے ڈمبل ڈور کو کہا کہ مجھے سنیپ نے بتایا تھا......''

''ڈمبل ڈور نے مجھ سے کہا کہ میں جا کر جنگل میں اپنے باپ کو تلاش کروں۔ میں دوبارہ جنگل میں لوٹ گیا اور اپنی باپ کی لاش کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نقشے میں دیکھا کہ جب سب لوگ وہاں سے واپس لوٹ گئے تو میں نے اپنے باپ کی لاش کو تبدیلی ہیئت کے جادو سے ہڈیوں کے ڈھیر میں بدل دیا اور پھر میں نے اسے دفن کر دیا...... میں نے اپنا غیبی چوغہ پہنا اور ہیگرڈ کے جھونپڑے کے سامنے کی تازہ کھدے ہوئے مٹی کے گڑھے میں ان سب ہڈیوں کو دفن کر آیا۔''

اب وہاں پر پوری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ صرف ونکی کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔

''اور آج رات کیا ہوا؟'' ڈمبل ڈور نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''میں نے رات کے کھانے سے پہلے یہ تجویز پیش کی کہ میں سہ فریقی ٹورنامنٹ کا انعامی کپ بھول بھلیوں میں رکھ آتا ہوں میں نے اسے رکھتے ہوئے گھریری کنجی میں بدل ڈالا۔ میرے آقا کی منصوبہ بندی پوری طرح کامیاب ہوگئی۔ وہ ازسرنو زندہ ہوگئے۔ انہوں نے اپنا بدن واپس پالیا۔ اب وہ میرا اتنی عزت افزائی کریں گے کہ جادوگروں نے ایسا کبھی خواب وخیال میں بھی سوچا نہیں ہو گا......''

اس کے چہرے پر دوبارہ دیوانگی میں لپٹی ہوئی زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی اور اس کا سر اس کے کندھے پر ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ ونکی اس کے پہلو میں بیٹھ کر سسکیاں بھر رہی تھی۔

☆☆☆☆

چھتیسواں باب

جدائی کی راہیں

ڈمبل ڈور اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے ایک پل کیلئے ماسٹر بارٹی کراؤچ کو حقارت بھری نظروں سے گھورا اور اپنی چھڑی اُٹھائی۔ اس میں سے رسیاں نکلیں جو بارٹی کراؤچ کے جسم سے لپٹ گئیں اور انہوں نے اسے کس کر باندھ ڈالا تھا۔

''منروا...... تم یہیں رُک کر پہرہ دو گی، تب تک میں ہیری کو بالائی منزل پر لے جاتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے پروفیسر میک گوناگل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے پروفیسر!'' پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔ وہ تھوڑے سے متلائے ہوئے انداز میں کھڑی تھیں جیسے انہوں نے ابھی ابھی کسی کو قے کرتے ہوئے دیکھ لیا ہو۔ بہر حال، جب انہوں نے اپنی چھڑی باہر نکالی اور بارٹی کراؤچ کی طرف تانی تو ان کا ہاتھ ایک دم مضبوط اور سنبھلا ہوا دکھائی دیا۔

''سیورس!'' ڈمبل ڈور نے سنیپ کی طرف مڑ کر دیکھا۔ ''مہربانی کر کے میڈم پامفری کو یہاں بلا لاؤ۔ ہمیں الیسٹر موڈی کو ہسپتال پہنچانا ہوگا۔ اس کے بعد میدان میں جا کر کارنیلوس فج کو تلاش کرو اور انہیں یہاں لے آؤ۔ مجھے امید ہے کہ وہ خود بارٹی کراؤچ سے سوال جواب کرنا چاہیں گے۔ انہیں بتا دینا کہ اگر انہیں میری ضرورت پڑے تو میں نصف گھنٹے بعد ہسپتال میں ملوں گا۔''

سنیپ نے چپ چاپ سر ہلایا اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

''ہیری!'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

ہیری اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا پھر ڈگمگایا۔ ماسٹر کراؤچ کی باتیں سننے کے دوران اس کا ذرا سا بھی دھیان اپنے پاؤں کی طرف نہیں گیا تھا۔ وہ اس درد کو کچھ دیر کیلئے فراموش کر چکا تھا لیکن اب وہ پوری شدت کے ساتھ محسوس ہونے لگا تھا۔ اسے یہ بھی احساس تھا کہ وہ اپنی جگہ پر کھڑا کانپ رہا تھا۔ ڈمبل ڈور نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اندھیری راہداری میں چلنے میں اس کی مدد کرنے لگے۔

''ہیری! میں چاہتا ہوں کہ تم سب سے پہلے میرے دفتر میں چلو۔'' ڈمبل ڈور نے نرم لہجے میں کہا جب وہ دونوں راہداری میں آگے بڑھ رہے تھے۔ ''سیریس وہاں پر ہمارا انتظار کر رہا ہے۔''

ہیری نے اپنا سر ہلا دیا۔اس کا بدن سن ہو رہا تھا جبکہ دماغ پر تاریکی کے پردے بڑھتے جا رہے تھے۔ یہ سب کچھ کسی خواب جیسا ہی تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔ وہ تو ایک طرح سے خوش تھا۔ سہ فریقی ٹورنامنٹ کے انعامی کپ کو چھونے کے بعد جو حادثات رونما ہوئے تھے، وہ ان کے بارے میں بالکل سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ بھیانک یادوں کو ازسرنو تازہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جواب بھی نئی اور صاف تصویروں کی طرح اس کے دماغ میں ابھر رہی تھیں۔ صندوق میں بند میڈ آئی موڈی...... اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کی خون میں لت پت کلائی کو جکڑے ہوئے زمین پر گرا ہوا وارم ٹیل، دھوئیں بھری بڑی کڑاہی سے ازسرنو زندہ ہو کر نکلتا ہوا والڈی مورٹ......مرا ہوا سیڈرک......اپنے ماں باپ کے پاس اپنی لاش پہنچانے کی فریاد کرتا ہوا سیڈرک ڈیگوری......

''پروفیسر!'' ہیری آہستگی سے بولا۔''مسٹر اینڈ مسز ڈیگوری کہاں ہیں؟''

''وہ پروفیسر سپراؤٹ کے ساتھ ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ان کی آواز بارٹی کراؤچ سے تفتیش کے دوران تو پرسکون تھی لیکن اب یہ کہتے ہوئے پہلی بار تھوڑی کانپتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔''وہ سیڈرک کے فریق کی سربراہ ہیں اور اُسے سب سے اچھی طرح جانتی تھیں۔''

وہ پتھر کے عفریت والے مجسمے کے پاس پہنچے۔ڈمبل ڈور نے شناخت بتائی۔ بھیانک عفریت کا مجسمہ فوراً ایک طرف کھسک گیا۔ڈمبل ڈور اور ہیری بل دار سیڑھیوں پر چڑھ گئے جو انہیں بالائی منزل کی طرف لے جانے لگیں۔ کچھ ہی پل بعد وہ بلوط کی لکڑی کے دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ڈمبل ڈور نے دھکا دے کر دروازہ کھول دیا۔

وہاں پر سیریس کھڑا تھا۔اس کا چہرہ اتنا سفید اور دبلا تھا جتنا اژقبان سے بھاگتے وقت تھا۔ایک لمبا قدم اُٹھا کر اس نے کمرے کا خلا عبور کیا اور ان کے پاس پہنچ گیا۔''ہیری!تم ٹھیک تو ہو؟ میں جانتا تھا......میں جانتا تھا کہ اسی طرح کی کوئی چیز ہونے والی ہوگی......کیا ہوا تھا؟''

جب اس نے بڑی میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر ہیری کو بیٹھنے میں مدد کی تو اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

''کیا ہوا؟......''اس نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے پوچھا۔

ڈمبل ڈور اسے بارٹی کراؤچ کی بتائی ہوئی باتیں سنانے لگے۔ ہیری صرف آدھی ہی باتیں سن پایا تھا۔ وہ بہت تھکا ہوا تھا اور اس کے بدن کی ایک ایک ہڈی کراہ رہی تھی۔ وہ صرف یہی چاہتا تھا کہ بنا کسی حرکت اور فعل کے وہ گھنٹوں یونہی بیٹھا رہے جب تک کہ اسے نیند نہ آجائے تاکہ اسے کچھ سوچنے یا محسوس کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

اسی وقت پنکھ پھڑپھڑانے کی آواز سنائی دی۔ فاکس نامی ققنس اپنی جگہ سے اُڑ کر دفتر کے اس طرف پہنچا جہاں ہیری بیٹھا تھا۔ وہ آہستگی سے نیچے اترا اور ہیری کے گھٹنے پر بیٹھ گیا۔

''کیسے ہو فاکس؟'' ہیری نے بھرائی ہوئی دھیمی آواز میں کہا۔اس نے ققنس کے خوبصورت سرخ سنہرے پروں تھپتھپائے۔

فاکس نے دھیرے سے اس کی طرف پلکیں جھپکا کر دیکھا۔ اس کے بدن کی عجیب سی گرمائی سے ہیری کے اندر طمانیت کی لہریں دوڑنے لگیں۔

ڈمبل ڈور نے اب بولنا بند کر دیا تھا۔ وہ ہیری کے سامنے اپنی میز کے پیچھے بیٹھ گئے۔ وہ ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے جو ان سے نظریں ملانے سے کترا رہا تھا۔ ڈمبل ڈور اس سے سوال پوچھنے والے تھے۔ وہ ہیری کی ساری یادوں کو تازہ کرنے والے تھے......

''ہیری! میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ بھول بھلیوں میں گھریری کنجی کو چھونے کے بعد کیا ہوا تھا؟'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''ہم یہ باتیں صبح بھی کر سکتے ہیں ڈمبل ڈور!'' سیریس نے کسی قدر روکھے پن سے کہا۔ اس نے ہیری کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ ''ابھی اسے نیند کی ضرورت ہے۔ ابھی اسے آرام کی ضرورت ہے۔''

اس بات کیلئے ہیری کے دل میں سیریس کیلئے ممنونیت کا احساس بیدار ہوا۔ لیکن ڈمبل ڈور نے سیریس کی بات کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔ وہ ہیری کی طرف جھکے۔ عدم رضامندی کے انتہائی جذبات کے ساتھ ہیری نے سر اُٹھایا اور ان کی نیلی آنکھوں میں جھانکا......

''اگر مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ تمہیں گہری نیند میں سلانے میں تمہاری بھلائی ہے تاکہ تم آج رات کے ناگوار حادثات کے بارے میں سوچنے کے لمحات کو آگے ٹال سکو تو میں یہ انتظام کر دیتا ہوں'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔ ''لیکن میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ کچھ وقت کیلئے سن کر دینے سے درد میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کا نتیجہ ہمیشہ برا ہی نکلتا ہے۔ جب درد آخر کار محسوس ہوتا ہے تو یہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ تم نے ایسی بہادری دکھائی جو میری توقع سے کہیں زیادہ ہے۔ میں اب تم سے ایک بار پھر بہادری دکھانے کیلئے کہتا ہوں۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ تم ہمیں ساری باتیں بتا دو اور اس بوجھ کو ہلکا کر دو جو لمحہ بہ لمحہ بڑھتا ہی جائے گا۔''

ققنس نے ایک بھرائی، تھرتھراتی اور دھیمی آواز نکالی۔ اس کی آواز ہوا میں کانپی اور ہیری کو محسوس ہوا جیسے کسی گرم دوا کی ایک بوند اس کے حلق سے ہوتی ہوئی نیچے اتر کر پیٹ میں پہنچ گئی ہو جس سے اس کے اندر حرارت اور قوت پیدا ہو گئی ہو۔ اس نے گہری سانس لی اور پھر انہیں بتانے لگا۔ جب اس نے بولنا شروع کیا تو اسے رات کے تمام حادثات اپنی آنکھوں کے سامنے تیرتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ اس نے اس عجیب سیال کی چمکتی ہوئی سطح دیکھی جس نے والڈی مورٹ کو نیا جسم اور نئی حیات بخشی تھی۔ اس نے قبروں کے بیچ چاروں طرف مرگ خوروں کے ہیولوں کو نمودار ہوتے دیکھا۔ اس نے سیڈرک کی لاش دیکھی جو کپ کے پاس زمین پر پڑی ہوئی تھی۔

ایک دوبار سیریس نے ایسی آواز نکالی جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو۔ اس کا ہاتھ اب بھی ہیری کے کندھے پر مضبوطی سے جما ہوا تھا لیکن ڈمبل ڈور نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر سیریس کو روک دیا۔ اس بات سے ہیری کو خوشی ہوئی کیونکہ ایک بار شروع کرنے کے بعد آگے بولنا کافی آسان لگ رہا تھا۔ اس سے اسے طمانیت بھی مل رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے اندر سے کوئی زہریلا مادہ باہر نکل رہا تھا۔

بولتے رہنے کیلئے اسے موزوں لفظوں کے انتخاب کی ضرورت پڑ رہی تھی لیکن اسے یہ احساس بھی تھا کہ پوری بات ختم ہونے کے بعد اسے زیادہ بہتر محسوس ہوگا۔

جب ہیری نے بتایا کہ وارم ٹیل نے اس کے بازو میں خنجر گھسا دیا تو سیریس نے زوردار آہ بھری اور ڈمبل ڈورا تیزی سے کھڑے ہوئے کہ ہیری چونک اُٹھا۔ ڈمبل ڈور اپنی میز کے پیچھے سے گھوم کر اس کے پاس آئے اور ہیری سے اپنا زخم دکھانے کیلئے کہا۔ ہیری نے ان دونوں کو وہ جگہ دکھائی جہاں اس کی پھٹی آستین کے نیچے خنجر کا زخم موجود تھا۔

''اس نے کہا کہ کسی اور کے بجائے میرے خون سے وہ زیادہ طاقتور بن جائے گا۔'' ہیری نے ڈمبل ڈور سے کہا۔ ''اس نے کہا کہ میری...... میری ماں نے میرے اندر جو حفاظتی قوت پیدا کر دی تھی، وہ اب اسے بھی مل جائے گی اور اس نے صحیح کہا تھا...... جب اس نے میرے چہرے کو چھوا تھا تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی تھی......''

ایک پل کیلئے ہیری کو لگا کہ جیسے ڈمبل ڈور کی آنکھوں میں فاتحانہ تاثر جھلک رہا ہو لیکن اگلے ہی پل ہیری کو یقین ہو گیا کہ یہ اس کا وہم تھا کیونکہ جب ڈمبل ڈور میز کے پیچھے اپنی کرسی پر دوبارہ بیٹھ گئے تو وہ پہلے جتنے ہی بوڑھے اور تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''ٹھیک ہے۔'' انہوں نے دوبارہ کہا۔ ''والڈی مورٹ نے اس رکاوٹ کو تو ختم کر لیا ہیری! آگے بولو......''

ہیری آگے بولنے لگا۔ اس نے نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ کس طرح والڈی مورٹ کڑاہی میں سے باہر نکلا پھر اس نے بتایا کہ والڈی مورٹ نے مرگ خوروں کو کیا کیا کہا۔ پھر اس نے بتایا کہ والڈی مورٹ نے کیسے اس کی رسیاں کھلوائیں۔ اسے اس کی چھڑی دی اور پھر مبازرتی مقابلے کیلئے تیار ہونے کیلئے کہا۔

لیکن جب وہ اس حصے پر پہنچا جہاں سنہری روشنی کے باعث اس کی اور والڈی مورٹ کی چھڑی آپس میں جڑ گئی تھیں تو اس کا گلا رندھ گیا۔ اس نے بولنے کی کوشش کی لیکن اس کے دماغ میں یہی یادیں تیر رہی تھیں کہ والڈی مورٹ کی چھڑی سے کون کون لوگ باہر نکلے تھے۔ وہ سیڈرک، بوڑھے آدمی، برتھا جورکنس...... اپنے ماں باپ...... چھڑی میں باہر نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اب سیریس نے خاموشی توڑ دی تو اسے یہ اچھا لگا۔

''چھڑیاں جڑ گئیں؟'' اس نے ہیری اور ڈمبل ڈور کی طرف حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن کیوں......؟''

ہیری نے ایک بار پھر ڈمبل ڈور کو دیکھا جن کے چہرے پر دلچسپی کے آثار پھیلے تھے۔

''جڑواں چھڑیوں کا جادو......'' وہ آہستگی سے بڑبڑائے۔ ان کی نظریں ہیری سے ملیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان دونوں کے بیچ سمجھ کا ایک غیبی دھاگہ موجود ہو۔

''یعنی جادوئی کلمات کا انعکاس......'' سیریس نے تیزی سے کہا۔

''بالکل!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''ہیری اور والڈی مورٹ کی چھڑیوں میں ایک ہی پرندے کا پر موجود ہے۔ دونوں میں ایک ہی ققنس کا پنکھ ہے۔ دراصل، اس ققنس کا......'' انہوں نے اس سرخ سنہرے ققنس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ہیری کے گھٹنے پر آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔

''میری چھڑی میں فاکس کا پنکھ موجود ہے؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''ہاں!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔''جب تم چار سال پہلے مسٹر اولیونڈر کی دکان پر چھڑی خریدنے گئے تھے اور یہ چھڑی لے کر باہر نکلے تھے تو اسی پل انہوں نے مجھے یہ خبر بھیج دی تھی کہ والڈی مورٹ کی جڑواں چھڑی تمہارے پاس پہنچ گئی ہے۔''

''جب ایک چھڑی اپنی جڑواں چھڑی سے مقابلہ کرنے کیلئے ملتی ہے تو اس سے کیا ہوتا ہے؟'' سیریس نے پوچھا۔

''وہ ایک دوسرے کے خلاف صحیح طریقے سے کام نہیں کر پاتیں۔'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔''بہرحال، اگر چھڑیوں کے مالک انہیں آپس میں لڑنے کیلئے مجبور کر دیں......تو اس کا نتیجہ بہت خام اور کمزور نکلتا ہے......ایک چھڑی دوسری چھڑی کو سابقہ جادوئی کلمات کے واروں کو دہرانے کیلئے مجبور کرے گی......الٹے چکر میں......سب سے آخر والا جادوئی سب سے پہلے......پھر اس سے پیچھے والا......سلسلہ چلتے رہے گا......''

انہوں نے ہیری کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ ہیری نے اثبات سے سر ہلایا۔

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہیں سیڈرک کا کسی قسم کا روپ دوبارہ دکھائی دیا ہوگا؟'' ڈمبل ڈور نے ہیری کے چہرے پر نگاہیں جماتے ہوئے پوچھا۔

ہیری نے دوبارہ سر ہلایا۔

''ڈیگوری دوبارہ زندہ ہوگیا کیا؟'' سیریس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کوئی بھی جادوئی کلمہ مرے ہوئے انسان کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا سیریس!'' ڈمبل ڈور نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔''بس ایک طرح کی گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی گونج ہوگی۔ چھڑی سے تو محض سیڈرک کی جھلک نکلی ہوگی......میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ہے نا ہیری؟''

''اس نے مجھ سے بات بھی کی تھی......'' ہیری نے جلدی سے کہا جو ایک بار پھر کانپنے لگا تھا۔''سیڈرک کے بھوت نے یا چاہے وہ جو کچھ بھی تھا، اس نے مجھ سے بات کی تھی۔''

''گہرائیوں کی گونج......'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔''جس کا برتاؤ سیڈرک کے حلئے اور اس کی شبیہ سے ملتا جلتا ہوگا۔ میرا اندازہ ہے کہ کچھ اور لوگ بھی باہر نکلے ہوں گے جنہیں والڈی مورٹ کی چھڑی نے سیڈرک سے پہلے مارا ہوگا......؟''

''ایک بوڑھا آدمی......'' ہیری بولا، جس کا گلا اب بھی رندھا ہوا تھا۔''برتھا جورکنس اور......اور......''

''تمہارے ماں باپ......؟'' ڈمبل ڈور نے پرسکون آواز میں کہا۔

''ہاں!'' ہیری آہستگی سے بولا۔

ہیری کے کندھے پر سیریس کے ہاتھ گرفت لرزی اور اس میں اتنی سختی پیدا ہوگئی کہ ہیری کو اپنے کندھے میں درد کی ٹیسیں اُٹھتی محسوس ہونے لگی۔

''آخری قتل...... جو چھڑی نے کیئے تھے۔'' ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''الٹے چکر میں۔ ظاہر ہے اگر تم اپنی چھڑی نہ ہٹاتے تو اور اس تعلق کو قائم رکھتے تو یقیناً اور بھی لوگوں کی پرچھائیاں نمودار ہوتیں۔ بہت خوب ہیری! ان گونجوں یا پرچھائیوں نے کیا کیا؟''

ہیری نے بتایا کہ کس طرح چھڑی سے نکلنے والی پرچھائیوں نے سنہری جال کے کناروں منڈلاتے ہوئے اس سے باتیں کیں۔ پھر کس طرح انہیں دیکھ کر والڈی مورٹ دہشت زدہ دکھائی دینے لگا تھا۔ کس طرح ہیری کے باپ کی پرچھائی نے اسے بتایا کہ اب اسے آگے کیا کرنا ہے؟ کس طرح سیڈرک نے اسے اپنی آخری خواہش بتائی تھی......

ہیری کو اچانک اس بات کا احساس ہوا کہ فاکس اس کے گھٹنوں سے اتر چکا تھا۔ وہ فرش پر منڈلانے لگا تھا۔ اس نے اپنی خوبصورت سر ہیری کے زخمی پیر سے لگایا اور اس کی آنکھوں سے موٹے موٹے موتیوں جیسے آنسو مکڑی سے لگے ہوئے زخم پر گر گئے۔ درد...... غائب ہوگیا۔ جلد ایسے جڑ گئی جیسے اس پر کبھی خراش بھی نہ آئی ہو۔ اس کا پیر بالکل ٹھیک ہوگیا تھا......

جب ققنس ہوا میں اُڑ کر دروازے کے پاس رکھے ہوئے اپنے پائیدان پر واپس جا کر بیٹھ گیا تو ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ہیری! میں یہ بات دوبارہ کہنا چاہوں گا کہ تم نے ان لوگوں جتنی بہادری اور جرائت کا مظاہرہ کیا ہے جو والڈی مورٹ سے مقابلہ کرتے ہوئے مارے گئے تھے۔ جب وہ اپنی شیطانی طاقتوں کے عروج پر ہوا کرتا تھا...... تم نے ایک نمو پاتے ہوئے پختہ جادوگر کی بوجھ اُٹھایا ہے...... اور تم نے ہمیں وہ تمام معلومات دے دی ہے جس کی ہمیں ضرورت تھی۔ تم میرے ساتھ ہسپتال چلو...... میں نہیں چاہتا کہ آج رات کو تم اپنے کمرے میں واپس لوٹو...... نیند کا شربت اور سکون بھرا اطمینان...... سیریس! تم اس کے ساتھ رہو گے......''

سیریس نے سر ہلایا اور اُٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ اس نے اپنا روپ بدل لیا اور وہ پھر سے بڑے سیاہ کتے کا روپ دھار چکا تھا۔ پھر وہ، ہیری اور ڈمبل ڈور کے ساتھ دفتر سے باہر نکلا اور سیڑھیاں اتر کر ہسپتال کی طرف بڑھنے لگا۔

جب ہیری، ڈمبل ڈور اور سیاہ کتا ہسپتال میں داخل ہوئے تو وہاں موجود سبھی لوگوں نے پلٹ کر ان کی طرف دیکھا۔ مسز ویزلی کے منہ سے ایک دبی ہوئی کراہ نکل گئی۔ ''اوہ ہیری......!''

وہ جلدی سے ہیری کی طرف بڑھنے لگیں لیکن ڈمبل ڈور راستے میں آ گئے۔

''ماؤلی!'' انہوں نے ایک ہاتھ اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''براہ کرم پہلے میری بات سن لو۔ ہیری آج رات کو ایک خوفناک حادثے کا

شکار ہوا ہے۔اس نے ابھی ابھی وہ ساری باتیں مجھے بتائی ہیں۔اب اسے نینداور سکون کی سخت ضرورت ہے۔اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ تم سب لوگ اس کے ساتھ ٹھہرو......'' انہوں نے رون اور ہرمائنی اور بل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' تم لوگ یہیں رُک سکتے ہو۔لیکن میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ اس سے کوئی سوال جواب کرو۔جب تک کہ وہ ان سب باتوں کیلئے خود تیار نہ ہو جائے اور غیر معمولی طور پر آج رات کو بالکل بھی نہیں......''

مسز ویزلی نے سر ہلایا۔ان کا چہرہ بہت سفید ہو چکا تھا۔وہ پلٹیں اور رون، ہرمائنی اور بل کی طرف اس طرح آئیں جیسے وہ بہت شور مچا رہے ہوں اور تیزی سے بولیں۔'' تم نے سن لیا؟اسے آرام کی ضرورت ہے۔''

'' ہیڈ ماسٹر......'' میڈم پامفری نے بڑے کالے کتے کی طرف کڑی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا جو سیریس تھا۔'' کیا میں پوچھ سکتی ہوں......''

'' یہ کتا کچھ دیر تک ہیری کے ساتھ ہی رہے گا۔'' ڈمبل ڈور نے معمول کے انداز میں جواب دیا۔'' میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ وہ بہت اچھا برتاؤ رکھے گا...... ہیری! اب تم سو جاؤ۔میں انتظار کرتا ہوں......''

ہیری نے ڈمبل ڈور بے حد ممنون نظروں سے دیکھا کیونکہ انہوں نے دوسروں کو اس سے پوچھ گچھ کرنے کیلئے منع کر دیا تھا۔ اسے ان لوگوں کا وہاں رہنا اچھا لگ رہا تھا لیکن وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ وہ دوبارہ ساری کہانی پھر سے سنائے۔دوبارہ ان سبھی حادثات کو تازہ کرے۔

'' ہیری! میں فج سے ملاقات کرنے کے بعد دوبارہ تمہارے پاس آؤں گا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔'' میں چاہوں گا کہ تم تب تک یہیں رہو جب تک کہ میں کل سکول کے طلباء و طالبات سے بات نہ کرلوں......'' پھر وہ مڑے اور ہسپتال کے دروازے سے باہر چلے گئے۔

جب میڈم پامفری ہیری کو نزدیکی پلنگ پر لے آئیں تو اس نے اصلی موڈی کو کمرے کے دور والے بستر پر پڑے دیکھا۔ان کا لکڑی کا پیر اور جادوئی آنکھ بستر کے سرہانے کی تپائی پر پڑی تھیں۔

'' وہ ٹھیک تو ہیں......'' ہیری نے آہستگی سے موڈی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

'' وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔'' میڈم پامفری نے ہیری کو پاجامہ دیتے ہوئے کہا۔وہ اس کے بستر کے چاروں طرف کے پردے گرا رہی تھیں۔ہیری نے اپنا چوغہ اتارا اور پاجامہ تبدیل کیا اور پلنگ پر چڑھ گیا۔رون، ہرمائنی، بل اور مسز ویزلی اور سیاہ کتا پردے کے پاس آ گئے اور دونوں طرف رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔رون اور ہرمائنی اس کی طرف بہت محتاط نظروں سے دیکھ رہے تھے۔جیسے اس سے خوفزدہ ہو رہے ہوں۔

'' میں بالکل ٹھیک ہوں......صرف تھکا ہوا ہوں۔'' ہیری نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' پریشان ہونے کی ضرورت

نہیں ہے......''

مسز ویزلی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں، جب انہوں نے اس کے بستر کی چادر کی سلوٹوں کو ٹھیک کرنے کیلئے ہاتھ پھیرا حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ میڈم پامفری اپنے دفتر سے ایک گلاس اور بینگنی رنگ کے شربت کی ایک چھوٹی سی بوتل لے کر آ ئیں۔

''تمہیں یہ سارا ختم کرنا ہے...... ہیری!'' انہوں نے نیم سختی سے کہا۔ ''یہ گہری نیند کا شربت ہے، تھوڑا تلخ ضرور ہے......''

ہیری نے کچھ ہی گھونٹ میں شربت کا پورا گلاس اپنے حلق سے نیچے اتار لیا۔ اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کے دل و دماغ پر خوشگوار ہواؤں کے جھونکے پڑنے لگے ہوں۔ اس کے چاروں کی ہر چیز دھندلی ہونے لگی۔ ہسپتال میں لوگ جالی والی پردوں کی دوسری طرف سے اس کو دوستانہ انداز میں آنکھیں مارتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اسے ایسا لگا جیسے بدن نرم گدے کی حرارت میں دھنسا جا رہا ہو۔ اس سے پہلے کہ وہ پورا شربت پی پاتا، اس سے پہلے کہ وہ ایک لفظ بھی اور بول پاتا...... وہ تکان کے باعث نیند کی وادیوں میں اترتا چلا گیا......

☆☆☆☆

ہیری کی آنکھ کھل گئی تھی لیکن اب بھی اس کی آنکھوں میں نیند بھری ہوئی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں۔ وہ دوبارہ سو جانا چاہتا تھا کمرے میں اب بھی دھیمی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اب بھی رات کا ہی وقت تھا۔ اسے یہ احساس تھا کہ وہ زیادہ دیر تک نہیں سو پایا تھا۔ پھر اسے اپنے چاروں طرف سرگوشیاں سنائی دیں۔

''اگر وہ خاموش نہ ہوئے تو وہ یقیناً بیدار ہو جائے گا......؟''

''وہ لوگ اتنا چیخ کیوں رہے ہیں؟...... اب کیا ہو گیا ہے؟''

ہیری نے آنکھیں آہستہ آہستہ کھولیں۔ کسی نے اس کی عینک اتار دی تھی۔ اسے قریب ہی مسز ویزلی اور بل کی دھندلا ہیولا دکھائی دیا۔ مسز ویزلی اس کے پاؤں کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔

''یہ تو فج کی آواز ہے......'' مسز ویزلی آہستگی سے بولیں۔ ''اور اس کے ساتھ منروا میک گوناگل کی آواز آ رہی ہے۔ لیکن یہ لوگ کس معاملے میں اتنی زور زور سے بحث کر رہے ہیں؟''

اب ہیری کو بھی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ کچھ لوگ چیختے چلاتے ہوئے ہسپتال کی طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔

''افسوس کی بات ہے لیکن پھر بھی منروا......'' کارنیلوس فج زور سے کہہ رہے تھے۔

''آپ کو اسے سکول کی حدود کے اندر لانا ہی نہیں چاہئے تھا۔'' پروفیسر میک گوناگل نے بلند آواز میں چلا کر کہا۔ ''جب ڈمبل

ڈور کو معلوم ہوگا تو......''

ہیری کو ہسپتال کے دروازے کے تیزی سے کھلنے کی آواز سنائی دی۔اس کی طرف کسی نے دھیان نہیں دیا تھا کیونکہ سب لوگ دروازے کی طرف گھور کر دیکھ رہے تھے اور بل نے جلدی سے پردہ کھینچ دیا۔ ہیری اُٹھ کر بیٹھ گیا اور اس نے عینک آنکھوں پر لگائی۔

فج وارڈ میں دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر آئے۔ پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر سنیپ ان کے پیچھے پیچھے تھے۔

''ڈمبل ڈور کہاں ہے......'' فج نے مسز ویزلی کی طرف دیکھتے ہوئے زور سے پوچھا۔

''وہ یہاں نہیں ہیں وزیراعظم صاحب!'' انہوں نے غصے سے جواب دیا۔''یہ ہسپتال ہے، کیا آپ کو یہ نہیں لگتا کہ آپ کو......''

لیکن اسی وقت دروازہ دوبارہ کھلا اور ڈمبل ڈور تیزی سے ہسپتال میں داخل ہوگئے۔

''کیا ہوا؟'' انہوں نے تیکھی آواز میں پوچھا اور کبھی فج اور کبھی پروفیسر میک گوناگل کی طرف دیکھنے لگے۔''آپ لوگ ہسپتال کے سکون میں کیوں حائل ہو رہے ہیں؟ منروا...... تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ میں نے تمہیں بارٹی کراؤچ پر پہرہ دینے کیلئے کہا تھا......؟''

''اب اس پر پہرہ دینے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی، ڈمبل ڈور!'' انہوں نے چڑچڑے انداز میں کہا۔''وزیراعظم نے اس ضرورت کو ہی ختم کر دیا ہے......''

ہیری نے پہلے کبھی پروفیسر میک گوناگل کو اس طرح بپھرے ہوئے انداز میں بالکل نہیں دیکھا تھا۔ان کے رخساروں پر غصے بھرے سرخ داغ دکھائی دینے لگے تھے۔ان کے ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں اور طیش کے مارے میں کانپ رہی تھیں۔

''جب ہم نے فج کو بتایا کہ ہم آج رات کے حادثات کے ذمہ دار مرگ خور کو پکڑ لیا ہے تو انہیں لگا کہ اس مرگ خور سے ان کی جان کو خطرہ ہوسکتا ہے۔وہ ایک روح کھچڑ کو لے کر سکول کے اندر چلے آئے اور اسے اس دفتر میں لے گئے۔ جہاں بارٹی کراؤچ تھا......'' سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا اور پھر خاموش ہوگئے۔

''میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ اس کیلئے رضا مند نہیں ہوں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے غصے سے فج کو گھورتے ہوئے ڈمبل ڈور کو کہا۔''میں انہیں خبردار کر دیا تھا کہ آپ کبھی روح کھچڑوں کو سکول کی حدود میں گھسنے کی اجازت نہیں دیں گے......''

ہیری نے فج کو پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔وہ بول رہے تھے۔

''جادوئی وزیراعظم ہونے کے باعث مجھے یہ پورا اختیار حاصل ہے کہ میں ایک خطرناک مرگ خور سے پوچھ گچھ کرتے ہوئے اپنی حفاظت کیلئے جسے چاہوں، ساتھ لاسکتا ہوں......''

لیکن پروفیسر میک گوناگل کی آواز کی گونج نے فج کی آواز کو دبا ڈالا۔

''جب پل اس......اس روح کھچڑ نے اندر قدم رکھا۔'' انہوں نے فج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کانپتی آواز میں کہا۔''وہ

بری طرح سے کراؤچ پر جھپٹا اور......اور......''

ہیری کے پیٹ میں ٹھنڈے مروڑ اُٹھنے کا احساس ہوا جب پروفیسر میک گوناگل اپنی بات کو مکمل کرنے کیلئے لفظ تلاش کر رہی تھیں۔ ہیری اتنی ہی بات سے سمجھ چکا تھا کہ روح کھچڑ نے کیا کیا ہوگا؟ اس نے بارٹی کراؤچ کی چھبن لے لی ہوگی۔ اس نے کراؤچ کی روح کو اس کے منہ ذریعے کھینچ کر باہر نکال لیا ہوگا اور چوس لیا ہوگا......اب کراؤچ لاش سے بدتر حالت میں ہوگا۔

''لیکن اس سے کیا نقصان ہوا؟'' فج نے اکڑتے ہوئے کہا۔ ''مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ کئی اموات کیلئے ذمہ دار تھا......''

''لیکن اب گواہی دینے کے قابل نہیں رہا کارنیلوس......؟'' ڈمبل ڈور نے تیزی سے کہا۔ وہ فج کو اتنی کڑی نظروں سے گھور رہے تھے جیسے وہ انہیں پہلی بار دیکھ رہے ہوں۔ ''وہ گواہی نہیں سکتا کہ اس نے ان لوگوں کو کیوں مارا تھا؟''

''اس نے انہیں کیوں مارا تھا؟ اس میں راز والی کون سی بات ہے؟'' فج نے گرجتے ہوئے کہا۔ ''وہ پاگل ہو چکا تھا۔ منروا اور سیورس کی باتوں سے لگتا ہے کہ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ 'تم جانتے ہو کون؟' کی ہدایات پر عمل کر رہا تھا۔''

''لارڈ والڈی مورٹ واقعی اسے احکامات دے رہا تھا، کارنیلوس!'' ڈمبل ڈور نے سنجیدگی سے کہا۔ ''ان لوگوں کی موت تو صرف اس منصوبے کی وجہ سے ہوئی جو والڈی مورٹ نے پوری طاقت حاصل کرنے اور از سرنو پیدائش کیلئے بنائی تھی۔ اس کا منصوبہ کامیاب ہو چکا ہے اور اسے اپنا مٹا ہوا جسم واپس مل چکا ہے......''

فج ایسے دیکھ رہے تھے جیسے کسی نے ان کے چہرے پر وزنی پتھر دے مارا ہو۔ وہ متحیر ہو کر پلکیں جھپکانے لگے اور ڈمبل ڈور کو بے یقینی کے عالم میں گھور رہے تھے جیسے انہیں اپنی سماعت پر یقین ہی نہ آ رہا ہو......

''تمہارا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ 'تم جانتے ہو کون' لوٹ آیا ہے...... یہ کیا بکواس ہے؟...... جانے بھی دو ڈمبل ڈور......'' وہ ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے بولے۔

''جیسا کہ منروا اور سیورس نے آپ کو بتایا ہی ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''ہم نے بارٹی کراؤچ کو جادوئی رقیق سیال کے زیر اثر کہتے ہوئے سنا تھا۔ اس نے تنویمی کیفیت میں ہمیں بتایا تھا کہ اسے اژقبان سے کس طرح روح کھچڑوں اور جادوگروں کو دھوکا دے کر باہر نکالا گیا تھا؟ اس نے بتایا کہ برتھا جورکنس کو اس کی حقیقت کا کیسے علم ہوا اور کیسے اس نے لارڈ والڈی مورٹ کو اس کی خبر دی؟ پھر اسے کیسے اس کے باپ کی متشدد قید سے رہائی ملی؟ اس نے یہ بتایا تھا کہ والڈی مورٹ نے اسے استعمال کرتے ہوئے کیسے ہیری پوٹر تک رسائی پائی۔ فج! میں تمہیں بتا دوں۔ والڈی مورٹ کی منصوبہ بندی پوری طرح کامیاب ہو چکی ہے۔ کراؤچ کی مدد سے والڈی مورٹ از سرنو زندہ ہو چکا ہے......''

''چھوڑو بھی ڈمبل ڈور......'' فج نے چڑچڑے انداز میں کہا۔ ہیری ان کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ ''کہیں تم...... سچ مچ تو اس بات پر یقین کر رہے ہو۔ 'تم جانتے ہو کون؟' واپس لوٹ آیا ہے۔ چھوڑو بھی...... یقینی طور پر یہ کراؤچ کے دماغ کا

کوئی تخیل ہی ہوگا کہ وہ 'تم جانتے کون؟' کے احکامات پر عمل کر رہا تھا...... لیکن ایسے پاگل شخص کی بات پر بھروسہ کرنا ڈمبل ڈور......''

''جب ہیری نے آج رات کو سہ فریقی ٹورنامنٹ انعامی کپ کو چھوا...... تو وہ سیدھا والڈی مورٹ کے پاس پہنچ گیا۔'' ڈمبل ڈور نے پرسکون انداز میں اپنی بات شروع کی۔ ''اس نے اپنی آنکھوں سے لارڈ والڈی مورٹ کو ازسرنو زندہ ہوتے دیکھا ہے۔ اگر آپ میرے دفتر میں چلیں تو میں آپ کو ساری بات کھل کر بتاتا ہوں......''

ڈمبل ڈور نے ہیری کی طرف دیکھا۔ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ وہ جاگ چکا ہے لیکن انہوں نے اپنا سر ہلا کر کہا۔ ''مجھے ڈر ہے کہ میں آج رات آپ کو ہیری سے سوال جواب کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا......''

فج کے چہرے پر تمسخرانہ سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ انہوں نے ہیری کی طرف نظر ڈالی۔

''آپ...... ار...... اس معاملے میں ہیری کی بات پر یقین کرنے کیلئے تیار ہیں؟'' فج نے ڈمبل ڈور کی طرف واپس دیکھتے ہوئے کہا۔

ایک پل کیلئے گہری خاموشی چھا گئی جو سیریس کے غرانے کی آواز سے ٹوٹ رہی تھی۔ اس کی گردن کے بال کھڑے ہوگئے اور وہ فج کی طرف دانت نکال کر دکھانے لگا تھا۔

''سو فیصدی...... مجھے ہیری کی بات پر پورا یقین ہے کارنیلوس!'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ جن کی آنکھیں اب سلگتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ''میں نے کراؤچ کے مکمل بیان کو بڑی احتیاط کے ساتھ سنا ہے اور میں نے ہیری کے منہ سے بھی سنا ہے کہ اس نے جونہی انعامی کپ کو چھوا تو پھر کیا حادثہ پیش آیا؟ دونوں کے بیانات ایک ہی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان سے ہر وہ حادثہ جڑا ہوا ہے۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جو حادثات گذشتہ گرمیوں سے برتھا جورکنس کی گمشدگی کے بعد سے تسلسل سے ہوتے آرہے ہیں...... آپ بخوبی جانتے ہیں۔''

فج کے چہرے پر اب عجیب سی مسکراہٹ پھیلنے لگی۔ ایک بار پھر انہوں نے بولنے سے پہلے ہیری کی طرف دیکھا۔ ''آپ یہ ماننے کیلئے تیار ہیں کہ لارڈ والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے...... صرف ایک پاگل قاتل کے بیان پر اور ایک ایسے لڑکے کی بات پر جو...... جو......''

فج نے ہیری کی طرف دوبارہ دیکھا اور ہیری اچانک سمجھ گیا۔

''آپ ریٹا سٹیکر کے من گھڑت اداریے پڑھ رہے ہیں، مسٹر فج!'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔ رون، ہرمائنی، مسز ویزلی اور بل اچانک چونک پڑے، انہیں یہ احساس ہی نہیں ہوا تھا کہ ہیری جاگ چکا ہے۔

''اگر ایسا ہے تو کیا ہوا؟'' فج نے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''اگر مجھے یہ پتہ چل گیا ہے کہ آپ نے اس لڑکے کے بارے میں سب سے کچھ باتیں چھپا کر رکھی ہیں تو کیا غلط ہو گیا؟...... مار باسی، ہے نا؟ اور بار بار سر میں درد بھی ہوتا ہے...... ہے نا؟''

''مجھے لگتا ہے کہ آپ اس درد کا ذکر کر رہے ہیں جو ہیری کے زخم کے نشان میں ہوتا ہے؟'' ڈمبل ڈور نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

''تو آپ بھی جانتے ہیں کہ اسے بار بار سر درد ہوتا ہے؟'' فج نے فوراً کہا۔ ''سر درد؟...... ڈراؤنے خواب؟...... ممکن ہے کہ فریب نظری کی بیماری!''

''کارنیلوس! میری بات اطمینان سے سنو!'' ڈمبل ڈور نے ان کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ ایک بار پھر اس کے بدن سے ویسی ہی شعاعیں نکل رہی تھیں جیسی ماسٹر بارٹی کراؤچ سے سچ اگلواتے ہوئے نکل رہی تھیں۔ ''ہیری کا دماغ، آپ کے اور میرے جتنا ہی تندرست ہے۔ اس کے ماتھے کے نشان کے باعث ان کے دماغ کو کچھ نہیں ہوا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ جب والڈی مورٹ اس کے آس پاس ہوتا ہے یا نفرت کے سمندروں میں ڈوبا ہوتا ہے تبھی ہیری کے نشان میں درد کا احساس اُٹھتا ہے......''

فج تیزی سے ڈمبل ڈور سے ایک قدم پیچھے ہٹ گئے لیکن اتنے ہی اڑیل انداز میں بولے۔ ''میں معافی چاہتا ہوں ڈمبل ڈور! لیکن میں نے پہلے کبھی نہیں سنا کہ جادوئی وار کے نشان، کبھی خطرے کی گھنٹی جیسا کوئی کام بھی کرتے رہے ہوں۔''

''دیکھئے! میں نے اپنی آنکھوں سے والڈی مورٹ از سر نو زندہ ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔'' ہیری نے بلند آواز میں کہا۔ اس نے بستر سے اُٹھنے کی دوبارہ کوشش کی لیکن مسز ویزلی نے اسے ایسا نہیں کرنے دیا۔ ''میں نے ان سب مرگ خوروں کو دیکھا جو اس کے پاس لوٹ کر آئے تھے، آپ کہیں تو میں ان سب کے نام بتا سکتا ہوں...... لوسیس ملفوائے......''

سنیپ نے اچانک جگہ پر پہلو بدلا لیکن جب ہیری نے ان کی طرف دیکھا تو سنیپ کی نگاہ دوبارہ فج کی طرف چلی گئی۔

''ملفوائے کو اس الزام سے بریت مل چکی ہے۔'' فج نے اہانت بھرے انداز میں کہا۔ ''پرانا جادوگر خاندان ہے...... اچھے کاموں کیلئے ہمیشہ دل کھول کر چندہ دیتا رہا ہے۔''

''میک نیئر......'' ہیری نے آگے کہا۔

''اسے بھی بے گناہ قرار دیا جا چکا ہے۔ وہ اب محکمے کیلئے کام کر رہا ہے۔''

''آئیوری...... ناؤٹ...... کریب...... گوئل......''

''تم صرف ان لوگوں کے نام دہرا رہے ہو جنہیں تیرہ سال پہلے مرگ خور ہونے کے جرم میں گرفتار کیا گیا اور پھر انہیں مختلف حوالوں سے رہائی دے دی گئی۔'' فج نے غصے سے کہا۔ ''تم نے ان کے نام پرانے مقدمات میں پڑھ رکھے ہوں گے۔ خدا کیلئے...... ڈمبل ڈور!...... یہ لڑکا پچھلے سال بھی کئی عجیب کہانیاں سنا رہا تھا...... اس کی کہانیاں اب اور زیادہ بے سر و پا ہوتی جا رہی ہیں اور اس کے بعد بھی تم اس کی بات پر یقین کر رہے ہو...... یہ لڑکا سانپوں سے باتیں کر سکتا ہے، ڈمبل ڈور! پھر بھی تم سوچتے ہو کہ اس کی بات پر یقین کر لینا چاہئے......؟''

''آپ یہ کیسی حماقت کر رہے ہیں؟'' پروفیسر میک گونا گل غصے سے چیخیں۔ ''سیڈرک ڈیگوری، مسٹر کراؤچ اور کئی دوسرے، ان

سب کی اموات محض ایک پاگل کا بغیر سوچا سمجھا ہوا کام نہیں ہوسکتا......''

''مجھے ان سب کیلئے کسی باہمی تعلق کا ثبوت نہیں دکھائی دے رہا ہے۔'' فج نے غصیلے لہجے میں کہا جب ان کے چہرے پر پروفیسر میک گوناگل جتنا ہی غصہ جھلک رہا تھا اور ان کا چہرہ بینگنی رنگ کا ہو چکا تھا۔ ''مجھے ایسا لگتا ہے کہ آپ سبھی لوگ نجانے کیوں دہشت پھیلانے کا فیصلہ کئے ہوئے ہیں؟ جس کی وجہ سے ہر وہ چیز برباد ہو جائے گی جسے بنانے کیلئے ہم نے گذشتہ تیرہ سال دن رات کڑی محنت کی ہے......''

ہیری جو کچھ سن رہا تھا اسے اس پر یقین کرنا مشکل ہو پا رہا تھا۔ وہ ہمیشہ فج کو ایک رحم دل شخص سمجھتا تھا...... تھوڑا سا بڑبولا اور کسی قدر بدمعاش لیکن ان سب کے باوجود ایک اچھا شریف انسان...... لیکن اب اس کے سامنے ایک پستہ قد، ہٹ دھرم اور غصیلا جادوگر کھڑا ہوا تھا جو اپنے خودساختہ اندھے اعتماد کی گہرائیوں میں گرا ہوا تھا۔ وہ کسی بھی دلیل اور ثبوت کو ماننے کیلئے ہرگز تیار نہیں تھا۔ وہ اپنے آرام اور منصب کی لپٹوں میں گم تھا اور کوئی ایسی بات ماننے کو تیار نہیں تھا جو اس کے سکون و منصب کی بنیادوں کو ہلا دیتی۔ وہ یہ بھی تسلیم کرنے کیلئے رضامند نہیں تھا کہ واقعی...... واقعی لارڈ والڈی مورٹ واپس لوٹ سکتا ہے......

''والڈی مورٹ لوٹ آیا ہے فج!'' ڈمبل ڈور نے دہرایا۔ ''فج! اگر آپ اس کڑوی سچائی کو فوراً تسلیم کر لیتے ہیں اور فوری طور کچھ ضروری اقدامات اُٹھا لیتے ہیں تو ہم شاید اب بھی صورت حال کو سنبھال سکتے ہیں۔ سب سے پہلا قدم جو بے حد ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ اژقبان سے روح کھچڑوں کو فوراً ہٹا دیجئے......''

''بکواس...... جھوٹ...... فریب نظری کا دھوکہ!'' فج ایک بار پھر زور سے چیخے۔ ''روح کھچڑوں کو ہٹا دوں۔ یہ تجویز دیتے ہوئے کابینہ کے ارکان مجھے وزارت سے الگ کر دیں گے۔ ہم میں سے نصف لوگ رات کو سکون کی نیند صرف اس لئے سوتے ہیں کیونکہ ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ روح کھچڑ اژقبان پر پہرہ دے رہے ہیں۔''

''کارنیلوس! لیکن ہم میں سے باقی لوگ چین نیند صرف اس لئے نہیں سو پاتے ہیں کیونکہ آپ نے لارڈ والڈی مورٹ کے سب سے خطرناک چیلوں کو ان ناقابل بھروسہ روح کھچڑوں کے حوالے کیا ہوا ہے جو موقع پاتے ہی اس کے ساتھ مل جائیں گے۔'' ڈمبل ڈور نے تلخی سے کہا۔ ''وہ آپ کے ماتحت وفادار نہیں رہیں گے۔ تاریک شیطان کبھی روشنی کی بھلائی کے ساتھ وفادار نہیں رہ سکتا۔ والڈی مورٹ انہیں اتنی زیادہ خوشی اور آزادی دے سکتا ہے جو آپ یا کوئی بھی شریف انسان کبھی بھی انہیں دے پائے گا۔ روح کھچڑ جلد ہی اس کے ساتھ مل جائیں گے اور وہ سب خطرناک قیدی جنہیں بڑی تگ و دو کے بعد گرفتار کیا گیا تھا نہایت آسانی سے آزاد ہو کر والڈی مورٹ کے پاس لوٹ جائیں گے۔ تو پھر آپ اسے پہلے سے زیادہ طاقتور بننے میں کبھی نہیں روک پائیں گے جتنا وہ تیرہ سال پہلے ہوا کرتا تھا......''

فج اب بھی اپنا منہ کھول رہے تھے اور بند کر رہے تھے جیسے انہیں اپنے غصے کو برداشت کرنے اور اس کا اظہار کرنے کیلئے الفاظ نہ

مل رہے ہوں۔

’’آپ کو دوسرا قدم اُٹھانا چاہئے...... جو فوراً اُٹھانا ہوگا......‘‘ ڈمبل ڈور نے مزید کہا۔ ’’وہ یہ ہے کہ دیوؤں کے پاس اپنے قاصد بھیجئے......‘‘

’’دیوؤں کے پاس قاصد؟‘‘ فج بری طرح سے چیخا۔ ’’یہ سب کیا پاگل پن ہے......؟‘‘

’’اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔ ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایئے۔‘‘ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ’’ورنہ والڈی مورٹ یہ کہہ کر انہیں راضی کر لے گا جیسا کہ اس نے پہلے بھی کیا تھا کہ اس نے ان سے وعدہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ جادوگروں میں صرف وہ واحد شخص تھا جس نے انہیں بنیادی حقوق اور جادوئی دنیا میں عزت کا مقام واپس دلوا سکتا ہے۔‘‘

’’آپ...... آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔‘‘ فج نے اپنا سر بری طرح ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ ڈمبل ڈور سے کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ ’’اگر جادوگر رعایا کو ذراسی بھنک بھی پڑ گئی کہ میں نے دیوؤں سے رابطہ کیا ہے تو میرا پورا مستقبل تباہ ہو جائے گا ڈمبل ڈور...... آپ جانتے ہیں کہ لوگ ان سے کتنی نفرت کرتے ہیں؟‘‘

’’کارنیلوس! مجھے افسوس ہے کہ آپ محض اپنی وزارت کو بچانے کیلئے حقیقت سے نظریں چرا رہے ہیں۔‘‘ ڈمبل ڈور نے تیز لہجے میں کہا۔ ان کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔ ان کے چاروں طرف جادوئی ہالہ ان زیادہ واضح دکھائی دینے لگا تھا اور ان کی آنکھوں میں غصے کی چمک کافی چیز سلگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ’’آپ خالص خون والے جادوگروں کو بہت زیادہ ترجیح دیتے ہیں اور ایسا آپ نے ہمیشہ کیا ہے۔ آپ یہ کبھی نہیں سمجھ پائے کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ انسان کیسا پیدا ہوتا ہے؟ فرق تو اس بات سے پڑتا ہے کہ انسان مستقبل میں کیسا بنتا ہے؟ آپ کے روح کھچڑ نے ابھی ابھی خالص خون والے خاندان کے آخری زندہ بچنے والے فرد کو نیست و نابود کر ڈالا ہے۔ ذرا اس طرف بھی دیکھئے کہ اس نے اپنی زندگی کو کیا سے کیا بنا ڈالا تھا؟ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ...... میری تجاویز پر عمل کر لیجئے پھر چاہے آپ وزارت پر رہیں یا نہ رہیں، آپ کو جادوئی دنیا کا سب سے جرأت مند، بہادر اور عظیم وزیر اعظم تسلیم کر لیا جائے گا۔ اگر آپ یہ اقدامات نہیں اُٹھائیں گے تو تاریخ آپ کو ایسے انسان کے روپ میں یاد رکھے گی جو اپنے فرائض سے غافل ہو گیا تھا اور جس نے والڈی مورٹ کو اس ہنستی کھیلتی دنیا کو اجاڑنے کا دوسرا موقعہ فراہم کیا تھا جسے دوبارہ بنانے کیلئے ہم سب نے ساتھ مل کر بہت قربانیاں دی تھیں......‘‘

’’یہ سب پاگل پن ہے...... پاگل پن کے سوا اور کچھ نہیں......‘‘ فج پیچھے ہٹتے ہوئے بولے۔

اور پھر خاموشی چھا گئی۔ میڈم پامفری ہیری کے پلنگ کے پائیدان پر کھڑی ہوئی تھیں اور ان کا ہاتھ ان کے منہ پر تھا۔ مسز ویزلی اب بھی ہیری کے پاس کھڑی تھیں اور ان کا ہاتھ اس کے کندھے پر جما ہوا تھا تاکہ وہ اُٹھ نہ پائے۔ بل، رون اور ہرمائنی فج کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''کارنیلوس! اگر اپنی آنکھیں بند کرنے کا آپ کا فیصلہ آپ کو اس مقام تک لے ہی آیا ہے تو اب ہم ایک دوراہے پر پہنچ چکے ہیں جہاں پر ہمارے راستے الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ آپ وہی کچھ کریں جو آپ کرنا چاہتے ہیں اور میں...... میں وہی کروں گا جو مجھے صحیح لگتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے چھائی ہوئی خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔

ڈمبل ڈور کی آواز میں کسی طرح کی دھمکی کا وجود نہیں تھا۔ یہ تو صرف معمول کے انداز کی بات تھی لیکن فج اس طرح تاؤ میں آ گئے جیسے ڈمبل ڈور ان کی طرف چھڑی تان رہے ہوں۔

''دیکھو ڈمبل ڈور!'' انہوں نے انگلی اُٹھا کر دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔ ''میں نے آپ کو ہمیشہ پوری آزادی دی ہے، میں آپ کی کافی عزت کرتا ہوں۔ مجھے آپ کے کئی فیصلے اچھے نہیں لگے لیکن پھر بھی میں نے ہمیشہ اپنا منہ بند رکھا ہے۔ ایسے لوگ زیادہ نہیں ہوں گے جو آپ کو بھیڑیائی انسانوں کو یا ہیگرڈ جیسے لوگوں کو سٹاف میں رکھنے کی چھوٹ دیں یا یہ فیصلہ کرنے کی آزادی دیں کہ آپ محکمے سے اجازت لئے بنا اپنے طلباء کو کیا پڑھائیں؟ لیکن اگر آپ میری مخالفت کریں گے تو......''

''میں کسی اور کے نہیں صرف والڈی مورٹ کے خلاف کام کرنا چاہتا ہوں کارنیلوس!'' ڈمبل ڈور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ''کارنیلوس! اگر آپ بھی اس کے خلاف ہیں تو پھر ہم ایک ساتھ ہیں۔''

ایسا لگ رہا تھا کہ فج کو اس کا کوئی جواب سوجھ نہیں پایا تھا وہ اپنے چھوٹے پیروں کچھ لمحوں تک پہلو بدلتے رہے اور اپنے ہیٹ کو اپنے ہی ہاتھوں میں بے چینی سے گھماتے رہے۔

''وہ نہیں لوٹ سکتا ڈمبل ڈور...... وہ نہیں لوٹ سکتا......'' فج نے بے یقینی کے عالم میں چھائے ہوئے سکوت کو توڑے ہوئے کہا۔ ''میں اس بات کو نہیں مان سکتا......''

سنیپ آگے بڑھے، ڈمبل ڈور سے آگے ہو کر وہ فج کے مقابل کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اپنے چوغے کی آستین اوپر کھینچی اور اپنا ننگا بازو فج کی طرف کر کے دکھایا۔ فج ایک قدم پیچھے ہٹ گئے۔

''دیکھئے......'' سنیپ نے روکھے پن سے کہا۔ ''یہاں دیکھئے! یہ تاریکی کا نشان ہے، آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہ کچھ دیر پہلے تک اتنا صاف اور سیاہ نہیں تھا۔ صرف ایک گھنٹہ پہلے اگر آپ نے اسے دیکھا ہوتا تو آپ کو خود ہی یقین آ جاتا کہ اس میں کتنا فرق پڑ چکا ہے؟ بہرحال، آپ یہ صاف دیکھ سکتے ہیں کہ اب اس کی تازگی کتنی بھرپور ہے۔ ہر مرگ خور کے بازو پر یہ نشان تاریکی کے شہنشاہ نے خود ثبت کیا ہے۔ یہ ہماری پہچان ہے اور اسی کے ذریعے وہ ہمیں جب چاہتا ہے بلوا لیتا ہے۔ جب وہ کسی بھی مرگ خور کے نشان کو چھوتا ہے تو ہم سبھی کو ہر چیز ترک کر کے فوراً اس کے حضور پہنچنا پڑتا ہے۔ یہ نشان گذشتہ ایک سال سے مسلسل نمایاں ہوتا جا رہا تھا۔ کارکروف کے ساتھ بھی یہی مسئلہ تھا۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ کارکروف آج رات کو یہاں سے کیوں بھاگ گیا؟ ہم دونوں کو ہی اس نشان میں جلن کا احساس ہوا تھا۔ ہم دونوں ہی جان چکے تھے کہ وہ لوٹ آیا ہے۔ کارکروف تاریکی کے شہنشاہ کا سامنا کرنے سے ڈرتا تھا۔

اس نے اپنے کئی ساتھی مرگ خوروں کے ساتھ غداری کی تھی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کا وہاں پر کوئی اچھا استقبال نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے وہ یہاں سے بھاگ کھڑا ہوا......''

فج سنیپ سے ایک قدم اور پیچھے ہٹ گئے۔ وہ اپنا سر نفی میں ہلا رہے تھے۔ ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ انہوں نے سنیپ کی کوئی بات سمجھی ہو۔ وہ خالی نظروں سے سنیپ کے بازو کے اس بدصورت نشان کو گھورے جا رہے تھے پھر وہ ڈمبل ڈور کی طرف مڑ کر بولے۔

''میں نہیں جانتا کہ آپ اور آپ کے ملازمین کون سا کھیل کھیل رہے ہیں؟ لیکن اب میں بہت سن چکا ہوں، مزید اور کچھ سننے کی مجھ میں سکت نہیں ہے اور نہ میں اس کے بعد مزید کچھ کہنے کی ضرورت محسوس کروں گا۔ میں آپ سے کل ملاقات کروں اور سکول کے انتظام کے بارے نئے سرے سے بات چیت کروں گا۔ اب مجھے محکمے میں واپس لوٹنا ہوگا......''

وہ دروازے کے پاس پہنچ کر ٹھٹک کر رُک گئے اور پھر وہ مڑے اور تیزی سے ھیری کے پلنگ کی طرف لوٹ آئے۔

''تمہارا انعام......'' انہوں نے اپنی جیب سے سونے کے سکوں سے بھری ہوئی ایک بڑی تھیلی نکالی اور ھیری کے پلنگ کے پاس والی تپائی پر رکھ دی۔ ''ایک ہزار گیلن...... یہ انعام ایک پروقار تقریب کے ساتھ دیا جانا طے تھا مگر موجودہ افسوس ناک حالات کی روشنی میں......''

انہوں نے گہری سانس لی اور اپنا ہیٹ سر پر رکھا اور چھوٹے چھوٹے قدموں سے تیز تیز چلتے ہوئے ہسپتال سے باہر نکل گئے۔ جاتے ہوئے وہ دروازہ کو پوری قوت سے دھڑام کی آواز کے ساتھ بند کر گئے تھے۔ جس پل وہ غائب ہو گئے تو ڈمبل ڈور نے ھیری کے بستر کے چاروں طرف کھڑے لوگوں کی طرف مڑ کر دیکھا۔

''بہت کام کرنا ہے...... ماؤلی! کیا میں تم پر اور آرتھر پر بھروسہ کر سکتا ہوں؟'' انہوں نے کہا۔

''ہاں! یقیناً......'' مسز ویزلی نے کہا۔ ان کے ہونٹ تک سفید ہو گئے تھے لیکن ان کے چہرے پر فیصلہ کن جذبات جھلک رہے تھے۔ ''میرے شوہر فج کی حقیقت اچھی طرح جانتے ہیں۔ آرتھر تو ماگلوؤں کی محبت کے باعث اتنے سالوں سے اسی عہدے پر ہی کام کر رہے ہیں۔ فج کو یہی لگتا ہے کہ ان میں جادوگروں والی کوئی بات باقی نہیں رہی ہے......''

''تب تو مجھے آرتھر کے پاس پیغام بھیجنا ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''جن لوگوں کو ہم سچائی کا یقین دلا سکتے ہیں ان سبھی کو فوراً خبر بھیجنا ہوگی۔ آرتھر ایسی جگہ پر ہے جہاں وہ محکمے میں ان لوگوں سے رابطہ کر سکتا ہے جو کارنیلوس کی طرح اندھے نہیں ہوں گے......''

''میں ڈیڈی کے پاس جاتا ہوں۔'' بل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ''میں ابھی چلا جاتا ہوں۔''

''ہاں! یہ اچھا رہے گا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''انہیں ساری بات بتا دینا۔ انہیں بتا دینا کہ کچھ عرصے میں میں خود براہ راست ان سے رابطہ کر لوں گا۔ بہر حال، انہیں سمجھداری سے کام لینا ہوگا۔ فج کو ایسا ہرگز محسوس نہ ہو کہ میں محکمے کے امور میں دخل اندازی دے رہا ہوں......''

''یہ سب آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔'' بل نے کہا۔ اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ہیری کا کندھا تھپتھپایا۔ اپنی ماں کا ماتھا چوما اور اپنا چوغہ اوڑھا...... پھر وہ تیزی سے ہسپتال سے باہر چلا گیا۔

''منروا......'' ڈمبل ڈور پروفیسر میک گوناگل کی طرف مڑتے ہوئے بولے۔ ''جتنی جلدی ہو سکے، میں اپنے دفتر میں ہیگرڈ سے ملنا چاہتا ہوں۔ ساتھ ہی میڈم میکسم سے بھی...... اگر وہ مہربانی فرما کر یہاں آنے کیلئے تیار ہو جائیں......''

پروفیسر میک گوناگل نے سر ہلایا اور بغیر باہر چلی گئیں۔

''پاپی!'' ڈمبل ڈور میڈم پامفری کی طرف دیکھ کر بولے۔ ''کیا آپ پروفیسر موڈی کے دفتر میں جائیں گی؟ مجھے لگتا ہے کہ وہاں آپ کو ونکی نامی گھریلو خرس بہت تکلیف دہ حالت میں دکھائی دے گی۔ آپ اس کیلئے جو کر سکتی ہیں وہ کریں اور اسے باورچی خانے میں پہنچا دیجئے۔ مجھے لگتا ہے کہ ڈوبی اس کی دیکھ بھال کر لے گا......''

''ٹھیک ہے......'' حیرت زدہ میڈم پامفری نے کہا اور وہ بھی باہر چلی گئیں۔ دوبارہ کچھ بولنے کیلئے پہلے ڈمبل ڈور نے یہ تسلی کی کہ دروازہ بند تھا اور میڈم پامفری کے قدموں کی آہٹ سنائی دینا بند ہو گئی تھی۔

''اب وقت آ گیا ہے......'' انہوں نے آہستگی سے کہا۔ ''ہم میں سے دو دو لوگ ایک دوسرے کی اصلیت پہچان لیں۔ سیریس...... اپنے اصلی روپ میں آ جاؤ......''

بڑے کالے کتے نے ڈمبل ڈور کی طرف دیکھا اور پھر ایک ہی پل میں وہ انسان کے روپ میں ڈھل گیا۔ مسز ویزلی اسے دیکھ کر چیخیں اور بستر سے نیچے اتر آئیں۔

''سیریس بلیک......'' وہ اس کی طرف اشارہ کرتی ہوئی چیخیں۔

''ممی! چپ رہو...... سب کچھ ٹھیک ہے......'' رون نے جلدی سے ان کا بازو پکڑ کر کہا۔

سنیپ نہ تو چیخے اور نہ ہی پیچھے ہٹے لیکن ان کے چہرے پر نفرت اور بغاوت کا ملا جلا تاثر جھلکنے لگا۔

''یہ......'' وہ سیریس کو گھورتے ہوئے غرائے جس کے چہرے پر بھی اتنی ہی نفرت اور غصہ جھلک رہا تھا۔ ''یہ یہاں کیا کر رہا ہے......؟''

''سیورس! سیریس میرے بلانے پر یہاں آیا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''جیسا کہ تم آئے ہو سیورس! مجھے تم دونوں پر بھروسہ ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ تم دونوں اپنے ماضی کے تلخ قضیئے فراموش کر دو اور آنے والے کل کی سلامتی کیلئے ایک دوسرے پر بھروسہ کرنے لگو۔''

ہیری نے سوچا کہ ڈمبل ڈور کسی معجزے کی امید کر رہے تھے۔ سیریس اور سنیپ ایک دوسرے کو ایسی کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے ابھی اپنی چھریاں نکال لیں گے۔

ڈمبل ڈور نے اپنی آواز کو تھوڑا بلند کرتے ہوئے کہا۔ ''اس وقت تو میں چاہوں گا کہ تم دونوں کھلی نفرت اور دشمنی کا مظاہرہ نہ کرو۔ دونوں آگے بڑھ کر ہاتھ ملاؤ۔ تم دونوں اب ایک ہی گاڑی میں سوار ہو۔ وقت کم ہے اور ہم میں سے جو لوگ سچائی جانتے ہیں، جب تک وہ ایک نہ ہوں گے تب تک کوئی امید نہیں ہے......''

بہت آہستہ آہستہ لیکن اب بھی ایک دوسرے کو غصے سے گھورتے ہوئے جیسے کہ وہ سامنے والے کیلئے اچھائی بالکل نہ چاہتے ہوں...... سیریس اور سنیپ ایک دوسرے کی طرف بڑھے اور انہوں نے ہاتھ ملالئے لیکن بہت جلدی چھڑا بھی لئے تھے۔

''آغاز کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے آگے بڑھ کر ان دونوں کے درمیان آتے ہوئے کہا۔ ''اب میرے پاس تم دونوں کیلئے کام ہے حالانکہ فج کا نظریہ صحیح زاویے پر نہیں تھا لیکن اس سے ہر چیز بدل گئی ہے۔ سیریس! مجھے تمہیں فوراً بھیجنا ہوگا۔ تمہیں ریمس لوپن، اریبلا فگ، مینڈنگس فلی چر...... یعنی اپنے سب دیرینہ ساتھیوں کو خبردار کرنا ہوگا۔ کچھ وقت تک لوپن کے یہاں ہوشیاری سے چھپے رہنا...... میں تم سے وہاں رابطہ رکھوں گا۔''

''لیکن......'' ہیری پریشانی کے عالم میں بولا۔ وہ چاہتا تھا کہ سیریس یہیں رُکے۔ وہ اس سے ایک بار پھر اتنی جلدی جدا نہیں ہونا چاہتا تھا۔

''ہیری! ہماری ملاقات جلد ہی ہوگی۔'' سیریس نے اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''میں تم سے رخصت ہوتا ہوں لیکن میں جتنا کرسکتا ہوں، وہ تو مجھے کرنا ہی پڑے گا۔ تم یہ بات تو سمجھ سکتے ہو، ہے نا؟''

''ہاں...... ہاں! میں سمجھتا ہوں......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

سیریس نے چند لمحوں تک اس کا ہاتھ پکڑا اور پھر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ کر سر جھکا لیا۔ وہ ایک بار پھر بہروپ بدل کر سیاہ بڑے کتے میں بدل گیا تھا۔ پھر وہ چاروں ٹانگوں پر بھاگتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دھڑ اُٹھا کر دروازے کا ہینڈل کھولا اور پھر دروازے سے باہر نکل کر اندھیروں میں گم ہوگیا۔

''سیورس!'' ڈمبل ڈور نے سنیپ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ''تم جانتے ہو کہ میں تم سے کیا کرنے کیلئے کہنے والا ہوں...... اگر تم تیار ہو تو......''

''میں تیار ہوں......'' سنیپ نے دھیمی آواز میں کہا۔

ان کا چہرہ ہمیشہ کی طرح کچھ زیادہ زرد دکھائی دے رہا تھا اور ان کی سرد کالی آنکھیں عجیب طرح سے چمک رہی تھیں۔

''تو پھر میری نیک تمنائیں تمہارے ساتھ ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور وہ خوف کے ہلکے سے تاثر کے ساتھ سنیپ کو باہر جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔ کچھ دیر بعد ڈمبل ڈور پھر ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ ''مجھے اب نیچے جانا ہوگا۔ مجھے ڈیگوری گھرانے سے ملنا ہوگا...... اپنا باقی بچا ہوا شربت پی لو ہیری! میں تم لوگوں سے بعد میں ملتا ہوں......''

ڈمبل ڈور کے جاتے ہی ہیری اپنے تکئیے سے سرٹکا کر لیٹ گیا۔ ہرمائنی، رون اور مسز ویزلی اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جب انہوں نے شربت کی بوتل اور گلاس اُٹھانے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو ان کا ہاتھ اس کے بستر کے پاس والی تپائی پر رکھی سونے کے سکوں کی تھیلی پر پڑا۔

''تم اب گہری نیند میں چلے جاؤ...... کچھ دیر کیلئے کسی دوسری چیز کے بارے میں سوچنے کی کوشش کرو...... یہ سوچو کہ تم اس انعام کی رقم سے کیا کیا خریدنا چاہو گے......''

''مجھے یہ انعام بالکل نہیں چاہئے......'' ہیری نے نہایت تلخی کے ساتھ کہا۔ ''اسے آپ رکھ لیں۔ اسے کوئی بھی رکھ لے...... مجھے یہ نہیں ملنا چاہئے تھا۔ یہ تو سیڈرک کو ملنا چاہئے تھا......''

وہ جب سے بھول بھلیوں سے باہر آیا تھا، تب سے اس چیز کے خلاف مزاحمت کر رہا تھا۔ وہ ایک بار پھر اس کے حواس پر حاوی ہونے لگی تھی۔ اسے اپنی آنکھوں کے اندرونی کناروں پر گہری جلن کا احساس ہو رہا تھا۔ اس نے پلکیں جھپکائیں اور پھر خالی نظروں سے چھت کی طرف گھورنے لگا۔

''یہ تمہاری غلطی نہیں تھی ہیری!'' مسز ویزلی نے آہستگی سے کہا۔

''میں نے ہی تو اس سے کہا تھا کہ ہم دونوں ایک ساتھ کپ کو چھوتے ہیں۔'' ہیری بولا۔

اب اس کے حلق میں بھی جلن کا احساس جاگ اُٹھا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش رون دوسری طرف دیکھنے لگے۔ مسز ویزلی نے نیند کا شربت گلاس میں انڈیلنے کے بعد بوتل واپس تپائی پر رکھ دی۔ وہ نیچے جھکیں اور ہیری کو اپنی بانہوں میں لے لیا۔ ہیری کو یاد نہیں تھا کہ پہلے کبھی کسی نے اسے ممتا بھرے جذبے سے اس طرح گلے لگایا ہو۔ جب مسز ویزلی نے اسے گلے لگایا تو اسے رات کے دلخراش حادثات کا بوجھ دوگنا ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کے دماغ میں اپنی ماں کا چہرہ اور سیڈرک کی لاش کا بھیانک منظر لوٹ آیا۔ اور پھر یہ سب برداشت کے باہر ہونے لگا۔ اس نے اپنا چہرہ بھینچ کر آنسوؤں کو باہر نکلنے سے روکا جو نکلنے کیلئے بے قرار ہو رہے تھے......

دھڑام کی آواز آئی، مسز ویزلی اور ہیری چونک کر الگ الگ ہو گئے اور ہرمائنی کی طرف دیکھنے لگے۔ جو کھڑکی میں کھڑی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھ میں کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔

''معافی چاہتی ہوں......'' اس نے عجیب انداز میں کہا۔

''تمہارا شربت...... ہیری!'' مسز ویزلی نے جلدی سے کہا اور اپنی آنکھیں پونچھ ڈالیں۔

ہیری نے ایک ہی سانس میں پورے کا پورا شربت پی لیا تھا۔ اس کا فوری اثر ہوا۔ گہری نیند کی بوجھل گرفت نے اسے پوری طرح دبوچ لیا۔ وہ اپنے تکئیے پر گرا اور اس کے دماغ میں سنسناتے ہوئے خیالات کا سلسلہ یکدم تھم سا گیا......

☆☆☆☆

سینتیسواں باب

اِک نئی ابتدا

جب ایک ماہ بعد ہیری نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو اس نے پایا کہ اسے اس خوفناک حادثے کے بعد والے ایام کی بہت کم ہی یادیں دماغ میں باقی رہ گئی تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ اتنا زیادہ برداشت کر چکا تھا کہ اس کے بعد اس کے اندر مزید کچھ برداشت کرنے کی سکت کی امید نہیں کی جاسکتی تھی۔ شاید سب سے تکلیف دہ خیال تو ڈیگوری گھرانے سے ہونے والی ملاقات کا تھا، جن سے وہ ہسپتال میں ہی اگلی صبح ہی ملا تھا......

انہوں نے اسے اس حادثے کیلئے قصوروار نہیں ٹھہرایا تھا بلکہ اس کا شکریہ ادا کیا کہ وہ سیڈرک کی لاش کو ان کے پاس واپس لے آیا تھا۔ مسٹر ڈیگوری بات چیت کے دوران سسکیاں بھرتے رہے۔ مسز ڈیگوری کا دُکھ تو آنسوؤں سے بھی کہیں دور تھا۔

''تب تو اسے زیادہ تکلیف نہیں ہوئی ہوگی!'' انہوں نے کہا جب ہیری نے انہیں بتایا کہ سیڈرک کی موت کیسے جھٹ کٹ وار سے ہوئی تھی۔ ''اور دیکھو...... آموس! وہ ٹورنامنٹ ختم ہونے کے ٹھیک بعد مرگیا...... وہ اس وقت بہت خوش ہوگا ہے نا؟''

جب وہ اُٹھ کر کھڑے ہوئے۔ مسز ڈیگوری نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اب تم اپنا خیال رکھنا......''

ہیری نے بستر کے قریب تپائی سے سونے کے سکوں سے بھری ہوئی پوٹلی اُٹھائی۔ اس نے آہستگی سے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''آپ اسے لے جایئے۔ یہ سیڈرک کو ملنا چاہیئے، وہ کپ تک پہلے پہنچا تھا۔ آپ اسے لے جایئے......''

''اوہ نہیں بیٹے......'' وہ یکدم پیچھے ہٹ گئیں۔ ''یہ انعام تو تمہارا ہے، ہم نہیں لے سکتے...... اسے تم اپنے پاس رکھو......''

☆☆☆☆

ہیری اگلی شام کو گری فنڈر کے ہال میں لوٹا۔ ہرمائنی اور رون نے اسے بتایا کہ ڈمبل ڈور نے آج صبح ناشتے کے وقت تمام طلباء و طالبات کو متنبہ کیا تھا۔ انہوں نے سب سے یہ درخواست کی کہ وہ سب ہیری کو اکیلا چھوڑ دیں۔ کوئی بھی اس سے یہ سوال نہ پوچھے کہ بھول بھلیوں میں کیا ہوا تھا؟ اور نہ ہی اس سے بھول بھلیوں کی کہانی سننے کی ضد کرے۔ ہیری نے دیکھا کہ راہداریوں میں زیادہ تر طلبہ اس سے کنی کترا کر نکل رہے تھے اور نظر ملانے سے بچ رہے تھے۔ کچھ تو اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر چہ

میگوئیاں کر رہے تھے۔ اس نے اندازہ لگایا کہ ان میں سے کئی تو ریٹا سٹیکر کے اداریے کی وجہ سے اسے خطرناک اور منحوس قرار دے رہے تھے۔ شاید وہ دل ہی دل میں یہ تصور کر رہے ہوں گے کہ سیڈرک کیسے مرا ہوگا؟...... اس نے محسوس کیا کہ اسے ان سب کی کچھ زیادہ پرواہ نہیں تھی۔ اسے تو اس وقت خوشگواری کا احساس ہوا تھا جب وہ رون اور ہرمائنی کی رفاقت میں دوسری چیزوں کے بارے میں گفتگو کیا کرتا تھا یا پھر خاموشی سے بیٹھ کر انہیں جادوئی شطرنج کھیلتے ہوئے دیکھتا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ جیسے ان تینوں میں ایک خاموش سمجھوتہ ہو چکا تھا۔ وہ تینوں ہی سکول سے باہر کسی سنگین حادثے کے رونما ہونے یا پھر کسی سنسنی خیز خبر کا انتظار کر رہے تھے۔ جس سے یہ پتہ چل پاتا کہ ہوگورٹس سے باہر ہواؤں کا رُخ کیسا ہے؟ وہ جانتے تھے کہ اب محض اندازوں گھوڑے دوڑانا فضول ہوگا کہ اب کیا ہونے والا ہے؟ صرف ایک ہی بار انہوں نے اس بارے میں بات کی تھی جب رون نے ہیری کو بتایا کہ گھر جانے سے پہلے مسز ویزلی کی ڈمبل ڈور سے کیا بات ہوئی تھی؟

''وہ اُن سے پوچھنے گئی تھیں کہ کیا تم ان گرمیوں میں سیدھے ہمارے یہاں رہنے آ سکتے ہو۔'' رون نے کہا۔ ''لیکن وہ چاہتے ہیں کہ تم کم از کم ابتدائی عرصے میں تو ڈرسلی گھرانے کے ساتھ ہی رہو......''

''لیکن کیوں......؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ممی کہتی ہیں کہ ڈمبل ڈور نے کسی وجہ سے ہی ایسا کہا ہوگا۔'' رون نے اپنا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ ہمیں ان پر بھروسہ کرنا چاہئے، ہے نا؟''

رون اور ہرمائنی کے علاوہ ہیری صرف ہیگرڈ سے ہی بات کرنا پسند کرتا تھا۔ چونکہ اب تاریک جادو سے تحفظ کے فن کی کلاس میں پڑھانے والا کوئی استاد موجود نہیں تھا، اس لئے اب اس مضمون کی کلاس خالی رہتی تھی۔ جمعرات کی دوپہر کو اسی خالی کلاس کے دوران وہ ہیگرڈ کے گھر چلے گئے۔ موسم سہانا تھا اور دھوپ چمک رہی تھی۔ جب وہ پاس پہنچے تو فینگ بھونکتا ہوا اور اپنی دُم ہلاتا ہوا کھلے دروازے سے تیزی سے باہر نکلا۔

''کون ہے......؟'' ہیگرڈ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔ ''اوہ ہیری......''

وہ ان سے ملنے کیلئے آگے بڑھ آیا۔ ایک ہاتھ سے ہیری کو گلے لگایا، اس کے بالوں کو بکھیر دیا اور پھر مسکرا کر بولا۔ ''تمہیں دیکھ کر اچھا لگا...... تمہیں دیکھ کر اچھا لگا......''

جب وہ ہیگرڈ کے جھونپڑے میں داخل ہوئے تو انہوں نے آتشدان کے سامنے والی لکڑی کی میز پر بالٹی کی شکل کے دو کپ اور پلیٹیں دیکھیں۔ ہیگرڈ ان کی نظروں سے کچھ جھینپ سا گیا۔

''ہم اس کے ساتھ چائے پی رہے تھے۔ وہ ابھی ابھی گئی ہے۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔

''وہ کون......؟'' رون نے آنکھیں نکالتے ہوئے پوچھا۔

’’میڈم میکسم!......اور کون؟‘‘ہیگرڈ نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

’’اس کا مطلب ہے کہ تم دونوں کے درمیان صلح ہوگئی ہے...... ہے نا؟‘‘ رون نے کہا۔

’’معلوم نہیں! تم کس بارے میں بات کررہے ہو!‘‘ہیگرڈ نے منہ پھیرتے ہوئے بہانہ بازی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ اور کپ لے آیا۔ پھراس نے چائے بنائی اور بسکٹوں کی پلیٹ سب کی طرف بڑھائی۔ اس کے بعد وہ پانی کرسی پر جم کر بیٹھ گیا اور اپنی بھونرے جیسی آنکھوں سے ہیری کو دیکھنے لگا۔

’’تم ٹھیک تو ہو ہیری؟‘‘اس نے بھرائی آواز میں پوچھا۔

’’ہاں!‘‘ہیری نے مختصراً جواب دیا۔

’’نہیں......اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نہیں ہو......ظاہر ہے تم ٹھیک نہیں ہو لیکن سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا......‘‘ہیگرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔

’’ہم یہ جانتے تھے کہ وہ لوٹ کر آئے گا......‘‘ہیگرڈ نے کہا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی سکتے کی کیفیت میں اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔’’یہ بات ہم برسوں سے جانتے تھے ہیری! جانتے تھے کہ وہ چھپا ہوا ہے اور صحیح موقعہ کا انتظار کررہا ہے۔ یہ تو ایک دن ہو کر ہی رہنا تھا۔ اچھا ہوا کہ اب ہو گیا ہے اور اب ہمیں اس کا سامنا کرنا ہے۔ ہمیں اسے دست بدست مقابلہ کرنا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے قبضہ جمانے سے پہلے ہی ہم اسے روکنے میں کامیاب ہو جائیں۔ ڈمبل ڈور کی یہی سوچ ہے۔ ڈمبل ڈور بڑے عظیم ہیں۔ جب تک وہ ہم لوگوں کے ساتھ ہیں تب تک ہمیں زیادہ پریشانی نہیں ہوگی......‘‘

ہیگرڈ نے اپنی بھنوئیں اُٹھا کر ان لوگوں کے چہروں کو دیکھا جس پر حیرت کے جذبات بکھرے ہوئے تھے۔

’’اس بات پر پریشان ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جو ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا اور جب وہ ہوگا تب ہم اس سے نبٹ لیں گے۔ ڈمبل ڈور نے ہمیں بتایا ہے کہ تم نے کتنا بڑا کام کیا ہے ہیری!‘‘ہیگرڈ نے مستحسن نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ یہ بات کہتے ہوئے ہیگرڈ کا سینہ فخر سے پھول گیا تھا۔ وہ بولا۔’’تم نے بالکل اپنے باپ کی طرح جرأت مندانہ کام کیا......اور ہم تمہاری اس سے زیادہ تعریف نہیں کرسکتے...... سمجھے!‘‘

ہیری نے اس کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ وہ کئی دنوں بعد پہلی بار مسکرایا تھا۔

’’ڈمبل ڈور نے تمہیں کیا کرنے کیلئے کہا ہے ہیگرڈ؟‘‘ ہیری نے پوچھا۔’’انہوں نے پروفیسر میک گوناگل کو بھیج کر تمہیں اور میڈم میکسم کو اپنے دفتر میں بلوایا تھا......اس رات کو......‘‘

’’ان گرمیوں میں ہمیں ان کا ایک چھوٹا سا کام کرنا ہے۔‘‘ہیگرڈ نے کہا۔’’یہ راز کی بات ہے، ہمیں اس کے بارے میں گفتگو

نہیں کرنا چاہئے۔ یہاں تک کہ تم لوگوں سے بھی نہیں......شاید میڈم میکسم ہمارے ساتھ جائیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ جائیں گی، مجھے لگتا ہے کہ ہم نے انہیں تیار کر ہی لیا ہے......''

''کیا اس کا تعلق والڈی مورٹ سے ہے؟''

ہیگرڈ اس نام کو سن کر اپنی جگہ پر بے چینی سے پہلو بدلنے لگا۔

''ہو سکتا ہے۔'' اس نے ٹال مٹول کرتے ہوئے کہا۔ ''اب...... ہمارے ساتھ اس آخری سقرط کو دیکھنے کون چلے گا......اوہ معاف کرنا! ہم تو یونہی مذاق کر رہے تھے۔'' اس نے ان کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر جلدی سے کہا۔

☆☆☆☆

جس دن ہیری کو پرائیویٹ ڈرائیو لوٹنا تھا۔ اس کے ایک رات پہلے اس نے بوجھل طبیعت کے ساتھ کمرے میں اپنا سامان صندوق میں منتقل کیا اور پیکنگ کا مرحلہ سست روی سے پورا کیا۔ وہ الوداعی تقریب سے بری طرح گھبرایا ہوا تھا۔ جس میں عام طور پر جشن کا سماں بندھتا تھا اور فریقوں کے مابین پوائنٹس کی بنیاد پر انٹر اہاؤس چمپئن شپ کپ کے فاتح کا اعلان کیا جاتا تھا۔ جب سے وہ ہسپتال سے لوٹا تھا۔ تب سے وہ پر ہجوم ہال میں جانے سے کتراتا تھا۔ اپنے ساتھی طلباء سے بچنے کیلئے ہیری وہاں کھانا کھانے اسی وقت جاتا تھا جب ہال لگ بھگ خالی ہو جاتا تھا۔

جب ہیری، رون اور ہرمائنی ہال میں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں ہر سال کی طرف سجاوٹ نہیں کی گئی تھی۔ عام دنوں میں الوداعی تقریب کی دعوت کے وقت بڑے ہال کو فاتح فریق کے رنگوں سے سجایا جاتا تھا۔ بہر حال، آج رات کو اساتذہ کی میز کے پیچھے دیوار پر سیاہ پردے لگے ہوئے تھے۔ ہیری فوراً سمجھ گیا کہ یہ سیڈرک کی یاد میں لگائے گئے ہیں۔

اصلی میڈ آئی موڈی اساتذہ کی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا لکڑی کا پاؤں اور ان کی جادوئی آنکھ دوبارہ صحیح جگہ پر پہنچ چکی تھیں۔ وہ خاصے گھبرائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور جب کوئی ان کے پاس پہنچ کر کچھ بولتا تو وہ اپنی جگہ پر بیٹھے بری طرح چونک جاتے تھے۔ ہیری انہیں قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا تھا۔ اپنے ہی جادوئی صندوق میں دس مہینوں تک قید کی صعوبت اُٹھانے کے بعد یہی امکان نکلتا تھا کہ وہ اپنے خوف پر قابو پانے میں کچھ نہ کچھ وقت تو لیں گے جو پہلے سے کئی گناہ بڑھ چکا تھا۔ پروفیسر کارکروف کی کرسی خالی تھی۔ ہیری نے گری فنڈر کے باقی طلباء کے ساتھ بیٹھتے ہوئے سوچا کہ کارکروف اب کہاں ہوگا؟ کیا والڈی مورٹ نے انہیں پکڑ لیا ہوگا؟

میڈم میکسم اب بھی وہیں تھیں۔ وہ ہیگرڈ کے پاس بیٹھی تھیں اور وہ دونوں آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ سنیپ پروفیسر میک گوناگل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب ہیری نے ان کی طرف دیکھا تو ان کی آنکھیں ہیری پر ایک پل کیلئے ٹھہریں اور پھر وہ دوسری طرف گھوم گئیں۔ ان کی آنکھوں سے ان کے جذبات پڑھ لینا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ سنیپ نے بے شک دوسری

طرف دیکھنا شروع کر دیا تھا مگر ہیری کی نگاہیں ان کے چہرے پر جمی رہیں، وہ کافی دیر تک انہیں گھورتا رہا......

جس رات والڈی مورٹ لوٹا تھا، اسی رات کو سنیپ نے ڈمبل ڈور کے حکم پر کون سا کام کیا تھا؟ اور کیوں...... کیوں......ڈمبل ڈور کا یہ یقین کیوں تھا کہ سنیپ واقعی ان کی طرف تھے؟ ڈمبل ڈور نے تیشہ یادداشت میں واشگاف الفاظ میں کہا تھا کہ وہ ان کے جاسوس تھے۔ سنیپ اپنی جان خطرے میں ڈال کر والڈی مورٹ کے خلاف جاسوسی کر رہے تھے۔ وہ کون سا کام تھا جو وہ دوبارہ کرنے لگے تھے؟ شاید یہ مرگ خوروں سے رابطے بڑھانے کا کام ہوگا؟ شاید یہ اداکاری کرنے کا وقت آ چکا تھا کہ وہ درحقیقت ڈمبل ڈور کی طرف نہیں تھے بلکہ والڈی مورٹ کی طرف ہی تھے، وہ تو صرف موقع کا انتظار کر رہے تھے......

بالآخر ڈمبل ڈور کے اُٹھنے پر جب ہیری کو عجیب سے سناٹے کا احساس ہوا تو اس کی ساری کشمکش کافور ہو کر رہ گئی۔ ہیری کو یہ بات پہلے ہی محسوس ہو چکی تھی کہ گذشتہ الوداعی تقریبات کے مقابلے میں آج بڑے ہال میں کچھ زیادہ ہی خاموشی اور اُداسی بھری ہوئی تھی۔ ڈمبل ڈور اساتذہ کے میز کے پار کھڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ ہال میں سب سے زیادہ غمگین ہفل پف فریق کے طلباء وطالبات تھے۔

''خاتمہ......'' ڈمبل ڈور نے ان سبھی کی طرف دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔ ''ایک اور سال کا اختتام ہو گیا۔''

وہ ٹھہرے اور ان کی نگاہ ہفل پف کی میز پر جا ٹھہریں۔ ڈمبل ڈور کے کھڑے ہونے سے پہلے اسی میز پر زیادہ خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ہال میں سب سے زیادہ غمگین اور زرد چہروں کے ساتھ ہفل پف کے طلباء کچھ زیادہ ہی ڈرے اور سہمے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''آج رات میں آپ سب لوگوں سے بہت ساری باتیں کہنا چاہوں گا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''لیکن سب سے پہلے میں ایک بہت ہی اچھے انسان کے چلے جانے پر افسوس کا اظہار کرنا چاہوں گا۔ جسے آج یہاں بیٹھے ہونا چاہئے تھا......'' انہوں نے ہفل پف کی میز کی طرف اشارہ کیا۔ ''جسے ہمارے ساتھ دعوت کا مزہ لینا چاہئے تھا۔ میں چاہوں گا کہ آپ سب لوگ اپنی جگہ پر اُٹھ کر کھڑے ہو جائیں اور سیڈرک کے احترام میں اپنے پیالے اُٹھائیں......''

ہیری نے طلباء کے ہجوم میں چو چینگ کی جھلک دیکھی، اس کے چہرے پر آنسو بہہ رہے تھے۔ جب وہ تمام اپنی اپنی نشستوں پر واپس بیٹھ گئے تو ہیری سر جھکا کر اپنی میز کی سطح کو گھورنے لگا۔

''سیڈرک ایک ایسا انسان تھا جو ہفل پف فریق کے کئی بہترین فنون کا جیتا جاگتا ثبوت تھا۔ وہ ایک اچھا اور وفادار دوست تھا، ایماندار تھا، شریف النسل تھا۔ آپ اسے اچھی طرح جانتے ہوں یا نہ ہوں......اس کی موت سے سب رنجیدہ ہوئے ہوں گے۔ اس لئے مجھے لگتا ہے کہ آپ کو یہ جاننے کا پورا حق ہے کہ اس کی موت کیسے واقع ہوئی؟'' ڈمبل ڈور نے یہ کہہ کر سب کی طرف دیکھا۔ ہیری نے اپنا سر اُٹھایا اور ڈمبل ڈور کی طرف گھور کر دیکھنے لگا۔

''یہ حقیقت ہے کہ سیڈرک کو لارڈ والڈی موورٹ نے قتل کیا تھا......''

پورے ہال میں دہشت بھری سراسیمگی پھیل گئی۔ طلباء وطالبات خوفزدہ نظروں کے ساتھ ڈمبل ڈور کی طرف دیکھنے لگے، ان کے چہروں پر بے یقینی کے جذبات جھلک رہے تھے۔ طلباء کی چہ میگوئیوں کے دوران ڈمبل ڈور بالکل خاموش اور پرسکون رہے، پھر وہ کچھ پل بعد بولے۔

''محکمہ جادو نہیں چاہتا کہ میں یہ سب میں آپ کو بتاؤں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ میں سے کچھ لوگوں کے والدین یہ جان کر دہشت کا شکار ہوجائیں کہ میں نے آپ کو یہ بات کیوں بتائی ہے؟ یا پھر اس لئے کہ وہ یہ یقین ہی نہیں کرتے ہیں لارڈ والڈی موورٹ لوٹ آیا ہے یا پھر اس لئے کہ وہ آپ کو اتنا کم سن سمجھتے ہیں کہ آپ کو ایسی بات معلوم ہونے نہیں دینا چاہتے ہیں۔ بہرحال، میری رائے ہے کہ عام طور پر سچ کا جاننا جھوٹ سے بہتر ہوتا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایسی جھوٹی اور مکارانہ اداکاری کرنا سیڈرک کی یاد کو داغ لگانے کے مترادف ہے۔ یہ اس کے بہے خون کی بے حرمتی ہوگی کہ ہم یہ کہیں کہ وہ کسی حادثے کا شکار ہوگیا یا اپنی کسی کوتاہی کے باعث مارا گیا ہے۔''

ہال میں بیٹھے ہر فرد کا چہرہ دم بخود اور خوف سے بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا، وہ مڑ مڑ کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھ رہے تھے...... یا پھر کچھ چہرے ایسے بھی تھے جنہیں اس ساری گفتگو سے کچھ لینا دینا نہیں تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ ڈریکو ملفوائے اپنی میز پر ڈمبل ڈور کی گفتگو سے بے خبر کریب اور گوئل کے ساتھ نہایت دھیمے انداز میں محو گفتگو تھا۔ ہیری کو نجانے کیوں اس کی صورت دیکھ کر شدید غصہ آنے لگا تھا۔ اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے اپنی توجہ ڈمبل ڈور کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی۔

''یہاں کوئی اور بھی ہے جس کا ذکر سیڈرک کی موت کے پیرائے میں کرنا ضروری ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے آگے کہا۔ ''ظاہر ہے میں ہیری پوٹر کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔''

بڑے ہال میں عجیب طرح کی لہر دوڑ گئی، جب کچھ طلباء نے ہیری کے چہرے پر نظر دوڑائی اور پھر پلٹ کر ڈمبل ڈور کی طرف دیکھنے لگے۔

''یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ہیری پوٹر نے مشکل وقت اپنا حوصلہ قائم رکھا اور وہ لارڈ والڈی موورٹ کے بچھائے ہوئے چنگل سے بچ کر بھاگنے میں کامیاب ہوگیا۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اس نے سیڈرک کے بے جان جسم کو ہوگورٹس لانے کیلئے اپنی جان کو خطرے میں ڈالا۔ اس نے ہر طرح سے ایسی بہادری دکھائی جو لارڈ والڈی موورٹ کا سامنا کرتے ہوئے بہت کم جادوگر دکھا پائے ہیں اور اس کے لئے میں اسے سلام پیش کرتا ہوں۔''

ڈمبل ڈور سنجیدگی کے ساتھ ہیری پوٹر کی طرف مڑے اور ایک بار پھر اپنا پیالہ اُٹھایا اور بڑے ہال کے تقریباً تمام طلباء نے اس میں ان کا پورا پورا ساتھ دیا۔ انہوں نے اس کا نام اسی طرح بڑبڑایا جس طرح سیڈرک کا نام آہستگی کے ساتھ پکارا تھا اور اس کے

اعزاز میں اپنے پیالے سے ایک گھونٹ پیا تھا۔لیکن کھڑے ہوئے لوگوں کے درمیان ہیری نے دیکھا کہ ملفوائے، کریب، گوئل اور سلے درن کے کئی طلباء دوسروں سے لاپرواہ ہوکر اپنی ہی باتوں میں مست تھے۔انہوں نے تو اپنے پیالے کو چھوا تک نہیں تھا۔ڈمبل ڈور کے پاس جادوئی آنکھ نہیں تھی، اس لئے وہ انہیں دیکھ نہیں پائے تھے۔ جب تمام لوگ واپس اپنی جگہ پر واپس بیٹھ گئے تو ڈمبل ڈور نے مزید کہا۔

''سہ فریقی ٹورنامنٹ کا بنیادی مقصد ملکی اور غیر ملکی جادوگروں کے درمیان اجنبیت کی فضا کو ختم کرتے ہوئے ایسی محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینا تھا جس کی عرصہ سے ضرورت تھی جو ہوا ہے، اس کی روشنی میں......یعنی لارڈ والڈی مورٹ کے آنے کے بعد...... ایسے رشتے پہلے سے زیادہ مضبوط ہوگئے ہیں۔''

ڈمبل ڈور نے میڈم میکسم اور ہیگرڈ کی طرف دیکھا پھر فلیور ڈیلا کور اور بیاوکس بیٹن کے باقی طلباء کی طرف دیکھا۔اس کے بعد وکٹر کیرم اور سلے درن کی میز پر بیٹھے ڈرم سٹرانگ کے باقی طلباء کو دیکھا۔ ہیری نے دیکھا کہ کیرم بہت محتاط دکھائی دے رہا تھا۔ وہ لگ بھگ سہا ہوا تھا جیسے اسے امید ہو کہ ڈمبل ڈور کوئی سخت بات کہہ دیں گے۔

''اس ہال میں بیٹھے ہوئے مہمان جب چاہیں یہاں دوبارہ آسکتے ہیں۔ یہاں پر ان کا ہمیشہ استقبال کیا جائے گا۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور ان کی نگاہ گھومتے ہوئے ڈرم سٹرانگ کے طلباء پر آ کر ٹھہر گئی۔''میں آپ سب لوگوں سے ایک بار پھر کہنا چاہوں گا کہ لارڈ والڈی مورٹ کی واپسی کے بعد ہم میں جتنا اتحاد اور اتفاق ہوگا، ہم اتنے ہی زیادہ طاقتور ہوں گے اور ہم میں جس قدر انتشار پیدا ہوگا، ہم اتنے ہی کمزور اور ناقص پڑ جائیں گے......''

''لارڈ والڈی مورٹ دشمنی اور نفرت کے بیج بونے میں بے حد ماہر ہے۔ہم صرف دوستی اور یقین کے سچے بندھن کے ساتھ ہی اس سے لڑ سکتے ہیں۔ عادتوں اور زبانوں کے اندر کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے، بشرطیکہ ہمارے اہداف سامنے ہوں اور دلوں میں وسعت موجود ہو۔''

''یہ ہمارا یقین ہے......اور میرا خدشہ ہے جو غلط ثابت ہو کہ ہم سب بہت ہی مشکل اور اندھیرے دور کا سامنا کرنے والے ہیں۔اس ہال میں بیٹھے کچھ لوگ تو پہلے ہی لارڈ والڈی مورٹ کے ہاتھوں اذیت اُٹھا چکے ہیں۔ آپ میں سے کئی لوگوں کے گھرانوں میں کئی حادثے ہو چکے ہیں اور ایک ہفتہ پہلے ایک طالبعلم ہمارے درمیان سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہو گیا ہے......''

''میں کہوں گا کہ سیڈرک کو یاد رکھئے گا......اگر ایسا وقت آئے جب آپ کو کسی دوراہے پر صحیح راستے اور آسان راستے میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑ جائے تو یاد رکھئے کہ اس لڑکے کے ساتھ کیا ہوا تھا جو نیک، رحم دل اور بہادر تھا اور اس کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ لارڈ والڈی مورٹ کی راہ میں آ گیا تھا......سیڈرک ڈیگوری کو یاد رکھنا......''

☆☆☆☆

ہیری کا صندوق پوری طرح تیار ہو چکا تھا۔ ہیڈوگ اس کے صندوق کے اوپر رکھے پنجرے میں پہنچ چکی تھی۔ رون، ہیری اور ہرمائنی پرہجوم بیرونی ہال میں چوتھے سال کے باقی طلباء کے ہمراہ بگھیوں کا انتظار کر رہے تھے جو انہیں ہوگورٹس ایکسپریس پہنچانے والی تھیں۔ یہ گرمیوں کا ایک اور سہانا دن تھا۔ اسے لگا کہ پرائیویٹ ڈرائیو میں گرمی ہوگی جب وہ شام کو وہاں پہنچے گا تو اسے پھولوں کی رنگ برنگے باغیچے دیکھنے کا موقعہ ملے گا لیکن اس خیال سے اسے ذرا بھی فرحت کا احساس نہیں ہوا تھا۔

''ہیری......''

اس نے پلٹ کر دیکھا۔ فلیور ڈیلاکور تیزی سے پتھر کی سیڑھیاں چڑھ کر سکول میں آ رہی تھی۔ اس کے پیچھے میدان کے اس پار کافی دور ہیری کو دکھائی دے رہا تھا کہ دو دیوہیکل گھوڑوں کو بگھی میں جوتا جا رہا تھا۔ ہیگرڈ اس کام میں میڈم میکسم کی مدد کر رہا تھا۔ بیاوکس بیٹن کی بگھی رخصت ہونے کیلئے تیار ہو رہی تھی۔

''مجھے امید ہے کہ ہم پھر ملیں گے۔'' فلیور نے کہا جب اس نے ہیری کے پاس پہنچ کر اپنا ہاتھ بڑھایا۔ ''میں اپنی انگریزی عمدہ کرنے کیلئے یہاں ملازمت کرنا چاہتی ہوں۔''

''تمہاری انگریزی تو پہلے ہی کافی اچھی ہے۔'' رون نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ فلیور اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔ ہرمائنی کی تیوریاں چڑھ گئیں۔

''اچھا اب میں چلتی ہوں۔ الوداع ہیری! تم سے مل کر اچھا لگا......'' فلیور نے واپس جانے کیلئے مڑتے ہوئے کہا۔

ہیری کی قوت ارادی اتنی کمزور تھی کہ اس کی کوئی مدد کر پاتی لیکن فلیور کے سراپے کا سحر تھا کہ اس میں کسی قدر اضافہ ممکن ہوا، جب اس نے فلیور کو صحن کے دوسری طرف سے میڈم میکسم کی جانب جاتے ہوئے دیکھا۔ اس کے چاندی جیسے بال دھوپ کی کرنوں میں چمکتے ہوئے لہرا رہے تھے۔

''معلوم نہیں ڈرم سٹرانگ کے طلباء واپس کیسے جائیں گے؟'' رون نے آہ بھر کر کہا۔ ''کیا وہ کارکروف کے بغیر اس بادبانی جہاز کو چلا پائیں گے......''

''کارکروف نے جہاز نہیں چلایا تھا......'' ایک روکھی آواز انہیں سنائی دی۔ ''وہ تو اپنے کیبن میں ہی بیٹھے رہے تھے۔ سارا کام تو ہم نے ہی کیا تھا۔'' وہ کیرم تھا جو ہرمائنی الوداع کہنے کیلئے وہاں آیا تھا۔ ''کیا میں تم سے کچھ دیر بات کر سکتا ہوں؟'' اس نے ہرمائنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں! کیوں نہیں......ٹھیک ہے!'' ہرمائنی تھوڑا پریشان ہوتی ہوئے بولی۔ پھر وہ کیرم کے پیچھے گئی اور ہجوم میں کہیں اوجھل ہو گئی۔ ''ذرا جلدی آنا۔ بگھیاں ایک منٹ میں یہاں پہنچنے ہی والی ہیں۔'' رون نے پیچھے سے زور سے کہا۔

بہرحال، اس نے ہیری کو بگھیوں کے آنے پر نظر رکھنے کیلئے کہا اور وہ اگلی چند ساعتوں تک اپنی گردن گھما کر اسی طرف دیکھتا رہا

جس طرف ہرمائنی اور کیرم اوجھل ہوئے تھے۔ وہ اپنی ایڑھیاں اُٹھا اُٹھا کر ہجوم کے سروں کے اوپر سے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کیرم اور ہرمائنی کیا کر رہے تھے؟ وہ بہت جلدی ہی لوٹ آئی تھی۔ رون نے ہرمائنی کی طرف دیکھا لیکن اس کا چہرہ کافی اُداس تھا۔

''مجھے سیڈرک ڈیگوری پسند تھا۔'' کیرم نے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے اچانک کہا۔ ''وہ ہمیشہ مجھ سے شائستہ انداز میں بات کیا کرتا تھا حالانکہ میں ڈرم سڑانگ کا تھا۔ کارکروف کا طالبعلم تھا......اس کے باوجود......'' اس نے اپنی تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

''کیا تم لوگوں کے نئے ہیڈ ماسٹر کی تعیناتی عمل میں آ گئی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

کیرم نے کندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس نے بھی فلیور کی طرح اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر ہیری کے ساتھ ہاتھ ملایا اور پھر رون سے بھی۔

رون کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے دل میں کوئی دردناک کیفیت کروٹیں لے رہی ہو۔ جب کیرم مڑ کر جانے لگا تو رون اچانک بول اُٹھا۔ ''کیا میں تمہارا آٹوگراف لے سکتا ہوں؟''

ہرمائنی اپنی گردن گھما کر ان بگھیوں کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگی جو اب ان کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ کیرم نے حیرانگی سے رون کو دیکھا اور پھر بخوشی رون کے ایک چرمئی کاغذ پر اپنا آٹوگراف دے دیا۔

☆☆☆☆

جب وہ کنگ کراس سٹیشن جانے کیلئے ریل گاڑی میں سوار ہو رہے تھے تو موسم بے حد خوشگوار تھا۔ یہ اس موسم سے ملتا جلتا ہی تھا جو گذشتہ ستمبر میں ہوگورٹس میں آتے ہوئے تھا۔ آج آسمان میں ایک بھی بادل نہیں تھا۔ ہیری، رون اور ہرمائنی کو ایک خالی کمپارٹمنٹ مل گیا تھا۔ پگ وجیون ایک بار پھر رون کے تقریباتی پوشک کے نیچے چھپا ہوا تھا تاکہ وہ لگاتار شور نہ مچائے۔ ہیڈوگ اپنے پنجرے میں اونگھ رہی تھی اور اس کا سر اس کے پروں کے نیچے چھپا ہوا تھا۔ کروک شانکس ایک خالی نشست پر ٹانگیں پھیلا کر لیٹی ہوئی تھی اور کسی اونی کشن کی مانند دکھائی دے رہی تھی۔ جب ریل گاڑی جنوب کی سمت میں تیز رفتاری سے چلنے لگی تو ہیری، رون اور ہرمائنی نے کھل کر بہت ساری باتیں کیں، جیسا کہ انہوں نے گذشتہ ہفتے میں بالکل نہیں کیا تھا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ الوداعی تقریب میں ڈمبل ڈور کی تقریر نے اس کے اندر کی بدمزگی اور کڑواہٹ کو دھو ڈالا تھا۔ اب ان حادثات پر بات چیت کرنا بہت کم دردناک محسوس ہو رہا تھا۔ والڈی مورٹ کا راستہ روکنے کیلئے ڈمبل ڈور اب کیا قدم اُٹھانے والے تھے، اس بارے میں ہونے والے تبادلہ خیال کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک دوپہر کے کھانے کیلئے ٹرالی ان کے کمپارٹمنٹ کے دروازے تک پہنچ نہیں گئی۔

جب ہرمائنی ٹرالی سے خریداری کرنے کے بعد واپس لوٹی اور اس نے بقیہ پیسے واپس اپنے سکول کے بستے میں رکھے تو وہ روزنامہ جادوگر اخبار نکال کر بیٹھ گئی جو اس نے چلتے وقت بستے میں ڈال دیا تھا۔ ہیری نے اس کی طرف دیکھا۔ اسے محسوس ہوا کہ شاید

وہ یہ جاننا ہی نہیں چاہتا تھا کہ اس میں کیا لکھا ہے لیکن ہرمائنی نے اسے اخبار کی طرف دیکھتے ہوئے پا کر اطمینان سے کہا۔

''اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔تم خود دیکھ لو۔اس میں کچھ بھی نہیں لکھا ہے۔ میں روزانہ غور سے پورا اخبار پڑھتی ہوں۔تیسرے ہدف کے بعد اگلے دن بس ایک چھوٹی سی خبر شائع ہوئی تھی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ تم نے سہ فریقی ٹورنامنٹ کی سیریز جیت لی ہے اور اس میں سیڈرک کا تو دور دور تک ذکر بھی نہیں کیا گیا تھا۔اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھا گیا ہے۔اگر تم مجھ سے سچ پوچھو تو فج انہیں اپنا منہ بند کرنے کیلئے مجبور کر رہا ہے......''

''وہ ریٹا سٹیکر کا منہ کبھی بند نہیں کر پائیں گے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔''اس طرح کی کہانی کیلئے تو بالکل بھی نہیں......''

''اوہ! ریٹا نے تیسرے ہدف کے بعد کچھ بھی نہیں لکھا ہے۔'' ہرمائنی نے عجیب سی دبی ہوئی آواز میں کہا...... پھر اس نے تھوڑی کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔''سچ تو یہ ہے کہ ریٹا سٹیکر اب کچھ عرصے تک کچھ بھی نہیں لکھ پائے گی۔جب تک کہ وہ یہ نہ چاہے کہ میں اس کا راز منکشف کر دوں......''

''تم یہ کیا کہہ رہی ہو......؟'' رون نے تنک کر پوچھا۔

''مجھے یہ پتہ چل گیا ہے کہ ہوگورٹس میں آنے کی ممانعت کے باوجود وہ رازدارانہ باتیں کیسے سن لیا کرتی تھی......'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔

ہیری سمجھ گیا کہ ہرمائنی انہیں یہ بات بتانے کیلئے کئی دنوں سے بے چین ہوگی لیکن حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے خود پر قابو رکھے ہوئے تھی۔

''وہ ایسا کیسے کر رہی تھی......؟'' ہیری نے فوراً پوچھا۔

''تم نے کیسے پتہ لگایا......؟'' رون نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''دراصل یہ خیال تم نے ہی مجھے دیا تھا ہیری!'' ہرمائنی نے پرسکون انداز میں بولی۔

''میں نے......؟'' ہیری نے الجھن کا شکار ہوتے ہوئے پوچھا۔''مگر کیسے......؟''

''بھونرے کی طرح بھیں بھیں کرنے کی بات کہہ کر......'' ہرمائنی نے مسکرا کر کہا۔''دیکھو! ریٹا سٹیکر ایک بھیس بدل چوپائی جادوگرنی ہے لیکن اس نے اس کی رجسٹریشن نہیں کروائی ہے۔ وہ تبدیلی ہیئت کے ذریعے اپنا روپ بدل سکنے کی صلاحیت پر قدرت رکھتی ہے۔''

ہرمائنی نے اپنے بیگ میں سے کانچ کی ایک چھوٹی کارک لگی بوتل نکالی۔

''تم مذاق کر رہی ہو......'' رون نے حیرانگی سے بوتل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''تم ایسا...... یہ وہ نہیں ہے......؟''

''جی ہاں!...... یہ وہی ہے۔'' ہرمائنی نے خوش ہوتے ہوئے بوتل ان کے سامنے لہرائی۔بوتل کے اندر کچھ پتے، چھوٹی سی ٹہنی

اور ایک موٹا بھونرا قید دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ کبھی نہیں ہو سکتا.....تم یقیناً مذاق کر رہی ہو.....'' رون ہکلاتا ہوا بے یقینی کے عالم میں بولا۔ وہ بوتل کے کو گھور کر دیکھ رہا تھا پھر اس نے اسے اپنی نظروں کے سامنے سے ہٹا دیا۔

''نہیں! میں مذاق نہیں کر رہی ہوں۔'' ہرمائنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں نے اسے ہسپتال کی کھلی کھڑکی پر پکڑا تھا۔ غور سے دیکھو تو تمہیں اس کے چہرے پر اس کی عینک کے نشان دکھائی دیں گے۔''

ہیری نے دیکھا کہ ہرمائنی واقعی صحیح کہہ رہی تھی۔ اسے اور کچھ بھی یاد آیا۔

''ہاں! مجھے یاد آیا کہ جب ہم نے ہیگرڈ کو میڈم میکسم کے سامنے اپنی ماں کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا، اس رات میں نے مجسمے پر ایک بھونرے کو بیٹھے ہوئے دیکھا تھا.....'' ہیری بولا۔

''بالکل!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''اور جب جھیل کے کنارے وکٹر سے میری گفتگو ہو رہی تھی تو اس نے میرے بالوں سے ایک بھونرا نکالا تھا.....اور اگر میں غلط نہیں ہوں تو جس دن تمہارے نشان میں درد ہوا تھا، اس دن ریٹا سکیٹر علم جوتش کی کلاس میں کھڑکی کی چوکھٹ پر بیٹھی ہوئی ہوگی جو تم نے ہوا لینے کیلئے کھول دی تھی۔ وہ پورا سال کہانیوں کے پیچھے بھیں بھیں کرتی رہی تھی.....''

''اوہ ہاں! جب ہم نے ملفوائے کو درخت کے نیچے کھڑے دیکھا تھا.....'' رون نے آہستگی سے کہا۔

''تب وہ اس سے بات چیت کر رہا تھا اور وہ اس کے ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی۔'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔ ''وہ یہ بات جانتا تھا۔ اسی طرح ریٹا سکیٹر سلے درن کے دوسرے لوگوں سے انٹرویو لے پا رہی تھی۔ سلے درن والوں کو اس بات سے کوئی غرض نہیں تھی کہ وہ غیر قانونی جرم میں ملوث ہو رہے ہیں کیونکہ وہ تو اسے ہمارے اور ہیگرڈ کے بارے میں بری بری خبریں دینا چاہتے تھے۔''

ہرمائنی نے رون سے کانچ کی بوتل لے لی اور بھونرے کی طرف دیکھ کر مسکرائی جو غصے میں بوتل کی دیوار ٹکراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ''میں نے اسے صاف بتا دیا تھا کہ لندن پہنچنے پر میں اسے آزاد کر دوں گی۔'' ہرمائنی نے کہا۔ ''میں نے اس بوتل کے کارک پر اٹوٹ جادوئی کلمات کی گرہ لگا دی ہے، اس لئے وہ اس کے اندر اپنا روپ بدل نہیں سکتی.....اور میں نے اسے یہ ہدایت بھی دی ہے کہ وہ ایک سال تک کچھ نہیں لکھے گی۔ دیکھتے ہیں کہ ایک سال بعد وہ لوگوں کے بارے میں من گھڑت افواہیں لکھنے کی اپنی اس عادت کو بدل پاتی ہے یا نہیں.....''

اطمینان سے مسکراتے ہوئے ہرمائنی نے کانچ کی بوتل محتاط انداز میں اپنے بستے میں واپس رکھ دی تھی۔ اسی لمحے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا۔

''بڑی عقلمندی کا کام کیا تم نے مس گرینجر!'' ڈریکو ملفوائے نے کہا۔ کریب اور گوئل اس کے عقب میں کھڑے تھے۔ وہ تینوں پہلے کی بہ نسبت کچھ زیادہ خوش، مغرور اور خطرناک لگ رہے تھے۔ ملفوائے آہستہ آہستہ کمپارٹمنٹ کے اندر چلا آیا اس نے چاروں

طرف سر گھما کر جائزہ لیا۔اس کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ تھرکنے لگی۔

''تم نے ایک صحافی کو پکڑ لیا اور پوٹر دوبارہ ڈمبل ڈور کی آنکھوں کا تارہ بن گیا۔ یہ تو بڑی دلچسپ بات ہے، ہے نا؟'' اس نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اس کی بدصورت مسکان کچھ زیادہ ہی پھیل گئی تھی۔ کریب اور گوئل حسب معمول کھی کھی کرنے لگے۔

''اس چیز کے بارے میں سوچ رہے ہو یا نہیں؟'' ملفوائے نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' یا پھر یہ اداکاری کر رہے ہو کہ ایسا کچھ ہوا ہی نہیں؟''

''دفع ہو جاؤ......'' ہیری نے سختی سے کہا۔

جب سے اس نے ڈمبل ڈور کی تقریر کے دوران ملفوائے، کریب اور گوئل کو سرگوشیاں کرتے ہوئے سنا تھا تب سے ملفوائے کا اس سے سامنا نہیں ہوا تھا۔اس کے کانوں میں ایک طرح کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس کے ہاتھ نے چوغے کے اندر چھڑی کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔

''تم نے ہارنے والا گروہ کا انتخاب کیا ہے پوٹر! میں نے تمہیں پہلے ہی خبردار کیا تھا۔ میں نے تمہیں پہلے ہی دن بتایا تھا کہ اپنے دوستوں کے انتخاب میں تمہیں بہت محتاط رہنا چاہئے۔ یاد ہے نا؟ جب ہم پہلی بار ہوگورٹس آتے ہوئے ریل گاڑی میں ملے تھے؟ میں نے تم سے کہا تھا کہ اس طرح کے اوٹ پٹانگ لوگوں کے ساتھ مت رہا کرو۔'' اس نے رون اور ہر مائنی کی طرف سر جھٹک کر کہا۔

''اب بہت دیر ہو چکی ہے پوٹر! اب تاریکی کا شہنشاہ لوٹ آیا ہے۔ یہ لوگ سب سے پہلے موت کے گھاٹ اتریں گے، بدذات اور ماگلوؤں کے ہمدرد پہلے جائیں گے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ دوسرے نمبر پر مارے جائیں...... پہلے نمبر پر تو سیڈرک ڈیگوری چلا گیا ہے، ہے نا؟''

ایسا لگا جیسے کسی نے کمپارٹمنٹ میں بہت زیادہ آتش بازی کا مظاہرہ کر دیا ہو۔ ہر طرف جادوئی کلمات کی چنگاریوں کی چکا چوند روشنی پھیل گئی۔ ہیری نے پلکیں جھپک کر کمپارٹمنٹ کے فرش کی طرف دیکھا۔ ملفوائے، کریب اور گوئل دروازے کے پاس بے ہوش پڑے تھے۔ ہیری، رون اور ہر مائنی اُٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ان تینوں نے الگ الگ جادوئی کلمات کے وار استعمال کئے تھے اور ایسا صرف انہوں نے ہی نہیں کیا تھا۔

''ہم یہ دیکھنے آئے تھے کہ کہیں یہ تینوں کوئی شرارت تو نہیں کر رہے ہیں۔'' فریڈ نے کہا جب وہ گوئل پر پاؤں رکھ کر کمپارٹمنٹ کے اندر داخل ہوا۔اس کی چھڑی باہر نکلی ہوئی تھی اور جارج کی بھی...... جارج اندر آتے ہوئے احتیاط سے ملفوائے پر پیر رکھتے ہوئے اندر داخل ہوا۔'' دلچسپ اور اثر دار......'' جارج نے کریب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔'' یہ مہاسے پھوٹنے والا جادوئی کلمہ کس نے استعمال کیا تھا؟''

''میں نے......'' ہیری نے تیزی سے کہا۔اس کے چہرے پر ابھی غصہ پھیلا ہوا تھا۔

''عجیب بات ہے......'' جارج نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''میں نے چپچپاہٹ کا جادوئی کلمہ استعمال کیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ شاید ان دونوں کا استعمال ایک ساتھ نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے پورے چہرے پر چھوٹے چھوٹے کانٹے اُگ چکے ہیں۔ ان لوگوں کو یہاں سے ہٹانا ہوگا۔ یہ تو کمپارٹمنٹ کی خوبصورتی پر بدنما داغ معلوم ہوتے ہیں......''

رون، ہیری اور جارج نے لاتیں مار مار کر بے ہوش ملفوائے، کریب اور گوئل کو باہر دھکیلا۔ جادوئی واروں کی سنگینی کا اندازہ ان کی حالت کو دیکھ کر لگایا جاسکتا تھا کیونکہ وہ تینوں کی کافی بری حالت میں تھے۔ انہوں نے ان تینوں کو راہداری میں واپس پہنچا دیا تھا پھر وہ اپنے کمپارٹمنٹ میں واپس لوٹ آئے اور اس کا دروازہ بند کر دیا۔

''کیا کوئی دھماکے دار پتوں کا کھیل کھیلنا چاہے گا؟'' فریڈ نے تاش کی گڈی سے پتے نکالتے ہوئے کہا۔ جب وہ پتوں کا کھیل کھیلنے میں مگن تھے تب ہیری نے ان سے پوچھنے کا فیصلہ کیا۔

''کیا تم لوگ اب ہمیں بتا سکتے ہو کہ تم کسے بلیک میل کر رہے تھے؟'' اس نے پوچھا۔

''اوہ......وہ بات......'' جارج چونک کر ہکلایا۔

''اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' فریڈ نے اپنا سر لاپروائی سے ہلاتے ہوئے کہا۔ ''کوئی اتنی اہم بات نہیں تھی۔ کم از کم اب تو بالکل نہیں ہے......''

''ہم نے کوشش ترک کر دی ہے......'' جارج نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

لیکن جب ہیری، رون اور ہرمائنی نے ان پر دباؤ ڈالا تو منہ کھولنے پر مجبور ہوگئے۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے! اگر تم لوگ واقعی جاننا چاہتے ہو......تو وہ لیوڈو بیگ مین تھے۔'' فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بیگ مین؟'' ہیری تیکھی آواز میں بولا۔ ''تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ تاریکی کا نشان......''

''نہیں نہیں!'' جارج جلدی سے بولا۔ ''ایسی کوئی بات نہیں ہے، گدھے کہیں کے۔ ان کے پاس تو اتنا دماغ ہی نہیں ہوسکتا ہوگا......''

''اچھا......تو پھر کیا بات تھی؟'' رون نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

''تمہیں یاد ہے۔'' فریڈ جھجکتے ہوئے بولا۔ ''کیوڈچ ورلڈ کپ میں ہم نے اس کے ساتھ شرط لگائی تھی کہ فائنل آئرلینڈ جیتے گا مگر سنہری گیند وکٹر کیرم ہی پکڑے گا......''

''ہاں......'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''اس دھوکے باز نے ہمیں مایا سکے پکڑا دیئے تھے جو آئرلینڈ کے آئرشی بونوں نے استقبالیہ شو میں سٹیڈیم میں برسائے تھے۔''

''تو......؟''

''تو کیا......'' فریڈ نے سنجیدگی کے ساتھ کڑھتے ہوئے کہا۔ ''وہ سونے کے سکے غائب ہو گئے۔ اگلی صبح تک وہ سب غائب ہو گئے تھے اور ہم بالکل کنگال......''

''لیکن یہ محض اتفاق بھی ہوسکتا ہے، ہے نا؟'' ہر مائنی نے کہا۔

''ہاں! پہلے تو ہمیں بھی یہی لگا تھا۔'' جارج نے رنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ ''ہم نے سوچا کہ اگر ہم انہیں خط لکھ کر یہ بتا دیں کہ ان سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو وہ ہمیں اصلی سونے کے سکے دے دیں گے لیکن ایسی کوئی نوبت ہی نہیں آئی۔ انہوں نے تو ہمارے خط کا جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ ہم نے ہوگورٹس میں بھی کئی بار ان سے اس بارے میں بات چیت کرنے کی پوری کوشش کی لیکن وہ ہمیشہ ہم سے کنی کترا کر نکل جاتے تھے اور طرح طرح کے بہانے گھڑتے تھے۔''

''آخری ایام میں وہ ہم سے کافی ناراض رہنے لگے۔'' فریڈ نے کہا۔ ''انہوں نے ہمیں کہا کہ ہم ابھی بہت چھوٹے ہیں، اس لئے ہمیں شرط لگانے کا کام نہیں کرنا چاہئے تھا وہ ہمیں پیسے بالکل نہیں دیں گے......''

''اس پر ہم نے ان سے درخواست کی کہ وہ شرط کے پیسے نہ سہی وہ کم از کم ہماری حقیقی رقم ہی لوٹا دیں۔'' جارج نے غصے سے کہا۔

''انہوں نے اس بات پر تو کوئی انکار نہیں کیا ہوگا ہے نا؟'' ہر مائنی نے پوچھا۔

''وہ صاف مکر گئے تھے......'' فریڈ نے جلدی سے کہا۔

''اوہ! وہ تو تمہاری ساری بچت تھے......'' رون تاسف بھرے انداز میں بولا۔

''ظاہر ہے، بالآخر ہم نے ان کے چٹے کھٹے کا سارا پتہ لگایا۔ لی جارڈن کے ڈیڈی کو بھی بیگ مین سے پیسے واپس لینے میں کافی مشکل پیش آئی تھی۔ یہی نہیں......غوبلن جواریوں نے بھی بیگ مین کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔ بیگ مین نے ان سے بھاری رقم ادھار لے رکھی تھی۔ غوبلن جواریوں نے ورلڈ کپ کے بعد انہیں جنگل میں گھیر لیا تھا اور ان کے قبضے سے سارے سونے کے سکے چھین لئے تھے لیکن پھر بھی ان کا پورا قرض ادا نہیں ہوا تھا۔ غوبلن جواری ان پر نظر رکھنے کیلئے ہاگس میڈ اور ہوگورٹس تک بھی پہنچے تھے۔ بیگ مین جوئے کی لت میں مبتلا ہو کر اپنا سب کچھ لٹا بیٹھے تھے، ان کے پاس تو دوسکل بھی باقی نہیں بچے تھے۔ جنہیں وہ آپس میں رگڑ کر لطف اندوز ہو پاتے۔ اور تم جانتے ہو کہ اس گدھے جادوگر نے غوبلن جواریوں کا قرض ادا کرنے کیلئے بالآخر کیا پیشکش کی تھی......''

''کیا......؟'' ہیری نے دلچسپی سے پوچھا۔

''بیگ مین نے تمہارے نام پر داؤ کھیلا تھا۔'' فریڈ نے کہا۔ ''تم پر بڑا جوا لگایا کہ تم یہ سہ فریقی ٹورنامنٹ کی سیریز جیت جاؤ گے......جو غوبلن کے خلاف ایک جان چھڑانے والا معاہدہ تھا جبکہ غوبلن جواریوں نے تمہاری ہار میں شرط لگائی تھی۔''

''اوہ!......اسی لئے وہ بار بار میری مدد کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔'' ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''چلو اچھا ہوا......تو اب جب میں جیت گیا ہو تو کیا بیگ مین تمہیں تمہارے پیسے لوٹا سکتے ہیں......''

''نہیں!'' جارج نے منہ لٹکا کر کہا۔ ''غوبلن جواریوں نے بھی ان کے ساتھ ویسا ہی گندا کھیل کھیلا۔ وہ کہتے ہیں کہ تم ڈیگوری کے ساتھ پہلے نمبر پر آئے ہو۔ جبکہ بیگ مین نے یہ شرط لگائی تھی کہ تم تنہا ہی یہ مقابلہ جیتو گے۔ اس لئے بیگ مین بھاگ کھڑے ہوئے۔ وہ تیسرے ہدف کی افراتفری میں ہی موقع پا کر کھسک گئے تھے۔''

جارج نے گہری سانس بھری اور دھماکے دار تاش کے پتوں کو پھینٹنے لگا۔

باقی کا سفر نہایت خوشگوار گزرا۔ ہیری اپنی نشست پر بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کاش یہ سفر کبھی پایہ تکمیل تک ہی نہ پہنچ پائے اور ریل گاڑی کبھی کنگ کراس سٹیشن تک پہنچ پائے۔ لیکن جیسا اس نے اس سال سکول میں مشکل حالات کا سامنا کرتے ہوئے سیکھا تھا کہ ناخوشگوار حالات کو جھوٹ کے سہارے جھٹلایا نہیں جا سکتا اور نہ ہی انہیں اگلے دن پر ٹال دینے سے ان کے اثرات زائل ہو سکتے ہیں کیونکہ وقت کبھی سست نہیں پڑتا۔ جلد ہی ہوگورٹس ایکسپریس فراٹے بھرتی ہوئی کنگ کراس اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر جا پہنچی اور آہستہ آہستہ ہوتے ہوئے رُک گئی۔ طلباء کے باہر نکلنے کا شور اور سامان گھسیٹنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ رون اور ہرمائنی اپنے صندوق لے کر راہداری میں آئے اور ملفوائے اور دونوں چمچوں کے بے ہوش جسموں کو حقارت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ بہرحال ہیری اپنی نشست پر بیٹھا رہا۔

''فریڈ...... جارج! ایک منٹ بات سنو!''

جڑواں بھائی پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ ہیری اپنی نشست سے اُٹھا اور اپنا صندوق کھولنے لگا۔ اس نے ایک چھوٹی سی پوٹلی نکالی جس میں سہ فریقی ٹورنامنٹ کی انعامی رقم موجود تھی۔

''اسے تم رکھ لو!'' اس نے پوٹلی جارج کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا ہے؟'' فریڈ نے حیرت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

''اسے لے لو...... مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیری تلخی سے بولا۔

''تم پاگل ہو گئے ہو کیا؟'' جارج نے ہیری کو پوٹلی واپس تھماتے ہوئے کہا۔ ہیری ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''نہیں! میں پاگل نہیں ہوا ہوں۔'' ہیری نے تیز لہجے میں کہا۔ ''تم لوگ اسے لے لو اور اپنی خواہشوں کی تکمیل میں جتے رہو۔ یہ جوک شاپ کی ابتدا کیلئے ہیں!''

''وہ واقعی پاگل ہو گیا ہے۔'' فریڈ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''سنو!'' ہیری نے تلخ لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم اسے نہیں لو گے تو میں اسے کسی گندے نالے میں پھینک دوں گا۔ میں اس پیسے کا حصول کبھی نہیں چاہتا تھا اور مجھے اس کی ضرورت بھی نہیں ہے لیکن مجھے ہنسی کی ضرورت ہے جو مجھ سے کھو گئی ہے۔ ہم سبھی کو ہنسی کی ضرورت ہے مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ جلدی ہی وہ وقت آنے والا ہے جب ہماری زندگی میں ہنسی کی ضرورت کی بڑی قلت

پیدا ہو جائے گی۔''

''ہیری!'' جارج نے کمزور آواز میں کہا اور اپنے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی پوٹلی کو تولا۔''اس میں تو ایک ہزار گیلن ہوں گے......''

''ہاں!'' ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔''ذرا سوچو تو سہی۔اس میں کتنی ساری کنگری کریمیں بن جائیں گی......''

جڑواں بھائیوں نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

''بس اپنی ممی کو یہ مت بتانا کہ تمہیں یہ پیسے کہاں سے ملے......لیکن مجھے لگتا ہے کہ اب وہ یہ نہیں چاہتی ہوں گی کہ تم مستقبل میں محکمے کی ملازمت ہی کرو......''

''ہیری!'' فریڈ نے کچھ کہنا شروع کیا ہی تھا لیکن ہیری نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔

''دیکھو!'' اس نے سپاٹ لہجے میں ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''اسے چپ چاپ رکھ لو...... ورنہ میں تم پر بھی مہاسے پھوڑنے والے جادوئی کلمے کا وار کر دوں گا، اب میں ایسے بہت ساری جادوئی کلمے سیکھ چکا ہوں بس ایک مہربانی کر دینا کہ رون کو نئے تقریباتی پوشاک دلوا دینا اور کہنا ہے کہ وہ تمہاری طرف سے ہی تحفہ ہے۔''

اس سے پہلے کہ جڑواں بھائی اس سے اور کچھ کہہ پاتے۔ ہیری نے اپنے صندوق کو کھینچتے کو باہر کی راہ لی۔ وہ ملفوائے، کریب اور گوئل کو پھلانگتا ہوا آگے نکل گیا جو اب فرش پر بے ہوش پڑے تھے۔

ورنن انکل ستون کے دوسری طرف کھڑے اس کا انتظار کر رہے تھے۔مسز ویزلی ان کے قریب ہی کھڑی ہوئی تھیں۔ ہیری کو دیکھتے ہی مسز ویزلی نے اسے کس کر سینے سے لگا لیا۔ وہ اس کی بلائیں لینے لگیں اور اس کے کان میں سرگوشی کی۔''مجھے لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور تمہیں گرمیوں میں آخری ایام میں ہمارے گھر رہنے کی اجازت دے دیں گے۔خط لکھتے رہنا ہیری!''

''ہیری! پھر ملاقات ہوگی......'' رون نے اس کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

''الوداع ہیری!'' ہرمائنی نے آگے بڑھ کر کہا اور ایک ایسی حرکت کی جو اس سے پہلے اس نے کبھی نہیں کی تھی۔اس نے اسے گلے لگایا اور رخسار پر بوسہ لے لیا۔

''شکریہ ہیری!'' جارج نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور قریب کھڑے فریڈ نے بھی آہستگی کے ساتھ سر ہلایا۔ ہیری نے مسکرا کر ان کو آنکھ ماری۔

ورنن انکل کے قریب پہنچا اور ان کے پیچھے پیچھے چپ چاپ سٹیشن سے باہر نکل آیا۔ڈرسلی گھرانے کی کار میں پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ہیری نے سوچا ابھی سے پریشان ہونے سے کیا حاصل ہوگا؟ جیسا ہیگرڈ نے کہا تھا کہ جو ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا......اور جب وہ ہوگا تب وہ اس سے نبٹ لیں گے......قبل از وقت پریشان ہونے سے کیا فائدہ؟

☆☆☆☆